ہر حدیث پر عنوان کا اضافہ

مستند اور بامحاورہ ترجمہ

مشکوٰۃ شریف

اردو ترجمہ

مشکوٰۃ المصابیح

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری

ترجمہ

مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صاحب مظاہر حق جدید)

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 2631861

مستند اور با محاورہ ترجمہ

جلد دوم

مِشکوٰۃ شریف

اردو ترجمہ
مِشکوٰۃ المصابیح

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری

ترجمہ

مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صاحب مظاہر حق جدید)

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 2631861

سخنہائے گفتنی

الحمد للہ کہ ایک مدت کے بعد ہماری دیرینہ آرزوئیں پوری ہوئیں اور ہم اس لائق ہو سکے کہ آپ کے ہاتھوں میں ایک نئی اور مفید چیز دے سکیں۔ حدیث کی اہمیت ظاہر ہے کہ مسلمان اس سے مسلمان رہ کر بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ قرآن اور حدیث کا تعلق ایسا ہے کہ ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ قرآن اگر ہمارے واسطے ایک جامع اور اجمالی لائحہ عمل ہے تو حدیث اس کی عملی تفسیر ہے اگر ایک کو دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر دونوں کی افادیت ختم ہو جائے۔

حدیثوں میں چونکہ آمیزش کی ابتداء ہو گئی اور وضعِ حدیث کا سلسلہ شروع ہو گیا اس لئے محدثین ان کی اہمیت کے پیش نظر ان کی حفاظت پر مستعد ہوئے اور ان کو جمع کرنا شروع کیا ان میں چھ مشہور اور مستند کتابیں ہیں جنھیں ہم آج صحاح ستہ کے نام سے جانتے ہیں۔ ہمارے پیش رو ہمارے لئے یہ چھ کتابیں چھوڑ گئے اور دین کی اہم خدمت انجام دے کر جریدۂ عالم پر اپنا نقشِ دوام ثبت کر گئے ہیں لیکن اس سے استفادہ آسان نہیں تھا اس لئے امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی رحمہ اللہ نے ان صحاح سے اور دوسری مستند کتابوں سے حدیثیں لے کر مصابیح کے نام سے جمع کیا لیکن اس کی ترتیب میں

بعض نقائص تھے جنھیں دُور کرکے شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب عمری نے عرصۂ دراز کی محنت کے بعد مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے پیش کیا اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ یہ کتاب تمام عالمِ اسلامی میں داخلِ درس کرلی گئی۔

قرآن و حدیث کی زبان عربی ہے اس لئے اُردُو داں طبقہ اس سے محروم رہ جاتا اگر ان کے تراجم اُردُو میں شائع ہوتے چنانچہ اُردُو میں مشکوٰۃ المصابیح کا بھی ترجمہ کیا گیا تاکہ اُردُو داں طبقہ بھی مستفید ہوسکے، لیکن اَب تک جو صورتِ حال تھی وہ یہ کہ، یا تو اس کا ترجمہ علیحدہ شائع کیا گیا لیکن اِس صورت میں دقت یہ تھی کہ اصل حدیث اور ان کے معنی بیک وقت پیشِ نظر نہیں رہ سکتے تھے اور ترجمہ کے ساتھ اصل حدیث شائع بھی ہوئی تو اس کا ترجمہ سلیس اور بامحاورہ نہ تھا۔

اِس لئے اِن دِقتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے اُردُو داں طبقہ کی سہولت کے لئے حدیثیں درج کی گئیں اور اُس کے مقابل بامحاورہ اُردُو ترجمہ بھی لکھ دیا گیا تاکہ اصل حدیث پڑھ کر ان کے معانی سے بھی بہرہ ور ہوں۔ اس کا فائدہ صرف اُردُو داں طبقہ ہی تک محدود نہ ہوگا بلکہ طلبہ کو بھی اس سے استفادہ کے یکساں مواقع حاصل ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ ناظرین اور اہلِ علم حضرات ہماری اِن کوششوں کو بہ نظرِ استحسان دیکھ کر ہماری ہمت افزائی کریں گے ✦

فہرست مضامین

مشکوٰۃ جلد دوم

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۷	نزاعی معاملات اور شہادتوں کا بیان	۲۵۰

کتاب الجہاد

کتاب الصید والذبائح

کتاب الاطعمۃ

کتابُ الرِّقاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْبُيُوعِ
خرید وفروخت کا بیان

بَابُ الْكَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ
پاک روزی اور حلال پیشہ کا بیان

فصل اوّل

اپنے ہاتھ کی محنت کی روزی سب سے بہتر ہے

۲۶۳۹ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔ (رواہ البخاری)

حضرت مقدام بن معدی کربؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں کھایا کسی نے کبھی کوئی کھانا جو بہتر ہو اس کھانے سے جو اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے اور خدا کے نبی داؤدؑ اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔ (بخاری)

صرف حلال مال کھانے کی فضیلت اور حرام مال سے بچنے کا اثر

۲۶۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَالِكَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خداوند تعالےٰ پاک ہے پاک چیزوں کو قبول کرتا ہے اور خداوند تعالےٰ نے مومنوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اے رسولو! کھاؤ پاک چیزوں میں سے اور نیک کام کرو۔ اور فرمایا ہے اے ایمان والو! کھاؤ پاک کھانوں میں سے جو ہم نے تم کو دیئے ہیں۔ پھر ذکر کیا آپ نے ایک شخص کا جو طویل سفر کرتا ہے (حج کے لئے یا کسی اور عبادت کے لئے یا قبولیت دعا کی تلاش کے لئے) پراگندہ بال اور غبار آلودہ، اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتا اور کہتا ہے۔ اے پروردگار (مجھ کو یہ چیز دے مجھ کو فلاں چیز دے) حالانکہ کھانا اس کا حرام لباس اس کا حرام اور حرام ہی میں پرورش کیا گیا ہے۔ پھر کیوں کر اس شخص کی دُعا قبول کی جائے۔ (مسلم)

آنے والے زمانہ کے بارے ایک پیش گوئی

۲۶۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے۔ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ مال میں جو چیز آدمی کو ملے گی وہ اس چیز کی پرواہ نہ کرے گا کہ یہ حلال ہے یا حرام۔ (بخاری)

مشتبہ چیزوں سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے

۲۶۴۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کی حقیقت سے بہت سے لوگ ناواقف ہیں۔ پس جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچا اس نے اپنا دین پاک کیا اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھا اور جو شخص شبہ کی چیزوں میں مبتلا ہوا وہ حرام میں مبتلا ہوا اس کی کیفیت اس چرواہے کی سی ہے جو کھیت کی مینڈ کے پاس اپنے جانوروں کو چرائے اور ہر وقت اس کا خطرہ رہے کہ کوئی جانور کھیت میں گھس جائے خبردار ہو کہ ہر بادشاہ کی ایک حد مقرر ہے اور خدا کی حد حرام چیزیں ہیں آگاہ ہو کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب تک یہ ٹھیک رہتا ہے سارا بدن ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے اور وہ دل ہے۔ (بخاری و مسلم)

زانیہ کی اجرت بالکل حرام ہے

۲۶۴۳ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَّمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَّكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ۔ (رواہ مسلم)

حضرت رافع رضؓ بن خدیج کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ کتے کی قیمت ناپاک ہے۔ زناکار عورت کی خرچی حرام ہے اور سینگی کھینچنے والی کی اجرت ناپاک ہے۔ (مسلم)

کتے کی قیمت کا مسئلہ

۲۶۴۴ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت سے زانی عورت کی خرچی سے اور کاہن کی اجرت سے (کاہن آئندہ کی خبریں بتانے والا شخص) (بخاری و مسلم)

خون بیچنا حرام ہے

۲۶۴۵ وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابو جحیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے خون کی قیمت سے کتے کی قیمت سے زانی عورت کی خرچی سے۔ اور لعنت فرمائی ہے سود کھانے والے پر سود دینے والے پر اور جسم کو گودنے والے شخص پر اور گدوانے والے پر اور تصویر بنانے والے پر۔ (بخاری)

حرام چیزوں کی خرید و فروخت بھی حرام ہے

۲۲۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ تُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے سال کہ میں رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے اور اس کے رسول نے شراب کا بیچنا، مردار کا بیچنا، سور کا بیچنا اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دیا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ مردار کی چربی کی بابت بتایئے وہ کشتیوں پر ملی جاتی ہے اس سے چمڑوں کو چکنا کیا جاتا ہے اور لوگ اس سے اپنے

فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔ (متفق علیہ)

گھروں میں اس سے چراغ جلاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں وہ حرام ہے۔ اس کے بعد ہی آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ یہود پر لعنت فرمائے جب خداوند تعالیٰ نے مُردار کی چربی کو حرام قرار دیا تو وہ چربی کو پگھلاتے اور بیچ ڈالتے اور اس کی قیمت کھا جاتے۔ (بخاری ومسلم)

یہودیوں کی ایک عیاری

۲۶۴۷/۹ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔ (متفق علیہ)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے خداوند تعالیٰ یہود کو تباہ کردے ان پر (مردار کی) چربیاں حرام کی گئی تھیں۔ انھوں نے چربی کو پگھلایا اور بیچ ڈالا۔ (بخاری ومسلم)

بلی کی خرید وفروخت کا مسئلہ

۲۶۴۸/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

پچھنے لگانے کا پیشہ حلال ہے

۲۶۴۹/۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ (متفق علیہ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ صلعم کی سینگی کھینچی۔ رسول اللہ صلعم نے اس کو ایک صاع کھجوریں دیئے جانے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں سے کہا کہ وہ اس کی اجرت میں سے کم لیا کریں۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

اولاد کی کمائی کھانا جائز ہے

۲۶۵۰/۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيِّ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو چیز تم کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد بھی تمہارے کسب میں سے ہے (یعنی اولاد کی کمائی کھانا بھی تمہارے لئے جائز ہے)۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد اور دارمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو چیز آدمی نے کھائی اس میں سب سے بہتر پاک وہ ہے جو اپنی کمائی میں سے ہو، اور اس کی اولاد اس کے کسب میں سے ہے۔

مالِ حرام کا حکم

۲۶۵۱/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَ

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو بندہ مالِ حرام کمائے اور صدقہ کرے اور وہ (صدقہ) اس سے قبول کیا جائے (ایسا نہیں ہوتا) اور اس مالِ حرام سے وہ شخص جو کچھ (اپنی ذات یا اہل وعیال) پر خرچ کرے اور اس میں برکت دی جائے (ایسا نہیں ہوتا یعنی مالِ حرام کا نہ صدقہ قبول ہوتا ہے اور نہ اس میں برکت دی جاتی ہے) اور

لٰکِنْ یَمْحُو السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِیْثَ۔ (رواہ احمد وکذا فی شرح السنۃ)

جو شخص حرام مال کو مرنے کے بعد چھوڑ جائے اس کے لئے دوزخ کا توشہ ہوا ہے) خدا وند تعالٰے برائی کو برائی سے دور نہیں کرتا (یعنی حرام مال سے گناہوں کو دور نہیں کرتا) بلکہ برائی کو بھلائی سے دور کرتا ہے (یعنی پاک مال سے گناہوں کو دور کرتا ہے) ناپاک مال ناپاکی کو دور نہیں کرتا۔ (احمد۔ شرح السنۃ)

حرام مال کھانے پر وعید

۲۶۵۲/۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ۔ (رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان)

حضرت جابر رض کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت جس نے حرام سے پرورش پائی ہے جنت میں داخل نہ ہوگا اور جس گوشت نے حرام (مال) سے نشو ونما حاصل کی ہے وہ دوزخ ہی کے لائق ہے۔ (احمد۔ دارمی۔ بیہقی)

شبہات میں پڑنے سے بچو

۲۶۵۳/۱۵ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِیْنَۃٌ وَاِنَّ الْکِذْبَ رِیْبَۃٌ۔ (رواہ احمد والترمذی والنسائی وروی الدارمی الفصل الاول)۔

حضرت حسن بن علی رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی یہ بات یاد رکھی ہے کہ جو چیز تجھ کو شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دے اور اس چیز کی جانب توجہ کر جو تجھ کو شک میں نہ ڈالے اس لئے کہ حق اور سچائی دل کے لئے اطمینان بخش چیز ہے اور باطل شک اور تردد کا موجب ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی اور دارمی)

اچھائی اور برائی کی پہچان

۲۶۵۴/۱۶ وَعَنْ وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا وَابِصَۃُ جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَہٗ فَضَرَبَ صَدْرَہٗ وَقَالَ اِسْتَفْتِ نَفْسَکَ اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاکَ النَّاسُ۔ (رواہ احمد والدارمی)

حضرت وابصہ رض بن معبد نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے، اے وابصہ! تو یہ پوچھنے آیا ہے کہ نیکی کیا چیز ہے اور گناہ کیا۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں (یہ سن کر) آپ نے انگلیوں کو اکٹھا کیا اور میرے سینہ پر مار کر فرمایا۔ اپنے نفس سے پوچھ، اپنے دل سے پوچھ۔ تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے (اور پھر فرمایا) نیکی وہ ہے جس سے نفس کو اطمینان، حاصل ہو اور جس سے دل کو سکون نصیب ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کرے اور دل میں تردد کا موجب ہو اگرچہ لوگ (اس کے جواز کا) فتویٰ دیں۔ (احمد۔ دارمی)

کامل پرہیزگاری کا درجہ

۲۶۵۵/۱۷ وَعَنْ عَطِیَّۃَ السَّعْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِہٖ حَذَرًا لِمَا بِہٖ بَاْسٌ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

حضرت عطیہ سعدی رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ ان چیزوں کو نہ چھوڑ دے جن میں کوئی برائی نہیں ہے، تاکہ وہ اس طریقے سے ان چیزوں سے بچ سکے، جن میں برائی ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

متعلقین شراب پر لعنت

۲۶۵۶/۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ صلعم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهُ۔

(رواہ الترمذی و ابن ماجۃ)

نے شراب کے معاملہ میں دس آدمیوں پر یعنی (۱) پھلوں کے نچوڑنے والے پر (۲) نچڑوانے والے پر (۳) پینے والے پر (۴) اٹھانیوالے پر (۵) اس شخص پر جس کے لئے شراب اٹھا کر لے جائی گئی (۶) پلانے والے پر (۷) بیچنے والے پر (۸) شراب کی قیمت کھانے پر (۹) خریدنے والے پر (۱۰) اس شخص پر جس کے لئے خریدی گئی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۶۵۷/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ۔

(رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خدا وند تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اس کے پینے والے پر اس کے پلانے والے پر اس کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے نچوڑنے والے پر پھر اس کے اٹھانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے اٹھا کر لے جائی گئی۔

(ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

پچھنے لگانے والے کی کمائی کا حکم

۲۶۵۸/۲۰ وَعَنْ مُحَيِّصَةَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَأْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اِعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ

(رواہ مالک والترمذی و ابوداؤد و ابن ماجۃ)

حضرت محیصہؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے سینگی کھینچنے والے کی اُجرت کی اجازت نبی صلعم سے طلب کی (یعنی پوچھا کہ اس کی مزدوری کھانا جائز ہے یا نہیں؟) رسول اللہ صلعم نے اس کو منع فرمایا۔ انہوں نے پھر دوبارہ اجازت چاہی یہاں تک کہ جب کئی بار انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو اس کی مزدوری اپنے اونٹ کو کھلادے یا اپنے غلام کو۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مغنیہ کی کمائی کھانے کی ممانعت

۲۶۵۹/۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ۔

(رواہ فی شرح السنۃ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت سے اور گانے والی یا زنا کار عورت کی اجرت سے۔

(شرح السنہ)

گانے والی لونڈیوں کی خرید وفروخت کا حکم

۲۶۶۰/۲۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِي مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرٍ نَهٰى عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ فِي بَابِ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابی اُمامہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ گانے والی لونڈیوں کو نہ تو فروخت کرو اور نہ خریدو اور نہ لونڈیوں کو گانا سکھاؤ، ان کی قیمت حرام ہے اور اسی کے متعلق یہ آیت نازل کی گئی ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ یعنی بعض آدمیوں میں سے وہ ہیں جو خرید کرتے ہیں کھیل کی بات (یعنی گانا اور قصے کہانیاں)۔ احمد۔ ترمذی ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے علی بن یزید راوی ضعیف ہے۔ اور عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ ہم جابرؓ کی حدیث مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ کے باب میں بیان کریں گے۔

فصل سوم

حلال روزی کمانا ایک فرض ہے

۲۶۶۱/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

علیہ وسلم نے کہ پاک و حلال کمائی فرض ہے، فرض کے بعد یعنی ان فرائض کے بعد جو خدا نے مقرر کئے ہیں، حلال کمائی بھی فرض ہے۔ (بیہقی)

کتابت قرآن کی اجرت جائز ہے

۲۶۶۲ / ۲۴ وعن ابن عباس انہ سئل عن اجرۃ کتابۃ المصحف فقال لا باس انما ھم مصورون و انھم انما یاکلون من عمل ایدیھم (رواہ رزین)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ ان سے قرآن مجید کی کتابت (لکھائی) کی اجرت کی بابت پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا اس کی مزدوری میں کوئی حرج نہیں) اس لئے کہ یہ لوگ (یعنی کاتب) نقش کھینچنے والے ہیں اور اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے ہیں۔ (رزین)

کون سا کسب افضل ہے

۲۶۶۳ / ۲۵ وعن رافع بن خدیج قال قیل یا رسول اللہ ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیدہ و کل بیع مبرور۔ (رواہ احمد)

حضرت رافع بن خدیج رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا کونسا پیشہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کمانا بہترین کسب ہے اور پیشہ وہ ہے جو ہاتھ سے کیا جائے، جیسے زراعت اور کتابت وغیرہ اور ہر بیع (یعنی تجارت جو بد دیانتی اور مکر و فریب سے پاک ہو) مقبول ہے

دودھ کی قیمت کا حکم

۲۶۶۴ / ۲۶ وعن ابی بکر بن ابی مریم قال کانت لمقدام بن معدی کرب جاریۃ تبیع اللبن و یقبض المقدام ثمنہ فقیل لہ سبحان اللہ اتبیع اللبن و تقبض الثمن فقال نعم وما باس بذالک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیاتین علی الناس زمان لا ینفع فیہ الا الدینار و الدرھم۔ (رواہ احمد)

ابی بکر بن مریم کہتے ہیں کہ حضرت مقدام بن معدی کرب رضہ کی ایک لونڈی دودھ بیچا کرتی تھی اور دودھ کی قیمت اس سے مقدام رضہ لے لیا کرتے تھے۔ ایک روز مقدام رضہ سے کہا گیا کہ اللہ پاک ہے لونڈی دودھ بیچتی ہے اور تم اس کے دام لے لیتے ہو۔ مقدام رضہ نے کہا۔ ہاں! اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ایک ایسا زمانہ لوگوں پر آئے گا جس میں درہم و دینار کے سوا کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔ (احمد)

مقرر کسب معاش کو بلا سبب ترک نہ کرو

۲۶۶۵ / ۲۷ وعن نافع قال کنت اجھز الی الشام و الی مصر فجھزت الی العراق فاتیت الی ام المؤمنین عائشۃ فقلت لھا یا ام المؤمنین کنت اجھز الی الشام فجھزت الی العراق فقالت لا تفعل ما لک و لمتجرک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سبب اللہ لاحدکم رزقا من وجہ فلا یدعہ حتی یتغیر لہ او یتنکر لہ۔ (رواہ احمد و ابن ماجۃ)

نافع کہتے ہیں کہ میں ملک شام اور مصر کی طرف تجارتی سامان بھیجا کرتا تھا۔ پھر میں نے عراق کی جانب تجارتی مال بھیجنے کا ارادہ کیا اور حضرت عائشہ رضہ کی خدمت میں مشورے کے لئے حاضر ہو کر عرض کیا۔ ام المومنین رضہ! میں شام کی طرف تجارتی مال بھیجا کرتا تھا اور اب ارادہ ہے کہ عراق کی طرف مال بھیجوں۔ انھوں نے فرمایا ایسا نہ کر۔ تجھ کو اور تیری تجارت کو کیا ہوا (یعنی شام کے سلسلہ تجارت کو کیوں ترک کرتا ہے؟) میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب خداوند تعالے تمہارے رزق کا کہیں سامان کر دے تو اس کو نہ چھوڑو جب تک اس میں انقلاب واقع نہ ہو، یا اس سے اس کو نقصان پہنچے۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوبکرؓ کا وصف احتیاط و تقویٰ

۲۶۶۶/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هٰذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكَهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ۔ (رواہ البخاری)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ کا ایک غلام تھا جو اپنی کمائی میں سے کچھ اپنے مالک کو دیا کرتا تھا اور حضرت ابوبکر اس کی کمائی کو کھا لیا کرتے تھے۔ ایک روز یہ غلام کوئی چیز لایا اس میں سے ابوبکرؓ نے بھی کھایا۔ غلام نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے یہ کیا چیز ہے؟ ابوبکر نے پوچھا یہ کیا چیز ہے غلام نے عرض کیا۔ میں ایام جاہلیت میں ایک شخص کو غیب کی باتیں بتایا کرتا تھا حالانکہ میں اس فن سے اچھی طرح واقف نہ تھا لیکن میں اس کو فریب دیتا تھا۔ آج اس شخص سے میری ملاقات ہوئی اور اس نے مجھ کو یہ چیز دی۔ یہ وہی چیز ہے جو آپ نے کھائی ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضؓ نے اپنے منہ میں ہاتھ ڈالا اور جو کچھ پیٹ میں تھا قے کر کے نکال دیا۔ (بخاری)

حرام مال کھانے پر وعید

۲۶۶۷/۲۹ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابوبکر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جس بدن نے حرام مال سے پرورش حاصل کی ہے، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بیہقی)

حضرت عمرؓ کے تقویٰ و احتیاط کی ایک مثال

۲۶۶۷ (۳۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَأَعْجَبَهُ وَقَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا لِي مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي وَهُوَ هٰذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

(۳۰) اور حضرت زید ابن اسلم (جو حضرت عمر فاروقؓ کے آزاد کردہ غلام تھے) کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر ابن خطاب نے دودھ پیا جوان کو بہت اچھا معلوم ہوا انہوں نے اس شخص سے کہ جس نے دودھ لا کر پلایا تھا، پوچھا کہ یہ دودھ تمہیں کہاں سے ملا ہے؟ تو اس نے ان کو بتایا کہ وہ (یعنی میں)، پانی کے ایک چشمہ یا کنویں پر گیا تھا اس نے چشمے یا کنویں کا نام بھی بتایا، وہاں میں نے دیکھا کہ زکوٰۃ کے کچھ جانور (یعنی اونٹ و بکری وغیرہ) پانی پینے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور ان جانوروں کے نگراں ان کا دودھ نکال کر لوگوں کو پلا رہے ہیں چنانچہ انہوں نے میرے لئے بھی دودھ دیا۔ جسے میں نے اپنی مشک میں ڈال لیا یہ وہی دودھ تھا۔ (یہ سنکر) حضرت عمرؓ نے (اپنے حلق میں) ہاتھ ڈال کر قے کر دی (اور اس دودھ کو پیٹ سے باہر نکال دیا کیونکہ وہ زکوٰۃ کا مال تھا جو ان کیلئے جائز نہیں تھا) ان دونوں روایتوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

حرام مال کا قلیل ترین جز بھی عبادت کے نتیجہ پر اثر انداز ہوتا ہے

۲۶۶۸/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ صَلٰوةً مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ صُمَّتَا إِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ۔ (رواہ احمد و البیہقی فی شعب الایمان۔ و

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ جو شخص (مثلاً) دس درہم کو ایک کپڑا خریدے اور ان میں ایک درہم حرام مال میں کا ہو تو خداوند تعالیٰ اس وقت تک اس شخص کی نماز قبول نہیں فرمائے گا جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر ہو۔ یہ کہہ کر ابن عمرؓ نے اپنے دونوں کانوں کے سوراخ انگلیاں داخل کر کے کہا یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر یہ الفاظ میں نے نبی کریم صلعم سے نہ سنے ہوں۔ (احمد و بیہقی)

قَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ) (بیہقی نے کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہے)

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ معاملات میں نرمی کرنے کا بیان!

فصل اول

معاملات میں نرمی کرنے کے لئے آپؐ کی دعائے رحمت

۲۶۶۹/۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى۔ (رواه البخاری)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے خداوند تعالےٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نرمی کرتا ہے جب کہ بیچتا ہے اور جب ہے اور جب خرید تا ہے (بخاری)

تم دوسروں کے معاملہ میں نرمی کرو اللہ تمہارے معاملہ میں نرمی کرے گا

۲۶۷۰/۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ وَقِيْلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَ اَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ (متفق علیه) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ۔

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جب موت کا فرشتہ اس کے پاس اس کی روح نکالنے آیا تو اس سے پوچھا کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے اس نے کہا مجھ کو نہیں پڑتا (کہ میں نے کوئی نیک کام کیا ہو) فرشتہ نے کہا۔ یاد کر اور اس نے کہا کوئی بات یاد نہیں آتی مگر ہاں یہ کہ دنیا میں جب لوگوں خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تھا تو احسان کرتا تھا لوگوں پر تقاضہ یعنی خوش حال کو مہلت دے دیتا تھا اور تنگ دست کو معاف کر دیتا پس خداوند تعالےٰ نے اس کو (اسی کی بدولت) جنت میں داخل کر دیا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے (اس شخص کا بیان سنکر) فرمایا۔ میں تجھ سے زیادہ معاف کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ فرشتو! میرے بندے سے درگزر کرو۔

خرید و فروخت میں زیادہ قسم نہ کھاؤ

۲۶۷۱/۳ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خرید و فروخت کے معاملات میں زیادہ قسمیں نہ کھاؤ اس لئے کہ زیادہ قسمیں کھانا قسم کھانے کے رواج کو ترقی دیتا ہے اور پھر برکت کو کھو دیتا ہے۔ (مسلم)

۲۶۷۲/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔ (متفق علیه)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قسم کی زیادتی کا رواج برکت کو زائل کر دیتا ہے۔ (مسلم و بخاری)

جھوٹی قسمیں کھا کر تجارت بڑھانے والے کے لئے وعید

۲۶۷۳/۵ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن خداوند تعالےٰ بات نہ کرے گا نہ

اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ابوذرؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ! وہ بدبخت اور نیکی سے محروم کون شخص ہیں؟ فرمایا ایک تو پائینچے دراز کرنے والا (یعنی ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہننے والا) دوسرا احسان جتانے والا تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنے مال کو بیچے۔ (مسلم)

فصل دوم

امانت دار کاروباری شخص کی فضیلت

۲۶۶۴ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ سچا اور دیانت دار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی۔ دارمی۔ دارقطنی)

اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمرؓ سے (اس حدیث کی) روایت کی۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

تجارت کے ساتھ صدقہ و خیرات کا حکم

۲۶۶۵ وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَۃَ قَالَ کُنَّا نُسَمّٰی فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّمَاسِرَۃَ فَمَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ ھُوَ اَحْسَنُ مِنْہُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُہُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت قیس بن ابی غرزہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگوں یعنی تاجروں کو سماسرہ (یعنی دلال) کہا جاتا تھا۔ ایک روز نبی صلعم ہم لوگوں میں سے گزرے تو ہمارا ایک ایسا نام رکھا جو پہلے نام سے بہتر ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا اے تاجروں کے گروہ بیع میں بے فائدہ باتیں اور قسمیں پیش آتی ہیں۔ پس تم بیع کے ساتھ خیرات کو ملاؤ (یعنی صدقہ اور خیرات دینے رہا کرو) تاکہ بے فائدہ باتوں کا کفارہ ہوتا رہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

تاجروں کے لئے وعید

۲۶۶۶ وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد سے اور وہ نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ تاجر لوگوں کا حشر فاجروں (یعنی دروغ گو اور نافرمان لوگوں) کے ساتھ ہوگا (مگر وہ تاجر اس سے مستثنیٰ ہوں گے) جنھوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور نیکی کی اور سچ بولا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی) لیکن بیہقی نے یہ حدیث شعب الایمان میں حضرت براءؓ سے روایت کی ہے۔ ترمذی کہتے ہیں حضرت عبید کی حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ الْخِیَارِ　اختیاری بیع کا بیان

فصلِ اول

خیار مجلس کا مسئلہ

۲۶۶۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خریدنے والا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔ (متفق علیہ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَوْ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اخْتَرْ بَدَلَ أَوْ يَخْتَارَا۔

اور بیچنے والا دونوں میں سے ہر ایک اپنے دوسرے پر اختیار رکھتا ہے (یعنی چاہیں تو خرید و فروخت کے معاملہ کو باقی رکھیں اور چاہیں فسخ کر دیں) جب تک وہ ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہوں (یعنی اس جگہ سے ہٹ جانے کے بعد بیع پختہ ہو جاتی ہے اور اختیار باقی نہیں رہتا) مگر بیع خیار (کہ اس میں علیحدگی کے بعد بھی اختیار باقی رہتا ہے) (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب خریدنے والا اور بیچنے والا خرید و فروخت کا معاملہ کریں تو ہر ایک ان میں سے اپنے معاملہ میں اختیار رکھتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یا ان کی بیع بیع خیار نہ ہو اس صورت میں اختیار واجب ہوگا۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیچنے والا خریدنے والے کے ساتھ اختیار رکھتا ہے جب کہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں مگر جب کہ اختیار کی شرط کر لیں۔

۲۶۷۸ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔ (متفق علیہ)

حضرت حکیم بن حزام رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خریدار اور فروخت کرنیوالے اختیار رکھتے ہیں جب تک جدا نہ ہوں اور خریدنیوالا اور بیچنے والا دونوں سچ بولیں اور چیز کی حقیقت بیان کر دیں تو برکت دی جاتی ہے ان کی بیع میں اور اگر چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو مٹا دی جاتی ہے برکت ان کی بیع سے۔ (بخاری و مسلم)

خرید و فروخت میں فریب نہ کرو

۲۶۷۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهٗ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم سے عرض کیا میں فریب دیا جاتا ہوں بیع کے معاملات میں۔ آپ نے فرمایا جب تو کوئی چیز بیچے تو یہ کہہ دیا کر کہ فریب نہیں ہے۔ چنانچہ وہ یہی کہہ دیا کرتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

تجارتی معاملات میں فریقین کی رضامندی و طمانیت ضروری ہے

۲۶۸۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ أَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ۔ (رواہ الترمذی و ابو داؤد و النسائی)

عمرو بن شعیب رح نے اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خریدنے اور بیچنے والے دونوں اختیار رکھتے ہیں جب تک علیحدہ نہ ہوں مگر بیع اختیاری ہو،[1] اور دونوں میں سے کسی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ معاملہ کرتے ہی اس جگہ سے اٹھ کھڑا ہو اس خیال سے کہ دوسرے کو فسخ بیع کا اختیار نہ رہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی)

---

[1] اختیاری بیع وہ ہے جس میں اس امر کی شرط کر لی جائے کہ پسند آ جانے پر بیع کامل ہو گی یا اسی قسم کی کوئی اور شرط کی جائے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اختیار کی بہت سی قسمیں ہیں اور متعدد صورتیں ہیں بعض مدت سے تعلق رکھتی ہیں اور بعض فروخت شدہ چیز کی نوعیت سے متعلق ہیں۔ ان سب کی تشریح فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ ۱۲ مترجم

۲۶۸۱/۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اِثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خریدار اور بیچنے والا اس وقت تک ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں جب تک کہ بیع پر دونوں راضی نہ ہو جائیں۔ (ابوداؤد۔)

فصل سوم

عقد بیع کے بعد فسخ کا اختیار

۲۶۸۲/۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ۔ (رواہ الترمذی وَقَالَ هٰذَا حديث غريب)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اختیار دیا ایک دیہاتی کو فروخت کرنے کے بعد۔ (ترمذی) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

بَابُ الرِّبٰو سُود کا بیان

فصل اوّل

سود لینے دینے والے پر لعنت

۲۶۸۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰو وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ صلعم نے سُود کھانے والے (سود لینے والے) پر سود دینے والے پر اور گواہوں پر اور فرمایا ہے وہ سب برابر ہیں (گناہ میں) (مسلم)

ہم جنس اشیاء کے باہمی تبادلہ و تجارت میں ربا کی صورت؟

۲۶۸۴/۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔ (رواہ مسلم)

حضرت عُبادہ بن صامت رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے بیچا جائے سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور جَو بدلے میں جَو کے اور کھجور بدلے میں کھجور کے اور نمک بدلے میں نمک کے بالکل مثل بہ مثل یعنی برابر برابر دست بدست اور جب مختلف ہوں یہ قسمیں تو فروخت کرو۔ جس طرح تم چاہو بشرطیکہ معاملہ دست بدست ہو۔ (مسلم)

۲۶۸۵/۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِيْهِ سَوَاءٌ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ فروخت کیا جائے سونا سونے کے بدلے میں چاندی چاندی کے بدلے میں گیہوں گیہوں کے بدلے میں جَو جَو کے بدلے میں کھجور کھجور کے بدلے میں، نمک نمک کے بدلے میں مثل بمثل یعنی بالکل برابر برابر دست بدست پس جس نے زیادہ یا زیادہ لیا اس نے سود لیا اور دیا اور سود لینے والا اور دینے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ (مسلم)

سونے یا چاندی کے باہم لین دین کا حکم

۲۶۸۶/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ

لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

بیچو سونے کے بدلے میں سونے کو مگر بالکل برابر اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ چاندی کو بدلے میں چاندی کے مگر بالکل برابر اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو ان میں سے کسی کو اس طرح کہ ایک موجود ہو اور دوسری موجود نہ ہو۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیچو سونا سونے کے بدلے میں اور نہ چاندی چاندی بدلے میں مگر ہم وزن یعنی دونوں برابر برابر۔

ہم جنس چیزوں کا تبادلہ برابر سرابر کرو

۲۶۸۷ وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔ (رواہ مسلم)

حضرت معمر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے بیچو کھانا برابر کھانے کے بالکل برابر برابر۔ (مسلم)

متحد القدر چیزوں کے باہمی تبادلہ میں ادھار ناجائز ہے

۲۶۸۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًوا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًوا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًوا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًوا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًوا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔ (متفق علیہ)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ سونا بدلے میں سونے کے سُود ہے اگر دست بدست نہ بیچا جائے اور چاندی بدلے میں چاندی کے سُود ہے اگر دست بدست نہ بیچی جائے اور گیہوں گیہوں کے بدلے میں سُود ہے اگر دست بدست نہ بیچے جائیں اور جو بدلے میں جو کے سُود ہے اگر دست بدست نہ ہوں اور کھجور بدلے میں کھجور کے سُود ہے اگر دست بدست نہ بیچی جائیں۔ (مسلم و بخاری)

اچھی اور خراب ہم جنس چیزوں کے تبادلہ میں کمی بیشی جائز نہیں

۲۶۸۹ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر کر کے بھیجا۔ وہ آپ کی خدمت میں عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ اس نے کہا یا رسول اللہؐ قسم ہے خدا کی ہم اس قسم کی ایک صاع کھجوریں دوسری قسم کی دو صاع کھجوروں کے بدلے میں لیتے ہیں اور دو صاع کھجوریں تین صاع کھجوروں کے بدلے میں۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ پہلے تمام قسم کی کھجوریں جمع کر کے بیچو اور پھر قیمت دے کر اچھی کھجوریں خرید لو اور پھر فرمایا لیکن ترازو میں دونوں برابر برابر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۹۰ وَعَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ بلالؓ عمدہ قسم کی کھجور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپؐ نے پوچھا یہ کہاں سے لایا؟ حضرت بلالؓ نے کہا میرے پاس خراب کھجوریں تھیں میں نے ان میں سے دو صاع دے کر ایک صاع یہ کھجوریں خرید لیں

صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ۔ (متفق علیہ)

آپ نے فرمایا۔ آہ یہ تو قطعی سُود ہے ایسا نہ کر اگر تجھ کو ضرورت ہو تو پہلے اپنی کھجوریں بیچ ڈال اور پھر ان کی قیمت سے دوسری کھجوریں تو خرید لے۔ (بخاری و مسلم)

ایک غلام کے بدلے میں دُو غلام ؟

۲۶۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ اَمْ حُرٌّ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ ایک غلام نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہجرت (یعنی ترک وطن پر) نبی صلعم سے بیعت کی اور آپ کو معلوم ہوا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو تلاش کرتا ہوا آیا۔ رسول اللہ صلعم نے اس سے فرمایا تو اس غلام کو میرے ہاتھ بیچدے، چنانچہ آپ نے دُو سیاہ رنگ غلام دے کر اس کو خرید لیا اور پھر کسی شخص سے بیعت نہ لی جب تک یہ معلوم نہ کر لیا کہ وہ غلام ہے یا آزاد۔ (مسلم)

ہم جنس چیزوں کا تفاوت کے ساتھ لین دین جائز نہیں

۲۶۹۲ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ منع ہر کھجوروں کے ایک ایسے ڈھیر کو جس کا وزن یا مقدار معلوم نہ ہو ان کھجوروں کے بدلے میں بیچنے سے جو ایک معین پیمانہ کی مقدار میں ہوں آپ نے معین مقدار کی کھجوروں کو غیر معین مقدار کی کھجوروں کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

سونے کی خرید و فروخت کا مسئلہ

۲۶۹۳ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اِثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت فضالہ بن عبید رضہ کہتے ہیں کہ میں نے خیبر کی لڑائی کے سال ایک ہار بارہ ۱۲ دینار کو خرید کیا جس میں سونا بھی تھا اور نگینے بھی۔ پھر میں نے ہار میں سے دونوں چیزوں کو علیحدہ علیحدہ کیا تو سونا بارہ ۱۲ دینار سے زیادہ قیمت کا نکلا۔ اس کا ذکر میں نے نبی صلعم سے کیا تو آپ نے فرمایا نہ فروخت کیا جائے (ایسا ہار) جب تک سونا اور نگینے علیحدہ علیحدہ نہ کر لئے جائیں۔ (مسلم)

فصل دوم

سود کے بارہ میں آپؐ کی ایک پیشین گوئی

۲۶۹۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلُ الرِّبٰوا فَاِنْ لَمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجۃ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ایک ایسا زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ سوائے سود کھانے والوں کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ اگر کوئی شخص ہوگا بھی تو اس کو سود کا بخار (اثر) پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو سود کا غبار پہنچے گا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

مختلف الجنس چیزوں کے دست بدست باہمی لین دین میں کمی بیشی جائز و درست ہے

۲۶۹۵/۱۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ۔ (رواہُ الشافعی)

حضرت عبادہ بن صامت رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیچو سونا سونے کے بدلے میں نہ چاندی، چاندی کے بدلے میں، اور نہ گیہوں گیہوں کے بدلے میں، اور نہ جَو جَو کے بدلے میں، اور نہ کھجور کھجور کے بدلے میں، اور نہ نمک نمک کے بدلے میں، مگر بالکل برابر برابر۔ نقد کے بدلے نقد اور دست بدست بیچو سونے کو بدلے چاندی کے۔ چاندی کو بدلے سونے کے۔ گیہوں کو بدلے جَو کے۔ جَو کو بدلے گیہوں کے، کھجور کو بدلے نمک، نمک کو بدلے کھجور کے دست بدست جس طرح تم چاہو۔ (شافعی)

خشک اور تازہ پھلوں کے باہمی لین دین کے مسائل

۲۶۹۶/۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَى التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رواہُ مالكٌ والترمذی و ابوداؤد والنسائی و ابن ماجۃ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا۔ خشک کھجور کے بدلے تازہ کھجور کو خریدنے کی بابت آپ نے فرمایا۔ کیا تازہ کھجور کا وزن خشک ہو کر کم ہو جاتا ہے کہا گیا۔ ہاں آپ نے اس کی بیع سے منع فرمایا۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

گوشت اور جانور کے باہمی تبادلہ کا مسئلہ

۲۶۹۷/۱۵ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ (رواہُ فی شرح السنۃ)

حضرت سعید بن مسیب مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے منع فرمایا ہے گوشت کو بیچنے سے بدلے میں جانور کے۔ سعید کا بیان ہے کہ یہ طریقہ جاہلیت کے جوئے میں سے تھا۔ (شرح السنۃ)

دو جانوروں کا باہمی تبادلہ اُدھار کی صورت میں ناجائز ہے

۲۶۹۸/۱۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔ (رواہُ الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ و الدارمی)

حضرت سمرۃ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور وعدہ پر (یعنی اُدھار) بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

غیر مثلی چیزوں کے قرض لینے کا مسئلہ

۲۶۹۹/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بن العاص کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے ان کو لشکر کا سامان درست کرنے کا حکم دیا اور جب اونٹوں کی کمی ہو گئی تو فرمایا کہ صدقہ کے اونٹوں کے بدلے اُدھار لے لو چنانچہ عبد اللہ نے ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے صدقہ کے

الصَّدَقَۃِ۔ (رواہ ابوداؤد)

اونٹوں کے آجانے کے وعدہ پر خرید کر لیا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

ادھار لین دین میں سود کا مسئلہ

۲۷۰۰/۱۸ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا رِبٰوا فِیْمَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ۔ (متفق علیہ)

حضرت اُسامہ بن زید رضؓ کہتے ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ سُود اُدھار میں سے ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اس چیز میں سُود نہیں جو دست بدست ہو۔ (بخاری و مسلم)

سود کھانے پر وعید

۲۷۰۱/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْظَلَۃَ غَسِیْلِ الْمَلٰئِکَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِرْھَمُ رِبًا یَاْکُلُہُ الرَّجُلُ وَھُوَ یَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّۃٍ وَّثَلٰثِیْنَ زَنْیَۃً۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُہٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰی بِہٖ۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ[1] کہتے ہیں۔ فرمایا رسُول اللہ صلعم نے سُود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے چھتیس بار زنا سے زیادہ گناہ رکھتا ہے۔ (احمد۔ دارقطنی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباسؓ سے یہی روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں کہ فرمایا نبی صلعم نے جو گوشت مال حرام سے پیدا ہو وہ دوزخ ہی کے لائق ہے)

۲۷۰۲/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسُول اللہ صلعم نے کہ سُود کے گناہ کے ستر حصے ہیں ایک معمولی سا حصہ یہ ہے کہ (اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ) کوئی شخص اپنی ماں سے جماع کرے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

۲۷۰۳/۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَہٗ تَصِیْرُ اِلٰی قُلٍّ رَوَاھُمَا ابن ماجۃ والبیھقی واحمد۔

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ سود (کا مال) اگرچہ زیادہ ہو لیکن اس کا انجام کمی پر ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی۔ احمد)

۲۷۰۴/۲۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ بُطُوْنُھُمْ کَالْبُیُوْتِ فِیْھَا الْحَیَّاتُ تُرٰی مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِھِمْ فَقُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ اَکَلَۃُ الرِّبٰوا۔ (رواہ احمد وابن ماجۃ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ، معراج کی رات میں میرا گزر ایک قوم پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے (یعنی بڑے بڑے) اور ان پیٹوں میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آتے تھے۔ میں نے پوچھا جبریلؑ! یہ کون ہیں؟ کہا یہ لوگ سود خوار ہیں۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

سود خوار پر آپؐ کی لعنت

۲۷۰۵/۲۳ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَۃِ وَکَانَ یَنْھٰی عَنِ النَّوْحِ۔ (رواہ النسائی)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے سُنا رسُول اللہ صلعم کو لعنت فرماتے ہوئے سود خوار پر، سود دینے والے پر، سود کا کاغذ لکھنے والے پر، یا سُود کا حساب لکھنے والے پر اور صدقہ سے منع کرنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے نوحہ کرنے سے۔ (نسائی)

---

[1] غسیل ملائکہ۔ ان کو بعد شہادت فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ ۱۲ مترجم

ربا کی تشریح کے متعلق حضرت عمرؓ کا ارشاد

۲۷۰۶/۲۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اٰخِرَ مَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبٰوا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبٰوا وَالرِّيْبَةَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ آخری چیز جو رسول اللہ صلعم پر نازل ہوئی ربٰو کی آیت ہے اور رسول اللہؐ وفات پا گئے اور اس آیت کی تفسیر نہیں فرمائی۔ پس چھوڑ دو تم سود کو اور اس چیز کو جس میں سُود کا شک و شبہ ہو۔ (ابن ماجہ۔ دارمی)

قرض خواہ، قرض دار سے کوئی بھی تحفہ قبول نہ کرے

۲۷۰۷/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰى اِلَيْهِ اَوْحَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تم میں سے جو شخص کسی کو قرض دے اور پھر قرض لینے والا اس کے پاس کوئی ہدیہ یا تحفہ بھیجے یا سواری کے لئے کوئی جانور دے تو وہ نہ سواری پر سوار ہو اور نہ اس کے ہدیے اور تحفے کو قبول کرے مگر ہاں اس صورت میں جب کہ قرض دینے سے پہلے بھی اس قسم کا معاملہ جاری ہو۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

۲۷۰۸/۲۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى۔)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جب کوئی کسی کو قرض دے تو پھر قرض لینے والے سے ہدیہ قبول نہ کرے۔ (بخاری)

۲۷۰۹/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهُ رِبٰوا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ابی بردہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا تو میں نے حضرت عبد اللہ بن سلامؓ سے ملاقات کی۔ انھوں نے مجھ سے کہا تم ایک ایسی زمین میں ہو جہاں سود کا بہت رواج ہے پس ایسی حالت میں اگر کسی پر تمہارا حق (قرض) ہو اور وہ تمہارے پاس ہدیہ کے طور پر بھوسہ کا ایک یا جَو کا ایک بوجھ یا گھاس کا ایک گٹھا بھیجے تو تم اس کو نہ لینا اس لئے کہ یہ سود کا حکم رکھتا ہے۔ (بخاری)

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ

جن بیعوں سے ممانعت کی گئی ہے اُن کا بیان

فصل اوّل

وہ بیوع جن سے منع کیا گیا ہے

۲۷۱۰/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ زَرْعًا

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے مزابنہ سے۔ اگر پھل کھجوریں ہیں تو اس طرح بیچے کہ خشک کھجوروں کے پیمانے مقرر کرلے اور تازہ کھجوروں کا درخت اندازہ کرلے اور انگور ہوں تو خشک انگوروں کے پیمانے معین کردے اور تازہ انگوروں کا

اَنْ یَّبِیْعَہَا بِکَیْلِ طَعَامٍ نَہٰی عَنْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہُمَا نَہٰی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ قَالَ وَالْمُزَابَنَۃُ اَنْ یُّبَاعَ مَا فِیْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِکَیْلٍ مُّسَمًّی اِنْ زَادَ فَلِیْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَیَّ۔

درختوں پر اندازہ کرلے۔ اسی طرح اور جو پھل بھی ہوں اور مسلم میں ہے کہ اگر کھیتی ہو تو اس کو اس طرح فروخت کرے کہ غلّے کے پیمانے مقرر کرلے اور کھیت کے غلہ کا اندازہ کرلے۔ آپ نے اس قسم کی تمام بیعوں سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم) ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے منع فرمایا ہے مزابنہ سے اور پھر فرمایا مزابنہ فروخت کرنا ان پھلوں کا ہے جو درختوں پر لگے ہوئے ہیں خشک پھلوں کے بدلے میں پیمانہ مقرر کرکے اور شرط کرکے کہ اگر درختوں کے پھل زیادہ ہوئے تو میرے لئے ہیں اور اس مقدار سے کم نکلے جو دی گئی ہے تو کمی کا پورا کرنا اس کے ذمہ ہے جس نے خشک پھل لئے ہیں۔

٢٧١١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃُ اَنْ یَّبِیْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَۃِ فَرَقِ حِنْطَۃٍ وَالْمُزَابَنَۃُ اَنْ یَّبِیْعَ التَّمْرَ فِیْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَۃِ فَرَقٍ وَالْمُخَابَرَۃُ کِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے مخابرت سے محاقلت اور مزابنت سے اور محاقلت یہ ہے کہ بیچ ڈالے کوئی شخص اپنی کھڑی کھیتی کو بدلے میں سو فرق (پیمانہ کا نام) غلہ کے اور مزابنہ یہ ہے کہ مثلاً بیچے کوئی شخص ان کھجوروں کو جو درخت پر ہیں بدلے میں سو فرق کھجور کے اور مخابرت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی زمین کو بٹائی پر کاشت کرنے کے لئے دیدے مثلاً پیداوار کی تہائی یا چوتھائی پر۔ (مسلم)

٢٧١٢ وَعَنْہُ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ وَالْمُعَاوَمَۃِ وَعَنِ الثُّنْیَا وَرَخَّصَ فِی الْعَرَایَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے محاقلت سے مزابنت اور مخابرت سے، معاومت[1] اور ثنیا سے اور عرایا کی اجازت دی ہے۔ (مسلم)

٢٧١٣ وَعَنْ سَہْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّہٗ رَخَّصَ فِی الْعَرِیَّۃِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِہَا تَمْرًا یَّاکُلُہَا اَہْلُہَا رُطَبًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سہل بن ابی حثمہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے بدلے خشک کھجوروں کو بیچنے سے مگر آپ نے اجازت دی ہے عریہ میں اس کی کہ بیچا جائے درخت کی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے اور کھائیں اس پھل کو خریدار اس کے۔ (بخاری ومسلم)

بیع عرایا کا مسئلہ

٢٧١٤ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِہَا مِنَ التَّمْرِ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ (شَکَّ دَاؤُدُ بْنُ الْحُصَیْنِ) متفق علیہ۔

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اجازت دی عرایا کے بیچنے کی (یعنی کے پھلوں کے بیچنے کی) خشک کھجوروں کے بدلے اندازہ کرکے درخت کے پھلوں کا جب کہ کھجوروں کا اندازہ پانچ وسق یا اس سے کم ہو (یعنی پانچ وسق تک اندازہ کی کھجوروں کو بیچا جا سکتا ہے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع میں ۴ سیر کے قریب غلہ آتا ہے (بخاری ومسلم)

بیع ثمر خام کی ممانعت

٢٧١٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے پھلوں کو اس وقت تک بیچنے سے جب تک کہ ان کی پختگی ظاہر نہ ہو جائے

---

[1] محاقلت، مزابنت اور مخابرت کے معنی بیان ہو چکے ہیں۔ معاومت کے معنی یہ ہیں کہ درختوں کے پھلوں کو نمودار ہونے سے پہلے ایک سال دو سال تین سال یا زیادہ مدت کے لئے فروخت کردیا جائے۔ اور ثنیا یہ ہے کہ پھل دار درختوں کو بیع دیا جائے اور پھلوں کے ایک غیر معین مقدار باغ سے مستثنیٰ کرلی جائے یعنی ان کو نہ بیچے۔ اور عرایا وہ درخت ہیں جن کو عارتاً پھل کھانے کے لئے محتاجوں کو دیدیا جائے۔ ۱۲ مترجم

وَصَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ (متفق علیہ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ۔

اور یہ ممانعت خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کے لئے ہے (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے کھجوروں کے پھل دار درختوں کو اس وقت تک بیچنے سے جب تک ان کے پھل سُرخ و زرد نہ ہو جائیں اور منع فرمایا کھیتی کے خوشوں کو بیچنے سے۔

۲۷۱۶/۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ قِيلَ وَمَا تُزْهِي قَالَ حَتَّى تَحْمَرَّ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھل دار درختوں کو بیچنے سے جب تک وہ خوش رنگ نہ ہو جائیں۔ پوچھا گیا خوش رنگ ہونا کیا ہے؟ فرمایا جب تک وہ سرخ نہ ہو جائیں اور پھر فرمایا بتاؤ جب خداوند تعالےٰ پھلوں کو پکنے سے روک دے تو تم میں کوئی کیوں کر اپنے بھائی کا مال لے گا؟ (بخاری ومسلم)

پھل دار درختوں کو کئی سالوں کے لئے پیشگی بیچ ڈالنے کی ممانعت

۲۷۱۷/۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے چند سالوں کا میوہ بیچنے سے (یعنی ایک دو تین سال کا پھل بیچ دینے سے) اور حکم دیا آفتوں (کے نقصان) میں کمی کر دینے سے (یعنی بیچ ڈالنے کے بعد کسی آفت سے پھلوں میں کمی ہو جائے تو خریدار کو نقصان سے بچانے کے لئے معاوضہ میں کمی کر دی جائے) (مسلم)

ضائع ہو جانے والی مبیع کا ذمہ دار کون ہے

۲۷۱۸/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اگر تو نے اپنے پھلوں کو اپنے (مسلمان) بھائی کے ہاتھ فروخت کیا پھر ان پھلوں پر کوئی آفت نازل ہوئی اور وہ برباد ہو گئے تو تجھ کو اپنے بھائی سے کچھ لینے کا کوئی حق نہیں ہے اور تو ناحق اپنے بھائی کے مال کو کیوں لیتا ہے۔ (مسلم)

بیع اشیاء منقولہ میں قبل قبضہ دوسری بیع جائز نہیں ہے

۲۷۱۹/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهِ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔ (رواہ ابوداؤد ولم اجدہ فی الصحیحین)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ لوگ بلندی کی جانب کے بازار میں غلہ خریدتے تھے اور پھر اسی جگہ اس کو بیچ ڈالتے تھے رسول اللہ صلعم نے ان لوگوں کو اس سے منع فرمایا کہ جب تک غلہ کو اس کی جگہ سے منتقل نہ کر دیا جائے اس کو فروخت نہ کیا جائے۔

خرید و فروخت کے سلسلہ میں چند ہدایات

۲۷۲۰/۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتَّى يَكْتَالَهُ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص غلہ خریدے تو وہ اس کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس کو پورا نہ کر لے (یعنی اس پر قبضہ کر کے اس کی مقدار کو پورا نہ کر لے جو اس نے خریدی ہے) اور ابن عباس رضؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جبتک اس کو ناپ نہ لے (بخاری ومسلم)

۲۷۲۱/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ وہ چیز جس سے رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے وہ غلہ ہے جس کو قبضہ سے پہلے ہی فروخت کر دیا جائے،

يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ۔ (متفق علیہ)

ابن عباس رضہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں اس ممانعت میں ہر چیز شامل ہے یعنی ہر چیز کا حکم غلہ ہی کے مانند ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۷۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔ متفق علیہ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم آگے جاکر غلہ لانیوالے قافلے سے نہ ملو[۱] اور نہ بیچے تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر[۲] اور نجش نہ کرو[۳] اور نہ فروخت کرے شہری دیہاتی آدمی کا مال[۴] اور نہ جمع کرو اونٹ اور بکری کے تھنوں میں دودھ کو[۵] پس جو شخص ایسے جانور کو خریدے تو دودھ دوہنے کے بعد اس کو دونوں باتوں کا اختیار حاصل ہے اگر وہ راضی ہو تو جانور کو رکھ لے اور خوش نہ ہو تو جانور کو واپس کر دے اور واپسی کے ساتھ ایک صاع کھجوریں دیدے (بخاری و مسلم) اور مسلم میں ایک روایت کے اندر یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص ایسی بکری کو خریدے جس کے تھنوں میں دودھ جمع ہو تو اس کو تین دن تک اختیار حاصل ہے اور اگر واپس کرلے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں دیدے گیہوں نہ دے۔

۲۷۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم غلہ لانے والے قافلے سے جاکر نہ ملو اگر تم جاکر ملے اور اس سے غلہ خرید لیا۔ پھر غلہ کا مالک بازار میں آیا تو اس کو بیع کے قائم رکھنے اور فسخ کر دینے کا اختیار حاصل ہے (یعنی چاہے وہ تمہارے ہاتھ غلہ بیچے یا نہ بیچے) (مسلم)

۲۷۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم سامان لانے والوں سے جاکر نہ ملو (اور اس وقت تک مال نہ خریدو) جب تک وہ بازار میں آکر اپنے مال کو نہ اتارے۔ (بخاری و مسلم)

کسی کے معاملہ میں اپنی ٹانگ نہ اڑاؤ

۲۷۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر اپنا مال نہ بیچے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیام پہنچائے مگر جب کہ اس کو اس کی اجازت دیدی جائے۔ (مسلم)

۲۷۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کے مقابلہ میں (جب کہ فریقین بیع پر راضی ہوگئے ہوں) کسی چیز کے دام نہ لگائے۔ (مسلم)

---

[۱] یعنی شہر میں غلہ آنے سے پہلے راستہ ہی میں جاکر نہ خرید لو۔ ۱۲ [۲] یعنی دو شخصوں کے درمیان خرید و فروخت کا معاملہ ہو جانے پر کوئی تیسرا شخص اس بیع کے مقابلہ میں، کم داموں پر یا اس کے مال میں نقص بتا کر، فروخت نہ کرے ۱۲ [۳] نجش کے معنی رغبت دلانا۔ مثلاً دو شخصوں کے درمیان خرید و فروخت کی گفتگو ہو رہی ہے تیسرا شخص اگر چیز کی تعریف کرے تاکہ خریدار کو رغبت ہو یا قیمت زیادہ لگائے تاکہ خریدار اس کی قیمت بڑھائے، حالانکہ اس تیسرے شخص کو خریداری منظور نہ ہو۔ ۱۲ [۴] یعنی کوئی دیہاتی بازار کے نرخ پر فروخت کرنے کے لئے غلہ لائے لیکن ایک شہری اس سے کہے غلہ میرے سپرد کر جا میں آئندہ گراں قیمت پر فروخت کر کے رقم تجھ کو دیدوں گا، اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ ۱۲

[۵] یعنی دو تین وقت کا دودھ تھنوں میں جمع کر کے جانور کو فروخت نہ کرو۔ ۱۲ مترجم

شہری آدمی دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۲۷۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے شہری آدمی دیہاتی کا مال نہ بیچے۔ چھوڑ دو لوگوں کو ان کے حال پر تاکہ خداوند تعالیٰ بعض کو بعض سے رزق دے۔ (مسلم)

بیع بلا صورت و منابذت کی ممانعت

۲۷۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهٗ إِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهٗ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعُهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهٗ عَلٰى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوْ أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرٰى احْتِبَاؤُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے دو قسم کے لباس سے اور دو طرح کی بیع سے اور منع فرمایا ملامست سے اور منابذت سے۔ اور ملامست یہ ہے کہ کپڑے کو دن میں یا رات میں صرف ہاتھ لگا دیا جائے کھول کر نہ دیکھا جائے اور بیع پوری ہو جائے اور منابذہ یہ ہے کہ بیچنے والا کپڑے کو خریدار کی طرف پھینک دے، اور خریدار اس کو اٹھا کر بیچنے والے کی طرف پھینک دے اور کھول کر دیکھے بھالے نہیں، بیع کامل ہو جائے گی خواہ فریقین راضی ہوں یا نہ ہوں (ایام جاہلیت میں بیع کا ایک طریقہ یہ بھی تھا۔ اور دو قسم کے لباس جو آپؐ نے منع فرمایا ہے اس سے مراد ایک تو کپڑے کو صمّاء کے طور پہننا اور صمّاء یہ ہے کہ کسی ایک کاندھے پر اس طرح کپڑا پہنا جائے کہ دوسرا کاندھا معلوم ہو۔ اور صمّاء ایک اور معنی یہ ہیں کہ کپڑے کو از سر تا پا اس طرح لپیٹا جائے کہ ہاتھ پاؤں چہرہ وغیرہ نظر نہ آئے) اور لباس کا دوسرا ممنوع طریقہ یہ ہے کہ کپڑے جسم پر اس طرح لپیٹ کر بیٹھے کہ ستر کھلا رہے۔ (بخاری و مسلم)

بیع حصاۃ اور بیع غرر کی ممانعت

۲۷۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے بیع حصاۃ اور بیع غرر سے منع فرمایا ہے[1]۔ (مسلم)

بیع الحبل الحبلہ کی ممانعت

۲۷۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهٗ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے حمل کے حمل پر بیچنے سے اور یہ ایک بیع تھی جس کا جاہلیت میں رواج تھا یعنی ایک شخص اونٹنی کو اس شرط پر خریدتا ہے کہ جب اس کے پیٹ سے بچہ پیدا ہو گا تب اس اونٹنی کی قیمت ادا کروں گا۔ (بخاری و مسلم)

نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے کی ممانعت

۲۷۳۱ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت سے۔ (بخاری)

---

[1] بیع حصاۃ سے کنکری کی بیع مراد ہے۔ مثلاً خریدار بیچنے والے سے کہے کہ جب میں تیرے مال پر کنکری پھینکوں بیع پختہ ہو جائے۔ یا بیچنے والا کہے کہ جس چیز پر تیری کنکری پڑے وہ تیرے ہاتھ بیع ہے، وغیرہ اور بیع غرر، بغیر قبضہ و غیر مشاہدہ بیع۔ جیسے آجکل سٹہ اور اس کی بولی۔

پانی بیچنے کی ممانعت

۲۴۳۲/۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے اونٹ کو اونٹنی پر چھوڑنے کی اجرت سے اور زمین اور پانی کو بٹائی پر دینے سے یعنی اس پانی کو جو زمین کے قریب ہے۔ (مسلم)

ضرورت سے زائد پانی کو بیچنے کی ممانعت

۲۴۳۳/۲۴ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے اس پانی کو بیچنے سے جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو۔ (مسلم)

۲۴۳۴/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نہ بیچا جائے زیادہ پانی کو اس خیال سے کہ اس کے ذریعہ گھاس فروخت کی جائے[۱] (بخاری ومسلم)

فریب دہی سے بچو

۲۴۳۵/۲۶ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم غلہ کے ایک ڈھیر کے قریب سے گزرے اور اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ آپ کو کچھ تری محسوس ہوئی آپ نے فرمایا اے غلہ کے مالک یہ کیا ہے (یعنی یہ تری کیسی ہے؟) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر مینہ برس گیا تھا۔ آپ نے فرمایا تو غلہ کو تو نے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیتے پھر فرمایا کہ جس نے فریب کیا وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی میرے طریقہ پر نہیں) (مسلم)

فصل دوم

بیع ثنیا کی ممانعت

۲۴۳۶/۲۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُّعْلَمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے ثنیا سے مگر جب تک مقدار مقرر کر دی جائے۔ (ترمذی)

پھل اور کھیتی پکنے کے بعد ہی فروخت کی جائے

۲۴۳۷/۲۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمَا بِرِوَايَتِهٖ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِلَّا بِرِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ) عَنْ اَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَهِيَ نَهٰى

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے انگوروں کو بیچنے سے جب تک وہ سیاہ نہ ہو جائیں (یعنی پک نہ جائیں) اور منع فرمایا غلہ کے بیچنے سے جب تک پختہ نہ ہو جائے۔ ترمذی، ابوداؤد اور ان دونوں کی روایت میں انس رضہ سے یہ الفاظ موجود نہیں کہ حضور نے کھجور کے بیچنے سے سرخ ہونے تک منع فرمایا ہے لیکن یہ الفاظ ابن عمر رضہ ۔۔۔ ہیں۔ اور انس رضہ کی روایت میں ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے۔ اور مصابیح جو انس رضہ کی روا

---

[۱] یعنی ایک کاشتکار اپنے زیر کاشت رقبہ کو پانی دیکر بھی پڑوسی کاشتکار کو پانی نہ دے اور غیر مزروعہ علاقہ میں چھوڑ دے تاکہ وہاں پانی سے گھاس اُگے اور وہ فروخت کرے۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِنَّمَا ... فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں تو وہ ترمذی اور ابو داؤد میں حضرت ابن عمر رضی کی حدیث میں نہ کہ حضرت انس کی حدیث میں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اُدھار کو اُدھار کے ساتھ بیچنے کی ممانعت

۲۴۳۸/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ۔ (رواه دار قطنی)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے نبی صلعم نے اُدھار کو اُدھار کے ساتھ بیچنے سے[1] (دار قطنی)

بیعانہ یا سائی کا مسئلہ

۲۴۳۹/۳۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔ (رواه مالك و ابوداؤد و ابن ماجة)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے بیع عربان سے (بیع عربان کی صورت یہ ہے کہ خریدار بیچنے والے کو ایک معمولی سی رقم بطور بیعانہ یا سائی کے دیدے اور کہے کہ اگر بیع کا معاملہ میرے تمہارے درمیان ہو گیا تو رقم مجرا ہو جائے گی اور بیع نہ ہوئی تو یہ رقم تیرے پاس رہے گی میں واپس نہ لوں گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

بیع مضطر کی ممانعت

۲۴۴۰/۳۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ۔ (رواه ابوداؤد)

حضرت علی رض کہتے ہیں منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے بیع مضطر سے اور بیع غرر سے اور پھلوں کو پختہ ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے۔ (بیع مضطر سے مراد زبردستی کسی چیز کا خریدنا ہے یا یہ مراد ہے کہ کوئی شخص مجبور ہو کر اپنی چیز سستی بیچ ڈالے اس صورت میں بہتر ہے کہ اس کی چیز سستی نہ خریدے بلکہ ممکن ہو تو اس کی مدد کرے) (ابوداؤد)

نر کو مادہ پر چھوڑنے کے لئے اجرت لینا ممنوع ہے

۲۴۴۱/۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ قبیلہ کلاب کے ایک شخص نے نبی صلعم سے پوچھا۔ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت کی بابت آپ نے اس کی اجرت سے منع فرمایا۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے نر جانور کو مادہ پر چھوڑنے کے لئے عاریتاً دیتے ہیں۔ پھر وہ انعام کے طور پر ہم کو کچھ دے دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے اس کو انعام لے لینے کی اجازت دیدی۔ (ترمذی)

جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس کی بیع نہ کرو

۲۴۴۲/۳۳ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ

حضرت حکیم بن حزام رض کہتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے مجھ کو اس چیز کے فروخت کرنے سے جو میرے پاس موجود نہیں ہے (ترمذی) اور ترمذی و ابوداؤد و نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حکیم بن حزام رض نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ایک شخص میرے پاس

---

[1] یعنی ایک چیز اُدھار بیچی مدت معینہ کے وعدہ پر، پھر حسب وعدہ قیمت نہ ملنے کے سبب اس کو دوبارہ کچھ قیمت پر کسی دوسرے کے ہاتھ بیچ دیا چونکہ بیع ثانیہ میں قبضہ نہیں ہوتا اس لئے یہ بیع ممنوع ہے۔ ۱۲ مترجم

فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ فَأَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

آتا ہے اور مجھ سے ایک چیز خریدنے کا ارادہ ظاہر کرتا ہے اور وہ چیز میرے پاس موجود نہیں ہوتی۔ پس وہ چیز اس کے لئے بازار سے خریدتا ہوں آپ نے فرمایا وہ چیز جو تیرے پاس موجود نہیں ہے فروخت نہ کر۔

ایک بیع میں دوسری بیع نہ کرو

۲۷۴۳/۳۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے دو بیعوں سے ایک بیع میں (یعنی ایک معاملہ کے ساتھ دوسری بیع کے معاملہ کو ممنوع قرار دیا ہے۔ مثلاً زید ایک گھوڑا سو روپے کے عوض عمر کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کرے کہ تو اپنی بھینس پچاس روپے کے بدلے مجھے دیدے یا یہ کہ گھوڑا دس روپے نقد میں اور بیس روپے اُدھار میں تیرے ہاتھ فروخت کیا)۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۷۴۴/۳۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہے دو بیعوں سے ایک عقد یا معاملہ میں۔ (شرح السنۃ)

بیع کو قرض کے ساتھ نہ ملاؤ

۲۷۴۵/۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بیع اور قرض جائز نہیں ہے[1] اور بیع میں دو شرطیں کرنی بھی درست نہیں ہیں اور نہ اس چیز کا نفع لینا جو اپنے قبضہ میں نہیں آئی اور نہ وہ بیع درست ہے جو تیرے پاس نہیں ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) یہ حدیث صحیح ہے۔

ادائیگی قیمت میں سکہ کی تبدیلی جائز ہے

۲۷۴۶/۳۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيْعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَأَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ مقام بقیع پر اونٹوں کو دیناروں کے بدلے فروخت کیا کرتا تھا اور دیناروں کی جگہ درہم لے لیا کرتا تھا، اور درہموں کے عوض بیچتا تو دینار لے لیا کرتا تھا (ایک دفعہ) میں نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر درہموں اور دیناروں کو بازار بھاؤ پر لو جب تک تم ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہو (یعنی خریدار اور بیچنے والا اسی جگہ موجود رہیں) (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

---

[1] یعنی کوئی چیز بیچی بھی جائے اور قرض کا معاملہ بھی اس کے ساتھ کیا جائے۔ مثلاً یہ کہ کوئی شخص کسی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے اور اس سے یہ شرط کرلے کہ اتنا روپیہ مجھ کو قرض بھی دینا۔ یا یہ کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے اور اس کے ہاتھ کچھ زیادہ قیمت پر اپنی چیز بھی فروخت کرے اور بیع میں دو شرطیں کرنے کے بعد وہی ہیں جو دو بیعوں میں ایک بیع کے اندر بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۲ مترجم

آپؐ سے متعلق ایک بیعانہ کا ذکر

۲۷۴۷/۳۸ وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عداء بن خالد ہوزہ رضؓ نے ایک تحریر نکالی جس میں لکھا تھا بیعنامہ ہے عداء بن خالد ہوزہؓ کے نام محمدؐ رسول اللہ صلعم کی جانب سے (عداء بن خالد ہوزہؓ نے) محمدؐ رسول اللہ صلعم سے ایک لونڈی خریدی یا ایک غلام جس میں کوئی بیماری نہیں ہے اور نہ کوئی برائی ہے اور اس طرح خریدا جس طرح ایک مسلمان مسلمان سے خریدتا ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

بطریق نیلام بیع جائز ہے

۲۷۴۸/۳۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک ٹاٹ اور پیالہ بیچنے کا ارادہ کیا اور فرمایا یہ ٹاٹ اور پیالہ کون خریدتا ہے ایک شخص نے کہا، میں ایک درہم قیمت پر لیتا ہوں۔ نبی صلعم نے فرمایا۔ ایک درہم سے زیادہ کا کوئی خریدار ہے؟ ایک شخص نے دو درہم آپؐ کو دیئے اور آپؐ نے ان دونوں چیزوں کو اس کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

عیب دار چیز دھوکہ سے بیچنے والے کے لئے وعید

۲۷۴۹/۴۰ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ اَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جو شخص عیب دار چیز کو بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے وہ ہمیشہ غضب الٰہی کا شکار رہتا ہے اور فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

فصل اوّل

پھل دار درخت کی بیع کا مسئلہ

۲۷۵۰/۴۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْاَوَّلَ وَحْدَهُ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص تابیر[۵۱] کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے (خریدار کا نہیں) مگر جب کہ خریدار پھل کی شرط کرے۔ اور جو شخص غلام کو خریدے اور غلام کے پاس مال ہو تو وہ مال بیچنے والے کا ہے

مشروط بیع کا مسئلہ

۲۷۵۱/۴۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهٗ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ وہ اپنے اونٹ پر سفر کر رہے تھے

---

[۵۱] تابیر۔ اس کو کہتے ہیں کہ نر کھجور کے درخت کا پھول مادہ کھجور کے درخت میں رکھ دیتے ہیں۔ اور بہ حکم خدا اس طریقے سے پھل زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲ مترجم

قَدْ اَعْيٰى فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قَالَ فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِبِلَالٍ اِقْضِهٖ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ وَزَادَهٗ قِيْرَاطًا۔

کہ ایک اونٹ تھک گیا۔ پس نبی صلعم جابر رضؓ کے قریب گزرے اور جابر کے اونٹ پر ایک چابک مارا پھر وہ ایسا چلنے لگا کہ پہلے کبھی ایسا نہ چلا تھا پھر نبی صلعم نے فرمایا جابر رضؓ اس اونٹ کو اوقیہ قیمت پر میرے ہاتھ بیچ ڈال۔ میں نے آپ کے ہاتھ اونٹ بیچ دیا اور یہ کہہ دیا کہ میں اس اونٹ پر گھر تک سفر کروں گا۔ پس جب میں مدینہ پہنچا تو اونٹ کو آپؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا آپ نے مجھ کو اس کی قیمت مرحمت فرمائی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت بھی مرحمت فرمائی اور اونٹ بھی واپس فرما دیا (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلعم نے بلال رضؓ کو حکم دیا کہ اونٹنی کی قیمت دیدو اور کچھ زیادہ بھی۔ بلال رضؓ نے قیمت دی اور ایک قیراط زیادہ دیا۔

حق ولاء آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے

۲۷۵۲/۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ بریرہ لونڈی آئی اور مجھ سے کہا کہ میں نے مکاتبت کی تھی نو اوقیہ پر اس شرط کے ساتھ کہ ہر سال ایک اوقیہ دیا کروں گی پس آپ میری مدد کریں۔ عائشہ رضؓ نے کہا کہ اگر تیرا مالک اس کو پسند کرے کہ میں اس کو نو اوقیہ ایک ساتھ دیدوں اور تجھ کو خرید کر آزاد کر دوں تو میں ایسا کروں گی بشرطیکہ حق ولاء مجھ کو حاصل ہو۔ بریرہ اپنے مالک کے پاس گئی۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بریرہ کو دیدیں گے کہ حق ولاء ہم کو حاصل ہوگا۔ رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اس کو خرید لو اور آزاد کر دو۔ پھر لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر آپ نے اوّل خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطیں کرتے ہیں جو کتاب میں نہیں۔ وہ شرط باطل ہے اور خدا کا حکم ہی عمل کرنے کے لائق ہے اور خدا ہی کی شرط مضبوط ہو جاننا چاہیے کہ حق ولاء اس کو حاصل ہوتا ہے جو غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے۔ (بخاری و مسلم)

حق ولاء کو بیچنا یا اس کو ہبہ کرنا ناجائز ہے

۲۷۵۳/۴۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حق ولاء کو فروخت یا ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

جو نقصان کا ذمہ دار ہے وہی نفع کا بھی حقدار ہے

۲۷۵۴/۴۵ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا

حضرت مخلد بن خفاف رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک غلام خریدا جس کی کمائی

لـه ۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے ۱۲ مترجم لـه ۔ اگر آزاد غلام یا لونڈی مر جائے اور اس کا کوئی عصبہ نہ ہو تو اس کا مال آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔ یہی ولاء کہلاتا ہے۔ ۱۲ مترجم

فَاسْتَغَلَّهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيْهِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَرَدَّهُ وَقَضٰى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرُوْحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ مِثْلِ هٰذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰى لِيْ أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِيْ قَضٰى بِهِ عَلَيَّ لَهُ۔
(رواه في شرح السنة)

کو میں اپنے خرچ میں لاتا رہا پھر مجھ کو اس کے عیب پر اطلاع ہوئی اور اس معاملہ کو میں نے عمر بن عبدالعزیز رض کی خدمت میں پیش کیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے غلام کو واپس کر دینے کا حکم دیا اور کہا کہ میں اس کی کمائی بھی واپس کر دوں۔ بس میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا اور واقعہ سے آگاہ کیا۔ انھوں نے کہا میں شام کو عمر بن عبدالعزیز رض کے پاس جاؤنگا اور ان کو بتاؤنگا کہ عائشہ رض نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اسی قسم کے مقدمہ میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ منافع تاوان کے مقابلہ میں ہے (یعنی اگر غلام مر جاتا یا اس میں کوئی اور عیب پیدا ہو جاتا تو بیچنے والے پر اس کا کچھ اثر نہ پڑتا، اسی طرح غلام سے جو نفع ہوا وہ بھی بیچنے والے کو نہ پہنچنا چاہئے) چنانچہ شام کو عروہ، عمر بن عبدالعزیز رض کے پاس گئے اور انھوں نے یہ حکم دیا کہ غلام کی کمائی میں واپس لے لوں (شرح السنۃ)

بائع و مشتری کے نزاع کی صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا

۲۷۵۵/۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب خریدار اور بیچنے والے میں اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کا قول معتبر ہوگا اور خریدار کو بیع کے قائم رکھنے یا فسخ کر دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔ (یعنی بعد قسم کے) (ترمذی) اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب بائع اور مشتری میں اختلاف واقع ہو اور فروخت شدہ چیز بعینہٖ موجود ہو اور فریقین گواہ نہ رکھتے ہوں تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا فریقین بیع کو فسخ کر دیں۔

اقالہ بیع کا مسئلہ

۲۷۵۶/۴۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا۔

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص مسلمان کی بیع کو (جس سے وہ ناخوش ہوا) واپس کر دے (یعنی فسخ کر دے) بخشے گا اللہ اس کے گناہوں کو دن قیامت کے (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور شرح السنۃ میں مصابیح کی روایت سے یہ حدیث شریح شامی سے مرسلاً مروی ہے۔

فصل سوم

ایک سبق آموز واقعہ

۲۷۵۷/۴۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهِ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّيْ إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْأَرْضِ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص نے ایک شخص سے زمین خریدی، خریدنے کے بعد زمین سے ایک گھڑا سونے کا نکلا وہ شخص بیچنے والے کے پاس گیا اور کہا۔ یہ سونا تم لے لو، تم سے صرف زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا۔ بیچنے والے نے کہا میں نے تم کو زمین اور جو کچھ زمین کے اندر ہے فروخت کیا تھا (یہ سونا تمہارا ہی ہے) دونوں نے

فِيْهَا فَتَحَا كَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک شخص کو حکم بنایا (وہ شخص داؤد علیہ السلام تھے) اور اپنا معاملہ پیش کیا۔ حکم نے کہا۔ کیا تمہارے اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرے ہاں لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میرے ہاں لڑکی ہے۔ حکم نے فیصلہ کیا لڑکے کا نکاح لڑکی سے کر دو اور اس سونے کو ان پر خرچ کرو اور خیرات بھی کر دو۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ
بیع سلم[1] اور رہن کا بیان

فصل اول

بیع سلم کی شرائط صحت

۲۷۵۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم مدینہ میں تشریف لائے مدینہ کے لوگ پھلوں میں سال دو سال اور تین سال کی بیع سلم کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص بیع سلم کرے، اس کو چاہیئے کہ معین پیمانہ معین وزن اور معین مدت کے ساتھ کرے (بخاری و مسلم)

ادھار خریدنا اور گروی رکھنا جائز ہے

۲۷۵۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ إِلٰى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ایک مدت معینہ کے وعدہ پر خریدا اور اس کے پاس اپنے لوہے کی زرہ رہن رکھ دی۔ (بخاری و مسلم)

۲۷۶۰ وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے انتقال فرمایا اور آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جَو کے عوض رہن تھی۔ (بخاری)

انتفاع رہن کا مسئلہ

۲۷۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر سواری کا جانور رہن ہو تو اس پر جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے اس کے بدلے میں اس پر سواری کی جائے اور اگر دودھ والا جانور رہن ہو تو اس کے مصارف کے عوض اس کا دودھ پیا جائے اور جو شخص سواری کرے اور دودھ پیئے وہی ان کا خرچ اٹھائے۔ (بخاری)

---

[1] بیع سلم یہ ہو کہ پیشگی روپیہ دے کر جو چیز خریدنی ہو اس کی جنس (تعداد یا نرخ اور مدت ٹھہرائی جاتی) مثلاً کوئی شخص کسی کو سو روپے دے کہ دو مہینے کے بعد مجھ سے سو من گیہوں اس قسم کے لیں گے۔ ہندی میں اس کو بدنی کہتے ہیں۔ بیع سلم کے درست ہونے کی سولہ شرطیں ہیں جن کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔ ۱۲ مترجم

فصل دوم　شئے مرہون راہن کی ملکیت سے باہر نہیں ہوتی

۲۷۶۲ وَعَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا وَرُوِيَ مِثْلُهٗ اَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهٗ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا

سعید بن المسیبؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ چیز کو رہن کر دینے سے رہن کرنے والے کی ملکیت ختم نہیں ہو جاتی۔ راہن اس کے منافع کا حقدار ہے (اور چیز ضائع ہو جائے تو) تو رہن رکھنے والا تاوان کا ذمہ دار۔ اسے شافعی نے مرسلاً روایت کیا اور متصل طور پر بھی اسی جیسی ایک حدیث جو اس حدیث کی مخالف نہیں ہے ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

حقوق شرعیہ میں پیمانہ اور وزن کا اعتبار؟

۲۷۶۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا۔ پیمانے مدینہ کے معتبر ہیں (یعنی حقوق شرعیہ میں) اور وزن مکہ کا معتبر ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

ناپ تول میں کمی کرنے والے کے لئے وعید

۲۷۶۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا۔ تمہارے ہاتھ میں دو ایسے کام ہیں جن کے سبب تم سے پہلی قومیں ہلاک ہوئیں (یعنی کم ناپنے اور کم تولنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ تم ایسا نہ کرنا) (ترمذی)

فصل سوم

بیع سلم کی مبیع کو قبل قبضہ فروخت کرنے کی ممانعت

۲۷۶۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کسی سے بیع سلم کا معاملہ کرے۔ وہ چیز کے قبضہ میں آنے سے پہلے مبیع کو دوسرے کی طرف منتقل نہ کرے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

بَابُ الْاِحْتِكَارِ　گرانی کے خیال سے غلہ روکنے کا بیان

فَصْلُ اَوَّل

احتکار کرنے والا گناہ گار ہے۔

۲۷۶۶ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت معمرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے (گرانی کے خیال سے) غلہ روکا وہ گنہگار ہے۔[۱] (مسلم) اور عنقریب عمرؓ

---

[۱] غلہ کو روکنے اور بند کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک تو یہ کہ فصل میں ارزانی کے وقت غلہ کو بھرے اور گرانی کے وقت فروخت کرے۔ دوسری یہ کہ گرانی کے وقت خرید کر اس خیال سے بھرے کہ جب اور گراں ہوگا تب فروخت کر دے گا۔ پہلی صورت جائز ہے اور دوسری حرام اور احادیث میں اس کی ممانعت ہے۔ ۱۲ مترجم

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ فِي بَابِ الْفَيْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کی حدیث جو بنو النضیر کے اموال کے بارے میں مروی ہے، ہم باب الفیٔ میں إنشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

فصل دوم

احتکار کرنے والے کے لئے وعید

۲۷۶۷ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ تاجر کو (خدا کی جانب سے) رزق دیا جاتا ہے اور غلہ کو (گرانی کے خیال سے) روکنے اور بند رکھنے والا ملعون ہے۔ (ابن ماجہ دارمی)

حاکم اپنی طرف سے نرخ مقرر نہ کرے

۲۷۶۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّي وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں غلہ گراں ہوگیا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہمارے لئے نرخ مقرر فرما دیجئے یعنی تاجروں کو کہدیجئے کہ وہ اس نرخ سے غلہ بیچا کریں آپ نے فرمایا اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے وہی گراں کرنے والا اور ارزاں کرنے والا ہے اور میں تو صرف یہ امید رکھتا ہوں کہ میں خداوند تعالیٰ سے اس حال میں ملوں کہ مجھ پر کسی کے خون یا مال کا مطالبہ نہ ہو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

فصل سوم

غلہ کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کرنیوالوں کے لئے موعظت وعبرت

۲۷۶۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهٖ۔

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص غلہ روک کر مسلمان کے ہاتھ گراں قیمت پر فروخت کرتا ہے خداوند تعالیٰ اس کو جذام اور افلاس میں مبتلا کردے گا۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی۔ رزین)

۲۷۷۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلعم کا ارشاد ہے، جس شخص نے گرانی کے خیال سے غلہ کو چالیس دن بند رکھا اس نے خدا کے عہد کو توڑ ڈالا اور خدا بھی اس سے بیزار ہوگیا۔ (رزین)

۲۷۷۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهٖ)

حضرت معاذؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے غلہ روکنے والا وہ بندہ بُرا ہے کہ خداوند تعالیٰ غلہ کو سستا کردے تو رنجیدہ ہوتا ہے اور گراں کردے تو خوش ہوتا ہے۔ (بیہقی۔ رزین)

۲۷۷۲ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے جس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كَفَّارَةً۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

شخص نے غلہ کو چالیس دن (گرانی کے خیال سے) بند رکھا اور پھر اس غلہ کو خیرات کر دیا تو اس کو اس کا ثواب بالکل کچھ نہ ہوگا۔ (رزین)

بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ　افلاس اور مہلت دینے کا بیان

فصل اول

مفلس ہو جانے والے کے بارے میں ایک مسئلہ

۲۷۴۳　عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مفلس (دیوالیہ) ہو جائے اور وہ شخص (جس نے اس کے ہاتھ کوئی چیز بیچی تھی) اپنی چیز کو درست حالت میں پا لے تو وہی اس کا حقدار ہے۔ یعنی ایک شخص نے کسی کے ہاتھ کوئی چیز بیچی پھر خریدار مفلس ہو گیا اور وہ چیز موجود ہے تو بیچنے والا اس کا زیادہ مستحق ہے دوسرے قرض خواہوں کے مقابلے میں۔ (بخاری و مسلم)

مفلس ہو جانے والے کی مدد کرنے کا حکم۔

۲۷۴۴　وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کے باغ پر جس کے پھل اس نے خرید لئے تھے آفت نازل ہوئی اور اس کو سخت نقصان ہوا اور وہ قرض دار ہو گیا۔ رسول اللہ صلعم نے لوگوں سے فرمایا اس کو صدقہ دو ایسے میں اس کی مدد کرو۔ لوگوں نے صدقہ دیا لیکن اس کی تعداد اتنی نہ ہوئی کہ قرض ادا ہو جاتا۔ پھر رسول اللہ صلعم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو اس کے پاس ہے وہ لے لو اور تم کو بس اتنا ملے گا۔ (مسلم)

وصولیٔ قرض میں درگذر کرنے کا اجر

۲۷۴۵　وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں نبی صلعم کا ارشاد ہے کہ ایک شخص لین دین کرتا تھا اور اپنے کارندوں سے کہہ رکھا تھا کہ جب تم کسی تنگدست کے پاس قرض وصول کرنے جاؤ تو اس سے درگزر کرو شاید خداوند تعالےٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ چنانچہ جب وہ مر گیا تو خداوند تعالےٰ نے اس سے درگزر کی اور اس کے گناہوں کو معاف فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۲۷۴۶　وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوقتادہ رضی کہتے ہیں نبی صلعم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ خداوند تعالےٰ قیامت کی سختیوں سے اس کو بچائے وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اپنا قرض (پورا یا جس قدر ممکن ہو) معاف کر دے۔ (مسلم)

۲۷۷۷ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوقتادہ رضہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنا قرض وصول کرنے میں مفلس کو مہلت دے یا اپنا قرض معاف کر دے تو خداوند تعالیٰ اس کو قیامت کی سختیوں سے بچائے گا۔ (مسلم)

۲۷۷۸ وَعَنْ اَبِي الْيُسْرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو یسر رضہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مفلس کو مہلت دے یا اپنا قرض معاف کر دے (تو قیامت کے دن) خداوند تعالیٰ اس کو اپنے سایے میں جگہ دے گا۔ (مسلم)

خوبی کے ساتھ قرض ادا کرنے والا بہترین شخص ہے

۲۷۷۹ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رُبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو رافع رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا۔ پھر صدقہ کے اونٹ آئے تو ابو رافع رضہ کہتے ہیں آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ایک جوان اونٹ قرض خواہ کو دیدوں۔ میں نے عرض کیا ان اونٹوں میں ایک جوان اونٹ ہے جو اس کے اونٹ سے بہتر اور چوتھے برس میں لگا ہے۔ آپ نے فرمایا وہی اس کو دیدو اس لئے کہ بہتر وہ شخص ہے جو قرض کو خوبی سے ادا کرے۔ (مسلم)

قرض خواہ تقاضا کر سکتا ہے

۲۷۸۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جس سے آپ نے اونٹ قرض لیا تھا، آپ پر تقاضہ کیا اور سختی کے ساتھ تقاضہ کیا۔ صحابہ نے اس کو دھمکانے یا مارنے کے ارادہ سے اٹھے آپ نے فرمایا اس سے کچھ نہ کہو اس لئے کہ حقدار کو کہنے کا حق حاصل ہے پھر فرمایا اونٹ خرید کر اس کو دیدو۔ صحابہ رضہ نے عرض کیا اس کے اونٹ سے بہتر اور عمر میں زیادہ ملتا ہے۔ فرمایا وہی خرید کر دیدو بہتر آدمی وہ ہے جو قرض کو خوبی سے ادا کر دے۔ (بخاری و مسلم)

ادائیگی قرض پر قادر ہونے کے باوجود قرض ادا نہ کرنا ظلم ہے

۲۷۸۱ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مالدار آدمی کا اپنے قرض کو ادا کرنے میں درگزر کرنا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض مال دار آدمی پر اتار دیا جائے تو تم اس کو منظور کر لو۔ (بخاری و مسلم)

قرض خواہ و قرضدار کا تنازعہ ختم کرانا جائز ہے

۲۷۸۲ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ

حضرت کعب بن مالک رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ

حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلعم کے زمانے میں حدرد سے مسجد میں اپنے روپیہ کا تقاضا کیا، دونوں کی گفتگو میں آواز بلند ہوگئی اور رسول اللہ صلعم نے اپنے گھر میں اس آواز کو سنا تو آپؐ باہر آنے کا ارادہ فرمایا اور دروازہ کے پردہ کو ہٹا کر کعب بن مالک کو مخاطب کرکے فرمایا اے کعبؓ! کعبؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ حاضر ہوں۔ آپؐ نے انگلی کے اشارے سے فرمایا۔ آدھا قرض معاف کردو۔ کعبؓ نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے معاف کردیا۔ آپؐ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا۔ جا اور باقی قرض ادا کرو۔ (بخاری و مسلم)

ادائیگی قرض میں تاخیر کرنیوالوں کے لئے ایک عبرت ناک واقعہ

۲۷۸۳/۱۱ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَالُوا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلٰثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلٰثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ صحابہ نے عرض کیا جنازہ کی نماز پڑھ لیجئے۔ آپؐ نے پوچھا اس پر قرض تو نہیں ہے؟ صحابہ نے کہا نہیں آپؐ نے نماز پڑھ لی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا۔ آپؐ نے پوچھا اس پر قرض ہے؟ کہا گیا، ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کچھ چھوڑ مرا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا تین دینار آپؐ نے اس پر بھی نماز پڑھ لی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا۔ آپؐ نے پوچھا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا تین دینار۔ فرمایا کچھ چھوڑ مرا ہے؟ عرض کیا کچھ نہیں۔ فرمایا تم اپنے دوست پر نماز پڑھ لو۔ ابوقتادہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! اس کی نماز پڑھ لیجئے اس کا قرض میں ادا کردوں گا۔ آپؐ نے اس پر نماز پڑھ لی۔ (بخاری)

قرض کو ادا کرنے والے کی نیت صحیح ہو تو اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے

۲۷۸۴/۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص لوگوں سے قرض لے اور اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ قرض خدا اس سے ادا کرا دیتا ہے اور جو شخص اس نیت سے قرض لے کہ اس کو ادا نہ کرے گا تو خدا اس کے مال کو تلف اور ضائع کردیتا ہے۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ حقوق العباد معاف نہیں کرتا

۲۷۸۵/۱۳ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِيلُ۔

حضرت ابوقتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں اور میری حالت یہ ہو کہ میں نے (سختیوں پر) صبر کیا ہو (خدا سے) ثواب کا طالب رہا ہوں لڑائی میں ہمیشہ مقابلہ کیا ہو اور پیچھے ہٹنے کا (کبھی) ارادہ نہ کیا ہو تو کیا خداوند تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کردے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں جب وہ شخص (اپنے سوال کا جواب پاکر) واپس ہوا تو رسول اللہؐ نے اس

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کو پکارا اور فرمایا خدا سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے مگر قرض کو معاف نہیں کرتا۔ جبریلؑ نے مجھ سے یہی کہا ہے۔ (مسلم)

۲۷۸۶/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنُ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے شہید کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ مگر قرض معاف نہیں کیا جائے گا۔ (مسلم)

قرضدار کی نماز جنازہ پڑھنے سے آنحضرت کا اجتناب

۲۷۸۷/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْئَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ قَضَاءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاءُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم کے پاس اس شخص کے جنازے کو لایا جاتا جس پر قرض واجب ہوتا، تو آپ پوچھتے، کیا قرض ادا کرنے کے لئے یہ شخص کچھ چھوڑ مرا ہے؟ اگر بیان کیا جاتا کہ اتنا مال چھوڑ مرا ہے جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے تو اس کے جنازے پر آپ نماز پڑھ لیتے اور اگر اتنا مال نہ بتایا جاتا تو آپ صحابہ رضہ سے فرمادیتے تم اپنے دوست کے جنازے پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب خدا تعالیٰ نے فتوحات بخشیں اور کشادگی نصیب ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا، میں مسلمانوں کے لئے ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں۔ پس جو شخص مسلمانوں میں سے مرجائے اور اس پر قرض ہو تو اس کے قرض کو ادا کرنے میں میرا ذمہ ہے اور جو مال وہ چھوڑ مرے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

دیوالیہ کا حکم

۲۷۸۸/۱۶ عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ قَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَيْنِهٖ۔ (رَوَاہُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابی خلدۃ زرقی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضہ کے پاس ایک شخص کا مقدمہ لائے جو مفلس ہو گیا تھا (اور اس کے پاس لوگوں کی وہ چیزیں تھیں جن کو اس نے ان سے خرید کیا تھا) ابوہریرہ رضہ نے کہا یہ معاملہ بالکل اس شخص کا سا ہے جس کا فیصلہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا کہ جو شخص مرجائے یا مفلس ہو جائے تو جس کا مال اس کے پاس ہے وہی اس کے حقدار ہیں جب کہ وہ بالکل محفوظ ہو۔ (شافعی۔ ابن ماجہ)

قرضدار کی روح قرض کی ادائیگی تک معلق رہتی ہے۔

۲۷۸۹/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ۔ (رَوَاہُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مومن کی روح قرض کے سبب معلق رہتی ہے (یعنی جنت میں داخل نہیں کی جاتی) جب تک اس کا قرض ادا نہ ہو جائے۔ (شافعی۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۷۹۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّیْنِ مَاسُوْرٌ بِدَیْنِہٖ یَشْکُوْ اِلٰی رَبِّہِ الْوَحْدَۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا کَانَ یَدَّانُ فَاَتٰی غُرَمَاءُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ دَیْنِہٖ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِیًّا وَکَانَ لَا یُمْسِکُ شَیْئًا فَلَمْ یَزَلْ یَدَّانُ حَتّٰی اَغْرَقَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِی الدَّیْنِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَہٗ لِیُکَلِّمَ غُرَمَاءَہٗ فَلَوْ تَرَکُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَکُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُمْ مَالَہٗ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ۔ (رَوَاہُ سَعِیْدٌ فِیْ سُنَنِہٖ مُرْسَلًا)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قرض دار محبوس ہوگا قرض کی بدولت اور شکایت کرے گا قیامت کے دن اپنی تنہائی کی (شرح السنۃ) اور نقل کیا ہے کہ معاذ قرض لیا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ان کے قرض خواہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (یعنی قرض کا مطالبہ کرنے کے لئے) نبی صلعم نے معاذ کا سارا سامان قرض میں بیچ ڈالا اور معاذ مفلس ہوگئے (مصابیح) اور عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ معاذ رضؓ ایک جوان اور سخی آدمی تھے اور کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھتے تھے (یعنی دوسروں کو دے دیا کرتے تھے) اور اس وجہ سے ہمیشہ قرض لیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کا سارا مال قرض میں غرق ہوگیا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ ان کے قرض خواہوں سے گفتگو کریں (یعنی قرض معاف کردینے کی بابت یا کچھ چھوڑ دینے کی بابت) آپ نے قرض خواہوں سے گفتگو کی۔ انھوں نے کہا اگر ہم کسی کا قرض معاف کرتے تو رسول اللہ صلعم کی وجہ سے معاذ رضؓ کا قرض ضرور معاف کردیتے (یعنی انھوں نے قرض کو معاف کرنے سے انکار کردیا) پس رسول اللہ صلعم نے معاذ رضؓ کا سارا سامان قرض خواہوں کا قرض چکانے کے لئے بیچ ڈالا اور معاذ رضؓ کے پاس کچھ باقی نہ رہا۔ (سعید مرسلاً)

بلا عذر قرض ادا کرنے میں مستطیع شخص قابل ملامت ہے

۲۷۹۱ وَعَنِ الشَّرِیْدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عِرْضَہٗ وَعُقُوْبَتَہٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ یُحِلُّ عِرْضَہٗ یُغَلَّظُ لَہٗ وَعُقُوْبَتَہٗ یُحْبَسُ لَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت شریدؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مالدار آدمی کا اپنے قرض کو ادا کرنے میں دیر کرنا اس کی بے آبروئی اور سزا کو جائز کردیتا ہے۔ ابن مبارک نے بیان کیا ہے کہ بے آبروئی سے مراد اس کو سخت و سست کہنا ہے اور سزا سے مراد قید کرانا ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

قرض ادا نہ کرنے والے کی نماز جنازہ سے آپؐ کا انکار

۲۷۹۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْھَا فَقَالَ ھَلْ عَلٰی صَاحِبِکُمْ دَیْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ھَلْ تَرَکَ لَہٗ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیَّ دَیْنُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَعْنَاہُ وَقَالَ لِعَلِیٍّ فَکَّ اللّٰہُ

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے پاس نماز پڑھانے کے لئے ایک جنازہ لایا گیا۔ آپؐ نے پوچھا۔ کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، ہاں، پوچھا کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جس سے قرض ادا ہو جائے؟ لوگوں نے کہا، نہیں فرمایا تم ہی اپنے دوست کے جنازے پر نماز پڑھو۔ علی بن ابی طالبؓ عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس کا قرض ادا کرنا میرے ذمہ ہے تو آپ نے اس کی نماز پڑھادی۔ ایک اور روایت میں

رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

اس کے ہم معنی الفاظ ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ حضرت علی رضؓ کا قول سن کر آپ نے فرمایا، آزاد کیا یا آزاد کرے تجھ کو خداوند تعالےٰ دوزخ کی آگ سے جس طرح تو نے اپنے مسلمان بھائی کو قرض سے سُبکدوش کیا۔ پھر فرمایا جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کا قرض ادا کرے گا، اللہ تعالےٰ اس کو قیامت کے دن (کی سختیوں سے بچائے گا۔ (شرح السنۃ)

قرض کے بوجھ سے ہلکا ہو کر مرنے والے کے لئے بشارت

۲۴۹۳ / ۲۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص وفات پائے اور غرور و تکبر خیانت و تکبر قرض سے پاک ہو، خدائے تعالےٰ نے اس کو جنت میں داخل فرمایا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

بالکل مفلسی کی حالت میں قرض دار کا مرنا ایک بڑا گناہ ہے

۲۴۹۴ / ۲۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو موسیٰ رضؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خداوند تعالےٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے خداوند تعالےٰ نے منع فرمایا ہے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ اس حال میں خدا سے جا کر ملے کہ اس پر قرض ہو اور اس نے اتنا مال نہ چھوڑا ہو جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حرام چیزوں پر صلح ناجائز ہے

۲۴۹۵ / ۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ شُرُوطِهِمْ -

حضرت عمرو بن عوف رضؓ مزنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے مگر وہ صلح جائز نہیں جو حلال چیز کو حرام اور حرام چیز کو حلال کر دینے کی موجب ہو (مثلاً اس پر صلح کرے کہ میں اپنی بیوی سے جماع نہ کروں گا۔ یا اس پر صلح کرے کہ میں شراب پیوں گا) اور جو شرطیں مسلمانوں سے صلح وغیرہ میں کی ہیں ان کی پابندی ان پر واجب ہے مگر ان شرائط کی پابندی لازم نہیں جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دینے والی ہوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد) (ابوداؤد کی حدیث صرف لفظ " شُرُوطِهِمْ " تک ہے)

فصل سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پائجامہ خریدنا

۲۴۹۶ / ۲۴ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ

حضرت سوید بن قیس رضؓ کہتے ہیں کہ میں اور مخرفہ عبدی مقام ہجر سے بیچنے کے لئے کپڑا خرید کر لائے۔ پھر وہ کپڑا لائے کہ ہم مکہ میں آئے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدل ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پائجامہ کا سودا کیا ہم نے پائجامہ آپ کے ہاتھ

بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَأَرْجِحْ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بیچ دیا اس پر ایک شخص مزدوری پر سکوں یا چاندی سونے کو تول رہا تھا۔ رسول اللہ صلعم نے اِس سے منع فرمایا۔ تو اس قیمت کا مال تول دے اور کسی قدر زیادہ تول۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قرض کی واپسی میں غیر مشروط زیادتی جائز ہے

۲۷۹۷
۲۵
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم پر میرا کچھ قرض تھا۔ آپ نے مجھ کو میرا قرض ادا کر دیا اور کچھ زیادہ دیا۔ (ابوداؤد)

ادائیگی قرض کا جلدی انتظام کرنا

۲۷۹۸
۲۶
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن ابی ربیعہ رض کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار (درہم) قرض لئے پھر آپ کے پاس مال آیا اور آپ نے میرا قرض ادا کر دیا اور فرمایا خداوند تعالےٰ تیرے اہل وعیال میں برکت دے۔ قرض کا بدلہ یہی ہے کہ خدا کا شکر ادا کیا جائے اس کی تعریف کی جائے اور قرض ادا کر دیا جائے۔ (نسائی)

مہلت دینے والے کو ثواب ملتا ہے

۲۷۹۹
۲۷
وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ أَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عمران رض بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس شخص کا کسی پر قرضہ ہو اور وہ اس کی وصولی میں تاخیر کرے (یعنی مہلت دے) تو مہلت کا ہر دن صدقہ ہوگا۔ (احمد)

دین میراث پر مقدم ہے

۲۸۰۰
۲۸
وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَطْوَلِ قَالَ مَاتَ أَخِيْ وَتَرَكَ ثَلٰثَ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَتَرَكَ وُلْدًا صِغَارًا فَأَرَدْتُ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهِ فَاقْضِ عَنْهُ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ إِلَّا امْرَأَةٌ تَدَّعِيْ دِيْنَارَيْنِ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ أَعْطِهَا فَإِنَّهَا صَادِقَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت سعد بن اطول رض کہتے ہیں کہ میرے بھائی کا انتقال ہوا اور تین سو دینار اس نے چھوڑے اور ایک بچہ۔ میں نے چاہا کہ اس رقم کو بچہ پر خرچ کروں۔ رسول اللہ صلعم نے (میرے ارادہ کو معلوم کرکے) فرمایا۔ تیرا بھائی قرض کے سبب محبوس ہے (یعنی خدا کے ہاں) تو اس کا قرض ادا کر دے۔ چنانچہ میں نے جاکر سارا قرض ادا کر دیا اور پھر حاضر ہوکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے سارا قرض ادا کر دیا صرف ایک عورت باقی رہ گئی ہے جو دو دینار قرض بتاتی ہے لیکن اس کا گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا، دو دینار اس کو دے دو، وہ سچی ہے۔ (احمد)

بار بار کی شہادت بھی قرض کا کفارہ نہیں کرسکتی

۲۸۰۱
۲۹
وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ

محمد بن عبد اللہ بن جحش رض کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد کے قریب

كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوَهٗ)

اس صحن میں بیٹھے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے رسول اللہ صلعم نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر نظر نیچی کرلی اور اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر فرمایا پاک ہے اللہ پاک ہے اللہ۔ کس قدر سختی نازل ہوئی ہے راوی کا بیان ہے کہ ہم ایک دن اور ایک رات خاموش رہے اور سوائے بھلائی کے ہمیں اور کوئی چیز نظر نہ آئی یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ محمد راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا۔ وہ کیا سختی ہے جو نازل ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ سختی قرض کی بابت ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر کوئی شخص خدا کی راہ میں مارا جائے اور پھر زندہ ہو اور پھر راہِ خدا میں مارا جائے اور پھر زندہ ہو اور پھر خدا کی راہ میں مارا جائے اور پھر زندہ ہو اور اس پر قرض ہو تو وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ (احمد و شرح السنہ)

بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْوَكَالَةِ　　شرکت اور وکالت کا بیان

فصل اوّل

عقود میں شرکت جائز ہے

۲۸۰۲ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

زہرہ بن معبد کہتے ہیں کہ ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضؓ ان کو بازار میں لے جاتے اور غلہ خریدا کرتے تھے۔ وہاں ان سے ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ ملتے اور کہتے ہم کو بھی شریک کرلو۔ اس لئے کہ نبی صلعم نے تمہارے لئے برکت کی دعا کی ہے۔ اور وہ ان کو بھی شریک کرلیتے اور میرے دادا کو اتنا فائدہ ہوتا کہ وہ اونٹ بھر بھر کر گھر کو لے جاتے۔ زہرہ کا بیان ہے کہ میرے دادا عبداللہ بن ہشام کو ان کی ماں نبی صلعم کے پاس لے گئیں تھیں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی۔ (بخاری)

انصار کے مال میں مہاجرین کی شرکت

۲۸۰۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْسِمْ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو) انصار نے نبی صلعم سے عرض کیا کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں

بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا. تَكْفُونَنَا الْمَؤُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(مہاجرین) کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیجئے آپ نے فرمایا میں درخت تقسیم نہیں کرتا۔ تم اتنا کرو کہ مہاجرین کی مدد کے طور پر محبت و شفقت گوارا کر لو (یعنی درختوں کی دیکھ بھال اور پانی وغیرہ دیتے رہو) اور ہم پیداوار میں تمہارے شریک رہیں گے۔ انصار نے اس کو قبول کر لیا۔ (بخاری)

معاملات میں وکیل بنانا جائز ہے

۲۸۰۴ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي جَعْدٍ الْبَارِقِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عروہ بن ابی جعد بارقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو ایک دینار بکری خریدنے کے لئے دیا۔ انھوں نے آپ کے لئے ایک دینار میں دو بکریاں خریدیں۔ پھر ایک بکری کو ایک دینار کے عوض بیچ دیا۔ اور ایک بکری اور ایک دینار رسول اللہ صلعم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلعم نے ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعا کی۔ پھر اگر وہ مٹی بھی خریدتے تھے تو اس میں نفع ہوتا تھا۔ (بخاری)

فصل دوم

امانت دار شرکاء کا اللہ تعالے محافظ رہتا ہے

۲۸۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ رَزِينٌ وَجَاءَ الشَّيْطَانُ)

حضرت ابوہریرہ رض مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ خداوند تعالے فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں کے درمیان تیسرا ہوں (یعنی دو شریکوں کے ساتھ ہوں ان کے مال کی حفاظت اور مدد کے لئے) جب تک وہ ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتے۔ اور جب وہ خیانت اور بد دیانتی کرنے لگتے ہیں تو میں ان سے جدا ہو جاتا ہوں (ابو داؤد۔ رزین) اور آخر میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں اور شیطان ان میں شامل ہو جاتا ہے۔

خائن سے انتقام کا جذبہ تمہیں خیانت پر نہ اکسادے

۲۸۰۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے تجھ کو امین بنایا ہے اس کی امانت کو ادا کر اور جو شخص تجھ سے خیانت کرے تو اس کے ساتھ خیانت نہ کر۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ دارمی)

آنحضرت صلعم کا وکیل

۲۸۰۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ

حضرت جابر رض کہتے ہیں میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا (یعنی اجازت حاصل کرنے کے لئے) میں نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا۔ میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم خیبر میں میرے وکیل سے ملو تو پندرہ وسق کھجوریں لیتے آنا اور وہ تجھ سے نشانی مانگے تو

عَلٰی تَرْقُوَتِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اس کے حلق پر ہاتھ رکھ دینا (یہ نشانی نبی صلعم کی وکیل کو بتادے گی)۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

شرکت مضاربت میں خیر و بھلائی ہے

۲۸۰۸ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ اَلْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَّالْمُقَارَضَةُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت صہیبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تین چیزوں میں برکت ہوتی ہے (۱) وعدہ پر مال کا بیچنا (یعنی مال کو ایک وقتِ معیّن کے وعدہ پر بیچے (۲) مضاربتؔ (۳) گیہوں میں جو ملا لینا گھر کے خرچ کے لئے، بیچنے کے لئے نہیں۔ (ابن ماجہ)

ایک واقعہ

۲۸۰۹ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهٖ اُضْحِيَّةً فَاشْتَرٰى كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَّبَاعَهُ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّيْنَارِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَا لَهُ اَنْ يُّبَارَكَ لَهُ فِيْ تِجَارَتِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ان کو ایک دینار قربانی کا جانور خریدنے کے لئے دیا۔ انھوں نے ایک مینڈھا یا دنبہ ایک دینار کو خریدا اور دو دینار میں بیچ ڈالا۔ پھر ایک جانور ایک دینار میں خرید کیا اور اس کو مع اس دینار کے جو نفع میں حاصل ہوا تھا لے کر نبی صلعم کے پاس حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلعم نے وہ دینار صدقہ کر دیا اور حکیم بن حزام کے لئے یہ دعا کی کہ "خدا تعالےٰ ان کی تجارت میں برکت عطا فرمائے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

بَابُ الْغَصَبِ وَالْعَارِيَةِ　　غصب اور عاریت کا بیان

فصل اوّل

غصب کرنے والے کی سزا

۲۸۱۰ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعید بن زید رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص ایک بالشت بھر زمین ظلم سے حاصل کرے گا اس زمین کے ٹکڑے کے ساتوں طبقے قیامت کے دن اس کی گردن میں طوق کے طور پر پہنائے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

کسی کے جانور کا دودھ مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہو

۲۸۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی شخص کسی جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ کیا تم میں کوئی شخص اس بات کو پسند کرے

لہ مضاربت وہ تجارت ہے جس میں مال ایک شخص کا ہو اور دوسرا محنت و مشقت کے ساتھ اس میں شریک ہو اور منافع معیّن کر کے باہم تقسیم کر لیا جائے ۱۲ مترجم

تُؤْتٰی مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرُ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلُ طَعَامَهٗ وَ اِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گا کہ کوئی شخص اس کے گودام کا قفل توڑ ڈالے اور اس کا غلہ لے جائے۔ اسی طرح جانور کے تھن اس شخص کا گودام ہے جن میں اس کا غلّہ (دودھ) بھرا ہوا ہے (مسلم)

ایک واقعہ

۲۸۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰی اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰی اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی (حضرت عائشہ رض) کے گھر میں تھے کہ کسی اور بیوی نے ایک رکابی میں کھانا بھیجا۔ نبی صلعم کی اس بیوی نے جن کے ہاں آپ اس وقت تھے رکابی میں ہاتھ مارا۔ رکابی گر کر ٹوٹ گئی۔ نبی صلعم نے رکابی کے ٹکڑے اٹھائے اور پھر وہ کھانا جو رکابی میں تھا اکٹھا کر کے ان ٹکڑوں میں رکھا اور لونڈی سے جو کھانا لائی تھی فرمایا تمہاری ماں نے غیرت کی (یعنی رشک کیا) پھر لونڈی بیٹھ گئی حتیٰ کہ اس کو گھر میں سے جہاں آپ تشریف فرما تھے، سالم رکابی لا کر دی گئی اور لوٹی ہوئی رکابی رکھ لی۔ (بخاری)

کسی مسلمان کا مال لوٹنا حرام ہے

۲۸۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ رض بن یزید کو نبی صلعم نے فرمایا لوٹنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا (مثلہ ناک کان کاٹنے کو کہتے ہیں) (بخاری)

حاجیوں کا سامان چرانے والے کا عبرتناک حشر

۲۸۱۴/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ صَلٰوتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ تُصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰی رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰی رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے زمانے میں جس روز کہ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رض کی وفات ہوئی سورج گرہن ہوا۔ آپ نے لوگوں کو دو رکعت نماز چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھائی۔ اتنے میں سورج روشن ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اور جس چیز سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ آج میں نے اپنی اس نماز میں دیکھ لی میرے سامنے دوزخ کو لایا گیا یہ اس وقت جب کہ تم نے مجھ کو پیچھے ہٹتے دیکھا ہوگا۔ میں دوزخ کی گرمی کے ڈر سے پیچھے ہٹ گیا تھا میں نے اس میں ایک شخص کو دیکھا جس کے پاس سر اُمڑی ہوئی لکڑی تھی۔ وہ اپنی انتڑیوں کو کھینچ رہا تھا۔ یہ شخص (جس کا نام عمرو بن لحی تھا) حاجیوں کی چیزیں اپنی مڑی ہوئی لاٹھی سے چرایا کرتا تھا (یعنی چلتے چلتے اپنی لاٹھی میں کسی کی چیز الجھا لیتا تھا) اور معلوم ہو جاتا تو کہہ دیتا میری لاٹھی میں الجھ گئی ہوگی اور معلوم نہ ہوتا تو لے جاتا۔ اور میں نے اس بلی والی عورت کو دیکھا جس نے

وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنی بلی کو باندھ رکھا تھا۔ نہ تو اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ کھولتی تھی کہ چوہے وغیرہ کھالے یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ پھر میرے سامنے جنت لائی گئی اور یہ اس وقت جب کہ تم نے مجھ کو آگے بڑھتے دیکھا ہوگا۔ پھر میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوگیا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تاکہ میں جنت کا ایک پھل توڑلوں، تاکہ تم اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو لیکن پھر میں نے اس کو مناسب نہ سمجھا اس لئے کہ پھر ایمان بالغیب باقی نہ رہتا۔ (مسلم)

جانور کا عاریۃً مانگ لینا جائز ہے

۲۸۱۵ (۶) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ایک دفعہ اس خیال سے کہ کفار کا لشکر قریب آگیا ہے مدینہ میں اضطراب پیدا ہوگیا۔ نبی صلعم نے حضرت ابوطلحہؓ سے گھوڑا مانگا جس کو مندوب کہا جاتا تھا (یعنی سست قدم) اور آپ اس پر سوار ہوکر چلے گئے اور پھر واپس آکر فرمایا خوف کی کوئی بات نہیں ہے اور ہم نے تو اس گھوڑے کو تیز رفتار پایا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بنجر زمین آباد کرنے والا اس زمین کا مالک ہے

۲۸۱۶ (۷) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت سعیدؓ بن زید کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص مردہ زمین (بنجر) کو زندہ کرے (یعنی کاشت کے قابل بنائے یا آباد کرے) وہ اسی کی ہے اور ظالم کی اولاد کا کوئی حق نہیں ہے (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ امام مالکؒ نے اسے عروہ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

کسی دوسرے کا مال بغیر اجازت حلال نہیں ہوتا

۲۸۱۷ (۸) وَعَنْ اَبِيْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى)

ابی حرہؓ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا۔ کسی کا مال اس کی اجازت و خوشی کے بغیر نہ لینا۔ (بیہقی و دارقطنی)

کسی کا مال لوٹنے والا اسلامی برادری کا فرد بننے کے قابل نہیں

۲۸۱۸ (۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا کہ (اسلام میں) نہ تو جلب ہے نہ جنب[1] اور نہ شغار[2] اور جو شخص ان کا مال

---

[1] جلب اور جنب گھوڑ دوڑ میں بھی ہوتی ہے اور صدقہ میں بھی ہوتی ہے۔ گھوڑ دوڑ کی یہ جلب ہے کہ گھوڑا دوڑانے والا ایک شخص کو اپنے پیچھے گھوڑا ہانکنے اور مارنے کے لئے بٹھالے اور گھوڑ دوڑ کی جنب یہ ہے کہ دوڑنے والے گھوڑے کے ساتھ ایک اور گھوڑا رہے جب دوڑنے والا تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہوکر آگے نکل جائے اور صدقہ کی جلب و جنب یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ایک جگہ ٹھہرے اور جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو بلاکر ان سے زکوٰۃ وصول کرے اور جنب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا اپنے مکان سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا جائے اور زکوٰۃ لینے والے سے کہے

... وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

لوٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)

کسی کی کوئی چیز ہنسی مذاق میں لے کر ہڑپ نہ کر جاؤ

۲۸۱۹ [۱۰] وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذْ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ جَادًّا)

حضرت سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا نبی صلعم نے تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی ہنسی مذاق میں اس خیال سے نہ لے کہ وہ اس کو رکھ لے گا پس جو شخص اپنے بھائی سے لاٹھی لے تو وہ اس کو واپس کر دے۔ (ترمذی و ابوداؤد۔ ترمذی نے اسے صرف لفظ جَادًّا تک روایت کیا ہے)

اپنا چوری کا مال جس کے پاس دیکھو اس سے لے لو

۲۸۲۰ [۱۱] وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنا (غصب کیا ہوا یا چرایا ہوا یا گم شدہ) مال کسی شخص کے پاس دیکھے وہ اس کے پانے کا زیادہ مستحق ہے اور جو شخص کسی سے اس کو خریدے اور مالک اس سے واپس نہ لے تو وہ بیچنے والے کا پیچھا کرے اور اس سے اپنی قیمت وصول کرلے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

جس سے کوئی چیز لو اس کو واپس کر دو

۲۸۲۱ [۱۲] وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کسی سے کوئی چیز چھین کر یا چرا کر یا مانگنے کے طور پر لے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے مالک کو پہنچائے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

کسی کے باغ وغیرہ کو نقصان پہنچانے کا مسئلہ

۲۸۲۲ [۱۳] وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى أَهْلِهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حرام بن سعد بن محیصہ کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضؓ کی اونٹنی باغ میں گھس گئی اور باغ کو خراب کر دیا۔ اس مقدمہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا کہ دن میں باغ کی حفاظت باغ والوں پر ہے اور جو مویشی رات کے وقت باغوں کو خراب کریں ان کا تاوان مویشی کے مالکوں پر ہے۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۸۲۳ [۱۴] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے پاؤں کا کچلا ہوا معاف ہے اور آگ کا جلایا ہوا معاف ہے (یعنی جانوروں کے پاؤں سے کچھ کچلا گیا اور مالک ساتھ نہیں ہے تو اس کا تاوان نہ ہوگا اسی

کہ وہ آکر زکوٰۃ وصول کرلے ۱۲ مترجم

۵۲ شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کسی کے ساتھ اس شرط سے کرے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور مہر کچھ نہیں بلکہ یہ شرط ہی مہر ہو۔ ۱۲ مترجم

طرح کسی نے آگ جلائی اور چنگاری اڑ کر کہیں جا پڑی اور نقصان[1] ہوگیا تب بھی تاوان نہیں ہے بشرطیکہ تیز ہوا نہ ہو اور آگ جلانیوالے کا ارادہ فاسد نہ ہو۔ (ابوداؤد)

حالت اضطرار میں دوسرے کے جانور کا دودھ پینے کی اجازت ہے۔

۲۸۲۴/۱۵ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَهُ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حسنؒ حضرت سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص مواشی کو پائے اگر ان کا مالک ساتھ ہو تو اس سے اجازت لے کر دودھ دوھکر پی لے اور اگر مالک ساتھ نہ ہو (اور بھوک سے بُرا حال ہو) تو تین مرتبہ بلند آواز سے پکارے اگر کوئی جواب دے تو اس سے دودھ دُوھکر پینے کی اجازت حاصل کرلے اور کوئی جواب نہ دے تو دودھ دُوہ لے اور (بقدر ضرورت) پی لے اور دودھ کو لے نہ جائے۔ (ابوداؤد)

دوسرے کے باغ کا پھل مالک کی اجازت کے بغیر کھانے کا مسئلہ

۲۸۲۵/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص (بھوکا ہو اور) باغ میں جائے تو (بقدر ضرورت) کھالے۔ جھولی میں بھر کر نہ لے جائے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

مستعار لی ہوئی چیز امانت کے حکم میں ہے

۲۸۲۶/۱۷ وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت امیہ بن صفوانؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حُنین کی جنگ میں نبی صلعم نے ان سے چند زرہیں مستعار لیں انھوں نے پوچھا اے محمد صلعم! کیا غصب کے طریقہ پر یہ زرہیں لے رہے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں عاریت کے طور پر جن کو واپس کردیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

مستعار چیز کو واپس کردینا واجب ہے

۲۸۲۷/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے مستعار چیز کو واپس دینا واجب ہے اور منحہ کا واپس کرنا بھی ضروری ہے اور قرض کو ادا کیا جائے اور ضامن کو ضمانت ادا کرنا واجب ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

درخت سے گرے ہوئے پھل اٹھانے کا مسئلہ

۲۸۲۸/۱۹ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِيْ

حضرت رافع بن عمرو غفاریؓ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور انصار کے کھجور کے درختوں پر پتھر پھینکا کرتا تھا۔ انصار مجھ کو پکڑ کر نبی صلعم کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے پوچھا، لڑکے تو

---

[1] "منحہ" اس جانور، درخت یا زمین کو کہتے ہیں جو دودھ پینے، پھل کھانے اور چرانے کے لئے عاریتاً دے دی جائے، ان چیزوں کا نفع اٹھانے کے بعد واپس کرنا واجب ہے۔ ۱۲ مترجم

النَّخْلَ قُلْتُ اٰكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ اَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ بَابِ اللُّقَطَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پتھر کیوں پھینکتا ہے؟ میں نے کہا میں پتھر سے کھجوریں گرا کر کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پتھر نہ پھینک جو نیچے گرا پڑا ہو اس کو کھا لے پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ اے اللہ! تو اس کا پیٹ بھر دے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) باب لقطہ میں عمرو بن شعیب کی حدیث انشاء اللہ بیان کی جائیگی۔

فصل سوم

زمین غصب کرنے کی سزا

۲۸۲۹ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص زمین میں سے ناحق کچھ لے اس کو قیامت کے دن دھنسایا جائے گا زمین کے ساتویں طبقہ تک۔ (بخاری)

۲۸۳۰ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت یعلےٰ بن مُرہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ جو شخص ناحق کسی کی زمین پر قبضہ کر لے قیامت کے دن اس کو حکم دیا جائے گا کہ اس زمین کی مٹی اپنے سر پر اٹھائے۔ (احمد)

۲۸۳۱ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص بالشت بھر زمین بھی ظلم کر کے لے گا۔ خداوند تعالےٰ اس کو حکم دے گا، یہ کہ کھودے وہ اس زمین کو ساتویں طبقہ تک۔ پھر وہ زمین طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالی جائے گی اور وہ قیامت تک اسی حال پر رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کے معاملات کا فیصلہ ہو۔ (احمد)

بَابُ الشُّفْعَةِ — شفعہ کا بیان

فصل اوّل

حق شفعہ صرف شریک کو حاصل ہوتا ہے یا ہمسایہ کو بھی؟

۲۸۳۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے ہر اس چیز میں جو شرکاء کے درمیان تقسیم نہ ہوگئی ہو شفعہ کا حکم دیا ہے لیکن جب حدود مقرر ہو جائیں (یعنی مشترک زمین تقسیم کر لی جائے) اور ہر ایک حصہ کا راستہ جدا ہو جائے پھر شفعہ باقی نہیں رہتا۔ (بخاری)

حق شفعہ صرف زمین اور مکان کے ساتھ مخصوص ہے

۲۸۳۳ وَعَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مشترک زمین میں جو تقسیم نہ کی گئی ہو، شفعہ کا حکم دیا ہے خواہ گھر ہو یا باغ ہو اور فرمایا ہے کہ دونوں شریکوں میں سے کسی شریک کو اپنا حصہ بیچنے کا حق حاصل نہیں ہے جب تک اپنے دوسرے شریک سے خواہ اجازت حاصل کرلے خواہ دوسرا شریک خود خریدلے خواہ دوسرے کے ہاتھ بیچنے کی اجازت دیدے۔ اور اگر کسی شریک نے دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالا تو اس کا شریک ہی اس کے خریدنے کا حق دار ہے۔ (مسلم)

ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہونے کی دلیل

۲۸۳۴ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو رافع رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ہمسایہ قریب ہونے کے سبب شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ (بخاری)

ہمسائے کا حق

۲۸۳۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی شخص اپنے ہمسایے کی دیوار میں لکڑی (کھونٹی) گاڑنے سے منع نہ کرے۔ (بخاری)

راستہ کے سلسلہ میں ایک ہدایت

۲۸۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم میں سے راستے کے بابت اختلاف ہو تو راستہ کا عرض (چوڑائی) سات ہاتھ رکھو۔ (مسلم)

فصل دوم

غیر منقولہ جایداد کو بلا ضرورت بیچنا مناسب نہیں

۲۸۳۷ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهٗ فِيْ مِثْلِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سعید بن حریث رضہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص تم سے مکان یا زمین کو بیچے، مناسب ہے کہ اس کی قیمت میں برکت نہ دی جائے مگر جب کہ وہ قیمت مکان یا زمین ہی کی خریداری پر صرف ہو یعنی مکان زمین چونکہ غیر منقولہ اور محفوظ چیزیں ہیں اس لئے ان کو بیچ کر منقولہ چیز میں روپیہ صرف کردینا بہت بُرا ہے اس لئے بغیر کسی شدید ضرورت کے ان چیزوں کو نہ بیچے اور بیچے تو پھر اس روپے سے مکان یا زمین ہی خریدے۔ (ابن ماجہ۔ دارمی)

ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہوتا ہے

۲۸۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی)

نے ہمسایہ شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے اور یہ استحقاق اس وقت حاصل ہوگا جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

شفعہ کا تعلق ہر غیر منقول جائیداد سے ہے

۲۸۳۸/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ، شریک (اس زمین میں جو فروخت کی جائے) شفعہ کا حق رکھتا ہے۔ اور شفعہ ہر چیز پر ہے۔ (ترمذی۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے مرسلاً بھی مروی ہے اور یہی صحیح ہے)

بیری کا درخت کاٹنے پر وعید

۲۸۳۹/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ، وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ، يَعْنِيْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِيْ فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ وَالْبَهَائِمُ غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ۔)

حضرت عبد اللہ بن حُبشی رضؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیری کا درخت کاٹے[1] گا خدائے تعالیٰ اس کو سر کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔ (ابوداؤد۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مختصر ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جو شخص جنگل کی کسی ایسی بیری کو کاٹے گا جس کے سایہ میں مسافر اور جانور پناہ حاصل کرتے ہیں اور ناحق و زبردستی کاٹے گا اس کو سر کے بل دوزخ میں ڈالا جائے گا۔)

فصل سوم

ہر غیر منقول جائیداد میں شفعہ ہے خواہ تقسیم ہو سکتی ہو یا ناقابل تقسیم ہو

۲۸۴۰/۱۰ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِي الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِيْ بِئْرٍ وَلَا فَحْلِ النَّخْلِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عثمان بن عفانؓ فرماتے ہیں کہ جب (مشترک) زمین میں حدیں قائم ہو جائیں (یعنی دونوں شریک زمین کو تقسیم کرلیں) تو شفعہ باقی نہیں رہتا۔ اور کنویں اور نر کھجور کے درخت میں شفعہ نہیں ہے۔ (مالک)

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ مساقاۃ اور مزارعت کا بیان

فصل اول

خیبر کی زمین کا بندوبست

۲۸۴۱/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی کھجوروں کے درخت اور زمین خیبر کے یہود کو اس شرط

[1] بیری کاٹنے سے مراد حرم مکہ اور حرم مدینہ کی بیری ہے یا وہ بیری جو کسی کی ملکیت میں ہو اور کوئی زبردستی یا ظلماً اس کو کاٹ ڈالے عام بیری کا درخت مقصود نہیں ہے۔ ۱۲ مترجم

وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِىْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔)

پر اٹھا دی تھی کہ وہ کام کریں اور روپیہ لگائیں اور رسُولُ اللہ صلعم پیداوار میں سے آدھا لے لیں گے۔ (ابوداؤد) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے خیبر کے یہود کو خیبر کی زمین اور کھجور کے درخت اِس شرط پر دے دیئے تھے کہ وہ محنت کریں اور کاشتکاری کریں اور جو کچھ پیداوار ہو اس کا آدھا وہ لے لیں۔

مخابرت کی مخالفت

۲۸۴۲ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم مخابرہ[1] کیا کرتے تھے اور اس کو بُرا نہ جانتے تھے یہاں تک کہ ایک روز رافع بن خدیج نے کہا کہ نبی صلعم نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔ پھر ہم نے اسی سبب سے اس کو چھوڑ دیا۔ (مسلم)

اجرت یا لگان پر زمین دینے کا ذکر

۲۸۴۳ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمَّایَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَّسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ۔ (متفق عليه)

خنظلہ بن قیسؓ، رافع خدیج رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رافع بن خدیج رضؓ نے کہا کہ مجھ کو میرے چچاؤں نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے زمانے میں صحابہ رضؓ زمین کو اس شرط پر دیا کرتے تھے کہ کھیتوں کی پانی کی نالیوں پر جو غلہ پیدا ہو وہ زمین کی اُجرت میں مالک کا حق ہے اور باقی کھیت اس کا ہے جو محنت و کاشت کرے یا اِس طریقہ پر زمین کو کرنے کے لئے دیتے تھے کہ زمین کا ایک ٹکڑا علیحدہ کر لیتے تھے اور اس کی پیداوار ان کا حق خیال کی جاتی تھی (نبی صلعم کو یہ معلوم ہوا تو) آپ نے اس سے ہم کو منع فرما دیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے رافعؓ سے پوچھا اگر زمین کو درہم و دینار کے عوض دیا جائے تو کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مزارعت کی ایک ممنوع صورت

۲۸۴۴ وَعَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِىْ اَرْضَهٗ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج رضؓ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ والے اکثر کاشتکار تھے اور ہم میں سے بعض لوگ اپنی زمین اسی شرط پر کراتے تھے کہ زمین کا اتنا ٹکڑا میرے لئے ہے اور اتنی زمین تیرے لئے اور اکثر ایسا ہوتا کہ کبھی زمین کے اس ٹکڑے پر کھیتی اُگتی اور کبھی اس ٹکڑے پر۔ پس رسول اللہ صلعم نے ان کو اس سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

---

[1] پھلدار درختوں کو بٹائی پر دینا مزارعت زمین کو کاشت کے لئے بٹائی پر دینا ہے۔ ۱۲ مترجم

کسی کو اپنی زمین کاشت کرنے کے لئے بطور عاریت دینا بہتر ہے

۲۸۴۵ وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاؤُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ اَيْ عَمْرُو اُعْطِيهِمْ وَاُعِينُهُمْ وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عمرو کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا۔ اگر تم مخابرہ کو ترک کر دیتے تو بہتر تھا اس لئے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی صلعم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ طاؤس نے کہا۔ عمرو میں کاشتکاروں کو زمین دیتا ہوں اور ان کی مدد بھی کرتا ہوں اور ایک بڑے عالم یعنی ابن عباس نے مجھ کو بتایا ہے کہ نبی صلعم نے اس سے منع نہیں فرمایا ہے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اپنے کسی بھائی کو کاشت کے لئے زمین دیدینا اس سے بہتر ہے کہ اس پر مقرر کرکے محصول لیا جائے۔ (بخاری)

اپنی زمین کو بے کار نہ چھوڑو

۲۸۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس کے پاس زمین ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس زمین کی خود کھیتی کرائے یا اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو دیدے اور یہ دونوں باتیں پسند نہ ہوں تو پھر اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔ (بخاری و مسلم)

زراعت میں مشغولیت کی وجہ سے جہاد ترک کرنے پر وعید

۲۸۴۷ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ وَرَاٰى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللهُ الذُّلَّ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو امامہ رض نے ہل اور کھیتی کا کچھ سامان دیکھ کر کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس گھر میں یہ سامان داخل ہوتا ہے اللہ اس میں ذلت و خواری کو داخل کر دیتا ہے (مراد اس سے یہ ہے کہ تمام لوگ زراعت میں ہی مشغول نہ ہوں جہاد بھی کریں اور دوسرے کام بھی)

فصل دوم

کسی کی زمین بلا اجازت کاشت نہ کرو

۲۸۴۸ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت رافع رض بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کسی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو ساری کاشت مالک زمین کی ہے اور مالک پر صرف کاشت کا خرچ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فصل سوم

مزارعت کا ثبوت

۲۸۴۹ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا

قیس بن مسلم رض ابو جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ

بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی کی بٹائی پر کاشت نہ کرتا ہو۔ اور حضرت علی رضؓ، سعد بن مالک رضؓ، عبداللہ بن مسعود رضؓ، عمر بن عبدالعزیز رحؒ، قاسم رحؒ، عروہؒ، ابوبکر کی اولاد، عمر رضؓ کی اولاد، علی رضؓ کی اولاد اور ابن سیرینؒ یہ سب لوگ کھیتی کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن اسود کا بیان ہے کہ میں عبدالرحمٰن بن یزیدؒ کی شرکت میں کاشت کرتا تھا اور حضرت عمرؓ نے لوگوں سے یہ معاملہ کر رکھا تھا کہ اگر عمر رضؓ بیج اپنے پاس سے دیں تو پیداوار کا آدھا حصہ لیں اور کاشتکار اگر خود بیج لائے تو اس کا اتنا ہی حصہ ہے۔ (بخاری)

بَابُ الْاِجَارَةِ — اِجَارہ کا بیان

فصل اوّل

اجارہ کا جواز

۲۸۵۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضؓ کہتے ہیں کہ ثابت بن ضحاک رضؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا ہے اور زمین کو اجارہ[1] پر دینے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ اجارہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسلم)

۲۸۵۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے سینگی کھچوائی اور سینگی کھینچنے والے کو اجرت دی اور اس کی ناک میں دوا بھی ڈالی۔ (بخاری و مسلم)

سرکار دو عالم نے اجرت پر بکریاں چرائی ہیں

۲۸۵۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعٰى عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے خدا نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا اور آپ نے فرمایا، ہاں میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے والے کے لئے وعید

۲۸۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میں

---

[1] اجارہ کے معنی ہیں کسی چیز کو کرایہ پر دینا اور شرعی اصطلاح میں اجارہ اس معاملہ کو کہتے ہیں جس میں اجرت یا کرایہ لیکر فریق ثانی کو منفعت کا مالک بنا دیا جائے۔ ۱۲

الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تین آدمیوں سے جھگڑا کروں گا ایک تو اس شخص سے جس نے میرے نام پر عہد یا معاہدہ کیا اور پھر اس کو توڑ ڈالا دوسرے اس شخص سے جس نے آزاد انسان کو فروخت کیا اور اس کی قیمت کھا گیا تیسرے اس شخص سے جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا اور اس سے پورا پورا کام لیا اور پھر مزدوری نہ دی۔ (بخاری)

جھاڑ پھونک کرنے والا اپنے عمل کی اجرت لے سکتا ہے

۲۸۵۴/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِيْهِمْ لَدِيْغٌ اَوْ سَلِيْمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ رَّاقٍ اِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيْغًا اَوْ سَلِيْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَاَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ اَصَبْتُمْ اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں، نبی صلعم کے اصحابؓ کی ایک جماعت ایک آبادی کے قریب سے گزری۔ جس میں ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ گاؤں میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا۔ اور پوچھا کیا تم میں کوئی دعا جاننے والا ہے؟ گاؤں میں ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ صحابہ رضؓ میں سے ایک شخص اس کے ساتھ ہو گئے اور گاؤں والوں سے چند بکریوں پر معاملہ کرکے مریض پر سورۃ فاتحہ پڑھ دی۔ مریض کو آرام ہو گیا اور وہ بکریاں لے کر واپس آئے اور اپنی جماعت میں پہنچے۔ صحابہؓ نے ان بکریوں کو اجرت میں لینے پر اعتراض کیا۔ اور کہا کیا تم نے کتاب اللہ پر مزدوری لی ہے یہاں تک کہ یہ سب لوگ مدینہ میں پہنچے اور نبی صلعم سے کہا یا رسول اللہ! فلاں شخص نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے۔ آپ نے فرمایا (اس معاملہ میں تو) کتاب اللہ پر اجرت لینا سب سے زیادہ مناسب ہے۔ (بخاری)

اور ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ حضور صلعم نے فرمایا تم نے اچھا کیا، بکریوں کو تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی مقرر کرنا۔

فصل دوم

جس طرح غیر شرعی جھاڑ پھونک ناجائز ہے اسی طرح اس کی اجرت بھی حرام ہے

۲۸۵۵/۶ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِّنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوْا بِمَعْتُوْهٍ

خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم سے رخصت ہو کر اپنے وطن کی طرف روانہ ہوئے۔ رات میں ہمارا گزر عرب کے ایک قبیلے میں ہوا۔ ان لوگوں نے ہم سے کہا۔ ہم کو بتایا گیا ہے کہ تم اس شخص یعنی نبی صلعم کے پاس سے بھلائی (یعنی قرآن) لے کر آئے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر ہے؟ ہمارے ہاں ایک دیوانہ بیڑیوں میں جکڑا پڑا ہے اس کا علاج کر دو ہم نے کہا۔ ہاں وہ

فِي الْقُيُودِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ قَالَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ)

اپنے دیوانے کو لے آئے جو زنجیروں میں بندھا ہوا تھا۔ میں نے اس پر تین دن تک صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھی۔ اِس طرح کہ میں اپنا تھوک (منہ میں) جمع کرتا اور پھر (سورۂ فاتحہ پڑھ کر) اس پر تھوک دیتا (تیسرے دن) وہ اچھا ہو گیا۔ مجھ کو انھوں نے اس کی اجرت دی۔ میں نے کہا جب تک میں رسول اللہ صلعم سے دریافت نہ کروں گا۔ آپؐ نے دریافت کرنے پر فرمایا کھاؤ! قسم ہے اپنی عمر کی جو جھوٹے منتروں کے ذریعہ کھاتا ہے وہ بُرا کرتا ہے تو نے تو حق اور سچے منتر کے ذریعہ کھایا ہے (ابوداؤد)

مزدور کو اس کی مزدوری دینے میں تاخیر نہ کرو

۲۸۵۶ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا الْأَجِيْرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو۔ (ابن ماجہ)

۲۸۵۷ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَّإِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَفِي الْمَصَابِيْحِ مُرْسَلًا)

حضرت حسین بن علی رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ (یعنی سائل کو کچھ نہ کچھ دینا چاہیے)۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ مصابیح میں یہ مرسلاً مروی ہے)

فصل سوم

مزدوری کے سلسلے میں حضرت موسیٰ کا ذکر

۲۸۵۸ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ النُّدَّرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طٰسٓمٓ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى قَالَ إِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانَ سِنِيْنَ أَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عتبہ بن نذر کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے سورۂ طسم حضرت موسےٰؑ کے قصے تک پڑھی اور فرمایا۔ موسےٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس برس تک مزدوری کی اور یہ محض اس لئے کہ اپنی شرم گاہ کو حرام سے بچائیں اور حرام کھانے سے اپنے پیٹ کو محفوظ رکھیں۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

دین کی تعلیم دینے کی اجرت لینے کا مسئلہ

۲۸۵۹ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ أَهْدٰى إِلَيَّ قَوْسًا مِّمَّنْ

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں ایک شخص کو قرآن پڑھایا کرتا

---

۵۸ بن النُّدَّر بہ ضم نون و فتح دال مشددہ۔ اور بعض نسخوں میں بقاف بن المُنذِر بہ ضم میم و سکون نون و کسر ذال معجمہ دیکھا گیا۔ بعض نے اس کو عُتبہ بن عبد سلمی بتایا ہے مگر نسخہ مجتبائی مطبوعہ میرٹھ جو ۱۲۸۸ھ میں طبع ہوا تھا عتبہ بن المندر بہ دال مہملہ مع نسخہ [illegible]

كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَأَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

تھا اس نے مجھ کو ایک کمان ہدیہ میں دی ہے اور کمان کوئی مال نہیں ہے۔ میں خدا کی راہ میں اس سے تیر اندازی کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس کو پسند کرے کہ تیری گردن میں آگ کا طوق ڈالا جائے تو اس ہدیہ کو قبول کر لے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

بَابُ إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ بنجر زمین کو آباد کرنا

فصل اوّل

افتادہ و بنجر زمین کو آباد کرنے والا اس زمین کا مالک ہو جاتا ہے

۲۸۶۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَّرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهِ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کسی ایسی غیر آباد زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو، وہ اس زمین کا حق دار ہے۔ عروہؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں اسی حدیث کے مطابق حکم جاری کر دیا تھا۔ (بخاری)

کسی چراگاہ کو اپنے لئے مخصوص کر لینے کی ممانعت

۲۸۶۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمٰى إِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ صعب بن جثامہؓ نے بیان کیا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ گھاس والی زمین خدا اور اس کے رسول ہی کی ہے یعنی گھاس والی زمین خدا اور اس کے رسول کی ملکیت ہیں کسی کو کو ان کا اپنے لئے مخصوص کر لینا جائز نہیں ہے۔ (بخاری)

کھیتوں میں پانی لے جانے کے سلسلہ میں ایک تنازعہ اور آپؐ کا فیصلہ

۲۸۶۲ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجُدُرِ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا

عروہ کہتے ہیں کہ پانی کی پہاڑی نالیوں کی بابت زبیرؓ اور ایک انصاری کے درمیان جھگڑا ہوا اور رسول اللہ صلعم کے پاس مقدمہ پہنچا تو آپ نے فرمایا۔ زبیرؓ! تم اپنے کھیتوں کو سیراب کر دو اور پھر پانی کو ہمسایہ کی طرف چھوڑ دو۔ انصاری نے یہ فیصلہ سن کر کہا۔ یہ فیصلہ آپ نے اس لئے کیا ہے کہ زبیرؓ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ یہ سن کر حضور صلعم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا۔ زبیرؓ اپنے کھیت کو پانی دے اور پانی کو کھیت کی منڈیر تک پہنچنے سے پہلے نہ چھوڑ، جب خوب پانی بھر جائے تب نالی کا رخ ہمسایے کی طرف کر دے۔ غرض رسول اللہ صلعم نے زبیرؓ کو ان کا پورا حق دیا (کیوں کہ نالی ان کے کھیت سے ملی ہوئی تھی اور ان کا کھیت اونچا تھا اور انصاری

بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کا کھیت نالی سے دُور تھا اور نیچا بھی تھا) صاف صریح حکم کے ساتھ اس لئے کہ انصاری نے آپ کو غضبناک کیا تھا۔ اس فیصلہ سے پہلے جو فیصلہ حضور صلعم نے کیا تھا اس میں دونوں کا فائدہ تھا۔ (بخاری و مسلم)

جو پانی تمہاری ضرورت سے زائد ہو اسے جانوروں کو پلانے سے نہ روکو

۲۸۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اس خیال سے کہ لوگ گھاس نہ چرائیں تم جانوروں کو پانی پلانے سے نہ روکو۔ یعنی اس خیال سے کہ پانی کو منع کیا جائے گا تو لوگ وہاں گھاس نہ چرائیں گے کیونکہ عموماً گھاس وہاں چرائی جاتی ہے جہاں پانی ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۸۶۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تین شخصوں سے خداوند تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور ان کی طرف نظر نہ اٹھائے گا۔ ایک تو وہ شخص جو اپنا سامان بیچتا ہے خریدار دام لگاتا ہے اور وہ جھوٹی قسم کھا کر کہتا ہے کہ مجھ کو اس سے زیادہ دام ملتے ہیں۔ دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے کہ وہ اس مسلمان کا مال نہ خریدا کرے گا (عصر کے وقت تعین وقت کی بزرگی کے اعتبار سے ہے) تیسرا وہ شخص جو فاضل پانی پلانے سے منع کرے اس شخص کی نسبت قیامت کے دن خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ تو نے اپنا وہ فاضل پانی جو تیرے ہاتھوں نے پیدا نہیں کیا تھا، روکا تھا۔ آج میں اپنا فضل تجھ سے روکوں گا۔ (بخاری و مسلم) اور جابر رضؓ کی حدیث اس خرید و فروخت کے باب میں بیان کی گئی ہے، جس میں بیع سے منع کیا گیا ہے۔

فصل دوم

افتادہ زمین کی دیوار کے ذریعے حد بندی کرنے سے ملکیت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

۲۸۶۵ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ۔ (رواہ ابو داؤد)

حسن حضرت سمرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص (کسی غیر آباد) زمین پر دیوار کھڑی کر لے اس زمین کا وہی مالک ہے۔ (ابو داؤد)

آنحضرت صلعم کی طرف سے صحابہؓ کو افتادہ زمین کا جاگیری عطیہ

۲۸۶۶ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيلًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے کھجوروں کے درخت زبیر رضؓ کو جاگیر کے طور پر دیدیئے تھے۔ (ابو داؤد)

۲۸۶۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰی فَرَسَهٗ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے حضرت زبیرؓ کو گھوڑے کی ایک دوڑ کے برابر جاگیر مرحمت فرمائی۔ زبیرؓ نے اپنا گھوڑا دوڑایا اور جب وہ ٹھہر گیا تو انھوں نے اپنا چابک پھینکا۔ آپ نے فرمایا، جہاں چابک جاکر گرا ہے وہاں تک کی زمین ان کو دے دو۔ (ابوداؤد)

۲۸۶۸/۹ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِیَ مُعَاوِیَةَ قَالَ اَعْطِهَا اِیَّاهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

علقمہ بن وائل رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو (یعنی وائل رضؓ) حضر موت میں ایک زمین مرحمت فرمائی۔ وائل کا بیان ہے کہ حضور صلعم نے میرے ساتھ معاویہ رضؓ کو بھیجا اور حکم دیا کہ فلاں زمین ان کے سپرد کردو۔ (ترمذی ابوداؤد)

۲۸۶۹/۱۰ وَعَنْ اَبْیَضَ بْنِ حَمَّالٍ نِ الْمَارِبِیِّ اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِیْ بِمَارِبَ فَاَقْطَعَهٗ اِیَّاهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهٗ مَاذَا یُحْمٰی مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابیض بن حمال رضؓ ماربی کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر نمک کی وہ کان مانگی جو مارب میں تھی آپ نے وہ کان ان کو جاگیر میں دیدی۔ پھر جب وہ واپس ہوئے تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کان تو تیار مال کی ہے اس میں نمک تیار رہتا ہے محنت و مشقت کی ضرورت نہیں پڑتی۔ راوی کا بیان ہے کہ (یہ معلوم کرکے) آپ نے وہ کان پھر واپس لے لی (اس لئے کہ اس میں سارے مسلمانوں کا حق تھا کسی کا قبضہ اس پر جائز نہ تھا) پھر اس شخص نے نبی صلعم سے دریافت کیا کہ پیلو کے درختوں کی کونسی زمین گھیری جائے (یعنی غیر آباد زمین کو دیوار بنا کر آباد کیا جائے) آپ نے فرمایا وہ زمین جہاں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں (یعنی جانوروں کے چرنے کی جگہ نہ ہو، یا جہاں آبادی نہ ہو۔) (ترمذی ابن ماجہ۔ دارمی)

خدا کی تین عام نعمتیں

۲۸۷۰/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزوں میں سارے مسلمان شریک ہیں (یعنی پانی گھاس اور آگ) ان میں تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

کسی مباح چیز کو جو شخص پہلے حاصل کرے گا وہ اسی کی ہو جائے گی

۲۸۷۱/۱۲ وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْتُهٗ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰی مَاءٍ لَمْ یَسْبِقْهُ اِلَیْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت اسمر بن مضرس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا آپ نے فرمایا کہ جو شخص پانی پر پہلے پہنچ جائے (اور پانی کو بھر لے) وہ پانی اسی کا ہے جس کو اپنے برتن میں بھر لے۔ وہ اسی کا ہے۔ (ابوداؤد)

جس قوم میں کمزور انسانوں کے حقوق محفوظ نہ ہوں وہ برائیوں سے پاک نہیں ہوتی

۲۸۷۲/۱۳ وَعَنْ طَاؤُسٍ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

طاؤس رضؓ مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْیٰی مَوَاتًا مِّنَ الْاَرْضِ فَھُوَ لَہٗ وَعَادِیَّ الْاَرْضِ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ مِنِّیْ۔ (رواہ الشافعی) وَرُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ عِمَارَۃِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُھْرَۃَ نَکِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِذًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُقَدِّسُ اُمَّۃً لَا یُؤْخَذُ لِلضَّعِیْفِ فِیْھِمْ حَقُّہٗ۔

لے کہ جو شخص غیر آباد زمین کو آباد کرے، وہ اسی کی ہے۔ اور قدیم زمین اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے اور میری طرف سے تمہارے لئے ہے (شافعی) اور شرح السنۃ میں یہ روایت اس طرح ہے کہ نبی صلعم نے عبد اللہ بن مسعود رض کو مدینہ میں گھر عنایت فرمائے۔ یہ گھر انصار کی آبادی کے اندر ان کے گھروں اور کھجوروں کے درختوں کے درمیان واقع تھے۔ عبد بن زہرہ کے بیٹوں نے رسول اللہ صلعم سے کہا عبد اللہ بن مسعود رض کو ہم سے دُور رکھو۔ رسول اللہ صلعم نے ان سے فرمایا خداوند تعالے نے مجھ کو کیوں بھیجا ہے (اگر میں کمزوروں کی مدد نہ کروں؟) خداوند تعالے اس قوم کو پاک نہیں کرتا جس میں کمزور کے حق کو محفوظ نہ کیا جائے۔

نہر وغیرہ سے کھیتوں اور باغوں کو سیراب کرنے کا ضابطہ

۲۸۷۳ / ۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السَّیْلِ الْمَھْزُوْرِ اَنْ یُّمْسَکَ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ یُرْسِلَ الْاَعْلٰی عَلَی الْاَسْفَلِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مہزور کے پانی کی نسبت یہ حکم صادر فرمایا کہ (قریب کا کھیت والا) پانی کو اپنے کھیت میں روکے جب ٹخنوں تک اس کے کھیت میں پانی بھر جائے تو اوپر کا کھیت والا نیچے کے کھیت والے کی طرف اس پانی کو چھوڑ دے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اپنی جائداد کے ذریعہ کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ

۲۸۷۴ / ۱۵ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّہٗ کَانَتْ لَہٗ عَضُدٌ مِّنْ نَخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَھْلُہٗ فَکَانَ سَمُرَۃُ یَدْخُلُ عَلَیْہِ فَیَتَاَذّٰی بِہٖ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ فَطَلَبَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَبِیْعَہٗ فَاَبٰی فَطَلَبَ اَنْ یُّنَاقِلَہٗ فَاَبٰی قَالَ فَھَبْہُ لَہٗ وَلَکَ کَذَا اَمْرًا رَغَّبَہٗ فِیْہِ فَاَبٰی فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِیِّ اذْھَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رض کہتے ہیں کہ ان کے کھجوروں کے چند درخت ایک انصاری کے باغ میں تھے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ باغ ہی میں رہتا تھا۔ جب وہ (یعنی سمرہ) باغ میں جاتے تو اس سے انصاری کو تکلیف ہوتی۔ انصاری نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلعم نے سمرہ رض کو طلب کیا۔ اور حکم دیا کہ وہ اپنے درختوں کو انصاری کے ہاتھ فروخت کر ڈالے۔ سمرہ نے فروخت کرنے سے انکار کر دیا پھر آپ نے فرمایا کہ اس انصاری کے ان درختوں سے جو دوسری جگہ ہیں، اپنے درختوں کو بدل لے۔ سمرہ نے اس سے بھی انکار کر دیا پھر آپ نے فرمایا اپنے درخت انصاری کو ہبہ کر دے تجھ کو اس کا اجر آخرت میں ملے گا۔ سمرہ نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا، تو (انصاری کو) ضرر پہنچانے والا ہے (اور شخص

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا فِيْ بَابِ الْغَصَبِ بِرِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ صِرْمَةَ مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ بَابِ مَا يُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ۔

کسی کو ضرر پہنچائے اس کا دفعیہ ضروری ہے) پھر آپ نے انصاری کو حکم دیا۔ جاؤ اس کے درختوں کو کاٹ کر پھینک دو۔ (ابوداؤد)

اور جابر رض کی حدیث میں "من احیی ارضا" جو سعید بن زید سے غصب کے باب میں بیان کی گئی ہے اور عنقریب باب ما ینھی من التھاجر میں ابی صرمہ کی حدیث بیان کریں گے۔

فصل سوم

پانی، نمک اور آگ دینے سے انکار نہ کرو

۲۸۷۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ۔ قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ اَعْطٰى مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَسَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا پانی نمک اور آگ۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پانی کے معاملہ کو تو میں نے سمجھ لیا (یعنی اس کے نہ دینے سے لوگوں کو اور جانوروں کو کس قدر تکلیف پہنچے گی لیکن) نمک اور آگ کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا حمیرا (گلاب کے پھول کی مانند سرخ رنگ) جو شخص کسی کو آگ دے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے گویا اس نے وہ تمام چیزیں جو اس آگ پر پکائی گئی ہیں صدقہ کیں اور جس شخص نے کسی کو نمک دیا گویا اس نے اس تمام چیز کا صدقہ دیا جس کو اس نمک نے ذائقہ دار بنایا اور جس نے مسلمان کو ایک بلد پانی پلایا اس جگہ جہاں پانی ملتا ہے تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے ایسی جگہ مسلمان کو پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہیں ہوتا اس نے گویا اس کو زندہ کر دیا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْعَطَايَا — عطایا کا بیان

فصل اول

حضرت عمر کی طرف سے اپنی خیبر کی زمین کا وقف نامہ

۲۸۷۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ عمر رض کو (مال غنیمت کی) خیبر میں ایک زمین ملی۔ حضرت عمر رض نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ خیبر میں مجھ کو ایک زمین ملی ہے جس سے بہتر مال آج تک مجھ کو نہیں ملا (میں اس کو خدا کی راہ میں دینا چاہتا ہوں) آپ اس کی نسبت کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اصل زمین وقف کر دو اور اس کی پیداوار کو صدقہ

يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَىٰ وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَىٰ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔ (متفق علیہ)

کر دو۔ پس اس زمین کو حضرت عمرؓ نے اس شرط کے ساتھ خدا کی راہ میں دیدیا کہ اصل زمین کو نہ تو فروخت کیا جائے نہ ہبہ کیا جائے اور نہ میراث کی جائے۔ یعنی کسی کو ورثے میں بھی نہ ملے اور اس کی پیداوار فقیروں، قرابت داروں، مجاہدوں، مسافروں، حاجیوں اور مہمانوں پر خرچ کی جائے اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اس سے مدد کی جائے اور متولی بھی اگر بقدر حاجت اس میں سے لے تو کوئی حرج نہیں ہے یا متولی اپنے رشتہ داروں کو کھلائے بشرطیکہ وہ خوش حال نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

عمریٰ جائز ہے

۲۸۷۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَىٰ جَائِزَةٌ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے یعنی کسی کو عمر بھر کے لئے کوئی چیز دے دینا۔ علماء کہتے ہیں کہ دینے والا اس قسم کی شرط لگائے کہ تیرے مرنے کے بعد میری ملکیت میں واپس آجائے گی۔ وہ چیز ہمیشہ کے لئے اسی کی ہو جائے گی جس کو دی گئی ہے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی۔ یہ ایک قسم کا ہبہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

عمریٰ معمر لہ کے ورثاء کی ملکیت بن جاتا ہے

۲۸۷۸ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعُمْرَىٰ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا (رواہ مسلم)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ عمرے اس کے گھر والوں کی میراث ہے یعنی عمر بھر کے لئے کوئی چیز دی گئی۔ اس کے گھر والے اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث ہونگے۔ (مسلم)

۲۸۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَىٰ لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا يَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَىٰ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔ (متفق علیہ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص کے لئے عمریٰ کیا گیا وہ اس کا مالک ہے اور پھر اس کے رشتہ دار، عمریٰ حقیقت میں اسی کا ہوتا ہے جس کو دیا گیا۔ دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا اور اس میں میراث بھی ہوتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلک جمہور کے خلاف حضرت جابرؓ کی روایت اور اس کی تاویل

۲۸۸۰ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَىٰ صَاحِبِهَا۔ (متفق علیہ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جس عمریٰ کو رسول اللہ صلعم نے جائز قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ (چیز کا دینے والا) اس طرح کہے یہ عمریٰ تیرے اور تیرے وارثوں کے لئے ہے۔ اور جب اس طرح کہے کہ یہ عمریٰ تیرے لئے جب تک تو زندہ ہے تو یہ عمرے دینے والے کی طرف لوٹ آتا ہے (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عمریٰ اور رقبیٰ سے آنحضرتؐ کی ممانعت اور اس کی وضاحت

۲۸۸۱ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ فرمایا نبی صلعم نے رقبیٰ اور عمریٰ نہ

تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

کرو اور جس شخص کے لئے رقبیٰ یا عمریٰ کی گئی ہے وہ اس کے وارث اس کے مالک ہیں۔ (ابوداؤد)

عُمریٰ اور رقبیٰ جائز ہے

۲۸۸۲ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ عمریٰ (یعنی وہ شے جو عمر بھر کے لئے دی گئی ہے) عمریٰ والوں کے لئے جائز ہے اور رقبیٰ، رقبیٰ والوں کے لئے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

جواز عمریٰ کی بظاہر مخالف ایک اور حدیث

۲۸۸۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا اَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَّلِعَقِبِهٖ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اپنے مال کو اپنے پاس رکھو ضائع اور خراب نہ کرو۔ جس شخص نے کسی کو کسی چیز کا عمر بھر کے لئے مالک بنا دیا وہی اس کا حقیقی مالک ہے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اور اس کے وارث اس کے مالک ہیں۔ (مسلم)

فصل اوّل

خوشبودار پھول کا تحفہ واپس نہ کرو

۲۸۸۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص کو خوشبودار پھول (تحفہ کے طور پر) دیا جائے وہ اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ بہت ہلکا احسان ہے اور خوشبو اچھی ہے۔ (مسلم)

۲۸۸۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خوشبو کے ہدیہ کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

کسی کو کوئی چیز دے کر پھر واپس لے لینا ایک بری مثال ہے

۲۸۸۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہبہ کر کے واپس لینے والے کا حال ایسا ہی جیسا کہ کوئی کتا قے کر کے چاٹ لے۔ یہ بری مثال ہمارے لائق نہیں ہے۔ (بخاری)

لہ "رُقبیٰ" کے معنی مُراقبہ کے ہیں۔ یعنی انتظار کرنا۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی شخص کسی کو اس شرط پر مثلاً مکان یا اور کوئی چیز دے دے کہ اگر پہلے مرے گا تو میں اس کا مالک ہو جاؤں گا اور میں پہلے مر دوں گا تو تو مالک رہے گا۔ فقہاء کے نزدیک یہ شرط باطل ہے۔ عمریٰ و رُقبیٰ میں بھی مالک وہی ہوگا جس کو دیا گیا ہے اور اسی کے رشتہ دار وارث ہوں گے۔ ۱۲ مترجم

کوئی چیز دینے میں اولاد کے درمیان فرق و امتیاز نہ کرو

۲۸۸۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ نَحَلْتُ ابْنِىْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِى الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَعْطَانِىْ اَبِىْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ اَعْطَيْتُ ابْنِىْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِىْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا اُشْهِدُ عَلٰى جَوْرٍ۔ (متفق علیہ)

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ کہتے ہیں کہ ان کے والدین ان کو لے کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے اپنے بیٹے کو ایک غلام عطا کیا ہے۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح ایک ایک غلام دیا ہے انھوں نے عرض کیا، نہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے غلام کو واپس کرلو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو یہ پسند کرے گا کہ تیرے سارے بیٹے تجھ سے اچھا سلوک کریں؟ انھوں نے کہا۔ ہاں اگر یہ بات ہے تو غلام اس بیٹے کو نہ دے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نعمان نے کہا کہ میرے والد نے مجھ کو ایک چیز عطا کی۔ عمرہ بنت رواحہ رضؓ (بشیر کی بیوی) نے کہا۔ میں اس ہدیہ کو اس وقت تک پسند نہیں کرتی جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے گواہ نہ ہو جائیں۔ میرے والد رسول اللہ صلعم کے پاس گئے اور عرض کیا۔ میں نے اپنے اس بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ رضؓ کے بطن سے ہے ایک چیز دی ہے۔ عمرہ رضؓ نے مجھ سے کہا کہ اس معاملہ میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنے تمام بیٹوں کو اسی قسم کی چیز دی ہے۔ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا خدا سے ڈرو اور اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ نعمان کہتے ہیں یہ سنکر میرے والد واپس چلے آئے اور اپنے عطیہ کو واپس لے لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے شہادت کا مطالبہ سن کر فرمایا۔ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

ہبہ واپس لے لینا مناسب نہیں ہے

۲۸۸۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِىْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَّلَدِهٖ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کوئی شخص اپنے ہبہ کو واپس نہ لے مگر اس ہبہ کو واپس لینا جائز ہے جو باپ نے بیٹے کو کیا ہو۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

کسی کو کوئی چیز دے کر پھر واپس لے لینا مروت کے خلاف ہے

۲۸۸۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِىَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِىْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِىْ يُعْطِى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ

حضرت ابن عمر رضؓ اور ابن عباس رضؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا کہ کسی کو کوئی چیز دے کر واپس لینا درست نہیں ہے مگر باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے کر واپس لے سکتا ہے اور جو شخص کسی کو کوئی چیز دے کر واپس لے لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی

فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ)

سی سے ہے جس نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور جب پیٹ بھر گیا تو قے کر ڈالی اور پھر اس کو چاٹنے لگا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

تحفہ کا بدلہ تحفہ

۲۸۹۰/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدٰى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلعم کو ایک جوان اونٹنی ہدیہ میں دی۔ آپ نے اس کو چھ جوان اونٹیاں مرحمت فرمائیں لیکن وہ دیہاتی اس معاوضہ سے خوش نہ ہوا۔ رسول اللہ صلعم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے (لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر) اول خدا کی حمد وثنا کی پھر فرمایا۔ فلاں شخص میرے پاس ایک اونٹنی ہدیہ میں لایا تھا۔ میں نے اس کے بدلے میں اس کو چھ جوان اونٹنیاں دیں لیکن اس پر بھی وہ ناخوش رہا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ آئندہ میں قرشی، انصاری، ثقفی اور دوسی لوگوں کے سوا کسی کا ہدیہ قبول نہ کروں گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔)

۲۸۹۱/۸ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص کو (ہدیہ کے طور پر) کوئی چیز دی جائے اور اس کو عوض کا مقدور ہو تو ضرور اس کا بدلہ دے اور جس کو بدلہ دینے کا مقدور نہ ہو وہ ہدیہ دینے کی تعریف کرے اس لئے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکر ادا کیا اور جس نے احسان کو چھپایا یعنی نہ تو بدلہ دیا، اور نہ تعریف کی تو اس نے کفران نعمت کیا اور جو شخص اپنے آپ میں اس چیز کو ظاہر کرے جو اس میں نہیں ہے (مثلاً دین و دنیا کے کمال کا اظہار یا علماء اور صلحاء کا لباس پہن کر اپنے آپ کو عالم و صالح ظاہر کرنا) اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایسا ایک کپڑا پہنے جو دو دکھائی دیتے ہوں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

محسن کے لئے دعائے جزء خیر

۲۸۹۲/۹ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اسامہ بن زید رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ اپنے محسن کے حق میں یہ الفاظ کہے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا (خدا تجھ کو جزائے خیر دے) تو اس نے اپنے محسن کی پوری تعریف کی۔ (ترمذی)

انسان کا شکر ادا نہ کرنے والا اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا

۲۸۹۳/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص انسانوں کا شکریہ نہیں کرتا، وہ اللہ کا بھی شکر یہ نہیں کرتا۔ (احمد، ترمذی)

شکرانۂ نعمت کی اہمیت

۲۸۹۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَّزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاءِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب مدینہ میں تشریف لائے تو مہاجرین نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جس قوم میں ہم آکر اترے ہیں (یعنی انصار) اس سے بہتر ہم نے کسی قوم کو نہیں دیکھا زیادہ مال دار ہونے پر ہمارے لئے زیادہ خرچ کرنے والے اور تھوڑا مال ہونے پر اچھی خدمت اور مدد کرنے والے، ہم کو انھوں نے محنت سے سبکدوش کر دیا اور منفعت میں ہم کو شریک کر لیا یہاں تک (انھوں نے ہمارے ساتھ سلوک کیا) کہ ہم کو اس کا اندیشہ ہوگیا کہ کہیں سارا ثواب وہی نہ لے جائیں؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ سارا ثواب نہیں لے جائیں گے جب تک تم ان کے لئے دعا کرتے رہوگے اور ان کی تعریف میں رطب اللسان رہوگے۔ (ترمذی)

آپس میں بطور تحفہ لین دین عداوتوں کو دور کرتا ہے

۲۸۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے آپس میں ہدیہ اور تحفہ بھیجا کرو اس سے بغض و کینہ دور ہوتا ہے (اور محبت بڑھتی ہے) (ترمذی)

کسی کمتر چیز کے تحفہ کا لینا دینا حقیر نہ سمجھو

۲۸۹۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ آپس میں ہدیہ اور تحفہ بھیجا کرو اس لئے کہ ہدیہ سینوں کی کدورت کو دور کرتا ہے۔ اور ہمسایہ ہمسایہ کے پاس ہدیہ بھیجنے کو حقیر خیال نہ کرے اگرچہ وہ ہدیہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ (ترمذی)

۲۸۹۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قِيْلَ اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّيْبَ۔)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے تین چیزوں کو واپس نہ کیا جائے (۱) تکیہ (۲) تیل (خوشبودار تیل یا مطلق تیل یا صرف خوشبو) (۳) دودھ۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

خوشبودار پھول کا تحفہ واپس نہ کرو

۲۸۹۸ وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

ابی عثمان نہدی رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم کو کوئی شخص خوشبودار پھول دے تو انکار نہ کرو اس لئے کہ پھول جنت سے آیا ہے۔ (ترمذی مرسلاً)

فصل سوم

اولاد میں کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک مناسب نہیں

۲۸۹۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيْرٍ اِنْحَلْ اِبْنِيْ غُلَامَكَ وَ اَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ اِبْنَهَا غُلَامِيْ وَ قَالَتْ اَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَهٗ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَ اِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ بشیرؓ کی بیوی نے بشیر رضؓ سے کہا: تم میرے بیٹے (نعمان) کو ایک غلام دے دو۔ وہ اس پر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا فلاں شخص کی بیٹی (یعنی ان کی بیوی) نے مجھ سے یہ خواہش کی ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام دیدوں۔ اور یہ کہا ہے کہ اس پر رسول اللہ صلعم کو گواہ بناؤں۔ آپنے دریافت فرمایا۔ کیا اس لڑکے کے اور بھائی ہیں؟ بشیرؓ نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو غلام دیئے ہیں؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ مناسب نہیں ہے اور میں ناحق کا گواہ نہیں بنتا حق کا گواہ ہوتا ہوں۔ (مسلم)

آنحضرتؐ نئے پھل کا تحفہ کس طرح قبول فرماتے تھے

۲۹۰۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَعَلٰى شَفَتَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ ثُمَّ يُعْطِيْهَا مَنْ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنَ الصِّبْيَانِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں جب کوئی نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ اس کو آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے اے اللہ جس طرح تو نے ہم کو اس پھل کا آغاز دکھایا اسی طرح اس کا انجام دکھا پھر آپ اس پھل کو ان بچوں کو دے دیتے جو اس وقت آپ کے پاس موجود ہوتے۔ (بیہقی، دعوات الکبیر)

بَابُ اللُّقَطَةِ — لقطہ کا بیان

فصل اوّل

کوئی شخص گری پڑی چیز پائے تو کیا کرے؟

۲۹۰۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَ وِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَ اِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَ

حضرت زید بن خالد رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور لقطہ کی بابت پوچھا۔ آپنے فرمایا اس چیز کو جس میں وہ بندھے اچھی طرح شناخت کر لے اور اُس تھے سربند کو بھی خوب پہچان لے۔ پھر ایک سال تک تو اس کا اعلان کر۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو دیدے اور مالک نہ آئے تو اپنے خرچ میں لا۔ اس شخص نے پوچھا گم شدہ بکری کے متعلق کیا کیا جائے؟ آپنے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے

حِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔ (متفق علیه)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ۔

بھائی کی یا بھیڑیے کی۔ پھر اس نے گم شدہ اونٹ کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھ کو کیا مطلب؟ اس کا پانی اس کے پاس ہے اور اس کے پاؤں اس کو پانی پر لے جاتے ہیں، اور درخت وہ کھا لیتا ہے اور آخر اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلعم نے یہ فرمایا کہ ایک سال اس کا اعلان کر پھر شناخت کرلے اچھی طرح اس کو اور اس کے سربند کو اور پھر اس کو اپنے صرف میں لے آ۔ پھر اگر اس کا مالک آجائے تو جس قدر وہ مال ہوتا ہو اس کو دیدے یا اس کی قیمت ادا کردے۔

لقطہ کو بغیر تشہیر پاس رکھنا خیانت ہے

۲۹۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا۔ (رواه مسلم)

حضرت زید بن خالد رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص گم شدہ چیز کو اٹھا کر گھر میں رکھ لے وہ گمراہ ہے جب تک کہ اس کا اعلان نہ کرے۔ (مسلم)

حنفیہ کے ہاں زمین حل اور حرم کا لقطہ برابر ہے

۲۹۰۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ۔ (رواه مسلم)

حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان تیمی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ حجاج کا لقطہ نہ اٹھاؤ (یعنی یہ کہ ان کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے۔ (مسلم)

فصل دوم

ویران و غیر آباد زمین کے لقطہ اور برآمد ہونے والے دفینہ کا حکم

۲۹۰۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلعم سے ان پھلوں کی بابت سوال کیا گیا جو درختوں پر لگے ہوں (یعنی ضرورت کے وقت ان کو توڑ کھانے کی بابت) آپ نے فرمایا جو ضرورت مند (یعنی وہ شخص جو بھوک سے بیتاب ہو یا مطلق بھوکا یا فقیر) پھل کھالے اور جھولی بھر کر نہ لیجائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو شخص کھائے اور توڑ کر لیجائے اس پر ان پھلوں کا دوگنا تاوان واجب ہے اور سزا بھی اور جو شخص پھلوں کو کھلیان میں سے چرائے اور چرائے ہوئے پھلوں کی قیمت ایک ڈھال کی قیمت کے برابر ہوجائے تو اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ اس کے بعد راوی نے گم شدہ اونٹ، بکری گم شدہ کی بابت پوچھا، جیساکہ اور راویوں نے بیان کیا ہے۔ پھر آپ سے لقطہ[۱] کا حکم پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا

۱؎ لقطہ = گری پڑی چیز کو کہتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

اِنْ لَّمْ یَأْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِی الْخَرَابِ الْعَادِیِّ فَفِیْهِ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَرَوٰی اَبُوْدَاؤُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰی اٰخِرِهٖ)۔

جو لقطہ اس راستہ پر پایا جائے جو عام ہو اور گاؤں یا آبادی کے قریب ہو تو اس کا اعلان ایک سال تک کر اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو دیدے اگر مالک نہ آئے، تو پھر وہ تیرا ہے اور لقطہ جو قدیم خزانوں اور ویرانوں میں پایا جائے، اس میں اور دفینہ میں صرف پانچواں حصہ خدا کی راہ کا ہے۔ (نسائی۔ ابوداؤد)

لقطہ استعمال میں آجانے کے بعد اس کا مالک طلب کرے تو اس کا بدلہ دینا چاہئے

۲۹۰۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَ دِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتْ اِمْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّیْنَارَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں کہ حضرت علی رض نے ایک دینار پایا اور حضرت فاطمہ رض کے پاس لے آئے، پھر حضرت علی رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھا۔ آپ نے فرمایا، یہ خدا کا رزق ہے۔ پس اس دینار میں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے، حضرت علی رض نے اور فاطمہ رض نے سب نے کھایا۔ اس کے بعد ایک عورت دینار ڈھونڈتی ہوئی آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رض دینار دے دو۔ (ابوداؤد)

لقطہ بری نیت کے ساتھ نہ اٹھاؤ

۲۹۰۶ وَعَنِ الْجَارُوْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت جارود رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمانوں کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے (یعنی جو شخص اس کو اٹھالے گا اور لقطہ کے احکام کی پابندی نہ کرے گا تو وہ اس کو دوزخ کی آگ میں لے جائے گا۔) (دارمی)

جب لقطہ اٹھاؤ تو کسی کو گواہ بنالو

۲۹۰۷ وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْیُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَیْ عَدْلٍ وَلَا یَكْتُمْ وَلَا یُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْیَرُدَّهَا عَلَیْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عیاض رض بن حمار کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لقطہ کو پائے وہ ذو منصف مزاج لوگوں کو گواہ بنالے۔ پھر لقطہ کو چھپائے نہیں اور نہ اس کو غائب کرے (یعنی اس کا اعلان ترک نہ کرے اور اس کو کسی دوسری جگہ نہ بھیج دے) پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو واپس دیدے اور مالک نہ آئے تو پھر وہ خدا کا مال ہے جس کو خدا چاہے عطا فرمائے (یعنی پھر وہ پانے والے کیلئے حلال ہے۔ اس کو خدا تعالےٰ نے دلوایا ہے۔) (احمد۔ ابوداؤد۔ دارمی)

لقطہ کی وہ مقدار جس میں تشہیر و اعلان کی ضرورت نہیں

۲۹۰۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ یَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ یَنْتَفِعُ

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے اجازت دی ہے اگر کسی شخص کو لاٹھی، چابک یا رسی، یا اور کوئی ایسی چیز لقطہ میں ملے اس سے نفع اٹھانے اور استعمال کرنے کی

۴ - (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ - وَذُکِرَ حَدِیْثُ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِیْ کَرَبَ اَلَا لَا یَحِلُّ فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ)

(ابوداؤد - مقدام بن معدی کرب کی حدیث "الا لا یحل" باب الاعتصام میں بھی بیان کی جا چکی ہے)۔

بَابُ الْفَرَائِضِ　　فرائض کا بیان

فصل اوّل

میت کا ترکہ اس کے ورثاء کا حق ہے

۲۹۰۹ - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُکْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُہٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاہُ - وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَمَنْ تَرَکَ کَلًّا فَاِلَیْنَا - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں مسلمانوں کے لئے ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں پس مسلمانوں میں سے جو شخص مر جائے اور اس پر قرض ہو اور وہ اتنا نہ چھوڑ مرے جس سے اس کا قرض ادا ہو سکے۔ اس کا قرض ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ مرے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص قرض چھوڑ مرے یا بچے اس کا ولی میرے پاس آئے میں اس کا انتظام کروں گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص مال چھوڑ مرے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ مرے اس کا انتظام میرے ذمہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

میت کا ترکہ پہلے ذوی الفروض کو دو

۲۹۱۰ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میراث کے حصے حصہ داروں کو دو پھر جو کچھ بچے وہ قریب تر مرد کے لئے ہے (یعنی عصبہ کے لئے) (بخاری و مسلم)

اختلاف مذہب میراث سے محروم کر دیتا ہے؟

۲۹۱۱ - وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت اسامہ بن زید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آزاد کرنے والا، غلام کا وارث ہوتا ہے

۲۹۱۲ - وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلام کو آزاد کرنے والا، آزاد غلام کے مال کا وارث ہوتا ہے۔ (بخاری)

بھانجا، ماموں کے ترکہ کا وارث ہوتا ہے۔

۲۹۱۳ - وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے قوم کا بھانجہ اسی میں ہوتا ہے یعنی بھانجہ ماموں کے مال کا وارث ہوتا

وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَائِشَۃَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ فِیْ بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ الْبَرَاءِ اَلْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ فِیْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِہٖ اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی۔

ہے۔ (بخاری ومسلم) عائشہ رض کی حدیث "انما الولاء" باب سلم کے پہلے، باب میں بیان کی جاچکی ہے اور عنقریب انشاء اللہ براء رض کی حدیث کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے "بلوغ الصغیر" کے باب میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

مسلم غیر مسلم کا اور غیر مسلم، مسلم کا وارث نہیں ہوتا

۲۹۱۴ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَارَثُ اَھْلُ مِلَّتَیْنِ شَتّٰی۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ۔)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ دو مختلف مذہب رکھنے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ اور ترمذی نے یہ حدیث حضرت جابر رض سے روایت کی ہے)

اپنے مورث کا قاتل میراث سے محروم ہو جاتا ہے

۲۹۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا یَرِثُ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قاتل مقتول کے مال کا وارث نہیں ہوتا (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جدہ کا چھٹا حصہ ہے

۲۹۱۶ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّۃِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَکُنْ دُوْنَھَا اُمٌّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت بریدہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی اور نانی کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے اگر ماں (حاجب) موجود نہ ہو۔ (ابوداؤد)

زندہ پیدا ہونے والا بچہ وارث ہے

۲۹۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَھَلَّ الصَّبِیُّ صُلِّیَ عَلَیْہِ وَوُرِثَ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے بچہ (پیدا ہونے کے بعد) اگر چیخے چلائے یا اس کے منہ سے آواز نکلے (اور پھر مر جائے) تو اس پر نماز پڑھنی چاہئے اور (اسکو) وارث بنایا جائے۔ (ابن ماجہ۔ دارمی)

ابتدائے اسلام کا ایک حکم

۲۹۱۸ وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَحَلِیْفُ الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت کثیر بن عبد اللہ رض اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ قوم کا آزاد کردہ غلام قوم میں سے ہے (یعنی اگر غلام کا کوئی بھی عصبہ نہ ہو تو اس کے مال کا وارث اس کا آزاد کرنے والا ہوتا ہے) اور قوم کا حلیف بھی قوم میں سے ہے (یہ حکم ابتدائے اسلام کا تھا پھر منسوخ ہو گیا) اور قوم کا بھانجہ قوم میں سے ہے۔ (دارمی)

ماموں اپنے بھانجے کا ذی رحم وارث ہوتا ہے

۲۹۱۹ وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ

حضرت مقدام کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

میں ہر مومن کے لئے اس کی جان سے زیادہ عزیز ہوں اور مناسب پس جو شخص قرض یا اولاد چھوڑ مرے میں اس کا کفیل ہوں۔ اور جو شخص مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور میں اس شخص کا مولےٰ (کارساز و منتظم) ہوں جس کا کوئی مولا نہیں اور اس کے مال کا وارث ہوں (یعنی جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا میں وارث ہوں، میں اس کے مال کو بیت المال میں جمع کردوں گا اس لئے کہ انبیاء حقیقت میں کسی کے مال وارث نہیں ہوتے) اور اس کے قیدی کو عذاب کی قید سے چھڑانے والا ہوں اور ماموں اس شخص کا وارث ہے جس کے اور کوئی وارث (ذوی الفروض اور عصبی) نہ ہوں وہ اس کا مال پائے گا اور اس کے قیدی کو چھڑائیگا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ فرمایا نبی صلعم نے کہ میں اس شخص کا وارث ہوں جس کا اور کوئی وارث نہیں، میں اس کا خون بہا ادا کروں گا اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا اور کوئی وارث نہیں۔ وہی اس کا خون بہا ادا کرے گا اور وہی اس کا مال پائے گا۔ (ابوداؤد)

عورت کن تین آدمیوں کی میراث پاتی ہے

$\frac{2920}{12}$ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْأَةُ ثَلٰثَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے عورت تین شخصوں کی میراث لیتی ہے۔ ایک تو اپنے آزاد کردہ غلام یا لونڈی کی (اگر اس کا عصبی وارث نہ ہو) دوسرے لقیط کی (یعنی اس بچہ کی جو کہیں پڑا ہوا پایا اور اس کو پرورش کرلیا) اور تیسرے اس بچہ کی جس کی پیدائش پر لعان ہو۔ (ترمذی)

ولد الزنا کا حکم

$\frac{2921}{13}$ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ الزِّنَاءِ لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص کسی آزاد عورت سے یا لونڈی سے زنا کرے (اور اس کے زنا کے نطفہ سے بچہ پیدا ہو) تو بچہ ولد الزنا کہلائے گا۔ نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کی میراث کسی کو ملتی ہے۔ (ترمذی)

آزاد شدہ غلام کی میراث

$\frac{2922}{14}$ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوْا مِيْرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم کا ایک آزاد کردہ غلام مرا اور کچھ مال اس نے چھوڑا اور کوئی نسبی عصبہ اس کا نہ تھا (جو مال کا وارث ہوتا) رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اس کا مال اس کے گاؤں والوں میں سے کسی کو دے دو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

جس کا کوئی بھی وارث نہ ہو اس کا ترکہ بیت المال کے مصرف میں دے دیا جائے

$\frac{2923}{15}$ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی مرا اس کی میراث نبی صلعم کے پاس لائی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ اس کا وارث

فَقَالَ الْتَمِسُوْا لَهُ وَارِثًا اَوْذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَّلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ الْكُبْرَمِنْ خُزَاعَةَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ انْظُرُوْا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِّنْ خُزَاعَةَ

تلاش کرو (یعنی ذوالفروض یا عصبات میں سے یا ذوی الارحام) تلاش کیا گیا۔ ان میں سے کوئی وارث نہ ملا۔ آپ نے فرمایا کہ قبیلۂ خزاعہ میں جو آدمی سب سے بڑا ہو اس کا مال اس کو دے دو۔ (ابوداؤد)

میت کے قرض کی ادائیگی اس کی وصیت کی تعمیل پر مقدم ہے

۲۹۲۴ / ۱۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ اِلٰى اٰخِرِهٖ)

حضرت علی رضؓ نے (ایک روز) لوگوں سے کہا۔ تم اس آیت کو پڑھتے ہو مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ جس میں قرض سے پہلے وصیت کو پورا کرنے کا حکم ہے۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل یہ تھا کہ آپ وصیت سے پہلے قرض کو ادا کرنے حکم دیتے تھے اور حضور صلعم نے بھی یہ حکم دیا تھا کہ حقیقی بھائی (باپ کے) وارث ہیں سوتیلے بھائی نہیں اور یہ کہ آدمی اپنے حقیقی بھائی کا وارث ہوتا ہے سوتیلے بھائی کا نہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور دارمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا ہے ایک ماں باپ کے بھائی (حقیقی بھائی) ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں نہ وہ بھائی جو فقط باپ میں شریک ہوں (یعنی سوتیلے) آخر حدیث تک۔

آیت میراث کا شانِ نزول

۲۹۲۵ / ۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَّلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ سعد بن ربیع رضؓ کی بیوی اپنی دونوں بیٹوں کو جو سعد رضؓ کے نطفہ سے تھیں لے کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ دونوں لڑکیاں سعد بن ربیع کی ہیں ان کا باپ اُحد کی لڑائی میں جو آپ کے ساتھ شہید ہو گیا اور ان کے چچاؤں نے ان کا مال (جو اُن کو ورثہ میں پہنچا) لے لیا اور ان کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اب مال نہ ہونے کی وجہ سے ان سے کوئی نکاح بھی نہیں کرتا آپ نے فرمایا (صبر کرو) اس معاملہ کا فیصلہ خدا کرے گا (یعنی ان کا فیصلہ وحی کے ذریعہ ہوگا) چنانچہ میراث کی آیت نازل ہوئی، (یعنی يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ الخ) آپ نے (فوراً) لڑکیوں کے چچاؤں کو طلب فرمایا اور حکم دیا سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی مال دے دو اور آٹھواں حصہ لڑکیوں کی ماں کا دو اور باقی جس قدر بچے وہ تمہارا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد احمد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

بیٹی، پوتی اور بہن کے حصے

۲۹۲۶ / ۱۸ وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ

حضرت ہزیل بن شرحبیل کہتے ہیں ابو موسیٰ رضؓ سے پوچھا

اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَّبِنْتِ ابْنٍ وَّاُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَاْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِيْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

گیا کہ ایک شخص مرا اور اس نے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک بہن وارث چھوڑے۔ مال کس طرح تقسیم کیا جائے؟ انھوں نے کہا۔ بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا (اور پوتی کو کچھ نہیں) پھر ابو موسیٰؓ نے کہا۔ تم ابن مسعود رض کے پاس چلے جاؤ اور ان سے بھی پوچھ لو، وہ مجھ سے اتفاق کریں گے۔ چنانچہ ابن مسعود رض سے بھی یہ مسئلہ پوچھا گیا اور ابو موسیٰ رض نے جو کچھ کہا تھا اس سے بھی (حضرت ابن مسعود رض کو) آگاہ کیا۔ حضرت ابن مسعود رض نے کہا میں گمراہ سمجھا جاؤں گا اور اپنے آپ کو راہِ ہدایت پر نہ پاؤں گا۔ اگر میں اس فتوے سے موافقت کروں (یعنی ابو موسیٰ رض نے جو فیصلہ کیا ہے اس سے موافقت کرنا گمراہی ہے) میں تو وہ فیصلہ دوں گا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے (یعنی) بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ، تاکہ ۲/۳ دو تہائی پورے ہو جائیں (یعنی ۲/۳ دو بیٹیوں کا حق دو تہائی ہے۔ جب ایک بیٹی نے ۱/۲ یا ۱/۲ سے زیادہ کا حصہ پایا تو پوتی کو چھٹا حصہ دے کر دو تہائی پورا کر دیا گیا) اور باقی جس قدر بچا (یعنی ایک تہائی وہ بہن کا ہے) پھر ہم (یعنی سائل) حضرت ابو موسیٰ رض کے پاس آئے اور اس فیصلہ سے ان کو آگاہ کیا۔ انھوں نے کہا جب تک تم میں یہ عالم موجود ہے (یعنی حضرت ابن مسعودؓ) اس وقت تک تم مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو۔ (بخاری)

دادا کا حصہ

۲۹۲۷/۱۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔)

حضرت عمران بن حصین رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مرا پوتا مر گیا ہے کیا اس کے مال میں سے مجھ کو کچھ حصہ پہنچتا ہے؟ آپ نے فرمایا (اس کے مال میں سے) تجھ کو چھٹا حصہ ملے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس کو بلا کر فرمایا تجھ کو چھٹا حصہ اور ملے گا۔ وہ چلا گیا آپؐ نے پھر اس کو بلایا اور فرمایا تجھ کو چھٹا حصہ اور ملے گا اور رزق کے طور پر ہوگا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

جدہ کا حصہ

۲۹۲۸/۲۰ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَّمَا لَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَارْجِعِيْ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ فَسَئَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ

حضرت قبیصہ بن ذؤیب کہتے ہیں کہ ایک متوفی شخص کی دادی یا نانی نے حضرت ابوبکر صدیق رض سے اپنے حصہ کی بابت پوچھا۔ آپ نے فرمایا کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (یعنی حدیث) میں تیرا کوئی حصہ نہیں ہے، اس وقت تم جاؤ لوگوں سے پوچھ کر بتاؤں گا (یعنی مجھ کو جتنی حدیثیں یاد ہیں ان میں دادی یا نانی کے حصہ کا ذکر نہیں ہے اور لوگوں سے پوچھ کر معلوم کروں، کسی کو کوئی حدیث یاد ہوگی

غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوبکر رضؓ نے لوگوں سے پوچھا۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر تھا (آپ نے) دادی کو چھٹا حصہ دلوایا تھا۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے پوچھا تمہارے ساتھ کوئی اور شخص بھی تھا (جس نے یہ حکم سُنا ہو) محمد بن مسلمہؓ نے مغیرہ بن شعبہؓ کے قول کی تائید کی اور حضرت ابوبکر رضؓ نے دادی کو چھٹا حصّہ دینے کا فیصلہ دیدیا۔ پھر دوسری دادی یا نانی حضرت عمر رضؓ کے پاس آئی اور اپنی میراث طلب کی۔ آپؓ نے کہا وہی چھٹا حصّہ ہے اگر تم دُو ہو یعنی دادی اور نانی، تب بھی چھٹا حصّہ دونوں کو ملے گا اور تم میں سے کوئی ایک ہو تب بھی چھٹا حصّہ ملے گا۔ (مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

باپ کی موجودگی میں دادی کو چھٹا حصہ دلوانے کا ایک خاص واقعہ

۲۹۲۹/۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا إِنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعَّفَهُ)

حضرت ابن مسعود رضؓ نے اس دادی کی نسبت جس کا بیٹا زندہ ہو کہا کہ یہ پہلی دادی تھی جس کو بیٹے کی موجودگی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ دِلوایا تھا۔ (ترمذی۔ دارمی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے)

خونبہا کا مال مقتول کے ورثا کو ملتا ہے

۲۹۳۰/۲۲ وَعَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حضرت ضحاک بن سفیان رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ان کو یہ لکھا کہ اشیم ضبابی رضؓ کی بیوی کو اس کے خاوند کے قتل کے خون بہا میں حصہ دیا جائے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)
ترمذی نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔

موالی آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے

۲۹۳۱/۲۳ وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت تمیم داری رضؓ کہتے ہیں، میں نے رسُول اللہ سے پوچھا کیا حکم ہے اس شخص کا جو مشرکوں میں سے ایک مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہو (یعنی یہ مسلمان اس کا مولیٰ اور وارث ہوتا ہے؟ یا نہیں) آپ نے فرمایا یہ شخص (یعنی جس کے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا ہے) اس کی زندگی اور موت میں اس کا مولے ہے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا) (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

آزاد شدہ غلام اپنے آزاد کرنے والے کا وارث ہوتا ہے یا نہیں؟

۲۹۳۲/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص مرا اور ایک غلام کے سوا جس کو اس نے آزاد کر دیا تھا کوئی وارث نہ چھوڑا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ اس کا کوئی وارث ہے لوگوں

إِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ لَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

نے عرض کیا۔ ایک آزاد کردہ غلام کے سوا کوئی وارث نہیں، نبی صلعم نے میت کی میراث اس کو دلوا دی۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، ترمذی)

ولاء کی وراثت کا مسئلہ

۲۹۳۳/۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔)

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص ولاء کا مالک ہوتا ہے وہی مال کا وارث ہوتا ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث قوی نہیں ہے) ولاء کہتے ہیں آزاد کردہ غلام کے مال کو۔

فصل سوم

اسلام لانے سے پہلے جو میراث تقسیم ہو چکی ہے اسلام لانے کے بعد اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوگی

۲۹۳۴/۲۶ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ۔ (رواه ابن ماجة)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو میراث جاہلیت میں تقسیم کی گئی ہے وہ جاہلیت ہی میں ختم ہو گئی (یعنی اب اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی) اور جس میراث نے اسلام کو پایا (یعنی اسلام کا زمانہ پایا) وہ اسلام ہی کے طریقہ پر تقسیم کی جائے گی۔ (ابن ماجہ)

پھوپھیوں کے وارث نہ ہونے کے بارہ میں حضرت عمرؓ کا تعجب

۲۹۳۵/۲۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

محمد بن ابی بکرؓ بن حزمؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد کو اکثر یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ یہ فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے پھوپھی پر کہ اس کا بھتیجا اس کا وارث ہوتا ہے اور وہ اپنے بھتیجے کی وارث نہیں ہوتی۔ (مالکؒ)

فرائض کا علم سیکھنے کا حکم

۲۹۳۶/۲۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَ فَإِنَّهٗ مِنْ دِيْنِكُمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ فرائض کے احکام سیکھو اور ابن مسعودؓ نے ان الفاظ پر ان الفاظ کو اور زیادہ کیا ہے کہ اور طلاق و حج کے احکام و مسائل کو بھی اس لئے کہ یہ علم تمہاری دینی ضروریات میں سے ہے۔ (دارمی)

بَابُ الْوَصَايَا — وصیتوں کا بیان

فصل اوّل

وصیت نامہ لکھ رکھنے کا حکم

۲۹۳۷/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِي فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مسلمان کے معاملات میں یا تعلقات میں کوئی بات وصیت کے قابل ہو، اس کو چاہیئے کہ وہ دو راتوں کے گزرنے سے پہلے ان کو لکھ رکھے۔ (بخاری ومسلم)

اپنے ترکہ کے تہائی حصہ میں وصیت کی جا سکتی ہے

۲۹۳۸ / ۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال میں سخت بیمار ہوا کہ موت کے کنارے پہنچ گیا رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرے پاس بہت مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت اسی کے حق میں کردوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا دو تہائی مال کی وصیت کردوں، آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھے مال کی وصیت کردوں فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی مال کی وصیت کردوں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں تہائی مال کی اور تہائی بھی بہت ہوتا ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار اور خوش حال چھوڑے گا تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو مفلس چھوڑے اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے اور تو جو کچھ خدا کی خوشنودی اور رضامندی کی راہ میں خرچ کرے گا، تجھ کو اس کا اجر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ تجھ کو اس لقمہ کا بھی ثواب ملے گا جو تو اپنی بیوی کے منہ میں دے گا۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

۲۹۳۹ / ۳ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے کہ میری علالت کے ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی آپؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کیا کچھ وصیت کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا کتنے مال کی؟ میں نے عرض کیا خدا کی راہ میں سارے مال کی وصیت۔ فرمایا اپنی اولاد کے لئے تو نے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا وہ مالدار اور خوش حال ہیں۔ فرمایا دسویں حصہ کی وصیت کر۔ میں برابر زیادہ کا اصرار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا۔ "تہائی کی وصیت کردے اور تہائی بھی بہت ہے۔" (ترمذی)

وارث کے حق میں وصیت درست نہیں

۲۹۴۰ / ۴ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ

حضرت ابی امامہ رضؓ کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے خطبہ میں، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے ہر صاحب حق کا حق مقرر کردیا ہے یعنی خدا نے تمام وارثوں کے حصّے تو فرمادیئے ہیں۔ اب کسی وارث

مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ مُنْقَطِعٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِقُطْنِيِّ قَالَ لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ۔)

کے حق میں وصیت کی ضرورت نہیں ہے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ لکھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ صاحب فراش کے لئے ہے (یعنی عورت کے لئے اگر وہ زنا سے ہو) اور زانی کے لئے پتھر ہے (یعنی وہ میراث سے محروم رہے) اور ان کا حساب خدا پر ہے اور ابن عباس رضی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے وارث کے لئے وصیت کی ضرورت نہیں ہے مگر جب کہ وارث چاہیں (یہ حدیث منقطع ہے یعنی اس کے درمیان سے راوی چھوٹ گیا ہے۔ اور دارقطنی میں یہ الفاظ ہیں کہ وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے مگر جبکہ وارث چاہیں")

کسی دوسرے کے حق میں وصیت کر کے اپنے ورثاء کو نقصان نہ پہنچاؤ

۲۹۴۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ اِلٰى قَوْلِهِ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مرد اور عورت ساٹھ برس تک خدا کی طاعت و عبادت کرتے ہیں پھر جب ان کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ وصیت کر کے وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں (یعنی ان کا حق ان کو نہیں پہنچنے دیتے ہیں بلکہ غیر کے حق میں وصیت کرتے یا کسی کو اپنا سارا مال دیدیتے ہیں) اور اس طرح اپنے لئے دوزخ کو واجب کرتے ہیں اس کے بعد ابو ہریرہ رضی نے یہ آیت پڑھی مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ (تا)..... ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

جائز وصیت کرنے والے کیلئے بشارت

۲۹۴۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَّاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَّسُنَّةٍ وَّمَاتَ عَلٰى تُقًى وَّشَهَادَةٍ وَّمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص وصیت کر کے مرا (یعنی کچھ مال کی وصیت راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے مرتے وقت کی) وہ راہ مستقیم اور طریقہ سنت پر مرا اور تقوی و شہادت پر مرا اور اس حال میں مرا کہ اس کے لئے بخشش کی گئی۔ (ابن ماجہ)

کافروں کو اعمال نیک کا ثواب نہیں پہنچتا

۲۹۴۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں چنانچہ ان کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے۔ پھر ان کے دوسرے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ باقی غلاموں کو بھی اپنے باپ کی طرف سے آزاد کر دیں

حَتّٰی اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْہُ مِائَۃُ رَقَبَۃٍ وَّاِنَّ ھِشَامًا اَعْتَقَ عَنْہُ خَمْسِیْنَ وَبَقِیَتْ عَلَیْہِ خَمْسُوْنَ رَقَبَۃً اَفَاُعْتِقُ عَنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَوْکَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْہُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْہُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْہُ بَلَغَہٗ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

پھر انھوں نے اپنے دل میں سوچا کہ اس کے متعلق نبی صلعم سے دریافت کرلیا جائے۔ چنانچہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ میرے والد نے سو غلاموں کو آزاد کرنے کی وصیت کی تھی۔ ہشام نے پچاس غلام تو آزاد کر دیئے ہیں پچاس باقی ہیں کیا میں باقی کو بھی آزاد کر دوں آپ نے فرمایا۔ اگر وہ مسلمان ہوتا اور پھر تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو ان کا ثواب اس کو پہنچتا (چوں کہ وہ کافر مرا ہے اس لئے یہ سب کچھ اس کے لئے بے فائدہ ہے)۔ (ابوداؤد)

وارثوں کا حق مارنے والے کے لئے وعید

۲۹۴۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِیْرَاثَ وَارِثِہٖ قَطَعَ اللّٰہُ مِیْرَاثَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ)

حضرت انس رض نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا قیامت کے روز خدا وند تعالیٰ جنت میں اس کی میراث کاٹ لے گا (یعنی بہشت میں اس کو نہ جانے دے گا) (ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے)۔

کِتَابُ النِّکَاحِ　نکاح کا بیان

فصل اوّل

جوانوں کو نکاح کرنے کا حکم

۲۹۴۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جوانو! تم میں سے جو شخص اسباب جماع (نفقہ اور مہر) کی قوت رکھے اس کو چاہیئے کہ نکاح کرے اِس لئے کہ نکاح گناہ کو محفوظ اور فرج (شرم گاہ) کو مصئون رکھتا ہے اور جو شخص طاقت نہ رکھے اس کو چاہیئے کہ روزہ رکھے اس لئے کہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے (بخاری و مسلم)

تبتل کی ممانعت

۲۹۴۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ اَلتَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَہٗ لَاخْتَصَیْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رض کو عورتوں سے ترک تعلق کی اجازت نہیں دی۔ اگر آپ ان کو اجازت مرحمت فرما دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔ (بخاری و مسلم)

دیندار عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے

۲۹۴۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت سے چار باتوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے، مالدار ہونے کے سبب سے، حسب کی وجہ سے، حُسن کے سبب سے اور مذہب کی وجہ سے۔ ان میں سے جس نے دین و مذہب کے سبب سے نکاح کیا وہ کامیاب ہوا اور خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ (اگر تو مال حسب اور حُسن کے سبب نکاح کرے۔) (بخاری و مسلم)

نیک بخت عورت دنیا کی بہترین متاع ہے

۲۹۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضہ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ساری دنیا متاع ہے (یعنی دنیوی فائدہ) اور دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے۔ (مسلم)

قریش کی نیک بخت عورتوں کی فضیلت

۲۹۴۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِیْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ يَدِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں (یعنی عرب کی عورتوں میں) بہترین عورتیں قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں جو چھوٹے بچوں پر نہایت شفیق اور شوہر کے مال کی محافظ و امین ہوتی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

عورتوں کا فتنہ زیادہ نقصان دہ ہے

۲۹۵۰ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُسامہ رضہ بن زید نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں کوئی فتنہ نہیں چھوڑتا۔ (بخاری)

عورت کے فتنہ سے بچو

۲۹۵۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِی النِّسَاءِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا (نہایت) شیریں اور سبز یعنی نظر میں پسندیدہ چیز ہے اور خدا تم کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کس طرح عملی زندگی بسر کرتے ہو، پس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اس لئے کہ بنو اسرائیل کی تباہی کا فتنہ بھی عورتیں تھیں۔ (مسلم)

وہ تین چیزیں جن میں نحوست ہوتی ہے

۲۹۵۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہو نحوست

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلشُّؤْمُ فِيْ ثَلٰثَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ۔

عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، عورت میں گھر میں اور جانور میں۔ (بخاری و مسلم)

اپنے نکاح کے لئے کنواری عورت کو ترجیح دو

۲۹۵۳/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں نبی صلعم کے ساتھ تھے جب ہم واپس ہو کر مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نئی نئی شادی کی ہے (کیا میں آگے چلا جاؤں؟) آپ نے پوچھا تو نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کیا بیوہ سے۔ فرمایا، تو نے کنواری سے شادی کیوں نہیں کی، تاکہ تو اس کے ساتھ کھیلتا اور وہ تیرے ساتھ کھیلتی (یعنی بے تکلفی سے زندگی بسر ہوتی) پھر جب ہم مدینہ میں پہنچ گئے تو اپنے اپنے گھروں کو ہم نے جانے کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا ٹھہرو۔ ہم رات کے وقت گھروں میں جائیں گے۔ تاکہ عورتیں پریشان بالوں میں کنگھی کریں اور زیر ناف بالوں کو صاف کریں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

وہ تین شخص جن کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرماتا ہے

۲۹۵۴/۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ اَلْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین شخص ہیں جن کی مدد اللہ پر واجب ہے۔ ایک تو مکاتب غلام جو اپنا بدل کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ دوسرا وہ نکاح کرنے والا شخص جس کا مقصد نکاح سے زنا کاری سے بچنا ہو اور تیسرا خدا کی راہ میں لڑنے والا۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

عورت کے ولی کے لئے ایک ضروری ہدایت

۲۹۵۵/۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اگر کوئی ایسا شخص تمہارے پاس نکاح کا پیام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی اور خوش ہو تو اس کا پیام منظور کر کے اس سے نکاح کر دو اگر نہ کرو گے تو زمین پر سخت فتنہ برپا ہوگا۔

محبت کرنے والی عورت سے نکاح کرو

۲۹۵۶/۱۲ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت معقل بن یسار رضؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم اس عورت سے نکاح کرو جو شوہر سے محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو اس لئے کہ میں تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

کنواری سے نکاح کرنا زیادہ بہتر ہے

۲۹۵۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ عُوَيْمِ ابْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا)

حضرت عبد الرحمٰن بن سالم بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ رضؓ انصاری اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تم کنواری عورتوں سے نکاح کرو اس لئے کہ وہ شیریں کلام بہت بچے جننے والی اور تھوڑے پر راضی رہنے والی ہوتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

فصل سوم

نکاح کی ایک خصوصیت

۲۹۵۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ تم نے کوئی ایسی چیز نکاح کے سوا نہ دیکھی ہوگی جو دو شخصوں کے درمیان (جو ایک دوسرے سے بالکل اجنبی ہوں) اتنے درجہ کی محبت پیدا کر دے۔ (ابن ماجہ)

آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی فضیلت

۲۹۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اس امر کا خواہشمند ہو کہ وہ خدا سے پاک اور پاکیزہ حال میں ملاقات کرے اس کو چاہئے کہ وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔ (ابن ماجہ)

نیک بخت بیوی کی خصوصیات

۲۹۶۰ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ)

حضرت ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کا مومن بندہ خدا سے تقویٰ (خوف) کے بعد جو چیز سب سے بہتر اپنے لئے انتخاب کرتا ہے وہ نیک بخت عورت ہے (ایسی عورت) جس کو وہ (کسی بات کا) حکم دے تو وہ فوراً اس پر عمل کرے۔ اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کا دل خوش کرے۔ اس کو قسم دے تو وہ قسم کو پورا کرے۔ اور وہ غائب ہو تو اپنی عصمت اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔ (ابن ماجہ)

نکاح آدھا دین ہے

۲۹۶۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین پورا کیا اب اس کو چاہئے کہ باقی آدھے دین میں سے خوف و تقوٰے کرے۔ (بیہقی)

کون سا نکاح بابرکت ہے

۲۹۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مَؤُنَۃً۔ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

نے فرمایا ہے بابرکت نکاح وہ ہے جو محنت کے لحاظ سے آسان ہو (یعنی جس کا مہر کم ہو اور عورت زیادہ مصارف کے لئے مرد کو پریشان نہ کرے بلکہ جو کچھ مل جائے اس پر قناعت کرے)۔ (بیہقی)

بَابُ النَّظَرِ اِلَی الْمَخْطُوْبَۃِ وَبَیَانِ الْعَوْرَاتِ

جن اعضا کو چھپانا واجب ہے اُن کا اور منسوبہ کو دیکھنے کا بیان

فصل اوّل

اپنی منسوبہ کو دیکھ لینا مستحب ہے

۲۹۶۳ (۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کو ایک نظر دیکھ لو اس لئے کہ انصاری عورت کی آنکھوں میں کچھ خرابی ہوتی ہے؟ (مسلم)

کسی عورت کے جسم کا حال اپنے شوہر سے بیان نہ کرو

۲۹۶۴ (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ فَتَنْعَتَھَا لِزَوْجِھَا کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن مسعودؓ رضہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کوئی عورت اپنے برہنہ جسم کو کسی عورت سے نہ لگائے اور پھر اُس کی عورت جسمانی خوبیوں کو اپنے شوہر سے بیان نہ کرے کیونکہ (کسی عورت کی جسمانی خوبی کو مرد کے سامنے بیان کرنا گویا اس عورت کو دکھانا ہے۔ (بخاری ومسلم)

عورتوں اور مردوں کے لئے چند ہدایات

۲۹۶۵ (۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْاَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْاَۃِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تُفْضِی الْمَرْاَۃُ اِلَی الْمَرْاَۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ (رواہ مسلم)

حضرت ابوسعید رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مرد عورت کی شرمگاہ یا برہنہ جسم کو نہ دیکھے اور نہ عورت عورت کے برہنہ جسم کو دیکھے اور نہ دو مرد ایک کپڑے میں جمع ہوں، اور نہ دو برہنہ عورتیں ایک کپڑے میں اکٹھی ہوں۔ (مسلم)

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت گزینی کی ممانعت

۲۹۶۶ (۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَۃٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خبردار کوئی شخص کسی جوان عورت کے ساتھ تنہائی میں رات بسر نہ کرے۔ ہاں وہ شخص خلوت میں رہ سکتا ہے جو عورت کا شوہر یا محرم ہو) محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو۔ (مسلم)

۲۹۶۷/۵ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جب کہ کسی جگہ اجنبی عورتیں ہوں اور تخلیہ ہو یا عورتیں برہنہ بیٹھی ہوں وہاں ہرگز نہ جاؤ۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم کیا آپ حموؑ کے داخل ہونے کو برا سمجھتے ہیں؟ فرمایا حمو تو موت ہے (یعنی تباہ کن فتنہ ہے)۔ (بخاری و مسلم)

معالج عورت کا جسم دیکھ سکتا ہے

۲۹۶۸/۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اِسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے رسول اللہ صلعم سے سینگی کھنچوانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ابوطیبہ کو سینگی کھینچنے کا حکم دے دیا۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ ابوطیبہ رضؓ یا تو ام سلمہؓ کے رضاعی دودھ شریک بھائی تھے یا ابھی نابالغ تھے۔ (مسلم)

کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جانے کا مسئلہ

۲۹۶۹/۷ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر رضؓ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے اجنبی عورت پر ناگہاں نظر پڑجانے کی بابت پوچھا۔ آپ نے فرمایا فوراً نظر پھیر لو (یعنی اس کی طرف ارادہ کرکے دیکھتے نہ رہو)۔ (مسلم)

کسی اجنبی عورت کو دیکھ کر برا خیال پیدا ہو تو بیوی کے پاس چلا جائے

۲۹۷۰/۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ عورت آتی ہے شیطان کی صورت میں اور جاتی ہے شیطان کی شکل میں، پس تم کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور دل میں اس کی خلش یا محبت پیدا ہونے لگے تو وہ فوراً اپنے گھر چلا جائے اور اپنی بیوی سے جماع کرے، اس لئے یہ جماع دل کے تردد کو دور کردے گا۔ (مسلم)

فصل دوم

اپنی منسوبہ کو نکاح سے پہلے دیکھ لینا مستحب ہے۔

۲۹۷۱/۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى مَا يَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کسی عورت کو نکاح کا پیام دے اس کو چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو اس عورت کو ایک نظر دیکھ لے (تاکہ اس کی جسمانی حالت کا اندازہ ہوجائے)۔ (ابوداؤد)

۲۹۷۲/۱۰ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے اس

لہ "حمو" شوہر کے قرابت داروں کو کہتے ہیں۔ جیسے بھائی بھتیجا وغیرہ۔ شوہر کا باپ اور اپنا بیٹا حمو کی تعریف میں داخل نہیں ہیں۔ ۱۲ مترجم

وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس کو دیکھ لو اس لئے کہ جن دو اجنبیوں میں محبت پیدا کی جائے گی ان کو باہم ایک نظر دیکھ لینا چاہیئے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

کوئی اجنبی عورت نظر پڑے تو اپنی بیوی پر تسکین حاصل کرو

۲۹۷۳/۱۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَاَتٰى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيْبًا وَّعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَاَخْلَيْنَهٗ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ رَاٰى اِمْرَاَةً تُعْجِبُهٗ فَلْيَقُمْ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک عورت کو دیکھا جو آپ کو اچھی معلوم ہوئی۔ آپ (فوراً) حضرت سودہؓ کے ہاں پہنچے۔ وہ اُس وقت خوشبو تیار کر رہی تھیں اور چند عورتیں ان کے پاس بیٹھی تھیں۔ عورتیں اٹھ کھڑی ہوئیں اور آپکے لئے خلوت کر دی۔ آپنے ضرورت رفع کی اور پھر فرمایا جس شخص کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو۔ وہ فوراً اپنے گھر چلا جائے اور اپنی بیوی سے صحبت کرے اِس لئے کہ اس کے پاس بھی وہی چیز ہے جو اس عورت کے پاس تھی۔ (دارمی)

عورت، بیگانی نظروں سے چھپنے کی چیز ہے

۲۹۷۴/۱۲ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعودرضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو مرد کی نگاہ میں بہت بہتر صورت میں دکھاتا ہے۔ (ترمذی)

کسی عورت پر اتفاقی نظر پڑنے کے بعد دوسری نظر ڈالنا جائز نہیں ہے

۲۹۷۵/۱۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا۔ علی رضؓ! (عورت پر) نظر پڑنے کے بعد دوبارہ نظر نہ ڈال۔ پہلی (اتفاقی) نظر تیرے لئے جائز ہے، دوبارہ دیکھنا جائز نہیں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔)

اپنی لونڈی کا نکاح کر دینے کے بعد اسے اپنے لئے حرام سمجھو

۲۹۷۶/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ عَبْدَهٗ اَمَتَهٗ فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلٰى عَوْرَتِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا دُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب تم میں سے کوئی شخص اپنی لونڈی کے ساتھ اپنے غلام کا نکاح کر دے تو پھر لونڈی کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر لونڈی کے ناف سے نیچے گھٹنے (زانو) تک کا جسم نہ دیکھے۔ (ابوداؤد)

ران جسم کا مستور حصہ ہے

۲۹۷۷/۱۵ وَعَنْ جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جرہد رضؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ تجھ کو معلوم

وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَۃٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ)

نہیں کہ ران شرمگاہ ہے۔ یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۹۷۸/۱۶ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا عَلِیُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَکَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی فَخِذِ حَیٍّ وَّلَا مَیِّتٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے جناب علی رضؓ سے فرمایا۔ علی رضؓ اپنی ران کو نہ کھول اور نہ کسی زندہ اور مُردہ کی ران دیکھ۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۹۷۹/۱۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَعْمَرٍ وَّفَخِذَاہُ مَکْشُوْفَتَانِ قَالَ یَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَیْکَ فَاِنَّ الْفَخِذَیْنِ عَوْرَۃٌ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت محمد بن جحش رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم معمر رضؓ کے قریب سے گزرے اس وقت ان کی رانیں کھلی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا: معمر رضؓ! اپنی رانوں کو ڈھانک اس لئے کہ رانیں شرم گاہ میں شامل ہیں۔ (شرح السنۃ)

بغیر ضرورت تنہائی میں بھی ستر کھولنا جائز نہیں

۲۹۸۰/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالتَّعَرِّیَ فَاِنَّ مَعَکُمْ مَنْ لَّا یُفَارِقُکُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِیْنَ یُفْضِی الرَّجُلُ اِلٰی اَھْلِہٖ فَاسْتَحْیُوْھُمْ وَاَکْرِمُوْھُمْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے آپ کو برہنہ ہونے سے بچاؤ۔ اگرچہ خلوت (تنہائی) میں ہو اس لئے کہ تمہارے ساتھ دو (فرشتے) ہیں جو صرف پاخانہ اور مجامعت کے وقت تم سے جدا ہوتے ہیں، ان سے حیا کرو اور ان کی عزت کرو۔ (ترمذی)

عورت، مرد کو دیکھ سکتی ہے یا نہیں؟

۲۹۸۱/۱۹ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَیْمُوْنَۃُ اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی لَا یُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں اور میمونہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ (ابن ام مکتوم رضؓ نابینا) آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ص! وہ تو اندھے ہیں ہم کو نہیں دیکھ سکتے۔ آپ نے فرمایا کیا تم بھی اندھی ہی ہو کہ ان کو نہیں دیکھ سکتیں۔ (ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی)

خلوت میں بھی اپنا ستر چھپائے رکھو

۲۹۸۲/۲۰ وَعَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْفَظْ عَوْرَتَکَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِکَ اَوْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ خَالِیًا قَالَ فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰی مِنْہُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت بہز بن حکیم رضؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنی شرم گاہ کو پردہ میں رکھ مگر اپنی بیوی اور لونڈی سے نہ چھپا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر آدمی تنہا ہو اس وقت بھی شرم گاہ کو چھپائے۔ فرمایا خدا سے شرم وحیا کرنا بہت زیادہ مناسب ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہو

۲۹۸۳/۲۱ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر نبی صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مرد جب کسی

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطٰنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عورت کے ساتھ تنہائی میں یک جا ہوتا ہے تو وہاں تیسری ہستی شیطان کی ہوتی ہے (جو دونوں کے دلوں میں جماع کی خواہش کو پیدا کر دیتی ہے۔ (ترمذی)

۲۹۸۴/۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ ان عورتوں کے پاس نہ جاؤ جن کے خاوند باہر سفر میں ہیں اس لئے کہ ایسے مواقع پر شیطان خون کی طرح تمام رگوں میں بھی دوڑ جاتا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا شیطان آپ کی رگوں میں بھی دوڑ جاتا ہے ؟ آپ نے فرمایا مجھ میں بھی۔ لیکن خداوند تعالے میری مدد فرماتا ہے اور میں اس سے محفوظ رہتا ہوں۔ (ترمذی)

غلام اپنی مالکہ کے حق میں اجنبی مرد کی طرح ہے

۲۹۸۵/۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا وَعَلٰى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهٖ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَاِذَا غَطَّتْ بِهٖ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ اِنَّمَا هُوَ اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ کے پاس تشریف لائے اس وقت وہ غلام جس کو آپ نے فاطمہؓ کو عطا فرمایا تھا فاطمہؓ کے پاس موجود تھا اور فاطمہ ایسا کپڑا جسم پر ڈالے ہوئے تھیں جس سے سر کو ڈھانکتی تھیں تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں کو ڈھانکتی تھیں تو سر کھل جاتا تھا جب رسول اللہ صلعم نے دیکھا کہ فاطمہ جسم کو چھپانے کی غیر معمولی کوشش کر رہی ہیں تو آپ نے فرمایا کچھ نہیں (فاطمہ) صرف تیرا باپ ہے اور تیرا غلام ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

عورتوں میں مخنث کے آنے کی ممانعت

۲۹۸۶/۲۴ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما تھے اور گھر میں ایک مخنث (زنانہ) موجود تھا۔ اس نے عبداللہ بن امیہؓ (ام سلمہ کے بھائی) سے کہا: عبداللہؓ! اگر خدا تعالے نے کل تم کو طائف پر فتح بخشی تو میں تم کو غیلان کی بیٹی کو دکھاؤں گا۔ وہ چار کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ کے ساتھ جاتی ہے (یعنی وہ اتنی موٹی ہے کہ جب آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار شکنیں پڑی ہوئی ہوتی ہیں اور جب جاتی ہے تو اس کی پشت پر آٹھ شکنیں نظر آتی ہیں۔ یہ غیلان کی بیٹی کی تعریف ہے عرب میں موٹی عورت کو پسند کرتے تھے) نبی صلعم نے (یہ سنکر) فرمایا۔ یہ زنانہ (لوگ) تمہارے پاس نہ آیا کریں۔ (بخاری ومسلم)

برہنگی کی ممانعت

۲۹۸۷/۲۵ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيْلًا فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَقَطَ عَنِّيْ ثَوْبِيْ

حضرت مسور بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ میں ایک بھاری پتھر اٹھائے ہوئے چلا آرہا تھا کہ میرا کپڑا (تہبند یا چادر) کھل کر گر پڑا

فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَہٗ فَرَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ خُذْ عَلَیْکَ ثَوْبَکَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاۃً۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اور میں کپڑے کو بوجھ کی وجہ سے نہ اٹھا سکا۔ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو برہنہ دیکھا تو فرمایا۔ پہلے کپڑا باندھ لو اور برہنہ نہ چلا کرو۔ (مسلم)

شرم وحیا کا انتہائی درجہ

۲۹۸۸ / ۲۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اَوْمَا رَاَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شرم گاہ کو کبھی نہیں دیکھا۔ (ابن ماجہ)

حسین عورت کی طرف نظر اٹھ جانے کے بعد نظر کو پھیر لینے کا اجر

۲۹۸۹ / ۲۷ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَاَۃٍ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَہٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰہُ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَھَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابی امامہ رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس مسلمان بندہ کی نظر (اتفاقی طور پر) کسی حسین عورت پر پڑجائے اور وہ فوراً نظر کو پھیر لے تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ ایک ایسی عبادت عنایت فرمائے گا جس کا لطف اس کو حاصل ہوگا۔ (احمد)

ممنوع النظر چیز کی طرف قصداً دیکھنے والے کیلئے وعید

۲۹۹۰ / ۲۸ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)۔

حسن رح سے مرسلاً روایت ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھ کو صحابہ رض سے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خدا کی اس شخص پر لعنت ہو جو (کسی کی شرم گاہ کو) دیکھے اور اس پر بھی لعنت (جس کی شرم گاہ کو) دیکھا گیا ہو۔ (بیہقی)

بَابُ الْوَلِیِّ فِی النِّکَاحِ وَاسْتِیْذَانِ الْمَرْاَۃِ !

ولایتِ نکاح اور عورت سے نکاح کی اجازت لینے کا بیان

فصلِ اوّل

نکاح سے پہلے عورت کی اجازت حاصل کر لینی چاہیئے

۲۹۹۱ / ۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ اِذْنُھَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت حاصل نہ کرلی جائے۔ اور اسی طرح کنواری عورت کا نکاح نہ کیا جائے، جب تک کہ اس سے دریافت نہ کرلیا جائے۔ صحابہ رض نے عرض کیا یارسول اللہ کنواری (شرم وحیا کرتی ہے) اس سے کیونکر اجازت حاصل کی جائے؟ آپ نے فرمایا اس کی اجازت یہ ہے کہ خاموش رہے (یعنی طلبِ اذن کے بعد خاموش رہے)۔ (بخاری ومسلم)

۲۹۹۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا مِنْ وَلِیِّھَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِھَا وَاِذْنُھَا صُمَاتُھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا مِنْ وَلِیِّھَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُھَا سُکُوْتُھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا مِنْ وَلِیِّھَا وَالْبِکْرُ یَسْتَاْذِنُھَا اَبُوْھَا فِیْ نَفْسِھَا وَاِذْنُھَا صُمَاتُھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ بیوہ عورت (اپنے نکاح کے معاملہ میں) اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے (یعنی نکاح کی اجازت دینے یا نکاح کے معاملہ میں) اور کنواری عورت بھی اس کی حقدار ہے کہ اس سے نکاح کی اجازت حاصل کی جائے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیوہ عورت اپنے ولی سے اپنے معاملات نکاح وغیرہ کا زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری عورت سے بھی اجازت حاصل کی جائے اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بیوہ زیادہ حق دار ہے اپنے ولی سے اور کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت اس کا باپ حاصل کرے، اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔ (مسلم)

بیوہ اپنی مرضی کے خلاف ہو جانے والے نکاح کو رد کر سکتی ہے

۲۹۹۳ وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاھَا زَوَّجَھَا وَھِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِھَتْ ذٰلِکَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِکَاحَہٗ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ مَاجَۃَ نِکَاحَ اَبِیْھَا۔)

حضرت خنسار بنت خذام رضؓ کہتی ہیں وہ بیوہ تھیں کہ ان کا نکاح ان کے والد نے کسی کے ساتھ کر دیا اور وہ اس نکاح سے خوش نہ تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے وہ نکاح توڑ دیا۔ (بخاری)

آنحضرتؐ سے نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر

۲۹۹۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا وَھِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَزُفَّتْ اِلَیْہِ وَھِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُھَا مَعَھَا وَمَاتَ عَنْھَا وَھِیَ بِنْتُ ثَمَانِیْ عَشَرَۃَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا جب کہ ان کی عمر سات سال کی تھی اور ان کو رسول اللہ صلعم کے گھر بھیجا گیا جب ان کی عمر نو سال کی تھی اور ان کے کھلونے (کھیلنے کے) ان کے ساتھ تھے اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سے جدا ہوئے یعنی وفات پائی اس وقت ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ (مسلم)

فصل دوم

کم سن لڑکی کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا

۲۹۹۵ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۹۹۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَھَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ — فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِھَا فَلَھَا الْمَھْرُ بِمَا

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو عورت اپنا نکاح اپنے ولی کی اجازت کے بغیر کرے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ پھر اگر اس عورت کے ساتھ اس کے شوہر نے مجامعت کر لی ہے تو اس کی شرمگاہ سے فائدہ

اُسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ۔)

اٹھانے کا مہر شوہر پر واجب ہے اور اگر کسی عورت کی ولایت میں اختلاف واقع ہو تو اس عورت کا ولی بادشاہ ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

بغیر گواہوں کے نکاح صحیح نہیں ہوتا

۲۹۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَغَايَا اللَّاتِيْ يَنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو عورتیں گواہوں کے بغیر نکاح کر لیتی ہیں وہ زنا کرنے والی ہیں (ترمذی) ترمذی کا قول ہے کہ یہ حدیث ابن عباس رضؓ پر موقوف ہے (یعنی ان کا قول ہے اور یہی صحیح ہے)۔

نکاح کی طلب اجازت کے وقت عورت کی خاموشی ہی اس کی رضا ہے

۲۹۹۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ، کنواری عورت سے نکاح کے معاملہ میں اجازت حاصل کیجائے، (اگر دریافت کرنے پر) وہ خاموش رہے تو اسی کو اس کی اجازت سمجھا جائے اور اگر انکار کرے تو اس پر جبر نہ کیا جائے (ترمذی ابوداؤد نسائی) دارمی نے اس کو ابوموسیٰ رضؓ سے روایت کیا ہے۔

غلام کا نکاح اس کے آقا کی اجازت کے بغیر صحیح نہیں ہوتا

۲۹۹۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

فصل سوم

بالغہ اپنے نکاح کے معاملہ میں خود مختار ہے

۳۰۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ اس نکاح سے ناخوش ہے۔ آپ نے اس کو (فسخ ابقاء نکاح کا) اختیار دے دیا۔ (ابوداؤد)

بالغہ عورت کا نکاح ولی کو کرنا مستحب ہے

۳۰۰۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح (اپنے اختیار سے) کرے اس لئے کہ جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے وہ زنا کرنے والی ہے۔ (ابن ماجہ)

اولاد کے تئیں باپ کے فرائض

۳۰۰۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

حضرت ابوسعید رضؓ اور ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنْ اِسْمَہٗ وَاَدَبَہٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْہُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

نے فرمایا ہے جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے، اس کو ادب (آداب و احکامِ شرع اور علم سکھائے پھر جب وہ بالغ ہو تو اس کا نکاح کر دے اور بالغ ہونے پر اگر اس کا نکاح نہ کیا گیا اور لڑکا گناہ میں مبتلا ہوا تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (بیہقی)

لڑکی کے بالغ ہوتے ہی اس کا نکاح کردو

۳۰۰۳/۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی التَّوْرٰۃِ مَکْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُہٗ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ سَنَۃً وَلَمْ یُزَوِّجْہَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَیْہِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

حضرت عمر بن خطابؓ اور انس بن مالک رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ توراۃ میں لکھا ہے جس شخص کی بیٹی بارہ برس کی ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے تو بیٹی جو گناہ کریگی اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (بیہقی)

بَابُ اِعْلَانِ النِّکَاحِ وَالْخُطْبَۃِ وَالشَّرْطِ

نِکاح کے اعلانُ خطبہ اور شرط کا بیانُ

فصلُ اوّلُ

نکاح کے وقت دف بجانا جائز ہے

۳۰۰۴/۱ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِكَ مِنِّیْ فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَنَا یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِیْ یَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰھُنَّ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ دَعِیْ ھٰذِہٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ربیع بنت معوذ بنت عفرارضؓ کہتی ہیں کہ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے میں جب کہ میں اپنے شوہر کے ہاں نکاح کے بعد آئی تھی، ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح کہ تم میرے بستر پر بیٹھے ہو۔ (یہ خطاب اس شخص سے ہے جس کو یہ حدیث سُنائی جا رہی ہے) گھر میں جو لڑکیاں موجود تھیں انھوں نے دَف بجایا اور ہمارے آبا میں سے جو لوگ بدر کی جنگ میں مارے گئے تھے ان کی خوبیاں بیان کرنی شروع کیں۔ ان میں سے ایک لڑکی نے یہ بھی کہا کہ، اور ہم میں (وہ) نبی ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں۔ آپ نے (یہ سُن کر) فرمایا اس کو چھوڑ دو (یعنی یہ بات نہ کہو) وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔ (بخاری)

۳۰۰۵/۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَۃٌ اِلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک عورت انصار سے ایک شخص سے نکاح کرکے لایا۔ نبی صلعم نے فرمایا۔ کیا تمہارے ساتھ کھیل (دف یعنی گانا بجانا) نہیں ہے، انصار کو گانا بہت پسند ہے۔ (بخاری)

شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا مستحب ہے

۳۰۰۶ وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِیْ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّیْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور (تین برس بعد) شوال ہی میں مجھ کو اپنے گھر لائے۔ پھر رسول اللہ صلعم کی بیویوں میں مجھ سے زیادہ کون خوش نصیب ہے (شوال میں نکاح کرنا اور دلہن کو گھر میں لانا بُرا سمجھا جاتا تھا)۔ (مسلم)

مہر ادا کرنے کی تاکید

۳۰۰۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهٖ الْفُرُوْجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ان شرطوں میں جن کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے وہ شرط ہے جس کے ذریعہ تم نے اپنے لئے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے (یعنی مہر) (بخاری و مسلم)

کسی دوسرے کی منسوبہ کو اپنے نکاح کا پیغام نہ دو

۳۰۰۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی شخص دوسرے کے پیام نکاح پر اپنا پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرلے یا نکاح کا خیال ترک کردے۔ (بخاری و مسلم)

عورت اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے کسی دوسری عورت کو طلاق نہ دلوائے

۳۰۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلِتَنْكِحَ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی عورت اپنی (دینی) بہن کو طلاق دلوانے کی خواہش نہ کرے تاکہ اس پیالہ کو خالی کردے (یعنی اس کو بے شوہر کا بنا دے) اور خود اس (کے شوہر) سے نکاح کرلے۔ اس لئے کہ جو کچھ اُس کے لئے مقدر کیا گیا ہے وہ اس کے ہی لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

شغار کی ممانعت

۳۰۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ اِبْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ اِبْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے اور شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی کے ساتھ اس شرط سے کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کردے اور دونوں میں مہر کچھ نہ ہو۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اسلام میں شغار (جائز) نہیں ہے۔

متعہ کی ممانعت

۳۰۱۱ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۱۲ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمہ بن اکوع رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس کے سال میں صرف تین دن کے لئے متعہ کی اجازت دیدی تھی پھر اس سے منع فرما دیا۔ (مسلم)

فصل دوم

۳۰۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَأُ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْاٰيٰتِ الثَّلٰثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَبَعْدَ قَوْلِهٖ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ عَظِيْمًا ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهٖ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہم کو نماز میں پڑھنے کی تشہد (التحیات) اور کسی حاجت و ضرورت کے موقع پر پڑھنے کی تشہد سکھائی۔ نماز میں پڑھنے کی تشہد (التحیات) تو یہ ہے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور حاجت کے موقع پر پڑھنے کی تشہد یہ ہے: أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور (اس کے بعد) نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ آیات پڑھتے: يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔ ابن ماجہ نے اپنی روایت میں أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کے بعد نَحْمَدُهٗ کا لفظ زیادہ کیا ہے۔ اور مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا کے بعد وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا بڑھایا ہے۔ اور دارمی نے عَظِيْمًا کے بعد لکھا ہے کہ اس کے بعد اپنی حاجت بیان کرے اور شرح السنۃ میں حضرت ابن مسعودؓ سے اس تشہد کو نکاح کے خطبہ میں نقل کیا ہے۔

خطبہ کے بغیر نکاح بے برکت رہتا ہے

۳۰۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ خُطْبَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا تَشَھُّدٌ فَھِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

فرمایا ہے جس نکاح میں خطبہ (یعنی خدا کی حمد وثنا) نہ پڑھا جائے وہ نکاح ایسا ہے جیسے کٹا ہوا ہاتھ (یعنی بے کار) (ترمذی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۱۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَءُ فِیْہِ بِحَمْدِ اللہِ فَھُوَ اَقْطَعُ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس اہم وشان دار کام کو خدا کی حمد وثنا کے بغیر شروع کیا جائے وہ ابتر و بے برکت ہے۔ (ابن ماجہ)

نکاح کا اعلان کرنا مستحب ہے

۳۰۱۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاجْعَلُوْہُ فِی الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالدُّفُوْفِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح مسجدوں میں پڑھا یا کرو اور نکاح کے بعد دف بجایا کرو۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۳۰۱۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِی النِّکَاحِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت محمد بن حاطب الجمحی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلال و حرام کے درمیان اعلان کرنے اور دف بجانے کا فرق ہے (یعنی نکاح کا اعلان کرنا حلال وحرام کے درمیان فرق کو ظاہر کرتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

شادی میں گانے کی اجازت

۳۰۱۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ عِنْدِیْ جَارِیَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ اَلَا تُغَنِّیْنَ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ (رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی میں نے اس کا نکاح کیا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ عائشہ تم گانا نہیں کراتیں؟ قوم انصار گانے کو بہت پسند کرتی ہے۔ (صحیح ابن حبان)

۳۰۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنْکَحَتْ عَائِشَۃُ ذَاتَ قَرَابَۃٍ لَّھَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَھْدَیْتُمُ الْفَتَاۃَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَھَا مَنْ تُغَنِّیْ قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِیْھِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَھَا مَنْ یَّقُوْلُ اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک رشتہ دار انصاری عورت کا نکاح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا۔ کیا تم نے لڑکی کو اس کے پاس بھیجا عرض کیا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اس کے ساتھ کسی گانے والے کو بھی بھیجا ہے عرض کیا نہیں۔ فرمایا انصار ایک ایسی قوم ہے جس میں گانے کا شوق ہے کاش تم اس کے ساتھ کسی شخص کو بھیجتے جو یہ گاتا ہوتا ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے خداوند تعالیٰ تم کو بھی زندہ وسلامت رکھے اور ہم کو بھی۔ (ابن ماجہ)

دو نکاحوں میں پہلا نکاح درست ہے

۳۰۲۰ وَعَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس عورت کا

وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ زَوَّجَهَا وَلِیَّانِ فَهِیَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَیْعًا مِنْ رَّجُلَیْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

نکاح دو ولی کردیں تو وہ عورت اس کی ہے جس کے ساتھ پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص دو آدمیوں کے ہاتھوں کوئی چیز فروخت کرے وہ پہلے خریدار کی ہے (یعنی دوسرا یا بعد کا نکاح باطل ہے اور اسی طرح دوسری بیع۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

فصل سوم

متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا

۳۰۲۱ / ۱۸ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِیْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَّسْتَمْتِعَ فَكَانَ اَحَدُنَا یَنْكِحُ الْمَرْاَۃَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جہاد میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ جایا کرتے تھے اور عورتیں ہمارے ہمراہ نہیں ہوتی تھیں ہم نے عرض کیا۔ کیا ہم خصی ہوجائیں؟ نبی صلعم نے ہم کو اس سے منع فرمایا اور پھر متعہ کی اجازت دے دی۔ ہم میں سے بعض لوگ کپڑے کے معاوضہ پر متعہ کرلیتے تھے۔ اس کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ یعنی ایمان والو! جن پاک چیزوں کو خدا نے تمہارے لئے حلال کیا ہے ان کو حرام نہ سمجھو۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۲۲ / ۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ یَقْدَمُ الْبَلْدَۃَ لَیْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَیَتَزَوَّجُ الْمَرْاَۃَ بِقَدْرِ مَا یُرٰى اَنَّهُ یُقِیْمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَیْئَهُ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰیَةُ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ متعہ کا جواز ابتدائے اسلام میں تھا۔ مرد جب کسی شہر میں جاتا اور وہاں اس کی شناسائی نہ ہوتی تو وہاں اتنی مدت کے لئے شادی کرلیتا تھا جتنی مدت ٹھہرنا ہوتا تھا۔ وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی تھی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس آیت کے اترنے کے بعد نکاحی بیویوں اور لونڈیوں کے سوا تمام عورتیں حرام ہوگئیں۔ (ترمذی)

شادی بیاہ کے موقع پر گانے کی اجازت

۳۰۲۳ / ۲۰ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ فِیْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ یُّغَنِّیْنَ فَقُلْتُ اَیْ صَاحِبَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلَ بَدْرٍ یُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَاِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِی اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

حضرت عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں ایک شادی میں گیا اور قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری سے ملاقات کی۔ وہاں (یعنی شادی میں) چند لڑکیاں گا رہی تھیں۔ میں نے کہا رسول اللہ صلعم کے صحابیو اور بدر کی جنگ میں شریک رہنے والو! کیا تمہارے سامنے بھی یہ (گانا) ہورہا ہے؟ انھوں نے کہا بیٹھ جا تیرا جی چاہے تو تو بھی ہمارے ساتھ سن اور چاہے واپس چلا جا اس لئے کہ رسول اللہ صلعم نے شادی کے موقعہ پر ہم کو اس کی اجازت دی ہے۔ (نسائی)

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ جن عورتوں سے نکاح حرام ہے اُن کا بیان

فصل اوّل

پھوپھی، بھتیجی یا خالہ، بھانجی کو یک وقت نکاح میں نہ رکھا جائے

۳۰۲۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی بیوی کی پھوپھی اور خالہ سے (اس کی موجودگی میں) نکاح نہ کیا جائے۔ (بخاری ومسلم)

حرمت رضاعت کا ذکر

۳۰۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ نسب سے جو اشخاص حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام ہیں (یعنی جن مردوں یا عورتوں سے نکاح نسب کے سبب سے حرام ہے۔ اسی طرح دودھ پینے سے اس عورت کے وہی عزیز حرام ہیں۔ (بخاری)

۳۰۲۶ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِیْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْأَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْیَلِجْ عَلَیْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میرا دودھ کے رشتہ کا چچا میرے پاس آیا میں نے کہلا بھیجا کہ جب تک رسول اللہ صلعم سے نہ پوچھ لوں تم کو اندر نہ بلاؤں گی۔ رسول اللہ صلعم تشریف لائے تو میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے۔ اس کو اندر بلا لیا ہوتا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلعم مجھ کو تو ایک عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے دودھ نہیں پلایا آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے اس کو اندر بلا لیا ہوتا۔ تو یہ واقعہ جب کا ہے کہ پردہ مقرر کر دیا گیا تھا۔ (بخاری ومسلم)

رضائی بھتیجی سے نکاح کرنا حرام ہے

۳۰۲۷ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِیْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَاِنَّهَا اَجْمَلُ فَتَاةٍ فِیْ قُرَیْشٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ حَمْزَةَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا آپ اپنے چچا (حمزہ رضہ) کی بیٹی کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ قریش کی ایک خوبصورت لڑکی ہے۔ آپ نے فرمایا تم کو معلوم نہیں، حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہے اور خداوند تعالےٰ نے جو چیزیں نسب سے حرام فرمائی ہیں وہی رضاعت سے حرام فرما دی ہیں۔ (مسلم)

رضاعت کی مقدار

۳۰۲۸ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ

حضرت ام فضل رضہ کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک یا دو گھونٹ دودھ پی لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا حضرت

الرَّضْعَتَانِ وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِي أُخْرَى لِأُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ هٰذِهِ رِوَايَاتٌ۔ (رواہ مسلم)

عائشہ رضہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک بار یا دو بار دودھ کی چسکی بھر لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔ (مسلم)

۳۰۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ قرآن مجید میں یہ (حکم) نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پینا جب کہ اس کے پینے کا یقین کامل ہو نکاح کو حرام کرتا ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودھ پینے کا حکم نازل ہوا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے وفات پائی اور یہ آیت قرآن میں تلاوت کی جا رہی ہے (مسلم)

مدت رضاعت کے بعد دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

۳۰۳۰ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک (دن) رسول اللہ صلعم ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کے ہاں ایک مرد بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کو یہ ناگوار ہوا۔ میں نے (آپ کی ناگواری کو محسوس کر کے) عرض کیا۔ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا غور کرو اور سوچو تمہارا بھائی کون ہو سکتا ہے۔ دودھ پینے کا اعتبار بھوک کے وقت ہے (یعنی دودھ پینے کے احکام اس وقت جاری ہو سکتے ہیں جب کہ بھوک یعنی غذا کی حالت میں دودھ پیا ہو اور دودھ غذا ہو۔ (بخاری و مسلم)

ثبوت رضاعت کے سلسلہ میں ایک عورت کی گواہی معتبر ہے یا نہیں

۳۰۳۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عقبہ بن حارث رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ابو اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا۔ پھر ایک عورت آئی اور کہا کہ عقبہ اور ابو اہاب کی بیٹی کو میں نے دودھ پلایا ہے۔ عقبہ نے اس سے کہا۔ مجھ کو یاد نہیں کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے اور نہ پہلے سے تو نے اس کی خبر مجھ کو دی۔ پھر عقبہ نے ایک آدمی کو ابو اہاب کے پاس دریافت حال کے لئے بھیجا۔ ابو اہاب نے ہم سے کہا معلوم نہیں کہ اس لڑکی کو اس عورت نے دودھ پلایا ہو۔ عقبہ رضہ رسول اللہ صلعم کے پاس مدینہ گئے اور واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تو اس کو کیوں کر (اپنے نکاح میں) رکھے گا جب کہ ظاہر ہوا کہ وہ تیری دودھ شریک بہن ہے؟ عقبہ نے اس عورت کو علیحدہ کر دیا اور اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ (بخاری)

دار الحرب سے قید کر کے لائی جانے والی عورت کا حکم

۳۰۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا

حضرت ابو سعید خدری رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حنین کی جنگ میں ایک لشکر اوطاس کی جانب روانہ کیا (اسلامی لشکر) دشمن سے لڑا اور اس پر فتح حاصل کی اور غلام و لونڈیاں گرفتار کیں۔ رسول اللہ

عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَانَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ "وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ" اَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ اس خیال سے کہ ان لونڈیوں کے مشرک شوہر موجود ہیں۔ ان لونڈیوں سے صحبت نہیں کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی اور حرام کی گئی ہیں تم پر وہ عورتیں جو شوہر دار ہیں مگر وہ حرام نہیں ہیں جن کے تم مالک ہوئے ہو اور جن کو تم لڑائیوں میں گرفتار کرکے لائے ہو۔ جب ان لونڈیوں کے عدت کے دن پورے ہوجائیں تو تمہارے لئے وہ حلال ہیں۔ (مسلم)

فصل دوم

وہ عورتیں جنہیں بیک وقت نکاح میں رکھنا ممنوع ہے

۳۰۳۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا وَالْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ بِنْتِ اُخْتِهَا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے کہ پھوپھی کے ساتھ بھتیجی کو یا بھتیجی کے ساتھ پھوپھی کو نکاح میں جمع کیا جائے یعنی بھتیجی اور پھوپھی کو نکاح میں رکھا جائے اور منع فرمایا ہے خالہ اور بھانجی کو جمع کرنے سے یعنی خالہ اور بھانجی دونوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنے سے اور یہ کہ نکاح نہ کیا جائے چھوٹے رشتہ دار کی موجودگی میں بڑے عزیز سے بڑے عزیز کی موجودگی میں چھوٹے رشتہ دار سے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ نسائی)

باپ کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے

۳۰۳۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّبِيْ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ وَّمَعَهٗ لِوَاءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اٰتِيْهِ بِرَاْسِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَاٰخُذَ مَالَهٗ وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّيْ بَدْلُ خَالِيْ۔

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میرا ماموں ابوبردہ بن نیار میرے پاس سے ہو کر گزرا اس کے ہاتھ میں جھنڈا یا نشان تھا میں نے پوچھا۔ کہاں جاتے ہو؟ اس نے کہا ایک شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو اس کا سر کاٹ کر لانے کا حکم دیا ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن کاٹ ڈالوں اور اس کا مال لے آؤں۔ اور اس روایت میں "خالی" کے بجائے عمی ہے۔

مدت رضاعت گذرنے کے بعد دودھ پینا حرمت کو ثابت نہیں کرتا

۳۰۳۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں، فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رضاعت میں سے صرف وہ رضاعت نکاح کو حرام کرتی ہے جو کہ بچہ دودھ چھوڑنے سے پہلے شیر خوارگی کی حالت میں دودھ پیئے، یعنی اس وقت جب کہ دودھ اس کی غذا ہو۔ (ترمذی)

دودھ پلانے والی کا حق کس طرح ادا ہو سکتا ہے

۳۰۳۶ وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حجاج بن حجاج اسلمی رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کون سی چیز ہے جو دودھ پلانے کے حق کو ادا کر دیتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا دودھ پلانے والی کو غلام یا لونڈی دینا کہ اس سے اس کی خدمتِ رضاعت کا حق ادا ہو جاتا ہے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

آنحضرتؐ کی طرف سے دایہ حلیمہ کی تعظیم وتکریم

۳۰۳۷ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيلَ هٰذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوطفیل غنوی رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت (یعنی دایہ حلیمہ رضؓ) آئی آپؐ نے اپنی چادر بچھا دی اور وہ اس چادر پر بیٹھ گئی۔ پھر جب وہ چلی گئی (تو ان لوگوں کو جو آپ کے اس احترام سے حیران تھے) بتلایا گیا کہ اس عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ (ابوداؤد)

چار سے زیادہ نکاح کی ممانعت

۳۰۳۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا۔ اس کے نکاح میں ایامِ جاہلیت کی دس عورتیں تھیں وہ بھی مسلمان ہو گئیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار کو رکھ لو اور باقی کو علیحدہ کر دو۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۳۰۳۹ وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت نوفل رضؓ بن معاویہ کہتے ہیں کہ میں جب مسلمان ہوا تو میرے پاس پانچ عورتیں تھیں۔ میں نے نبی صلعم سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا ایک کو علیحدہ کر دے اور چار کو باقی رکھ چنانچہ میں نے اپنی سب سے پہلی عورت کو جو بانجھ تھی اور ساٹھ برس سے میرے ساتھ زندگی بسر کر رہی تھی علیحدہ کر دیا۔ (شرح السنۃ)

دو بہنوں کو یک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی ممانعت

۳۰۴۰ وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا دونوں میں سے ایک کو انتخاب کر لے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

کافر میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کر لے تو ان دونوں کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں

۳۰۴۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت مسلمان

فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِيْ فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخِرِ وَرَدَّهَا اِلَى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهَا اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ جَمَاعَةً مِّنَ النِّسَآءِ رَدَّهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْاِسْلَامَيْنِ بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّيْنِ وَالدَّارِ مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيْدِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فَاَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ اِلَيْهِ ابْنَ عَمِّهٖ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرِدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْيِيْرَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ حَتّٰى اَسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهٗ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَاَةُ عِكْرَمَةَ ابْنِ اَبِيْ جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ حَتّٰى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَا فَثَبَتَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا. (رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا)

ہوئی اور اس نے نکاح کر لیا۔ اس کا پہلا شوہر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میں مسلمان ہو چکا تھا اور میری بیوی کو میرے مسلمان ہونے کا علم تھا (اور پھر اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا) آپؐ نے اس عورت کو دوسرے خاوند سے علیحدہ کر دیا اور پہلے خاوند کے حوالہ کر دیا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پہلے شوہر نے یہ عرض کیا کہ اس کی بیوی اس کے ساتھ مسلمان ہوئی تھی، اس لئے وہ عورت اس کو دلوا دی۔ (ابوداؤد) اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ نبی صلعم نے بہت سی عورتوں کو ان کے شوہروں کے حوالہ کر دیا تھا جب کہ وہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے۔ ان عورتوں میں سے ایک تو ولید بن مغیرہ کی بیٹی تھی جو صفوان بن امیہ کی بیوی تھی۔ یہ عورت فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی اور اس کے شوہر نے اسلام سے گریز کیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے شوہر کے پاس اس کے چچا کے بیٹے وہب بن عمیر کو بھیجا اور اپنی چادر نشان کے طور پر اس کو دی اور اس کو امان کی اطلاع دی جب صفوانؓ حاضر خدمت ہوا تو اس کو چار مہینے کے لئے امن دیا تاکہ وہ آبادیوں میں سیر کرتا پھرے اور مسلمانوں کی حالت دیکھے یہاں تک کہ صفوانؓ مسلمان ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے پاس رہی اور دوسری عورت حارث بن ہشام کی بیٹی ام حکیم تھی جو عکرمہ بن ابوجہل کی بیوی تھی۔ یہ بھی فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی تھی اور اس کا شوہر اسلام لانے سے گریز کرتا تھا۔ آخر جب عکرمہ یمن پہنچ گیا تو ام حکیم اس کے پاس گئیں اور اس کو اسلام کی ہدایت کی۔ وہ مسلمان ہو گیا، اور دونوں کا نکاح باقی رہا۔

فصل سوم

کون کون رشتہ والی عورتیں محرمات میں داخل ہیں

۳۰۴۲/۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَاَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ الْاٰيَةَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نسب کے اعتبار سے سات عورتوں سے نکاح حرام ہے اور نکاح کے ذریعہ جو رشتہ اور قرابت قائم ہو اس سے بھی سات عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ الخ

اپنی بیوی کی بیٹی سے نکاح کی ممانعت

۳۰۴۳ (۲۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَاِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ اِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ۔)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہو تو اس کے لئے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے (یعنی اس بیٹی سے جو اس کے پہلے شوہر سے ہے) اور اگر اس سے مجامعت نہیں کی ہے تو اس کی وفات یا طلاق کے بعد اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔ اور جو شخص نکاح کرے کسی عورت سے تو پھر اس کی ماں سے نکاح کرنا حرام ہے خواہ اس عورت سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔ (ترمذی۔ ترمذی کا بیان ہے کہ اسناد کے اعتبار سے یہ حدیث مستند نہیں ہے اس کے دو راوی ابن لہیعہ اور مثنی بن صباح ضعیف ہیں۔)

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ — مُباشرت کا بیان

فصل اول

مباشرت کے سلسلہ میں یہود کے ایک غلط خیال کی تردید

۳۰۴۴ (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ یہود، یہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص عورت کی پشت کی جانب شرمگاہ کے اگلے حصہ یعنی فرج میں جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ یعنی تمہاری بیویاں اور لونڈیاں تمہاری کھیتی ہیں تم کو اختیار ہے (ان کے شرم گاہ کے اگلے حصہ میں) جس طرح چاہو جماع کرو۔ (بخاری و مسلم)

عزل کا مسئلہ

۳۰۴۵ (۲) وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا۔

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ ہم عزل[۱] کرتے تھے اور قرآن نازل ہوتا رہتا تھا۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ نبی صلعم کو (ہمارا عزل کرنا) معلوم ہوا اور آپ نے اس سے منع نہ فرمایا۔

۳۰۴۶ (۳) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ جَارِيَةً

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میرے پاس ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت

[۱] "عزل" کی صورت یہ ہے کہ عورت کے ساتھ جماع کیا جائے اور جب منی خارج ہونے کے قریب ہو تو عضو کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکال لیا جائے اور باہر ہی منی کو نکال دیا جائے ۱۲ مترجم

هِيَ خَادِمُنَا وَ اَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرتی ہے اور میں اس سے جماع کرتا ہوں لیکن میں اس کو برا سمجھتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو جائے۔ آپ نے فرمایا عزل کر لیا کرو اگر تم پسند کرو اور جو چیز مقدر میں ہے وہ تو ضرور ہی پیدا ہو گی وہ شخص چلا گیا اور بہت دنوں تک نہیں آیا۔ پھر اس نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ اس کی لونڈی حاملہ ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا میں تجھ کو پہلے آگاہ کر چکا ہوں کہ جو چیز مقدر میں ہے وہ ضرور پیدا ہو گی۔ (مسلم)

۳۰۴۷/۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَ اَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّعْزِلَ وَ قُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَهُ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ بنی مصطلق کی جنگ میں ہم نبی صلعم کے ساتھ گئے اور عرب قوم کی چند لونڈیاں ہمارے ہاتھ آئیں۔ ہم کو عورتوں کی خواہش ہوئی اور تجرد ہمارے لئے مشکل ہو گیا اور ان لونڈیوں سے اس خیال سے جماع نہیں کیا کہ کہیں حمل نہ رہ جائے۔ آخر ہم نے عزل کا ارادہ کر لیا۔ پھر ہم نے سوچا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف فرما ہیں تو آپ سے دریافت کئے بغیر عزل کرنا مناسب نہیں ہے۔ چنانچہ ہم نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا عزل کو ترک کرنے میں تم کو کوئی نقصان نہیں ہے اس لئے کہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی (خواہ تم عزل کرو یا نہ کرو)۔ (بخاری)

۳۰۴۸/۵ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے عزل کی بابت پوچھا گیا (یعنی یہ کہ عزل کرنا جائز ہے یا نہیں) آپ نے فرمایا منی کے سارے پانی سے بچہ نہیں بنتا (بلکہ اس کے لئے ایک ہی قطرہ کافی ہے) اور جب خداوند تعالے کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو کوئی چیز اس کو روک نہیں سکتی۔ (مسلم)

۳۰۴۹/۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں اپنی بیوی سے عزل کیا کرتا ہوں۔ آپ نے پوچھا تو عزل کیوں کرتا ہے اس نے کہا اپنے شیر خوار بچہ کی وجہ سے ڈرتا ہوں (کہ کہیں حمل نہ رہ جائے اور بچہ کو دودھ پلانا نقصان دے) آپ نے فرمایا اگر یہ (یعنی ایام حمل میں دودھ پلانا) ضرر دیتا تو روم و فارس والوں کو ضرر و نقصان پہنچاتا (کیونکہ وہ اس کے عادی ہیں)۔ (مسلم)

۳۰۵۰/۷ وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ

حضرت جدامہ رضؓ بنت وہب کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ لوگوں کی ایک جماعت کو

وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مخاطب کرکے فرمارہے تھے کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ لوگوں کو غیلہ[1] سے منع کردوں لیکن جب میں نے دیکھا کہ روم اور فارس کے لوگ اپنی اولاد کی موجودگی میں غیلہ کرتے ہیں اور وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا (تو پھر میں نے اس ارادہ کو ترک کردیا) پھر لوگوں نے آپ سے عزل کی بابت پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا عزل کرنا بچہ کو خفیہ طریقہ پر دفن کردینا ہے اور یہ اِس آیت کے مفہوم میں داخل ہے وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ یعنی جو عورت بچہ کو زندہ دفن کرے گی اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا۔ (مسلم)

اپنی بیوی کی پوشیدہ باتوں کو افشا کرنے والے کے بارہ میں وعید

۳۰۵۱
۸
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خدا کی نگاہ میں ایسا وہ شخص بہت برا ہوگا جو اپنی بیوی سے ہم بستر ہو وہ اس کے راز کو (لوگوں پر) ظاہر کردے (یعنی جو باتیں راز و نیاز کی ہوئی ہیں، یا جو افعال و حرکات اس نے کی ہیں، ان کو بیان کرتا پھرے۔ (مسلم)

فصل دوم

ایام حیض میں بیوی کے پاس نہ جاؤ اور نہ بیوی سے بدفعلی کرو

۳۰۵۲
۹
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاۤؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ الْاٰيَةَ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم پر یہ آیت نازل کی گئی نِسَاۤؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ الخ یعنی عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جس طرح چاہو ان سے مجامعت کرو خواہ اگلی جانب میں آگے سے دخول کرو یا پیچھے کی طرف سے اور پاخانہ کے مقام میں دخول سے بچو اور حیض کی حالت میں جماع نہ کرو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۳۰۵۳
۱۰
وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاۤءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا، تم عورتوں کے پاخانے کے مقام میں صحبت نہ کرو۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

اپنی بیوی سے بدفعلی کرنے والا ملعون ہے

۳۰۵۴
۱۱
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] "غیلہ" کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ بچہ کی شیر خوارگی کے ایام میں اس کی ماں سے جماع کیا جائے۔ اور دوسرے معنی ہیں حمل کی حالت میں بچہ کو دودھ پلانا۔ عرب کے لوگ اس کو برا خیال کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس سے شیر خوار بچہ کو نقصان پہنچتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتَی امْرَأَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ہے، جو شخص اپنی عورت کی مقعد میں بدفعلی کرے وہ ملعون ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۳۰۵۵ (۱۲) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِیْ امْرَأَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص اپنی بیوی کی مقعد میں صحبت کرے، خدا اس کی طرف نظر رحمت و شفقت سے نہیں دیکھتا۔ (شرح السنۃ)

۳۰۵۶ (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَأَۃً فِی الدُّبُرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خدا اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتا جو مرد کے ساتھ یا عورت کے ساتھ اس کی مقعد میں جماع کرے۔ (ترمذی)

غیلہ کی ممانعت

۳۰۵۷ (۱۴) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِکُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُہٗ عَنْ فَرَسِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت اسماء بنت یزید رضؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے تم اپنی اولاد کو مخفی طریقہ پر قتل نہ کرو (یعنی غیلہ نہ کرو) اس لئے کہ غیلہ سوار کو کمزور کر دیتا ہے اور اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے (یعنی رضاعت کی حالت میں استقرار حمل سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے اور جوانی میں یہ کمزوری اپنا اثر دکھاتی ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

عزل کا مشروط جواز

۳۰۵۸ (۱۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّۃِ اِلَّا بِاِذْنِھَا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عمر بن خطاب رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کے ساتھ جماع میں عزل کی بلا اجازت عورت کے ممانعت فرمائی ہے (یعنی عورت کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے) (ابن ماجہ)

باب

لونڈی کو آزادی کے بعد اختیارات دینے کا بیان

فصل اول

لونڈی آزاد ہونے کے بعد اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے

۳۰۵۹ (۱) عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا فِیْ بَرِیْرَۃَ خُذِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا وَکَانَ زَوْجُھَا عَبْدًا فَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ

عروہ رضؓ عائشہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے بریرہ رضؓ کے معاملہ میں ان سے فرمایا تم اس کو خرید کر آزاد کر دو۔ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔ جب وہ آزاد ہو گئی تو رسول اللہ صلی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دے دیا (یعنی وہ اپنے شوہر کے نکاح میں رہے یا اس سے آزاد ہو جائے) بریرہ رضی نے آزادی کو پسند کیا اور شوہر سے جدا ہو گئی۔ اگر اس کا شوہر آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار عطا نہ فرماتے۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۶۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِنِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ تَأْمُرُنِيْ قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر ایک سیاہ غلام تھا جس کو مغیث کہا جاتا تھا۔ گویا میں اب تک اس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ رضی کے پیچھے پیچھے پھر رہا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک ٹپک کر اس کی ڈاڑھی پر گر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا عباس رضی کیا تم کو اس پر تعجب اور حیرت نہیں ہے کہ مغیث بریرہ کو چاہتا ہے اور بریرہ اس سے نفرت کرتی ہے۔ پھر نبی صلعم نے بریرہ رضی سے فرمایا۔ بریرہ! کاش تو رجوع کر لیتی یعنی مغیث سے دوبارہ نکاح کر لیتی۔ بریرہ رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھ کو حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں سفارش کرتا ہوں حکم نہیں دیتا) بریرہ نے عرض کیا مجھ کو اس کی ضرورت نہیں (یعنی میں اس سے نکاح کرنا نہیں چاہتی۔ (بخاری)

فصل دوم

مملوک خاوند بیوی کو آزاد کرنا ہو تو پہلے خاوند کو آزاد کیا جائے

۳۰۶۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ لَهُمَا زَوْجٌ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ انھوں نے دو غلاموں کو جو میاں بیوی تھے آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا پہلے مرد کو آزاد کرو پھر عورت کو (تاکہ عورت کو فسخ نکاح کا اختیار نہ رہے۔) (ابوداؤد۔ نسائی)

اگر لونڈی اپنی مرضی سے اپنا نکاح کرے تو آزاد ہونے کے بعد فسخ نکاح کا اختیار اسے حاصل نہیں ہوتا

۳۰۶۲ وَعَنْهَا اَنَّ بَرِيْرَةَ عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيْثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ - (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ بریرہ رضی اس حال میں آزاد ہوئی کہ وہ مغیث کے نکاح میں تھی۔ نبی صلعم نے اس کو نکاح رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دیدیا اور فرمایا اگر تیرا شوہر تجھ سے جماع کرے گا تو پھر تجھ کو فسخ نکاح کا اختیار نہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

بَابُ الصَّدَاقِ　　مہر کا بیان

فصلِ اوّل

مہر کی کم سے کم مقدار کیا ہونی چاہیے

۳۰۶۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى

حضرت سہل بن سعد رضی کہتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلعم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَتْہُ امْرَأَۃٌ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَھَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ فَقَامَتْ طَوِیْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ زَوِّجْنِیْھَا اِنْ لَّمْ تَکُنْ لَکَ فِیْھَا حَاجَۃٌ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکَ مِنْ شَیْءٍ تُصْدِقُھَا قَالَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ ھٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَۃُ کَذَا وَسُوْرَۃُ کَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُکَھَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُکَھَا مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ دیر تک کھڑی جواب کا انتظار کرتی رہی۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! اگر آپ کو ضرورت نہ ہو تو اس عورت کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا مہر میں دینے کے لئے کوئی چیز تیرے پاس ہے؟ اس نے عرض کیا، اس تہبند کے سوا (جس کو میں باندھے ہوئے ہوں) اور میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کوئی چیز ڈھونڈ لا اگرچہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ اسے کوئی چیز تلاش کی مگر نہ ملی۔ رسول اللہ صلعم نے اس سے فرمایا کیا تجھے قرآن میں سے بھی کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ فرمایا جو کچھ تجھ کو قرآن میں سے یاد ہے اس کے بدلہ میں نے تیرا نکاح اس عورت سے کر دیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے تیرا نکاح اس سے کر دیا۔ تو اس کو قرآن یاد کرا دے۔ (بخاری و مسلم)

ازواج مطہراتؓ کے مہر کی مقدار

۳۰۶۴ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ کَمْ کَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُہٗ لِاَزْوَاجِہٖ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ اُوْقِیَۃً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُمِائَۃِ دِرْھَمٍ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِیْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِ۔)

حضرت ابو سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا، نبی صلعم کا مہر کتنا تھا؟ انھوں نے فرمایا حضورؐ کا مہر آپؐ کی بیویوں کے لئے بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا نش کو جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا نصف اوقیہ اور سب ملا کر پانچ سو درہم ہوئے۔ (مسلم)

فصل دوم

بھاری مہر کی ممانعت

۳۰۶۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدَقَۃَ النِّسَاءِ فَاِنَّھَا لَوْ کَانَتْ مَکْرُمَۃً فِی الدُّنْیَا وَتَقْوٰی عِنْدَ اللّٰہِ لَکَانَ اَوْلٰی بِھَا نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَکَحَ شَیْئًا مِّنْ نِّسَائِہٖ وَلَا اَنْکَحَ شَیْئًا مِّنْ بَنَاتِہٖ عَلٰی اَکْثَرَ مِنْ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ اُوْقِیَۃً۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔)

حضرت عمرؓ بن خطابؓ کہتے ہیں کہ خبردار، عورتوں کا بھاری مہر نہ باندھو۔ اگر بھاری مہر باندھنا بزرگی اور عظمت کا سبب، اور خدا کے نزدیک پرہیزگاری کا موجب ہوتا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق تھے اور مجھ کو معلوم ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی اور بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں رکھا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

مہر میں سے کچھ حصہ علی الفور دے دینا بہتر ہے

۳۰۶۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس

قَالَ مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ امْرَاَتِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

شخص نے اپنی بیوی کے مہر میں دونوں ہاتھوں کو بھر کر ستو یا کھجوریں دے دیں۔ اس نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حلال کرلیا (یعنی مہر معجل اس قدر بھی ادا کردیا تو کافی ہے) (ابوداؤد)

۳۰۶۷ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ۔ قَالَتْ نَعَمْ، فَاَجَازَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عامر بن ربیعہ رضہ کہتے ہیں کہ قبیلۂ بنی فزارہ کی ایک عورت نے ایک جوڑہ جوتی پر ایک شخص سے نکاح کیا۔ نبی صلعم نے اس سے فرمایا کیا تو نے اپنے کو صرف دو جوتیوں کے بدلے حوالے کردیا اور اسی پر راضی ہوگئی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے اس کے نکاح کو باقی رکھنے کی اجازت دے دی۔ (ترمذی)

مہر مثل واجب ہونے کی ایک صورت

۳۰۶۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

علقمہ رضہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نہ تو اس کا مہر مقرر ہے اور نہ اس کے ساتھ جماع کیا کہ مرگیا۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ نے کہا اس کی قوم میں عورتوں کا جو مہر مقرر ہے اتنا ہی دیا جائے نہ کم اور نہ زیادہ اس پر عدت واجب ہے اور اس کو میراث بھی ملے گی۔ یہ سنکر مالک بن سنان اشجعی رضہ نے کھڑے ہوکر اعلان کیا کہ ہماری قوم کی ایک عورت بروع بنت واشق کے معاملہ میں رسول اللہ صلعم نے یہی حکم دیا تھا، ابن مسعود رضہ یہ سنکر بہت خوش ہوئے۔

(دارمی۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

فصل سوم

اُمّ حبیبہؓ سے آپؐ کے نکاح کی تفصیل اور ان کے مہر کی مقدار

۳۰۶۹ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ام حبیبہ رضہ کہتی ہیں کہ وہ عبد اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں کہ ان کے شوہر کا حبشہ میں انتقال ہوگیا شاہِ حبش نے ان کا نکاح چار ہزار کے مہر پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کردیا۔ اور ایک روایت میں چار ہزار درہم کے الفاظ ہیں اور ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرجیل بن حسنہ کی نگرانی میں روانہ کردیا۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

قبولیت اسلام مہر کا قائم مقام

۳۰۷۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ رضہ نے ام سلیم رضہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اسلام قبول کرنا ہی مہر ہوگا۔ ام سلیمؓ ابوطلحہ رضہ سے پہلے مسلمان ہوئیں اور پھر ابوطلحہ کے

فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

پاس پیغام بھیجا کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اگر تم بھی مسلمان ہو جاؤ تو میں تم سے نکاح کر لوں گی۔ چنانچہ ابوطلحہ نے اسلام قبول کر لیا اور اسلام قبول کر لینا ہی مہر قرار پایا۔ (نسائی)

بَابُ الْوَلِيْمَةِ — ولیمہ کا بیان

فصل اوّل

ولیمہ کرنے کا حکم

۳۰۷۱ (۱) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف رضؓ کے کپڑوں پر زردی کا نشان دیکھا۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا ایک نواۃ (پانچ درہم) سونے پر ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا مبارک فرمائے تو ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ نے سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینبؓ کے نکاح میں کیا تھا

۳۰۷۲ (۲) وَعَنْهُ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی کسی بیوی کے نکاح میں اتنا ولیمہ نہیں کیا جتنا زینبؓ کے نکاح میں کیا۔ آپ نے اس نکاح میں ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔ (بخاری ومسلم)

۳۰۷۳ (۳) وَعَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب زینبؓ بنت جحش کو نکاح کے بعد تصرف میں لائے تو آپ نے ولیمہ کیا اور لوگوں کا پیٹ گوشت اور روٹی سے بھر دیا۔ (بخاری)

عورت کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا جا سکتا ہے یا نہیں

۳۰۷۴ (۴) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے صفیہ کو (جنگ خیبر میں ہاتھ آئی تھی) آزاد کیا۔ اور پھر ان سے نکاح کر لیا اور ان کا مہر ان کی آزادی کو قرار دیا اور حیس[1] کا ولیمہ کیا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت صفیہ رضؓ کے ولیمہ کا ذکر

۳۰۷۵ (۵) وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے (جنگ خیبر کے بعد) خیبر اور مدینہ کے درمیان تین رات قیام کیا اور حضرت صفیہ رضؓ سے نکاح کرنے کے بعد یہیں شب باشی کی اور (صبح کو) ولیمہ کے لئے مسلمانوں کو طلب فرمایا۔ ولیمہ میں نہ تو گوشت تھا

[1] "حیس" ایک قسم کا حلوہ ہوتا ہے جو پنیر گھی اور کھجوروں سے بنتا ہے۔ ان سب کو اچھی طرح مخلوط کر کے تیار کرتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِیَ عَلَیْهَا التَّمْرُ وَ الْاَقِطُ وَالسَّمْنُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اور نہ روٹی بلکہ آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجوروں اور پنیر اور گھی کو چن دیا۔ (بخاری)

حضرت ام سلمیٰ رض کا ولیمہ

۳۰۷۶ وَعَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت صفیہ رض بنت شیبہ کہتی ہیں کہ نبی صلعم نے اپنی ایک بیوی (غالباً ام سلمہ رض) کا ولیمہ دو سیر جو کے ساتھ کیا۔ (بخاری)

ولیمہ کی دعوت قبول کرنا چاہیئے

۳۰۷۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَاْتِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ فَلْیُجِبْ عُرْسًا کَانَ اَوْنَحْوَهٗ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص ولیمہ کی دعوت کرے اس کو قبول کرلینا چاہیئے اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ولیمہ کی دعوت کو قبول کرے یا اسی قسم کی اور کسی دعوت کو۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۷۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کھانے پر (خواہ وہ شادی کا ہو یا غیر شادی کا) بلایا جائے، اس کو چاہیئے کہ دعوت کو قبول کرلے اور وہاں جاکر خواہ کھائے یا نہ کھائے۔ (مسلم)

ولیمہ میں صرف مالداروں کو بلانا انتہائی برا ہے

۳۰۷۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَکَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ولیمہ کا وہ کھانا برا کھانا ہے جس میں خوش حال اور دولت مندوں کو بلایا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے، اور جس شخص نے دعوت سے انکار کیا۔ اس نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم)

غیر مدعو کو کھانا کھلانا میزبان کی اجازت پر موقوف ہے

۳۰۸۰ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُکْنٰی اَبَا شُعَیْبٍ کَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِیْ طَعَامًا یَکْفِیْ خَمْسَةً لَعَلِّیْ اَدْعُو النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَیِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا شُعَیْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَکْتَهٗ قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابومسعود انصاری رض کہتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کا جس کی کنیت ابوشعیب تھی ایک غلام تھا، جو گوشت بیچا کرتا تھا (ایک روز) اس نے اپنے غلام سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر شاید میں نبی صلعم کو بھی دعوت میں بلاؤں۔ غلام نے تھوڑا سا کھانا تیار کیا پھر وہ شخص نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو کھانے پر مدعو کیا۔ ایک شخص اور آپ کے ساتھ ہولیا۔ آپ نے فرمایا۔ ابوشعیب! ایک شخص ہمارے ساتھ ہولیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو لے چل ورنہ انکار کردے ابوشعیب نے کہا میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت صفیہؓ کا ولیمہ؟

۳۰۸۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّۃَ بِسَوِیْقٍ وَّتَمْرٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضؓ کا ولیمہ ستو اور کھجور کے ساتھ کیا تھا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

دنیاوی زیب و زینت کی چیزوں سے آنحضرتؐ کا اجتناب

۳۰۸۲ وَعَنْ سَفِیْنَۃَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ لَوْدَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ مَعَنَا فَدَعَوْہُ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَدَّکَ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ اَوْ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت سفینہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضؓ کے ہاں ایک مہمان آیا علی رضؓ نے اس کے لئے کھانا تیار کیا۔ جناب فاطمہؓ نے کہا اگر ہم رسول اللہ صلعم کو بلالیں تو آپ ہمارے ساتھ کھانا کھائیں تو بہتر ہے چنانچہ آپؐ تشریف لائے اور دروازہ کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوگئے آپؐ نے گھر کے اندر ایک گوشہ میں پردہ پڑا ہوا دیکھا اور واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ میں بھی آپ کے پیچھے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ؐ! آپ کیوں تشریف لے آئے؟ آپؐ نے فرمایا مجھ کو اور کسی نبی کو زینت والے گھر میں داخل ہونا مناسب نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

کسی دعوت میں بغیر بلائے پہنچ جانے والے کی مذمت

۳۰۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِیْرًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس شخص کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ دعوت قبول نہ کرے تو اس نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بغیر بلائے کسی کے ہاں کھانے چلا جائے وہ چوروں کی طرح آیا اور مال لوٹ کر واپس ہوا۔ (ابوداؤد)

اگر بیک وقت دو آدمی دعوت کریں تو کس کی دعوت قبول کی جائے

۳۰۸۴ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِیَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَہُمَا بَابًا وَّاِنْ سَبَقَ اَحَدُہُمَا فَاَجِبِ الَّذِیْ سَبَقَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

صحابہ رضؓ میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر دو دعوت دینے والے دعوت دیں تو اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ نزدیک ہو۔ اگر ان میں سے کوئی پہلے کہے تو اس کی دعوت قبول کرو جس نے پہلے کہا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

نام و نمود کے لئے زیادہ دنوں تک ولیمہ کھلانے والے کے بارہ میں وعید

۳۰۸۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَّطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّۃٌ وَطَعَامُ یَوْمِ

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضؓ کا بیان ہے رسول اللہ ؐ نے فرمایا ہے (شادی میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے یعنی ضروری ہے اور دوسرے دن کا کھانا مسنون اور تیسرے دن کا کھانا سنانا

الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ہے (یعنی اپنے آپ کو مشہور کرتا ہے) اور جو کوئی اپنے آپ کو سنائے گا (یعنی مشہور کرے گا) اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو مشہور و رسوا کرے گا۔ (ترمذی)

اظہار فخر میں مقابلہ کرنے والے دونوں آدمیوں کی دعوت کھانا ممنوع ہے

۳۰۸۶ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَقَالَ مُحْیُ السُّنَّةِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّہٗ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔)

عکرمہؒ ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مقابلہ کرنے اور فخر کرنے والے شخصوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے (یعنی ایسے دو شخصوں کے کھانے سے منع فرمایا جو آپس میں مقابلہ کریں۔) (ابو داؤد)۔

فصل سوم

۳۰۸۷ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَعْنِی الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَّرِيَاءً۔ (رَوَاہُ الْبَيْهَقِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مقابلہ کرنے والے شخصوں کی نہ تو دعوت قبول کی جائے اور نہ ان کا کھانا کھایا جائے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ مقابلہ کرنے والوں سے مراد وہ اشخاص ہیں جو فخر و ریا کے طور پر دعوت میں مقابلہ کریں۔ (بیہقی)

فاسق کی دعوت قبول نہ کرو

۳۰۸۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ۔ (رَوَاہُ الْبَيْهَقِیُّ)

حضرت عمران بن حصین رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فاسق لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بیہقی)

کسی متقی مسلمان کے ہاں کھانا کھانے جاؤ تو اس کے کھانے کے جائز و ناجائز ہونے کی تحقیق نہ کرو

۳۰۸۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْہِ الْمُسْلِمِ فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِہٖ وَلَا يَسْاَلُ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِہٖ وَلَا يَسْاَلُ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُہٗ وَلَا يَسْقِيْہِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے ہاں جائے تو کھانا کھالے اور پانی پی لے اور یہ نہ پوچھے کہ اس کا کھانا اور پانی کہاں سے آتا ہے اور کیوں کر آتا ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلم بغیر حلال کے نہ تو کوئی شے کھلاتا ہے اور نہ پلاتا ہے۔

بَابُ الْقَسَمِ بیویوں کے پاس رہنے کا وقت مقرر کرنے کا بیان

فصل اوّل

آنحضرتؐ کی ازواج مطہراتؓ کی تعداد

۳۰۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے جس

وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَكَانَ يُقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وقت وفات پائی ہے اس وقت آپ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں اور ان میں سے آٹھ کی باری مقرر تھی (کیوں کہ نویں بیوی حضرت سودہ رضہ نے اپنا دن حضرت عائشہ رضہ کو دیدیا تھا۔) (بخاری و مسلم)

کوئی بیوی اپنی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے

۳۰۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ حضرت سودہ رضہ کی عمر جب زیادہ ہوگئی تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری کا دن عائشہ کو دے دیا۔ اس کے بعد آپ دو دن حضرت عائشہ رضہ کے ہاں رہنے لگے۔ ایک دن حضرت سودہ رضہ کا اور ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۹۲ وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ وَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی ہے پوچھا کرتے تھے کل کو میں کس کے گھر رہوں گا، کل کو میں کس بیوی کے ہاں رہوں گا؟ اور آپ کا منشا یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضہ کی باری کا دن معلوم ہوجائے۔ آپ کی بیویوں نے آپ کی خواہش ورغبت کو محسوس کرکے اجازت دیدی کہ جہاں آپ کا جی چاہے وہاں قیام فرمایئے۔ چنانچہ آپ وفات کے وقت تک حضرت عائشہ رضہ کے یہاں رہے۔ (بخاری)

سفر میں ساتھ لے جانے کے لئے کسی بیوی کا انتخاب قرعہ کے ذریعہ کیا جائے

۳۰۹۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے جس کا نام قرعہ میں نکل آتا آپ اسی کو سفر میں لے جاتے۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۹۴ وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابی قلابہ کہتے ہیں کہ انس رضہ نے بیان کیا ہے کہ بیوہ عورت کے بعد جب کوئی شخص کسی کنواری عورت سے نکاح کرے تو سات روز تک کنواری بیوی کے پاس رہے اور پھر باری مقرر کردے اور جب کنواری کے بعد کسی بیوہ سے شادی کرے تو تین دن تک اس کے پاس رہے اور پھر باری مقرر کردے (بخاری و مسلم)

۳۰۹۵ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ

حضرت ابی بکر رضہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے جب ام سلمہ رضہ سے نکاح کیا تو دوسرے دن صبح کو ان سے کہا کہ تمہارے لئے یہ بات کوئی ذلت کی نہیں ہے کہ میں تین رات تمہارے پاس رہوں اگر تم چاہو تو سات روز میں تمہارے پاس رہوں اور سات روز دوسری بیویوں کے پاس، اور تم پسند کرو تو تین دن تمہارے پاس رہوں اور پھر باری مقرر کردوں؟ ام سلمہ رضہ نے

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّ لِلثَّيِّبِ ثَلٰثٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہا، آپ تین دن رہیئے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ کنواری کے لئے سات دن ہیں اور بیوہ کے لئے تین دن۔

فصل دوم

کوئی شخص اپنی تمام بیویوں سے یکساں محبت کرنے پر مجبور نہیں ہے

۳۰۹۶ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی باری مقرر فرماتے اور عدل سے کام لیتے اور فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میں نے یہ باریاں مقرر کی ہیں یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا میں مالک ہوں اور جس چیز کا تو مالک ہے میں مالک نہیں، اس چیز پر تو مجھ کو ملامت نہ کر۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

اپنی بیویوں کے درمیان عدل وبرابری نہ کرنے والے کو وعید

۳۰۹۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل وانصاف نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوگا۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔)

فصل سوم

آپ کی نو ازواج مطہرات میں سے آٹھ کے لئے باری مقرر تھی

۳۰۹۸ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفٍ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَارْفُقُوْا بِهَا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ اَلَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا اَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ اٰخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَقَالَ رَزِيْنٌ قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ اَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِيْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقَهَا فَقَا

حضرت عطاء رضہ کہتے ہیں کہ مقام سرف میں ہم ابن عباس رضہ کے ساتھ میمونہ رضہ کے جنازے میں شریک ہوئے۔ ابن عبّاس رضہ نے کہا۔ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی کا جنازہ ہے جب تم اس کو اٹھاؤ تو زلزلہ حرکت اور جنبش نہ دو آہستہ سے لے چلو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں آپ نے ان میں سے آٹھ کی باری مقرر کر رکھی تھی اور ایک کی باری نہ تھی۔ عطاء رحہ کہتے ہیں کہ جس بیوی کی باری مقرر نہ تھی، ہم کو معلوم ہوا ہے کہ وہ حضرت صفیہ رضہ تھیں۔ جن کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے سب کے آخر میں مدینہ میں انتقال ہوا ہے۔ (بخاری ومسلم) اور رزین رحہ کا بیان ہے کہ وہ بیوی جن کی باری مقرر نہ تھی حضرت سودہ رضہ تھیں جنہوں نے اپنا دن حضرت عائشہ رضہ کو دے دیا تھا۔ جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا اور

لَہٗ اَمْسِکْنِیْ وَقَدْ وَھَبْتُ یَوْمِیْ لِعَائِشَۃَ لَعَلِّیْ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ نِسَائِکَ فِی الْجَنَّۃِ۔

ان کے الفاظ یہ ہیں " آپ مجھ کو اپنے نکاح میں رکھئے، میں اپنا دن عائشہ رض کو دیتی ہوں تاکہ میں جنت میں آپ کی بیویوں میں رہوں "۔

بَابُ عِشْرَۃِ النِّسَاءِ وَمَا لِکُلٍّ وَّاحِدَۃٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ

صحبت و اختلاط اور عورتوں کے حقوق کا بیان

فصل اول

عورت کی کجی کو سخت روی سے دور نہیں کیا جاسکتا

۳۰۹۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّھُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے ساتھ بھلائی کیا کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں جو ٹیڑھی چیز ہے اور پسلی میں سب سے ٹیڑھی چیز ہے اوپر کا حصہ اگر تو اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کریگا تو پسلی کو توڑ دے گا اور اپنے حال پر چھوڑ دے گا تو پھر اس کا ٹیڑھا پن دور نہ ہوگا۔ اس لئے عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنا ہی مناسب ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۰۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَکَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِھَا اِسْتَمْتَعْتَ بِھَا وَبِھَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُھَا کَسَرْتَھَا وَکَسْرُھَا طَلَاقُھَا (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے وہ تیرے لئے کبھی ایک سیدھی راہ پر نہ رہے گی۔ اگر اس سے تو فائدہ اٹھانا چاہے تو اسی حالت میں اس سے فائدہ اٹھالے۔ اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ ڈالے گا۔ اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔ (مسلم)

عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو

۳۱۰۱ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً اِنْ کَرِہَ مِنْھَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْھَا اٰخَرَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت سے بغض نہ رکھے اس لئے کہ اگر کسی کی ایک عادت و خصلت ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری عادت پسندیدہ۔ (مسلم)

کجی ہر عورت کو ورثہ میں ملی ہے

۳۱۰۲ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَھَا الدَّھْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا اور حوا نہ ہوتیں تو عورت کبھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی (بنو اسرائیل کو چیزوں کے جمع کرنے سے منع کیا گیا تھا صرف یہ حکم تھا کہ ضرورت کے موافق چیزیں لے لیں اور کھالیں۔ انھوں نے اس حکم کی نافرمانی کی اور خدا نے ان کو یہ سزا دی کہ جو چیز وہ جمع کرتے تھے وہ سڑ جاتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

عورت کو مارنے کی ممانعت

۳۱۰۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ امْرَأَتَہٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ یُجَامِعُھَا فِیْ اٰخِرِ الْیَوْمِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فَیَجْلِدُ امْرَأَتَہٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّہٗ یُضَاجِعُھَا فِیْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ ثُمَّ وَعَظَھُمْ فِیْ ضِحْکِھِمْ مِنَ الضَّرْطَۃِ فَقَالَ لِمَ یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جیسے (بے دردی سے) غلام کو مارا جاتا ہے اور پھر دن کے آخری حصہ میں اس کو مجامعت کرے (یعنی ایسا مناسب نہیں ہے کہ اسے مارے بھی اور پھر اسی روز اس سے جماع بھی کرے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ تم میں سے کوئی شخص ارادہ کرتا اور اپنی بیوی کو مارتا ہے اس طرح جس طرح غلام کو مارا جاتا ہے اور شاید کہ وہ اسی روز اس سے ہم بستر ہو (یہ مناسب نہیں ہے) پھر آپ نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے والوں کو نصیحت فرماتے ہوئے کہا تم میں سے کوئی شخص ایک ایسی بات پر کیوں ہنستا ہے جس کو وہ خود بھی کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اپنی بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو

۳۱۰۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لِیْ صَوَاحِبُ یَلْعَبْنَ مَعِیْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ یَتَقَمَّعْنَ مِنْہُ فَیُسَرِّبُھُنَّ اِلَیَّ فَیَلْعَبْنَ مَعِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (گڑیوں سے) کھیلا کرتی تھی اور میری ہمجولیاں بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ پھر جب آپ تشریف لاتے تو میری ہمجولیاں آپ کے شرم کے سبب چھپ جاتیں۔ آپ ان کو میرے پاس بھیج دیتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۰۵ وَعَنْھَا قَالَتْ وَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ وَالْحَبَشَۃُ یَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتُرُنِیْ بِرِدَائِہٖ لِاَنْظُرَ اِلٰی لَعِبِھِمْ بَیْنَ اُذُنِہٖ وَعَاتِقِہٖ ثُمَّ یَقُوْمُ مِنْ اَجْلِیْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّتِیْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِیَۃِ الْحَدِیْثَۃِ السِّنِّ الْحَرِیْصَۃِ عَلَی اللَّھْوِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلعم کو دیکھا کہ آپ میرے گھر کے دروازے پر کھڑے ہیں اور حبشی لوگ مسجد میں نیزوں سے کھیل رہے ہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر سے پردہ کر لیا تاکہ میں بھی ان کا کھیل دیکھوں۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اور آپ کے کان اور مونڈھے کے درمیان سے کھیل کو دیکھنے لگی اور آپ اس وقت تک میری خاطر سے کھڑے رہے جب تک کہ میں کھڑی رہی، اس سے تم اندازہ کر لو کہ ایک نوجوان لڑکی جو کھیل تماشہ کی شائق ہو کتنی دیر کھڑی رہ سکتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

آپ حضرت عائشہ رضہ کی خوشی و ناخوشی کو کس طرح پہچانتے تھے

۳۱۰۶ وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی؟ فَقُلْتُ مِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ فَقَالَ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً فَاِنَّکِ تَقُوْلِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا میں جانتا ہوں کب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو اور کب ناراض میں نے عرض کیا آپ کیوں کر پہچان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش اور راضی ہوتی ہو تو اس طرح کہا کرتی ہو یہ بات نہیں ہے محمد کے پروردگار کی قسم اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو اس طرح

وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہا کرتی ہو، یہ بات اس طرح نہیں ہے ابراہیمؑ کے پروردگار کی قسم! حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم یہ بات ٹھیک ہے میں صرف آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (لیکن دل میں آپ کی بڑی محبت رہتی ہے) (بخاری ومسلم)

شوہر کی خواہش پر بیوی کو ہمبستر ہونے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے

۳۱۰۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَابٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ہمبستر ہونے کے لئے بلائے اور وہ انکار کر دے اور شوہر اس کے انکار سے رات بھر غضب ناک رہے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں (بخاری ومسلم) اور بخاری ومسلم کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا، قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص کہ اپنی عورت کو اپنی خواب گاہ میں بلائے اور وہ انکار کر دے تو وہ ذات جو آسمان پر ہے (یعنی خدا) اس سے ناراض ہو جاتا ہے جب تک کہ شوہر اس سے راضی نہ ہو۔

کوئی عورت اپنی سوکن کو خواہ مخواہ جلانے کا کام نہ کرے

۳۱۰۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کے سامنے ایسی چیزوں کا ذکر کروں جو مجھ کو میرے شوہر نے نہ دی ہوں تو کیا میرا یہ فعل گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہ دی ہوئی چیز کا اظہار کرنا ایسا ہے جیسا کہ دھوکہ دینے والا لباس پہنا یعنی ایسا لباس جو حقیقت میں ایک ہی کپڑا ہو لیکن دو نظر آئیں جتنا گناہ اُس کا ہے اتنا ہی اس کا۔ (بخاری ومسلم)

ایلاء[1] کا مطلب

۳۱۰۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی بیویوں سے ایک مہینے کا ایلا کیا آپؐ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی اور آپ انتیس۲۹ دن تک بالاخانہ پر رہے تھے پھر جب آپ نیچے تشریف لائے تو لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلعم آپؐ نے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تھا اور آج انتیس ہی دن ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ (بخاری)

---

[1] "ایلاء" کے لغوی معنی قسم کھانا ہے اور اصطلاح شرع میں ایلاء اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص قسم کھاوے کہ میں چار مہینے یا اس سے زیادہ تک اپنی عورت کے پاس نہ جاؤں گا یعنی اس سے جماع نہ کروں گا۔ اگر قسم پوری ہو جائے تو طلاق عورت کو ہو جاتی ہے اور قسم توڑ ڈالے تو کفارہ دینا پڑتا ہے اگر اس مدت سے کم کی قسم کھائے تو وہ شرعی ایلاء نہیں ہوتا لغوی ایلاء ہوتا ہے جیسا کہ آپؐ نے کیا اور اس سے کوئی ضرر نکاح کو نہیں پہنچتا۔ ۱۲ مترجم

آنحضرتؐ کے ایلاء کا واقعہ

۳۱۱۰/۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ ثُمَّ رَاَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْاَلُنِيْ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضؓ حاضر ہوئے اور اللہؐ سے حاضری کی اجازت طلب کی۔ آپ نے دیکھا کہ دروازہ پر لوگ ہیں اور کسی کو حاضر ہونے کی اجازت نہیں ملی۔ حضرت ابوبکر اجازت مل گئی۔ پھر حضرت عمر رضؓ آئے اور ان کو بھی اجازت مل ابوبکرؓ نے دیکھا کہ نبی صلعم تشریف فرما ہیں اور آپکے سامنے آپ بیویاں بیٹھی ہیں۔ آپ اس وقت فکرمند اور خاموش تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے دل میں کہا کہ میں کوئی ایسی بات کہوں کہ جس سے نبی صلعم ہنس پڑیں۔ آخر عمر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر خارجہ کی بیٹی (یعنی میری بیوی) مجھ سے زیادہ نفقہ مانگے تو میں کھڑا ہو کر اس کی گردن مروڑ دوں۔ رسول اللہ صلعم یہ سنکر ہنس پڑے اور فرمایا یہ عورتیں جو میرے گرد بیٹھی ہیں مجھ سے زیادہ خرچ طلب کرتی ہیں۔ یہ سُنکر حضرت ابوبکر رضؓ کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہ رضؓ کی گردن پر ہاتھ مارا اور حضرت عمر رضؓ نے کھڑے ہو کر حضرت حفصہ رضؓ کی گردن پر ہاتھ مارا اور دونوں نے کہا۔ کیا تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے؟ آپؐ کی بیویوں نے کہا۔ خدا کی قسم اب ہم کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی چیز نہیں مانگیں گے جو آپ کے پاس نہ ہوگی۔ اِس کے بعد نبی صلعم نے اپنی بیویوں سے جدائی اختیار کرلی (یعنی ایلاء کیا) ایک مہینہ تک یا انتیس دن پھر یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ سے اَجْرًا عَظِیْمًا تک اِس آیت کے اُترنے کے بعد آپؐ سب سے پہلے حضرت عائشہ رضؓ کے پاس پہنچے اور ان سے فرمایا۔ عائشہ میں تمہارے سامنے ایک بات پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ تم (فیصلہ کرنے میں) میں عجلت سے کام نہ لوگی اور اس معاملہ میں اپنے والدین سے مشورہ کرلوگی۔ عائشہ رضؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! فرمائیے وہ کیا بات ہے؟ رسول اللہ صلعم نے وہ آیت پڑھی (جس کو سُنکر) حضرت عائشہ رضؓ نے کہا، یا رسول اللہؐ! کیا آپکے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں میں نے اللہ اور اللہ کے رسول اور دارِ آخرت کو اختیار کرلیا ہے اور میں امید رکھتی ہوں کہ جو کچھ اس وقت میں نے آپ سے عرض کیا ہے آپ اُس کا ذکر اپنی کسی بیوی سے نہ کریں۔ آپ نے فرمایا ان عورتوں میں سے جو بھی مجھ سے دریافت کریگی میں اس سے بھی کہوں گا کہ خداوند تعالیٰ نے نہ تو مجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ میں کسی رنج پہنچاؤں اور نہ

اِس لئے کہ میں کسی کو تکلیف دوں، بلکہ اس نے بھیجا ہے کہ، میں خدا کی مخلوق کو دین کے احکام سکھاؤں اور آسانی کروں۔ (مسلم)

۳۱۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرٰى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔) وَحَدِيْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِيْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں ان عورتوں کو ذلیل خیال کیا کرتی تھی جو اپنے نفس کو رسول اللہ صلعم کے لئے ہبہ کردیتی تھیں یعنی اپنے آپ کو رسول اللہ صلعم کی مرضی پر چھوڑ دیتی تھیں چنانچہ ایک روز میں نے عرض کیا کیا کوئی عورت اپنے آپ کو ہبہ کرسکتی ہے (یعنی اتنی ذلیل بن سکتی ہے) پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ یعنی ان عورتوں میں سے جس کو (اے محمدؐ) تو چاہے علیحدہ کردے اور جس کو چاہے اپنے ہاں رکھ لے اور جن عورتوں کو تونے علیحدہ کردیا ہے اگر ان میں سے بھی کسی کو تو بلالے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ تو میں نے آپ سے عرض کیا۔ میں دیکھتی ہوں کہ آپؐ کا پروردگار آپؐ کی رضامندی و خواہش کو جلد پورا کرتا ہے (بعد کو اِس آیت کا حکم منسوخ ہوگیا) (بخاری و مسلم) اور جابرؓ کی یہ حدیث کہ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو حجۃ الوداع کے واقعہ میں بیان کی جاچکی۔

فصل دوم

اپنی بیویوں کے ساتھ آنحضرتؐ کا حسن معاشرت

۳۱۱۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ (ایک سفر میں) میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھی (ایک موقع پر) میں اور رسول اللہ صلعم دونوں دوڑے (یعنی دوڑ میں باہم مقابلہ کیا) میں نبی صلعم سے آگے نکل گئی۔ پھر جب میں فربہ ہوگئی (یعنی عرصۂ دراز کے بعد) تو پھر دوڑ ہوئی اور اس دفعہ رسول اللہ صلعم مجھ سے آگے نکل گئے اور آپ نے فرمایا یہ اُس دوڑ کے بدلے میں ہے (جس میں تم مجھ سے آگے نکل گئی تھیں) (ابوداؤد)

اپنے اہل وعیال کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بہترین شخص ہے

۳۱۱۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلٰى قَوْلِهٖ لِأَهْلِيْ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے اہل وعیال اعزا و اقربا، اور خدام کے ساتھ بہترین سلوک کرے اور اخلاق سے پیش آئے اور میں اپنے اہل وعیال میں تم سب سے بہترین ہوں اور تم میں سے جب کوئی شخص مرجائے تو پھر اس کو چھوڑ دو (یعنی اس کا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرو۔ (ترمذی۔ دارمی۔ ابن ماجہ نے اسے ابن عباسؓ سے لفظ لِأَهْلِيْ تک روایت کیا ہے۔)

فرمانبردار بیوی کو جنت کی بشارت

۳۱۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَأَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ

حضرت انس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے اپنے شوہر کی اطاعت کرے اس کو اختیار ہے جنت میں جس دروازے

اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ) سے جانا چاہے چلی جائے۔ (ابو نعیم)

اگر غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو خاوند کو بیوی کا مسجود قرار دیا جاتا

۳۱۱۵/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْکُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر میں کسی کو کسی کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (ترمذی)

شوہر کی خوشنودی کی اہمیت

۳۱۱۶/۱۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ام سلمہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو عورت اس حال میں وفات پائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی)

شوہر کی اطاعت کرو

۳۱۱۷/۱۹ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَہٗ لِحَاجَتِہٖ فَلْتَاْتِہٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت طلق بن علی کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، جب شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے (یعنی جماع کرنے) کے لئے بلائے تو عورت کو اس کا حکم ماننا چاہئیے اگرچہ وہ تنور پر ہو (یعنی کھانے پکانے میں مشغول ہو) (ترمذی)

شوہر کو تکلیف مت پہنچاؤ

۳۱۱۸/۲۰ وَعَنْ مُّعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِیْ امْرَاَۃٌ زَوْجَھَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت معاذ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف و اذیت دیتی ہے تو اس کو جنت والی بیوی یعنی بڑی آنکھوں والی حور کہتی ہے خدا تجھ کو برباد کرے تو اپنے شوہر کو نہ ستا وہ تیرا مہمان ہے جو جلد تجھ سے جُدا ہو جائے گا اور ہمارے پاس آجائے گا یعنی بہشت میں۔ (ترمذی، ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

شوہر پر بیوی کا حق؟

۳۱۱۹/۲۱ وَعَنْ حَکِیْمِ ابْنِ مُعَاوِیَۃَ الْقُشَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاحَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَھَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْھَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حکیم بن معاویہ قشیری رضہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو کھائے اس کو بھی کھلا اور جب تو پہنے اس کو بھی پہنا۔ اس کے مُنہ پر نہ مار، اس کو بُرا نہ کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر (یعنی گھر میں میاں بیوی رہیں لیکن کسی قسم کی ناخوشی ہو تو اس سے ترکِ جماع کی علیحدگی اختیار کرے۔ (احمد۔ ابوداود۔ ابن ماجہ)

بدزبان بیوی کو طلاق دے دو

۳۱۲۰/۲۲ وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ امْرَاَۃً فِیْ لِسَانِھَا شَیْءٌ

حضرت لقیط بن صبرہ رضہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی بدزبان ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو طلاق دیدے۔ میں نے

يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُولُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کہا اس کے بطن سے میری اولاد ہے اور پرانی صحبت ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو سمجھا یعنی نصیحت کر اگر اس میں کچھ بھی بھلائی ہوگی تو وہ تیری نصیحت کو قبول کرے گی اور اس کو ایسا نہ مار جیسا اپنے بچوں کو مارا جاتا ہے یعنی زیادہ نہ مار۔ (ابوداؤد)

عورتوں کو مارنے کی ممانعت

۳۱۲۱/۲۳ وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ایاس بن عبداللہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اپنی بیویوں کو نہ مارو (اس حکم کے چند روز بعد) عمر رضہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (یارسول اللہ) عورتیں اپنے شوہروں پر غالب ہوگئی ہیں ان کی جرأت و دلیری بڑھ گئی ہے (یہ سنکر) آپ نے بیویوں کو مارنے کی اجازت عطا فرمادی اس کے بعد بہت سی عورتیں رسول اللہ صلعم کی بیویوں کے پاس جمع ہوئیں اور اپنے خاوندوں کی شکایتیں کیں (یعنی یہ کہ وہ اُن کو مارتے ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں) رسول اللہ صلعم نے (اس شکایت کو سُن کر) صحابہ رضہ سے فرمایا محمد کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایت کرنے آئی ہیں۔ تم میں سے وہ شخص اچھا نہیں ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بدسلوکی

بیوی کو اس کے خاوند کے خلاف بہکانے والے کی مذمت

۳۱۲۲/۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو بدچلن بنائے یا کسی غلام کو آقا کے خلاف بدراہ کرے۔ (ابوداؤد)

اپنے اہل وعیال کے حق میں کمال مہربانی کمالِ ایمان کی دلیل ہے

۳۱۲۳/۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ۔

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کامل وہ مسلمان ہے جس کا خلق اچھا ہو اور جو اپنے اہل وعیال پر بہت مہربان ہو۔ (ترمذی)

۳۱۲۴/۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ خُلُقًا)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مسلمانوں میں کامل مومن وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھی طرح پیش آئے۔ (ترمذی یہ حدیث حسن ہے اور ابوداؤد نے اسے لفظ خُلُقًا تک روایت کیا ہے)

حضرت عائشہ رضہ کے ساتھ آنحضرت کا ایک پُرلطف واقعہ

۳۱۲۵/۲۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ حُنَيْنٍ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم غزوۂ تبوک یا غزوۂ حنین سے واپس تشریف لائے تو گھر کے بڑے طاق میں (آپ نے) پردہ پڑا دیکھا جس کا ایک کونا ہوا سے کھل گیا اور اور حضرت عائشہ رضہ کے کھیلنے کی گڑیاں اس میں نظر آئیں تو رسول

یَا عَائِشَۃُ قَالَتْ بَنَاتِیْ وَرَاٰی بَیْنَھُنَّ فَرَسًا لَہٗ جُنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَرٰی وَسْطَھُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا الَّذِیْ عَلَیْہِ قَالَتْ جُنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَہٗ جُنَاحَانِ قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَیْمَانَ خَیْلًا لَّھَا اَجْنِحَۃٌ قَالَتْ فَضَحِکَ حَتّٰی رَاَیْتُ نَوَاجِذَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

اللہ صلعم نے پوچھا، عائشہ رضہ یہ کیا ہے؟ عائشہ رضہ نے کہا یہ میری گڑیاں ہیں۔ ان گڑیوں میں نبی صلعم نے ایک گھوڑا بھی دیکھا جس کے دو پر تھے کاغذ کے یا کپڑے کے۔ آپ نے پوچھا یہ ان گڑیوں کے درمیان کیا چیز ہے؟ عائشہ رضہ نے کہا یہ گھوڑا ہے آپ نے دریافت فرمایا اور اس کے یہ پر کیسے ہیں؟ عائشہ رضہ نے کہا کیا آپ نے سنا نہیں حضرت سلیمان ؑ کے گھوڑے کے پر تھے۔ عائشہ رضہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم یہ سنکر ہنس پڑے کہ آپ کی کچلیاں نظر آنے لگیں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز نہیں

۳۱۲۶/۲۸ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّھُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَہٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّھُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ یُّسْجَدَ لَکَ فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَّاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ یَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِھِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰہُ لَھُمْ عَلَیْھِنَّ مِنْ حَقٍّ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)

حضرت قیس بن سعد رضہ کہتے ہیں کہ میں حیرہ میں گیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ اس کے مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے چنانچہ میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں حیرہ میں گیا تھا دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ نے فرمایا اگر تم میری قبر پر جاؤ تو کیا تم میری قبر کو سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس لئے کہ خداوند تعالےٰ نے عورتوں پر مرد کا حق مقرر کیا ہے۔ (ابوداؤد۔ امام احمد نے یہ حدیث معاذ بن جبل ؓ سے روایت کی ہے)

نافرمان بیوی کو مارنے پر مواخذہ نہیں ہوگا

۳۱۲۷/۲۹ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُسْاَلُ الرَّجُلُ فِیْمَا ضَرَبَ امْرَاَتَہٗ عَلَیْہِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)۔

حضرت عمر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنی عورت کو مارے اس سے مارنے کا سبب نہ پوچھا کرو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھے

۳۱۲۸/۳۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَتْ زَوْجِیْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ وَیُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَلَا یُصَلِّی الْفَجْرَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَہٗ قَالَ فَسَاَلَہٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ

حضرت ابو سعید رضہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا شوہر صفوان بن معطل جب میں نماز پڑھتی ہوں تو مجھ کو مارتا ہے اور جب روزہ رکھتی ہوں تو روزہ تڑوا دیتا ہے اور فجر کی نماز اس وقت پڑھتا ہے جب کہ سورج نکلنے والا ہوتا ہے راوی کا بیان ہے کہ اس وقت صفوان بھی آپ کے پاس موجود تھا

ف۔ غالباً افضلیت کو بیان کرنے اور بیوی کے لئے ترغیب کے لئے کہ نہیں سے منع کیا ہے۔

اللّٰہِ اَمَّا قَوْلُہَا یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ فَاِنَّہَا تَقْرَأُ بِسُوْرَتَیْنِ وَقَدْ نَہَیْتُہَا قَالَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَتْ سُوْرَۃً وَّاحِدَۃً لَکَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَاَمَّا قَوْلُہَا یُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّہَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ امْرَأَۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِہَا وَاَمَّا قَوْلُہَا اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَھْلُ بَیْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاکَ لَا تَکَادُ نَسْتَیْقِظُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَاِذَا اسْتَیْقَظْتَ یَا صَفْوَانُ فَصَلِّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

آپ نے اس سے حقیقتِ حال کو دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہؐ! اس کا یہ کہنا کہ جب وہ نماز پڑھتی ہے تو میں مارتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نماز میں دو (لمبی لمبی) سورتیں پڑھتی ہے اور میں اسے اس کو منع کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے یہ سُنکر فرمایا۔ سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سورۃ پڑھنا کافی ہے۔ پھر صفوان نے عرض کیا کہ اس کا یہ کہنا کہ روزہ رکھتی ہے تو میں روزہ تڑوا دیتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب نفل روزے رکھنا شروع کرتی ہے تو برابر رکھتی رہتی ہے اور روزے کو ترک نہیں کرتی۔ اور میں ایک جوان آدمی ہوں نہ تو زیادہ صبر کرسکتا ہوں (اور نہ رات کو مباشرت کا موقع ملتا ہے اس لئے کہ میں رات کو کام کرتا ہوں) آپ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفل) روزہ نہ رکھے۔ اس کے بعد صفوان نے عرض کیا۔ اور اس کا یہ کہنا کہ میں سورج نکلنے کے وقت نماز پڑھتا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ رات کو کام کرتے ہیں اور ہم لوگوں کی یہ عادت پڑگئی ہے کہ سورج نکلنے کے وقت بیدار ہوتے ہیں آپ نے فرمایا صفوان جس وقت آنکھ کھلے نماز پڑھ لو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

سخت سے سخت حکم میں بھی شوہر کی اطاعت کرو

۳۱۲۹/۳۱ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَہٗ فَقَالَ اَصْحٰبُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَکَ الْبَھَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَکَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَاَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ وَلَوْ کُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا وَلَوْ اَمَرَھَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰی جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰی جَبَلٍ اَبْیَضَ کَانَ یَنْبَغِیْ لَھَا اَنْ تَفْعَلَہٗ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم مہاجرین وانصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ آیا اور اس نے نبی صلعم کو سجدہ کیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ! آپ کو بہائم (چار پایہ جانور) اور درخت سجدہ کرتے ہیں ہم کو تو بدرجۂ اولےٰ ایک سجدہ کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اور عورت کا شوہر یہ حکم دے کہ وہ زرد رنگ کے پہاڑ سے پتھر اُٹھا اُٹھا کر سیاہ پہاڑ پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے اٹھا کر سفید پہاڑ کی طرف لیجائے تو اس کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ (دارمی)

جس عورت کا خاوند ناراض ہو اس کی نماز پوری طرح قبول نہیں ہوتی

۳۱۳۰/۳۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُقْبَلُ لَھُمْ صَلٰوۃٌ وَّلَا تُصْعَدُ لَھُمْ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْہِ فَیَضَعَ یَدَہٗ فِیْ اَیْدِیْھِمْ وَالْمَرْاَۃُ السَّاخِطُ عَلَیْھَا زَوْجُھَا وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تین آدمیوں کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف جاتی ہے۔ ایک تو بھاگے ہوئے غلام کی جب تک کہ وہ واپس آکر اپنے آپ کو مالک کے حوالے نہ کردے دوسری وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو تیسرا نشہ باز جب تک کہ ہوش میں نہ آئے۔ (بیہقی)

بہترین بیوی کی پہچان

۳۱۳۱ / ۳۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِیْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بہتر ہے؟ آپنے فرمایا وہ عورت جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کردے اور جب شوہر اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنی شخصیت اور شوہر کے مال میں کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کی مرضی کے خلاف ہو۔ (نسائی، بیہقی)

امانت دار بیوی کی فضیلت

۳۱۳۲ / ۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِیْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو وہ مل جائیں دین و دنیا کی بھلائی اس کو نصیب ہو جائے: ایک تو شکر گزار دل اور دوسرے ہر حال میں خدا کو یاد رکھنے والی زبان تیسرے بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم چوتھے وہ عورت جو اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔ (بیہقی)

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ　　خلع اور طلاق کا بیان

فصلِ اوّل

ناپسند شوہر سے طلاق حاصل کی جاسکتی ہے

۳۱۳۳ / ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِیْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِی الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ثابت بن قیسؓ کی بیوی نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ثابت بن قیس رضہ پر مجھ کو غصہ نہیں آتا اور نہ اس کے خلق اور دین میں مجھ کو عیب نظر آتا ہے لیکن میں اس کے کفرانِ نعمت کو پسند نہیں کرتی ہوں (یعنی مجھ کو اس سے محبت نہیں ہے) آپنے دریافت فرمایا کیا تو اس کا باغ جو اس نے مہر میں دیا ہے واپس کردے گی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپنے ثابت کو بلا کر کہا تو اپنا باغ اس سے لیلے اور اس کو ایک طلاق دیدے۔ (بخاری)

حالت حیض میں طلاق دینے کی ممانعت

۳۱۳۴ / ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ حضرت عمر رضہ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلعم سے کیا۔ رسول اللہ صلعم اس واقعہ سے بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا عبداللہ اپنی بیوی کو واپس کرے اور اس کو چاہیے کہ وہ اس کو

تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَفِي رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے اس کے بعد طلاق دینا ضروری ہو تو پاک ہونے کی حالت میں اس کو طلاق دیدے اور اس عرصہ میں اس کو ہاتھ نہ لگائے اور یہی ہے وہ عدۃ جس کا حکم خداوند تعالےٰ نے دیا ہے کہ اس میں ان کو طلاق دیجائے اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا عبداللہ کو حکم دو کہ وہ رجوع کرے اور پھر اس کو پاکی یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔ (بخاری و مسلم)

اختیار کا مسئلہ

۳۱۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ اختیار دیا ہم کو رسول اللہ صلعم نے (دنیا اور آخرت کا) پس اختیار کیا ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اور اس اختیار سے ہم پر کوئی چیز واقع نہیں ہوئی (یعنی کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوئی اور اس کی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھ کو اختیار ہے مجھ کو قبول کرلے یا اپنے نفس کو اختیار کرے تو اس سے عورت پر طلاق واقع نہیں ہوتی۔) (بخاری و مسلم)

کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینے سے کفارہ لازم آتا ہے

۳۱۳۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس نے کہا کہ جو شخص اپنے اوپر کسی چیز کو حرام کرلے وہ کفارہ ہے اور تمہارے لئے رسول اللہ صلعم کی پیروی ان باتوں میں کس قدر اچھی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۳۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا يَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِهِ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ - الآيہ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم زینب بنت جحش رضؓ (اپنی بیوی) کے پاس جاتے اور وہاں شہد پیا کرتے تھے۔ میں نے اور حفصہ رضؓ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلعم تشریف لائیں وہ آپ سے کہے کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ (مغافیر ایک بودار پھل ہوتا ہے جس کی بو شہد کے مشابہ ہوتی ہے) کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ حسب معمول ان میں سے ایک کے پاس آپ تشریف لائے اور اس نے آپ سے یہی عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا کوئی بات نہیں، زینب بنت جحش رضؓ کے ہاں شہد پیا ہے اور اب میں کبھی شہد نہ پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے لیکن تم کسی کو اس کی خبر نہ دینا کہ میں نے شہد کھانے کی قسم کھالی ہے تاکہ بیویوں میں سے کسی کو اس سے رنج نہ پہنچے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ الخ یعنی اے نبی! تو کیوں حرام کرتا ہے اس چیز کو اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لئے جس کو خدا نے تیرے لئے حلال کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بلا ضرورت طلاق مانگنے والی عورت کے حق میں وعید

۳۱۳۸ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو عورت

وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

بلا وجہ اپنے شوہر سے طلاق چاہے اس پر جنت کی بو حرام ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے

۳۱۳۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک سب سے بری چیز طلاق ہے۔ (ابوداؤد)

نکاح سے پہلے طلاق دینے کا مسئلہ

۳۱۴۰ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَّلَا عِتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ وَّلَا وِصَالَ فِيْ صِيَامٍ وَّلَا يُتْمَ بَعْدَ اِحْتِلَامٍ وَّلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَّلَا صُمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت علیؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور نہ مالک ہونے سے پہلے غلام کو آزاد کیا جاتا ہے اور مسلسل وپیہم روزے رکھنا (یعنی رات کو افطار نہ کرنا اور برابر روزے رکھنا جائز نہیں ہے) اور بالغ ہونیکے بعد کوئی شخص یتیم نہیں رہتا اور دودھ پینے کی مدت کے بعد دودھ دینا رضاعت میں شامل نہیں اور دن بھر خاموش رہنا بھی جائز نہیں ہے۔ (شرح السنۃ)

۳۱۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَلَا بَيْعَ اِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ۔)

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ انسان کی نذر اس چیز میں درست نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہیں ہے اور اس چیز کا آزاد کرنا بھی صحیح نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور نہ اس عورت کو طلاق دینا درست ہے جس سے ابھی نکاح نہیں کیا ہے (ترمذی۔ ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ اور اس چیز کی بیع درست نہیں ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے۔

طلاق بتہ کا مسئلہ

۳۱۴۲ وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ)۔

حضرت رکانہ بن عبد یزیدؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی سہیمہؓ کو طلاقِ بائن دی (یعنی قطعی طلاق جس میں کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا) پھر اس نے نبی صلعم کو اس کی اطلاع دی اور عرض کیا۔ خدا کی قسم میں نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم تو نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا؟ رکانہؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے ایک ہی طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلعم نے اس کی بیوی کو اس کی طرف لوٹا دیا۔ پھر رکانہ نے اپنی بیوی کو دوسری طلاق حضرت عمرؓ کی خلافت میں دی اور تیسری طلاق حضرت عثمانؓ کے عہد میں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی) لیکن ابوداؤد کے علاوہ اور کسی کتاب میں دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں۔)

نکاح وطلاق کے الفاظ اگر ہنسی میں بھی منہ سے نکالے جائیں تو ان کا حکم ثابت ہو جاتا ہے

۳۱۴۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَّ هَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّکَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رض نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں جو ارادہ کے ساتھ وقوع میں آتی ہیں اور ہنسی دل لگی میں بھی وقوع پذیر ہوتی ہیں یعنی نکاح، طلاق اور رجعت (یعنی ایک یا دو طلاق دے کر رجوع کرنا)۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

زبردستی دلوائی جانے والی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

۳۱۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ قِیْلَ مَعْنَی الْاِغْلَاقِ الْاِکْرَاهُ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ زبردستی کی حالت میں نہ تو طلاق واقع ہوتی ہے اور نہ آزادی (اگر زبردستی کسی سے طلاق دلوائی جائے یا کسی غلام لونڈی کو آزاد کرالیا جائے تو یہ طلاق اور آزادی درست نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

دلوانے کی طلاق واقع نہیں ہوتی

۳۱۴۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِیْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِیْثِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر بے عقل اور مغلوب العقل کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے۔ عطاء بن عجلان راوی ضعیف ہے اور اس کا حافظہ خراب ہے)

تین شخص مرفوع القلم ہیں

۳۱۴۶ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰی یَعْقِلَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا)

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کے قول و فعل کا اعتبار نہیں ہے یعنی ان کا قول و فعل مواخذہ سے پاک ہے، ایک تو سونے والا جب تک وہ بیدار ہو کر ہوش میں نہ آجائے دوسرے بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے اور تیسرے بے عقل جب تک اس کی عقل درست نہ ہو جائے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی نے اسے عائشہ رض سے اور ابن ماجہ نے دونوں سے روایت کیا ہے)

لونڈی کے لئے دو طلاقیں ہیں

۳۱۴۷ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِیْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَیْضَتَانِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا ہے لونڈی کے لئے دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض۔ (یعنی لونڈی کو دو طلاقیں کافی ہیں) تیسری طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

فصل سوم

اپنے خاوند سے طلاق یا خلع چاہنے والی عورت کے بارے میں وعید

۳۱۴۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ

حضرت ابوہریرہ رض نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے شوہروں کی نافرمانی کرنے والی عورتیں اور خلع کا مطالبہ کرنے

الْمُنَافِقَاتُ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) والی عورتیں منافق ہیں۔ (نسائی)

عورت کے تمام مال کے عوض خلع کرنا مکروہ ہے

۳۱۴۹ وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاۃٍ لِصَفِیَّۃَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّہَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِہَا بِکُلِّ شَیْءٍ لَّہَا فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

حضرت نافع صفیہ بنت ابو عبیدہؓ کی آزاد کردہ لونڈی سے نقل کرتے ہیں کہ صفیہ نے اپنے تمام مال کے مقابلہ میں اپنے شوہر سے خلع کا مطالبہ کیا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے اس سے انکار کیا (مالک)

یک وقت تین طلاق دینا حرام ہے

۳۱۵۰ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ ثَلٰثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا بَیْنَ اَظْہُرِکُمْ حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَقْتُلُہٗ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت محمود بن لبید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کو بتلایا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین اکٹھی طلاقیں دی ہیں آپ غضبناک ہو کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کیا خدا کی کتاب کے ساتھ کھیلا جاتا ہے؟ حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں یہ سن کر صحابہ رضؓ کی جماعت میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں اس کو قتل کر دوں۔ (نسائی)

۳۱۵۱ وَعَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ مِائَۃَ تَطْلِیْقَۃٍ فَمَاذَا تَرٰی عَلَیَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْکَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِہَا اٰیٰتِ اللّٰہِ ہُزُوًا (رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا)

مالک رضؓ کہتے ہیں ان کو معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں، آپ میرے متعلق کیا حکم دیتے ہیں۔ ابن عباسؓ نے کہا تیری طلاقیں واقع ہوئیں (اور تیری بیوی تجھ سے علیحدہ ہوگئی) اور ستانوے طلاقوں سے تو نے خدا کی آیتوں کا مذاق اڑایا۔ (موطا)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ایک بری چیز ہے

۳۱۵۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ شَیْئًا عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰہُ شَیْئًا عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَیْہِ مِنَ الطَّلَاقِ۔ رَوَاہُ الدَّارُ قُطْنِیُّ

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ معاذ رضؓ! خداوند تعالےٰ نے روئے زمین پر جتنی چیزیں پیدا کی ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ محبوب غلام و لونڈی کا آزاد کرنا ہے۔ اور سب سے زیادہ مبغوض و ناپسندیدہ طلاق ہے۔ (دارقطنی)

بَابُ الْمُطَلَّقَۃِ ثَلٰثًا جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اُن کا بیان

فصل اوّل

حلالہ کا صحیح ہونا دوسرے خاوند کے جماع کرنے پر موقوف ہے

۳۱۵۳ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَۃُ رِفَاعَۃَ الْقُرَظِیِّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ کُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَۃَ فَطَلَّقَنِیْ فَبَتَّ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا (میں رفاعہ کے نکاح میں تھی) اس نے مجھ کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر میں نے

---

[1] "خلع" اصطلاحِ شرع میں اس معاملہ کو کہتے ہیں کہ جو مال کے مقابلے میں عورت سے علیحدگی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگر شوہر مال لے کر عورت سے خلع کرے تو عورت پر طلاقِ بائن واقع ہو جاتی ہے۔ ۱۲ مترجم

طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِي اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبد الرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کر لیا اور نہیں ہے اس کے پاس (یعنی اس کا عضو مخصوص) مگر پھندنے کی مانند۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تو پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے؟ اس نے کہا، ہاں آپؐ نے فرمایا تو اس وقت تک رفاعہ سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ عبد الرحمٰن تیرا ذائقہ نہ چکھ لے اور تو اس سے مزہ پا لے (بخاری و مسلم)

فصل دوم

محلل اور محلل لہٗ پر آنحضرتؐ کی طرف سے لعنت

۳۱۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حلال کرنے والے اور حلال کرانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے (یعنی ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے ایک شخص سے کہا کہ تو اس سے نکاح کر کے میرے لئے حلال کر دے۔ ان دونوں شخصوں پر آپؐ نے لعنت فرمائی ہے۔ (دارمی۔ ابن ماجہ)

ایلاء کا مسئلہ

۳۱۵۵ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُوْلُوْنَ يُوْقَفُ الْمُوْلِيْ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

سلیمان بن یسارؓ کہتے ہیں کہ دس سے زیادہ نبی صلعم کے صحابیوں کو میں نے دیکھا ہے ان سب کا بیان ہے کہ ایلا کرانے والے کو مہلت دی جائے (یعنی جس شخص نے یہ قسم کھائی ہو کہ وہ چار مہینے تک یا اس سے زیادہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کریگا میعاد گزرنے کے بعد اس کو وقف دیا جائے یعنی یا تو اپنی بیوی کو واپس لے لے اور قسم کا کفارہ دیدے اور یا طلاق دیدے۔ (شرح السنہ)

ظہار کا حکم

۳۱۵۶ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَيُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ سِتِّيْنَ

ابو سلمہؓ کہتے ہیں کہ نعمان بن صخرؓ نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر اپنی ماں کی پشت کے مانند قرار دیا (یعنی مثلاً یہ کہا کہ تو مجھ کو میری ماں کی پشت کی مانند ہے) اس وقت تک کہ جب تک رمضان ختم ہو۔ پھر وہاں رمضان ہی گزر رہا تھا کہ نعمان نے رات کو اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ پھر اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ ایک غلام کو آزاد کر دے۔ اس نے عرض کیا، غلام اس کے پاس نہیں ہے۔ فرمایا دو مہینے مسلسل روزے رکھ۔ عرض کیا مجھ میں اتنی قوت نہیں (کہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھوں اور جماع سے اپنے آپ کو بچاؤں) فرمایا مسکینوں کو کھانا کھلا۔ عرض کیا اتنی گنجائش نہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فروہ بن عمروؓ کو حکم دیا کہ

مِسْكِيْنًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيْبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيْبُ غَيْرِيْ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا أَعْنِيْ أَبَادَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔)

اس کو کھجوروں کا وہ تھیلا دے دو (جو ایک شخص لایا تھا) اور اس تھیلے میں پندرہ یا سولہ صاع کھجوریں تھیں تاکہ وہ ان کو ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ دارمی اور ابوداؤد وغیرہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سلمہ رض یا النعمان رض بن صخر رض نے یہ بھی کہا کہ میں اتنی زیادہ شہوت رکھتا ہوں کہ میرے برابر کوئی شخص عورتوں سے قربت نہ کرتا تھا۔)

اگر ظہار کرنے والا کفارہ دینے سے پہلے جماع کرلے تب بھی ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔

۳۱۵۷/۵ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سلیمان رض بن یسار، سلمہ بن صخر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہار[1] کرنے والے کی نسبت فرمایا ہے کہ اگر وہ کفارہ دینے سے پہلے عورت سے صحبت کرے تو اس پر ایک ہی کفارہ واجب ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۳۱۵۸/۶ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِيْ أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ۔

عکرمہ رض ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور پھر کفارہ دینے سے پہلے اس سے صحبت کرلی۔ اس کے بعد اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تجھ کو ایسا کرنے پر (یعنی جماع کرنے پر) کس نے آمادہ کیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ چاندنی میں اس کی سفید پازیب مجھ کو نظر آئی اور میں اس سے جماع پر مجبور ہوگیا۔ رسول اللہ صلعم (یہ سن کر) مسکرائے اور پھر حکم دیا جب تک کفارہ ادا نہ کرے تو اس کے قریب نہ جا۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی نے اس کو مسنداً اور مرسلاً روایت کیا اور کہا مرسل بہتر ہے)۔

فصل اوّل

کفارۂ ظہار میں جو بردہ آزاد کیا جائے اس کا مومن ہونا ضروری ہے یا نہیں

۳۱۵۹ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ

حضرت معاویہ بن حکم رض کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک لونڈی ہے جو بکریاں چراتی ہے ایک روز میں اس کے پاس گیا ایک بکری کم پائی، میں نے اس سے پوچھا تو کہا بھیڑیا کھا گیا۔ مجھ کو اس پر غصہ آ گیا

[1] "ظہار" اصطلاح شرع میں بیوی کے کسی عضو کو ماں یا بہن وغیرہ اُن عورتوں کے کسی عضو سے جن سے نکاح حرام ہے تشبیہ دینے کو کہتے ہیں۔ اس تشبیہ سے بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے جب تک وہ کفارہ نہ دے۔ ۱۲ مترجم

أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُوْنَ لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أُعْتِقُهَا ...... فَقَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

اور چونکہ میں انسان ہوں (جو غیظ و غضب میں آلودہ ہوتے ہیں) میں نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا اور اس وقت مجھ پر کفارہ کے طور پر ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہے۔ کیا میں اس لونڈی کو آزاد کردوں؟ آپ نے (لونڈی کو طلب فرمایا اور) اس سے پوچھا خدا کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ خدا کے رسول ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس کو آزاد کرے (مالک) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ معاویہ نے کہا میری ایک لونڈی ہے جو اُحد اور مقام جوانیہ کی جانب میری بکریاں چراتی ہے۔ ایک روز میں نے اپنی بکریاں دیکھیں تو بھیڑیا ایک بکری کو اٹھا کرلے گیا تھا اور میں ایک انسان ہوں (جس کو بشریت کے تقاضے سے غصہ آجانا معمولی بات ہے) مجھ کو بھی اسی طرح غصہ آتا ہے جس طرح اور آدمیوں کو۔ میں نے اس کو بہت مارنا چاہا لیکن صرف ایک تھپڑ پر اکتفا کی پھر میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا اور آپ نے میرے حق کو ایک امر اہم خیال کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس لونڈی کو آزاد کردوں؟ آپ نے فرمایا اس لونڈی کو میرے پاس لے آ۔ چنانچہ میں اس کو لے آیا آپ نے اس سے پوچھا خدا کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں۔ پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں؟ عرض کیا آپ خدا کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا آزاد کردو یہ مسلمان ہے۔

بَابُ اللِّعَانِ لعان کا بیان

فصل اوّل

دربار رسالتؐ میں لعان کا ایک واقعہ

۳۱۶۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ إِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ

حضرت سہلؓ بن سعد ساعدی کہتے ہیں کہ عویمر عجلانی نے حضور صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس شخص کو کیا حکم دیتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پائے کیا وہ اس کو مار ڈالے۔ اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو مقتول کے وارث اس کو مار ڈالیں گے ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا، خداوند تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کی نسبت حکم نازل فرمایا ہے تو جا اور اپنی بیوی کو بلا لا۔ سہل بن سعد کا بیان ہے کہ دونوں میاں بیوی کا مسجد کے اندر ہم لوگوں کے سامنے لعانؔ کیا گیا جب

لہ لعان کے لغوی معنی ہیں لعنت کرنیکے اور اصطلاح شرع میں لعان اس لعنت کو کہتے ہیں جو مرد عورت دونوں ایک دوسرے پر زنا کی تہمت لگانے کی صورت میں، مثلاً ایک شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو حاکم شرع میاں بیوی دونوں کو بلائے اور وہ اپنے اپنے بیان کو ثابت کریں اگر دعوٰی گواہوں سے ثابت نہ ہو تو حاکم مرد اور عورت دونوں سے چار چار بار شہادتے اور پانچویں بار لعان تحریر کرائے اس کے بعد دونوں میں تفریق کی جائے۔ مترجم

أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لعان ہو چکا تو عویمر نے کہا اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچہ جنے جس کا رنگ سیاہ اور آنکھیں کالی ہوں کھوّے بڑے ہوں اور دونوں پنڈلیوں کا گوشت بھرا ہو تو عویمر سچا ہے اور زنا کی تہمت درست ہے اور اگر ایسا بچہ جنے جس کا رنگ سرخ ہو گویا کہ بامنی کا سا رنگ ہے تو عویمر جھوٹا ہے چنانچہ عورت نے ایسا ہی بچہ جنا جس کی صفت رسول اللہ صلعم نے بیان کی ہے اور عویمر کا بیان سچا ثابت ہوا۔ اس کے بعد وہ بچہ اپنی ماں کی طرف منسوب ہوا۔ (بخاری و مسلم)

لعان کی صورت میں میاں بیوی کے درمیان تفریق کا ایک مسئلہ

۳۱۶۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ حَدِيْثِهِ لَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک مرد اور عورت کے درمیان لعان کیا اور پھر عورت اور مرد کے درمیان جدائی کر دی اور بچہ اس عورت کے ساتھ (یعنی اس کی جانب منسوب) رہا (بخاری و مسلم)

اور بخاری و مسلم میں ابن عمر رضؓ کی ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اس شخص کو نصیحت فرمائی اور آخرت کا عذاب یاد دلایا اور فرمایا کہ دنیا کی تکلیف و عذاب بہت آسان ہے آخرت کے عذاب سے (تاکہ وہ جھوٹ نہ بولے) پھر عورت کو بلایا اس کو بھی نصیحت کی اور آخرت کا عذاب یاد دلایا اور آگاہ کیا کہ دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے۔

لعان کرنے والے کا محاسبہ آخرت میں ہوگا

۳۱۶۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا۔ تمہارا حساب خدا کے ہاں ہوگا تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ اب تیرا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں (یہ عورت تجھ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے) اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میرا مال (یعنی میرا دیا ہوا مہر) آپ نے فرمایا تیرا مال تجھ کو واپس نہ ملے گا۔ اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو تیرا مال اس کی شرمگاہ کو حلال کرنے کے بدلے میں گیا اور اگر تیرا دعویٰ جھوٹا ہے تو مہر کا واپس لینا تجھ سے بہت بعید ہے۔ (بخاری و مسلم)

آیت لعان کا شانِ نزول

۳۱۶۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے نبی صلعم کے حضور میں اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے ساتھ تہمت لگائی۔ نبی صلعم

بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّنَةَ اَوْحَدًّا فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا وَقَالُوْا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تم پر شرعی حد قائم کی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہوں کو ڈھونڈنے کے لئے جائے؟ نبی صلعم نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد قائم کی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر میں سچا ہوں تو خداوند تعالیٰ وہ احکام نازل فرمائے گا جس سے میری پشت حد سے پاک ہو جائے گی چنانچہ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یہ آیت لائے وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ سے اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ تک۔ اس کے بعد ہلال حاضر ہوئے اور گواہی دی یعنی لعان کیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی شہادت کو سنتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے۔ خداوند تعالیٰ جانتا ہے تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے پس تم میں سے کون ہے جو توبہ کرے پھر عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی لعان کیا یعنی چار مرتبہ اپنی ذات کی شہادت کی، جب وہ پانچویں مرتبہ گواہی دینے لگی تو صحابہ رض نے اس کو روکا اور کہا کہ تیری آخری شہادت واجب کرنے والی ہے یعنی میاں بیوی کے درمیان جدائی کو یا عذاب آخرت کو، ابن عباس کا بیان ہے کہ عورت یہ سن کر ٹھہر گئی۔ کچھ غور و تامل کیا جس سے ہم نے یہ خیال قائم کیا کہ وہ رجوع کرلے گی اور پانچویں مرتبہ قسم نہ کھائے گی لیکن پھر اس (عورت) نے کہا میں اپنی قوم کو ساری عمر کے لئے ذلیل و رسوا نہ کروں گی اور پانچویں گواہی بھی اس نے پوری کر دی۔ اس کے بعد نبی صلعم نے فرمایا اگر یہ عورت سیاہ آنکھوں والا بھاری سرینوں والا اور موٹی پنڈلیوں کا بچہ جنے تو وہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی بچہ جنا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں لعان کرنے والوں کا یہ حکم نہ ہوتا (تو دیکھتے کہ) میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔ (بخاری)

زنا کی تہمت چار گواہوں کے ذریعہ ثابت ہوتی ہے

٣١٦٤ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِيْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰى اٰتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رض نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو پاؤں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہوں کو فراہم نہ کرلوں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہاں (درست ہے) سعد نے کہا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے شاہد بہم پہنچانے سے پہلے میں تلوار سے اس کا خاتمہ کر دوں گا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے وہ البتہ غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند

اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں ہے

۳۱۶۵ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ رضؓ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے کہا اگر میں کسی غیر مرد کو اپنی عورت کے ساتھ دیکھوں تو میں تلوار سے اس کا خاتمہ کر دوں۔ رسول اللہ صلعم نے سعدؓ کے یہ الفاظ سنے تو فرمایا کیا تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو خدا کی قسم میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور خداوند تعالےٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور خداوند تعالیٰ کی غیرت ہی کے سبب سے حرام کئے گئے ہیں وہ گناہ جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور خداوند تعالےٰ سے زیادہ کوئی شخص عذر کو محبوب نہیں رکھتا اور اسی لئے خدا نے ڈرانے والوں اور بشارت دینے والوں (یعنی پیغمبروں) کو بھیجا ہے اور خداوند تعالےٰ سے زیادہ کوئی شخص تعریف کو پسند نہیں کرتا اور اسی لئے خداوند تعالےٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کی غیرت کا تقاضہ کیا ہے؟

۳۱۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدائے تعالےٰ غیرت مند ہے اور مسلمان بھی غیرت مند ہے اور خداوند تعالےٰ کی غیرت یہ ہے کہ مسلمان بندہ اس کام کو نہ کرے جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

محض معمولی علامتوں کی بناء پر اپنے بچہ کا انکار نہ کرو

۳۱۶۷ وَعَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے ایک کالا بچہ جنا ہے اور میں نے اس کا انکار کیا ہے (یعنی یہ کہ یہ بچہ میرے نطفہ سے نہیں ہے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کیا، ہاں۔ فرمایا ان کا کیا رنگ ہے؟ عرض کیا سرخ۔ آپ نے فرمایا یہ خاکستری رنگ کے اونٹ کہاں سے پیدا ہو گئے (یعنی سرخ اونٹوں کے بچے خاکستری رنگ کے کیسے ہو گئے) عرض کیا کوئی رگ ہے جس نے ان کو خاکی رنگ کا بنا دیا۔ فرمایا شاید اسی رگ نے تیرے بچہ میں کالا رنگ پیدا کر دیا ہو۔ رسول اللہ صلعم نے اس کو سمجھا دیا کہ وہ اس لڑکے سے انکار نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا

۳۱۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاصؓ نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضؓ کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفہ سے ہے تم اس کو اس سے لے لینا۔ فتح مکہ کے سال جب سعد

فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّهٗ ابْنُ اَخِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے اس بچہ کو لے لیا اور ظاہر کیا کہ وہ میرے بھائی کا بچہ ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ بچہ میرا بھائی ہے۔ دونوں اپنا معاملہ رسول اللہ صلعم کے پاس لے گئے۔ سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی نے مجھ کو یہ وصیت کی تھی کہ یہ میرا بچہ ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا یہ بچہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن زمعہ تو ہی اس بچہ کا وارث ہے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ یعنی بچہ اس کا ہے جس کے فرش پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں یعنی وہ بچہ سے محروم ہے پھر آپ نے اپنی بیوی سودہؓ سے کہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں کہ تو اس بچہ سے پردہ کر کیونکہ اس میں عتبہ کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ سودہؓ نے لڑکے سے آخر عمر تک پردہ کیا اور کبھی اس کو نہ دیکھا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا، عبد بن زمعہ! یہ تیرا بھائی ہے اس لئے کہ تیرے باپ کے فرش پر پیدا ہوا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اثبات نسب میں قیافہ شناس کا قول معتبر ہے یا نہیں؟

۳۱۶۹ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک روز نبی صلعم خوش خوش ان کے پاس آئے اور فرمایا عائشہ! مجزز مدلجی (قیافہ شناس) نے اسامہ و زید کو دیکھ کر جو چادر اوڑھے سو رہے تھے اور ان کے پاؤں کھلے ہوئے تھے کہا کہ یہ پاؤں بعض ان کے بعض میں سے ہیں یعنی ان پاؤں میں نسلی شرکت ہے (عرب کے لوگ کہا کرتے تھے کہ اسامہ رضؓ کا رنگ چونکہ زید رضؓ کے رنگ سے مختلف ہے اس لئے وہ زید رضؓ کا بیٹا نہیں ہے۔ اس قیافہ شناس کے کہنے سے اس کی تردید ہو گئی اور آپ اس سے بہت خوش ہوئے۔ زید بن حارثہ رضؓ یعنی اسامہ رضؓ کے باپ آنحضرت صلعم کے متبنیٰ تھے۔) (بخاری و مسلم)

اپنے باپ کا انکار کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۱۷۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ اور ابو بکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے باپ سے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اور وہ اس حقیقت سے واقف ہو کر وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے (بخاری و مسلم)

۳۱۷۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَقَدْ ذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو یعنی ان کے نسب سے اپنے آپ کو بیگانہ نہ بناؤ۔ اس لئے کہ جس شخص نے اپنے باپ کے نسب سے اعراض کیا۔ اس نے کفرانِ نعمت کیا۔ (بخاری و مسلم) اور حضرت عائشہ

مِنَ اللّٰہِ فِی بَابِ صَلٰوۃِ الْخُسُوْفِ۔ کی حدیث "ما من احد الخ" صلوٰۃ الخسوف میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

اپنے بچہ کا انکار کرنے والا خدا کے دیدار سے محروم رہے گا

۳۱۴۲ (۱۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمُلَاعَنَۃِ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ اَدْخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْھُمْ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْئٍ وَلَنْ یُّدْخِلَھَا اللّٰہُ جَنَّتَہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَہٗ وَھُوَ یَنْظُرُ اِلَیْہِ احْتَجَبَ اللّٰہُ مِنْہُ وَفَضَحَہٗ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے لعان کی آیت نازل ہونے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو عورت کہ شامل کرے کسی قوم میں اس بچہ کو کہ جو اس میں سے نہیں ہے (یعنی زنا کا بچہ جنا اور اس کو اپنے خاوند کی طرف منسوب کر دیا) پس وہ عورت قابل اعتبار نہیں۔ خدا اس کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ اور جو شخص انکار کرے اپنے بیٹے کا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اسی کا بچہ ہے۔ خداوند تعالیٰ اس سے پردہ کرے گا یعنی اس کو خدا کا دیدار نصیب نہ ہوگا اور خداوند تعالیٰ اس کو اگلے اور پچھلے لوگوں میں رسوا کرے گا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

بدکار بیوی کو طلاق دینا اولیٰ ہے

۳۱۴۳ (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِی امْرَأَۃً لَا تَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلِّقْھَا فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّھَا قَالَ فَاَمْسِکْھَا اِذًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ یَرْفَعُہٗ اَحَدُ الرُّوَاۃِ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحَدُھُمْ لَمْ یَرْفَعْہُ قَالَ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ لَیْسَ بِثَابِتٍ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری عورت کسی چھونے والے ہاتھ سے انکار نہیں کرتی (یعنی جو شخص جماع کی خواہش کرتا ہے اس سے انکار کرنا نہیں چاہتی) آپ نے فرمایا اس کو طلاق دیدے۔ اس نے عرض کیا مجھ کو اس سے غیر معمولی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا تو پھر اپنے پاس رکھ (امام نسائی فرماتے ہیں اسے بعض راویوں نے مرفوعاً اور بعض نے موقوفاً روایت کیا ہے اور یہ حدیث ثابت نہیں۔) (ابوداؤد۔ نسائی)

اثبات نسب کے سلسلہ میں ایک واضح ہدایت وضابطہ

۳۱۴۴ (۱۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ کُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِیْہِ الَّذِیْ یُدْعٰی لَہٗ ادَّعَاہُ وَرَثَتُہٗ فَقَضٰی اَنَّ مَنْ کَانَ مِنْ اَمَۃٍ یَمْلِکُھَا یَوْمَ اَصَابَھَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَہٗ وَلَیْسَ لَہٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَہٗ مِنَ الْمِیْرَاثِ شَیْئٌ وَّ

عمرو بن شعیب رضؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کی نسبت جس کو اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں میں شامل کیا گیا یہ حکم صادر فرمانے کا ارادہ کیا کہ جو بچہ ایسی لونڈی سے پیدا ہو کہ اس کا باپ اس روز اس لونڈی کا مالک ہو جس روز کہ اس نے اس سے صحبت کی ہے تو وہ بچہ اس کے نسب میں شامل ہو گیا،

مَا أَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيْبُهُ وَلَا يُلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهُ أَنْكَرَهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهُ هُوَ الَّذِيْ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

اور اس کا وارث ہوا اور اس کے پیدا ہونے سے پہلے جو مال تقسیم ہو چکا ہے اس میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے اور میراث اس کے پیدا ہونے کے بعد پائی جائے اور تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس میں اس کا حصہ نہیں ہے اور وہ بچہ جس کے باپ نے اس سے انکار کیا ہے اس کے نسب میں شامل نہیں ہو سکتا، خواہ وہ بچہ اس لونڈی سے ہو جس سے اس نے اس روز صحبت کی ہو جس روز کہ وہ اس کا مالک نہ ہوا اور خواہ آزاد عورت سے زنا کیا ہو اور وہ بچہ اسکا نہ ہو تو اس کے نسب میں شامل نہ ہوگا اور نہ اس کے مال کا وارث قرار پائے گا اگرچہ خود بخود بچہ کے باپ نے اس کا دعویٰ کیا ہو کہ وہ بچہ اس کا ہے، تو وہ بچہ حرامی ہوگا لونڈی سے یا آزاد عورت سے۔ (ابوداؤد)

غیرت بعض صورتوں میں پسندیدہ اور بعض میں ناپسندیدہ ہے

۳۱۷۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَأَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جابرؓ بن عتیک کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غیرت کی ایک قسم وہ ہے جس کو خداوند تعالٰی پسند کرتا ہے اور ایک قسم وہ ہے جس کو خداوند تعالٰی بُرا سمجھتا ہے پس وہ غیرت جس کو خداوند تعالٰی پسند کرتا ہے وہ غیرت ہے جو شک و شبہ کی جگہ میں ہو (جیسے بیوی یا لونڈی پر شک و شبہ ہو کہ اس کا تعلق کسی دوسرے شخص سے ہے) اور وہ غیرت جس کو خداوند تعالٰی بُرا سمجھتا ہے وہ غیرت ہے جو شک و شبہ کے مقام پر نہ ہو (یعنی خواہ مخواہ کا گمان ہو اور شک کا کوئی قرینہ نہ ہو) اور غرور و تکبر میں سے بعض وہ تکبر ہے جو خدا کو پسند ہے اور بعض وہ ہے جو خدا کو پسند نہیں۔ پس وہ تکبر جو خدا کو پسند ہے وہ تکبر کرنا ہے جو لڑائی کے وقت (یعنی کفار سے جہاد کے وقت) ظاہر کیا جاتا ہے اور وہ تکبر جو خدا کو پسند نہیں ہے صدقہ اور خیرات کے وقت تکبر کرنا ہے یعنی بے پروائی کے ساتھ دینا اور تھوڑی خیرات کو بہت سمجھنا اور وہ تکبر جو خدا کو پسند نہیں ہے وہ نسب پر فخر کرنا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وہ تکبر جو خدا کو پسند نہیں ظلم میں تکبر کرنا ہے (احمد، ابوداؤد)

فصل سوم

ولد الزنا کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا

۳۱۷۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے

قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِیْ عَاھَرْتُ بِاُمِّہٖ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَۃَ فِی الْاِسْلَامِ ذَھَبَ اَمْرُ الْجَاھِلِیَّۃِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، زمانۂ جاہلیت کی بات گئی گزری ہوئی، اسلام کے عہد میں اس کا دعوٰی نہیں چل سکتا۔ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لئے پتھر یعنی محرومی۔ (ابوداؤد)

وہ چار عورتیں جن سے لعان نہیں ہوتا

۳۱۷۷/۱۸ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَۃَ بَیْنَھُنَّ النَّصْرَانِیَّۃُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْیَھُوْدِیَّۃُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّۃُ تَحْتَ الْمَمْلُوْکِ وَالْمَمْلُوْکَۃُ تَحْتَ الْحُرِّ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور اُن کے والد سے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے چار عورتیں ہیں جن میں لعان جاری نہیں ہوتا۔ ایک تو اس نصرانی عورت پر جو کسی مسلمان کے نکاح میں ہو، دوسری اس یہودی عورت پر جو مسلمان کے نکاح میں ہو تیسرے اس آزاد عورت پر جو کسی غلام کے نکاح میں ہو چوتھی اس لونڈی پر جو آزاد مرد کے نکاح میں ہو۔ (ابن ماجہ)

آنحضرتؐ حتی الامکان لعان سے باز رکھنا چاہتے تھے

۳۱۷۸/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِیْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ اَنْ یَّتَلَاعَنَا اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ عَلٰی فِیْہِ وَقَالَ اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ دو شخصوں کا لعان ہو رہا تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب یہ لوگ پانچویں مرتبہ گواہی دیں تو ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا اس لئے کہ پانچویں مرتبہ کی شہادت واجب کر دینے والی ہے (یعنی واجب ہوتا ہے اور تفریق عمل میں آجاتی ہے۔ (نسائی)

شیطان میاں بیوی کو ایک دوسرے سے بدظن کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۳۱۷۹/۲۰ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا لَیْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَیْہِ فَجَاءَ فَرَاٰی مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَالَکِ یَا عَائِشَۃُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَالِیْ لَا یَغَارُ مِثْلِیْ عَلٰی مِثْلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَکِ شَیْطَانُکِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَعِیَ شَیْطَانٌ قَالَ نَعَمْ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات کو میرے پاس سے اُٹھ کر چلے گئے۔ حضرت عائشہ رضؓ کا بیان ہے کہ اس پر مجھ کو غیرت پیدا ہوئی (تھوڑی دیر بعد) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور میں جس خلجان میں مبتلا تھی اس کو ملاحظہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے عائشہ رضؓ تم کو کیا ہوا، کیا تم مجھ پر غیرت کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا مجھ کو کیا ہوا کہ مجھ جیسی عورت آپ جیسے مرد پر غیرت نہ کرے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس تیرا شیطان

قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آیا ہے اور تجھ کو وسوسہ میں ڈال گیا ہے۔ عائشہ رض کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا اور آپ کے ساتھ؟ فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی شیطان ہے لیکن خداوند تعالیٰ نے مجھ کو اس پر مدد دی ہے اور میں اس سے محفوظ ہوں۔ (مسلم)

بَابُ الْعِدَّةِ عدّت کا بیان

فصل اوّل

عدّت کے دنوں میں شوہر پر نفقہ اور سکنیٰ واجب ہے یا نہیں؟

۳۱۸۰/۱ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

ابوسلمہ رض کہتے ہیں کہ فاطمہ رض بنت قیس رض نے یہ بیان کیا ہے

أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ الشَّعِيرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اِعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمٰى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ اِنْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ اِنْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتُبِطْتُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَ فَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا۔

کہ ابو عمرو بن حفص رضؓ ان کے شوہر نے ان کو تین طلاقیں دیں اور ابو عمرو یعنی ان کا شوہر ان کے پاس موجود نہ تھا، یعنی کہیں باہر تھا وہاں سے طلاقیں کہہ کر یا کہوا بھیج دی تھیں۔ پھر ابو عمرو کے وکیل (کارندے) نے فاطمہ کے لئے جَو بھیجے۔ فاطمہ ناراض ہو گئی (اس لئے کہ جَو اس کے خیال میں کم تھے) وکیل نے فاطمہ سے کہا خدا کی قسم ہم پر تیرا کوئی حق نہیں ہے (یعنی تیرا نفقہ ہم پر واجب نہیں ہے ہم جو کچھ دے رہے ہیں وہ احسان و سلوک کے طور پر ہے) اس کے بعد فاطمہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا تیرا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔ پھر آپ نے فاطمہ کو حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر میں عدّت کے دن گزارے۔ پھر آپ نے فرمایا ام شریک ایک ایسی عورت ہے جس کے گھر میں میرے اصحاب (یعنی ام شریک کے اعزہ و اقربار) کی آمد و رفت رہتی ہے اس لئے تو ابن ام مکتوم کے ہاں عدّۃ کے دن بسر کر، وہ ایک اندھا آدمی ہے وہاں تجھ کو کپڑوں کی (یعنی پردہ کی) ضرورت نہ ہوگی پھر جب حلال ہو جائے یعنی تیری عدّت کے دن پورے ہو جائیں تو مجھ کو خبر دے (تاکہ میں تیرے نکاح کا فکر کروں) فاطمہ کا بیان ہے کہ جب میری عدّۃ کے دن پورے ہو گئے، تو میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابو سفیان اور ابو جہم نے میرے پاس نکاح کا پیام بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ابو جہم وہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس کے کاندھے سے لاٹھی کبھی جدا نہیں ہوتی (یعنی وہ نہایت تند مزاج ہے ہر وقت لاٹھی کاندھے پر رکھتا ہے) اور معاویہ ایک مفلس آدمی ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے، تو اُسامہ بن زید رضؓ سے نکاح کر لے۔ فاطمہ کا بیان ہے کہ میں نے آپ کے اس مشورہ کو پسند نہیں کیا۔ آپ نے پھر فرمایا تو اُسامہ رضؓ سے نکاح کر لے چنانچہ میں نے اسامہ رضؓ سے نکاح کر لیا اور خداوند تعالےٰ نے اس نکاح میں برکت عطا فرمائی اور مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔ اور ایک روایت میں فاطمہ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ آپ نے فرمایا ابو جہم عورتوں کو بہت مارنے والا آدمی ہے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ فاطمہ کے شوہر نے تین طلاقیں دیں۔ فاطمہ رضؓ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا تیرے لئے نفقہ نہیں ہے البتہ اگر تو حاملہ ہوتی تو تیرا نفقہ شوہر پر واجب ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۸۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي النُّقْلَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ تَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت قیس جس مکان میں رہتی تھی وہ ویرانہ میں تھا اور وہاں ہر وقت اندیشہ رہتا تھا اسی وجہ سے رسول اللہ صلعم نے اس کو اجازت دیدی تھی کہ وہ عدت کے ایام ہی میں وہاں سے اٹھ آئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فاطمہ سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتی جو یہ کہتی ہو کہ جس عورت کو تین طلاقیں دیجائیں اس کے لئے نہ تو رہنے کے لئے گھر ہے اور نہ نفقہ (یعنی تو جو اس قول کو نبی صلعم کی طرف منسوب کرتی ہو خدا سے نہیں ڈرتی، آپ نے ایسا نہ فرمایا ہوگا) (بخاری و مسلم)

۳۱۸۲ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُوْلِ لِسَانِهَا عَلٰى اَحْمَائِهَا۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

سعید بن مسیبؓ کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس رضؓ کو عدت کے ایام میں اس لئے اس کے شوہر کے گھر سے اٹھایا گیا تھا کہ شوہر کے عزیزوں سے زبان درازی کرتی تھیں۔ (شرح السنۃ)

عدت کے زمانہ میں کسی ضرورت سے گھر سے باہر نکلنا جائز ہے یا نہیں

۳۱۸۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِيْ ثَلَاثًا فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَاِنَّهُ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں، اُس نے ارادہ کیا کہ گھر سے باہر جاکر کھجوریں کاٹے ایک شخص نے اس کو اس سے روکا اور باہر جانے سے منع کیا۔ وہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جا اور اپنے درخت کے کھجور کاٹ لا۔ شاید تو ان کھجوروں سے صدقہ دے یا کوئی احسان ان کے ذریعہ کرسکے۔ (مسلم)

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

۳۱۸۴ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مسور بن مخرمہ رضؓ کہتے ہیں کہ اپنے شوہر کے مرنے کے کچھ عرصہ بعد سبیعہ اسلمیہ نے بچہ جنا پھر وہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نکاح کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اس کو اجازت دیدی، اور اس نے نکاح کرلیا۔ (بخاری)

عدت کے دنوں میں سرمہ لگانے کی ممانعت

۳۱۸۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ میری بیٹی کا شوہر مرگیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں اس کے سرمہ لگادوں؟ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، نہیں۔ اس عورت نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ دریافت کیا اور آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ عدت چار مہینے اور دس دن کی ہے اور ایام جاہلیت میں تو تم بیوہ ہونے کے بعد سال بھر تک عدت میں رہتی تھیں، اور مینگنیاں پھینکا کرتی تھیں۔ (بخاری و مسلم)

زمانۂ عدت میں سوگ کرنے کا حکم

۳۱۸۶ وَعَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام حبیبہؓ اور زینب بنت جحشؓ کہتی ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان عورت کو جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے مگر شوہر کا سوگ کہ چار مہینے دس دن کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۸۷ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَا تَخْتَضِبُ۔

حضرت اُم عطیہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن تک سوگ کیا کرے۔ ان ایام میں نہ تو رنگین کپڑا پہنے مگر وہ چادر جس کا سوت رنگ کر بُنی گئی ہو استعمال کی جاسکتی ہے اور نہ اُن دنوں میں سُرمہ اور خوشبو لگائے مگر جب کہ حیض سے پاک ہو اس وقت قُسط اور اَظفار کی معمولی خوشبو استعمال کی جاسکتی ہے (بخاری و مسلم) اور ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان ایام میں مہندی سے بالوں کو بھی نہ رنگے۔

فصل دوم

معتدہ کو بلا ضرورت ایک مکان سے دوسرے میں منتقل ہونا جائز نہیں

۳۱۸۸ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَّهٗ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَّمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَةَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔)

زینبؓ بنت کعب کہتی ہیں کہ فُریعہ بنت مالک بن سنان نے جو ابوسعید خدری رضؓ کی بہن ہیں مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ رسُول اللہ صلعم کی خدمت میں یہ بات پوچھنے کے لئے حاضر ہوئیں کہ ان کا شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں گیا تھا کہ غلاموں نے ان کو مار ڈالا۔ اب ان کو اپنے شوہر کے گھر میں عدت کے دن گزارنے چاہئیں۔ لیکن وہ چاہتی ہے کہ اپنے قبیلے بنی خدرہ میں جاکر عدت کے دن بسر کرے۔ فریعہ بنت مالک کا بیان ہے کہ انھوں نے رسُولُ اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ کیا وہ اپنے گھر والوں میں جاکر عدت کے دن بسر کرسکتی ہے اس لئے کہ ان کے شوہر نے اپنا کوئی ذاتی گھر نہیں چھوڑا ہے اور نہ ان کے پاس ہے۔ رسولُ اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہاں (تم اپنے گھر والوں میں جاسکتی ہو) فریعہ کہتی ہیں کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی گئی۔ جب میں صحنِ مسجدِ نبوی میں پہنچی تو آپ نے مجھ کو بلاکر فرمایا تم اپنے اسی گھر میں جاکر رہو جس میں تمہارے شوہر نے تم کو چھوڑا ہے اس وقت تک تمہاری عدت کے دن پورے ہوں۔ فُریعہ کہتی ہیں کہ میں چار مہینے اور دس دن تک اسی مکان میں رہی۔ (مالکؒ۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

عدت کے دنوں میں بناؤ سنگار کی کوئی بھی چیز استعمال نہ کی جائے

۳۱۸۹ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ اِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهِ رَأْسَكِ. (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے اس وقت اپنے چہرے پر ایلوا لگا رکھا تھا۔ آپ نے پوچھا ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ ایلوا ہے جس میں کسی قسم کی خوشبو نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ایلوا چہرہ کو چمک دار بنا دیتا ہے اس لئے تم اگر لگاؤ تو رات کے وقت لگاؤ اور دن کو دھو ڈالو اور خوشبو کے ساتھ کنگھی بھی نہ کرو اور نہ مہندی کے ساتھ کنگھی کرو اس لئے کہ مہندی کا رنگ سرخ ہوتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کس چیز کے ساتھ کنگھی کروں فرمایا بیری کے پتوں کو سر پر اتنا ڈال کہ وہ تیرے سر کو ڈھانپ لیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۱۹۰ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں نبی صلعم نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند مر جائے وہ نہ تو کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کے رنگ کا (بلکہ ہر قسم کے سرخ رنگ کا کپڑا) نہ زیور پہنے نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

فصل سوم

مطلقہ کی عدت کے بارہ میں ایک بحث

۳۱۹۱ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَاَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ. (رَوَاهُ مَالِكٌ)

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ احوص نے ملک شام میں اس وقت وفات پائی جب کہ اس کی بیوی عدت کی حالت میں تھی اور عدت کے آخری دن یعنی تیسرے حیض کے ایام کو پورا کر رہی تھی اور احوص نے اس کو اپنے مرنے سے پہلے طلاق دیدی تھی۔ معاویہ بن ابی سفیان نے اس مسئلہ کو دریافت کرنے کے لئے زید بن ثابت رض کو خط لکھا یعنی یہ بات دریافت کی کہ کیا اس صورت میں عورت اپنے شوہر کی میراث پا سکتی ہے یا نہیں؟ زید بن ثابت رضی نے جواب میں لکھ بھیجا کہ جب عورت تیسرے حیض کے دنوں کو گزار رہی ہے تو اس کا تعلق شوہر سے بالکل منقطع ہوگیا یعنی اس کا شوہر اس سے علیحدہ ہوگیا اور وہ اپنے شوہر سے جدا ہوگئی۔ اب نہ شوہر اس کے مال کا وارث ہو سکتا ہے اور نہ عورت شوہر کے مال میں حصہ پا سکتی ہے۔ (مالک)

مطلقہ کی عدت کا ایک مسئلہ

۳۱۹۲ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا

سعید بن مسیب رض کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا ہے کہ جس عورت کو طلاق دی گئی ہو اور اس نے ایک دو حیض کی مدت پوری کر لی ہو اور پھر حیض بند ہوگیا ہو تو وہ نو مہینے انتظار کرے اگر حمل

تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْاَشْهُرِ .... ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ظاہر ہو جائے تو خیر ورنہ نو مہینے کے بعد پھر تین ماہ کی عدت کے ایام گزارے اور اس کے بعد عدت سے نکلے۔ (مالک)

بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ　　استبرا کا بیان[1]

فصل اول

استبراء کے بغیر لونڈی سے جماع کرنے والا لعنت کا مستحق ہے

۳۱۹۳ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مُجِحٍّ فَسَاَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا اَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ اَيُلِمُّ بِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ فِيْ قَبْرِهٖ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَمْ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو درداء رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ایک لونڈی کے قریب سے گزرے جو دردِ زہ میں مبتلا تھی۔ آپ نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ عرض کیا گیا فلاں شخص کی لونڈی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا وہ شخص اس سے صحبت کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں بھی جائے وہ کس طرح اپنے بیٹے سے خدمت کو کہے گا جب کہ بیٹے سے خدمت گاری کا کام لینا جائز نہیں ہے یا بیٹے کو غلام بنانا درست نہیں ہے یا کس طرح اس کو وہ اپنا وارث قرار دے گا جب کہ وہ اس کا بیٹا نہیں ہے (یعنی لونڈی سے اس کے ایامِ حمل میں جماع کرنا اور اس کو پاک نہ ہونے دینا ایک ایسا برا فعل ہے جس پر لعنت کرنا درست ہے جب کہ وہ حمل کسی دوسرے شخص کا ہو یعنی اس کو ایسی حالت میں خرید کیا ہو کہ وہ حاملہ ہو۔) (مسلم)

فصل دوم

بغیر استبراء لونڈی سے صحبت کرنے کی ممانعت

۳۱۹۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَبَايَا اَوْطَاسٍ لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن قیدیوں کی نسبت جو غزوۂ اوطاس میں گرفتار ہوئے تھے یہ حکم جاری فرمایا کہ حاملہ عورت سے جب تک وہ بچہ نہ جن لے جماع نہ کیا جائے اور غیر حاملہ سے بھی اس وقت تک صحبت نہ کی جائے جب تک کہ اس کو ایک حیض نہ آجائے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۳۱۹۵ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

حضرت رویفع رض بن ثابت انصاری کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے غزوۂ حنین کے دن فرمایا۔ جو شخص خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا

---

[1] "اِسْتِبْرَاء" کے معنی ہیں پاکی طلب کرنا اور اصطلاحِ شرعی میں اس سے مراد لونڈی کی پاکی کی طلب کرنا ہے۔ یعنی جب کوئی شخص کسی سے کوئی لونڈی خرید کرے یا کسی دوسرے ذریعہ سے اس کو حاصل ہو تو اس سے جماع کرنا اس وقت تک جائز نہیں، جب تک اس کے قبضہ میں آنے کے بعد اس کو حیض نہ آجائے یا ایک مہینے کی مدت اس پر نہ گزر جائے یا حاملہ ہو تو بچہ نہ جن لے خواہ یہ لونڈی کسی ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو۔ ۱۲ مترجم

اَنْ یَّسْقِیَ مَاءَهٗ زَرْعَ غَیْرِهٖ یَعْنِیْ اِتْیَانَ الْحُبَالٰی وَلَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّقَعَ عَلٰی امْرَاَةٍ مِّنَ السَّبْیِ حَتّٰی یَسْتَبْرِئَهَا وَلَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّبِیْعَ مَغْنَمًا حَتّٰی یُقْسَمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ "زَرْعَ غَیْرِهٖ")

پانی (یعنی نطفہ) دوسرے کی کھیتی میں ڈالے (یعنی جو عورت دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو اس سے جماع کرے) اور جو شخص خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ وہ لڑائی میں گرفتار کی ہوئی لونڈی سے اس وقت تک جماع کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہولے اور جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ مالِ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اس کو بیچ ڈالے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی نے یہ حدیث صرف لفظ زَرْعَ غَیْرِهٖ تک روایت کی ہے)۔

فصل سوم

غیر حائضہ لونڈی کے حق میں استبراء کی مدت؟

۳۱۹۶ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَیْضَةٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِیْضُ وَثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَّا تَحِیْضُ وَیَنْهٰی عَنْ سَقْیِ مَاءِ الْغَیْرِ۔ (رَوَاهُمَا رَزِیْنٌ)

حضرت مالک رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم لونڈیوں کو پاک کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے یعنی اگر حیض والی عورت ہوتی تو ایک حیض آنے تک اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کو تین مہینے کی مدت تک اور منع فرماتے، آپ دوسرے کے پانی میں پانی پلانے سے (یعنی دوسرے شخص کی حاملہ سے جماع کرنے سے) (رزین)

باکرہ لونڈی کے لئے استبراء واجب ہے یا نہیں؟

۳۱۹۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِیْدَةُ الَّتِیْ تُوْطَاُ اَوْ بِیْعَتْ اَوْ عُتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِءْ رَحِمَهَا بِحَیْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِءُ الْعَذْرَاءُ۔ (رَوَاهُمَا رَزِیْنٌ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں جب کوئی ایسی لونڈی جس سے جماع کیا جاتا تھا، ہبہ کی جائے یا فروخت کی جائے یا آزاد کی جائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے رحم کو ایک حیض سے پاک کرے اور کنواری لونڈی کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (رزین)

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ

غلاموں اور لونڈیوں کے حقوق اور نفقات کا بیان

فصل اوّل

بیوی اور اولاد کا بقدر ضرورت نفقہ مرد پر واجب ہے

۳۱۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَجُلٌ شَحِیْحٌ وَّلَیْسَ یُعْطِیْنِیْ مَا یَكْفِیْنِیْ وَوَلَدِیْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا یَعْلَمُ فَقَالَ خُذِیْ مَا یَكْفِیْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ عتبہ کی بیٹی ہندہ نے نبی صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسفیان (میرا شوہر) نہایت بخیل آدمی ہے مجھ کو اس قدر نہیں دیتا کہ جو میرے اور میری اولاد کے مصارف کے لئے کافی ہو۔ البتہ اگر میں اس کے مال میں سے بقدر ضرورت نکال لوں اس طرح کہ اس کو خبر نہ ہو تو مصارف پورے ہو جاتے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ہیں (تو کیا یہ صورت جائز ہے؟) آپ نے فرمایا بقدرِ ضرورت اس کے مال میں سے لے لیا کر اپنے اور اس کی اولاد کے شرعی حق کے برابر خرچ کر لیا کر۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کی عطا کی ہوئی دولت کو پہلے اپنے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو

۳۱۹۹/۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب خداوند تعالےٰ تم میں سے کسی کو مال عطا فرمائے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرے اور پھر اپنے گھر والوں پر (یعنی بیوی بچوں پر) (مسلم)

غلام کا نفقہ اس کے مالک پر واجب ہے

۳۲۰۰/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مالک پر غلام کا روٹی کپڑا فرض ہے اور غلام سے صرف اتنا کام لیا جائے جو اس کی طاقت کے موافق ہو۔ (مسلم)

غلام کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم

۳۲۰۱/۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهٗ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جن کو خداوند تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنایا ہے پس جس شخص کو خداوند تعالیٰ کسی بھائی و خادم کا مالک بنائے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے غلام کو وہی چیز کھلائے جو خود کھاتا ہو اور ویسا ہی کپڑا پہنائے جیسا کہ خود پہنتا ہے اور اس سے اتنا کام نہ لے جو اس کی طاقت سے باہر ہو اور اگر کوئی کام اس طرح کا اس سے لیا جائے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو تو اس میں خود اس کو مدد دے۔ (بخاری و مسلم)

غلام کی روزی روکنا گناہ ہے

۳۲۰۲/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَاءَهٗ قَهْرَمَانٌ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفٰى بِالرَّجُلِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ ان کا کارندہ ان کے پاس آیا تو انھوں نے اس سے پوچھا کہ کیا اس نے ان کے غلاموں کو کھانے کا سامان دے دیا؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ انھوں نے کہا واپس جاؤ اور ان کے کھانے کا سامان فوراً ان کو دیدو اس لئے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ انسان کے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ جس کی روزی اس کے ہاتھ میں ہے وہ اس کو روک لے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسان کے لئے یہ کافی گناہ ہے کہ جس کی روزی اس کے ہاتھ میں ہے وہ اس کی روزی کو ضائع کر دے۔ (مسلم)

اپنے غلام و نوکر کے ساتھ کھانا کھانے میں عار محسوس نہ کرو

۳۲۰۳/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَاكُلْ فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهٖ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جب کسی کا غلام اس کا کھانا تیار کرے اور پھر اس کو مالک کے پاس لیکر حاضر ہو تو جس گرمی اور دھوئیں میں اس نے کھانا تیار کیا ہے اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ مالک اس کو اپنے پاس بٹھائے اور اپنے ساتھ کھانا کھلائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو اور کھانے والے زیادہ ہوں تو ایک دو لقمے اس میں سے لیکر غلام کے ہاتھ پر رکھ دے۔ (مسلم)

غلام کے لئے دہرا اجر؟

۳۲۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ غلام جب اپنے مالک کی خدمت خوبی کے ساتھ انجام دیتا اور پھر خدا کی عبادت بھی اچھی طرح سے کرتا ہے تو اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

غلام کے لئے بہتر بات کیا ہے؟

۳۲۰۵/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَّتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَطَاعَةِ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ غلام کے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کی خدمت اور خداوند بزرگ و برتر کی عبادت میں وفات پائے۔ (بخاری و مسلم)

مفرور غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی

۳۲۰۶/۹ وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور جریرؓ کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو غلام بھاگا اس سے اسلام کی ذمہ داری ختم ہو گئی اور جریرؓ کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو غلام اپنے مالکوں کے ہاں سے بھاگا وہ کافر ہوا جب تک کہ ان کے پاس واپس نہ چلا جائے۔ (مسلم)

غلام پر زنا کی جھوٹی تہمت لگانے والے کا مسئلہ

۳۲۰۷/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائے اور غلام اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن مالک کو کوڑے لگائے جائیں گے البتہ اگر تہمت درست ہو تو ایسا نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

غلام کو بلا خطا مارنے کا کفارہ

۳۲۰۸/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّهٗ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ جو شخص اپنے غلام کو بے گناہ مارے

حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یا اس کے منہ پر طمانچہ لگائے اُس کا کفارہ یہ ہے کہ غلام کو آزاد کردے۔ (مسلم)

۳۲۰۹/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ ابو مسعود خبردار! خداوند تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی قدرت کہ تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلعم تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ خدا کے لئے آزاد ہے آپ نے فرمایا اگر تو اس کو آزاد نہ کرتا تو دوزخ کی آگ تجھ کو جلا ڈالتی۔ (مسلم)

فصل دوم

اولاد کی کمائی پر باپ کا حق ہے

۳۲۱۰/۱۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مَالًا وَّاِنَّ وَالِدِیْ يَحْتَاجُ اِلٰى مَالِیْ قَالَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میرے پاس مال ہے اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے۔ آپ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے لئے ہیں۔ اس لئے کہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے، تم اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

مربی کے حق میں یتیم کے مال کا حکم

۳۲۱۱/۱۴ وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِیْ شَیْءٌ وَّلِیْ يَتِيْمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَّالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَاَثِّلٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں مفلس اور فقیر ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میری نگرانی میں ایک یتیم بچہ ہے (کیا میں اس کے مال میں سے کھاؤں؟) آپ نے فرمایا یتیم کے مال میں سے کھالے لیکن نہ تو فضول خرچی کر، نہ خرچ کرنے میں عجلت سے کام لے اور نہ مال کو اپنے لئے جمع کر۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

غلاموں کے حقوق ادا کرنے کی تاکید

۳۲۱۲/۱۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ مَرَضِهِ الصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوٰى اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَهٗ۔)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلعم نے اپنی بیماری کی حالت میں فرمایا نماز کو اپنے اوپر لازم و فرض سمجھو اور جو غلام اور لونڈی تمہارے قبضہ میں ہیں ان کے حقوق ادا کرو۔ (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور احمد اور ابوداؤد نے اس جیسی حدیث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے)

اپنے مملوک کے ساتھ بدسلوکی کرنے والے کے بارہ میں وعید

۳۲۱۳/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

شخص اپنے غلاموں کے ساتھ بدسلوکی کرے گا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اپنے مملوک کے ساتھ حسن سلوک خیر و برکت کا باعث ہے

۳۲۱۴/۱۷ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَلَمْ اَرَ فِيْ غَيْرِهٖ الْمَصَابِيْحُ مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيْهِ مِنْ قَوْلِهٖ وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ۔

حضرت رافع بن مکیث رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک اور بھلائی باعثِ خیر و برکت ہے اور غلاموں سے بدخلقی بے برکتی کا سبب ہے (ابوداؤد) مصابیح میں اِس حدیث کے ساتھ یہ الفاظ اور ہیں جو کسی اور کتاب میں نظر سے نہیں گزرے۔ اور صدقہ انسان کو بُری موت سے بچاتا ہے اور نیکی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔

اگر غلام مار کھاتے ہوئے خدا کا واسطہ دے تو اپنا ہاتھ روک لو

۳۲۱۵/۱۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ لٰكِنْ عِنْدَهٗ ـــــ فَلْيُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ۔)

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جب کوئی شخص اپنے غلام کو مارے اور وہ تم کو خدا کا وسیلہ دے یا خدا کے نام پر معافی چاہے، تو تم اپنا ہاتھ روک لو اور غلام کو مارنا چھوڑ دو۔ (ترمذی۔ بیہقی کے نزدیک فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ کے بجائے فَلْيُمْسِكْ ہے۔)

کم سن بردہ کو اس کی ماں وغیرہ سے الگ نہ کرو

۳۲۱۶/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوایوب رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ماں اور بیٹے کے درمیان جُدائی ڈالے (یعنی لونڈی کے بچہ کو فروخت یا ہبہ کرکے اس سے جُدائی کردے) تو خداوند تعالےٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے عزیزوں کے درمیان جُدائی ڈالے گا۔ (ترمذی۔ دارمی)

۳۲۱۷/۲۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رُدَّهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دو غلام عنایت فرمائے جو آپس میں بھائی بھائی تھے میں نے ان میں سے ایک کو بیچ ڈالا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا علی! تیرا دوسرا غلام کیا ہوا؟ میں نے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا علی رضؓ اس کو واپس کرلو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۳۲۱۸/۲۱ وَعَنْهُ اَنَّهٗ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَّوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مُنْقَطِعًا)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک لونڈی اور اس کے بچہ کے درمیان علیحدگی کردی تھی یعنی دونوں میں سے ایک کو بیچ ڈالا تھا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور انھوں نے اس بیع کو فسخ کردیا۔ (ابوداؤد)

غلام پر احسان کرنے کا اجر

۳۲۱۹/۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللهُ حَتْفَهُ وَ اَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَ شَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَ اِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس شخص میں تین باتیں پائی جائیں خداوند تعالیٰ موت کو اس پر آسان کر دیتا ہے اور اپنی بہشت میں اس کو داخل کر دیتا ہے ایک تو کمزوروں اور ناداروں کے ساتھ نرمی کرنا دوسرے ماں باپ پر شفقت کرنا تیسرے غلاموں کے ساتھ احسان کرنا (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)۔

نمازی کو مارنے کی ممانعت

۳۲۲۰/۲۳ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّي هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ۔

حضرت ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے علی رضؓ کو ایک غلام مرحمت فرمایا اور حکم دیا کہ اس کو مارنا نہیں اس لئے کہ مجھ کو نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے (یعنی خدا نے منع فرمایا ہے) اور میں نے اس غلام کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (مصابیح) اور دارقطنی میں حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ کہ حضرت عمر رضؓ نے کہا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

مملوک کی خطائیں معاف کرنے کا حکم

۳۲۲۱/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اُعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو۔)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم ہم اپنے غلاموں کے قصور کو کس حد تک معاف کریں؟ آپ یہ سنکر خاموش رہے۔ اس شخص نے دوبارہ پوچھا آپ نے پھر بھی جواب نہیں دیا تیسری مرتبہ دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا اپنے غلام کے قصور کو روزانہ ستر مرتبہ معاف کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی نے اسے عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت کیا ہے)

مملوک کے بارہ میں ایک ہدایت

۳۲۲۲/۲۵ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَاءَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِيكُمْ فَاَطْعِمُوهُ مِمَّا تَاْكُلُونَ وَاكْسُوهُ مِمَّا تَكْسُونَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُودَاوُدَ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تمہارے غلاموں میں جو غلام تمہاری طبیعت کے موافق کام کرے تو اس کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور ویسا ہی کپڑا پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو اور جو غلام تمہاری مرضی و خواہش کے موافق کام نہ کرے اس کو تکلیف نہ دو بلکہ بیچ ڈالو۔ خدا کی مخلوق کو تکلیف دینا درست نہیں ہے۔

جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم

۳۲۲۳/۲۶ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ

حضرت سہل بن حنظلیہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک اونٹ کو ملاحظہ فرمایا جس کی پشت پیٹ سے لگ گئی تھی (یعنی وہ بہت بھوکا پیاسا تھا اور اس سے کام زیادہ لیا جاتا تھا جس سے وہ

الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَّاتْرُكُوهَا صَالِحَةً (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کمزور اور دُبلا ہوگیا تھا) آپؐ نے فرمایا ان بے زبان چارپایوں پر رحم کرو اور خدا سے ڈرو۔ ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جب کہ وہ سواری کے قابل (یعنی توانا و تندرست) ہوں۔ اور چھوڑ دو ان کو اس حال میں کہ زیادہ تھکے نہ ہوں اور اچھے حال میں ہوں (ابوداؤد)

فصل سوم

مال یتیم کے بارہ میں حکم خداوندی

۳۲۲۴/۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا اَلْآيَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَإِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيمِ وَشَرَابِهِ شَيْءٌ حُبِسَ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب خداوند تعالےٰ کا یہ قول نازل ہوا وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ یعنی یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس عادت کے ساتھ جو نیکی پر مبنی ہے اور اللہ تعالےٰ کا یہ قول إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں تو جن لوگوں کی نگرانی میں یتیم بچے تھے انھوں نے سخت احتیاط برتنی شروع کی ان کے کھانے کے سامان کو اپنے سامان سے جُدا کر دیا اور ان کے پینے کی چیزوں کو اپنی چیزوں سے جدا کر دیا اور جو کھانا یتیموں کے کھانے سے بچ رہتا اس کو اٹھا رکھتے یا تو یتیم اس کو دوسرے وقت کھا لیتا یا وہ سڑ جاتا۔ یہ بات یتیموں کے سرپرستوں کو ناگوار ہوئی اور انھوں نے رسول اللہ صلعم سے اس کا ذکر کیا۔ خداوند تعالےٰ نے اس معاملہ میں یہ حکم نازل فرمایا وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ یعنی اَے محمدؐ! تجھ سے لوگ یتیموں کا مسئلہ دریافت کرتے ہیں تو کہدے کہ اُن کے مال کو دیانت کے ساتھ علیحدہ رکھنا بہتر ہے اور اگر تم ان کے مال کو ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں (یعنی دونوں کا مال مِل کر اگر ایک دوسرے میں دیانت کے ساتھ خرچ ہو جائے تو مضائقہ نہیں) اس آیت کے نازل ہونے پر لوگوں نے یتیموں کے کھانے کو اپنے کھانے میں شامل کر لیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

باپ بیٹوں یا دو بھائیوں میں جُدائی نہ ڈالو

۳۲۲۵/۲۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ وَبَيْنَ الْأَخِ وَبَيْنَ أَخِيهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو باپ اور بیٹے کے درمیان جُدائی ڈالے یا دو بھائیوں کو علیحدہ علیحدہ کر دے۔ (ابن ماجہ۔ دار قطنی)

۳۲۲۶/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب ایک گھر کے قیدی لائے جاتے تو آپ ان سب کو ایک ہی شخص کے حوالے فرما دیتے اِس لئے کہ آپ ان کے درمیان جدائی ڈالنے کو بُرا سمجھتے تھے۔ (ابن ماجہ)

کون لوگ بڑے ہیں

۳۲۲۷/۳۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمُ الَّذِىْ يَأْكُلُ وَحْدَهٗ وَيَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَيَمْنَعُ رِفْدَهٗ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

نے فرمایا ہے کہ کیا میں تم کو ان لوگوں سے آگاہ کردوں جو تم میں سے بُرے اور شریر ہیں وہ وہ لوگ ہیں جو تنہا کھائیں، اپنے غلام کو ماریں اور کسی کو خیرات نہ دیں۔ (رزین)

لونڈی غلاموں کو اپنی اولاد اور اپنے بھائی کی طرح رکھو

۳۲۲۸/۳۱ وَعَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اَكْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْكِيْنَ وَيَتَامٰى قَالَ نَعَمْ فَاَكْرِمُوْهُمْ كَكَرَامَةِ اَوْلَادِكُمْ وَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا يَنْفَعُنَا الدُّنْيَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهٗ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَمْلُوْكٌ يَكْفِيْكَ فَاِذَا صَلّٰى فَهُوَ اَخُوْكَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جو اپنے مملوک (غلام و لونڈی) سے بُرا سلوک کرے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے ہم کو خبر دی ہے کہ آپ کی اس امت میں تمام امتوں سے زیادہ غلام اور یتیم ہوں گے (کیا اتنی کثرت کی حالت میں ہر ایک سے خوش خلقی کا برتاؤ ممکن ہے) آپ نے فرمایا ہاں تم ان کے ساتھ ایسی ہی سلوک کرو جیسا کہ اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہو اور ان کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا ہم کو دنیا میں نفع پہنچانے والی کونسی چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ گھوڑا جس کو تو دشمنوں سے لڑنے کے لئے اپنے ہاں باندھ رکھے اور وہ غلام جو تجھ کو عبادت و نماز کے لئے وقت دے اور تیرے کاموں کو انجام دیتا رہے۔ اور جب تیرا غلام نماز پڑھے تو وہ تیرا بھائی ہے (تو اس سے بھائی کی طرح سلوک کر۔) (ابن ماجہ)

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ فِى الصِّغَرِ

نابالغ بچوں کی تربیت و پرورش اور بالغ ہونے کا بیان

فصل اوّل

عمر بلوغ پندرہ سال ہے

۳۲۲۹/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِىْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِىْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ هٰذَا فَرْقٌ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے سال جب کہ میری عمر چودہ[۱۴] سال تھی، مجھ کو رسول اللہ صلعم کے حضور میں پیش کیا گیا۔ آپ نے مجھ کو واپس کر دیا (اور جہاد میں شرکت کے لئے مجھ کو نہ لے گئے) پھر جنگِ خندق کے سال میں جب کہ میری عمر پندرہ سال کی تھی دوبارہ حضورؐ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؐ نے مجھ کو شرکت کی اجازت دیدی۔ عمر بن عبد العزیز رح کہتے ہیں کہ یہ عمر (یعنی پندرہ سال کی عمر) لڑنے والوں اور لڑکوں کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت حمزہؓ کی صاحبزادی کی پرورش کا تنازعہ اور اس کا تصفیہ

۳۲۳۰/۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِىُّ

حضرت براء بن عازب رضؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال میں نبی صلے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَشْیَاءَ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَتَاہُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَدَّہٗ اِلَیْھِمْ وَمَنْ اَتَاھُمْ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یَرُدُّوْہُ وَعَلٰی اَنْ یَّدْخُلَھَا مِنْ قَابِلٍ وَّیُقِیْمَ بِھَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَھَا وَمَضَی الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْہُ ابْنَۃُ حَمْزَۃَ تُنَادِیْ یَا عَمِّ یَا عَمِّ فَتَنَاوَلَھَا عَلِیٌّ فَاَخَذَ بِیَدِھَا فَاخْتَصَمَ فِیْھَا عَلِیٌّ وَّزَیْدٌ وَّجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِیٌّ اَنَا اَخَذْتُھَا وَھِیَ بِنْتُ عَمِّیْ وَقَالَ جَعْفَرٌ بِنْتُ عَمِّیْ وَخَالَتُھَا تَحْتِیْ وَقَالَ زَیْدٌ بِنْتُ اَخِیْ فَقَضٰی بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِھَا وَقَالَ الْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَھْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَقَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں پر صلح کی تھی۔ ایک تو یہ کہ مشرکوں میں سے جو شخص آپ کے پاس آجائے آپ اس کو واپس فرما دیں دوسرے یہ کہ مسلمانوں میں سے جو شخص مشرکوں کے پاس چلا جائے مشرک اس کو آپ کے پاس واپس نہ کریں۔ تیسرے یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم آیندہ سال مکہ میں تشریف لائیں اور اپنا عمرہ قضا کریں اور صرف تین دن مکہ کے اندر قیام فرمائیں۔ چنانچہ آیندہ سال جب آپ مکہ تشریف لائے اور تین دن بعد واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی آپ کے پیچھے یہ کہتی ہوئی دوڑیں۔ اے میرے چچا! اے میرے چچا! حضرت علی رضہ نے اس بچی کو پکڑ لیا، یعنی اپنے ہمراہ لے لیا اس کے بعد حضرت علی رضہ، حضرت زید رضہ اور حضرت جعفر رضہ کے درمیان اس بچی کی پرورش کے بارے میں جھگڑا ہوا (یعنی ان میں سے ہر ایک نے یہ چاہا کہ وہ اس بچی کی پرورش کرے) حضرت علی رضہ نے کہا میں نے اس بچی کو لیا ہے یعنی میں اس کو لایا ہوں اور پھر وہ میرے چچا کی بیٹی ہے، جعفر رضہ نے کہا: بچی میرے چچا کی بیٹی اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے، زید رضہ نے کہا یہ بچی میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جھگڑے کا فیصلہ اس طرح کیا کہ حمزہ رضہ کی بیٹی کو اس کی خالہ کے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کے برابر ہے اور حضرت علی رضہ سے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت جعفر رضہ سے فرمایا تو میری پیدائش اور میرے خلق میں مجھ مشابہ ہے اور حضرت زید رضہ سے فرمایا تو ہمارا بھائی ہے اور ہمارا محبوب ہے (بخاری و مسلم)

فصل دوم

کمسن بچہ کی پرورش کا سب سے زیادہ حق اس کی ماں کو ہے

۳۲۳۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَہٗ وِعَاءً وَثَدْیِیْ لَہٗ سِقَاءً وَحِجْرِیْ لَہٗ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاہُ طَلَّقَنِیْ وَاَرَادَ اَنْ یَّنْتَزِعَہٗ مِنِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِہٖ مَا لَمْ تَنْکِحِیْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

عمرو بن شعیب رضہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میرا یہ بیٹا کہ مدتوں میرا پیٹ اس کا برتن رہا اور میری چھاتی اس کی مشک رہی اور میری گود اس کا گہوارہ (یعنی میں نے اپنے اس بیٹے کو مدتوں پالا ہے) اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی ہے اور وہ اس کو مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تک تو نکاح نہ کرے اس کی پرورش کی زیادہ مستحق ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

مدت پرورش کے بعد لڑکے کو ماں باپ میں سے کسی کے بھی پاس رہنے کا اختیار ہے

۳۲۳۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک لڑکے کو اس امر کا اختیار دیدیا کہ وہ ماں کے پاس رہے خواہ باپ کے پاس رہے۔ (ترمذی)

۳۲۳۳ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ سَقَانِيْ وَنَفَعَنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَبُوْكَ وَهٰذِهٖ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میرا شوہر چاہتا ہے کہ میرے بیٹے کو لیجائے حالانکہ اب وہ اس قابل ہوا ہے کہ مجھ کو پانی پلاتا ہے اور نفع پہنچاتا ہے۔ نبی صلعم نے لڑکے سے فرمایا۔ یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے ان میں سے جس کو تو پسند کرے اس کا ہاتھ پکڑ لے لڑکے نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اس کو لے گئی۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

فصل سوم

۳۲۳۴ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّعَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهُ تَقُوْلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذٰلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُّحَاقُّنِيْ فِيْ ابْنِيْ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ لَا أَقُوْلُ هٰذَا إِلَّا إِنِّيْ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ نَفَعَنِيْ وَسَقَانِيْ مِنْ بِئْرِ أَبِيْ عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُّحَاقُّنِيْ فِيْ وَلَدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَبُوْكَ وَهٰذِهٖ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ہلال ابن اسامہؓ ابو میمونہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب سلیمان مدینہ کے حاکم تھے (اور میں ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت ان کے پاس آئی جو فارس کی رہنے والی تھی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا اس کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی تھی اور میاں بیوی کے درمیان لڑکے پر جھگڑا تھا۔ عورت نے فارسی زبان میں ابوہریرہ رضؓ سے کہا اے ابوہریرہؓ! میرا شوہر میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے ابوہریرہؓ نے کہا تم اس لڑکے پر قرعہ ڈالو ابوہریرہ رضؓ نے فارسی میں یہ الفاظ اس سے کہے پھر اس کا خاوند آگیا اور اس نے کہا میرے بیٹے کے معاملہ میں کون مجھ سے جھگڑا کرتا ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا یا اللہ! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں واقعہ یہ ہے کہ میں ایک روز نبی صلعم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرا شوہر میرے بیٹے کو لیجانا چاہتا ہے حالانکہ وہ مجھ کو نفع پہنچاتا ہے اور ابوعتبہ کے کنوئیں سے مجھ کو پانی پلاتا ہے اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مجھ کو شیریں پانی پلاتا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے یہ سنکر فرمایا۔ تم دونوں (میاں بیوی) اس پر قرعہ ڈالو شوہر نے کہا میرے بیٹے کے معاملہ میں کون مجھ سے جھگڑتا ہے رسول اللہؐ نے لڑکے سے فرمایا یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے ان میں سے تو جس کو پسند کرے اس کا ہاتھ پکڑ لے۔ لڑکے نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

کتاب العتق

غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کا بیان

فصل اوّل

بردہ کو آزاد کرنے کا اجر

۳۲۳۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے مسلمان غلام کو آزاد کریگا خداوند تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے مالک کے عضو کو دوزخ سے آزاد کر دیگا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ کو (بخاری و مسلم)

گراں قیمت اور اپنا پسندیدہ غلام آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے

۳۲۳۶ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌۢ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَتَصَدَّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم سے یہ پوچھا کونسا عمل افضل و بہتر ہے آپ نے فرمایا خدا پر ایمان رکھنا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنا پھر میں نے پوچھا اور کون غلام آزاد کرنا بہتر ہے فرمایا جو زیادہ قیمتی ہو اور مالک کو زیادہ پیارا ہو میں نے عرض کیا اگر میں ایسا نہ کر سکوں (اپنی ناداری کے سبب) تو کیا کروں فرمایا کام کرنے والوں کو مدد دے یا جو شخص کسی چیز کو بنانا نہ جانتا ہو اس کو وہ چیز بنا دے۔ میں نے عرض کیا اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکے (تو کیا کروں؟) فرمایا لوگوں کو برائیوں اور شر سے محفوظ رکھ یہ بھی ایک صدقہ ہے یا ایک بھلائی ہے جو تو اپنے نفس پر کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بردہ کو آزاد کرنے یا بردہ کی آزادی میں مدد کرنے کی فضیلت

۳۲۳۷ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ اَوَلَیْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِیْنَ فِیْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَیْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتائیے جس کے ذریعہ سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا تو نے الفاظ تو اپنے سوال میں مختصر استعمال کئے لیکن بڑی اہم بات دریافت کی تو جان کو آزاد کر اور غلام کو آزاد کر۔ دیہاتی نے عرض کیا کیا یہ دونوں باتیں ایک سی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں جان کا آزاد کرنا یہ ہے کہ پورے غلام کو آزاد کرے یا تنہا آزاد کرے اور غلام کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اس کی آزادی میں اس کو مدد دے۔ اور (جنت میں داخل کرنے والا

الْجَائِعَ وَ اسْقِ الظَّمْاٰنَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

عمل یہ ہے کہ) دودھ والا جانور کسی محتاج کو دودھ پینے کے لئے دے اور اس ظالم رشتہ دار پر جو تجھ پر ظلم کرتا ہو مہربانی اور احسان کر اگر تجھ سے یہ نہ ہوسکے تو پھر بھوکے کو کھانا کھلا، پیاسے کو پانی پلا لوگوں کو بھلائی کی طرف مائل کر اور برائی سے روک۔ اور یہ بھی تجھ سے نہ ہوسکے تو پھر اپنی زبان کو بند رکھ اور سوائے بھلی بات کے اور کوئی بات زبان سے نہ نکال۔ (بیہقی در شعب الایمان)

۲۲۳۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهِ بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُّسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عمرو بن عبسہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اس نیت سے مسجد کو بنائے کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا اور جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کرے اس کا یہ کام اس کو دوزخ سے نجات دے گا اور جو شخص خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں بوڑھا ہوا یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔ (شرح السنۃ)

فصل سوم

۲۲۳۹ عَنِ الْغَرِيْفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِيْثًا لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَّلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَءُ وَمُصْحَفُهٗ مُعَلَّقٌ فِيْ بَيْتِهٖ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَاحِبٍ لَّنَا اَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

غریف بن دیلمی رض کہتے ہیں کہ ہم واثلہ بن اسقع رض کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ، ہم سے کوئی حدیث بیان کر جس میں کمی بیشی نہ ہو (یہ سن کر) واثلہ غضب ناک ہوگئے اور کہا تم میں سے ہر شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس کا قرآن اس کے گھر میں لٹکا رہتا ہے لیکن پھر بھی وہ کمی بیشی کرتا ہے (یعنی باوجود اس کے کہ قرآن مجید اس کے پاس موجود رہتا ہے پھر بھی وہ کمی بیشی کرتا ہے) ہم نے کہا ہمارا مطلب یہ ہے کہ جو حدیث تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو ہم کو سناؤ۔ انھوں نے کہا (ایک روز) ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک دوست کا معاملہ لے کر حاضر ہوئے جس نے خودکشی کو قبول کرکے اپنے لئے دوزخ کو واجب کرلیا تھا آپ (واقعہ سنکر) فرمایا اس کی طرف سے غلام آزاد کرو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اعضاء کو دوزخ سے نجات دے گا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

کسی غلام کے حق میں سفارش کرنا بہترین صدقہ ہے۔

۲۲۴۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت سمرہ بن جندب رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین صدقہ سفارش کرنا ہے وہ سفارش جس کے ذریعہ جان کو آزادی یا نجات حاصل ہو۔ (بیہقی)

بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

مشترک غلام کو آزاد کرنے، قرابتدار کو خریدنے اور بیماری کی حالت میں آزاد کرنیکا بیان

فصل اوّل

مشترک غلام کو آزاد کرنے کے بارے میں ایک ہدایت

۳۲۴۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ وَّكَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاُعْطِيَ شُرَكَاؤُهٗ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مشترک غلام کو اپنے حصہ کے آزاد کرے (اس کو چاہیے کہ) اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جس سے وہ غلام کے بقیہ شریکوں کے حصّوں کو خرید کر غلام کو پورے طور پر آزاد کر سکے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے اور غلام کے دوسرے شریکوں کو ان کے حصّوں کی قیمت دے کر اس کو آزاد کر دیا جائے اور اگر اتنا مال اسکے پاس نہیں ہے تو صرف اپنا حصّہ آزاد کر دے۔ (بخاری ومسلم)

صاحبین کی مستدل حدیث

۳۲۴۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِيْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مشترک غلام کے اپنے حصّہ کو آزاد کرے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ دوسرے شریکوں کو ان کے حصّوں کی قیمت دے سکے تو وہ غلام بالکل آزاد ہو جائے گا (اور ان کے حصّوں کی قیمت اس کو دینی پڑے گی) اور اگر اتنا مال اس کے پاس نہ ہو تو غلام سے محنت مزدوری کرا کے اس کے بقیہ حصّوں کی قیمت ادا کرائے لیکن غلام سے کوئی ایسا کام نہ لیا جائے جو اس کی طاقت سے خارج ہو (بخاری ومسلم)

مرض الموت میں اپنے تمام غلام آزاد کر کے اپنے ورثاء کی حق تلفی نہ کرو۔

۳۲۴۳ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَذَكَرَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ بَدَلَ وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کئے اور اس کے پاس ان غلاموں کے سوا اور کوئی مال نہ تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کو طلب فرمایا (ان کے تین حصے کئے) اور پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور ان میں سے دو کو (قرعہ کے ذریعہ) آزاد کر دیا اور چار غلاموں کو بدستور غلام رکھا اور آزاد کرنے والے کے لئے سخت الفاظ فرمائے (مسلم) اور نسائی کی روایت میں "وسخت الفاظ فرمائے" کی جگہ یہ الفاظ ہیں کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس شخص کے جنازہ پر نماز نہ پڑھوں

لَوْ شَهِدْتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِيْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ابوداؤد کی روایت میں انھیں الفاظ کی جگہ یہ لفظ ہیں کہ "اگر میں اس کے دفن کے وقت موجود ہوتا تو اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔

غلام باپ کو خریدنے کا مسئلہ

۳۲۴۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَّالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی بیٹا اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں اتار سکتا مگر اس صورت میں جب کہ باپ کو کسی کا مملوک (یعنی غلام ہو) اور یہ اس کو خرید کر آزاد کر دے۔ (مسلم)

مدبّر غلام کو بیچنا جائز ہے یا نہیں

۳۲۴۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر[۵] کیا اور اس کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ نے لوگوں سے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟ نعیم نے نحام نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں خرید کر لیا۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو درہم میں اس غلام کو خرید لیا اور آٹھ سو درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درہم اس شخص کو دیدیئے جس کا وہ غلام تھا اور پھر فرمایا تو اس رقم کو سب سے پہلے اپنی ذات پر خرچ کر پھر اس میں سے خیرات کر پھر جو کچھ باقی رہے گھر والوں پر خرچ کر اور اس سے بھی بچ رہے تو قرابت داروں پر خرچ کر اور اس سے بھی باقی بچے تو اس طرح خرچ کر۔ آپ نے دائیں بائیں اشارہ کر کے فرمایا۔

فصل دوم

ذی رحم محرم ملکیت میں آتے ہی آزاد ہو جاتا ہے

۳۲۴۶ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّلَكَ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

حسن رضہ، سمرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص محرم قرابتدار کا مالک ہو وہ قرابتدار محرم آزاد ہے (یعنی جو شخص کسی محرم قرابتدار کو خریدے یا اسکو ہبہ اور وصیت میں ملے وہ اسکی ملکیت میں آتے ہی آزاد ہو جاتا ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

---

[۵] "مدبر" کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہے کہ اگر میں اس بیماری میں مرجاؤں تو تو آزاد ہے۔ پہلی صورت میں غلام کا بیچنا یا ہبہ کرنا ممنوع ہے دوسری صورت میں بیع و ہبہ درست ہے۔ ۱۲ مترجم

اُم ولد اپنے آقا کی وفات کے بعد آزاد ہو جاتی ہے

۳۲۴۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ اَوْ بَعْدَهٗ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی لونڈی اس کے نطفہ سے بچہ جنے وہ اس شخص (یعنی اپنے مالک) کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ (دارمی)

۳۲۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رض کے عہد میں ان لونڈیوں کو فروخت کیا جن سے اولاد ہو چکی تھی لیکن حضرت عمر نے اپنے عہد میں ہم کو اس سے منع فرمایا اور ہم اس سے باز رہے۔ (ابوداؤد)

اگر آزادی کے وقت غلام کے پاس کچھ مال ہو تو آقا کی اجازت کے بعد ہی وہ اس کا مالک ہوگا

۳۲۴۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ السَّيِّدُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور غلام کے پاس مال ہو تو وہ مال اس کے مالک یا اس کو آزاد کرنے والے کا ہے البتہ اگر مالک یہ کہدے کہ غلام اپنے مال کا بھی مالک ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

آزادی جزوی طور پر واقع ہوتی ہے یا نہیں۔؟

۳۲۵۰ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ فَاَجَازَ عِتْقَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

ابو الملیح رض اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے غلام کے ایک حصہ کو آزاد کر دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا خدا کا کوئی شریک نہیں ہے پھر آپ نے حکم دیا کہ غلام کو بالکل آزاد کر دیا جائے۔ (ابوداؤد)

مشروط آزادی کا ایک واقعہ

۳۲۵۱ وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَّمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سفینہ رض کہتے ہیں کہ میں ام سلمہ رض کی ملکیت میں تھا (ایک دن) انھوں نے مجھ سے کہا۔ میں تجھ کو اس شرط سے آزاد کرتی ہوں کہ جب تک تو زندہ ہے رسول اللہ صلعم کی خدمت کرے۔ میں نے عرض کیا اس شرط کی ضرورت نہیں۔ میں جب تک زندہ رہوں گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوں گا۔ چنانچہ ام سلمہ رض نے مجھ کو آزاد کر دیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی شرط مجھ پر لگا دی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مکاتب جب تک پورا بدل کتابت ادا نہ کرے غلام ہی رہے گا۔

۳۲۵۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَّا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُّكَاتَبَتِهٖ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، مکاتب غلام پر جب تک ایک درہم باقی رہے گا وہ غلام ہی

دِرْهَمٌ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) رہے گا۔ (ابوداؤد)

عورتوں کو اپنے مکاتب غلام سے پردہ کا حکم

۳۲۵۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدٰكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جس کے پاس کوئی ایسا مکاتب (غلام) ہو جس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اس سے اپنا بدل کتابت (یعنی اپنی آزادی کی قیمت) ادا کرسکے تو اس (مالک) کو چاہئیے کہ وہ اس غلام سے پردہ کرے (ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ)

مکاتب کی طرف سے بدل کتابت کی جزوی عدم ادئگی کا مسئلہ

۳۲۵۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے اپنے غلام کو سو اوقیہ یا سو درہم پر مکاتب بنایا ہو اور اس نے صرف دس اوقیہ یا دس درہم ادا کئے ہوں اور اس کے بعد وہ مزید قیمت ادا کرنے سے قاصر رہا ہو، تو بدستور غلام ہی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۲۵۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَّرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَّمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهٗ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مکاتب کو جب اپنے عزیز کا خون بہا ملے یا وہ کسی کے مال کا وارث ہو تو اس کو صرف اتنا ہی مال ملے گا جس قدر کہ وہ آزاد ہے (ابوداؤد ترمذی) اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مکاتب کو صرف اس قدر حصّہ خون بہا میں سے دیا جائے گا جس قدر کہ اس نے اپنے بدل کتابت کو ادا کیا اور آزاد ہوا ہے۔ (ترمذی نے اِس حدیث کو ضعیف کہا ہے)

فصل سوم

مالی عبادت کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

۳۲۵۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اُمَّهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ فَاَخَّرَتْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَيَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ اَتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ماں نے ایک غلام کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور اس کو آزاد کرنے میں تاخیر کی یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ میں نے (اس کے مرنے کے بعد) قاسم بن محمد سے پوچھا کہ اگر میں اپنی ماں کی طرف سے آزاد کردوں تو کیا اس سے اس کو کوئی نفع پہنچے گا؟ قاسم نے کہا کہ (ایک مرتبہ) سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری ماں مرگئی ہے اگر میں اس کی طرف سے کسی کو آزاد کردوں تو اس کو کچھ نفع پہنچے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں نفع دے گا۔ (مالک)

۳۲۵۷ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهُ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهُ رِقَابًا كَثِيْرَةً۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

یحییٰ بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ عبد الرحمٰن بن ابوبکرؓ یکایک سوتے سوتے مر گئے ان کے مرنے کے بعد ان کی بہن حضرت عائشہؓ نے بہت سے غلام آزاد کئے۔ (مالک)

غیر مشروط طور پر غلام خریدنے والا اس غلام کے مال کا حقدار نہیں ہوگا۔

۳۲۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی غلام کو خریدے اور اس کے مال کی شرط نہ کرے تو خریدنے والے کو اس کے مال میں سے کچھ نہ ملے گا۔ (دارمی)

بَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ　قسموں اور نذروں کا بیان

فصل اوّل

۳۲۵۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس طرح قسم کھایا کرتے تھے نہیں قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی۔ (بخاری)

غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت

۳۲۶۰ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے تم کو اس سے منع فرمایا ہے کہ تم اپنے باپوں کی قسم کھاؤ اگر قسم کھانا ضروری ہو تو خدا کی قسم کھاؤ ورنہ خاموش رہو۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۶۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم نہ بتوں کی قسم کھاؤ اور نہ اپنے باپوں کی۔ (مسلم)

۳۲۶۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قسم کھائے اور اپنی قسم کھاتے ہوئے اپنی قسم میں یوں کہے کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی (بتوں کے نام ہیں) تو اسکو چاہیئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہے (یعنی توبہ کرے کہ اس نے بتوں کی کیوں قسم کھائی) اور جو شخص اپنے کسی دوست سے یہ کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اس کو چاہیئے کہ وہ صدقہ دے یا خیرات کرے (بخاری و مسلم)

اسلام کے خلاف کسی دوسرے مذہب کی قسم کھانے کا مسئلہ

۳۲۶۳ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ

حضرت ثابت بن ضحاکؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اسلام کے خلاف کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے اور وہ جھوٹی

غیرِ الاِسلام کاذِباً فھو کما قال ولیس علی ابنِ آدم نذر فیما لا یملک ومن قتل نفسہ بشیءٍ فی الدنیا عذب بہ یوم القیمۃ ومن لعن مؤمنا فھو کقتلہ ومن قذف مؤمنا بکفر فھو کقتلہ ومن ادعی دعوی کاذبۃ لیتکثر بھا لم یزدہ اللہ الا قلۃ۔ (متفق علیہ)

ہو تو وہ شخص ایسا ہے جیسا کہ اس نے کہا (مثلاً اس نے قسم کھائی کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بیزار ہوں اور پھر قسم کھانے کے بعد وہ وہی کام کرے اور اپنی قسم کو جھوٹا کردے تو وہ ایسا ہی ہے یعنی یہودی و نصرانی اور اسلام سے بیزار ہے) اور جو شخص کسی چیز کا مالک نہ ہو اس کی نذر درست نہیں ہوتی اور جو شخص خودکشی کرے تو جس آلہ یا ہتھیار وغیرہ سے اس نے خودکشی کی ہے اسی آلہ یا ہتھیار کے ذریعہ اس کو قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا اور جو شخص کسی مسلمان پر لعنت کرے اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے ایک مسلمان کو قتل کیا اور جو شخص کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگائے اس کا گناہ بھی ایسا ہی ہے جیسا اس کو قتل کیا اور جو شخص مال و دولت حاصل کرنے کے لئے جھوٹا دعویٰ کرے خدا وند تعالیٰ اس کے مال میں کمی کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

اگر قسم توڑنے ہی میں بھلائی ہو تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیئے

۳۲۶۴/۶ وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین فاری غیرھا خیرا منھا الا کفرت عن یمینی واتیت الذی ھو خیر۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی قسم اگر میں کسی چیز پر قسم کھاؤں اور وہ چیز بہتر ہو تو میں اپنی قسم توڑ دوں گا اور قسم کا کفارہ دوں گا اور اس سے بہتر چیز پر عمل کروں گا۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۶۵/۷ وعن عبد الرحمٰن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمٰن بن سمرۃ لا تسال الامارۃ فانک ان اوتیتھا عن مسئلۃ وکلت الیھا وان اوتیتھا عن غیر مسئلۃ اعنت علیھا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منھا فکفر عن یمینک وات الذی ھو خیر وفی روایۃ فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبد الرحمٰن بن سمرہ تو کسی جگہ کی امارت اپنی خواہش سے حاصل نہ کر اس لئے کہ جب تیری خواہش سے تجھ کو امارت ملے گی تو امارت تجھ کو سپرد کی جاسکے گی اور اگر بغیر خواہش کے تجھ کو امارت دی جائے گی تو اس پر تجھ کو مدد دی جائے گی اور جب تو کسی بات پر قسم کھائے اور قسم کے خلاف کام کو بہتر خیال کرے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور اس بہتر کام کو عمل میں لا اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس بہتر کام پر عمل کر اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ (بخاری و مسلم)

۳۲۶۶/۸ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فرای خیرا منھا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور پھر قسم کے خلاف اس بات کو بہتر خیال کرے تو قسم کا کفارہ دیدے اور اس کام کو کرلے۔ (مسلم)

۳۲۶۷/۹ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لان یلج احدکم بیمینہ فی اھلہ اثم لہ عند اللہ من ان یعطی کفارتہ التی افترض اللہ علیہ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے خدا کی تمہارا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والوں کے متعلق ہو اصرار یا ضد کرنا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ رکھتا ہے بہ نسبت کہ قسم کو توڑنا اور اس کا کفارہ دینا۔ (بخاری و مسلم)

کسی تنازعہ کی صورت میں قسم دینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

۳۲۶۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تیری قسم اس وقت صحیح ہوتی ہے جب قسم دینے والا تجھ کو سچا سمجھے۔ (مسلم)

۳۲۶۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم، قسم دینے والے کی نیت پر مبنی ہوتی ہے۔ (مسلم)

لغو قسم پر مواخذہ نہیں ہوگا

۳۲۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ یہ آیت وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (اور وہ لوگ جو لغو باتوں سے پرہیز نہیں کرتے) ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو بات بات پر یہ کہا کرتے تھے کہ خدا کی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا اور خدا کی قسم میں نے یہ کام نہیں کیا اور خدا کی قسم میں نے یہ کام کیا ہے (یعنی ان لوگوں کا تکیہ کلام یہ الفاظ تھے اور قسم کھانا مقصود نہیں تھا) (بخاری و مسلم)

اور شرح السنۃ میں مصابیح سے نقل کیا ہے کہ بعض راویوں نے اس حدیث کو مرفوعًا روایت کیا ہے۔

فصل دوم

غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت

۳۲۷۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم نہ تو اپنے باپوں کی قسم کھاؤ اور نہ ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور نہ تم خدا کی قسم کھاؤ جب تک تم سچے نہ ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۲۷۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (ترمذی)

۳۲۷۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے قسم کھائی امانت کی (یعنی خدا کا نام لئے بغیر صرف امانت کی قسم کھائی) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

اسلام سے بیزاری کی قسم کا مسئلہ

۳۲۷۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص یہ کہے کہ میں اسلام سے بیزار ہوں (یعنی یہ کہے کہ اگر میں ایسا کام کروں تو اسلام سے بیزار ہوں) پھر اگر وہ جھوٹا ہے (یعنی اس نے ایسا کام کیا) تو پھر وہ ایسا ہی ہے (یعنی اسلام سے بیزار ہے) اگر وہ

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) سچا ہے تو وہ پوری طرح اسلام کی طرف واپس نہ آئے گا (یعنی گنہگار ہوگا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

آنحضرت بعض مواقع پر کس طرح قسم کھاتے تھے

۳۲۷۵/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَہَدَ فِی الْیَمِیْنِ قَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم کھانے میں مبالغہ فرماتے تو اس طرح کہتے نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔ (ابوداؤد)

۳۲۷۶/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَتْ یَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم اس طرح ہوتی تھی، نہیں (یعنی یہ بات نہیں) میں خدا سے بخشش چاہتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

قسم کے ساتھ "انشاءاللہ" کہنے کا مسئلہ

۳۲۷۷/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا حِنْثَ عَلَیْہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) وَذَکَرَ التِّرْمِذِیُّ جَمَاعَۃً وَقَفُوْہُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے قسم کھائی اور اس کے ساتھ انشاء اللہ بھی کہا (تو قسم کے خلاف کرنے میں) اس پر گناہ نہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو ایک جماعت نے حضرت ابن عمر رضؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

فصل سوم

غیر مناسب قسم توڑ دو اور اس کا کفارہ دو

۳۲۷۸/۲۰ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ ابْنَ عَمٍّ لِّیْ اٰتِیْہِ اَسْاَلُہٗ فَلَا یُعْطِیْنِیْ ثُمَّ یَحْتَاجُ اِلَیَّ فَیَاْتِیْنِیْ فَیَسْاَلُنِیْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اُعْطِیَہٗ وَلَا اَصِلَہٗ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ ہُوَ خَیْرٌ وَّ اُکَفِّرَ عَنْ یَمِیْنِیْ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَاْتِیْنِی ابْنُ عَمِّیْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِیَہٗ وَلَا اَصِلَہٗ قَالَ کَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ۔

احوصؒ عوف بن مالک سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس معاملہ میں مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں کہ جب مجھ کو ضرورت ہوتی ہے اور میں اپنے چچا کے بیٹے کے پاس مانگنے جاتا ہوں تو وہ ضرورتاً مجھ کو کچھ نہیں دیتا اور نہ خود میرے ساتھ کچھ سلوک کرتا ہے پھر جب اس کو کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ میرے پاس آتا اور مجھ سے مانگتا ہے اور میں نے اس بات پر قسم کھائی ہے کہ میں نہ تو اس کو کچھ دونگا اور نہ اس کے ساتھ کسی قسم کا سلوک کرونگا۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ کام کر جو بہتر ہو (یعنی اس کی ضرورت کو رفع کر اور اس کے ساتھ سلوک بھی کر) اور اپنی قسم کا کفارہ دے (نسائی۔ ابن ماجہ) اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مالک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا یا رسول اللہ! میرا چچا زاد بھائی میرے پاس مانگنے آتا ہے اور میں قسم کھالیتا ہوں کہ نہ تو میں اس کو کچھ دونگا اور نہ اس کے ساتھ کسی قسم کا سلوک کرونگا۔ آپ نے فرمایا تو اپنی قسم کا کفارہ دے۔

بَابُ فِي النُّذُوْرِ نذروں کا بیان

فصل اوّل

نذر کی ممانعت

۳۲۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوْا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم نذر نہ مانو اس لئے کہ نذر تقدیر میں سے کسی چیز کو دور نہیں کرتی البتہ اس کے ذریعے سے بخیل کا کچھ مال خرچ کرایا جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

جس نذر کو پورا کرنے میں گناہ ہوتا ہو اسے پورا نہ کرو

۳۲۸۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيْعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی نذر کرے اس کو چاہئے کہ اپنی نذر کو پورا کرے اور خدا کی اطاعت کرے اور جو شخص خدا کی نافرمانی کی نذر کرے وہ اپنی نذر کو پورا نہ کرے اور خدا کی نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری)

۳۲۸۱ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَّلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللهِ۔

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گناہ کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں ہے اور نہ اس چیز کی نذر پورا کرنا جائز ہے جس کا وہ مالک نہ ہو (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خدا کی نافرمانی کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں ہے۔

نذر کا کفارہ؟

۳۲۸۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نذر کا کفارہ بھی قسم کا ہی کفارہ ہے۔ (مسلم)

نذر کی جن باتوں کو پورا کرنا ممکن نہ ہو ان کو پورا کرنے کی اجازت

۳۲۸۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ نَذَرَ أَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ آپ نے ایک شخص کو کھڑے دیکھا اور اس کا حال پوچھا۔ لوگوں نے عرض کیا اس کا نام ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور نہ کسی چیز کا سایہ لے گا نہ کسی سے بات کرے گا اور ہمیشہ روزہ رکھے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو، بات چیت کرے سایے میں بیٹھے اور روزہ پورا کرے۔ (بخاری)

۳۲۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو

سَلَّمَ رَاٰی شَیْخًا یُّھَادٰی بَیْنَ اِبْنَیْهِ فَقَالَ مَا بَالُ ھٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ یَّمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَنْ تَعْذِیْبِ ھٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِیٌّ وَّ اَمَرَهٗ اَنْ یَّرْکَبَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ اِرْکَبْ اَیُّهَا الشَّیْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَّذْرِكَ۔

دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے راستہ میں چل رہا تھا۔ آپ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اس نے نذر مانی ہے کہ (بیت اللہ کو) پیادہ پا جائے۔ آپ نے فرمایا اپنی جان کو اس قسم کی تکلیف میں ڈالنے کی خدا کو پرواہ نہیں ہے۔ اس کے بعد اس بوڑھے کو حکم دیا کہ وہ سواری پر جائے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں ابوہریرہ رض سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ آپ نے اس بوڑھے سے یہ فرمایا اے بوڑھے سوار ہو جا اس لئے کہ خداوند تعالے تجھ سے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہے۔

نذر ماننے والے کے ورثاء پر نذر پوری کرنا واجب ہے یا نہیں؟

۳۲۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اِسْتَفْتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّهٖ فَتُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ فَاَفْتَاهُ اَنْ یَّقْضِیَهٗ عَنْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کا مسئلہ پوچھا جو اس کی ماں نے مانی تھی اور اس کو پورا کرنے سے پہلے وہ مر گئی۔ آپ نے فرمایا تم اس کی نذر کو اس کی جانب سے پورا کرو۔ (بخاری و مسلم)

اپنا سارا مال خیرات کر دینے کی ممانعت

۳۲۸۶ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُمْسِكُ سَهْمِیَ الَّذِیْ بِخَیْبَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَھٰذَا طَرَفٌ مِّنْ حَدِیْثٍ مُّطَوَّلٍ۔

حضرت کعب بن مالک رض کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ! میری تمام و کمال توبہ[1] یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے دست کش ہو جاؤں اور خدا اور اس کے رسول کے لئے سب خیرات کر دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے بہتر یہ ہے کہ کچھ مال روک لے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا خیبر کا حصّہ رکھ لیتا ہوں (بخاری و مسلم) یہ حدیث ایک بڑی حدیث کا ٹکڑا ہے۔

فصل دوم

گناہ کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں

۳۲۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَّکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ۔)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی نافرمانی یا گناہ کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں اور نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

---

[1] غزوۂ تبوک میں تین شخص شریک نہیں ہوئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لائے تو ان لوگوں پر بہت خفا ہوئے اور لوگوں کو ان سے بولنے اور بات چیت کرنے سے منع فرمایا۔ ان میں حضرت کعب بن مالک رض بھی تھے جب عاجز و تنگ آگئے تو خدا سے توبہ کی، ان کی توبہ قبول ہوئی اور ان کے حق میں آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد آپ سے عرض کیا کہ میں اپنا سارا مال دے دوں جو حدیث میں مذکور ہے۔ ۱۲ مترجم

غیر معین نذر کا کفارہ

٣٢٨٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهٗ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهٗ فَلْيَفِ بِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهٗ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی غیر معین چیز کی نذر مانے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص کسی گناہ کی نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی چیز کی نذر مانے جس کا پورا کرنا اس سے ممکن نہ ہو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی چیز کی نذر مانے جس کو پورا کر سکے تو اس کو پورا کرے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ) بعض راویوں نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔

صرف اس نذر کو پورا کرو جو جائز ہے

٣٢٨٩ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن ضحاک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے یہ نذر کی کہ وہ مقام بوانہ میں (جو مکہ کے قریب واقع ہے) اونٹ ذبح کریگا پھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی نذر کی خبر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) پوچھا کیا بوانہ میں کوئی بت ایام جاہلیت کا تھا جس کی پرستش کی جاتی تھی یا وہاں کوئی میلہ لگتا تھا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کچھ بھی نہیں۔ آپ نے اس شخص کو مخاطب کرکے فرمایا تو اپنی نذر پوری کر خدا کی نافرمانی کی نذر البتہ پوری کرنے کے قابل نہیں ہے اور انسان پر اس چیز کی نذر پوری کرنا بھی ضروری نہیں ہے جو اس کے قبضہ میں نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

دف بجانے کی نذر کو پورا کرنے کا حکم

٣٢٩٠ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اِنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ يَّذْبَحُ فِيْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ۔

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی ہے کہ جب آپ جہاد سے واپس تشریف لائیں تو (آپ کے سامنے) میں دف بجاؤں آپ نے فرمایا تو اپنی نذر پوری کر (ابوداؤد) رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اس عورت نے یہ بھی کہا کہ اور میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں فلاں فلاں مقام پر جہاں ایام جاہلیت میں لوگ قربانی کیا کرتے تھے ذبح کروں۔ آپ نے پوچھا کیا ان مقامات میں جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی پوجا کیجاتی تھی۔ عورت نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا ان مقامات میں ایام جاہلیت کے اندر کوئی میلہ لگتا تھا عرض

تہائی مال سے زیادہ صدقہ کرنے کی ممانعت

۳۲۹۱ وَعَنْ اَبِیْ لُبَابَۃَ اَنَّہٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَھْجُرَ دَارَ قَوْمِیَ الَّتِیْ اَصَبْتُ فِیْھَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ کُلِّہٖ صَدَقَۃً قَالَ یُجْزِئُ عَنْکَ الثُّلُثُ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

حضرت ابی لبابہ رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری کامل توبہ یہ ہے[1] کہ میں اپنی قوم کا گھر چھوڑ دوں، جہاں مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے اور اپنے سارے مال کو خیرات کر دوں آپ نے فرمایا تہائی مال کا صدقہ تیرے لئے کافی ہے۔ (رزین)

کسی خاص جگہ نماز پڑھنے کی نذر مانی جائے اور پھر اس نماز کو کسی دوسری جگہ پڑھ لیا جائے تو نذر پوری ہو جائے گی یا نہیں

۳۲۹۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ رَجُلًا قَامَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکَ مَکَّۃَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ صَلِّ ھٰھُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ فَقَالَ صَلِّ ھٰھُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ فَقَالَ شَاْنُکَ اِذًا (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خدا وند عزوجل سے یہ نذر مانی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مکہ فتح کرا دے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا آپ نے فرمایا اسی جگہ نماز پڑھ لے۔ اس نے پھر یہی عرض کیا آپ نے پھر یہی فرمایا، اسی جگہ نماز پڑھ لے تیسری مرتبہ اس کے عرض کرنے پر آپ نے فرمایا اب تو جہاں تیرا جی چاہے نماز پڑھ۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

نذر کا کوئی جزو اگر ناممکن العمل ہو تو اس کا کفارہ

۳۲۹۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُخْتَ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِیَۃً وَاِنَّھَا لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنْ مَشْیِ اُخْتِکَ فَلْتَرْکَبْ وَلْتُھْدِ بُدْنَۃً (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ فَاَمَرَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْکَبَ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے یہ نذر کی تھی کہ وہ پیدل حج کرے گی لیکن وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا تیری بہن کے پیدل جانے کی خدا کو پروا نہیں ہے اس کو چاہئے کہ (جب وہ پیدل نہ چل سکے تو) سوار ہو کر جائے اور قربانی کرے (ابوداؤد۔ دارمی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کی بہن کو یہ حکم دیا کہ سوار ہو کر

---

[1] ابو لبابہ رضؓ کا واقعہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب یہودی قبیلہ بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تو بنو قریظہ نے پیام بھیجا کہ آپ ابو لبابہ رضؓ کو ہمارے پاس بھیجدیں تاکہ ہم ان سے مشورہ کرلیں۔ آپ نے ان کو بھیجدیا۔ بنو قریظہ نے ان سے پوچھا کہ اگر ہم اپنے آپ کو محمدؐ کے حوالہ کردیں تو وہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ ابو لبابہ رضؓ نے اپنے حلق پر ہاتھ پھیر کر ظاہر کیا کہ تم کو ذبح کر ڈالیں گے۔ ابو لبابہ رضؓ کا بیان ہے کہ یہ الفاظ کہہ کر میں نے واپس جانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ اپنی بات پر نادم ہو کر میں نے دل میں کہا کہ تو نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی خیانت کی۔ پھر ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ۔ اس کے بعد حضرت ابو لبابہ رضؓ مسجد میں گئے اور اپنے آپ کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہوگی مجھ پر کھانا پینا حرام ہے ان کی بیٹی نماز کے وقت ان کو کھول دیتی اور پھر باندھ دیتی۔ لوگوں نے ان کو کھولنا چاہا لیکن وہ راضی نہ ہوئے اور کہا جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود نہ کھولیں گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ سات روز آپ بندھے رہے یہاں تک کہ بھوک اور پیاس سے غش کھا کر گر پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاء قبول کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے ان کو کھولا۔ اس کے بعد کا واقعہ یہ حدیث ہے، یعنی انھوں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری توبہ جب کامل ہوگی جب میں اپنی قوم کو چھوڑ دوں اور سارا مال خیرات کر دوں۔ ۱۲ مترجم

وَتُهْدِيْ هَدْيًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا تَصْنَعُ بِشِقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحُجَّ وَتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا۔

جائے اور جانور ذبح کرے اور ایک روایت ابوداؤد کی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا خداوند تعالیٰ تیری بہن کی اس مشقت کا کوئی ثواب نہیں دے گا اس کو چاہئے کہ سوار ہو کر حج کو جائے اور اپنی قسم کا

۳۲۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهٗ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَالْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مالکؓ کہتے ہیں کہ عقبہ بن عامر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس کی بہن نے یہ نذر مانی ہے کہ وہ ننگے سر ننگے پاؤں (یعنی پیدل) حج کرے گی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو کہ وہ سر کو ڈھانکے سوار ہو (اور نذر کے کفارہ میں) تین روزے رکھے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

ناجائز نذر کا کفارہ دینا واجب ہے

۳۲۹۵ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَأَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں دو انصاری بھائیوں کو کسی کی میراث پہنچی تھی۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے میراث کی تقسیم کی خواہش ظاہر کی۔ دوسرے نے کہا اگر تو مجھ سے تقسیم کی خواہش ظاہر کرے گا تو میرا سارا مال کعبہ میں خرچ کیا جائے گا (یعنی اس نے یہ الفاظ بطور نذر کے کہے) عمرؓ نے اس سے کہا کعبہ کو تیرے مال کی ضرورت نہیں ہے تو اپنی نذر کا کفارہ دے اور (تیرا بھائی دوبارہ تجھ سے وراثت کی تقسیم کا سوال کرے تو تو) اپنے بھائی سے (اس معاملہ میں) بات چیت کر اس لئے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ خدا کی نافرمانی قرابتداری کو منقطع کرتی ہے اور جس چیز کا انسان مالک نہ ہو اس کی نذر پوری کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس قسم کی نذروں کا کفّارہ دے اور پورا نہ کرے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

جائز اور ناجائز نذر؟

۳۲۹۶ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهٗ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ نذر دو قسم کی ہے ایک تو وہ نذر جو خدا تعالیٰ کی بندگی و طاعت کے لئے مانی جائے اس کا پورا کرنا ضروری ہے اس لئے کہ یہ خالص خدا تعالیٰ کے لئے ہے اور دوسری نذر وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی و گناہ کے لئے کی جائے، یہ نذر شیطان کے لئے ہے اور اس کا پورا کرنا جائز نہیں ہے اور اس قسم کی نذر کا کفارہ دے جو قسم کا کفارہ دیا جاتا ہے۔ (نسائی)

جان قربان کرنے کی نذر کا مسئلہ

۳۲۹۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ یَنْحَرَ نَفْسَهٗ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اِسْحٰقَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَفُدِيَ بِكَبْشٍ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت محمد بن منتشر رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ خدا تعالےٰ اس کو دشمن کے ہاتھ سے نجات دلا دے تو وہ اپنے آپ کو قربان یعنی ذبح کر ڈالے گا (خداوند تعالےٰ نے اس کو دشمن سے بچا دیا) تو اس نے اپنی نذر کی بابت ابن عباس رض سے پوچھا۔ انھوں نے کہا مسروق سے دریافت کرو۔ اس نے مسروق سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا اپنے آپ کو ذبح نہ کر اس لئے کہ اگر تو مسلمان ہے تو ایک مسلمان کی جان کے قتل کا مرتکب ہوگا اور اگر تو کافر ہے تو دوزخ کی جانب اپنے آپ کو جلد لے جائے گا پس تو ایک دنبہ خرید کر مسکینوں کے لئے اس کو ذبح کر دے۔ حضرت اسحٰق[1] تجھ سے بہتر تھے جن کا فدیہ ایک دنبہ سے دیا گیا تھا۔ اس شخص نے اس جواب سے ابن عباس رض کو آگاہ کیا۔ انھوں نے کہا میں بھی تجھ کو یہی جواب دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔ (رزین)

كِتَابُ الْقِصَاصِ قتل کا بدلہ لینے کا بیان

فصل اوّل

خونِ مسلم کی حرمت

۳۲۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهٖ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ خداوند تعالےٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے اور میں خدا تعالےٰ کا رسول ہوں تو اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے مگر ان تین باتوں میں سے ایک بات پر اس کا خون بہانا جائز ہے ایک تو جان کے بدلے جان (یعنی اگر وہ کسی کو مار ڈالے تو اس کے بدلے میں اس کا قتل جائز ہوگا) دوسرے شادی شدہ آزاد و مکلف مسلمان کا زنا کرنا (کہ اس کو سنگسار کرنا روا ہے) تیسرے ترکِ مذہب اور اپنی جماعت سے علیحدہ ہونے والا (یعنی مرتد کا قتل بھی جائز ہے) (بخاری و مسلم)

خونِ ناحق رحمتِ خداوندی سے محروم کر دیتا ہے

۳۲۹۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک کوئی مسلمان خونِ حرام (یعنی قتل) کا مرتکب نہیں ہوتا اس وقت تک وہ دین کی وسعت و کشادگی میں رہتا ہے (یعنی خدا تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے) (بخاری)

---

[1] توراۃ میں ہے کہ حضرت ابراہیم ع کو خواب میں جس بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ اسحٰق تھے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام تھے۔ امام سیوطی رح کہتے ہیں کہ اسحٰق ع کا نام اہلِ کتاب کی تحریف ہے اصلی نام اسمٰعیل ع ہے اس کو حذف

قیامت میں سب سے پہلے خون کے بارے میں پرسش ہوگی

۳۳۰۰/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِى الدِّمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خدا وند تعالیٰ سب سے پہلے لوگوں کو جن معاملات میں حکم سنائے گا وہ خون (یعنی قتل) کے معاملات ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

جس شخص نے کلمہ پڑھ لیا وہ معصوم الدم ہوگیا

۳۳۰۱/۴ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَىَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّىْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا اَهْوَيْتُ لِاَقْتُلَهٗ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَاَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَىَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِىْ قَالَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مقداد بن اسود رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں کافر سے مقابلہ کروں اور ہم دونوں کے درمیان مقابلہ ہو اور وہ کافر میرے ایک ہاتھ کو کاٹ کر بھاگ کھڑا ہو اور ایک درخت کی پناہ میں جاکر یہ کہے کہ میں خدا کے واسطے مسلمان ہوا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب میں اُسے مار ڈالنے کا ارادہ کروں تو وہ یہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کیا اس کے اِن الفاظ کے کہنے کے بعد میں اس کو مار ڈالوں؟ آپ نے فرمایا اس کو قتل نہ کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل نہ کر۔ اگر تو اس کو قتل کرے گا تو اس کا وہی درجہ ہوگا جو اس کو مار ڈالنے سے پہلے تیرا تھا اور تیرا درجہ وہ ہوگا جو اِس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۳۳۰۲/۵ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهٗ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَقَتَلْتُهٗ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِىْ رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهٗ مِرَارًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُسامہ بن زید رضؓ کہتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کے چند لوگوں کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا (یعنی لڑنے کے لئے) میں ایک شخص کے مقابلے پر آیا اور اس پر نیزہ سے حملہ کرنا چاہا تھا کہ اس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دیا تھا۔ میں نے اس کو نیزہ مارا اور مار ڈالا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا، جب کہ اس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہہ دیا تھا تو پھر تو نے اس کو کیوں قتل کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس نے تو اپنے آپ کو بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اُس کا دل دیکھا تھا (یعنی باطن کا حال تجھ کو معلوم نہ تھا تو ظاہر کو کیوں نہیں دیکھا؟) (بخاری و مسلم) اور جندب بن عبداللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہؐ نے یہ فرمایا قیامت کے دن جب کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ جھگڑتا ہوا آئے گا، اُس وقت تو کیا کہے گا اور کیا جواب دے گا؟ کئی مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (مسلم)

معاہدہ کو قتل کرنے کی ممانعت

۳۳۰۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی معاہد کو قتل کرے گا (یعنی اس کافر کو جس سے جنگ نہ کرنے کا عہد کیا گیا ہو) وہ جنت کی بو بھی نہ پائے گا اور جنت کی بو چالیس برس کے راستہ تک پہنچتی ہے۔ (بخاری)

خودکشی کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۳۰۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا اس کو دوزخ میں بھی گرایا جاتا رہے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس شخص نے زہر کھا کر اپنی جان دی، دوزخ کے اندر زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے (وغیرہ) کے کسی ہتھیار (وغیرہ) سے مار ڈالا۔ اس کا ہتھیار دوزخ کے اندر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس کو اپنے پیٹ کے اندر گھونپے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ (بخاری ومسلم)

۳۳۰۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کو گلا گھونٹ کر مار ڈالے وہ دوزخ میں بھی اپنا گلا گھونٹے گا اور جو اپنے آپ کو نیزہ مار کر مر جائے گا دوزخ میں بھی وہ اپنے آپ کو نیزہ مارے گا۔ (بخاری)

۳۳۰۶ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندبؓ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جس کے ہاتھ میں زخم آگیا تھا۔ اس نے (زخم کی تکلیف برداشت نہ کی اور) چھری اٹھا کر اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ اس کا خون نہ رکا اور وہ مر گیا۔ خداوند تعالٰے نے فرمایا میرے بندے نے اپنے آپ کو ہلاک کرنے میں جلدی کی میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔ (بخاری ومسلم)

خودکشی کے بارے میں ایک سبق آموز واقعہ

۳۳۰۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو طفیل بن عمرو دوسی اور ان کی قوم کے ایک اور شخص نے بھی ہجرت کی۔ طفیل کا ساتھی مدینہ میں بیمار ہوا اور تکلیف اس سے برداشت نہ ہو سکی اس نے تیروں کا پیکان لیا اور اس

فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ إِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سے اپنی انگلیوں کے جوڑوں کو کاٹ ڈالا۔ دونوں ہاتھوں کا خون نہ رکا اور وہ مرگیا پھر طفیل بن عمرو نے اس کو خواب میں دیکھا اس کی ہیئت وصورت اچھی تھی البتہ اس نے اپنے ہاتھوں کو ڈھک رکھا تھا۔ طفیل بن عمرو نے اس سے پوچھا تیرے ساتھ تیرے پروردگار نے کیا سلوک کیا اس نے کہا خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس لئے بخش دیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی پھر طفیل نے پوچھا تم ہاتھوں کو کیوں ڈھانکے ہوئے ہو۔ اس نے کہا مجھ سے خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ جس چیز کو تو نے اپنے آپ خراب کیا ہے ہم اس کو درست نہ کریں گے۔ طفیل نے خواب کا یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے۔ (مسلم)

مقتول کے ورثاء کو قصاص اور دیت دونوں میں سے کسی ایک کو لینے کا اختیار ہے

۳۳۰۸ وَعَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ أَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَأَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهٗ قَتِيْلًا فَأَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ إِنْ أَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَإِنْ أَحَبُّوْا أَخَذُوا الْعَقْلَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِإِسْنَادِهٖ وَصَرَّحَ بِأَنَّهٗ لَيْسَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ وَقَالَ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَعْنِيْ بِمَعْنَاهُ۔)

حضرت ابی شریح کعبی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے خزاعہ تم نے اس مقتول کو جو قبیلہ ہذیل سے ہے قتل کیا ہے اور میں خدا کی قسم اس کے بعد جس کو قتل کیا جائے گا اس کا خون بہا دینے والا ہوں۔ اب مقتول کے وارثوں کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر وہ چاہیں تو قاتل کو مار ڈالیں، اور چاہیں اس سے خون بہا لے لیں۔ (ترمذی۔ شافعی۔ شرح السنہ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث بخاری ومسلم میں نہیں ہے اور ابوہریرہ رضی سے بخاری ومسلم میں جو حدیث منقول ہے اس کے یہ الفاظ نہیں ہیں بلکہ وہ اس کے ہم معنی ہے)

عورت کے مرد قاتل کو قتل کیا جاسکتا ہے

۳۳۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيْءَ بِالْيَهُوْدِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ۔

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر پتھر پر رکھ کر دوسرے پتھر سے اس کو کچل ڈالا۔ لڑکی سے پوچھا گیا تجھ کو کس نے مارا ہے فلاں شخص نے یا فلاں شخص نے جب اس یہودی کا نام اس کے سامنے لیا گیا تو لڑکی نے سر کے اشارے سے یہودی کو بتلایا یہودی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا یہودی نے جرم کا اعتراف کیا آخر

عہ یہ حدیث اس خطبہ کے آخری الفاظ ہیں جو آپ نے فتح مکہ کے دن دیا تھا جس کا ابتدائی حصہ حرم مکہ کے بیان میں درج ہوچکا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ قبیلہ ہذیل نے ایام جاہلیت میں بنو خزاعہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔ ان ایام میں بنو خزاعہ نے اپنے مقتول کے بدلے میں ہذیل کے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا خون بہا خود ادا کیا تاکہ فتنہ نہ اٹھ کھڑا ہو اور اس کے بعد شرعی قانون بیان کیا جس کا ذکر حدیث میں ہے۔ ۱۲ مترجم

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر پتھروں سے کچلا گیا (بخاری ومسلم)

جو جیسا کرے اس کو ویسی ہی سزا دو

۳۳۱۰/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ انس بن مالک کی پھوپھی ربیع نے ایک انصاری لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ اس لڑکی کے رشتہ دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص (یعنی بدلہ لینے) کا حکم دیا۔ انس بن مالک رضؓ کے چچا انس بن نضر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (قصاص میں) اس کے دانت نہ توڑ دیئے جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھالیں تو خداوند تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

مقتول کافر کے بدلے میں قاتل مسلمان کو قتل کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

۳۳۱۱/۱۴ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ۔

حضرت ابی جحیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے علی رضؓ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں نہ ہو؟ حضرت علی رضؓ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے اناج کو پیدا کیا اور جان کو وجود بخشا میرے پاس قرآن کے سوا کوئی چیز نہیں ہے۔ ہاں فہم وسمجھ خداوند تعالیٰ انسان کو عطا فرماتا ہے جس سے وہ قرآن مجید کو سمجھتا ہے یعنی اس چیز کو جو ہمارے پاس کاغذ پر لکھی ہوئی ہے۔ ابو جحیفہ نے پوچھا اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔ حضرت علی رضؓ نے جواب دیا (قتل کا) خون بہا قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے (بخاری) ابن مسعود رضؓ کی حدیث "لَا تُقْتَلُ الخ" کتاب العلم میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

خون مسلم کی اہمیت!

۳۳۱۲/۱۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْأَصَحُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا زوال آسان ہے مسلمان آدمی کے قتل سے۔ (ترمذی ونسائی)

بعضوں نے اس کو موقوف کہا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن ماجہ نے براء بن عازب رضؓ سے روایت کیا ہے۔

۳۳۱۳/۱۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ

حضرت ابو سعید رضؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر آسمان والے اور زمین والے ...

اللہُ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔

کو دوزخ کی آگ میں اُلٹا ڈالے گا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے!)

قیامت کے دن مقتول کا استغاثہ؛

۳۳۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَاصِیَتُہٗ وَرَأْسُہٗ بِیَدِہٖ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا یَقُوْلُ یَا رَبِّ قَتَلَنِیْ حَتّٰی یُدْنِیَہٗ مِنَ الْعَرْشِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن مقتول قاتل کو (اس طرح پکڑ کر) لائے گا کہ قاتل کی پیشانی اور سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور مقتول خداوندتعالیٰ کو مخاطب کرکے کہے گا اے پروردگار! اس شخص نے مجھ کو قتل کیا ہے یہانتک کہ مقتول قاتل کو عرشِ الٰہی کے قریب تک لیجائے گا۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

اپنی مظلومیت کے دن حضرت عثمان کی تقریر

۳۳۱۵ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ یَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللہِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ کُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِہٖ فَوَاللہِ مَا زَنَیْتُ فِیْ جَاهِلِیَّۃٍ وَّلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللہُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَلِلدَّارِمِیِّ لَفْظُ الْحَدِیْثِ)

حضرت ابی امامہؓ بن سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفانؓ دار کے دنوںؔ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور بلوائیوں کو مخاطب کرکے کہا۔ لوگو! میں تم کو خدا تعالےٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم اِس بات سے آگاہ ہو کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے مگر جب کہ ان تین باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے یعنی نکاح کرنے کے بعد زنا کرنا یا اسلام لانے کے بعد کافر ہوجانا یا کسی کو ناحق قتل کردینا ان باتوں کے بدلہ میں تو مارا جائے گا (مسلمان کو اور اس کے سوا کسی معاملہ میں اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے) قسم ہے خدا کی میں نے نہ تو ایامِ جاہلیت میں زنا کیا ہے اور نہ اسلام میں اور جب سے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے اُس وقت سے ابتک میں اسلام پر قائم ہوں اور مرتد نہیں ہوا اور جس مسلمان کی جان کے خون بہانے کو خدا تعالےٰ نے حرام قرار دیا ہے میں نے اس کا خون بھی نہیں بہایا ہے۔ پھر کس بنا پر تم مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو؟۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

قاتل توفیق خیر سے محروم رہتا ہے

۳۳۱۶ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَّا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوالدرداء رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان بندہ ہمیشہ نیکی کی طرف تیزی سے جاتا رہتا ہے جب تک خونِ حرام کا مرتکب نہیں ہوتا اور جب وہ خونِ حرام کا ارتکاب کرلیتا ہے تو تھک جاتا ہے (اور نیکی کیطرف نہیں بڑھتا) (ابوداؤد)

لہ دار کے دنوں سے وہ دن مراد ہیں جن میں لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے مکان کو محاصرہ میں لے رکھا تھا اور بلوہ پر آمادہ تھے ان دنوں میں چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ دار (گھر) میں سے باہر نہ نکل سکے اس لیئے اُن دنوں کو ایام دار کہا جاتا ہے ۱۲ مترجم

قتل ناحق ناقابلِ معافی جرم ہے۔

۳۳۱۷/۲۰ وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْ مَنْ يَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُّعَاوِيَةَ)۔

حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ سے امید ہے کہ ہر گناہ کو وہ بخشدے مگر اس شخص کا گناہ نہیں بخشا جائے گا جو شرک کی حالت میں مرے یا کسی مسلمان کو جان سے مار ڈالے۔ (ابوداؤد)

اور نسائی نے یہ حدیث حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے۔

باپ سے اولاد کا قصاص نہ لیا جائے

۳۳۱۸/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسجدوں میں شرعی حدود (سزا) کو قائم نہ کیا جائے اور قصاص نہ لیا جائے باپ سے اولاد کے (قتل کے) بدلہ میں۔ (ترمذی۔ دارمی)

باپ بیٹا ایک دوسرے کے جرم میں قابلِ مواخذہ نہیں

۳۳۱۹/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ مَعَكَ قَالَ ابْنِيْ اِشْهَدْ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِيْ اَوَّلِهٖ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَى اَبِي الَّذِيْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِيْ اُعَالِجُ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّيْ طَبِيْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ۔

حضرت ابورمثہؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ والد نے عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے آپ اس کے گواہ رہیئے۔ آپ نے فرمایا آگاہ ہو کہ اس کے گناہ کا مواخذہ تجھ سے نہ ہوگا اور تیرے گناہ کا مواخذہ اس سے نہ ہوگا (یعنی جیسا کہ جاہلیت میں باپ بیٹے ایک دوسرے کے جرم میں قابلِ مواخذہ ہوتے تھے۔ اسلام میں یہ قانون نہیں اسلام میں مجرم ہی قابلِ مواخذہ ہے۔ (ابوداؤد و نسائی) اور شرح السنۃ میں اس حدیث کے شروع میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ابورمثہ نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت کو دیکھ کر عرض کیا مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کا علاج کروں میں طبیب ہوں آپ نے فرمایا تو رفیق ہے (یعنی مریض پر مہربان) اور خداوند تعالیٰ طبیب

بیٹے سے باپ کا قصاص لیا جاتے

۳۳۲۰/۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ)

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سراقہ بن مالک نے بیان کیا ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب کہ آپ بیٹے سے اس کے باپ کا قصاص لے رہے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باپ سے بیٹے کا قصاص نہ لیا کرتے تھے۔ (ترمذی نے اسے ضعیف کہا ہے)

غلام کے قصاص میں آزاد کو قتل کیا جا سکتا ہے یا نہیں

۳۳۲۱/۲۴ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حسنؒ سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَ زَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَمَنْ خَصٰی عَبْدَہٗ خَصَیْنَاہُ)۔

وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اس کے بدلہ میں اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کے اعضا کاٹے ہم اس کے اعضا کاٹیں گے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اس کو خصی کریں گے۔)

قاتل کو مقتول کے ورثاء کے حوالے کر دیا جائے

۳۳۲۲/۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰی اَوْلِیَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّیَۃَ وَھِیَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّۃً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَۃً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَۃً وَّمَا صَالَحُوْا عَلَیْہِ فَھُوَ لَھُمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جان بوجھ کر کسی کو مار ڈالے تو قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے خواہ اس کے بدلہ میں اس کو مار ڈالیں اور خواہ اس سے خون بہا لے لیں اور خون بہا کل کا سو اونٹنیاں ہیں جن میں سے تیس۳۰ اونٹنیاں وہ ہوں جو تین برس کی ہو کر چوتھے سال میں لگی ہوں اور تیس۳۰ اونٹنیاں وہ ہوں جو چار برس کی ہو کر پانچویں سال میں لگی ہوں اور چالیس۴۰ اونٹنیاں حاملہ ہوں اور مقتول کے وارث جس امر پر فیصلہ کر لیں اور صلح کریں (یعنی اگر اس سے کم پر راضی ہو جائیں) تو وہی قاتل پر واجب ہوگا۔ (ترمذی)

قصاص و دیت کے بارے میں سب مسلمان برابر ہیں

۳۳۲۳/۲۶ وَعَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَؤُ دِمَاءُھُمْ وَیَسْعٰی بِذِمَّتِھِمْ اَدْنَاھُمْ وَیَرُدُّ عَلَیْھِمْ اَقْصَاھُمْ وَھُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاھُمْ اَلَا لَا یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَھْدٍ فِیْ عَھْدِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)۔

حضرت علی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب مسلمان (خواہ وہ شریف ہوں یا رذیل چھوٹے ہوں یا بڑے عالم ہوں یا جاہل) قصاص اور دیت (خون بہا) میں برابر ہیں اور مسلمانوں میں سے اگر کوئی معمولی سا معمولی آدمی بھی کسی سے عہد کرے تو اس کو پورا کیا جائے اور اگر کسی دور کے رہنے والے مسلمان نے اگر کسی سے کوئی معاہدہ کیا ہو تو اس کو توڑا نہ جائے اور تمام مسلمان غیر مسلموں کے مقابلے میں ایک ہاتھ (یعنی ایک متحد جماعت) کا حکم رکھتے ہیں۔ خبردار کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اس شخص کو جو اپنے عہد و ضمان میں ہے جب تک وہ عہد و ضمان میں رہے۔ (ابوداؤد و نسائی، اور ابن ماجہ نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضہ سے نقل کی ہے)۔

مقتول یا زخم خوردہ کے ورثاء کا حق

۳۳۲۴/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اُصِیْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَھُوَ بِالْخِیَارِ بَیْنَ اِحْدٰی ثَلٰثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَۃَ فَخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ بَیْنَ اَنْ یَّقْتَصَّ اَوْ یَعْفُوَ اَوْ یَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ

حضرت ابو شریح خزاعی رضہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اپنے کسی عزیز کے قتل ناحق کی مصیبت میں مبتلا ہو یا زخم کی مصیبت میں (یعنی اس کا کوئی عزیز مارا گیا ہو یا اس کا کوئی عضو کاٹا گیا ہو) تو وہ ان باتوں میں سے ایک کو اختیار کر سکتا ہے اگر وہ ان باتوں سے زیادہ چوتھی بات کا خواستگار ہو تو اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی اس کو منع کر دو) اور وہ تین باتیں یہ ہیں یا تو وہ بدلہ لے

اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

(یعنی خون کا بدلہ خون) یا معاف کردے اور یا خون بہا قبول کرلے پھر اگر ان باتوں میں سے کسی بات کو اختیار — کرلیا اس کے بعد اس نے زیادتی کی یعنی دوسری چیز کا مطالبہ کیا تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ (دارمی)

قتل خطا کا حکم

۳۳۲۵/۲۸ وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاءٌ وَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهٗ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مارا جائے اندھا دھند (مثلاً) پتھروں کی لڑائی میں یا کوڑوں اور لکڑیوں کے بلوہ وغیرہ میں (اور قاتل کا پتہ نہ ہو) تو یہ قتل، قتلِ خطا ہے[1] اور خون بہا اس کا قتلِ خطا کا خون بہا ہے اور جو شخص قصداً مارا جائے یہ قتل قصاص کو واجب کرتا ہے، اور جو شخص قصاص لینے میں حائل و مزاحم ہو اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے اور غضب الٰہی ہے نہ اس کے فرض قبول کئے جائیں گے اور نہ نفل۔ (ابوداؤد، نسائی)

قاتل سے دیت لینے کے بعد پھر اس کو قتل کردینا ناقابل معافی جرم ہے؟

۳۳۲۶/۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس شخص کو قصاص لئے بغیر نہ چھوڑوں گا جس نے اپنے مقتول کا خون بہا لے لیا ہو اور پھر قاتل کو مار ڈالا ہو۔ (ابوداؤد)

زخمی کردینے والے کو معاف کردینے کا اجر

۳۳۲۷/۳۰ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص کو زخمی کیا گیا ہو اور بدلہ لینے کے بجائے اس شخص کو معاف کردے جس نے اس کو زخمی کیا ہو تو خداوند تعالیٰ اس کے درجہ کو بلند فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

فصل سوم

ایک آدمی کو کئی آدمی مل کر قتل کریں تو سب ہی قصاص کے سزاوار ہوں گے

۳۳۲۸/۳۱ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص

---

[1] قتلِ خطا کی دو قسمیں ہیں ایک تو ارادہ کی غلطی، مثلاً آدمی کو شکار جان کر تیر وغیرہ مارا اور وہ مرگیا۔ دوسرے فعل کی غلطی مثلاً نشانہ تیر نشانہ پر لگا رہا تھا اور وہ آدمی کو لگ گیا۔ اس قسم کے قتل کی سزا قتلِ خطا کی سزا ہے۔ ان دونوں میں کفارہ لازم ہوتا ہے۔ ۱۲ مترجم

قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَّاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ)

کے قتل کے بدلے میں پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا تھا یہ سب لوگ اس کے قتل میں شریک تھے اور انھوں نے دھوکہ دے کر اس کو قتل کیا تھا اور قتل کے بعد فرمایا اگر اس شخص پر صنعا والے سب کے سب حملہ کرتے یا قاتلوں کی مدد کرتے تو میں صنعا کے سارے لوگوں کو قتل کرا دیتا (مالک۔ بخاری نے بروایت ابن عمرؓ سے نقل کی ہے)۔

قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو پکڑ کر خدا سے فریاد کرے گا۔

۳۳۲۹/۳۲ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے فلاں شخص نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو پکڑ کر لائے گا اور خداوند تعالیٰ سے عرض کرے گا اس سے دریافت فرمائیے کہ مجھ کو اس نے کیوں قتل کیا؟ قاتل کہے گا میں نے اس کو فلاں بادشاہ کے عہد میں (اس کی مدد سے) قتل کیا ہے۔ جندب کا بیان ہے کہ بچ تو اس سے (یعنی قتل یا منازعت سے کہ سبب قتل کا ہے۔ (نسائی)

قاتل کے امدادی کے بارے میں وعید

۳۳۳۰/۳۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اٰيِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مومن کے قتل میں مدد کرے آدھے کلمہ سے (مثلاً قتل کرنے کی جگہ قتْ کہے) تو خداوند تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ شخص خدا کی رحمت سے مایوس ہے۔ (ابن ماجہ)

قاتل کے مدد گار کو تعزیزاً قید کیا جائے؟

۳۳۳۱/۳۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ اَمْسَكَ۔ (رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب ایک شخص کسی آدمی کو پکڑے اور دوسرا اس کو قتل کر دے تو قاتل کو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے اور مدد گار کو قید کیا جائے۔ (دارقطنی)

بَابُ الدِّيَاتِ — قتل کے مالی مُعاوضہ کا بیان

فَصْلُ اَوَّلْ

انگلی کاٹنے کی دیت

۳۳۳۲/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ اور یہ (یعنی) چھوٹی انگلی اور انگوٹھا دونوں برابر ہیں (یعنی بدلے میں دونوں مساوی ہیں) (بخاری)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمَدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض.

فرمایا ہے قتلِ خطاء (جو قتلِ عمد کے مشابہ ہے) کا خون بہا اگر کوڑے یا لاٹھی سے وقوع میں آیا ہو سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں بھی ہوں۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی اور ابوداؤد نے بروایت ابن عمرؓ سے بھی روایت کی ہے اور شرح السنۃ میں مصابیح کے حوالے ابن عمرؓ سے مروی ہے۔

مختلف اعضاءِ جسم کی دیت؟

۳۳۳۷ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدُ يَدِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْضٰى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَفِيْهِ فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَسْنَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَامُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ.)

حضرت ابی بکرؓ بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے باشندوں کے نام ایک خط لکھا جس میں یہ الفاظ بھی تھے جو شخص قصداً کسی مسلمان کو مار ڈالے تو یہ اس کے ہاتھوں کے فعل کا قصاص ہے مگر جب کہ مقتول کے وارث خون بہا پر راضی ہو جائیں اور اس نامہ میں یہ الفاظ بھی تھے کہ عورت کے بدلے مرد کو قتل کیا جائے اور اُس والا نامہ میں یہ بھی تھا کہ جان کا خون بہا سو اونٹ ...... ہیں اور جس کے پاس زرِ نقد ہو اس پر ہزار دینار، اور اگر کسی کی پوری ناک کاٹ لی جائے تو پورا خون بہا یعنی سو اونٹ ہیں اور سارے دانتوں کے توڑے جانے کا بھی خون بہا پورا ہے یعنی سو اونٹ اور ہونٹوں کے کاٹے جانے پر بھی پوری دیت (خون بہا) ہے اور خصیوں کے کاٹے جانے کا بھی پورا خون بہا ہے۔ اور ایک پاؤں کے کاٹ ڈالنے کی بھی پوری دیت ہے اور آنکھوں کے پھوڑ ڈالنے یا نکال دینے کا بھی پورا خون بہا ہے اور ایک پاؤں کے کاٹ ڈالنے یا توڑ ڈالنے پر آدھا خون بہا ہے اور سر کی جلد کو زخمی کرنے پر تہائی خون بہا ہے اور پیٹ کے زخمی کئے جانے کی تہائی دیت ہے اور جس زخم میں ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو، پندرہ اونٹ واجب ہیں اور ہاتھوں اور پاؤں کی ہر انگلی کے کاٹے جانے کا معاوضہ دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کا معاوضہ پانچ اونٹ ہیں نسائی۔ دارمی اور مالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک آنکھ کا خون بہا پچاس اونٹ ہیں اور ایک ہاتھ ایک پاؤں کا خون بہا پچاس اونٹ ہیں اور اس زخم کا خون بہا جس میں ہڈی نکل آئی یا ظاہر ہو گئی ہو، پانچ اونٹ ہیں۔

۳۳۳۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس زخم کا خون بہا جس میں ہڈی نکل آئے پانچ اونٹ ہیں اور ایک دانت کا خون بہا پانچ اونٹ ہیں۔ ابوداؤد۔ نسائی دارمی۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے صرف ابتدائی الفاظ روایت

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ) کئے ہیں)۔

دیت کے اعتبار سے تمام انگلیاں برابر ہیں

۳۳۳۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو سب کو برابر قرار دیا ہے۔ (ترمذی ابوداؤد)

۳۳۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ساری انگلیاں (خون بہا) میں برابر ہیں اور سارے دانت مساوی ہیں یعنی کچلیاں اور دانت برابر ہیں اور چھوٹی انگلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔ (ابوداؤد)

ذمی کافر کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے

۳۳۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهٗ إِلَّا شِدَّةً اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعِيْدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پھر حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا۔ لوگو! (جو حلف جاہلیت میں تھا یعنی ایک دوسرے کے وارث ہونے کا معاہدہ وغیرہ) اسلام میں وہ عہد نہیں ہے لیکن جاہلیت کا وہ عہد جس میں مظلوم کی مدد رشتہ داروں سے سلوک) اور حفاظتِ حقوق کا معاہدہ ہوتا تھا اسلام نے اس کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھا ہے تمام مسلمان ایک ہاتھ (یعنی متحدہ جماعت) کا حکم رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کے مقابلہ میں جو ان کے سوا ہیں یعنی کفار وغیرہ ایک معمولی مسلمان سارے مسلمانوں کی طرف سے پناہ دیتا ہے اور رد کرتا ہے ان میں سے وہ مسلمان جو بہت دور کا رہنے والا ہے اور پھرتے ہیں مسلمان کے لشکر ان لوگوں پر جو بیٹھے رہتے ہیں کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور کافر کے قتل کا خون بہا مسلمان کے خون بہا کا نصف ہے۔ نہیں جائز ہے زکوٰۃ کے مواشی کو اپنے پاس منگوانا اور نہیں جائز ہے مواشی کو لیکر دور چلے جانا اور مواشی کی زکوٰۃ ان کے گھروں پر جا کر لی جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عہد والے کا خون بہا آزاد کے خون بہا کا نصف ہے۔ (ابوداؤد)

قتل خطاء کی دیت

۳۳۴۲ وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَأِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَالصَّحِيْحُ

خشف بن مالک ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ قتلِ خطا کا خون بہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قرار دیا ہے جس میں ۲۰ اونٹنیاں وہ ہوں جو دوسرے برس میں لگی ہوں اور ۲۰ اونٹ وہ جو دوسرے برس میں لگے ہوں اور ۲۰ اونٹیاں وہ جو تیسرے برس میں لگی ہوں اور ۲۰ اونٹیاں وہ جو پانچویں برس میں لگی ہوں اور

اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ۔

بنتِ اونٹنیاں وہ جو چوتھے برس میں لگی ہوں (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) صحیح یہ ہے کہ یہ ابن مسعودؓ پر موقوف ہے اور خشف بن مالک مجہول ہے اس کے علاوہ اس کی کوئی حدیث معلوم نہیں اور شرح السنۃ میں یہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے قتل کا خون بہا جو خیبر میں مارا گیا تھا سو اونٹ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے دیئے اور ان اونٹوں میں سے ایک برس کا کوئی اونٹ نہ تھا بلکہ دو دو برس کے اونٹ تھے۔

دیت کی بنیاد اونٹ پر ہے

۳۳۴۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَّعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الشَّاةِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ خون بہا کے اونٹوں کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور اہل کتاب کا خون بہا اس زمانہ میں مسلمانوں کے خون بہا کا نصف تھا۔ عمرو بن شعیبؒ کے دادا کا بیان ہے کہ عمرؓ کے خلیفہ ہونے تک اسی پر عمل رہا حضرت عمرؓ نے خلیفہ ہوتے ہی فرمایا اونٹ کی قیمت گراں ہوگئی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایام خلافت میں سونا رکھنے والوں پر خون بہا ایک ہزار دینار مقرر کیا اور دولت مند چاندی رکھنے والوں پر دو سو جوڑے راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے ذمی لوگوں کا خون بہا وہی رکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ (ابوداؤد)

امام شافعی کی مستدل حدیث

۳۳۴۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زر نقد کے ذریعہ بارہ ہزار درہم خون بہا مقرر کیا تھا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

دیت مقتول کے ورثاء کا حق ہے

۳۳۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَاِذَا هَاجَتْ رُخْصٌ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ اَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَّعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتلِ خطا کا خون بہا لینے والوں پر چار سو دینار یا اس کے مساوی قیمت چاندی مقرر فرماتے تھے۔ یہ خون بہا اونٹوں کی قیمت کے موافق مقرر کیا تھا۔ پھر جب اونٹوں کی قیمت زیادہ ہوگئی تو خون بہا کی رقم میں بھی اضافہ ہوا اور جب اونٹوں کی قیمت کم ہو جاتی تو خون بہا کی رقم میں بھی کمی کر دی جاتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خون بہا کی رقم چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہنچ گئی تھی اور اس کے مساوی

قَالَ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَھْلِ الْبَقَرِ مِائَتَیْ بَقَرَۃٍ وَعَلٰی اَھْلِ الشَّاۃِ اَلْفَیْ شَاۃٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَقْلَ مِیْرَاثٌ بَیْنَ وَرَثَۃِ الْقَتِیْلِ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَقْلَ الْمَرْاَۃِ بَیْنَ عَصَبَتِھَا وَلَا یَرِثُ الْقَاتِلُ شَیْئًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

چاندی کی رقم آٹھ ہزار درہم تک۔ راوی کا بیان ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گایوں والوں پر خون بہا کی دو سو گائیں مقرر کی تھیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں۔ اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خون بہا مقتول کے وارثوں کی میراث ہے اور حکم دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خون بہا ان کے عصبوں کے درمیان تقسیم کیا جائے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہوتا (یعنی مقتول کے مال میں سے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

قتل شبہ عمد کے مرتکب کو سزائے موت نہیں دی سکتی

۳۳۴۶/۱۵ وَعَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْہِ الْعَمَدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ وَلَا یُقْتَلُ صَاحِبُہٗ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عمرو بن شعیبؓ نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد کا خون بہا سخت ہے مثل قتلِ عمد کے قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔ (ابوداؤد)

زخم خوردہ آنکھ کی دیت؟

۳۳۴۷/۱۶ وَعَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَیْنِ الْقَائِمَۃِ السَّادَّۃِ لِمَکَانِھَا بِثُلُثِ الدِّیَۃِ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جس آنکھ کی روشنی کسی کے مارنے سے ضائع ہو گئی ہو، اور آنکھ اپنی جگہ پر قائم ہو اس کی دیت رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تہائی مقرر کی ہے (ابوداؤد۔ نسائی)

پیٹ کے بچہ کی دیت؟

۳۳۴۸/۱۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِیْنِ بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

محمد بن عمروؓ ابو سلمہؓ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حاملہ کے پیٹ کے بچہ کا بدلہ لونڈی، غلام، گھوڑا یا خچر کا غرہ مقرر فرمایا ہے (غرہ سے مراد بہترین لونڈی، غلام یا گھوڑا، خچر وغیرہ ہے)۔ (ابوداؤد)

وَقَالَ رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ وَخَالِدُ الْوَاسِطِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ یَذْکُرْ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

اس حدیث کو حمّاد بن سلمہ و خالد واسطی نے محمد بن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور گھوڑے و خچر کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

نقلی طبیب اگر کسی کی موت کا باعث بنے تو وہ ضامن ہوگا

۳۳۴۹/۱۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ یُعْلَمْ مِنْہُ طِبٌّ فَھُوَ ضَامِنٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے آپ کو طبیب بتلائے اور اس کا طبیب ہونا معلوم نہ ہو۔ وہ فنِ طب میں مہارت نہ رکھتا ہو اس کے ہاتھ سے اگر کسی کو نقصان پہنچے

گا تو) وہ ضامن ہوگا (اس نقصان کا)۔ (ابوداؤد، نسائی)

دیت کی معافی کا ایک واقعہ

۳۳۵۰ (۱۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتٰى اَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رض کہتے ہیں کہ ایک غریب و مفلس لوگوں کے لڑکے نے دولت مند لوگوں کے لڑکے کا کان کاٹ ڈالا مفلس لوگوں کی جماعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ ہم تو فقیر لوگ ہیں۔ آپ نے ان کو معاف کر دیا اور ان پر کچھ مقرر نہ کیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

فصل سوم

قتل شبہ عمد اور قتل خطاء کی دیت؟

۳۳۵۱ (۲۰) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثًا ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الْخَطَاءِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ شبہ عمد کا خون بہا تین قسم کے اونٹ ہیں تینتیس ۳۳ اونٹنیاں وہ جو چوتھے سال میں لگی ہوں اور تینتیس ۳۳ اونٹنیاں وہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چونتیس ۳۴ اونٹنیاں وہ جو چھٹے برس میں لگی ہوں آٹھ برس تک کی جو نویں برس میں لگی ہو اور یہ سب حاملہ ہوں اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ قتل خطا کا خون بہا چار قسم کے اونٹ ہیں پچیس ۲۵ تین تین برس کی پچیس ۲۵ چار چار برس کی پچیس ۲۵ دو دو برس کی اور پچیس ۲۵ ایک ایک برس کی۔ (اور یہ سب اونٹنیاں ہوں) (ابوداؤد)

۳۳۵۲ (۲۱) وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضٰى عُمَرُ فِيْ شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثِيْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

مجاہد رح کہتے ہیں کہ حضرت عمر رض نے شبہ عمد کے قتل میں تیس اونٹنیاں تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور چالیس ۴۰ اونٹنیاں حاملہ پوری پانچ برس کی یا پوری آٹھ برس کی مقرر فرمائیں۔ (ابوداؤد)

پیٹ کے بچہ کی دیت؟

۳۳۵۳ (۲۲) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا)

سعید بن المسیب رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورت کے اس بچہ کے قتل کا خون بہا جو اس کے پیٹ میں ہو غلام یا لونڈی مقرر فرمایا ہے جس شخص پر یہ تاوان مقرر کیا گیا تھا اس نے عرض کیا اس بچہ کا تاوان میں کیوں کر ادا کروں جس نے نہ کوئی چیز پی نہ کھائی نہ بولا اور نہ چیخا چلایا اور اس قسم کا قتل تو ساقط کیا جاتا ہے (یعنی اس پر تاوان واجب نہیں ہوتا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے سوا میں کیا کہوں کہ یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے (یعنی جس طرح وہ مقفٰی و مسجع عبارت بولا کرتے ہیں یہ بھی اسی طرح کے الفاظ کہتا ہے) (مالک۔ نسائی۔ ابوداؤد نے اسی کو ابوہریرہ رض

بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ

جن چیزوں میں تاوان واجب نہیں ہوتا اُن کا بیان

فصلِ اوّل

جانور کے مارنے، کان میں دب جانے اور کنوئیں میں گر پڑنے کا کوئی تاوان نہیں ہے

۳۳۵۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چارپایوں کو زخمی کر دینا معاف ہے کان کی چوٹ یا زخم معاف ہے اور کنوئیں میں گر کر مرنا یا کنواں کھودنے میں ہلاک ہو جانا معاف ہے (یعنی ان کا خون بہا نہیں۔ (بخاری ومسلم)

مدافعت میں کوئی تاوان واجب نہیں ہوتا

۳۳۵۵ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فَمِ الْعَاضِّ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضؓ کہتے ہیں جیشِ عُسرۃ (جنگِ تبوک میں) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑنے گیا۔ میرا ایک نوکر تھا وہ ایک آدمی سے لڑ پڑا اور دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا۔ ان میں سے ایک نے جب اپنا ہاتھ دوسرے کے مُنہ سے نکالا، تو اس کے دانت گر پڑے۔ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا (تاکہ اس کا معاوضہ دلوائیں) آپ نے فرمایا کیا وہ اپنے ہاتھ کو تیرے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تو اس کو اونٹ کی طرح چباتا رہتا۔ (بخاری ومسلم)

اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا شہید ہے

۳۳۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ (بخاری ومسلم)

۳۳۵۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص میرا مال لینے (چُرانے یا چھیننے) کے لئے آئے تو میں کیا کروں؟ (اس کو مال دے دوں یا نہیں) آپ نے فرمایا اپنا مال اس کو نہ دے۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑے؟ (تو کیا کروں) فرمایا تو بھی اُس سے لڑ۔ عرض کیا اگر وہ مجھ کو مار ڈالے؟ فرمایا تو شہید ہے۔ عرض کیا اگر میں اس کو مار ڈالوں؟ فرمایا تو وہ دوزخ میں داخل کیا جائے گا (اور تجھ پر کوئی تاوان نہیں) (مسلم)

گھر میں جھانکنے والے کو زخمی کر دینا معاف ہے؛

۳۳۵۸ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ وَلَمْ تَاْذَنْ لَهٗ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص جس کو تونے اجازت نہیں دی ہے تیرے گھر میں جھانکے اور تو اس کے کنکری مارے اور اس کنکری سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں (یعنی کوئی تاوان نہیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۳۵۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِيْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے سوراخ سے جھانکا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اس وقت کنگھا نے کا آلہ تھا جس سے سر کھجا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ تو قصداً جھانک کر مجھ کو دیکھ رہا ہے تو میں یہ آلہ تیری آنکھ میں مار دیتا۔ اجازت مانگنے کا حکم اسی آنکھ کے لئے ہے (کہ وہ کہیں غیر محرم پر نہ پڑ جائے)۔ (بخاری و مسلم)

خواہ مخواہ کنکریاں نہ پھینکو

۳۳۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَاُ بِهٖ عَدُوٌّ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مُغَفَّل رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک شخص کو کنکریاں مارتے دیکھا۔ انھوں نے اس سے کہا کنکریاں نہ پھینک اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ اس طرح کنکریاں پھینکنے سے نہ تو شکار کیا جاتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جاتا ہے بلکہ اس طرح کنکریاں پھینکنا دانت کو توڑ دیتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مجمع اور بازار میں ہتھیاروں کو احتیاط کے ساتھ رکھو۔

۳۳۶۱ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ فِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص تم میں سے ہماری مسجدوں میں آئے یا بازاروں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو وہ تیروں کے پیکانوں پر ہاتھ رکھ لے تاکہ اس سے کسی مسلمان کو ضرر نہ پہنچے۔ (بخاری و مسلم)

کسی مسلمان کی طرف ہتھیاروں سے اشارہ نہ کرو

۳۳۶۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا شاید شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کو کھینچ لے اور وہ اُس کے جا لگے اور پھر وہ اس کے سبب دوزخ کے

النَّارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گڑھے میں ڈالا جائے (بخاری و مسلم)

۳۳۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَضَعَهَا وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے تو ملائکہ اس پر لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ اس لوہے کو نہ رکھ دے اگرچہ وہ اشارہ کرنے والا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری)

۳۳۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

حضرت ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے (خواہ حملہ کے لئے خواہ مذاق میں) وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) اور مسلم میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جو شخص ہم کو فریب دے (یعنی فروخت کی جانے والی چیز کا عیب نہ بتلائے) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۳۶۵ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ہم پر تلوار کھینچے (یعنی مقابلہ اور قتل کے لئے یا محض مذاق کے طور پر) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم)

دنیا میں کسی کو سخت اذیت میں مبتلا کرنے والا خود آخرت میں عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا

۳۳۶۶ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہشام بن عروہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیمؓ نے ملک شام میں بہت سے نبطیوں کو دیکھا (نبطی ایک قوم ہے) جن کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا اور ان کے سر پر تیل ڈالا گیا تھا ہشام بن حکیم نے پوچھا یہ کیا ہے۔ کہا گیا محصول یا خراج ادا نہ کرنے کی علت میں ان کو عذاب دیا جا رہا ہے ہشام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ ان لوگوں کو (سخت) عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں پر عذاب کرتے ہیں۔ (مسلم)

ظلم کے حاشیہ برداروں پر غضب خداوندی!

۳۳۶۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَةِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تیری عمر زیادہ ہوئی تو تو عنقریب دیکھے گا ایک گروہ کو جن کے ہاتھوں میں تو گایوں کی دُموں کی مانند ایک چیز ہوگی (یعنی کوڑے کہ وہ ان کوڑوں سے لوگوں کو دھمکائیں گے اور ماریں گے اور ظالم لوگوں کی دربانی کریں گے۔ یہ لوگ غضب الٰہی میں صبح کریں گے اور خدا تعالیٰ کے غصہ میں شام کریں گے یعنی صبح و شام ان پر خدا کا عذاب نازل ہوتا رہے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ لوگ شام کریں گے خدا کی لعنت میں۔ (مسلم)

ناروا فیشن کرنے والی عورتوں کے بارہ میں وعید

۳۳۶۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فرمایا ہے دوزخ والوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نہیں دیکھونگا ایک تو وہ لوگ جن کے پاس گایوں کی دُموں کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسرے وہ عورتیں جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں (یعنی نہایت باریک کپڑا پہننے والی عورتیں) اور لوگوں کے دلوں میں خواہش پیدا کرنیوالی عورتیں اور مردوں کی جانب خواہش رکھنے والی عورتیں (یعنی نہایت تکلف اور بناؤ سنگار سے رہنے والی عورتیں) ان کے سر (یعنی سر کی چوٹیاں) ایسی بلند ہونگی جیسے بختی اونٹ کے کوہان) یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہونگی نہ جنت کی بُو پائیں گی اور جنت کی بُو اتنی دور سے آتی ہے (یعنی بہت دُور کی مسافت سے (مسلم)

کسی کے منہ پر نہ مارو

۳۳۶۹/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو اس کے چہرے کو بچائے اس لئے کہ خداوند تعالےٰ نے آدمؑ کو اپنی شکل و صورت پر پیدا کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

غیر کے گھر میں بلا وجہ جھانکنے اور داخل ہونے والا قابلِ تعزیر ہے۔

۳۳۷۰/۱۷ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ وَلَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَهٗ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اس سے پہلے کہ اس کو پردہ اُٹھانے یا گھر میں آنے کی اجازت دی جائے، گھر کا پردہ اُٹھائے اور جھانک کر اس کی گھر والی کو دیکھ لے، تو اس نے اپنے اوپر واجب کیا شرعی حد (تعزیر) کو۔ اس کا اِس طرح آنا اور جھانک کر دیکھنا درست نہیں ہے اور اگر اس نے گھر میں جھانک کر دیکھا اور گھر کا مرد اس کے سامنے آگیا اور اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی تو میں اس پر سرزنش نہ کروں گا اور کوئی شخص اگر کسی کے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر پردہ پڑا ہوا نہیں ہے اور اس کی نظر گھر کے آدمیوں پر جا پڑی تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ قصور اور گناہ گھر والوں کا ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)۔

ہاتھ میں ننگی تلوار رکھنے کی ممانعت

۳۳۷۱/۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ تلوار کو نیام سے نکال کر پکڑنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی، ابوداود)

انگلیوں کے درمیان تسمہ چیرنے کی ممانعت

۳۳۷۲ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ - (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حسنؒ، سمرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسمہ کو دو انگلیوں میں پکڑ کر چیرنے سے منع فرمایا ہے (اس لئے کہ ممکن ہے اس سے انگلیوں کو اذیت پہنچے۔ (ابوداؤد)

اپنے دین، اپنی جان، اپنے مال اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جانے والا شہید ہے

۳۳۷۳ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سعید رضؓ بن زید کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دین کی حفاظت میں مارا جائے، شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

مسلمان پر تلوار اٹھانے والے کے بارے میں وعید

۳۳۷۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِّنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ ایک دروازہ ان میں سے وہ ہے جس میں وہ شخص داخل ہوگا جو میری امت پر تلوار کھینچے یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ جو شخص محمدؐ کی امت پر تلوار کھینچے۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَلرِّجْلُ جُبَارٌ ذُكِرَ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ -

ابوہریرہ رضؓ کی حدیث الرجل جبار باب الغصب میں بیان کی گئی ہے۔

بَابُ الْقَسَامَةِ　　قسامت کا بیان[1]

فصل اوّل

قسامت میں مدعی سے قسم لی جائے یا مدعا علیہ سے

۳۳۷۵ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ

حضرت رافع بن خدیج رضؓ اور سہل بن ابی حثمہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل رضؓ اور محیصہ بن مسعود رضؓ خیبر میں آئے اور دونوں کھجور کے درختوں میں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ عبداللہ بن سہل رضؓ کو کسی نے مار ڈالا۔ سہل کے بیٹے عبدالرحمٰن اور ابن مسعود رضؓ

---

[1] "قسامت" کے معنی ہیں قسم کھانا اور شرع میں اس قسم کو کہتے ہیں جو اس مقتول کے بارے میں کھائی جاتے جو پڑا ہوا پایا گیا ہو اور قاتل کا پتہ نہ ہو۔ اس صورت میں محلہ کے پچاس آدمی یہ قسم کھائیں کہ ان کو نہ تو ہم نے قتل کیا ہے اور نہ قاتل کو ہم جانتے ہیں اس کے بعد خون بہا واجب ہوتا ہے، قصاص نہیں۔ ۱۲ مترجم

وَسَلَّمَ اَسْأَلُهٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ اَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِيْ وَرَاَيْتُهٗ بِعَيْنِيْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَّرَاءَهٗ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِهٖ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّيْ ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

دریافت کروں (یعنی خوارج جو آج کل پائے جاتے ہیں کیا ان کی نسبت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا تھا؟) چنانچہ میں عید کے دن ابو برزہ رضی سے ان کے دوستوں کے ساتھ ملا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی خوارج کا ذکر کرتے سُنا ہے؟ کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے کانوں سے فرماتے سُنا ہے اور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا آپ نے اس کو تقسیم کیا اور اپنے دائیں جانب کے آدمیوں کو دیا اور بائیں جانب کے آدمیوں کو دیا اور (جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے ان کو کچھ نہ دیا) حضور کے پیچھے سے ایک شخص اٹھا اور کہا اے محمد! تم نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا۔ یہ شخص کالا تھا بال منڈے ہوئے تھے اور وہ دو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (یہ سُنکر) غضبناک ہوگئے اور فرمایا خدا اللہ کی قسم میرے بعد تم کسی شخص کو مجھ سے زیادہ انصاف کرنیوالا نہ پاؤگے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی یہ شخص اسی قوم میں سے ہے وہ قوم قرآن پڑھے گی لیکن قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہ جائے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اس کی علامت سر منڈانا ہوگا ہمیشہ نکلتی رہے گی یہ قوم یہاں تک کہ ان کا آخری شخص مسیح دجّال کے ساتھ خروج کرے گا۔ پس جب تم ان سے ملو اُن کو مار ڈالو وہ آدمیوں اور جانوروں میں بدترین لوگ ہیں۔ (نسائی)

قیامت کے دن اہل حق کے چہرے منور اور اہل باطل کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

۳۳۹۷ (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ غَالِبٍ رَاٰى اَبُوْ اُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ۔ الْاٰيَةَ قَالَ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)۔

ابی غالب کہتے ہیں کہ ابو امامہ نے دمشق کے راستہ پر سروں کو لٹکا ہوا دیکھا (یعنی خارجیوں کے سروں کو دیکھا) تو کہا یہ دوزخ کے کتے ہیں اور آسمان کے نیچے بدترین مقتول وہ ہیں جنھوں نے ان کو قتل کیا ہے۔ پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ یعنی اُس روز کہ بہت سے منہ اس دن سفید ہوں گے اور بہت سے کالے۔ ابو غالب کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے پوچھا، تم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی؟ انھوں نے کہا اگر میں نے اس کو نہ سُنا ہوتا تو کبھی تم سے بیان نہ کرتا۔ میں نے ایک بار، دو بار، تین بار یہاں تک کہ سات بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو سُنا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

كِتَابُ الْحُدُوْدِ شرعی سزاؤں کا بیان

فصل اول

بارگاہ نبوت سے زنا کے ایک مقدمہ کا فیصلہ

۳۳۹۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَى ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّبِجَارِيَةٍ لِّیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَى ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ کہتے ہیں کہ دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑتے جھگڑتے آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق حکم کیجئے۔ دوسرے نے کہا ہاں یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق حکم کیجئے اور مجھ کو واقعہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا بیان کرو۔ اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدوری کرتا تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے اس کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک لونڈی دے دی۔ پھر میں نے علماء سے مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سو درے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور سنگساری کی سزا اس کی عورت کو ملے گی (اس لئے کہ وہ شادی شدہ ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واقعہ سنکر فرمایا۔ خبردار قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں تمھارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا تیری لونڈی اور تیری بکریاں تجھ کو واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کو سو کوڑوں کی سزا دی جائے گی اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اے انیسؓ! تو اس عورت کے پاس جا۔ اگر وہ جرم کا اعتراف کرے تو اس کو سنگسار کر دے۔ عورت نے اقرار کیا اور انیسؓ نے اس کو سنگسار کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

غیر محصن زانی کی سزا

۳۳۹۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر شادی شدہ زانی کے لئے یہ حکم دیتے سنا ہے کہ اس کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے۔ (بخاری)

محصن زانی کی سزا

۳۴۰۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے محمدؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اور ان پر اپنی کتاب نازل کی ہے اور خداوند تعالےٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان میں سنگساری کی آیت بھی ہے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَہٗ وَالرَّجْمُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَۃُ اَوْ کَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رجم (سنگسار) کیا ہے اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا ہے اور رجم خدا کی کتاب میں مقرر ہے اس شخص پر جو زنا کرے اور وہ غیر شادی شدہ ہو خواہ مرد ہو یا عورت جبکہ شاہد موجود ہوں یا حمل پایا جائے یا جرم کا اعتراف۔ (بخاری و مسلم)

شادی شدہ زانی اور زانیہ کو سنگسار کیا جائے

۳۴۰۱ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَّتَغْرِیْبُ عَامٍ وَّالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَّالرَّجْمُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ سے (زانی و زانیہ کی بابت) حکم حاصل کرلو (ہاں) مجھ سے (ان کی بابت حکم) لے لو۔ خداوند تعالیٰ نے عورتوں کے لئے ایک طریقہ مقرر کردیا ہے کنواری عورت اگر کنوارے مرد سے زنا کرے تو اس کے سو درّے لگائے جائیں اور ایک سال کیلئے جلا وطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد اگر شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو سو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیا جائے دونوں کو۔ (مسلم)

۳۴۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْیَھُوْدَ جَاءُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا لَہٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْھُمْ وَامْرَاَۃً زَنَیَا فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰیۃِ فِیْ شَاْنِ الرَّجْمِ قَالُوْا نَفْضَحُھُمْ وَیُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبْتُمْ اِنَّ فِیْھَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرٰیۃِ فَنَشَرُوْھَا فَوَضَعَ اَحَدُھُمْ یَدَہٗ عَلٰی اٰیَۃِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَھَا وَمَا بَعْدَھَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ یَدَکَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِیْھَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ یَا مُحَمَّدُ فِیْھَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِھِمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِرْفَعْ یَدَکَ فَرَفَعَ فَاِذَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فِیْھَا اٰیَۃَ الرَّجْمِ وَلٰکِنَّا نَتَکَاتَمُہٗ بَیْنَنَا فَاَمَرَ بِھِمَا فَرُجِمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ان کی قوم میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ توراۃ میں رجم کی بابت کیا لکھا ہے؟ انھوں نے عرض کیا ہم زنا کرنیوالوں کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور ان کو درّے لگائے جاتے ہیں عبداللہ بن سلام نے کہا تم جھوٹے ہو توراۃ لاؤ، اس میں بھی رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ توراۃ لائے اور ان میں سے ایک شخص توراۃ لانے والے نے آیتِ رجم پر ہاتھ رکھ کر اس کو چھپا لیا اور آگے پیچھے کی آیتوں کو پڑھتا رہا۔ عبداللہ بن سلام نے کہا اپنا ہاتھ ہٹا، دیکھا تو وہاں رجم کی آیت موجود تھی۔ یہود نے کہا عبداللہ بن سلام نے سچ کہا اس میں رجم کی آیت موجود ہے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں زانیوں کو رجم کا حکم دیا اور ان کو سنگسار کیا گیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے کہا اپنا ہاتھ ہٹا۔ اس نے ہاتھ ہٹایا تو وہاں رجم کی آیت موجود تھی (یہ) لکھنے والے نے کہا محمدؐ! توراۃ میں رجم کی آیت موجود ہے لیکن ہم اس کو چھپاتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی سنگساری کا حکم دیدیا اور ان کو سنگسار کردیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

زنا کے اقراری مجرم کے بارے میں آنحضرتؐ کا فیصلہ رجم

۳۴۰۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَّھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَنَادَاہُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے زنا

يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰى اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰى مَاتَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا وہ شخص پھر آپ کے سامنے آیا اور کہا میں نے زنا کیا ہے آپ نے پھر منہ پھیر لیا جب اس نے چار مرتبہ یہی الفاظ کہے اور شہادت کامل ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے قریب بلایا اور فرمایا کیا تو دیوانہ ہے عرض کیا نہیں فرمایا کیا تو نے شادی کی ہے۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا اس کو لیجاؤ اور سنگسار کر دو۔ اس حدیث کے ایک راوی ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا ہے جس نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ سُنا تھا کہ ہم نے (یعنی جابر رضی اللہ عنہ نے) اسکو سنگسار کیا۔ مدینہ کے اندر جب اس کے جسم پر پتھر جا کر لگے تو وہ بھاگا یہانتک کہ ہم نے اس کو مدینہ کے سنگستان میں جا کر پکڑا اور پھر سنگساری شروع کی یہانتک کہ وہ مر گیا (بخاری ومسلم) اور بخاری کی روایت میں جو جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ جب اس شخص نے اپنے شادی شدہ ہونے کا اعتراف کیا تو آپ نے اس کو سنگسار کئے جانے کا حکم دیا چنانچہ اس کو عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا جب اس کے جسم پر پتھر جا کر لگے تو وہ بھاگا۔ اس کو پکڑ لیا گیا اور پھر سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اس کے مرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف کی اس کے جنازہ پر نماز پڑھی اور اُس کے لئے دُعا کی۔

جب تک کہ زانی کے بارے میں پوری تحقیق نہ کر لو اس کی سزا کا فیصلہ نہ کرو

۳۴۰۴ — وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَتٰى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَنِكْتَهَا لَا يَكْنِيْ قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے مسجد میں حاضر ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے تو آپ نے فرمایا شاید تو نے بوسہ لیا ہو گا یا اس کے ہاتھ لگایا ہو گا یا اس کی طرف دیکھا ہو گا (اور ان باتوں کو تو زنا سے تعبیر کرتا ہو گا) اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے (حقیقت میں) زنا کیا ہے یا نہیں کیا؟ عرض کیا ہاں (میں نے جماع کیا ہے) اس کے بعد آپ نے اس کو سنگسار کئے جانے کا حکم دیا۔ (بخاری)

اقامتِ حد گناہ کو ساقط کر دیتی ہے۔

۳۴۰۵ — وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ اِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو پاک کیجئے۔ آپ نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر واپس جا۔ خدا سے استغفار کر اور توبہ کر وہ چلا گیا اور تھوڑی دُور جا کر پھر واپس آیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو پاک کیجئے۔ آپ نے پھر وہی الفاظ کہے جو پہلے فرمائے تھے۔ چار مرتبہ اسی طرح ہوا۔ چوتھی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ أُطَهِّرُكَ قَالَ مِنَ
الزِّنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبِهِ جُنُونٌ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ
فَقَالَ أَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ
فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ فَقَالَ أَزَنَيْتَ
قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ
أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ
لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ
ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ
وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي
إِلَيْهِ فَقَالَتْ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ
مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنَى فَقَالَ آنْتِ
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ قَالَ
فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ فَأَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ
الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ
وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ
فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ
يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ
قَالَ لَهَا اذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ
اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ
أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ وَفِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ
فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ
أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا
وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ
بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ
الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

پوچھا کس چیز سے پاک کروں میں تجھ کو، عرض کیا زنا سے۔ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا کیا یہ دیوانہ ہے؟ عرض کیا گیا دیوانہ نہیں ہے پھر آپ نے
دریافت فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر اس کا
منہ سونگھا لیکن بُو نہ پائی۔ پھر آپ نے ماعزؓ سے پوچھا کیا تو نے زنا
کیا ہے؟ عرض کیا ہاں۔ رسول اللہؐ نے اس کی سنگساری کا حکم دے دیا اور
اس کو سنگسار کر دیا۔ دو تین روز اسی طرح گزر گئے یعنی ماعزؓ کی سنگساری
کا ذکر آپ کے حضور میں نہ آیا۔ ایک روز حسب معمول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور فرمایا۔ ماعز بن مالکؓ کی مغفرت کی دعا کرو انہوں نے ایسی توبہ
کی ہے کہ اگر اس کو ساری امت پر تقسیم کیا جائے تو اس کا ثواب سب کے لئے
کافی ہو۔ پھر ایک عورت جو قبیلہ اَزْد کی شاخ غامد سے تھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو
پاک کیجئے۔ آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے واپس جا اور خدا سے توبہ و
استغفار کر۔ عورت نے عرض کیا۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح آپ نے
ماعزؓ کو واپس کر دیا تھا مجھ کو بھی واپس کر دیں۔ وہ تو (زنا کے
نطفہ) سے حاملہ ہے۔ آپ نے فرمایا تو (حاملہ) ہے؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے
فرمایا ٹھہر یہاں تک کہ تو پیٹ کے بچے کو جنے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک
انصاری نے کفالت کی اس عورت کی، یہاں تک کہ اس نے بچہ جنا پھر
کچھ عرصہ بعد وہ انصاری حاضر ہوا اور عرض کیا اس غامدیہ (عورت)
نے بچہ جن لیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہم ابھی اس کو سنگسار نہیں کریں گے
اور اس کے بچے کو اس حال میں نہ رہنے دیں گے کہ کوئی اس کو
دودھ پلانے والا نہ ہو۔ ایک انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول
اللہ! اس کی رضاعت کا میں ذمہ دار ہوں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب اس
عورت نے اپنے حمل کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا۔ واپس جا اور ٹھہر جب تک
کہ بچہ جنے۔ پھر جب اس نے بچہ جن لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا بچہ
کو دودھ پلا اور ٹھہر جب تک کہ اس کا دودھ چھڑائے۔ جب اس نے دودھ
چھڑا دیا تو وہ بچہ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ بچہ کے
ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ اس نے عرض کیا اے نبی اللہ! اس
بچہ کا دودھ میں نے چھڑا دیا ہے اور اب یہ روٹی کھانے لگا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو ایک مسلمان کے حوالے کر دیا اور
پھر حکم دیا کہ عورت کے لئے ایک گڑھا کھودا جائے سینہ تک اور پھر لوگوں کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کو اس کے سنگسار کئے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ سنگساری شروع ہوگئی۔ خالد بن ولید رضؓ نے ایک پتھر اس کے سر پر مارا اور اس کے سر کا خون خالد رضؓ کے منہ پر آ کر پڑا۔ خالد رضؓ نے اس کو بُرا کہا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خالد! خاموش رہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ محصول یا عشر لینے والا کرے تو اس کے ظلم و ستم کو بخش دیا جائے۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے اور دفن کر دیا جائے۔ (مسلم)

بدکار لونڈی کی سزا

۳۴۰۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے اگر تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا معلوم ہوجائے تو اس پر شرعی حد جاری کی جائے (یعنی اُس کو شرعی سزا دی جائے) اور اس پر لعن وطعن نہ کیا جائے۔ پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اس کو دوبارہ سزا دی جائے اور اُس کو بُرا بھلا نہ کہا جائے پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے اور اس کا زنا کرنا معلوم ہوجائے تو اس کو بیچ ڈالے اگرچہ اس کی قیمت میں بالوں کی ایک رسّی ہی ملے (بخاری و مسلم)

مریض پر حد جاری کرنے کا مسئلہ!

۳۴۰۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ اَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَاَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

حضرت علی رضؓ نے لوگوں سے مخاطب کرکے کہا۔ لوگو! تمہاری لونڈیاں اور غلام اگر زنا کریں تو ان کو شرعی سزا دو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا۔ آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں اس کے دُرّے لگاؤں۔ اُس نے حال ہی میں بچہ جنا تھا۔ مجھ کو اندیشہ لاحق ہوا کہ اگر میں اس کے دُرّے لگاؤں گا تو وہ مرجائے گی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا (کہ اس حالت میں اس کو سزا نہ دی (مسلم)۔ اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے حضرت علی رضؓ سے یہ فرمایا۔ اس وقت تک کے لئے اس کو چھوڑ دو کہ اس کے نفاس کا خون بند ہو، پھر اس پر حد جاری کرو اور اپنے غلاموں کو (اگر وہ کوئی جرم کیا کریں) سزا دیا کرو۔

فصل دوم

اگر زناکار اقراری مجرم اپنے اقرار سے رجوع کرے تو حد ساقط ہوجائے گی یا نہیں

۳۴۰۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ نِ الْاَسْلَمِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ماعز اسلمی رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِي رِوَايَةٍ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللهُ عَلَيْهِ۔

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر کہا کہ اس نے زنا کیا ہے آپ نے پھر منہ پھیر لیا اس نے پھر آپ کے سامنے عرض کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ جو تھی مرتبہ جب اس نے اپنے زنا کا اعتراف کیا تو آپ نے سنگساری کا حکم دے دیا، چنانچہ اس کو مدینہ کے سنگستان میں بھجوا دیا گیا اور سنگسار کیا گیا۔ جب اس کے جسم پر پتھر جا کر لگے تو وہ تیزی سے بھاگ نکلا۔ یہاں تک کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرا جس کے ہاتھ میں اونٹ کی ہڈی کا کلا تھا۔ اس نے اس کلے سے اس کو مارا اور لوگوں نے بھی جو وہاں موجود تھے اس کو مارا۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو بہت ممکن ہے وہ توبہ کر لیتا اور خدا اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔

ماعزؓ کا اعتراف جرم؟

۳۴۰۹/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالکؓ سے فرمایا کیا یہ واقعہ سچ ہے جو تیری نسبت مجھ کو معلوم ہوا ہے اس نے عرض کیا میری نسبت آپ کو کیا معلوم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ تو نے فلاں شخص کی لونڈی سے زنا کیا ہے اس نے عرض کیا۔ ہاں، اس نے چار مرتبہ اس کا اقرار کیا اور آپ نے اس کو سنگسار کئے جانے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ اس کو سنگسار کر دیا گیا۔ (مسلم)

دوسروں کے عیوب کی پردہ پوشی کرو

۳۴۱۰/۱۳ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت یزید بن نعیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ماعزؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر چار مرتبہ اپنے زنا کا اعتراف کیا اور آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیدیا۔ پھر آپ نے ہزالؓ سے فرمایا (جس نے آپ کو زنا کے اس واقعہ سے آگاہ کیا تھا) اگر تو اس واقعہ پر پردہ ڈالتا تو بہتر ہوتا۔ اس حدیث کا ایک راوی ابن منذر کہتا ہے کہ ہزال نے ماعزؓ کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے جرم کا اعتراف کرے اور واقعہ سے آگاہ کرے۔ (ابوداؤد)

کسی حاکم کو حد معاف کرنے کا اختیار حاصل نہیں

۳۴۱۱/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

تم آپس میں اپنی حدود (یعنی شرعی سزاؤں) کو معاف کر دیا کرو اس سے پہلے کہ ان کی خبر مجھ تک پہنچے۔ لیکن جب واقعہ مجھ تک پہنچ جائے گا تو سزا واجب ہو جائے گی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

عزت داروں کو لغزشوں سے درگذر کرنا چاہیے

۳۴۱۲/۱۵ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے باعفت لوگوں کی خطاؤں (یعنی بھول چوک) کو معاف کر دیا کرو لیکن شرعی حدود کو معاف نہ کرو۔ (ابوداؤد)

شبہ کا فائدہ ملزم کو ملنا چاہیے

۳۴۱۳/۱۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ اَصَحُّ)۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دور کر حدود کو مسلمانوں سے جب تک ممکن ہو اگر ذرا سا بھی کوئی موقع بچاؤ کا نکل آئے تو اس کو (یعنی مسلمان کو) چھوڑ دو اس لئے کہ امام (حاکم) کا معاف کرنے میں غلطی کرنا سزا میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے موقوفاً بھی مروی ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے)۔

زنا بالجبر میں صرف مرد پر حد جاری ہوگی

۳۴۱۴/۱۷ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اُسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت وائل بن حجر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت پر زبردستی کی گئی (یعنی اس کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو معاف فرما دیا اور مرد پر حد قائم کی اور راوی نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ آپ نے اس کو مہر بھی دلوایا یا نہیں (ترمذی)

۳۴۱۵/۱۸ وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت وائل بن حجر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت نماز کے ارادے سے باہر نکلی ایک مرد نے اس کو پکڑ لیا اور اس پر کپڑا ڈال کر اس سے اپنی حاجت پوری کر لی (یعنی اس کے ساتھ زنا کیا) وہ عورت چلائی اور مرد اس کو چھوڑ کر چلا گیا۔ مہاجرین کی ایک جماعت اس عورت کے قریب سے گزری، عورت نے ان سے کہا کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا انھوں نے اس مرد کو پکڑ لیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے آپ نے عورت سے فرمایا تو جا خدا نے تجھ کو بخش دیا (اس لئے کہ تو نے اپنی خواہش سے یہ کام نہیں کیا ہے) اور اس مرد کی نسبت جس نے زنا کیا تھا یہ فرمایا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کر دو اگیا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس نے توبہ کی (یعنی سزا بھگت کر) ایسی توبہ کہ اگر مدینہ والے ایسی توبہ کرتے تو ان کی توبہ قبول کی جاتی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

ایک زنا کی دو سزائیں؟

۳۴۱۶/۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰی بِامْرَأَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهٗ مُحْصِنٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو درّے لگائے جانے کا حکم دیا چنانچہ درّے مارے گئے۔ اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ سنگسار کیا گیا۔ (ابو داؤد)

بیمار مجرم پر حد جاری کرنے کا طریقہ

۳۴۱۷/۲۰ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهٗ)

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضؓ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ محلہ کے ایک شخص کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ شخص نہایت کمزور اور بیمار تھا اور اس نے سعد رضؓ کی ایک لونڈی سے زنا کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو مارنے کے لئے کھجور کی ایک ٹہنی لو جس میں چھوٹی چھوٹی سو ٹہنیاں ہوں اور اس ٹہنی کو اس طرح ایک دفعہ مارو کہ ساری ٹہنیاں اس کے جسم پر لگیں۔ (شرح السنۃ)

اغلام کی سزا؟

۳۴۱۸/۲۱ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عکرمہؓ ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس شخص کو تم قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کی سزا

۳۴۱۹/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرَاهُ كَرِهَ اَنْ يُّؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جانور سے بدفعلی کرے اس شخص اور اس جانور کو مار ڈالو ابن عباسؓ سے پوچھا گیا۔ جانور کا اس میں کیا قصور ہے؟ انھوں نے کہا اس کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے کچھ نہیں سنا البتہ میرا خیال ہے کہ ایسے جانور کا گوشت کھانا یا اس سے نفع اٹھانا (یعنی اس کا دودھ وغیرہ پینا) جس کے ساتھ بدفعلی کی گئی ہے مکروہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اغلام بدترین برائی ہے

۳۴۲۰/۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اپنی امت پر مجھے جس بات کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ قوم لوط کے عمل کا خوف ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ایک زنا کی دو سزائیں؟

۳۴۱۶/۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهٗ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ ایک مرد نے ایک عورت سے زنا کیا، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو دُرّے لگائے جانے کا حکم دیا چنانچہ دُرّے مارے گئے۔ اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ سنگسار کیا گیا۔ (ابوداؤد)

بیمار مجرم پر حد جاری کرنے کا طریقہ

۳۴۱۷/۲۰ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهٗ)

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضہ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضہ محلہ کے ایک شخص کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ شخص نہایت کمزور اور بیمار تھا اور اس نے سعد رضہ کی ایک لونڈی سے زنا کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو مارنے کے لئے کھجور کی ایک ٹہنی لو جس میں چھوٹی چھوٹی سو ٹہنیاں ہوں اور اس ٹہنی کو اس طرح ایک دفعہ مارو کہ ساری ٹہنیاں اس کے جسم پر لگیں۔ (شرح السنۃ)

اغلام کی سزا؟

۳۴۱۸/۲۱ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عکرمہ ابن عباس رضہ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس شخص کو تم قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کی سزا

۳۴۱۹/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرَاهُ كَرِهَ اَنْ يُّؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جانور سے بدفعلی کرے اس شخص اور اس جانور کو مار ڈالو ابن عباس رضہ سے پوچھا گیا۔ جانور کا اس میں کیا قصور ہے؟ انھوں نے کہا اس کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے کچھ نہیں سنا البتہ میرا خیال ہے کہ ایسے جانور کا گوشت کھانا یا اس سے نفع اٹھانا (یعنی اس کا دودھ وغیرہ پینا) جس کے ساتھ بدفعلی کی گئی ہے مکروہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اغلام بدترین برائی ہے

۳۴۲۰/۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اپنی امت پر مجھے جس بات کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ قوم لوط کے عمل کا خوف ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهٖ أَنْ يُرْجَمَ فَأُخْرِجَ بِهٖ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهٗ فَنَزَعَ لَهٗ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهٗ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ أَنْ يَتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

کیا ہے؟ عرض کیا فلاں عورت کے ساتھ۔ آپؐ نے پوچھا کیا معانقہ کیا ہے تو نے اس کے ساتھ؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا کیا تو نے اس کے بدن سے اپنے بدن کو لگایا ہے؟ عرض کیا ہاں پھر آپؐ نے پوچھا کیا تو نے اس سے جماع بھی کیا ہے؟ عرض کیا ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپؐ نے اس کو سنگسار کئے جانے کا حکم دیدیا چنانچہ اس کو مدینہ کے سنگستان میں لے جایا گیا اور رجم شروع ہوا۔ جب پتھروں کی چوٹ اس سے برداشت نہ ہو سکی تو وہ چلایا اور بھاگ نکلا۔ راستہ میں اس کو عبداللہ بن انیس ملے جن کے ساتھی تھک گئے تھے یا ماعز رضؓ کو سنگسار کرنے والے پتھر مارنے مارتے تھک گئے تھے۔ عبداللہؓ نے اونٹ کے پاؤں کی ہڈی اٹھائی اور اس سے ماعز رضؓ کو مارا یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا۔ پھر عبداللہ بن اُنیس رضؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا کاش تم اس کو چھوڑ دیتے، ممکن ہے وہ توبہ کرتا اور خدا اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔ (ابوداؤد)

زنا اور رشوت کی کثرت کا وبال

۳۴۲۵/۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّشَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالرُّعْبِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جس قوم میں زنا ظاہر ہوتا ہے (یعنی پھیل جاتا ہے) اس قوم کو قحط پکڑ لیتا ہے اور جس قوم میں رشوت پھیل جاتی ہے اس پر رعب غالب ہو جاتا ہے۔ (احمد)

اغلام، لعنت کا باعث ہے

۳۴۲۶/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَهُمَا وَأَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا۔

حضرت ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قوم لوط کا عمل کرے وہ ملعون ہے (رزین) اور ابن عباس رضؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علی رضؓ نے لواطت کے فاعل و مفعول کو جلوا دیا اور حضرت ابوبکرؓ نے اُن پر دیوار گروا دی۔ (احمد)

۳۴۲۷/۳۰ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اس شخص کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھتا جو مرد یا عورت کے ساتھ لواطت کرے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

جانور کے ساتھ بدفعلی کرنیوالے کا سزاوار نہیں ہوتا

۳۴۲۸/۳۱ وَعَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ أَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جو شخص جانور کے ساتھ بدفعلی کرے اس پر شرعی حد نہیں ہے (ترمذی۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا کہ

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ وَهُوَ مَنْ أَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

سفیان ثوری رض کا بیان ہے کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے جس میں جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کو مار ڈالنے کا حکم ہے زیادہ صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔

حد جاری کرنے میں کوئی فرق و امتیاز نہ کرو

۳۴۲۹ / ۳۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عُبادہ بن صامت رض کہتے ہیں رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قریب اور بعید (یعنی قریب کے رشتہ داروں اور دُور کے ملنے والوں) سب میں الٰہی حدود کو جاری کرو اور اس میں ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرو۔ (ابن ماجہ)

حد جاری کرنے کے دور رس فوائد

۳۴۳۰ / ۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللّٰهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدائی حدود میں سے کسی ایک حد کا جاری کرنا بہتر ہے اس سے کہ چالیس رات برابر (قہر خدا کی) شہروں میں بارش ہوتی رہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ — چور کے ہاتھ کاٹنے کا بیان

فصلِ اوّل

نصاب سرقہ کے بارے میں امام شافعیؒ کی مستدل حدیث

۳۴۳۱ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چوتھائی دینار یا زیادہ کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ (بخاری و مسلم)

ڈھال کی قیمت کے تعین میں اختلافی اقوال

۳۴۳۲ / ۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چرانے پر جس کی قیمت تین درہم تھی، چور کا ہاتھ کٹوا دیا۔ (بخاری و مسلم)

تمام ائمہ کے مسلک کے خلاف ایک حدیث اور اس کی وضاحت

۳۴۳۳ / ۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ کی لعنت ہو چور پر کہ انڈا (یعنی خود) چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے، اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

پھل وغیرہ کی چوری میں قطع ہاتھ کی سزا ہے یا نہیں!

۳۴۳۴ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ)

حضرت رافع بن خدیج رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے درختوں پر لگے ہوئے پھلوں اور سفید کھجوروں کے چرانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ (ترمذی۔ مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۳۴۳۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا' درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کی بابت آپ نے فرمایا جو شخص پھلوں کو اس وقت چرائے جب کہ ان کو درختوں سے توڑ کر جمع کر لیا گیا ہو اور ان پھلوں کی قیمت ایک ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

غیر مملوکہ پہاڑی جانوروں پر چوری کا اطلاق نہیں ہوگا

۳۴۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنِ الْمَكِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُّعَلَّقٍ وَلَا فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِيْنُ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ. (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی حسین مکیؒ کہتے ہیں کہ، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کے چرانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور نہ پہاڑ پر چرنے والے جانور پر البتہ جب کہ پھلوں کو توڑ کر ذخیرہ کر لیا جائے اور جانور کو اس کے ٹھکانے پر باندھ دیا جائے اور پھر چوری کی جائے تو چوری کا مال اگر ایک ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو ہاتھ کاٹا جائے (ورنہ نہیں) (مالک)

لٹیرے کی سزا قطع ید نہیں ہے

۳۴۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَّشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص زبردستی کسی کا مال چھین لے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور جو شخص علانیہ لوگوں کو لوٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

خائن' قطع ید کا سزاوار نہیں

۳۴۳۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهٗ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیانت کرنے والے، لوٹنے والے اور اچکے کا ہاتھ کاٹنا واجب نہیں ہے (ترمذی نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی) اور شرح السنہ میں یہ روایت ہے کہ صفوان بن امیہ رضؓ مدینہ میں آئے اور ایک مسجد میں اپنی چادر کو سر کے نیچے رکھ کر سو گئے۔ چور آیا اور ان کی چادر کو چرا لیا۔ صفوان رضؓ نے اس چور

فَجَاءَ سَارِقٌ وَّ اَخَذَ رِدَاءَهُ فَاَخَذَهُ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فَقَالَ صَفْوَانُ اِنِّىْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِىْ بِهٖ وَرَوٰى نَحْوَهٗ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ وَالدَّارِمِىُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کو پکڑ لیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ آپ نے حکم دیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ صفوان رضؓ نے عرض کیا میں اس کو آپ کے پاس اس لئے نہیں لایا تھا کہ آپ اس کا ہاتھ کٹوا دیں۔ میں نے یہ چادر اس کو صدقہ کردی۔ آپ نے فرمایا اس کو یہاں لانے سے پہلے ہی تو نے چادر صدقہ کیوں نہ کردی۔ ابن ماجہ نے یہ حدیث عبد اللہ بن صفوان سے اور دارمی نے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے۔

سفر جہاد میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

۳۴۳۹ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِىْ فِى الْغَزْوِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالدَّارِمِىُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فِى السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ۔

حضرت بُسر بن اَرطاۃ رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا ہے کہ جہاد کی حالت میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ (ترمذی۔ دارمی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابوداؤد اور نسائی میں جہاد کے بجائے سفر لکھا ہے)۔

دوبارہ اور سہ بارہ چوری کرنے کی سزا

۳۴۴۰ وَعَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى السَّارِقِ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ۔ (رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابوسلمہ رضؓ ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چور جب چوری کرے تو اس کا (دایاں) ہاتھ کاٹو اور پھر چوری کرے تو (بایاں) پاؤں کاٹو اور پھر چوری کرے تو (بایاں) ہاتھ کاٹو اور پھر چوری کرے تو (دایاں) پاؤں کاٹو۔ (شرح السنہ)

۳۴۴۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهٖ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهٖ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهٖ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَاُتِىَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهٖ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَاَلْقَيْنَاهُ فِىْ بِئْرٍ وَّرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَرُوِىَ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِىْ قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا آپ نے حکم دیا کہ اس کا (دایاں) ہاتھ کاٹ دو چنانچہ ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ دوبارہ اس کو پھر لایا گیا آپ نے حکم دیا کہ اس کا (بایاں) پاؤں کاٹ دو چنانچہ پاؤں کاٹ دیا گیا۔ تیسری مرتبہ پھر اس کو چوری کی علت میں لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا اس کا (بایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر چوتھی مرتبہ اس کو لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اس کا (دایاں) پاؤں کاٹ دو۔ چنانچہ پاؤں کاٹ دیا گیا۔ پانچویں مرتبہ وہ پھر لایا گیا آپ نے حکم دیا اس کو قتل کردو۔ چنانچہ اس کو لے گئے اور قتل کردیا۔ پھر ہم اس کی نعش کو کھینچتے ہوئے لائے اور کنوئیں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے (ابوداؤد۔ نسائی۔ اور شرح السنہ میں چور کے ہاتھ کاٹنے کی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹو اور گرم تیل سے داغ دے دو۔

چور کا کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینے کا مسئلہ

۳۴۴۲ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا اور (آپ کے حکم سے) اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر آپ نے فرمایا اس کا کٹا ہوا ہاتھ اُس کی گردن میں باندھ دو (تاکہ لوگ اس کو دیکھیں اور عبرت حاصل کریں)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

جو غلام چوری کرنے لگے اس کو بیچ ڈالو

۳۴۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر غلام چوری کرے تو اس کو بیچ ڈالو اگرچہ اس کی قیمت بیس درہم ہی ملے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

مجرم کو معاف کر دینے کا حق حاکم کو حاصل نہیں ہے

۳۴۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ فَقَالُوا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہمارا خیال نہ تھا کہ آپ اس کا ہاتھ کٹوا دیں گے۔ آپ نے فرمایا اگر فاطمہؓ بھی ہوتیں تو میں ان کا ہاتھ کٹوا دیتا۔ (نسائی)

اگر غلام اپنے مالک کی چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۳۴۴۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْاٰةً لِامْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص اپنا غلام لایا اور کہا اس نے میری بیوی کا آئینہ چرایا ہے آپ اس کا ہاتھ کٹوا دیجئے عمرؓ نے کہا اس کا ہاتھ کاٹنا واجب نہیں یہ تمہارا خادم ہے تمہاری چیز اس نے لی ہے۔ (مالک)

کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے یا نہیں

۳۴۴۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو اس وقت کیا کرے گا جب کہ لوگوں کو موت (یعنی وبا) پہنچے گی اور گھر (یعنی قبر کی جگہ) کی قیمت ایک غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں (اس وقت میرا کیا حال ہوگا؟) آپ نے فرمایا اس وقت تجھ پر صبر لازم ہے اس حدیث کے ایک راوی حماد بن ابی سلیمان کا بیان ہے کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے اس لئے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) (اور چوری کی ہے) (ابوداؤد)

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِی الْحُدُوْدِ

شرعی سزاؤں میں سفارش کا بیان

فصل اوّل

حدود میں سفارش قبول نہیں کی جاسکتی

۳۴۴۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَانُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتْ اِمْرَأَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَاَتٰى اَهْلُهَا اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ قریش ایک مخزومی عورت کے معاملہ میں بہت فکرمند تھے جس نے چوری کی تھی (اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا) قریش نے کہا کون اس کی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرے۔ بعض لوگوں نے کہا اُسامہ بن زید رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب ہیں اگر کچھ کہہ سکتے ہیں تو وہی کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اُسامہ رضؓ نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا تو خدا کی حدود میں سفارش کرتا ہے یہ کہہ کر آپ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا پھر فرمایا تم سے پہلی اُمتیں اس لئے ہلاک ہوئی ہیں کہ ان میں سے جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے اور کمزور آدمی چوری کرتا تھا تو اس کو سزا دیتے تھے قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ رضؓ محمدؐ کی بیٹی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔ (بخاری) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک مخزومی عورت عاریتاً کسی سے کوئی چیز لیتی اور پھر انکار کر دیتی تھی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حکم دیدیا۔ عورت کے اعزاء اسامہ رضؓ کے پاس آئے اور اسامہ رضؓ سے اس کی بابت گفتگو کی۔ اُسامہ رضؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس کے بعد وہی حدیث ہے جو مذکور ہوئی۔

فصل دوم

اس باب میں فصل دوم نہیں ہے۔

فصل سوم

حد میں سفارش کرنیوالا گویا خدا کے حکم کی مخالفت کرنیوالا ہے

۳۴۴۸ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مَنْ أَعَانَ عَلٰى خُصُومَةٍ لَا يَدْرِي أَحَقٌّ أَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ۔

کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص خدا کی حدود میں سفارش کرکے حائل ہو (یعنی خدا کی حدود کے نفاذ میں اپنی سفارش سے حائل ہو) اس نے خداوند تعالیٰ سے ضد کی اور جو شخص کسی ناحق یا جھوٹی بات میں جھگڑا کرے اور وہ اس کے ناحق ہونے سے واقف ہو وہ ہمیشہ خدا کے غضب میں رہتا ہے جب تک کہ اس سے باز نہ آئے اور جو شخص کسی مسلمان کی نسبت ایسی بات کہے جو اس میں نہیں پائی جاتی وہ اس وقت تک دوزخیوں کی پیپ اور کیچڑ اور خون میں رہے گا جب تک کہ اس سے توبہ نہ کرے۔ (احمد۔ ابوداؤد) اور بیہقی نے شعب الایمان میں لکھا ہے کہ جو شخص کسی ایسے جھگڑے میں مدد کرے جس کے حق و ناحق ہونے کا اس کو علم نہیں ہے وہ اس دم تک غضب الٰہی میں رہے گا جب تک کہ اس سے باز نہ آئے۔)

اقرار جرم پر چوری کی سزا

۳۴۲۹ وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي الْأُصُولِ الْأَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْأُصُولِ وَشُعَبِ الْإِيمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ وَفِي نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ۔

حضرت ابو امیہ مخزومی رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے صاف الفاظ میں چوری کا اعتراف کیا لیکن اس کے پاس سے چوری کا مال نہیں نکلا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے کہا۔ ہاں (میں نے چوری کی ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بار یا تین بار اسی طرح کہا اور اس نے ہر دفعہ چوری کا اقرار کیا آخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس سے فرمایا خدا سے بخشش طلب کر اور توبہ کر۔ اس نے کہا میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) تین بار فرمایا۔ اے اللہ! تو اس کی توبہ کو قبول فرما۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

اسی طرح پایا میں نے اصول اربعہ، جامع الاصول، شعب الایمان، معالم السنن میں ابی امیہ کے حوالے سے اور نسخ مصابیح میں ابی رمثہ کے حوالے سے (رمثہ) ساتھ رے کے اور ثاء مثلثہ کے اور ہمزہ اور یٰ کے بدلے۔

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ شراب پینے کی سزا کا بیان

فصل اوّل

آنحضرتؐ کے زمانے میں شراب نوشی کی سزا

۳۴۵۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کی سزا میں کھجور کی ٹہنی اور جوتوں کے مارنے کا حکم دیا اور ابوبکرؓ نے (اپنی خلافت میں) چالیس دُرّے لگوائے (بخاری و مسلم) اور انسؓ کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراب پینے کی سزا میں چالیس ٹہنیاں کھجور کی یا چالیس جوتے لگواتے تھے۔

اسّی کوڑے کی سزا عہد صحابہ میں متعین ہوئی تھی

۳۴۵۱ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَیْہِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَۃِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سائبؓ بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ کے خلافت کے ایام میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے شروع میں جب کوئی شراب پینے والا لایا جاتا تو ہم اس کو اپنے ہاتھوں اور جوتوں سے مارتے اور چادروں کے کوڑے بنا کر مارتے تھے پھر جب حضرت عمرؓ کی خلافت کا آخری دور ہوا تو چالیس کوڑوں کی سزا مقرر کی گئی اور جب شراب پینے والوں کی تعداد بڑھ گئی تو سزا اس کی اسّی کوڑے مقرر ہوئی۔ (بخاری)

فصل دوم

شرابی کو قتل کر دینے کا حکم منسوخ ہے

۳۴۵۲ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ قَالَ ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَۃِ فَضَرَبَہٗ وَلَمْ یَقْتُلْہُ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) وَرَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُؤَیْبٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَہُمَا وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُمُ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِیَۃُ وَاَبُوْ ہُرَیْرَۃَ وَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص شراب پیے اس کو دُرّے لگاؤ اور جو شخص چوتھی مرتبہ شراب پیتا ہوا پایا جائے اس کو قتل کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی، آپ نے اس کو پٹوایا اور قتل نہ کیا۔ (ترمذی)

اور روایت کیا اس کو ابوداؤد نے قبیصہ بن ذویب سے (ترمذی دیگر) ابوداؤد و نسائی۔ ابن ماجہ کا قول ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت جن میں ابن عمرؓ، معاویہؓ، ابی ہریرہؓ اور شریدؓ قابل ذکر

الشَّرِيْدُ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاقْتُلُوْهُ۔

ہیں، فَاقْتُلُوْهُ تک روایت کی ہے۔

شرابی کی تحقیر!

۳۴۵۳ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِتْيَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِّنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وَجْهِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ازہرؓ کہتے ہیں کہ میں اس منظر کو اب بھی اپنی نگاہوں کے سامنے پاتا ہوں جو میں نے ایک مرتبہ دیکھا تھا۔ یعنی یہ کہ ایک شخص کو جس نے شراب پی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے ان لوگوں سے فرمایا اس کو مارو۔ بعض نے ہم میں سے اس کو جوتیوں سے مارا بعض نے لاٹھی سے مارا اور بعض نے کھجور کی شاخوں سے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی اٹھائی اور اس کے منہ پر ڈال دی۔ (ابوداؤد)

شرابی کو سزا دو' اس کو عار دلاؤ لیکن اس کے حق میں بددعا نہ کرو

۳۴۵۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوْهُ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيْتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطٰنَ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اس کو مارو۔ چنانچہ ہم میں سے بعض نے اس کو ہاتھوں سے مارا بعض نے کپڑوں کا کوڑا بنا کر اس سے مارا اور بعض نے جوتیاں ماریں پھر آپؐ نے فرمایا اس کو تنبیہ کرو اور عار دلاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا تو خدا سے نہیں ڈرا خدا کے عذاب کو خیال میں نہیں لایا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی نہیں شرمایا۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا خدا تجھ کو ذلیل و رسوا کرے۔ آپؐ نے یہ الفاظ سنکر) فرمایا اس طرح نہ کہو اور شیطان کو اس پر مدد نہ دو بلکہ اس طرح کہو: اے اللہ اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم کر۔ (ابوداؤد)

ثبوت جرم کے بغیر سزا نہیں

۳۴۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهٗ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ اَفَعَلَهَا وَلَمْ يَاْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے شراب پی اور بیہوش ہوگیا اور لوگوں نے راستہ میں اس کو اس حال میں دیکھا کہ جھومتا چلا جاتا ہے لوگ اس کو پکڑ لائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلے۔ جب حضرت عباسؓ کے گھر کے پاس پہنچے تو وہ لوگوں کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور حضرت عباسؓ سے چمٹ گیا (یعنی ان سے سفارش چاہی) جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کیا اس نے ایسا کیا اور اس کی بابت کوئی حکم نہیں دیا۔

فصل سوم

جو شخص سزاً کوڑے کھاتا ہوئے مرجائے اس کی دیت واجب نہیں

۳۴۵۶ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدِ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ مَا كُنْتُ لِاُقِيْمَ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتَ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّهٗ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهٗ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عمیر بن سعید نخعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ جب میں کسی شخص پر کوئی شرعی حد قائم کروں اور وہ اس سزا میں مرجائے، تو مجھ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا البتہ شراب پینے والے کی سزا میں اگر وہ مرجائے تو اس کا خون بہا میں دوں گا اور یہ اس وجہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کی کوئی سزا مقرر نہیں کی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرؓ کی طرف سے شراب نوشی کی سزا کا تعین

۳۴۵۷ وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اِسْتَشَارَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اَرٰى اَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى فَجَلَدَ عُمَرُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

ثور بن زید دیلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی سزا مقرر کرنے کی بابت صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میری رائے میں اسی کوڑے ہونے چاہئیں اس لئے کہ جب آدمی شراب پیتا ہے تو مست ہوجاتا ہے اور جب مست ہوتا ہے تو بیہودہ بکتا ہے، بہتان لگاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورہ کو قبول فرما لیا اور شراب پینے کی سزا اسی کوڑے مقرر کردی۔ (مالک)

بَابُ مَا لَا يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ

جس کو شرعی سزا دی جائے اُس کے حق میں بد دعا نہ کرنے کا بیان

فصل اوّل

کسی گنہگار پر لعنت بھیجنا ناجائز ہے

۳۴۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمار (گدھا) تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی باتوں سے ہنسایا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر شراب پینے کی علت میں (ایک مرتبہ حد بھی قائم کی تھی۔ پھر وہ ایک روز (اور غالباً شراب ہی پینے کی علت میں) لایا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو درے لگانے کا حکم دیا۔ ایک شخص نے کہا اے اللہ! اس پر لعنت کر بار بار اس کو شراب پینے کی علت میں لایا جاتا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا اس پر لعنت نہ کرو قسم ہے خدا کی میں واقف

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ہوں کہ یہ شخص اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ (بخاری)

۳۴۵۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْهِ الشَّیْطٰنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے فرمایا اس کو مارو ہم میں سے بعض نے اس کو ہاتھوں سے مارا بعض نے جوتوں سے مارا۔ اور بعض نے کپڑے کو بٹ کر مارا پھر جب وہ شخص واپس ہوا تو بعض لوگوں نے کہا خدا تجھ کو ذلیل و رسوا کرے (آپ نے فرمایا ایسا نہ کہو، شیطان کو اس پر غالب نہ کرو۔ (بخاری)

فصل دوم

جو مجرم سزا پا چکا ہے اس کی آبرو ریزی مردار کھانے کے مترادف ہے

۳۴۶۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِیُّ اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ یُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِی الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰی غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِیْ ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا یَغِیْبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَیْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا یَاْتِی الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِیْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِیْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِیْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ یَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰی مَرَّ بِجِیْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَیْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِیْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ یَّاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِّنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ یَنْغَمِسُ فِیْهَا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ماعز اسلمیؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس امر کا اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے حرام کیا ہے چار مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا یعنی منہ پھیر لیا تا کہ وہ خاموش ہو کر چلا جائے لیکن جب اس نے پانچویں مرتبہ اعتراف کیا تو آپ نے پوچھا کیا صحبت کی ہے تو نے اس عورت سے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا تو نے صحبت کی اس طرح کہ وہ غائب ہوا (یعنی تیرا عضو مخصوص) اس کی اس میں (یعنی اندام نہانی میں) عرض کیا ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تیرا عضو مخصوص اس کے اندام نہانی میں اس طرح غائب ہوا جس طرح سلائی سُرمہ دانی میں غائب ہو جاتی ہے اور رسّی کنوئیں کے اندر چلی جاتی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے پوچھا تو جانتا ہے زنا کس کو کہتے ہیں؟ عرض کیا ہاں میں اس عورت سے اس طرح حرام کا مرتکب ہوا جس طرح کوئی شخص اپنی بیوی سے حلال طریقہ پر صحبت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس قول سے تیرا کیا مقصد ہے عرض کیا میں چاہتا ہوں آپ مجھ کو (اس گناہ سے) پاک کر دیجئے چنانچہ آپ نے اس کو سنگسار کر دینے کا حکم دیدیا اور اُس کو سنگسار کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے صحابہؓ میں سے دو شخصوں کو یہ گفتگو کرتے سُنا۔ ایک نے ان میں سے کہا اس شخص کی طرف دیکھو۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن اس نے اپنے نفس کی خواہش کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ سنگسار کیا گیا، کتے کی مانند سنگسار کیا جانا۔ آپ یہ سنکر خاموش ہو رہے اور تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپ ایک مرے ہوئے گدھے کے قریب سے گزرے جس کا پیٹ پھول گیا تھا اور ایک پاؤں اوپر اُٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا۔ فلاں فلاں شخص

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) کہاں ہیں؟ انھوں نے عرض کیا ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا آؤ اور اس مُردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انھوں نے عرض کیا خدا کے نبی! اس کا گوشت کون کھا سکتا ہے آپ نے فرمایا تم نے ابھی اپنے بھائی کی جو آبرو ریزی کی ہے وہ اس گدھے کا گوشت کھانے سے زیادہ بُری ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اِس وقت وہ جنت کی نہروں میں غوطہ لگاتا ہوگا۔ (ابوداؤد)

۳۴۶۱ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے کوئی گناہ کیا اور اس کو اس کی سزا دی گئی۔ تو وہ سزا اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (شرح السنۃ)

جس گناہ پر حد جاری ہو چکی ہے اس پر آخرت میں مواخذہ نہیں ہوگا۔

۳۴۶۲ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کوئی ایسا گناہ کرے جس کی سزا مقرر ہے اور دنیا میں اس کو اس کی سزا جلد مل گئی تو اس کو آخرت میں سزا نہیں دی جائے گی اس لئے کہ خداوند تعالےٰ انصاف پسند ہے دوبارہ اس کو سزا نہیں دے گا اور جس شخص نے کوئی گناہ کیا اور خدا نے اس کے گناہ کو چھپا لیا اور معاف فرما دیا تو خداوند تعالےٰ زیادہ بخشش والا ہے آخرت میں بھی اس کو سزا نہ دے گا اور معاف کردے گا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ یہ حدیث غریب ہے)۔

بَابُ التَّعْزِيْرِ — تعزیر و تنبیہ کا بیان

فصل اوّل

بطور تعزیر زیادہ سے زیادہ کتنی سزا دی جاسکتی ہے

۳۴۶۳ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبردہ رضؓ بن نیار کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دس کوڑوں سے زیادہ (کسی گناہ کی تعزیر و تنبیہ میں) نہ مارو مگر خداوند تعالےٰ نے جرائم کی جو حدود مقرر کی ہیں، ان میں زیادہ کوڑے مارے جاسکتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

مجرم کے منہ پر نہ مارو

۳۴۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص کسی کو (تنبیہ و تعزیر کے طور پر) مارے تو منہ کو

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) بجائے (یعنی منہ پر نہ مارے)۔ (ابوداؤد)

بدزبانی کی سزا

۳۴۶۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی شخص کسی (مسلمان) آدمی کو یہودی کہے تو اُس کے بیس دُرّے لگائے اور مخنث کہے تب بھی بیس کوڑے لگاؤ۔ اور جو شخص محرم عورت سے زنا کرے اس کو مار ڈالو۔ (ترمذی۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا

۳۴۶۶ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ فَاَحْرِقُوْا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم کسی کو پاؤ کہ اس نے خدا کی راہ میں (مال غنیمت میں) خیانت کی ہے تو اس کے سارے سامان کو جلا دو اور اس کو مارو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ یہ حدیث غریب ہے)

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا

شراب پینے کی وعید اور شراب کی حقیقت کا بیان

فصل اوّل

شراب کن چیزوں سے بنتی ہے

۳۴۶۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے یعنی کھجور اور انگور سے۔ (مسلم)

۳۴۶۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیا اور فرمایا شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل ہو چکا ہے اور شراب پانچ چیزوں سے بنتی ہے یعنی انگور، کھجور، گیہوں، جو اور شہد سے۔ اور شراب وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔ (بخاری)

پہلے شراب زیادہ تر کھجور سے بنتی تھی

۳۴۶۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِيْلًا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ شراب حرام کی گئی ہے جس وقت کہ حرام کی گئی۔ اور انگور کی شراب ہم کو بہت کم ملتی تھی۔ ہماری

وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) شراب اکثر خشک اور تر کھجور کی ہوتی تھی۔ (بخاری)

نشہ آور مشروب حرام ہے

۳۴۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شہد کی نبیذ کا حکم دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا پینے کی ہر وہ چیز جو نشہ کرے حرام ہے۔ (بخاری ومسلم)

جو شخص اس دنیا میں شراب پیئے گا وہ شراب جنت سے محروم رہے گا

۳۴۷۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چیز نشہ لائے شراب ہے اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور ہمیشہ پیتا رہے یہاں تک کہ بغیر توبہ کئے مر جائے آخرت میں اس کو شراب پینے کو نہ ملے گی۔ (مسلم)

شرابی کے بارے میں وعید

۳۴۷۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا اور اس نے شراب کا حکم دریافت کیا جو اس کے ملک میں پی جاتی تھی۔ شراب جوار کی بنتی تھی اور اس کو مزر کہا جاتا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ کیا وہ نشہ لاتی ہے اس نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا ہر وہ چیز جو نشہ لائے حرام ہے اور خداوند تعالےٰ کا عہد ہے کہ جو شخص نشہ کی چیز پیئے گا وہ اس کو طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کی پیپ و لہو۔ (مسلم)

نبیذ کے بارے میں ایک حکم

۳۴۷۳ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کچی اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا ہے خشک انگور اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا ہے کچی اور تر کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور فرمایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی نبیذ علیحدہ علیحدہ بناؤ۔ (مسلم)

شراب کا سرکہ بنا کر اس کو کھانے پینے کے کام میں لانا جائز ہے

۳۴۷۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر شراب کا سرکہ بنایا جائے تو جائز ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں (مسلم)

شراب کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے

۳۴۷۵/۹ وَعَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت وائل حضرمی رضؓ کہتے ہیں کہ طارق بن سوید رضؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شراب کی بابت پوچھا۔ آپ نے اس کے پینے سے منع فرمایا۔ طارق نے کہا ہم اس کو دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں بیماری ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

شراب نوشی کا وبال

۳۴۷۶/۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو)

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص (ایک مرتبہ) شراب پیئے (اور توبہ نہ کرے) اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا اور جو توبہ کرلے خدا اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے پھر اگر وہ دوبارہ شراب پیتا ہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول کرلی جاتی ہے۔ پھر تیسری مرتبہ پیتا ہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی اور توبہ کرلیتا ہے تو توبہ قبول کی جاتی ہے پھر چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول نہیں کی جاتی اور دوزخ میں اس کو پیپ اور لہو کی نہر سے پلایا جائے گا۔ (ترمذی اور نسائی۔ ابن ماجہ اور دارمی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت کی ہے۔)

نشہ آور چیز کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۴۷۷/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چیز زیادہ تعداد میں استعمال کرنے سے نشہ لائے اس کا تھوڑی تعداد میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مسکر چیز کا ایک چلّو بھی حرام ہے

۳۴۷۸/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چیز بقدر آٹھ سیر کے نشہ لائے اس کا ایک چلّو بھی پینا حرام ہے (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

شراب کن چیزوں سے بنتی ہے

۳۴۷۹/۱۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَّمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِيْبِ

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گیہوں سے بھی شراب بنتی ہے جو سے بھی شراب بنتی ہے، کھجور سے بھی شراب تیار ہوتی ہے، انگور سے بھی شراب بنتی ہے اور

خَمْرًا اَوْ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔

شہد سے بھی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

شراب مال متقوم نہیں ہے

۳۴۸۰ / ۱۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَۃُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ وَقُلْتُ اِنَّہٗ لِیَتِیْمٍ فَقَالَ اَھْرِیْقُوْہُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس یتیم کی شراب تھی جب سورۂ مائدہ اتری (جس میں شراب کے حرام ہونے کی آیت ہے) میں نے اس کی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور عرض کیا کہ وہ یتیم کا مال ہے آپ نے حکم دیا اس کو بہا دو۔ (ترمذی)

۳۴۸۱ / ۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ خَمْرًا لِاَیْتَامٍ فِیْ حِجْرِیْ قَالَ اَھْرِقِ الْخَمْرَ وَاکْسِرِ الدِّنَانَ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَیْتَامٍ وَّرِثُوْا خَمْرًا قَالَ اَھْرِقْھَا قَالَ اَفَلَا اَجْعَلُھَا خَلًّا قَالَ لَا۔

حضرت انس رضہ ابوطلحہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ عرض کیا اے خدا کے نبی میں نے ان یتیموں کے لئے جو میری تربیت و نگرانی میں ہیں، شراب خریدی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ شراب کو بہا دے اور اس کے برتن کو توڑ ڈال (ترمذی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابوطلحہ رضہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری پرورش میں جو یتیم ہیں ان کو میراث میں شراب ملی ہے آپ نے فرمایا اس کو بہا دے۔ عرض کیا اس کا سرکہ نہ بنالوں فرمایا نہیں، ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔)

فصل سوم

ہر مسکر و مفتر چیز حرام ہے۔

۳۴۸۲ / ۱۶ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّمُفْتِرٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ام سلمہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے استعمال سے منع فرمایا ہے جو نشہ لائے اور وجود دماغ میں فتور پیدا کرے۔ (ابوداؤد)

شراب نوشی کی کسی حال میں اجازت نہیں

۳۴۸۳ / ۱۷ وَعَنْ دَیْلَمٍ الْحِمْیَرِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَۃٍ وَّنُعَالِجُ فِیْھَا عَمَلًا شَدِیْدًا وَّاِنَّا نَتَّخِذُ مِنْہُ شَرَابًا مِّنْ ھٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰی بِہٖ عَلٰی اَعْمَالِنَا وَعَلٰی بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ ھَلْ یُسْکِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْہُ قُلْتُ اِنَّ النَّاسَ غَیْرُ تَارِکِیْہِ قَالَ اِنْ لَّمْ یَتْرُکُوْہُ فَقَاتِلُوْھُمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت دیلم حمیری رضہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں جو ہمارے جسم کو قوت پہنچاتی ہے سخت کاموں میں مدد دیتی ہے اور ملک کی سردی سے بھی محفوظ رکھتی ہے آپ نے پوچھا کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اس سے بچو۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ اس کو نہ چھوڑیں گے۔ فرمایا اگر نہ چھوڑیں تو تم ان سے لڑو۔ (ابوداؤد)

شراب اور جوئے کی ممانعت

۳۴۸۴/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْکُوْبَةِ وَالْغُبَیْرَاءِ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے اور جُوا کھیلنے سے منع فرمایا ہے اور نرد وشطرنج یا نقارہ اور بربط سے بھی منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد)

شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا

۳۴۸۵/۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلَا وَلَدُ زِنْیَةٍ بَدَلَ قَمَّارٍ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل نہیں ہوگا وہ شخص جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی اور جس نے جوا کھیلا اور جس نے احسان جتایا اور جس نے ہمیشہ شراب پی۔ (دارمی) اور دارمی کی ایک روایت میں جواری کے بجائے ولد الزنا (حرامی) کے الفاظ ہیں۔

شراب کے بارے میں ایک وعید

۳۴۸۶/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ وَحَلَفَ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِعِزَّتِیْ لَا یَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَیْتُهٗ مِنَ الصَّدِیْدِ مِثْلَهَا وَلَا یَتْرُکُهَا مِنْ مَّخَافَتِیْ اِلَّا سَقَیْتُهٗ مِنْ حِیَاضِ الْقُدُسِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے مجھ کو دنیا کے لئے رحمت وبرکت کا سبب بنا کر بھیجا ہے اور باجوں، مزامیر، بتوں، صلیب اور جاہلیت کی تمام بُری رسموں اور طریقوں کے مٹانے کا حکم دیا ہے اور میرے بزرگ و برتر خدا نے قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اس کو دوزخیوں کے بدن سے نکلی ہوئی پیپ پلاؤں گا۔ اور جو شخص میرے خوف سے شراب پینا چھوڑ دے گا۔ میں اس کو پاک حوضوں میں سے شراب طہور پلاؤنگا (احمد)

والدین کی نافرمانی کرنے والے دیوث اور شرابی پر جنت کے دروازے بند ہیں

۳۴۸۷/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین آدمی ہیں جن پر خدا نے جنت کو حرام کر دیا ہے۔ ایک وہ شخص جس نے ہمیشہ شراب پی دوسرا وہ شخص جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی تیسرا دیوث جو اپنے گھر والوں سے ناپاک کام کرائے (یعنی زنا) (احمد۔ نسائی)

۳۴۸۸/۲۲ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین آدمی جنت میں نہ جائیں گے۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ رشتہ داری کے تعلق کو منقطع کرنے والا اور جادو پر یقین واعتقاد رکھنے والا۔ (احمد)

شراب نوشی بت پرستی کے مترادف ہے

۳۴۸۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی کَعَابِدِ وَثَنٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ) وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ وَقَالَ ذَکَرَ الْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ شراب پینے والا جب مرے گا تو خداوند تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا جس طرح بت کا پوجنے والا۔ (احمد) اور ابن ماجہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ اور بیہقی نے شعب الایمان میں محمد ابن عبید اللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے اسے روایت کیا ہے بخاری نے تاریخ میں محمد بن عبد اللہ کے ذریعہ ان کے والد سے۔

۳۴۹۰ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْعَبَدْتُ ھٰذِہِ السَّارِیَۃَ دُوْنَ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہا کرتے تھے کہ میں کبھی اس کا خیال بھی نہیں کرتا کہ شراب پیوں، یا خدا کے سوا اس ستون (یا بت) کو پوجوں۔ (نسائی)

کِتَابُ الْاِمَارَۃِ وَالْقَضَاءِ — حکومت کا بیان

فصل اوّل

امیر کی اطاعت اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے

۳۴۹۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِہٖ فَاِنَّ عَلَیْہِ مِنْہُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے امیر (حاکم یا مقامی سردار) کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور واضح ہو کہ امام (حاکم یا خلیفہ) ڈھال کی مانند ہے جس کے پیچھے جنگ کی جاتی ہے (یعنی جس کے اقتدار کے ماتحت دشمنوں سے جنگ کی جاتی ہے) اور جس کی نگرانی میں امن و عافیت حاصل کی جاتی ہے پس جو حاکم خدا سے ڈر کر اس کے حکم کے موافق حکمرانی کرے اور انصاف سے کام لے اس کو اس کے سبب اجر ملے گا اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

اگر کسی کمتر شخص کو امیر بنایا جائے تو اس کی اطاعت بھی ضروری ہے

۳۴۹۲ وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ یَّقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام حصین رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تمہارے اوپر کسی نکٹے غلام کو حاکم بنایا جائے اور وہ تم پر کتاب اللہ کے موافق حکمرانی کرے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔ (مسلم)

۳۴۹۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم کے حکم کو سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تمہارا حاکم کسی حبشی غلام کو بنا دیا جائے جس کا انگور کے مانند چھوٹا سا سر ہو۔ (بخاری)

غیر شرعی حکم کی اطاعت واجب نہیں

۳۴۹۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے خواہ وہ حکم پسند آئے جب تک حاکم کسی گناہ کا حکم نہ دے اور جب وہ کسی گناہ کا حکم دے تو مسلمان پر اس کی اطاعت واجب نہیں۔ (بخاری ومسلم)

۳۴۹۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی گناہ کے کام میں کسی کی اطاعت واجب نہیں اطاعت صرف نیک کاموں میں واجب ہے۔ (بخاری ومسلم)

اطاعت وفرمانبرداری کا عہد

۳۴۹۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ وَّعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبادہ بن صامت رضہ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی یعنی اس امر کا عہد کیا کہ ہم ہر حال میں یعنی تنگی و سختی اور خوش حالی و فارغ البالی خوشی و ناخوشی میں آپ کی بات کو سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور عہد کیا ہم نے اس پر کہ ہم صبر کریں گے جب کہ ہم پر کسی کو ترجیح دی جائے اور عہد کیا اس پر کہ ہم حکومت کو اس کے مستحق کے ہاتھوں سے نہ چھینیں گے اور عہد کیا اس پر کہ ہم حق بات کہیں گے جہاں کہیں رہیں اور اس معاملہ میں کسی کی ملامت کا خوف نہ کریں گے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عہد لیا ہم سے اس پر کہ ہم امر (حکومت) کو اس کے اہل کے ہاتھوں سے نہ نکالیں گے مگر اس وقت جب کہ کفر صریح کو دیکھیں جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو اور خدا کی طرف سے تمہارے پاس اس کے خلاف مضبوط دلیل ہو۔ (بخاری ومسلم)

فرمانبرداری بقدر طاقت

۳۴۹۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضہ نے کہا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیعت کی یعنی اس امر کا عہد کیا کہ آپ کے احکام کو ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ اور آپ نے اس کے جواب میں یہ فرمایا، اس چیز میں جس کی تم میں طاقت ہو۔ (بخاری ومسلم)

ملت کی اجتماعیت میں رخنہ ڈالنے والے کے بارے میں وعید

۳۴۹۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا فیموت الا مات میتۃ جاھلیۃ۔ (متفق علیہ)

فرمایا ہے تم میں سے جو شخص اپنے حاکم کی طرف سے کوئی ایسی بات دیکھے جو اس کو ناگوار ہو تو صبر کرے اس لئے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھر جدا ہوا اور اسی حال میں مرجائے تو اس کی موت ایام جاہلیت کی سی موت ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

تعصب کے خلاف تنبیہ

۳۴۹۹/۹ وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاھلیۃ ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبیۃ او یدعو لعصبیۃ او ینصر عصبیۃ فقتل فقتلۃ جاھلیۃ ومن خرج علی امتی..... بسیفہ یضرب برھا وفاجرھا ولا یتحاشی من مؤمنھا ولا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منی ولست منہ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص امام کی اطاعت سے نکلا اور اسلامی جماعت سے جدا ہوا اور اسی حال میں مرگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی اور جو شخص ایک ایسے نشان کے نیچے لڑا جس کا حق و باطل ہونا معلوم نہ ہو اور تعصب سے غضبناک ہوا اور تعصب سے لوگوں کو اپنی طرف بلایا یا کسی تعصب کی مدد کی اور اسی حال میں مارا گیا تو جاہلیت کی سی موت مرا اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر کھڑا ہوا اور میری امت کے اچھے برے آدمیوں کو مارا اور نہ مومن کی اس نے پرواہ کی اور نہ عہد والے کے عہد کو اس نے پورا کیا، وہ شخص مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں اس سے ہوں (یعنی نہ تو وہ میری امت میں سے ہے اور نہ میں اس کا ذمہ دار ہوں۔) (مسلم)

بہترین و بدترین حاکم

۳۵۰۰/۱۰ وعن عوف بن مالک الاشجعی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قال قلنا یا رسول اللہ افلا ننابذھم عند ذلک قال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ الا من ولی علیہ وال فراٰہ یاتی شیئا من معصیۃ اللہ فلیکرہ ما یاتی من معصیۃ اللہ ولا ینزعن یدا من طاعۃ۔ (رواہ مسلم)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے حاکموں میں سے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور جن کے لئے تم دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں۔ اور بدترین حاکم وہ ہے جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور لعنت کرو تم ان پر اور وہ تم پر لعنت کریں راوی کا بیان ہے کہ ہم نے یعنی صحابہ رض نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا ہم ان (بدترین) حاکموں کو معزول نہ کریں اور جو عہد ان سے کیا ہے اس کو نہ توڑ دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، جب تک وہ قائم کریں تم میں نماز یا جب تک وہ قائم کریں تم میں نماز۔ خبردار جو شخص تم پر حاکم بنایا جائے اور تم اس کے کسی ایسے فعل کو دیکھو جو خدا کی نافرمانی پر مبنی ہے تو تم اس کے اس فعل کو برا سمجھو اور اس کی اطاعت سے دست بردار نہ ہو۔ (مسلم)

حاکم کی بے راہ روی پر اس کو ٹوکنا ہر مسلمان کی ایک ذمہ داری ہے۔

۳۵۰۱ وعن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکون علیکم امراء تعرفون

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم پر ایسے حاکم مقرر کئے جائیں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور برے کام

وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَا مَا صَلَّوْا اَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بھی کریں گے پس جس شخص نے انکار کیا یعنی اس کے بُرے فعل کی نسبت اس کے منہ پر کہہ دیا کہ تمہارا یہ فعل شرع کے خلاف ہے) وہ اپنے فرض سے بَری ہو گیا اور جس شخص نے یہ کیا یعنی اس کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ زبان سے کہہ دے لیکن دل سے اس کے فعل کو بُرا سمجھا وہ سالم رہا یعنی اُس کے گناہ میں شریک ہونے سے سالم و محفوظ رہا، لیکن جو شخص ان کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی پیروی کی وہ ان کے گناہ میں شریک ہوا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم! کیا ان سے لڑیں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں، نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں۔ (مسلم)

اگر حاکم کی طرف سے کسی کی حق تلفی ہو تب بھی اس کی فرمانبرداری کی جائے۔

۳۵۰۲ (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَّاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے ہم سے فرمایا تم میرے بعد ترجیح کو دیکھو گے اور بہت سی ایسی باتوں کو جن کو تم برا سمجھو گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب ایسا وقت آئے تو ہمارے لئے کیا حکم ہے آپ نے فرمایا تم ان کا حق ادا کرو (یعنی حاکموں کا) اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۰۳ (۱۳) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْئَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں سلمہ بن یزید جعفی رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے خدا کے نبیؐ! آپ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں اگر ہم پر ایسے امراء مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں اور ہمارے حقوق سے انکار کر دیں۔ آپ نے فرمایا ان کے احکام کو سنو اور اطاعت کرو اس لئے کہ ان پر وہ بات فرض ہے جو انھوں نے اپنے ذمہ لی ہے اور تم پر وہ چیز ہے جو تم نے اُٹھائی ہے۔ (مسلم)

امام کی اطاعت سے دستبردار ہونے والے کے بارے میں وعید

۳۵۰۴ (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا ہے جو شخص خلیفہ یا امام کی اطاعت سے دست بردار ہو جائے وہ قیامت کے دن خدا وند تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ ایمان کی ایک دلیل اس میں نہ ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرے کہ اسکی گردن میں امام کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم)

خلیفہ و امیر کی موجودگی میں اگر کوئی دوسرا شخص خلافت و امارت کا دعویٰ کرے تو اس کو تسلیم نہ کرو

۳۵۰۵ (۱۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ مِنْهُمْ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنو اسرائیل کو انبیاء ادب سکھایا کرتے تھے اور جب کوئی مرتا تھا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہو جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے البتہ میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہؓ نے عرض

وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَا مَا صَلَّوْا اَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بھی کریں گے پس جس شخص نے انکار کیا یعنی اس کے بُرے فعل کی نسبت اس کے منہ پر کہہ دیا کہ تمہارا یہ فعل شرع کے خلاف ہے) وہ اپنے فرض سے بَری ہو گیا اور جس شخص نے یہ کیا یعنی اس کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ زبان سے کہہ دے لیکن دل سے اس کے فعل کو بُرا سمجھا وہ سالم رہا یعنی اُس کے گناہ میں شریک ہونے سے سالم و محفوظ رہا) لیکن جو شخص ان کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی پیروی کی وہ ان کے گناہ میں شریک ہوا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! کیا ان سے لڑیں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں، نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں۔ (مسلم)

اگر حاکم کی طرف سے کسی کی حق تلفی ہو تب بھی اس کی فرمانبرداری کی جائے۔

۳۵۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَّ اُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے ہم سے فرمایا تم میرے بعد ترجیح کو دیکھو گے اور بہت سی ایسی باتوں کو جن کو تم برا سمجھو گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب ایسا وقت آئے تو ہمارے لئے کیا حکم ہے آپ نے فرمایا تم ان کا حق ادا کرو (یعنی حاکموں کا) اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۰۳ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْئَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَّا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں سلمہ بن یزید جعفی رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے خدا کے نبیؐ! آپ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں اگر ہم پر ایسے امراء مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں اور ہمارے حقوق سے انکار کر دیں۔ آپ نے فرمایا ان کے احکام کو سنو اور اطاعت کرو اس لئے کہ ان پر وہ بات فرض ہے جو انھوں نے اپنے ذمہ لی ہے اور تم پر وہ چیز ہے جو تم نے اُٹھائی ہے۔ (مسلم)

امام کی اطاعت سے دستبردار ہونے والے کے بارے میں وعید

۳۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا ہے جو شخص خلیفہ یا امام کی اطاعت سے دست بردار ہو جائے وہ قیامت کے دن خدا وند تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ ایمان کی ایک دلیل اس میں نہ ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرے کہ اسکی گردن میں امام کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرا (مسلم)

خلیفہ و امیر کی موجودگی میں اگر کوئی دوسرا شخص خلافت و امارت کا دعویٰ کرے تو اس کو تسلیم نہ کرو

۳۵۰۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ مِنْهُمْ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ، بنو اسرائیل کو انبیاءؑ ادب سکھایا کرتے تھے اور جب کوئی مرتا تھا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہو جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے البتہ میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہؓ نے عرض

وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

والی) ہے اور بدترین دودھ چھڑانے والی (یعنی امارت کا آغاز نہایت خوشنما اور دل پسند ہوتا ہے لیکن انجام بُرا ہوتا ہے جیسا دودھ چھڑانے والی کا دودھ چھڑانا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ (بخاری)

۳۵۱۱/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَّاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَّاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو کسی جگہ کا عامل (حاکم) مقرر نہیں فرماتے؟ آپ نے میرے مونڈھے کو تھپک کر فرمایا ابوذر تو کمزور ہے اور امارت وسرداری امانت ہے اور یہ سرداری قیامت کے دن موجب ذلت ورسوائی ہے البتہ جس شخص نے حق کے ساتھ اس کو لیا اور اس حق کو امارت کے سلسلہ میں جو اس پر واجب ادا کیا اس کے لئے ذلت ورسوائی نہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا اے ابوذر! میں تجھ کو کمزور پاتا ہوں (تو امارت کے بوجھ کو نہ اٹھا سکے گا) میں بھی تیرے لئے اسی چیز کو پسند کرتا ہوں جس چیز کو اپنے لئے پسند کرتا ہوں تو دو شخصوں کا بھی امیر وحاکم نہ بن اور یتیم کے مال کی ولایت اپنے ذمہ لے (مسلم)

جو شخص کسی عہدہ ومنصب کا خود طلب گار ہو اس کو اس منصب پر فائز نہ کرو

۳۵۱۲/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں کہ میں اور میرے چچا کے دو بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ تم کو اللہ نے جس کا والی بنایا ہے ہم کو بھی بعض کاموں یا مقامات کا والی مقرر فرمایئے۔ دوسرے نے بھی اسی قسم کی خواہش ظاہر کی آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہم امور دین وشریعت کا والی اس شخص کو مقرر نہیں کیا کرتے جو ہم سے ولایت کا طالب ہو اور نہ اس شخص کو جو اس کی حرص رکھتا ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم اپنے کام پر اس شخص کو عامل مقرر نہیں کرتے جو اس کا ارادہ رکھے۔ (بخاری ومسلم)

حکومت وامارت سے انکار کرنے والا بہترین شخص ہے

۳۵۱۳/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اُن لوگوں کو بہترین آدمی پاؤ گے جو امارت وحکومت کو بہت زیادہ بُرا سمجھتے ہوں جب تک کہ وہ اس میں مبتلا نہ ہوں (یعنی امارت مل جانے کے بعد ان کی یہ حالت باقی نہ رہے گی اور وہ بہترین لوگ نہ رہیں گے (بخاری ومسلم)

قیامت کے دن ہر شخص کو اپنی ذمہ داری کی جوابدہی کرنی ہوگی

۳۵۱۴/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خبردار تم میں سے ہر شخص نگہبان اور رعیت رکھنے والا ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کی بابت سوال کیا جائے گا (یعنی بازپرس ہوگی) یعنی

هُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

امام وخلیفہ جو لوگوں کا نگہبان و راعی ہے اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جائے گا اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جائے گا اور عورت محافظ ہے اپنے شوہر کے گھر کی اور اس کے بچوں کی اور اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور ہر راعی سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

خائن وظالم حاکم کے بارے میں وعید

۳۵۱۵/۲۶ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَّالٍ يَّلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معقل رضؓ بن یسار کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو حاکم مسلمانوں کی سرداری کو اپنے ہاتھ میں لے اور اس حالت میں مرے کہ خائن وظالم ہو تو خدا وند تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کرے گا (یعنی وہ جنت میں نہ جائے گا) (بخاری ومسلم)

رعایا کے حق میں بھلائی وخیر خواہی نہ کرنے والا حاکم جنت کی بُو سے محروم رکھا جائے گا

۳۵۱۶/۲۷ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معقل رضؓ بن یسار کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جس بندہ کو خدا وند تعالیٰ رعیت کی نگہبانی سپرد کرے اور وہ بھلائی اور خیر خواہی کے ساتھ نگہبانی نہ کرے وہ بہشت کی بُو نہ پائے گا۔ (بخاری ومسلم)

بدترین حاکم وہ ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرے

۳۵۱۷/۲۸ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائذ رضؓ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ بدترین حاکموں میں وہ حاکم ہے جو ظالم ہو۔ (مسلم)

نرم خو حاکم کے حق میں آنحضرت کی دعا

۳۵۱۸/۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مَنْ وُّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اے اللہ! جس شخص کو میری امت کے کسی کام کا والی اور متصرف بنایا گیا ہو اور میری امت پر مصیبت ومشقت ڈالے تو تو بھی اس پر مصیبت ومشقت ڈال اور جو شخص (یعنی حاکم ووالی) میری امت پر رحم ونرمی کرے تو بھی اس پر رحم ونرمی کر۔ (مسلم)

عادل حکمران کا مرتبہ عظیم

۳۵۱۹/۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عادل ومنصف حاکم خدا کے ہاں نور کے ممبروں پر اور خدا کے داہنے ہاتھ پر ہوں گے اور خدا کے دونو

وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وُلُّوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہاتھ داہنے ہیں ہاں وہ عادل حاکم جو اپنے احکام میں اپنے اہل میں اور اپنی ولایت و حکومت میں عدل کرتے ہیں۔ (مسلم)

ہر حاکم دامیر کے ہمراہ ہمیشہ دو متضاد طاقتیں رہتی ہیں

۳۵۲۰ ۳۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ جس نبی کو بھیجتا اور جس خلیفہ کو مقرر کرتا ہے اس کے دو رفیق ہوتے ہیں جو مخفی رہتے ہیں ان میں سے ایک تو نیکی کی رغبت دلاتا ہے اور نیک کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور دوسرا بدی کا حکم دیتا اور بدی کی رغبت دلاتا ہے اور معصوم وہ ہے جس کو خدا گناہوں سے بچائے۔ (بخاری)

آنحضرتؐ کے ہاں حضرت قیس بن سعد کا منصب

۳۵۲۱ ۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ قیس بن سعدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کوتوال کی مانند تھے جیسے امیر و حاکم کے ہاں احکام کو سنانے اور جاری کرنے کے لئے کوتوال ہوتے ہیں۔ (بخاری)

عورت کو اپنا حاکم بنانے والی قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی

۳۵۲۲ ۳۳ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب یہ خبر پہنچی کہ فارس والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حاکم بنایا ہے تو آپ نے فرمایا۔ وہ قوم کبھی فلاح نہ پائے گی جس نے اپنے ملک کا حاکم عورت کو بنالیا ہو۔ (بخاری)

فصل دوم

ملت کی اجتماعی ہیئت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۵۲۳ ۳۴ عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت حارث اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تم کو حکم دیتا ہوں: اتباع جماعت کا (یعنی مسلمانوں کی متحدہ قوت کا اتباع)۔ حاکم کے احکام سننے قبول کرنے اور اطاعت کرنے کا (جب تک وہ احکام شرع کے موافق ہوں) ہجرت کا۔ جہاد کا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا اس نے اسلام کی رسی کو گردن سے نکال ڈالا مگر یہ کہ وہ پھر واپس آجائے اور جماعت میں شامل ہو جائے اور جس شخص نے جاہلیت کی رسموں اور طریقوں کی طرف لوگوں کو بلایا وہ دوزخیوں کے گروہ میں ہے اگرچہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو یہ خیال رکھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

امیر و والی کی اہانت نہ کرو

۳۵۲۴ ۳۵ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ

زیاد بن کسیب عدوی رضؓ کہتے ہیں کہ میں ابن عامر کے منبر

مَعَ اَبِیْ بَکْرَۃَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَّھُوَ یَخْطُبُ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمِیْرِنَا یَلْبَسُ ثِیَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرَۃَ اسْکُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَھَانَ سُلْطَانَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَھَانَہُ اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)۔

کے نیچے ابوبکرہ رضؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب وہ خطبہ پڑھ رہے تھے اور ان کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔ ابو بلال نے کہا ہمارے اس امیر کو دیکھو جو فاسقوں کے سے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ ابوبکرہؓ نے کہا خاموش رہو! میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص اس بادشاہت کی اہانت کرے گا جس کو خدا نے زمین پر مقرر کیا ہو، خداوند تعالیٰ اس کی اہانت کرے گا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

اگر امیر و حاکم کسی گناہ کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرو

۳۵۲۵/۳۶ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خالق کے گناہ میں مخلوق کی اطاعت درست نہیں۔ (شرح السنۃ)

امیر و حاکم کا انجام

۳۵۲۶/۳۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَمِیْرِ عَشَرَۃٍ اِلَّا یُؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَغْلُوْلًا حَتّٰی یَفُکَّ عَنْہُ الْعَدْلُ اَوْ یُوْبِقَہُ الْجَوْرُ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دس آدمیوں کا بھی حاکم ہوگا اس کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا اس طوق سے اُس کی گردن کو اس کا عدل ہلکا کرے گا اور اس کا ظلم اس کو ہلاک کرے گا۔ (دارمی)

قیامت کے دن امراء و حکام کی حسرتناکی

۳۵۲۷/۳۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْاُمَرَاءِ وَیْلٌ لِّلْعُرَفَاءِ وَیْلٌ لِّلْاُمَنَاءِ لَیَتَمَنَّیَنَّ اَقْوَامٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنَّ نَوَاصِیَھُمْ مُعَلَّقَۃٌ بِالثُّرَیَّا یَتَجَلْجَلُوْنَ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَنَّھُمْ لَمْ یَلُوْا عَمَلًا۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اَنَّ ذَوَائِبَھُمْ کَانَتْ مُعَلَّقَۃً بِالثُّرَیَّا یَتَذَبْذَبُوْنَ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَکُوْنُوْا عُمِّلُوْا عَلٰی شَیْءٍ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے افسوس ہے اُمراء و حُکّام پر افسوس ہے سرداروں اور چودھریوں پر افسوس ہے امینوں پر۔ بہت سے لوگ قیامت کے دن اِس امر کی آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانیاں ثریّا سے باندھ دی جاتیں اور وہ آسمان زمین کے درمیان جھولتے رہتے لیکن ان کو کسی کام کی ولایت و امارت نہیں ملتی (شرح السنۃ)۔ اور احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ان کی چوٹیاں اوجِ ثریّا پر معلّق ہوتیں اور وہ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتے، لیکن کسی چیز پر عامل مقرر نہ کئے گئے ہوتے۔

اکثر چودھری دوزخ میں جائیں گے

۳۵۲۸/۳۹ وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَۃَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰکِنَّ الْعُرَفَاءَ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

غالب قطان رضؓ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سرداری اور چودھراہٹ حق ہے اور لوگوں کے لئے چودھریوں کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن اکثر چودھری دوزخی ہوں گے۔ (ابوداؤد)

احمق سردار و حاکم سے خدا کی پناہ چاہو

۳۵۲۹/۴۰ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيذُكَ بِاللهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أُمَرَاءُ سَيَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ وَأُولَئِكَ يَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت کعب بن عجرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں تجھ کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں بیوقوف لوگوں کی سرداری سے۔ کعبؓ نے عرض کیا۔ سرداری کب ہوگی، کیونکر ہوگی اور وہ کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہؐ! فرمایا یہ امیر اور حاکم میرے بعد ہوں گے اور جو شخص ان کے پاس جائے گا ان کے جھوٹ کو سچا کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے گا۔ وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں اور وہ حوضِ کوثر پر میرے پاس نہ آئیں گے۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ آئے، ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں اور یہ لوگ حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔ (ترمذی۔ نسائی)

سربراہانِ حکومت کی حاشیہ نشینی دین و دنیا کی تباہی کا باعث ہے

۳۵۳۰/۴۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللهِ بُعْدًا۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جنگل میں رہتا ہے بیوقوف اور جاہل ہوتا ہے اور جو شخص شکار کے پیچھے دوڑتا رہتا ہے غافل ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے پاس جاتا آتا ہے فتنہ میں ڈالا جاتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ، جو شخص بادشاہ کے ہاں حاضر باش ہوتا ہے فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ سے قربت ڈھونڈھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے

گمنامی راحت کا باعث ہے اور شہرت، آفت کا باعث

۳۵۳۱/۴۲ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت مقدام بن معدی کربؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مونڈھوں کو تھپک کر فرمایا مقدام رضؓ تو نے فلاح پائی (یعنی کامیاب ہوا) اگر اس حال میں مرا کہ تو حاکم نہ بنا منشی نہ بنا اور کسی کا قسم چودھری مقرر نہ ہوا۔ (ابوداؤد)

لوگوں سے خلاف شرع محصول ٹیکس وصول کرنے والا حاکم جنت سے محروم رہے گا

۳۵۳۲/۴۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِي الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکس والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ مکس والے سے حضورؐ کی مراد وہ شخص ہے جو لوگوں سے خلافِ شرع محصول وصول کرتا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ دارمی)

امام عادل کی فضیلت

۳۵۳۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَقْرَبَھُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَشَدَّ ھُمْ عَذَابًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَّاَبْعَدَھُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں محبوب تر اور مرتبہ میں سب سے قریب امام عادل ہوگا اور خدا کے نزدیک قیامت کے دن تمام لوگوں میں بدترین اور مرتبہ میں پست و ذلیل ظالم حاکم ہوگا۔ (ترمذی)

(یہ حدیث حسن غریب ہے)

ظالم حاکم کے سامنے حق گوئی سب سے بہتر جہاد ہے

۳۵۳۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِھَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ)۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حکمران کے صالح مشیر کار اس کی فلاح کا باعث ہوتے ہیں

۳۵۳۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِالْاَمِیْرِ خَیْرًا جَعَلَ لَہٗ وَزِیْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِیَ ذَکَّرَہٗ وَاِنْ ذَکَرَ اَعَانَہٗ وَاِذَا اَرَادَ بِہٖ غَیْرَ ذٰلِکَ جَعَلَ لَہٗ وَزِیْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِیَ لَمْ یُذَکِّرْہُ وَاِنْ ذَکَرَ لَمْ یُعِنْہُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب خداوند تعالیٰ کسی امیر یا حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے ایک سچا وزیر مقرر کرتا ہے کہ امیر کسی بات کو بھول جاتا ہے تو وزیر اس بات کو یاد دلاتا ہے اور بات کو یاد رکھتا ہے تو وزیر اس کی مدد کرتا ہے اور جب خداوند تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو برا وزیر دیتا ہے کہ اگر امیر کسی بات کو بھول جاتا ہے تو وزیر اس کو یاد نہیں دلاتا اور بات کو یاد رکھتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا۔

رعایا کے تئیں حکمران کا شک و شبہ عام انتشار و بددلی کا باعث ہے

۳۵۳۶ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَمِیْرَ اِذَا ابْتَغَی الرِّیْبَۃَ فِی النَّاسِ اَفْسَدَھُمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم جب لوگوں میں شک و شبہ کی بات ڈھونڈھتا ہے تو لوگوں کو خراب کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۵۳۷ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَّھُمْ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تو لوگوں کی چھپی ہوئی باتوں کو ڈھونڈھے گا تو ان کو خراب کرے گا۔ (بیہقی)

حق تلفی کرنے والے حکمرانوں کے خلاف تلوار اٹھانے سے صبر کرنا بہتر ہے

۳۵۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِّنْ بَعْدِي يَسْتَاْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ قُلْتُ اَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَيْفِي عَلٰى عَاتِقِي ثُمَّ اَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ قَالَ اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِي۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

بعد تم اپنے اماموں (یعنی حاکموں) کے ساتھ کس طرح بسر کرو گے جب وہ کافروں سے خراج اور جزیہ لیں گے (اور مستحق لوگوں کو نہ دیں گے۔ اس حالت میں تم صبر کرو گے یا ان سے لڑو گے؟) میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اپنی تلوار کو اپنے کاندھے پر رکھوں گا پھر قتال کروں گا حتیٰ کہ میں آپ سے جا ملوں۔ آپ نے فرمایا کیا اس سے اچھی بات میں تجھ کو نہ بتلا دوں، تو صبر کر جب تک کہ مجھ سے جا ملے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

امام عادل کی فضیلت

۳۵۳۹/۵۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ وَاِذَا سُئِلُوْهُ بَذَلُوْهُ وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ۔

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو قیامت کے دن خدا کے سایہ میں سب سے پہلے کون لوگ جائیں گے؟ صحابہ رضہ نے عرض کیا۔ اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا وہ لوگ عرش الٰہی کے سایے میں سب سے پہلے جائیں گے جن سے حق بات کہی جائے تو وہ اس کو قبول کرلیں (یعنی وہ امیر اور حاکم جو حق بات کو سنیں اور قبول کریں) اور جب ان سے حق کا مطالبہ کیا جائے تو وہ خرچ کریں اور لوگوں پر اس طرح حکم کریں جس طرح اپنے اوپر حکومت کی جاتی ہے (یعنی لوگوں پر اس طرح حکم کریں جس طرح اپنی ذات پر حکم کرتے ہیں)۔ (احمد)

حکمرانوں کے ظلم سے آنحضرتؐ کا خوف

۳۵۴۰/۵۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثَةٌ اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدَرِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رضہ بن سمرہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے اپنی امت کے لئے میں تین باتوں سے ڈرتا ہوں (کہ کہیں وہ ان سے گمراہی میں نہ پڑ جائیں) ایک تو چاند کی منازل کے حساب سے بارش کا طلب کرنا۔ دوسرے بادشاہ کا ظلم کرنا۔ تیسرے تقدیر کا جھٹلانا۔ (احمد)

بلاوجہ نہ توامین بنو اور نہ حاکم بنو

۳۵۴۱/۵۲ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَيَّامٍ اِعْقِلْ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِي سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهٖ وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْاَلَنَّ اَحَدًا شَيْئًا وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ابوذر چھ روز بعد میں تجھ سے ایک بات کہوں گا اس پر خوب غور کرلے جب ساتواں دن ہوا تو آپ نے فرمایا میں تجھ کو خدا سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں ظاہر اور باطن میں اور جب تو کسی کے ساتھ کوئی برائی کرے، تو اس کے ساتھ نیکی بھی کر (اس لئے کہ نیکی برائی کو مٹا دیتی ہے) اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگ اگرچہ تیرا کوڑا ہی گر پڑے (یعنی تیرا کوڑا بھی گر جائے تو کسی سے نہ مانگ) اور کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھ اور دو شخصوں کے درمیان فیصلہ وحکم نہ کر (احمد)

حکمراں کے حق میں حکومت کے تین تدریجی مرحلے

۳۵۴۲/۵۳ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ یَّلِیْ اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوْلًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَدُهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ اَوْ اَوْبَقَهٗ اِثْمُهٗ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَّاٰخِرُهَا خِزْیٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابی امامہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دس آدمیوں یا زیادہ کا حاکم ہو اس کو خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی گردن میں طوق پڑا ہوگا اور اس کا ہاتھ گردن میں بندھا ہوگا اس مصیبت سے اس کو اس کی نیکی (یعنی عدل و احسان) چھڑائے گی اور اس کا گناہ اس کو ہلاک کرے گا۔ امارت کی ابتدا ملامت ہے اس کا درمیان ندامت و پشیمانی اور اس کا آخر قیامت کے اندر ذلت و رسوائی۔ (احمد)

حضرت معاویہ کے حق میں آنحضرت کی پیشن گوئی

۳۵۴۳/۵۴ وَعَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مُعَاوِیَةُ اِنْ وُلِّیْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّیْ مُبْتَلًی بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اُبْتُلِیْتُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت معاویہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے معاویہ! اگر تجھ کو کسی کام کا والی و حاکم مقرر کیا جائے تو تو خدا سے ڈر اور انصاف کر معاویہ رض کا بیان ہے کہ ہمیشہ میں خیال کرتا رہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بموجب میں ضرور کسی کام میں مبتلا کیا جاؤں گا۔ یہاں تک کہ میں مبتلا ہوا (یعنی حکومت ملی)۔ (احمد)

آنے والے زمانے کے بارے میں ایک پیشن گوئی

۳۵۴۴/۵۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَّاْسِ السَّبْعِیْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْیَانِ رَوَی الْاَحَادِیْثَ السِّتَّةَ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ حَدِیْثَ مُعَاوِیَةَ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم خدا کے ذریعہ پناہ مانگو ستر سال کے آغاز سے اور بچوں کی سرداری و امارت سے۔ (بیہقی۔ احمد)

جیسے عمل کرو گے ویسے ہی حکمراں مقرر ہوں گے

۳۵۴۵/۵۶ وَعَنْ یَحْیَی بْنِ هَاشِمٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ یُؤَمَّرُ عَلَیْكُمْ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ

یحییٰ بن ہاشم، یونس بن ابی اسحاق سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جیسے تم ہو گے ویسے ہی تمہارے سردار مقرر کئے جائیں گے۔ (بیہقی)

بادشاہ روئے زمین پر خدا کا سایہ ہوتا ہے

۳۵۴۶/۵۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یَاْوِیْ اِلَیْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَی الرَّعِیَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَیْهِ الْاِصْرُ وَعَلَی الرَّعِیَّةِ الصَّبْرُ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بادشاہ زمین میں خدا کا سایہ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے ہر مظلوم بندہ اس کے ہاں پناہ حاصل کرتا ہے پھر جب وہ عدل و انصاف کرتا ہے تو اس کو ثواب ملتا ہے اور رعیت پر اس کا شکر واجب ہوتا ہے اور جب ظلم کرتا ہے اس پر گناہ ہوتا ہے اور رعیت پر صبر لازم ہوتا ہے۔ (بیہقی)

قیامت کے دن سب سے بلند مرتبہ نرم خو اور عادل حکمراں ہو گا

۳۵۴۷/۵۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَّاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالےٰ کے نزدیک قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے خدا کے بندوں میں سب سے بہتر عادل اور نرمی کرنے والا حاکم ہے اور بدترین شخص سختی کرنے والا ظالم حاکم ہے۔ (بیہقی)

کسی مسلمان کو محض ڈرانا دھمکانا بھی عذاب کا سزا وار کرتا ہے

۳۵۴۸/۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُّخِيْفُهٗ اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَرِوَايَتُهٗ ضَعِيْفٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی طرف ایسی نظر سے دیکھے کہ وہ اس سے ڈر جائے یا ڈرانے والی نظر سے دیکھے تو قیامت کے دن خداوند تعالےٰ اس کو ڈرائے گا۔ یہ چاروں حدیثیں بیہقی نے روایت کی ہیں اور بیہقی کہتے ہیں یحیٰی بن ہاشم کی حدیث منقطع اور ضعیف ہے۔

حکمران کے ظلم پر اس کو برا بھلا کہنے کی بجائے اپنے اعمال درست کرو

۳۵۴۹/۶۰ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّاْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنْ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَیْ اَكْفِيَكُمْ مُلُوْكَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِی الْحِلْيَةِ۔)

حضرت ابو درداء رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں کوئی معبود میرے سوا عبادت کے قابل نہیں میں بادشاہوں کا مالک ہوں اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور بندے جب کہ میری اطاعت کرتے ہیں پھیر دیتا ہوں میں بادشاہوں کے دلوں کو ان کی طرف رحمت وشفقت کے ساتھ۔ اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دلوں کو ان کے لئے بنا دیتا ہوں سخت وغضب ناک پھر جب برے بادشاہ ان کو بڑی سزا دیں تو اس وقت وہ اپنے آپ کو بادشاہوں کے لئے بددعا میں مشغول نہ کریں بلکہ میرے ذکر میں مشغول ہوں اور عاجزی وزاری کریں تاکہ میں تمہارے بادشاہوں کے شر سے تم کو بچاؤں۔ (حلیہ)

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيْرِ رعیت پر آسانی و نرمی کرنے کا بیان

فصل اوّل

حکمران کو اپنی رعایا کے ساتھ نرم روی اختیار کرنی چاہیئے

۳۵۵۰/۱ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحابؓ میں سے کسی کو کسی کام پر مامور کرکے بھیجتے تو فرماتے لوگوں کو

بَعْضِ اَمْرِہٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خوشخبری دو نفرت نہ دلاؤ۔ آسانی کرو اور دشواری میں نہ ڈالو۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۵۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے حاکمو!) تم (رعیت پر) آسانی کرو دشواری میں نہ ڈالو، تسکین دو نفرت نہ پیدا کرو۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۵۲ وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی بردہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے دادا ابو موسیٰؓ اور معاذؓ کو یمن بھیجا (یعنی امیر و حاکم بناکر) اور فرمایا آسانی کرنا مشکل میں نہ ڈالنا خوشخبری دینا نفرت نہ پیدا کرنا، اور دونوں متحد و متفق رہنا اختلاف نہ کرنا۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن عہد شکن کی رسوائی

۳۵۵۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عہد توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا یا نشان کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی کا نشان ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۵۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ہر عہد شکن کا ایک نشان ہوگا جس سے اس کو شناخت کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۵۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ہر عہد شکن کا نشان اس کے سرینوں کے قریب کھڑا ہوگا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہر عہد شکن کا نشان قیامت کے دن اس کی عہد شکنی کے موافق بلند کیا جائے گا (یعنی جیسی عہد شکنی ہوگی ویسا ہی نشان اونچا یا نیچا ہوگا) خبردار کوئی عہد شکن، عہد شکنی کے اعتبار سے امام عام سے بڑا نہیں (یعنی حاکم عام کی عہد شکنی سب سے بڑی عہد شکنی ہے) (مسلم)

فصل دوم

رعایا کی ضروریات پوری نہ کرنے والے حکمراں کے بارے میں وعید

۳۵۵۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ

حضرت عمرو بن مرّہ رضؓ کہتے ہیں انھوں نے معاویہؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جس شخص کو خداوند تعالیٰ مسلمانوں کے کسی کام کا والی و حاکم بنائے اور وہ ان کی حاجت، ضرورت مطلب اور افلاس سے چشم پوشی کرے تو خداوند تعالیٰ اس کی حاجت مطلب اور افلاس سے چشم پوشی کرے گا (یہ سُنکر) حضرت معاویہؓ نے ایک آدمی مقرر کیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات پر نظر رکھے اور ان کو پورا کرتا ہے

التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَلِاَحْمَدَ اَغْلَقَ اللّٰہُ اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِہٖ وَحَاجَتِہٖ وَمَسْکَنَتِہٖ (ابوداؤد، ترمذی۔ اور احمد کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بند کردے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، ضرورت اور افلاس پر آسمان کے دروازوں کو)۔

فصل سوم

رعایا پر اپنے دروازے بند رکھنے والے حاکم پر رحمت خداوندی کے دروازے بند ہوں گے

۳۵۵۷ عَنْ اَبِی الشَّمَاخِ الْاَزْدِیِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَہٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتٰی مُعَاوِیَۃَ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ وُّلِیَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَیْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَہٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِی الْحَاجَۃِ اَغْلَقَ اللّٰہُ دُوْنَہٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِہٖ عِنْدَ حَاجَتِہٖ وَفَقْرِہٖ اَفْقَرَ مَا یَکُوْنُ عَلَیْہِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

حضرت شماخ ازدی رضی اللہ عنہ اپنے چچازاد بھائی سے روایت کرتے ہیں جو صحابی ہیں انھوں نے بیان کیا کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص کو لوگوں کے کسی کام پر مامور کیا گیا ہو اور پھر اس نے اپنے دروازے کو مسلمانوں کے لئے یا مظلوم یا حاجتمندوں پر بند کر دیا ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازوں کو اس کی ضرورت و حاجت اور مفلسی کے وقت بند کر لے گا۔ خصوصًا جب کہ وہ بہت زیادہ محتاج ہوگا۔ (بیہقی)

اپنے حکام کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہدایات

۳۵۵۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَہٗ شَرَطَ عَلَیْہِمْ اَنْ لَّا تَرْکَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْکُلُوْا نَقِیًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِیْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَکُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَدْ حَلَّتْ بِکُمُ الْعُقُوْبَۃُ ثُمَّ یُشَیِّعُہُمْ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ جب اپنے عمال (حکام) کو روانہ کرتے تو ان سے یہ شرط کر لیتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا میدہ نہ کھانا، باریک کپڑا نہ پہننا اور اپنے دروازے کو حاجتمندوں پر بند نہ کرنا۔ اگر تم ان سے کوئی بات کروگے تو تم سزا کے مستحق ہو جاؤ گے اس کے بعد حضرت عمران رضی اللہ عنہ کو کچھ دور تک پہنچانے تشریف لے جاتے۔ (بیہقی)

بَابُ الْعَمَلِ فِی الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْہُ

حکمرانی کرنے اور حکمرانی سے ڈرنے کا بیان

فصل اول

غصہ کی حالت میں کسی قضیہ کا فیصلہ نہ کیا جائے

۳۵۵۹ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَھُوَ غَضْبَانُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جب کہ حاکم غیظ و غضب میں ہو تو دو آدمیوں کے معاملے میں فیصلہ نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

قاضی کو اجتہاد کا اختیار ہے

۳۵۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَکَمَ ..... الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ وَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَھَدَ وَاَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نے فرمایا ہے جب حاکم حکم لگانے پر آمادہ ہو تو اجتہاد کرے (یعنی معاملہ پر خوب غور و خوض کرے اور کتاب اللہ و احادیث کو پیش نظر رکھے) اگر اس کا فیصلہ حق بجانب نہ ہوگا یعنی فیصلہ میں غلطی ہوگی تو ایک اجر ملے گا یعنی حاکم فیصلہ کرنے میں پوری کوشش کرے اگر اس کا فیصلہ درست ہوگا تو دوہرا ثواب ملے گا اور کوشش کے بعد بھی فیصلہ میں غلطی ہوئی تو ایک اجر ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

منصب قضاء ایک ابتلاء ہے

۳۵۶۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو لوگوں کا قاضی (حاکم) بنایا گیا گویا اس کو بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

قاضی بننے کی خواہش نہ کرو

۳۵۶۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَاءَ وَسَأَلَ وُکِلَ اِلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اُکْرِہَ عَلَیْہِ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مَلَکًا یُّسَدِّدُہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص منصب قضا کا خواستگار ہو اور بادشاہ یا خلیفہ سے اس کو طلب کرے وہ گویا اپنے آپ کو اس منصب کے حوالہ کر دیتا ہے اور جس شخص کو یہ منصب زبردستی دیا جاتا ہے خداوند تعالیٰ اس کی مدد کے لئے ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو اس کے کاموں کو درست رکھتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

جنتی اور دوزخی قاضی

۳۵۶۳ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ وَّاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَھُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھْلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قضا کا منصب تین قسم کا ہوتا ہے جن میں سے ایک جنت میں اور دو دوزخ میں جاتے ہیں۔ جنت میں وہ حاکم جائیگا جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا اور جس نے حق کو پہچانا اور فیصلہ میں ظلم کیا وہ دوزخ میں جائے گا اور جس نے لوگوں کے درمیان اپنی جہالت سے فیصلہ کیا اور حق کو نہ پہچانا وہ بھی دوزخ میں جائے گا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۵۶۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی یَنَالَہٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُہٗ جَوْرَہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُہٗ عَدْلَہٗ فَلَہُ النَّارُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے مسلمانوں کی حکومت و امارت طلب کی اور وہ اس کو مل گئی اور پھر اس کا انصاف اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کو جنت ملے گی اور جس کا ظلم اس کے انصاف پر غالب رہا اس کے لئے دوزخ ہے۔ (ابوداؤد)

قیاس اور اجتہاد برحق ہے

۳۵۲۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ اَجْتَھِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَ الدَّارِمِیُّ)۔

حضرت معاذ بن جبل رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو دریافت کیا جب کوئی معاملہ تیرے سامنے آئے گا تو کس طرح اس میں فیصلہ کرے گا؟ عرض کیا۔ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا۔ فرمایا اگر کتاب اللہ میں اس بات کو نہ پائے تو عرض کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق فیصلہ کروں گا۔ فرمایا اگر سنت رسول میں بھی وہ بات نہ ملے؟ عرض کیا اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اجتہاد میں کوتاہی نہ کروں گا معاذ کہتے ہیں یہ سُنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے رسول اللہ م کو اس امر کی توفیق دی کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا رسول م راضی ہے۔

(ترمذی۔ ابو داؤد۔ دارمی)

مدعا علیہ کا بیان سنے بغیر مدعی کے حق میں فیصلہ نہ کیا جائے

۳۵۲۶ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ قَاضِیًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُرْسِلُنِیْ وَاَنَا حَدِیْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَھْدِیْ قَلْبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ اِذَا تَقَاضٰی اِلَیْکَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یَّتَبَیَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَعْدُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عامل بنا کر یمن بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ م آپ مجھ کو حاکم بنا کر بھیج رہے ہیں میں نوجوان ہوں اور حکومت کرنے کا طریقہ بھی مجھ کو معلوم نہیں ہے آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ تیرے دل کی رہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا اس کے بعد آپ نے فرمایا جب دو شخص کوئی معاملہ لے کر تیرے پاس آئیں تو تو پہلے شخص یعنی مدعی کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کے بیان کو نہ سُن لے اس لئے کہ مدعا علیہ کا بیان تجھ کو حکم دینے میں مدد دے گا حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے حضور م کی دعا کے بعد کسی معاملہ کے اندر فیصلہ کرنے میں شک نہیں کیا۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

قیامت کے دن ظالم حاکم کا انجام

۳۵۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاکِمٍ یَحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَلَکٌ اٰخِذٌ بِقَفَاہُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِہٖ اَلْقَاہُ فِیْ مَھْوَاۃٍ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر وہ حاکم جو لوگوں پر حکومت کرتا ہے قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کی گدی پکڑے گا پھر فرشتہ آسمان کی طرف دیکھے گا (یعنی خدا سے حکم طلب کرے گا) اگر خداوند تعالیٰ حکم دے گا کہ اس کو ڈال دے تو وہ اس کو دوزخ کے گڑھے میں ڈال دے گا جس کا پھیلاؤ چالیس برس کی راہ کا ہوگا۔

(احمد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

قیامت کے دن قاضی کی حسرتناک آرزو

۳۵۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاتِيَنَّ عَلَی الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَتَمَنّٰی اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَةٍ قَطُّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انصاف پسند حاکم قیامت کے دن اس امر کی آرزو کرے گا کہ کاش اس نے دو شخصوں کے درمیان ایک کھجور کے نزاع کا فیصلہ بھی نہ کیا ہوتا (یعنی معمولی سی بات کا فیصلہ)۔ (احمد)

عادل و منصف قاضی کو حق تعالیٰ کی توفیق و تائید حاصل رہتی ہے

۳۵۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطٰنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاِذَا جَارَ وَكَلَهٗ اِلٰی نَفْسِهٖ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قاضی (حاکم) کے ساتھ خداوند تعالیٰ کی توفیق و تائید ہوتی ہے جب تک وہ ظلم نہیں کرتا لیکن جب وہ ظلم کرنے لگتا ہے تو خدا تعالیٰ کی تائید و توفیق الگ ہو جاتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۳۵۷۰ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُسْلِمًا وَّيَهُوْدِيًّا اِخْتَصَمَا اِلٰی عُمَرَ فَرَاَی الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ فَقَضٰی لَهٗ عُمَرُ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ اَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ يَّقْضِيْ بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكٌ وَّعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُّسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ ایک یہودی اور ایک مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنا جھگڑا لے کر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کے دعوے کو درست مانا اور اس کے حق میں فیصلہ دیدیا یہودی نے کہا قسم ہے خدا تعالیٰ کی آپ نے حق کے موافق فیصلہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ایک دُرّہ مارا اور کہا تجھ کو کیوں کر معلوم ہوا کہ فیصلہ حق کے موافق کیا گیا۔ اس نے عرض کیا قسم ہے خدا کی توراۃ میں ہم نے دیکھا ہے کہ جو حاکم حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اس کے دائیں بائیں دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے کاموں کو درست کرتے اور اس کو حق کی توفیق دیتے ہیں جب تک کہ وہ حق پرست رہتا ہے اور جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ (مالک)

منصب قضا قبول کرنے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا انکار

۳۵۷۱ وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا اَقْضِيْ

ابن موہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا لوگوں کے درمیان حکم کر (یعنی قاضی و حاکم بن کر) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المؤمنین مجھ کو تو اس کام سے معاف رکھئے۔ عثمان نے کہا تم اس کو کیوں برا سمجھتے ہو؟ حالانکہ تمہارے والد حکومت کرتے تھے (یعنی ایام خلافت کے سوا بھی) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص حاکم یا قاضی ہوا اور انصاف کے کام کرے اس کو مناسب ہے کہ وہ اس منصب سے علیحدہ ہو جانے (یعنی برابر چھوٹ جائے کہ اس سے نہ کوئی فائدہ حاصل کرے اور نہ نقصان نہ ثواب پائے اور نہ عذاب) اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے اس معاملہ میں

بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ فَقَالَ إِنَّ أَبِيْ لَوْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشْكَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَأَلَ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنِّيْ لَا أَجِدُ مَنْ أَسْأَلُهُ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيْمٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيْذُوْهُ وَإِنِّيْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تَجْعَلَنِيْ قَاضِيًا فَأَعْفَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَا تُخْبِرْ أَحَدًا۔

کوئی گفتگو نہیں کی۔ (ترمذی) اور رزین کی روایت میں جو نافع سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے عرض کیا اے امیر المومنین میں دو آدمیوں پر بھی حکومت نہیں کرونگا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تمہارے والد تو حکم کرتے تھے عرض کیا میرے والد کو اس معاملہ میں جو دشواری پیش آتی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرلیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دشواری پیش آتی تھی تو آپ جبرئیلؑ سے دریافت فرمایا کرتے تھے لیکن میں کس سے دریافت کروں گا اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالے کے ساتھ پناہ مانگی اس نے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور یہ سنا ہے کہ جو شخص خدا کے ذریعہ پناہ مانگے اس کو پناہ دو اور میں خدا کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تم مجھ کو قاضی مقرر کرو۔ عثمانؓ نے ابن عمرؓ کو معاف کردیا اور فرمایا کسی کو اس سے آگاہ نہ کرنا۔ (ورنہ اور لوگ بھی آمادہ نہ ہوں گے)۔

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

حکام کی تنخواہوں اور حکام کو ہدایا دینے کا بیان

فصل اول

بارگاہ رسالت سے مال کی تقسیم

۳۵۷۲ (۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُعْطِيْكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ تو میں تم کو دیتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں جس جگہ مجھ کو رکھنے کا حکم دیا گیا ہے میں وہاں چیز کو پہنچا دیتا ہوں (یعنی مال کی تقسیم میں) اپنی مرضی سے نہیں کرتا جس کو دینے کا حکم ہوتا ہے اس کو دے دیتا ہوں۔ (بخاری)

قومی خزانے اور بیت المال میں ناحق تصرف کرنے والوں کے بارے میں وعید

۳۵۷۳ (۲) وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت خولہ انصاریہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہت سے آدمی خدا تعالیٰ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں (یعنی زکوٰۃ اور غنیمت اور بیت المال کے مال میں) ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے قیامت کے دن۔ (بخاری)

امام وقت بیت المال سے اپنی تنخواہ لینے کا حق دار ہے

۳۵۷۴ (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ إِنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے کہا میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کے مصارف

تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَ يَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے لئے کافی تھا اب میں مسلمانوں کی خدمت میں مشغول کیا گیا ہوں اس لئے ابوبکر کے اہل و عیال بیت المال سے کھائیں گے اور ابوبکر رضی مسلمانوں کے لئے اس مال میں کام کریگا (یعنی مال کو حاصل کرنے اور خرچ کرنے کی خدمت انجام دے گا)۔ (بخاری)

فصل دوم

تنخواہ سے زیادہ لینا خیانت ہے

۳۵۷۵ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت بریدہ رضی کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا اور اس کو اس کام کی اجرت (یعنی تنخواہ) معین کر دی اس کے بعد اگر وہ کچھ لے گا یعنی سرکاری مال میں سے تنخواہ سے زیادہ لے گا تو یہ خیانت ہے۔ (ابو داؤد)

عامل کی اجرت

۳۵۷۶ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عمر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مجھ کو عامل بنایا گیا اور اس کی اجرت مجھ کو دی گئی۔ (ابو داؤد)

حضرت معاذ رضی کو ہدایت

۳۵۷۷ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِيْ اِثْرِيْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَّمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (عامل بنا کر) یمن بھیجا جب میں روانہ ہو گیا تو میرے پیچھے ایک آدمی کو (بلانے کے لئے) بھیجا جب میں واپس ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو معلوم ہے میں نے تجھ کو دوبارہ کیوں بلایا ہے (میں نے یہ کہنے کو بلایا ہے کہ) تو میری اجازت کے بغیر کچھ نہ لے (اس لئے) کہ اس طرح لینا خیانت ہے۔ (جو شخص خیانت کریگا قیامت کے دن وہ چیز لے کر آئے گا جس میں خیانت کی ہے۔ میں نے تجھ کو یہی کہنے کے لئے بلایا تھا اب تو اپنے کام پر جا۔ (ترمذی)

بلا تنخواہ حاکم کے مصارف کا بیت المال کفیل ہوگا

۳۵۷۸ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَسْكَنًا فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت مستورد بن شداد رضی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ہمارا عامل ہو اس کو چاہیئے کہ (اگر اس کے پاس بیوی نہ ہو تو) ایک بیوی حاصل کر لے اور خادم نہ ہو تو ایک خادم خرید لے اور گھر نہ ہو تو ایک گھر خرید لے (یہ اس صورت میں ہے جب کہ عامل کی تنخواہ مقرر نہ ہو اور اس کے مصارف کا کفیل بیت المال ہو اس صورت میں اس قسم کے تمام مصارف کا کفیل بیت المال ہوگا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کے سوا وہ جو کچھ لے گا وہ خیانت میں داخل ہے۔ (ابو داؤد)

قومی محاصل و بیت المال میں خیانت نہ کرو

۳۵۷۹ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عدی بن عمیرہ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِّلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ غَالٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُوْلُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فَمَا أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

ہے لے لوگو جو شخص تم میں سے کسی کام پر عامل مقرر کیا جائے اور وہ ہم سے اس کام کے حاصل (آمدنی) میں سے سوئی برابر یا اس سے زیادہ چھپائے وہ خائن ہے اور قیامت کے دن وہ اس خیانت کی ہوئی چیز کو لائے گا (یہ سنکر) ایک انصاری نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ اپنا کام مجھ سے واپس لے لیجئے (یعنی آپ نے مجھ کو جو کام دیا ہے اس کو واپس کر لیجئے) آپ نے فرمایا یہ کیوں۔ عرض کیا میں نے آپ سے ایسا ایسا سنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اب بھی یہی کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم کسی کام پر عامل مقرر کریں وہ اس کی آمدنی کا جزو کل (یعنی تھوڑا اور بہت) سب لے آئے اور اس میں سے جس قدر دیا جائے وہ اس کو لے لے اور جو نہ دیا جائے اس سے باز رہے۔ (مسلم ابو داؤد)

رشوت دینے لینے پر آنحضرت کی لعنت

۳۵۸۰/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے (ابو داؤد ابن ماجہ) ترمذی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور احمد اور بیہقی نے ثوبان سے۔ اور بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ رائش پر بھی لعنت فرمائی ہے یعنی اس شخص پر جو رشوت لینے والے اور دینے والے کے درمیان رشوت کا واسطہ ہو۔

حلال ذرائع سے کمایا ہوا مال اچھی چیز ہے

۳۵۸۱/۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو إِنِّيْ أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللهُ وَيُغْنِمُكَ وَأَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِنَ الْمَالِ وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ وَفِيْ رِوَايَتِهِ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ۔

حضرت عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس کہلا کر بھیجا کہ تو اپنے ہتھیاروں اور کپڑوں کو اٹھا لے اور پھر میرے پاس آجا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وضو فرما رہے تھے۔ مجھ کو دیکھ کر فرمایا۔ عمرو میں نے تجھ کو اس لئے بلایا ہے کہ میں تجھ کو ایک سمت بھیجوں خداوند تعالیٰ تجھ کو سلامت رکھے اور مال غنیمت دے اور کچھ مال میں تجھ کو بھی دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ہجرت (یعنی ترک وطن) مال کی خواہش سے نہ تھی بلکہ میری ہجرت صرف خدا اور خدا کے رسول کے لئے تھی۔ آپ نے فرمایا نیک بخت آدمی کے لئے اچھا مال اچھی چیز ہے۔

فصل سوم

سفارش کرنے والا کوئی ہدیہ و تحفہ قبول نہ کرے

۳۵۸۲/۱۱ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابی امامہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

جو شخص کسی حاکم یا امیر سے کسی کی سفارش کرے اور پھر اس حاکم کو ہدیہ بھیجے اور وہ اس ہدیہ کو قبول کرلے تو اس کا یہ فعل ایسا ہے گویا کہ وہ سود کے ایک بڑے دروازہ میں داخل ہوا (ابوداؤد) اور روایت کی احمد سے اسی طرح کہ نیک آدمی کے لئے اچھا ہی مال اچھی چیز ہے۔

بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

نزاعی معاملات اور شہادتوں کا بیان

فصل اوّل

مدعی کا دعویٰ گواہوں کے بغیر معتبر نہیں

۳۵۸۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّ اَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ شَرْحِهٖ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَاءَ فِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَ الْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر لوگوں کو محض دعوے ہی پر ان کا مُدعا دے دیا جائے تو بہت سے لوگ اپنے آدمیوں کے خون اور مال کا دعویٰ کرنے لگیں لیکن مدعا علیہ پر قسم بھی ہے (یعنی صرف مدعی کا بیان ہی کافی نہیں ہے بلکہ مُدعا علیہ سے قسم بھی لینا ضروری ہے (مسلم) اور بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مدّعی کے ذمّہ گواہ ہیں اور قسم اس شخص پر ہے جو انکار کرے۔

عدالت میں جھوٹی قسم کھانے والے کے بارے میں وعید

۳۵۸۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قسم کھائے کسی چیز پر مقید ہو کر (یعنی حاکم کی عدالت میں محبوس ہو کر) اور وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو کر اس حلف سے کسی مسلمان کا مال حاصل کرلے تو وہ قیامت کے دن خدا تعالےٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ خدا تعالےٰ اس پر غضبناک ہوگا چنانچہ خداوند تعالےٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الآخرہ۔ (بخاری ومسلم)

۳۵۸۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے اس کے لئے خدا تعالیٰ نے دوزخ کو واجب کر دیا اور جنت اس پر حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہی ہو؟ فرمایا اگرچہ پیلو کے

قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

درخت کی ایک لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

مدعی کو ہدایت

۳۵۸۶ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلمہ رضہ کہتی ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں ایک انسان ہوں اور تم اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور تم میں سے ممکن ہے بعض شخص ایسا ہو جو دلیل کے ساتھ خوب تقریر کرسکے اور میں حکم دیتا ہوں اِس بیان پر جو سُنتا ہوں پس وہ شخص جس کے حق میں فیصلہ کروں اور حقیقت میں وہ چیز جس کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے بھائی کی ہو تو وہ اُس کو نہ لے ایسی صورت میں گویا اس کے لئے دوزخ کی آگ کے ایک ٹکڑے کا فیصلہ کرتا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

ناحق مقدمہ بازی کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۵۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ کے نزدیک بدترین اور مبغوض ترین شخص وہ ہے جو ناحق بہت زیادہ جھگڑنے والا ہے۔ (بخاری ومسلم)

کیا مدعی ایک گواہ اور ایک قسم کے ذریعہ اپنا دعویٰ ثابت کرسکتا ہے

۳۵۸۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک معاملہ میں) حکم دیا قسم اور ایک گواہ پر۔ (مسلم)

مدعا علیہ کی قسم کا اعتبار کیا جائے خواہ وہ حقیقت میں جھوٹی ہی ہو

۳۵۸۹ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرموت کا رہنے والا اور ایک شخص قبیلہ کندہ کا دونوں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس شخص نے میری زمین کو غصب کرلیا ہے۔ کندی نے عرض کیا وہ میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اُس پر اس کا کوئی حق نہیں ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں اس نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اچھا تو اب مدعا علیہ کی قسم تیرے لئے کافی ہے۔ حضرمی نے عرض کیا یا رسُول اللہؐ وہ تو ایک فاجر شخص ہے حلف کی پرواہ نہیں اور کسی چیز سے اس کو پرہیز نہیں ہے آپؐ نے فرمایا تیرے لئے اس سے صرف قسم ہی لی جاتی ہے چنانچہ کندی قسم کھانے کے لئے آگے بڑھا۔ آپؐ نے فرمایا اگر یہ شخص دوسرے کے مال پر قسم کھالے گا صرف اِس لئے کہ زبردستی اُس کے مال کو ہضم کرجائے تو وہ خدا تعالےٰ سے اِس حال میں ملے گا کہ خدا تعالےٰ اس سے بیزار ہوگا۔ (مسلم)

جھوٹا دعویٰ کرنے والے کا ٹھکانہ دوزخ ہے

۳۵۹۰ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے پس وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ (مسلم)

بہترین گواہ کون ہے!

۳۵۹۱ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تم کو بہترین گواہوں کا پتہ بتلادوں۔ بہترین گواہ وہ ہیں جو دریافت کرنے سے پہلے گواہی دیں اور حق بات کہیں (مسلم)

جھوٹی گواہی دینے والوں کے بارے میں پیشین گوئی

۳۵۹۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَیَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین لوگوں کا میرا قرن ہے پھر وہ لوگ جو اُن کے متصل ہیں اور اس کے بعد وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں۔ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے (یعنی بہترین لوگ میرے زمانہ کے لوگ ہیں (صحابہ رض) پھر ان کے بعد کے لوگ (تابعین رح) اور پھر ان کے بعد کے (تبع تابعین) اور اس کے بعد کا زمانہ اعتبار کے قابل نہیں۔ (بخاری ومسلم)

قسم کے لئے قرعہ ڈالنے کا ذکر

۳۵۹۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْهَمَ بَیْنَهُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّهُمْ یَحْلِفُ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم پر قسم کو پیش کیا اس قوم نے قسم کھانے میں جلدی کی۔ آپ نے فرمایا ان میں قرعہ ڈالا جائے کہ کونسا ان میں قسم کھائے۔ (بخاری)

فصل دوم

گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ اور قسم کھانا مدعا علیہ کے ذمہ ہے۔

۳۵۹۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

عمرو بن شعیب رح اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گواہ مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم مدعا علیہ پر۔ (ترمذی)

اگر ایک ہی چیز کے دو مدعی ہوں تو وہ چیز ان میں تقسیم کر دی جائے

۳۵۹۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلَیْهِ فِیْ مَوَارِیْثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَیِّنَةٌ اِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَیْتُ لَهٗ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان دو شخصوں کا واقعہ بیان کرتی ہیں جو اپنا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے میراث کا معاملہ تھا اور دونوں میں سے کسی کا کوئی گواہ نہ تھا صرف

بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ وَاحِدٌ مِّنْكُمَا صَاحِبَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَاْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

دعوے ہی دعویٰ تھا۔ آپ نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا تم میں سے میں جس کے لئے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کردوں (یعنی جس کے حق میں فیصلہ کیا گیا ہو، وہ اس کا نہ ہو دوسرے کا ہو) تو میرا یہ فیصلہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہو گا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے یہ عرض کیا، یا رسول اللہ میرا حق میرے ساتھی کے لئے ہے (یعنی میں اپنا دعوے ترک کرتا ہوں میرا حق بھی میرے ساتھی کو دیدیجئے) آپ نے فرمایا نہیں اس طرح نہیں بلکہ تم دونوں اس چیز کو آپس میں تقسیم کرلو اور تقسیم کرنے میں انصاف کو پیش نظر رکھو اور جب اس چیز کے دو حصے کرلو تو دونوں حصوں میں قرعہ ڈالو اور پھر تم میں سے ہر ایک دوسرے کو اپنا وہ حق معاف کردے جو اس کی طرف چلا گیا ہو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ حکم میں اپنی رائے سے کرتا ہوں اور اس معاملہ میں مجھ پر وحی نہیں اتری ہے۔ (ابوداؤد)

قابض کے حق میں فیصلہ

۳۵۹۶/۱۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً وَّاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيِّنَةَ بِاَنَّهَا دَابَّتُهٗ نَتَجَهَا فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهٖ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رض کہتے ہیں کہ دو شخصوں نے ایک جانور کی بابت دعویٰ کیا اور دونوں میں سے ہر ایک نے اس کے گواہ پیش کردیئے کہ یہ جانور اس کا ہے جس نے اس کو جنایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور اس شخص کو دیدیا جس کے قبضہ میں تھا۔ (شرح السنۃ)

دو مدعیوں کے درمیان متنازعہ مال کی تقسیم

۳۵۹۷/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو شخصوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور دونوں نے دو دو گواہ پیش کئے۔ رسول اللہ صلے نے اونٹ کو دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا۔ (ابوداؤد) اور ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور دونوں میں سے کسی نے کوئی گواہ پیش نہیں کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو دونوں کے حوالے کردیا۔

۳۵۹۸/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِيْ دَابَّةٍ وَّلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ دو آدمیوں کا ایک جانور پر جھگڑا ہوا اور دونوں کے پاس گواہ نہ تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کھانے پر قرعہ ڈال لو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مدعا علیہ کی قسم؟

۳۵۹۹/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهٗ اِحْلِفْ بِاللّٰهِ

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے جس کو قسم دینے کا ارادہ تھا فرمایا (تو اس طرح قسم

اَلَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مَالَہٗ عِنْدَكَ شَیْءٌ یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ۔ (رواہ ابوداؤد)

کھاکر) قسم کھاتا ہوں میں اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس بات پر کہ مدعی پر میرا کوئی حق نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

مدعا علیہ کو حلف کا حق دیا جائے گا خواہ وہ جھوٹا ہی کیوں نہ ہو

۳۶۰۰/۱۸ وَعَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْیَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ بَیِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْیَهُوْدِیِّ اِحْلِفْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا یَحْلِفُ وَیَذْهَبُ بِمَالِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا (الآیۃ) (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

حضرت اشعث بن قیس رض کہتے ہیں کہ ایک زمین میرے اور ایک یہودی کے پاس مشترک تھی یہودی نے میرا حصہ دینے سے انکار کردیا میں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا تو قسم کھا! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب یہ قسم کھالے گا اور میرا مال لیجائیگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا (الآخرآیۃ) (ابوداؤد - ابن ماجہ)

جھوٹی قسم کے ذریعہ دوسرے کا مال ہڑپ کرنیوالے کے بارے میں وعید

۳۶۰۱/۱۹ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَرْضٍ مِّنَ الْیَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْهَا اَبُوْ هٰذَا وَهِیَ فِیْ یَدِهٖ قَالَ هَلْ لَكَ بَیِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهٗ وَاللّٰهِ مَا یَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْهَا اَبُوْهُ فَتَهَیَّاَ الْكِنْدِیُّ لِلْیَمِیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْتَطِعُ اَحَدٌ مَالًا بِیَمِیْنٍ اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِیُّ هِیَ اَرْضُهٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت اشعث بن قیس رض کہتے ہیں کہ ایک کندی اور ایک حضرمی کے درمیان یمن کی ایک زمین پر جھگڑا ہوا اور دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرمی نے کہا یا رسول اللہ اس کے باپ نے مجھ سے میری زمین کو چھین لیا ہے اب وہ اس کے قبضہ میں ہے آپ نے پوچھا تیرا کوئی گواہ ہے؟ عرض کیا نہیں۔ لیکن میں اس طرح قسم لوں گا کہ قسم ہے خدا تعالیٰ کی وہ نہیں جانتا کہ یہ زمین میری ہے۔ میرے باپ نے اس زمین کو اس سے چھین لیا ہے۔ کندی قسم کھانے کے لئے تیار ہوگیا، آپ نے فرمایا جو شخص قسم کھاکر کسی کا مال اپنے قبضہ میں کرے وہ خداوند تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔ کندی نے (یہ وعید سنکر) کہا یہ زمین اسی کی ہے۔ (ابوداؤد)

جھوٹی قسم کھانا ایک بڑا گناہ ہے

۳۶۰۲/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ یَمِیْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِیْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِیْ قَلْبِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب۔)

حضرت عبداللہ بن انیس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گناہوں میں سب سے بڑے گناہ یہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ باپ ماں کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا اور جس شخص نے مقید ہوکر خدا کی قسم کھائی اور اس میں مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ بولا تو اس کے دل میں قیامت تک کے لئے ایک داغ لگا دیا جاتا ہے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۳۶۰۳/۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِیْ هٰذَا عَلٰی یَمِیْنٍ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھاتا ہے اگرچہ وہ ایک سبز مسواک ہی کے لئے ہو وہ دوزخ کی آگ میں اپنی جگہ تیار کرتا ہے یا آپ

مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

لئے یہ الفاظ فرمائے یا اس کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے"۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے

۳۶۰۴ وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَيْمَنَ ابْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ)

حضرت خریم بن فاتک رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر آپ کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے جھوٹی گواہی شرک باللہ کے برابر کی گئی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ یعنی بتوں کی پرستش کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹ بولنے سے بچو اور باطل سے حق کی جانب رجوع کرو اور خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ احمد اور ترمذی نے یہ حدیث ایمن ابن خریم سے روایت کی ہے لیکن ابن ماجہ نے آیت کا ذکر نہیں کیا)

کن لوگوں کی گواہی کا اعتبار نہیں

۳۶۰۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادِ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان لوگوں کی گواہی معتبر و جائز نہیں ہے: خیانت کرنیوالا مرد اور خیانت کرنے والی عورت۔ جس شخص پر تہمت کی حد لگائی گئی ہو۔ دشمن کی اگرچہ وہ بھائی ہو۔ اس غلام کی جس کو کسی نے آزاد کر دیا ہو اور وہ بتلائے کہ دوسرے شخص نے اس کو آزاد کیا ہے۔ اس شخص کی جو اپنے نسب کو دوسرے سے ملائے۔ اس شخص کی جو گھر والوں کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہو۔ (ترمذی اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی منکر الحدیث ہے)۔

۳۶۰۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا زَانٍ وَّلَا زَانِيَةٍ وَّلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عمرو بن شعیب رض اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خائن مرد اور خائن عورت کی شہادت جائز نہیں ہے نہ زانی مرد اور نہ زانیہ عورت کی نہ دشمن کی دشمن برادر نہ اس شخص کی جو کسی کے ساتھ کھانے میں شریک ہو۔ (مثلاً غلام خادم یا قریبی عزیز)۔ (ابوداؤد)

شہری کے حق میں یا اس کے خلاف جنگلی کی شہادت قبول ہوگی یا نہیں

۳۶۰۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شہر کے رہنے والے کے خلاف دیہاتی کی گواہی جائز نہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اپنے معاملے مقدمہ میں دانائی اور ہوشیاری کو ملحوظ رکھو

۳۶۰۸/۲۶ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عوف بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان حکم دیا جس کے خلاف حکم دیا گیا تھا اُس نے واپس جاتے ہوئے کہا مجھ کو میرا اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوند تعالیٰ عجز و نادانی پر ملامت کرتا ہے تجھ پر ہوشیاری اور احتیاط لازم ہے اگر دبای ہمہ احتیاط و ہوشیاری) تو عاجز ہو جائے تو یہ کہہ مجھ کو میرا اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ (ابوداؤد)

ملزم کو قید کرنا شرعی سزا ہے

۳۶۰۹/۲۷ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ)

حضرت بہز بن حکیم رضؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تہمت کے الزام میں ایک شخص کو قید کر دیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ اور نسائی نے اس کے آخر میں یہ زیادہ لکھا ہے کہ پھر اس کو چھوڑ دیا)۔

فصل سوم

مدعی اور مدعا علیہ دونوں حاکم کے سامنے موجود رہیں

۳۶۱۰/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ دونوں فریق (مدعی اور مدعا علیہ) حاکم کے سامنے بیٹھیں۔ (احمد۔ ابوداؤد)

كِتَابُ الْجِهَادِ — جہاد کا بیان

فصلِ اوّل

کون سا جہاد افضل ہے

۳۶۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا نماز ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے خواہ وہ خدا کی راہ میں جہاد کرے خواہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے (یعنی جہاد نہ کرے) صحابہؓ نے عرض کیا کیا ہم لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں؟ آپؐ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، اُن کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان

سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فاصلہ ہے۔ جب تم خدا سے جنت مانگو تو جنت الفردوس کو مانگو اس لئے کہ وہ جنت کا درمیانی اور اعلیٰ حصہ ہے اور اس کے اوپر خدا تعالیٰ کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلی ہیں (بخاری)

۳۶۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ .... الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی راہ میں لڑنے والا ایسا ہے جیسا کہ روزے رکھنے والا اعبادت گزار اور قرآن خوان جو کبھی روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے سے نہیں تھکتا جب تک کہ وہ جہاد سے واپس نہ آئے۔ (بخاری ومسلم)

جہاد کرنے والوں کی فضیلت

۳۶۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرنے) نکلے تو خدا اس کا ضامن ہو گیا اس کو (میدان جنگ میں) اس کا ایمان لے گیا اور میرے رسولوں کی تصدیق میں اس کو یا تو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کروں گا یا (شہید ہو جانے پر) اس کو جنت میں داخل کروں گا (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ کا جذبۂ جہاد اور شوق شہادت

۳۶۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھ کو اس کا خیال نہ ہوتا کہ بہت سے مسلمان مجھ سے جدا ہو کر ناخوش ہوں گے تو میں کبھی کسی جہاد سے پیچھے نہ رہتا اور خدا کی راہ میں جہاد کرتا اور چونکہ میرے پاس کافی سواری نہیں ہے (اس لئے میں تمام مسلمانوں کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا) اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔ (بخاری ومسلم)

جہاد میں معمولی درجہ کی شرکت بھی دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے

۳۶۱۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری (یعنی محافظت) دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (بخاری ومسلم)

۳۶۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو یا شام کو خدا کی راہ میں جانا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (بخاری ومسلم)

جہاد میں ایک دن اور ایک رات کی چوکیداری ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے بہتر ہے

۳۶۱۷ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّ قِيَامِهِ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَ اُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَ اَمِنَ الْفَتَّانَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمان فارسی رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے ایک دن اور ایک رات کی چوکیداری خدا کی راہ میں (ایام جہاد میں) ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے بہتر ہے اور اگر وہ چوکیداری کی خدمت انجام دیتا ہوا مارا جائے تو اس کے اس عمل کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے جس میں وہ مشغول تھا یعنی اس کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے) اور اس کو جنت سے رزق ملتا رہتا ہے اور فتنہ میں ڈالنے والے (یعنی عذابِ قبر کے فرشتے یا دجال یا شیطان) سے امن میں رہتا ہے۔ (مسلم)

جہاد میں شرکت دوزخ سے محفوظ رکھنے کی ضامن ہے

۳۶۱۸ وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو عبس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس بندے کے پاؤں خدا کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں پھر ان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوتی۔ (بخاری)

کافر کو مارنے والے مجاہد کے بارے میں ایک خاص بشارت

۳۶۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّ قَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کافر اور کافر کا مارنے والا دوزخ میں کبھی یکجا نہیں ہوتے (یعنی کافر کو مارنے والا کبھی دوزخ میں نہیں جاتا)۔ (مسلم)

بہترین زندگی کونسی ہے۔

۳۶۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لوگوں میں بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو اور جب خوف و فریاد کی آواز سُنے فوراً اس کی طرف دوڑ جائے اور تلاش کرے قتل اور موت کو (یعنی دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے دوڑے اور درجۂ شہادت حاصل کرنے کے لئے اپنی موت کو تلاش کرے) جہاں اس کے خیال میں یہ چیزیں ہوں اور پھر اس شخص کی بہترین زندگی ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں رہتا ہو یا کسی وادی میں، اور نماز پڑھتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو، یہاں تک کہ وہ موت سے ہم کنار ہو جائے یہ شخص لوگوں میں صرف بھلائی سے زندگی بسر کرتا ہے۔ (مسلم)

مجاہد کا سامان جنگ تیار کرنا اور اہل و عیال کی نگہبانی کی فضیلت

۳۶۲۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

حضرت زید بن خالد رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے کسی جہاد کرنے والے کا سامان درست کر دیا اس نے

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَ مَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ فَقَدْ غَزَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

گویا جہاد ہی کیا اور جو شخص جہاد کرنے والے کے اہل و عیال کا خدمت گزار بنا اس نے بھی گویا جہاد ہی کیا (یعنی ان دونوں کاموں کا ثواب جہاد کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

مجاہدین کی عورتوں کے احترام کا حکم

۳۶۲۲ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُرْمَۃُ نِسَاءِ الْمُجَاھِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَۃِ اُمَّھَاتِھِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ اَھْلِہٖ فَیَخُوْنُہٗ فِیْھِمْ اِلَّا وُقِفَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِہٖ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّکُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجاہدوں کی عورتوں کی حرمت ان عورتوں کی حرمت کے مقابلے میں جن کے شوہر جہاد کو نہیں گئے ہیں ماؤں کی حرمت کے برابر ہے اور جو شخص جہاد کو نہ جائے بلکہ مجاہدوں کے گھر والوں کی خبرگیری کرے اور خبرگیری میں خیانت کرے (یعنی کسی مجاہد کی رشتہ دار عورت کو بری نظر سے دیکھے) اس کو قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا جس کے گھر والوں میں اس نے خیانت کی ہے اور وہ مجاہد اس کے نیک اعمال میں سے جس قدر چاہے گا لے لیگا (ایسی حالت میں) تمہارا کیا خیال ہے (یعنی وہ مجاہد اس کے نیک اعمال کو لے لیگا یا نہیں)

جہاد میں مالی مدد کرنے کی فضیلت

۳۶۲۳ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَۃٍ مَّخْطُوْمَۃٍ فَقَالَ ھٰذِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکَ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سَبْعُ مِائَۃِ نَاقَۃٍ کُلُّھَا مَخْطُوْمَۃٌ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابومسعود انصاری رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص مہار ڈالی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یہ اونٹنی خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اس کے بدلے میں تجھ کو سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور ان سب کے مہار پڑی ہوگی۔ (مسلم)

مجاہد کے گھر بار کی نگہبانی کرنے کی فضیلت

۳۶۲۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ مِنْ ھُذَیْلٍ فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَھُمَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ ہذیل کی شاخ بنی لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا اور فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی لشکر میں جائے (یعنی ہر قبیلہ میں سے آدھے آدمی جائیں اور ثواب سب کو یکساں ملے گا۔ (مسلم)

ہمیشہ امت محمدی کی کوئی نہ کوئی جماعت برسر جہاد رہے گی

۳۶۲۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّبْرَحَ ھٰذَا الدِّیْنُ قَائِمًا یُّقَاتِلُ عَلَیْہِ عِصَابَۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرۃ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت (کہیں نہ کہیں) ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ (مسلم)۔

خدا کی راہ میں زخمی ہونے والا مجاہد قیامت کے دن اسی حال میں اٹھے گا

۳۶۲۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) زخمی کیا جائے اور اللہ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تعالیٰ خوب جانتا ہے اس کو جو اس کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا اس خون کا رنگ تو خون کا سا رنگ ہوگا لیکن بُو مشک کی ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

شہادت کی فضیلت

۳۶۲۷/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص دُنیا میں اس خیال سے واپس آنے کو پسند نہ کرے گا کہ زمین میں جو کچھ ہے اس کو پھر مل جائے مگر شہید اس کی آرزو کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور دس مرتبہ مارا جائے اس لئے کہ وہ شہادت کی عظمت اور ثواب کو جانتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

شہداء کی حیات بعد الموت کے بارے میں آیتہ کریمہ کی تفسیر

۳۶۲۸/۱۸ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ، اَلْاٰيَةَ۔ قَالَ اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُّتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يَّسْاَلُوْا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَّيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مسروق رضؓ کہتے ہیں ہم نے عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے اس آیت کے معنی دریافت کئے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الخ جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کو تم مُردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے ابن مسعود رضؓ نے کہا ہم نے اس کے معنی رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کئے تو آپ نے فرمایا ان کی رُوحیں سبز پرندوں کے جسم میں ہیں اور ان کے لئے عرشِ الٰہی کے نیچے قندیلیں لٹکائی گئی ہیں وہ بہشت میں سے جہاں سے اُن کا جی چاہے میوہ کھاتے ہیں اور پھر قندیلوں میں چلے جاتے ہیں اور پروردگار ان کی طرف جھانکتا ہے اور فرماتا ہے تم کو کسی چیز کی خواہش ہے وہ عرض کرتے ہیں ہم کس چیز کی خواہش کریں جہاں سے ہمارا جی چاہتا ہے جنت سے میوے کھاتے ہیں خدا وند تعالیٰ تین مرتبہ اسی طرح پوچھتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ بار بار ہم سے پوچھا جاتا ہے تو وہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ ہماری رُوحوں کو پھر ہمارے جسموں میں واپس کر دیا جائے تاکہ تیری راہ میں ہم پھر جہاد و قتال کریں اور دوبارہ شہید ہوں۔ جب خداوند تعالیٰ دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی حاجت نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

جہاد حقوق العباد کے علاوہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے

۳۶۲۹/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا اور خدا تعالیٰ پر

وَالْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ یُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَا فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَیُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ایمان لانا بہترین اعمال میں سے ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ اگر میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو خدا کی راہ میں مارا گیا اس حال میں کہ تو صبر کرنے والا ثواب کا طلب کرنیوالا ہے۔ دشمن کے مقابلہ پر جانیوالا اگر پیٹھ پھیرنیوالا نہ ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے شخص تو نے کیا کہا؟ اس نے عرض کیا (میں نے کہا کہ) اگر میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا آپ کے خیال میں میرے گناہ دور کئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو صبر کرنے والا ثواب کا طالب اور آگے بڑھنے والا ہو پیچھے ہٹنے والا نہ ہو مگر قرض معاف نہیں کیا جاتا، مجھ سے جبرئیلؑ نے یہی کہا۔ (مسلم)

۳۶۳۰ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)
۲۰

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی راہ میں مارا جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے مگر قرض کو نہیں (مسلم)

وہ قاتل و مقتول جو جنت میں جائیں گے

۳۶۳۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَکُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُ ھٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْتَشْھَدُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)
۲۱

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالٰی دو شخصوں پر ہنستا ہے جن میں سے ایک شخص دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں ایک تو ان میں سے خداتعالٰی کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور شہید ہوتا ہے پھر خداوند تعالٰی قاتل کو توبہ کی توفیق مرحمت فرماتا ہے (یعنی وہ کفر سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہے) اور پھر جہاد میں شہید ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

شہادت کی طلب صادق کی فضیلت

۳۶۳۲ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الشَّھَادَۃَ بِصِدْقٍ بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)
۲۲

حضرت سہل بن حنیف رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خداوند تعالٰی سے سچے دل سے شہادت کو طلب کرتا ہے اللہ تعالٰی اس کو شہید کا مرتبہ عنایت فرما دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ (مسلم)

شہداء کا مسکن فردوس اعلیٰ

۳۶۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَھِیَ اُمُّ حَارِثَۃَ بْنِ سُرَاقَۃَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَۃَ وَکَانَ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَہٗ سَھْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ کَانَ فِی الْجَنَّۃِ صَبَرْتُ وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ
۲۳

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ براءؓ کی بیٹی اور حارثہ بن سراقہ رضہ کی ماں ربیع رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے خدا کے نبیؐ! کیا آپ حارثہ کا حال مجھ سے بیان نہیں کریں گے؟ حارثہ بدر کی لڑائی میں شہید ہوئے تھے اور ایک نامعلوم شخص کا تیر ان کو آکر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہیں تو صبر کروں اور اگر کسی اور جگہ

اِجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہوں تو رونے کی کوشش کروں (یعنی خوب روؤں) آپ نے فرمایا! حارثہ کی ماں! جنت میں بہت سے باغ ہیں اور تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔ (بخاری)

شہید کی منزل جنت ہے

۳۶۳۴/۲۴ وَعَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِي إِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور بدر میں مشرکوں سے پہلے پہنچ گئے اور پھر مشرک لوگ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے مجاہدین کو مخاطب کرکے فرمایا جنت کے راستہ پر کھڑے ہو جاؤ ہاں اس جنت کے جس کا عرض آسمان و زمین کی مانند ہے۔ عمیرؓ بن حمام نے (یہ سنکر) کہا خوب خوب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے یہ الفاظ کیوں کہے؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے خدا کی میرا اور کوئی مقصد ان الفاظ سے نہیں ہے بلکہ میں یہ آرزو رکھتا ہوں کہ میں جنت والا ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا تو جنتی ہے راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد عمیرؓ نے اپنے ترکش سے کھجوریں نکالیں اور ان کو کھانا شروع کیا اور کہا اگر میں ان کھجوروں کو دوبارہ کھانے تک زندہ رہا تو یہ ایک طویل زندگی ہوگی یہ کہہ کر اس نے باقی کھجوروں کو پھینک دیا اور پھر مشرکوں سے لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

شہداء کی اقسام

۳۶۳۵/۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے میں سے شہید کس کو مانتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! جو شخص خدا کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا اس صورت میں تو میری امت کے اندر شہیدوں کی تعداد بہت تھوڑی رہ جائے گی (آگاہ ہو کر) جو شخص خدا کی راہ میں مارا جائے شہید ہے اور جو شخص (اپنی موت) مرے خدا کی راہ میں شہید ہے اور جو شخص طاعون میں مرے شہید ہے اور جو شخص پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے۔ (مسلم)

مجاہد کے اجر کی تقسیم

۳۶۳۶/۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاد کرنے والی جو جماعت یا جہاد کرنے والا جو لشکر جہاد کرے مال غنیمت پائے اور پھر صحیح و سلامت واپس آجائے اس نے دو

تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْسَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تہائی اجر پانے میں عجلت کی اور جو جہاد کرنے والی جماعت یا جہاد کرنے والا لشکر غنیمت کا مال لائے اور زخمی کیا جائے یا مارا جائے اس نے اپنے اجر کو کامل کر لیا۔ (مسلم)

جس مومن کے دل میں جذبۂ جہاد نہ ہو وہ منافق کی طرح ہے

۳۶۳۷/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مرا اور جہاد نہ کیا اور جہاد کا خیال بھی کبھی دل میں نہ لایا اس کی موت ایک قسم کے نفاق پر ہوئی۔ (رواہ مسلم)

حقیقی مجاہد کون ہے

۳۶۳۸/۲۸ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ایک شخص تو اس لئے لڑتا ہے کہ مالِ غنیمت پائے اور ایک شخص لڑتا ہے شہرت و ناموری حاصل کرنے کے لئے اور ایک شخص اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کی عزت اور مرتبہ کو دیکھیں ان میں سے کون خدا کی راہ میں لڑنے والا ہے آپ نے فرمایا وہ شخص خدا کی راہ میں لڑنے والا ہے جو خدا کے دین کو بلند کرنے کے لئے لڑے (بخاری و مسلم)

عذر کی بنا پر جہاد میں نہ جانے والے کا حکم

۳۶۳۹/۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا تم میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اس سفر میں نہ تو تمہارے ساتھ چلے ہیں اور نہ کسی وادی کو انھوں نے عبور کیا ہے مگر با ایں ہمہ وہ تمہارے ساتھ ہیں' اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ با ایں ہمہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ ہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ با ایں ہمہ وہ ثواب میں تمہارے شریک ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اور وہ لوگ مدینہ ہی میں ہیں (یعنی ہمارے ساتھ جہاد کو نہیں گئے تب بھی وہ ثواب میں شریک ہیں) فرمایا وہ مدینہ میں ہیں اور عذر نے ان کو تمہارے ساتھ جانے سے روکا ہے۔ (بخاری) اور مسلم نے یہ حدیث جابرؓ سے روایت کی ہے

ماں باپ کی خدمت کا درجہ؟

۳۶۴۰/۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَهٗ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے اس سے پوچھا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ عرض کیا' ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کے پاس رہ اور جہاد کر (یعنی ان کی خدمت کر کہ جہاد کے برابر ثواب رکھتی ہے)۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے اس سے یہ فرمایا اپنے ماں باپ کے پاس واپس جا اور اچھی طرح ان کی خدمت کر۔

فتح مکہ کے بعد ہجرت کی فرضیت ختم ہو گئی

۳۶۴۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد اور نیت ہے پس جب تم کو جہاد کے لئے بلایا جائے تو تم سب اپنے گھروں سے نکل پڑو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

دین کی سربلندی کے لئے امت محمدی کو کوئی نہ کوئی جماعت ہمیشہ برسر جہاد رہے گی

۳۶۴۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق کی حمایت میں لڑتی رہے گی اور ہر قوم اس سے دشمنی کرے گی وہ اس پر غالب رہے گی یہانتک کہ اس امت کے آخری لوگ مسیح دجال سے لڑیں گے۔ (ابوداؤد)

جہاد میں کسی طرح بھی شرکت نہ کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۶۴۳ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے نہ تو جہاد کیا نہ جہاد کرنے والوں کا سامان درست کیا اور نہ مجاہدین کے اہل وعیال کی خبر گیری کی، اس کو قیامت سے پہلے خداوند تعالےٰ کسی سخت مصیبت میں مبتلا کرے گا۔ (ابوداؤد)

جان و مال اور زبان کے ذریعہ جہاد کا حکم

۳۶۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مشرکین سے اپنی جان و مال اور زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

جنت کے وارث؟

۳۶۴۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کو پھیلاؤ (یعنی ہر شخص کو سلام کرو) کھانا کھلاؤ اور کافروں کا سر توڑو بہشت کے وارث بنائے جاؤ گے۔

(ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

جہاد میں پاسبانی کی فضیلت

۳۶۴۶ وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُّخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْمٰى لَهُ عَمَلُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

حضرت فضالہ بن عبید رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر شخص کا عمل مرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے مگر اس شخص کا عمل جو خدا کی راہ میں محافظت کرتا ہوا مرے اس شخص کے عمل کا ثواب قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے بھی مامون رہتا

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ)۔

ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) اور دارمی نے اسے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے۔

جہاد میں شرکت کرنے والے کی فضیلت

۳۶۴۷/۳۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُوَاقَ نَاقَۃٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ نُکِبَ نَکْبَۃً فَاِنَّھَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَغْزَرِ مَا کَانَتْ لَوْنُھَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُھَا الْمِسْکُ وَمَنْ خَرَجَ بِہٖ خُرَاجٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنَّ عَلَیْہِ طَابَعُ الشُّھَدَاءِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)۔

حضرت معاذ بن جبل رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں تھوڑی دیر بھی لڑا اس کے لئے جنّت واجب ہوگئی اور جو شخص خدا کی راہ میں زخمی کیا گیا یا زخم کی تکلیف میں مبتلا کیا گیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا زخم تازہ ہوگا خون کا رنگ زعفرانی ہوگا اور بو مشک کی ہوگی اور جس شخص کے بدن میں خدا کی راہ میں پھوڑا نکلا تو اس پھوڑے پر یا پھوڑے والے پر شہیدوں کی علامت ہوگی جس سے اس کو شناخت کیا جائے گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

جہاد میں اپنا مال واسباب خرچ کرنے کی فضیلت

۳۶۴۸/۳۸ وَعَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ بِسَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)۔

حضرت خُریم رضہ بن فاتک کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا کی راہ میں (یعنی جہاد میں) کچھ خرچ کرے اس کے اصل حساب میں سات سَو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی)

۳۶۴۹/۳۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمِنْحَۃُ خَادِمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمِنْحَۃُ خَادِمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ طَرُوْقَۃُ فَحْلٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوامامہ رضہ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین صدقہ خدا کی راہ میں خیمہ کا سایہ ہے (یعنی مجاہد یا حاجی کو خیمہ دینا) اور بہترین صدقہ خدا کی راہ میں خادم کا دینا ہے اور بہترین صدقہ خدا کی راہ میں ایسی اونٹنی کا دینا ہے جو جوان ہو۔ (ترمذی)

مجاہد کی فضیلت

۳۶۵۰/۴۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَ مَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ عَلٰی عَبْدٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)۔ وَزَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ اُخْرٰی فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جو خدا کے خوف سے رویا ہو جب تک کہ دُوہا ہوا دُودھ تھنوں میں واپس نہ جائے (یعنی جس طرح دودھ کا واپس جانا محال ہے اسی طرح اس شخص کا دوزخ میں جانا محال ہے) اور راہِ خدا میں بندہ کے جسم کا غبار اور دوزخ کا دُھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے (یعنی مجاہد دوزخ میں نہ جائے گا۔ (ترمذی) اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان کے نتھنوں میں خدا کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دُھواں جمع نہ ہوگا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ بندہ کے پیٹ میں خدا کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہوگا اور بخل و ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے۔

۳۶۵۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی ایک آنکھ وہ جو خدا کے خوف سے روئی اور دوسری آنکھ وہ جس نے خدا کی راہ میں نگہبانی کرتے رات گزاری۔ (ترمذی)

جہاد کی برتری و فضیلت

۳۶۵۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص پہاڑی درہ سے گزرا جس میں شیریں پانی کا چشمہ تھا اس کو یہ چشمہ بہت پسند آیا اور اس نے دل میں کہا کاش میں لوگوں کو چھوڑ دوں اور اس درّہ میں آرہوں۔ پھر اس بات کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو اس لئے کہ خدا کی راہ میں تمہارا قیام کرنا گھر میں ستر برس نماز پڑھنے سے بہتر ہے کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ خداوند کریم تم کو پورے طور پر بخش دے اور جنت میں تم کو داخل کردے تم خدا کی راہ میں لڑو اس لئے کہ جو شخص تھوڑی دیر بھی خدا کی راہ میں لڑتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ (ترمذی)

جہاد میں پاسبانی کی فضیلت

۳۶۵۳ وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عثمان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی راہ میں (کافروں کی سرحد پر) ایک دن کی نگہبانی ہزار دن کی عبادت سے بہتر ہے، سوائے اس دن کے۔ (ترمذی۔ نسائی)

شہداء ابتدا ہی جنت میں داخل کئے جائیں گے

۳۶۵۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَّعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ وَّعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے سامنے تین قسم کے وہ آدمی پیش کئے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک تو ان میں شہید ہے دوسرا حرام سے بچنے والا اور سوال نہ کرنے والا تیسرا وہ غلام جس نے خدا کی عبادت خوبی کے ساتھ کی اور اپنے مالک کا بھی خیر خواہ رہا۔ (ترمذی)

افضل مجاہد و افضل شہید

۳۶۵۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيْلَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَيُّ

حضرت عبداللہ بن حبشی کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا طویل قیام کرنا (نماز کے اعمال میں) پھر پوچھا گیا کونسا صدقہ بہتر ہے؟ فرمایا کوشش کرنا محتاج و فقیر کا یعنی صدقہ دینے کے لئے مفلس و محتاج آدمی کا کوشش کرنا، پھر پوچھا گیا، کونسی ہجرت بہتر ہے؟ فرمایا ان باتوں کو چھوڑنا جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے پھر پوچھا گیا کونسا جہاد بہتر ہے؟ فرمایا جو جہاد مال اور جان کے

اَلْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ۔

ساتھ مشرکوں سے کیا جائے۔ پھر پوچھا گیا کونسا مارا جانا بہتر ہے؟ فرمایا اس شخص کا جس کا خون بہایا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹی جائیں۔ (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اعمال میں کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا ایمان، جس میں کسی قسم کا شک نہ ہو اور جہاد جس میں کسی قسم کی خیانت نہ ہو اور حج مقبول۔ پھر پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا دیر تک قیام کرنا اور باقی حدیث حسب مذکور ہے۔

شہداء پر حق تعالیٰ کے انعامات

۳۶۵۶/۴۶ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے نزدیک شہید کے لئے چھ باتیں ہیں۔ بخشا جائے گا اس کو پہلی ہی مرتبہ (یعنی خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی) دکھایا جائے گا اس کو جنت میں ٹھکانا اس کا (یعنی جان نکلنے کے وقت) محفوظ رہتا ہے وہ عذاب قبر سے امن میں رہتا ہے وہ بڑی گھبراہٹ سے (یعنی دوزخ کے عذاب سے)۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا کہ اس کا یاقوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ اس کے نکاح میں بہتر حوریں بڑی بڑی آنکھوں والی دی جائیں گی۔ اور اس کے عزیزوں میں سے ستر آدمیوں کے لئے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جہاد میں شرکت نہ کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۶۵۷/۴۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر جہاد کا کوئی اثر نہ ہوگا (یعنی اس میں جہاد کی علامت نہ ہوگی) تو وہ گویا اس حال میں خدا سے ملے گا کہ اس میں دینی نقص ہوگا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

شہید، قتل کی اذیت سے محفوظ رہتا ہے

۳۶۵۸/۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شہید قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی کہ تم چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف کو محسوس کرتے ہو۔ (ترمذی۔ دارمی۔ نسائی) (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔)

جہاد میں مومن کا بہنے والا قطرۂ خون خدا کے نزدیک محبوب ترین چیز ہے۔

۳۶۵۹/۴۹ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کو

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)۔

تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان بہت پیارے ہیں ایک تو خدا کے خوف سے نکلا ہوا آنسو کا قطرہ، اور دوسرا اس خون کا قطرہ جو خدا کی راہ میں بہایا جائے اور دو نشانوں میں سے ایک نشان تو وہ ہے جو خدا کی راہ میں زخم یا چوٹ وغیرہ سے آئے اور دوسرا نشان خدا کے فرائض میں سے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدہ وغیرہ کا نشان) (ترمذی)

بلا ضرورت شرعی بحری سفر کی ممانعت

۳۶۶۰/۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص دریا میں سفر نہ کرے مگر حج یا عمرہ کے ارادہ سے یا خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے کہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا۔ (ابوداؤد)

پانی کے سفر میں مرنے والا شہید کا درجہ پائے گا

۳۶۶۱/۵۱ وَعَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دریا کے سفر میں اگر سر گھومنے سے قے ہوجائے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص دریا میں غرق ہوجائے اس کو دو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

جہاد میں کسی بھی طرح مرنے والا شہید ہے

۳۶۶۲/۵۲ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص خدا کی راہ میں (یعنی جہاد وغیرہ کے لئے) نکلا اور مرگیا یا مارا گیا یا اس کے گھوڑے نے اس کو کچل ڈالا یا اس کے اونٹ نے کچل ڈالا یا کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا یا اپنے بستر پر مرگیا یا کسی قسم کی موت میں تو وہ شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے۔ (ابوداؤد)

مجاہد اپنے گھر لوٹ آنے پر بھی جہاد کا ثواب پاتا ہے

۳۶۶۳/۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاد کے بعد جہاد سے واپس آنا جہاد کے مانند ہے (یعنی واپسی کا ثواب بھی جہاد کے برابر ہے)۔ (ابوداؤد)

جاعل کو جہاد کا دوہرا ثواب ملتا ہے

۳۶۶۴/۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غازی (یعنی جہاد کرنے والا) کے لئے اس کے جہاد کا (کامل)

اَلْغَازِیْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) اجر ہے اور جہاد کے لئے مال دینے والے کو مال اور جہاد دونوں کا ثواب ملتا ہے۔ (ابو داؤد)

بلا اجرت جہاد نہ کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۶۶۵/۵۵ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَکُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ یُقْطَعُ عَلَیْکُمْ فِیْھَا بُعُوْثٌ فَیَکْرَہُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَیَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِہٖ ثُمَّ یَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ یَعْرِضُ نَفْسَہٗ عَلَیْھِمْ مَنْ اَکْفِیْہِ بَعْثَ کَذَا اَلَا وَذٰلِکَ الْاَجِیْرُ اِلٰی اٰخِرِ قَطْرَۃٍ مِّنْ دَمِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب تم پر بڑے بڑے شہر فتح کئے جائیں گے اور جمع کئے ہوئے لشکر ہوں گے جن میں سے تمہارے لئے فوجیں معین کی جائیں گی پس ایک شخص جہاد پر بلا معاوضہ جانے کو برا سمجھے گا اور اپنی قوم میں چلا جائے گا تاکہ جہاد میں جانے سے محفوظ رہے پھر وہ قبائل کو تلاش کرے گا اور اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کرکے کہے گا کون ہے جو میری خدمات کو اجرت پر حاصل کرے تاکہ میں ایک لشکر کو کفایت کردوں اور لشکر کی سربراہی اپنے ذمہ لے لوں۔ خبردار یہ شخص مجاہد نہیں ہے مزدور ہے اور اپنے خون کے آخری قطرہ تک مزدور ہی رہیگا۔ (ابو داؤد)

اجرت پر جہاد میں جانے والے کا مسئلہ

۳۶۶۶/۵۶ وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَیْسَ لِیْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ اَجِیْرًا یَکْفِیْنِیْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّیْتُ لَہٗ ثَلٰثَۃَ دَنَانِیْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِیْمَۃٌ اَرَدْتُ اَنْ اُجْرِیَ لَہٗ سَھْمَہٗ فَجِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَہٗ فِیْ غَزْوَتِہٖ ھٰذِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا دَنَانِیْرَہُ الَّتِیْ تَسَمّٰی۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جہاد پر جانے کے لئے آگاہ کیا میں اس وقت بوڑھا تھا اور کوئی خادم میرے پاس نہ تھا میں نے ایک مزدور کو تلاش کیا جو میری خدمت کے لئے کافی ہو چنانچہ مجھ کو ایک شخص مل گیا جس کی خدمت کی اجرت میں نے تین دینار مقرر کردی پھر جب غنیمت کا مال آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ اپنے خدمت گار کا حصہ بھی نکال لوں چنانچہ یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا میں اس غزوہ میں دین و دنیا میں اس کے لئے صرف ان دیناروں کو پاتا ہوں جو تو نے معین کئے ہیں (یعنی مال غنیمت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے)۔ (ابو داؤد)

کسی دنیاوی غرض سے جہاد کرنے والا ثواب سے محروم رہتا ہے

۳۶۶۷/۵۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ یُّرِیْدُ الْجِھَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَھُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْیَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَجْرَ لَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص خدا کی راہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہے لیکن وہ دنیا کے مال اسباب کا خواہشمند ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو کسی قسم کا ثواب نہیں ملے گا۔ (ابو داؤد)

حقیقی جہاد کس کا ہے

۳۶۶۸/۵۸ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰی وَجْہَ اللّٰہِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْکَرِیْمَۃَ وَیَاسَرَ الشَّرِیْکَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَہٗ وَنَبْھَہٗ اَجْرٌ کُلُّہٗ وَ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاد دو قسم کا ہے جس نے خدا کی رضامندی چاہی امام کی اطاعت کی پاک مال اور جان کو خرچ کیا شریک کار سے اچھا سلوک کیا بچتا رہا فساد سے اس کا سونا اور جاگنا سب ثواب ہی ثواب ہے اور جس نے جہاد کیا فخر کے لئے دکھانے اور سنانے

اَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کے لئے اور امام کی نافرمانی کی اور زمین پر فساد کیا تو وہ جہاد سے کوئی بدلہ لے کر واپس نہیں آئے گا۔ (یعنی اس کو کسی قسم کا ثواب نہیں ملے گا) (مالک، ابوداؤد، نسائی)

ناموری کے لئے جہاد کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۶۶۹/۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا وَّاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُّكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُّكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھ کو جہاد سے آگاہ کیجئے (یعنی اس سے کہ کس قسم کا جہاد موجب ثواب ہے) آپؐ نے فرمایا عبداللہ بن عمروؓ اگر لڑے تو اس حال میں کہ صبر کرنے والا ہو اور خدا سے ثواب کا چاہنے والا تو اٹھائے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والا ثواب کا چاہنے والا (جس حال میں تو مرے گا اسی حال میں تجھ کو اٹھایا جائے گا) اور لڑے گا تو دکھانے کے لئے اور فخر کرنے کے لئے تو اٹھائے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ دکھانے والا اور بہت زیادہ چاہنے والا مال اور فخر کو اے عبداللہ بن عمروؓ جس حال میں تو لڑے گا یا مارا جائے گا اللہ تعالیٰ اسی حال میں تجھ کو اٹھائے گا۔ (ابوداؤد)

سرکش امیر کو معزول کر دینا چاہیئے

۳۶۷۰/۶۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِيْ اَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهٗ مَنْ يَّمْضِيْ لِاَمْرِيْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت عقبہ بن مالکؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم اس سے عاجز ہو کہ جب میں کسی شخص کو امیر مقرر کر کے بھیجوں اور وہ میرے احکام کے موافق کام نہ کرے تو اس کو تم معزول کر دو اور اس کی جگہ ایسے آدمی مقرر کر دو جو میرے حکم کے موافق کام کرے (ابوداؤد) اور فضالہ کی حدیث "المجاہد" کتاب الایمان میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل سوم

اسلام میں رہبانیت کی گنجائش نہیں

۳۶۷۱/۶۱ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ وَّبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ بِاَنْ يُّقِيْمَ فِيْهِ وَيَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنِّيْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَمَقَامُ اَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے ایک شخص (ہم میں سے) ایک غار پر گزرا جس میں پانی تھا اور کچھ سبزی (اس کو دیکھ کر) اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں یہیں رہ جاؤں اور دنیا کو چھوڑ دوں چنانچہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا میں نہ تو یہودیت (پھیلانے) کے لئے بھیجا گیا اور نہ نصرانیت بلکہ دین حنیف دے کر بھیجا گیا ہوں جو آسان دین ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ صبح یا شام کو خدا کی راہ میں جانا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور میدان جنگ کی صف میں یا نماز کی جماعت کی صف میں تم میں سے کسی کی جگہ ساٹھ برس کی نماز سے بہتر ہے۔ (احمد)

جہاد میں اخلاص نیت کا آخری درجہ

۳۶۷۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَمْ یَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَہٗ مَا نَوٰی۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور صرف ایک رسی (کے حاصل کرنے) کا ارادہ کیا تو اس کے لئے وہی چیز ہے جس کا ارادہ کیا۔ (نسائی)

جہاد جنت میں ترقی درجات کا باعث ہے

۳۶۷۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ فَعَجِبَ لَھَا اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ اَعِدْھَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعَادَھَا عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰہُ بِھَا الْعَبْدَ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا کے پروردگار ہونے پر راضی ہوا، اور اسلام کے مذہب ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ابو سعید نے یہ الفاظ سنکر اظہار تعجب کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو پھر ایک مرتبہ میرے سامنے فرمائیے۔ آپ نے پھر ان الفاظ کا اعادہ فرمایا اور پھر ارشاد کیا کہ ایک چیز اور ہے جس کے سبب سے اللہ تعالیٰ بندہ کے لئے جنت میں سو درجے بلند کرتا ہے اور ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے ابو سعید نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا وہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے وہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے وہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ (مسلم)

جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں

۳۶۷۴ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْھَیْئَۃِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ ثُمَّ کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَاَلْقَاہُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِہٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں (یہ سن کر) ایک خستہ حال شخص نے کہا۔ ابو موسیٰ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ الفاظ فرماتے سنا ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں (یہ سنکر) وہ شخص اپنے دوستوں میں چلا آیا اور کہا میں تم کو آخری سلام کہتا ہوں یہ کہہ کر اس نے تلوار کے نیام کو توڑ ڈالا اور پھینکدیا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف روانہ ہوا۔ اس سے لڑا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ (مسلم)

شہداء احد کے بارے میں بشارت

۳۶۷۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ اِنَّہٗ لَمَّا اُصِیْبَ اِخْوَانُکُمْ یَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْھَارَ الْجَنَّۃِ تَاْکُلُ مِنْ ثِمَارِھَا وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَھَبٍ مُعَلَّقَۃٍ فِیْ ظِلِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔ جب تمہارے بھائی احد کے دن شہید کئے گئے تو خداوند تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے جسم میں داخل کر دیا (اب) وہ پرندے جنت کی نہروں پر آتے ہیں جنت کے میووں کو کھاتے ہیں اور سونے کے ان قندیلوں میں آرام حاصل کرتے ہیں جو عرش الٰہی کے نیچے معلق

الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّنَا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ہیں۔ ان شہیدوں نے جب اپنے کھانے پینے اور آرام کرنے کی مسرتوں کو حاصل کیا تو کہا کون ہے جو ہمارے بھائیوں کو ہماری طرف سے یہ پیغام پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت کو حاصل کرنے میں بے پروائی سے کام نہ لیں اور لڑائی کے موقع پر سستی نہ کریں خداوند تعالیٰ نے (اُن کی اس خواہش کو پاکر) کہا کہ میں تمہارے پیام کو تمہارے بھائیوں کے پاس پہنچاؤں گا۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الخ (ابوداؤد)

مومنین کی اعلیٰ جماعت

۳۶۷۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ يَأْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِيْ إِذَا أَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (رواہ احمد)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا میں تین قسم کے مومن ہیں ایک تو وہ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کسی شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوئے اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا (یہ سب سے بہتر مومن ہیں) اور دوسرے وہ جن کے ہاتھوں میں مسلمانوں کے جان ومال محفوظ ہیں اور تیسرے وہ جن کے دل میں طمع کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن وہ اس خواہش کو صرف خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ (احمد)

شہید کی تمنا

۳۶۷۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمِيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ أَبِيْ عَمِيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لِيْ أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ۔ (رواہ النسائی)

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان جس کی روح کو خداوند تعالےٰ قبض کرے اس کی خواہش نہیں کرتا کہ اس کی روح دوبارہ تمہارے پاس آئے اور دنیا مافیہا کی لذتوں کو حاصل کرے سوائے شہید کی روح کے (کہ وہ اس امر کو پسند کرتی ہے کہ دوبارہ دنیا میں جائے اور جہاد کرکے دوبارہ شہادت حاصل کرے) ابن ابی عمیرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں میرا مارا جانا مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں خیمہ والوں (یعنی دیہاتیوں) اور حویلیوں کے رہنے والوں کا حکم بنوں۔ (نسائی)

ہر مومن پر شہید کا اطلاق

۳۶۷۸ وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ۔ (رواہ ابوداؤد)

حسنا۔ بنت معاویہ رض کہتی ہیں کہ مجھ سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جنت میں کون (کون) ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نبی ہوں گے جنت میں شہید ہوں گے اور لڑکے نابالغ خواہ وہ کسی قوم ومذہب کے ہوں) جنت میں ہوں گے اور وہ لڑکی جنت میں ہوگی جس کو زندہ دفن کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد)

جہاد میں مال وجان دونوں سے شرکت کرنے والے کی فضیلت

۳۶۷۹ وَعَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي اُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهِ ذٰلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضؓ، ابی درداءؓ، ابی ہریرہؓ، ابی امامہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، جابر بن عبداللہؓ اور عمران بن حصینؓ سب کے سب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ (یعنی جہاد) میں خرچ کرنے کے لئے مال بھیجے اور خود گھر میں رہے اس کو ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ملیں گے۔ اور جو شخص خود خدا کی راہ میں لڑا اور جہاد میں اپنا مال بھی خرچ کیا اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ملیں گے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ۔

(ابن ماجہ)

شہدا کی قسمیں

۳۶۸۰ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهُ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهُ فَمَا اَدْرِيْ اَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِّنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت فضالہ بن عبید رضؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب سے سُنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ شہید چار قسم کے ہیں ایک تو وہ شخص جو مومن ہو کامل الایمان (جہاد میں جائے) دشمن سے لڑے اور خدا کے وعدہ کو سچ کر دکھائے (یعنی خدا نے جو کامل اور ثوابِ عظیم کا جو وعدہ کیا ہے) یہاں تک کہ (لڑتے لڑتے) مارا جائے یہ وہ شخص ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ اس طرح سر اٹھائیں گے، یہ کہہ کر سر اٹھایا (اس قدر اونچا) کہ ٹوپی گر گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ فضالہ رضؓ نے یہ نہیں بتلایا کہ ٹوپی کس کے سر سے گری حضرت عمر رضؓ کے سر سے یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے اور دوسرا وہ شخص جو مسلمان ہو کامل الایمان (جہاد میں جائے) اور دشمن سے مقابلہ کرے اس حال میں کہ خوف سے وہ یہ محسوس کر رہا ہو گویا اس کے جسم میں خار دار درخت کے کانٹے چبھوئے گئے ہیں یعنی بزدلی ونامردی کے سبب کہ یکایک کسی نامعلوم شخص کا تیر آیا اور اس کو مار ڈالا یہ شخص دوسرے درجے کا شہید ہے تیسرا وہ شخص جو مومن ہو اور اس کے کچھ عمل اچھے کئے ہوں اور کچھ برے (وہ جہاد میں جائے) دشمن سے لڑے اور خدا کی اس بیان کردہ صفت کو سچ کر دکھائے جو اس نے مومن کی بیان فرمائی ہے یعنی یہ کہ مجاہد صابر اور طالب ثواب ہوتا ہے، اور مارا جائے یہ تیسرے درجے کا شہید ہے اور چوتھا وہ شخص جو مومن ہو لیکن اپنی جان پر زیادتی کی ہو (یعنی بہت گناہ کئے ہوں) اور وہ جہاد میں دشمن سے لڑے اور خدا کے وعدہ اور صفت کو سچ کر دکھائے یہاں تک کہ مارا جائے، یہ چوتھے درجہ کا شہید ہے۔ (ترمذی) (ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)

منافق کو جہاد میں شہید بھی ہو جائے تو جنت کا حق دار نہیں ہو گا

۳۶۸۱ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلٰى ثَلٰثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَاُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ اِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عتبہ بن سلمہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ جہاد میں قتل کئے جاتیں ان کی تین قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرے دشمن سے مقابلہ کرے اور لڑے یہاں تک کہ مارا جائے اس شہید کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ وہ شہید ہے جس کے صبر اور تکلیفوں اور مشقتوں پر استقامت کا امتحان کیا گیا ہے یہ شہید خدا کے عرش کے نیچے خدا کے خیمہ میں ہوگا اور انبیاء اس سے صرف درجۂ نبوت میں زیادہ ہوں گے۔ اور دوسرا وہ مومن جس کے اعمال مخلوط ہوں یعنی کچھ اچھے اور کچھ برے وہ اپنی جان اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرے جس وقت دشمن سے سامنا ہو لڑے یہاں تک کہ مارا جائے اس شہید کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ شہادت پاک کرنے والی خصلت ہے جو اس کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیتی ہے اور تلوار گناہوں کو بہت زیادہ محو کرنے والی چیز ہے۔ یہ شہید جس دروازے سے جنت میں جانا چاہے گا چلا جائے گا اور تیسرا شخص وہ منافق ہے جس نے اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کیا جب دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا لڑا (اور خوب لڑا) یہاں تک کہ مارا گیا۔ یہ شخص دوزخ میں جائیگا اس لئے کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔ (دارمی)

جہاد میں پاسبانی کی خدمت انجام دینا بدعملیوں کا کفارہ اور نجات ابدی کا ذریعہ ہے

۳۶۸۲ وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ رَاٰهُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَا عُمَرُ اِنَّكَ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْئَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عائذ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازہ کے ہمراہ تشریف لے چلے (تاکہ اس پر نماز پڑھیں) جب جنازہ کو رکھا گیا تو عمر بن خطاب رض نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز نہ پڑھیے اس لئے کہ یہ شخص فاسق تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اس نے ایک رات خدا کی راہ میں پاسبانی کی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں سے مٹی دی اور پھر فرمایا تیرے دوست واحباب خیال کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اس کے بعد آپ نے عمر رض کو مخاطب کرکے فرمایا۔ عمر رض تجھ سے لوگوں کے اعمال کا سوال نہ کیا جائے گا بلکہ دین اسلام کی بابت پوچھا جائے گا۔ (بیہقی)

بَابُ اِعْدَادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ

سامانِ جہاد اور سامانِ جہاد کی تیاری کا بیان

فصل اوّل

جہاد کے لئے بقدر استطاعت، قوت وطاقت فراہم کرنے کا حکم

۳۶۸۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا ہے کافروں سے لڑنے کے لئے تم جس قدر اپنی قوت کو مضبوط کرسکو کرو۔ خبردار تیر اندازی قوت ہے خبردار قوت تیر اندازی ہے خبردار تیر اندازی قوت ہے (یعنی قرآن مجید میں ما استطعتم من قوۃ کے جو الفاظ آئے ہیں ان سے مراد تیر اندازی کی قوت ہے) (مسلم)

دشمن جس چیز کو اپنی طاقت کا ذریعہ بنائے تم بھی اس میں مہارت حاصل کرو

۳۶۸۴ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب تمہارے لئے روم کو فتح کیا جائیگا اور (روم کے شر سے) خدا تم کو کفایت کریگا پس تم کو چاہئے کہ تم تیروں کے ساتھ کھیلنے میں سستی نہ کرو (یعنی تیر اندازی کی خوب مشق کرو کہ روم والے تیروں کی لڑائی لڑتے ہیں۔) (مسلم)

تیر اندازی کی اہمیت

۳۶۸۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے تیر اندازی کو سیکھا اور پھر اس کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا آپ نے یہ فرمایا اس نے نافرمانی کی۔ (مسلم)

آنحضرت کی طرف سے تیر اندازی کی عملی ترغیب

۳۶۸۶ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ فَقَالُوْا كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی اسلم میں تشریف لے گئے جب کہ وہ لوگ بازار میں تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے آپ نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا اے اولادِ اسمٰعیلؑ (یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے) تیر اندازی کرو۔ تمہارے باپ تیر انداز تھے اور میں فلاں فریق کے ساتھ ہوں (یعنی ایک فریق کا نام لے کر بتایا) پھر دوسرے فریق نے تیر اندازی چھوڑ دی یعنی تیر پھینکنے سے ہاتھ روک لیا۔ آپ نے پوچھا تم کو کیا ہوا۔ انھوں نے عرض کیا ہم اس حالت میں کیوں کر تیر اندازی کرسکتے ہیں جب آپ اس فریق کے ساتھ ہیں آپ نے فرمایا تم تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بخاری)

حضرت ابوطلحہ کی تیر اندازی

۳۶۸۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ابوطلحہ رض ایک ڈھال سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بچاؤ کر رہے (یعنی تیر اندازی بھی کرتے جاتے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت بھی) ابوطلحہ رض مشہور تیر انداز تھے جب وہ تیر پھینکتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھانک کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں جا کر پڑا ہے یا کس کو لگا ہے؟ (بخاری)

گھوڑوں کی فضیلت؟

۳۶۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔ (بخاری ومسلم)

۳۶۸۹ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو انگلی سے بل دیتے ہوئے دیکھا (آپ بل دیتے جاتے تھے اور) فرماتے جاتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی بندھی ہوئی ہے قیامت تک (یعنی) حاصل ہوتا ہے ان کے ذریعہ اجر (ثواب آخرت) اور مالِ غنیمت۔ (مسلم)

۳۶۹۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا کی راہ میں (کام لینے کے لئے) اپنے گھر میں گھوڑا باندھے خدا پر ایمان کامل رکھتا ہو اور اس کے وعدہ کو سچ جانتا ہو تو گھوڑے کی سیری اور سیرابی (یعنی کھانا اور پینا) اور لید اور پیشاب سب قیامت کے دن اعمال کی ترازو میں تولے جائیں گے یعنی یہ سب چیزیں اعمالِ صالحہ میں شامل ہونگی اور ان پر ثواب ملے گا۔ (بخاری)

اشکل گھوڑا ناپسندیدہ

۳۶۹۱ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَّكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے میں شکال کو برا سمجھتے تھے اور شکال کے معنی یہ ہیں کہ گھوڑے کے داہنے پاؤں اور بائیں ہاتھ میں یا داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔ (مسلم)

گھوڑدوڑ کا ذکر

۳۶۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ اُضْمِرَتْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو گھوڑوں کو دوڑایا۔ اضمار[1] کے بعد مقام حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان

---

[1] گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر توی و فربہ کیا جاتا ہے پھر اس کی خوراک بتدریج کم کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی اصلی خوراک پر آجاتا ہے پھر اس کو مکان میں بند کر دیتے ہیں اور اگر دینا ان اس پر ڈال دیتے ہیں وہ گرم ہو جاتا ہے اور پسینہ لے آتا ہے اور جب پسینہ خشک ہو جاتا ہے تو گھوڑا سبک ہو جاتا ہے یعنی گوشت ہلکا ہو جاتا ہے لیکن قوت بدستور باقی رہتی ہے۔ عرب میں اس طرح گھوڑ دوڑ کے گھوڑے کو تیار کیا جاتا ہے اور اس کو اضمار کہتے تھے۔ ۱۲ مترجم

مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دونوں مقامات کے درمیان چھ میل کا فاصلہ تھا) اور جن گھوڑوں کا اضمار نہیں کیا گیا تھا ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک مقرر کی جس کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کی ایک اونٹنی کا ذکر

۳۶۹۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءُ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جس کا نام عَضبا رتھا دوڑ میں کسی اونٹنی کو آگے نہ نکلنے دیتی تھی۔ ایک اعرابی اپنے جوان اونٹ پر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے اپنے اونٹ کو دوڑایا اور آگے نکل گیا۔ مسلمانوں کو اس بات کا سخت ملال ہوا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا حکم وامر خدا ہی کے لئے ثابت ہے دنیا کی کوئی چیز سربلند نہیں ہوتی کہ اللہ تعالے اس کو پست کردیتا ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

جہاد میں کام آنے والا ہتھیار اپنے بنانے والے کو بھی جنت میں لے جائے گا

۳۶۹۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ فِي الْجَنَّةِ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ فَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَادِيْبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ اِمْرَاَتَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ خداوند تعالے ایک تیر پھینکنے کے سبب تین آدمیوں کو جنت فردوس میں داخل کرتا ہے ایک تو تیر بنانے والے کو جو ثواب کی نیت سے بنائے دوسرے تیر چلانے والے کو اور تیسرے تیر دینے والے کو پس تم تیر اندازی کرو اور سواری کرو گھوڑوں پر یعنی ان باتوں کی مشق کرو) اور تمہارا تیر اندازی کرنا میرے نزدیک سواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور جو چیز کہ آدمی اس کے ساتھ کھیلے باطل و ناروا ہے مگر کمان سے تیر اندازی کرنا گھوڑے کو تربیت دینا اور بیوی کے ساتھ تفریح کرنا یہ سب چیزیں حق (پسندیدہ) ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ)۔ اور ابوداؤد و دارمی کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اور جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس کو چھوڑ دے اور اس سے بے پرواہ ہو جائے تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا آپ نے فرمایا یہ کفرانِ نعمت کیا۔

تیر انداز کے ثواب کا ذکر

۳۶۹۵ وَعَنْ اَبِي نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ

حضرت ابی نجیح سلمی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ سُنا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں (کافر پر تیر پھینکے اور اس کو مار ڈالے) اس کے لئے جنت میں ایک بڑا درجہ ہے اور جو شخص خدا کی راہ میں تیر پھینکے (خواہ وہ کافر کو لگے یا نہ لگے) اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو جائے تو اس

الْقِيٰمَةِ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ وَالنَّسَائِيُّ الْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بَدَلَ فِي الْإِسْلَامِ۔

کا بوڑھا یا قیامت کے دن ایک نور ہوگا۔ بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے صرف پہلا حصہ۔ نسائی نے پہلا اور دوسرا، اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا روایت کیا ہے۔ نسائی و ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص خدا کی راہ میں بوڑھا ہوا یعنی اسلام میں بوڑھا ہونے کے بجائے یہ الفاظ ہیں)۔

جہاد کی چیزوں میں شرط کا مال لینا جائز ہے

۳۶۹۶ [۱۴] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوڑ میں یا بازی میں مال لینا جائز نہیں ہے مگر تیراندازی اونٹ اور گھوڑا دوڑانے میں مال لینا جائز ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

مسابقت میں محلل کے شامل ہونے کا مسئلہ

۳۶۹۷ [۱۵] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أَمِنَ أَنْ يُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑوں میں اپنا تیسرا گھوڑا شامل کرے (اس شرط پر کہ اگر میرا گھوڑا آگے نکل جائے گا تو میں دونوں سے بازی لے لوں گا اور اگر نہ نکلا تو میں کچھ نہ دوں گا) اگر اس کو اس کا یقین ہو کہ وہ ضرور آگے نکل جائے گا تو اس شرط میں بھلائی نہیں ہے اور اگر اس کا یقین نہ ہو کہ وہ ضرور آگے نکلے گا تو کوئی مضائقہ نہیں (شرح السنۃ) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان اپنا تیسرا گھوڑا شامل کرے اور اُس کو اِس کا یقین نہ ہو کہ وہ ضرور آگے نکل جائیگا تو یہ شرط جوا نہیں ہے اور اگر اس کا یقین ہو کہ وہ ضرور آگے نکل جائیگا تو یہ شرط جوا ہے۔

گھوڑ دوڑ میں "جلب اور جنب" کی ممانعت

۳۶۹۸ [۱۶] وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيٰى فِي حَدِيْثِهِ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِي بَابِ الْغَصْبِ۔

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (گھوڑ دوڑ میں) جلب اور جنب جائز نہیں ہے (جلب یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ میں ایک شخص کو گھوڑے کے پیچھے لگا لے تاکہ وہ اس کو ڈانٹ ڈپٹ کر آگے بڑھائے اور جنب یہ کہ ایک اور گھوڑا اپنے گھوڑے کے پہلو میں رکھے تاکہ سواری کا گھوڑا تھک جائے تو اس پر سوار ہولے (ابوداؤد۔ نسائی) ترمذی نے یہ حدیث باب الغصب میں کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کی ہے۔

بہترین گھوڑے کی علامات

۳۶۹۹ [۱۷] وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ ثُمَّ الْأَقْرَحُ

حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گھوڑا سیاہ گھوڑا ہے جس کی پیشانی میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی جانب سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہے جسکی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی

الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ہو اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں لیکن دایاں ہاتھ سفید نہ ہو اگر سیاہ گھوڑا نہ ہو (یعنی میسر نہ ہو) تو پھر کمیت اسی قسم کا۔ (ترمذی۔ دارمی)

۳۷۰۰/۱۸ وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابی وہب جشمی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لازم ہے تم پر (یعنی اگر گھوڑا رکھو تو) کمیت گھوڑا (رکھو) جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں یا اشقر یعنی سُرخ رنگ کا گھوڑا جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہوں کمیت اور اشقر یکساں ہوتے ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ کمیت کی دُم اور عیال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سُرخ۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۷۰۱/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گھوڑوں کی برکت سُرخ رنگ کے گھوڑوں میں ہوتی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

گھوڑوں کی پیشانی کے بال اور ان کی ایال و دم نہ کاٹو

۳۷۰۲/۲۰ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عتبہ ابن عبد السلمی رض کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ گھوڑوں کی پیشانی کے بال، عیال اور دُم نہ کاٹو، اس لئے کہ دُم ان کی چوری ہے جس سے وہ مکھیاں اڑاتے ہیں اور عیال ان کو گرم رکھنے کی چیز ہے اور پیشانی کے بالوں میں بھلائی بندھی ہوئی ہے۔ (ابوداؤد)

گھوڑوں کے بارے میں چند ہدایات

۳۷۰۳/۲۱ وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْأَوْتَارَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابی وہب جشمی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گھوڑوں کو باندھ کر رکھو ان کی پیشانی اور پٹھوں پر ہاتھ پھیرو اور ان کی گردن میں ہار باندھو اور کمان کے چلوں کا ہار نہ باندھو۔ (ابوداؤد)

اہل بیت رسول کے تین مخصوص احکام

۳۷۰۴/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرَنَا أَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَأَنْ لَّا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَّا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مامور انسان تھے (یعنی جس بات کا خدا کی جانب سے ان کو حکم ہوتا تھا وہی کرتے تھے اپنی طرف سے کوئی بات نہ کہتے تھے) ہم کو دوسرے آدمیوں کے سوا کسی بات کا خاص طور پر حکم نہیں دیا مگر تین باتوں کا۔ ایک تو یہ کہ ہم وضو کو پورا کریں دوسرے یہ کہ ہم صدقہ وخیرات نہ کھائیں تیسرے یہ کہ ہم گھوڑی پر گدھے کو نہ چھوڑوائیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

گھوڑی پر گدھا چھوڑنے کی ممانعت

۳۷۰۵/۲۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر ہدیہ میں دی گئی آپ اُس پر سوار ہوئے حضرت علی رض نے عرض کیا اگر ہم گدھوں

الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔)

کو گھوڑیوں پر چھوڑیں تو ہمارے لئے اس خچر کی مانند بچے پیدا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو واقف نہیں ہیں (یعنی احکام شریعت سے ناواقف ہیں (ابوداؤد۔ نسائی)

تلوار کو تھوڑی بہت چاندی سے مزین کرنا جائز ہے

۳۷۰۶/۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

۳۷۰۷/۲۵ وَعَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ہود بن عبد اللہ بن سعد رض کہتے ہیں مزیدہ سے روایت کرتے ہوئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کی تلوار پر (یعنی تلوار کے قبضہ پر) سونا اور چاندی تھی۔

(ترمذی)

جنگ میں حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان استعمال کرنا توکل کے منافی نہیں ہے

۳۷۰۸/۲۶ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سائب بن یزید رض کہتے ہیں کہ اُحد کی لڑائی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو زرہیں پہنے ہوئے تھے یعنی ایک زرہ کے اوپر دوسری زرہ پہن لی تھی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

آنحضرتؐ کے جھنڈے کا ذکر

۳۷۰۹/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بڑا نشان سیاہ تھا اور چھوٹا نشان سفید۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

۳۷۱۰/۲۸ وَعَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَمِرَةٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

موسیٰ بن عبیدہ رض کہتے ہیں کہ مجھ کو محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نشان کا کیا رنگ تھا۔ انھوں نے کہا سیاہ رنگ تھا اور اس کا کپڑا مربع (یعنی چوکور) تھا نمرہ کی قسم سے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۳۷۱۱/۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور آپ کا نشان سفید تھا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

آنحضرتؐ کی نظر میں گھوڑوں کی قدر و قیمت

۳۷۱۲/۳۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ عورتوں کے بعد رسول اللہ صلے اللہ

رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

علیہ وسلم کو سب سے زیادہ گھوڑے پسند تھے۔ (نسائی)

جنگ میں حقیقی طاقت حق تعالیٰ کی مدد و نصرت سے حاصل ہوتی ہے

۳۷۱۳/۳۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهٖ أَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَأَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی آپؐ نے ایک شخص کے ہاتھ میں ایرانی کمان دیکھی تو پوچھا یہ کیا ہے اس کو پھینک دے تجھ کو اس قسم کی کمان رکھنی چاہئے (یعنی عربی کمان) اور تیر نیزے کہ ان کے سبب خداوند تعالیٰ دین میں تمہاری مدد کریگا اور شہروں میں تم کو متمکن کر دے گا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ آداب سفر کا بیان

فصل اول

جہاد کے لئے جمعرات کے دن نکلنا آنحضرتؐ کے نزدیک پسندیدہ تھا

۳۷۱۴/۱ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت کعب بن مالک رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن غزوۂ تبوک تشریف لے گئے اور آپ جمعرات کے دن باہر جانے کو پسند فرماتے تھے۔ (بخاری)

تنہا سفر کرنے کی ممانعت

۳۷۱۵/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کے نقصانات معلوم ہو جائیں تو وہ کبھی رات کو تنہا سفر نہ کریں۔ (بخاری)

جس قافلہ میں کتا اور گھنٹال ہوتا ہے اس کے ساتھ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے

۳۷۱۶/۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں جاتے جس میں کتا ہو اور گھنٹال (وہ کتا مراد ہے جو پاسبانی کے لئے نہ ہو) (مسلم)

گھنگھرو اور گھنٹیاں شیطانی باجہ ہیں

۳۷۱۷/۴ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھنٹال شیطان کا باجہ ہے (مسلم)

اونٹ کے گلے میں تانت کا پٹا باندھنے کی ممانعت

۳۷۱۸/۵ وَعَنْ أَبِيْ بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهٗ كَانَ مَعَ

حضرت ابی بشیر انصاری رض کہتے ہیں کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا تَبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَۃِ بَعِیْرٍ قِلَادَۃٌ مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَۃٌ اِلَّا قُطِعَتْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ نے ایک شخص کو قافلے کے اندر یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کے چلہ کے قلادہ کو باقی نہ رکھا جائے یا یہ حکم دیا کہ اونٹ کے قلادوں کو کاٹ ڈالا جائے۔ (بخاری ومسلم)

جانور پر سفر کرنے کے لئے چند ہدایات

۳۷۱۹/۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّھَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَۃِ فَاَسْرِعُوْا عَلَیْھَا السَّیْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّیْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیْقَ فَاِنَّھَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَی الْھَوَامِّ بِاللَّیْلِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَۃِ فَبَادِرُوْا بِھَا نِقْیَھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب ارزانی کے زمانہ میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا وہ حق دو جو زمین میں ہے (یعنی ان کو خوب چراؤ تاکہ وہ تیز چلیں) اور جب گرانی میں سفر کرو تو تیز چلو تاکہ کمزور ہونے سے پہلے منزل پر پہنچا دیں اور جب تم رات کو کہیں ٹھہرو تو راستہ کو چھوڑ دو اس لئے کہ ان پر چارپائے چلتے ہیں اور زہریلے جانوروں کا مسکن ہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم گرانی کے زمانہ میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر کو طے کرو جب تک اونٹوں میں ...

ضرورت مند رفیق سفر کی خبر گیری کرو

۳۷۲۰/۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَۃٍ فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ فَضْلُ ظَھْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا ظَھْرَ لَہٗ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا زَادَ لَہٗ قَالَ فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّہٗ لَاحَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر میں تھے کہ ایک شخص اونٹ پر آیا اور اونٹ کو دائیں بائیں پھیرنا شروع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ایک سواری سے زیادہ ہو وہ اس کو دیدے کہ اس کے پاس سواری نہیں ہے (یعنی اس کی سواری کمزور اور تھکی ہوئی ہے جس پر وہ سفر نہیں کر سکتا) اور جس کے پاس کھانے پینے کا زیادہ سامان ہو وہ اس کو دیدے کہ اس کے پاس زاد راہ نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے مال کے اقسام کو بیان کیا شروع کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ کسی شخص کو ضرورت سے زیادہ چیز رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (مسلم)

مقصد سفر پورا ہو جانے پر گھر لوٹنے میں تاخیر نہ کرو

۳۷۲۱/۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ نَوْمَہٗ وَطَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ فَاِذَا قَضٰی نَھْمَتَہٗ مِنْ وَّجْھِہٖ فَلْیُعَجِّلْ اِلٰی اَھْلِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے (یعنی عذاب جہنم کا ایک حصہ ہے) اور جو تم کو نیند سے کھانے سے اور پینے سے باز رکھتا ہے پس جب مسافر اپنے سفر کی غرض کو پورا کرے تو فوراً اپنے گھر والوں کی طرف واپس آجائے۔ (بخاری ومسلم)

مسافر کا اپنے گھر واپس آنے پر بچوں کے ذریعہ استقبال

۳۷۲۲/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِصِبْیَانِ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاِنَّہٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِیْ اِلَیْہِ فَحَمَلَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ جِیْئَ بِاَحَدِ ابْنَیْ فَاطِمَۃَ فَاَرْدَفَہٗ خَلْفَہٗ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِیْنَۃَ ثَلٰثَۃً عَلٰی دَابَّۃٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اہل بیت کے لڑکے آپ کے استقبال کو لے جائے جاتے چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ سفر سے واپس آئے تو مجھ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے مجھ کو اپنی سواری پر اپنے آگے بٹھالیا پھر فاطمہؓ کے بیٹوں میں سے ایک کو آپ کے پاس لایا گیا۔ (حضرت امام حسن اور امام حسینؓ میں سے کسی کو) آپ نے اس کو بھی اپنے پیچھے بٹھالیا پھر ہم مدینہ میں اس طرح داخل ہوئے کہ ایک جانور پر تین آدمی سوار تھے۔ (مسلم)

سفر سے آنحضرتؐ کی واپسی کا ذکر

۳۷۲۳ ۱۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ اَقْبَلَ ھُوَ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفِیَّۃُ مُرْدِفُھَا عَلٰی رَاحِلَتِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ وہ (یعنی انسؓ) اور ابوطلحہؓ ایک سفر سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ واپس آئے تو حضور کے ساتھ آپ کی بیوی حضرت صفیہؓ آپ کے اونٹ پر سوار تھیں (بخاری)

سفر سے آنحضرتؐ کی واپسی کا وقت

۳۷۲۴ ۱۱ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَطْرُقُ اَھْلَہٗ لَیْلًا وَکَانَ لَا یَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَۃً اَوْ عَشِیَّۃً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس سفر سے واپس آکر نہ جاتے تھے بلکہ یا تو صبح کے وقت گھر میں داخل ہوتے تھے یا شام کے وقت۔ (بخاری ومسلم)

رات کے وقت سفر سے واپس نہ آنے کی ہدایت

۳۷۲۵ ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَۃَ فَلَا یَطْرُقُ اَھْلَہٗ لَیْلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں کسی کو سفر میں زیادہ عرصہ گزر جائے تو وہ رات کے وقت اپنے گھر میں داخل نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

۳۷۲۶ ۱۳ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَیْلًا فَلَا تَدْخُلْ اَھْلَکَ حَتّٰی تَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو رات کو سفر سے واپس آئے تو اپنے گھر میں داخل نہ ہو جب تک کہ تیری بیوی زیر ناف بالوں کو صاف نہ کرلے اور کنگھی کرکے پریشان بالوں کو درست نہ کرلے۔ (بخاری ومسلم)

سفر سے واپس آنے پر پہلے دعوت کرنا مسنون ہے

۳۷۲۷ ۱۴ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَۃً۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آتے تو اونٹ یا گائے ذبح کرتے۔ (بخاری)

آنحضرتؐ کا سفر سے واپس آنے کا وقت

۳۷۲۸ ۱۵ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَھَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ لِلنَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر دن کو چاشت کے وقت سفر سے واپس آتے اور جب شہر میں داخل ہوتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر تھوڑی دیر لوگوں میں بیٹھتے۔ (بخاری ومسلم)

سفر سے واپس آنے پر پہلے مسجد میں جانے کا حکم

۳۷۲۹/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ ایک سفر میں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم واپس ہو کر مدینہ میں داخل ہونے تو آپ نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جا کر ۲ دو رکعت نماز پڑھ۔ (بخاری)

فصل دوم

امت کے حق میں صبح کے وقت کے لئے آنحضرت کی دعائے برکت

۳۷۳۰/۱۷ عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت صخر بن وداعہ غامدی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ! میری امت کے لئے شروع دن میں برکت دے اور اور آپ جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر کہیں بھیجتے تو شروع دن میں روانہ فرماتے۔ راوی کا بیان ہے کہ صخر ایک سوداگر تھے وہ اپنے تجارتی مال کو شروع دن میں بھیجا کرتا تھا۔ وہ مال دار ہوا اور بہت مال دار ہوا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

رات کے وقت سفر کرنے کا حکم

۳۷۳۱/۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے اوپر رات کو سفر کرنا لازم سمجھو اس لئے کہ رات کو زمین لپیٹی جاتی ہے (یعنی راستہ جلد طے ہوتا ہے۔) (ابوداؤد)

سفر میں کم از کم تین آدمیوں کو ساتھ ہونا چاہیئے۔

۳۷۳۲/۱۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عمرو بن شعیب رض اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک سوار ایک شیطان ہے اور ۲ دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ہیں (یعنی وہ شیطان سے محفوظ ہیں) (ترمذی ابوداؤد۔ نسائی)

سفر میں ایک سے زائد لوگ ہونے کی صورت میں کسی ایک رفیق سفر کو امیر بنا لیا جائے

۳۷۳۳/۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو ان میں سے اپنا سردار کیا جائے۔ (ابوداؤد)

بہترین رفقاء سفر

۳۷۳۴/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مصاحب اور رفیق سفر وہ ہیں جن کی تعداد کم سے کم چار ہو اور بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جس میں چار سو آدمی ہوں اور بہترین بڑا لشکر وہ ہے جس میں چار ہزار آدمی ہوں اور بارہ ہزار کی تعداد کمی کے سبب کبھی مغلوب نہیں ہوتی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

اپنے رفقاءِ سفر کے ساتھ آپؐ کا معمول

۳۷۳۵/۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (سفر میں) پیچھے چلا کرتے تھے تاکہ کمزور سواری کو ہنکائیں اور جو شخص پیادہ پاہو اس کو اپنی سواری پر سوار کرلیں اور ان کے لئے دُعا کریں (ابوداؤد)

منزل پر پہنچ کر تمام رفقاءِ سفر کو ایک جگہ ٹھہرنا چاہیئے

۳۷۳۶/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِّنَ الشَّيْطٰنِ فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی کہتے ہیں کہ لوگ سفر میں جب کسی منزل پر اترتے تو پہاڑی دروں اور وادیوں میں پھیل جاتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر یہ دیکھ کر فرمایا تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جانا شیطان کے فریب اور وسوسے کے سبب سے ہے اس کے بعد لوگ جب کسی منزل میں اُترے تو اس طرح قیام کیا کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا یعنی یہاں تک کہ ایک دوسرے کے قریب رہتا تھا کہ اگر ان پر ایک کپڑا پھیلا یا جائے تو سب کو ڈھانک لے۔ (ابوداؤد)

آنحضرتؐ کے کمال انکسار کا مظہر ایک واقعہ

۳۷۳۷/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلٰثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ وَكَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَا اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ قَالَ مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جنگِ بدر میں ہماری یہ حالت تھی کہ تین آدمیوں میں ایک اونٹ تھا اور ابو لبابہؓ اور علیؓ بن ابی طالب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹ میں شریک سفر تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُترنے کی باری آتی تو ابو لبابہؓ اور علیؓ بن ابی طالب کہتے ہم آپ کے بدلے پیدل چلیں گے۔ آپ ان کے جواب میں فرماتے۔ تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں آخرت کے اجر سے بھی بے پرواہ نہیں ہوں۔ (شرح السنۃ)

سواری کے جانوروں کے بارے میں ایک حکم

۳۷۳۸/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے جانوروں کی پشت منبر نہ بناؤ (یعنی سواری کو کھڑا کرکے باتیں نہ کیا کرو یا سواری پر بیٹھے بیٹھے کام نہ کیا کرو بلکہ اس قسم کے کاموں کو اُتر کر کیا کرو) اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے جانوروں کو تمہارے قبضہ میں اِس غرض سے دیا ہے کہ وہ تم کو اس شہر میں پہنچادیں جہاں تم سخت محنت و مشقت کے ساتھ پہنچ سکتے تھے اور زمین کو خدا نے پیدا کیا اِس لئے کہ تم اُس پر اپنے کاموں کو انجام دو۔ (ابوداؤد)

صحابہؓ کے نزدیک سواری کے جانوروں کی دیکھ بھال کی اہمیت

۳۷۳۹/۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب ہم کسی منزل پر اُترتے تو اس وقت تک نمازِ نفل نہ پڑھتے جب تک کہ جانوروں کا اسباب اُتار کر نہ رکھ دیتے۔

آنحضرتؐ کی حق شناسی

۳۷۴۰/۲۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِرْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے کہ ایک شخص گدھے پر سوار آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سوار ہو جایئے اور یہ کہہ کر وہ پیچھے ہٹا (تاکہ رسول اللہؐ کو آگے بٹھالے) آپ نے فرمایا نہیں تو اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے مگر جب کہ تو اپنی سواری کو میرے سپرد کر دے۔ اس نے کہا میں نے آپ کے حوالے کیا آپ سوار ہو جایئے۔ (ترمذی ابوداؤد)

شیطانی اونٹ اور شیطانی گھر

۳۷۴۱/۲۸ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِّلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِّلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهُ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اَرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

سعید بن ابی ہند ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں اور گھر شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں۔ پس شیطانوں کے اونٹ میں نے دیکھا ہے کہ تم میں سے کوئی عمدہ قسم کے اونٹوں کو لے کر نکلتا ہے جن کو اس نے خوب فربہ کیا ہے اور ان میں سے کسی پر سواری نہیں کرتا اور سفر میں ان کو لے کر چلتا ہے تو اپنے مسلمان بھائی کو جو چلتے چلتے تھک گیا ہے سوار نہیں کرتا (یعنی جو اونٹ محض اظہار تفاخر کے لئے ہوں اور ان سے کام نہ لیا جائے وہ شیطانوں کے لئے ہیں) اور شیطانوں کے گھر ان کو میں نے نہیں دیکھا۔ سعید حدیث کے راوی کا بیان ہے کہ شیطانوں کے گھر (شاید) وہ پنجرے (یا عماریاں اور ہودج) ہیں جن کو لوگ ریشمی کپڑے سے منڈھتے ہیں۔ (ابوداؤد)

کہیں پڑاؤ ڈالو تو وہاں نہ زیادہ جگہ گھیرو اور نہ راستہ روکو

۳۷۴۲/۲۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

سہل بن معاذ رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شرکت کی لوگوں نے (ایک) منزل کو جا کر گھیر لیا (یعنی بہت سی جگہ اور مکان قبضہ میں کر لئے) اور راستہ کو بھی تنگ کر دیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجکر اعلان کرایا کہ جو شخص تنگ کرے منزل کو یا روکے راستہ کو اس کے لئے جہاد کا ثواب نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

سفر سے واپسی کا بہترین وقت

۳۷۴۳/۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلُ اللَّيْلِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (سفر سے واپس آکر) آدمی کے گھر میں داخل ہونے کا بہترین وقت ابتدائی رات ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

سفر کے دوران رات میں آنحضرتؐ کے آرام کرنے کی کیفیت

۳۷۴۴ / ۳۱ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَیْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَہٗ وَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو آخری رات میں قیام کرتے اور داہنی کروٹ لیٹ رہتے اور جب (منزل پر) صبح کے وقت قیام کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ کھڑا کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر لیٹ رہتے (تاکہ کچھ آرام مل جائے اور نیند نہ آئے)۔ (مسلم)

صبح کے وقت سفر شروع کرنے کی فضیلت

۳۷۴۵ / ۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ رَوَاحَۃَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَغَدَا اَصْحَابُہٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُھُمْ فَلَمَّا صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰہُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَھُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَا اَدْرَکْتَ فَضْلَ غَدْوَتِھِمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ روانہ کیا اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا عبداللہ کے ساتھی تو صبح ہی کو چلے گئے اور عبداللہ نے اپنے دل میں کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر چلوں گا اور لشکر سے جا ملوں گا جب نماز جمعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ لی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو دیکھا اور کہا تم کو صبح کے وقت اپنے ہمراہیوں کے ساتھ جانے سے کس نے روکا انھوں نے کہا میں نے یہ چاہا کہ آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر روانہ ہوں اور لشکر سے جا ملوں آپ نے فرمایا اگر تو دنیا کی ساری چیزوں کو بھی خرچ کرے تب بھی تجھ کو اپنے ہمراہیوں کے ساتھ صبح کے وقت جانے کا ثواب نہ ملے گا۔ (ترمذی)

چیتے کی کھال استعمال کرنا ممنوع ہے

۳۷۴۶ / ۳۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جِلْدُ نَمِرٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس لشکر میں چیتے کا چمڑہ ہو اس کے ساتھ فرشتے نہیں جاتے۔ (ابوداؤد)

امیر سفر کو رفقاءِ سفر کا خادم ہونا چاہیئے

۳۷۴۷ / ۳۴ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُھُمْ فَمَنْ سَبَقَھُمْ بِخِدْمَۃٍ لَمْ یَسْبِقُوْہُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّھَادَۃَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جو قوم کی خدمت کرے پھر جو شخص قوم کی خدمت میں سبقت کرے اس کے عمل کے مقابلہ میں کوئی بازی نہ لے جائے گا مگر وہ شخص جس نے شہادت کا مرتبہ حاصل کیا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

کفار کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان

فصل اول

قیصر روم کے نام مکتوب نبوی ؐ

۳۷۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ فَإِذَا فِيهِ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو دعوت اسلام کا نامہ لکھا اور اس نامہ کو دحیہ کلبیؓ کے ہاتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اس نامہ کو تم حاکم بصریٰ کے پاس پہنچا نا وہ اس کو قیصر کے پاس پہنچا دیگا اُس نامہ میں یہ لکھا تھا :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ وَقَالَ إِثْمُ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَقَالَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ -

یہ نامہ ہے خدا کے بندے اور اس کے رسول محمدؐ کی جانب سے ہرقل شاہ روم کے نام۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں تو اسلام قبول کر محفوظ و مامون رہے گا۔ تو اسلام قبول کر تجھ کو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمائے گا اور اگر تو منہ پھیر لیگا یعنی اسلام قبول نہ کریگا تو تیرے اطاعت گزاروں اور تابعداروں (یعنی رعایا) کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا (کہ تیرے اسلام نہ لانے سے وہ بھی کفر میں مبتلا رہیں گے) اور اہل کتاب آؤ طرف دین (حق) کی جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے (یعنی جیسا کہ ہم رسول اور خدا اور خدا کی کتاب پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہو ہم بھی رکھتے ہیں) اور وہ دین (حق) یا کلمہ مشترک یہ ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور ہم میں بعض آدمی بعض کو خدا کے سوا اپنا پروردگار نہ بنائے گا (جیسا کہ مسیحیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا پروردگار بنا لیا تھا) پھر اگر اے مومنو! اہل کتاب اس دعوت سے عرض کریں اور دین حق کی طرف نہ آئیں تو تم ان سے کہو کہ لوگ کافر رہو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں چند الفاظ ہیں۔

مکتوب نبوی ؐ کے ساتھ شہنشاہِ ایران کا نخوت آمیز معاملہ اور اس پر اُس کا وبال

۳۷۲۹ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نامہ گرامی عبد اللہ بن حذافہ سہمیؓ کے ہاتھ کسریٰ کے پاس روانہ فرمایا اور عبد اللہ ابن حذافہ کو حکم دیا کہ وہ اس نامہ کو حاکم بحرین کے پاس لے جائے (چنانچہ وہ بحرین کے حاکم کے پاس لے گئے) اور بحرین کے سردار نے اس کو کسریٰ کے پاس بھیجدیا۔ کسریٰ نے اس نامہ کو پڑھا تو پھاڑ کر پھینک دیا۔ ابن المسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور اس کے

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) اطاعت گزاروں کے لئے یہ بد دعا فرمائی کہ پاش پاش ہو جائیں وہ سب بالکل پارہ پارہ۔ (بخاری)

آنحضرتؐ نے تمام سربراہان مملکت کو خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دی

۳۷۵۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی کِسْرٰی وَاِلٰی قَیْصَرَ وَاِلَی النَّجَاشِیِّ وَاِلٰی کُلِّ جَبَّارٍ یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ (شاہِ فارس) قیصر (شاہِ روم) نجاشی (شاہِ حبش) اور ہر ظالم و سرکش (سردار) کے نام خطوط لکھے جن میں ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور یہ نجاشی جن کو آپ نے یہ خط بھیجا تھا وہ نجاشی نہیں ہے جس پر (یعنی جس کے جنازہ پر غائبانہ) آپ نے نماز پڑھی تھی۔ (مسلم)

جہاد کرنے والوں کے بارے میں چند ہدایات

۳۷۵۱ وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ اَوْصَاہُ فِیْ خَاصَّتِہٖ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا ثُمَّ قَالَ اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَاِذَا لَقِیْتَ عَدُوَّکَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَادْعُھُمْ اِلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَیَّتُھُنَّ مَا اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْھُمْ وَکُفَّ عَنْھُمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْھُمْ وَکُفَّ عَنْھُمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِھِمْ اِلٰی دَارِ الْمُھَاجِرِیْنَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّھُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَلَھُمْ مَا لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَعَلَیْھِمْ مَا عَلَی الْمُھَاجِرِیْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا مِنْھَا فَاَخْبِرْھُمْ اَنَّھُمْ یَکُوْنُوْنَ کَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْرِیْ عَلَیْھِمْ حُکْمُ اللّٰہِ الَّذِیْ یَجْرِیْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَکُوْنُ لَھُمْ فِی الْغَنِیْمَۃِ وَالْفَیْءِ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یُّجَاھِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ ھُمْ اَبَوْا فَسَلْھُمُ الْجِزْیَۃَ فَاِنْ ھُمْ اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْھُمْ وَکُفَّ عَنْھُمْ فَاِنْ ھُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَقَاتِلْھُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَھْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْکَ اَنْ

حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی جیش (بڑے لشکر) یا سریہ (چھوٹے لشکر) پر کسی کو امیر و سردار مقرر فرماتے تو اس کی خالص شخصیت کے متعلق یہ نصیحت فرماتے کہ وہ خدا سے ڈرتا رہے اور جو مسلمان اس کے ساتھ جائیں اُن کے متعلق یہ ہدایت فرماتے کہ وہ ان سے بہترین سلوک کرے اور اس کے بعد یہ حکم دیتے کہ خدا کے نام پر خدا کی راہ میں اس شخص سے لڑو جس نے خدا کے ساتھ کفر کیا اور جہاد کرو اور (مالِ غنیمت کی تقسیم میں) خیانت نہ کرو اور نہ عہد کو توڑو اور نہ مثلہ کرو (یعنی جسم کے اعضاء نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو اور اے امیر! جب تو اپنے دشمن مشرکوں سے مقابلہ پر آمادہ ہو تو اس کو تین باتوں کی دعوت دے (یعنی ان سے کہہ کہ ان تین باتوں میں سے ایک بات کو مان لو) پھر ان باتوں میں سے جن باتوں کو وہ قبول کریں تو اس کو منظور کرلے اور لڑائی کو بند کردے یعنی اور تو سب سے پہلے ان کو اسلام کی دعوت دے اگر وہ اسلام کو قبول کرلیں تو اس کو منظور کرلے اور پھر ان سے کوئی مناقشہ یا جنگ نہ کر۔ اگر وہ اسلام کو قبول نہ کریں تو پھر ان کو دار الحرب (یعنی کافروں کے ملک سے) دار الاسلام کی طرف چلے آنے کی دعوت دے اور ان کو بتلا کہ اگر وہ دار الاسلام چلے آئیں گے تو وہ ان کو حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان کے ذمہ وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ذمہ ہیں اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو اُن کو آگاہ کر کہ ان کے ساتھ دیہاتی مسلمانوں کا سا سلوک کیا جائے گا یعنی ان پر خدا کا وہ حکم جاری کیا جائے گا جو سارے مسلمانوں پر جاری ہے (مثلاً نماز اور زکوٰۃ، قصاص اور دیت) اور مالِ غنیمت اور اس مال میں سے جو کافروں سے حاصل ہو اور ان کو کوئی حصہ نہ ملے گا مگر جب کہ وہ

تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ.... فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں گے تو اُس مال میں سے کبھی حصہ ملے گا اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اور اگر وہ جزیہ قبول کرلیں تو تو بھی اس کو منظور کرلے اور لڑائی سے رُک جا اور اگر جزیہ بھی قبول نہ کریں تو پھر خدا سے مدد طلب کر اور اُن سے لڑ اور جب تو کسی قلعہ کے آدمیوں کو محاصرہ میں لے لے (یا کسی آبادی کو گھیر لے) اور وہاں کے آدمی تجھ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کا ذمہ (یعنی عہد) چاہیں تو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیؐ کا عہد ان کو نہ دے بلکہ اپنا عہد اور اپنے ہمراہیوں کا عہد دے اس لئے کہ اگر تم اپنا اور اپنے ہمراہیوں کا عہد توڑ دو گے تو خدا اور اس کے رسولؐ کا عہد توڑنے سے یہ بہتر ہوگا۔ اور جب تو کسی قلعہ کے آدمیوں کا محاصرہ کرے اور وہ یہ خواہش کریں کہ خدا کے حکم پر تو ان کا محاصرہ اُٹھالے تو، تو خدا کے حکم پر محاصرہ کو نہ اٹھائے بلکہ اپنے اور اپنے حکم سے محاصرہ کو اُٹھا۔ اِس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ خدا کا کیا حکم ہے۔ (مسلم)

سورج ڈھلنے کے بعد جنگ شروع کرنے کی حکمت

۳۷۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے ایام میں (ایک دفعہ) انتظار کیا (یعنی دشمن سے جنگ نہ کی شروع دن میں جیسا کہ معمول تھا بلکہ دن چڑھنے کا انتظار کیا) جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگو! دشمنوں سے معرکہ آرا ہونے کی آرزو نہ کرو (اس لئے کہ جنگ کرنا مصیبت وبلا کا سامنا کرنا ہے) بلکہ خدا سے امن وعافیت چاہو اور جب تم دشمن سے لڑو اور صبر سے کام لو اور اس کا یقین رکھو کہ جنت تلواروں کے سایے کے نیچے ہے، پھر آپ نے یہ دُعا فرمائی۔ اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے ابر کو چلانے والے دشمن کی جماعت کو شکست و ہزیمت دینے والے دشمنوں کو شکست و ہزیمت دے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ صبح ہونے سے پہلے دشمن آبادی پر حملہ نہیں کرتے تھے

۳۷۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوْ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو صبح ہونے سے پہلے دشمن پر حملہ آور نہ ہوتے (یعنی جب کسی نامعلوم دشمن سے لڑتے یا ان پر حملہ کا ارادہ فرماتے) چنانچہ جب صبح ہو جاتی تو آپ دشمن کی جماعت پر نظر ڈالتے (یعنی قرائن سے یہ معلوم کرنا چاہتے کہ یہ کون لوگ ہیں؟) اگر ان میں سے اذان کی آواز آتی تو لڑائی سے رُک جاتے۔ اور اذان کی آواز نہ آتی تو اُن پر حملہ کردیتے انسؓ کا بیان ہے (کہ حسب معمول) ہم خیبر کی طرف گئے اور خیبر والوں کے قریب ہم رات کے وقت پہنچے جب صبح ہوئی اور اذان کی آواز سُنائی نہ دی تو رسول

مَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَلَجَاُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوتے اور میں ابوطلحہ رضؓ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے اتنا قریب تھا کہ میرے پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے لگتے تھے۔ انس کہتے ہیں کہ صبح ہونے پر خیبر والے سامان و آلاتِ زراعت لے کر ہماری طرف آئے (یعنی اپنے کھیتوں میں جانے کے لئے کیونکہ وہ ہماری آمد سے بے خبر تھے جب انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا محمدؐ (آگئے) خدا کی قسم محمدؐ (آگئے) اور ان کا لشکر بھی (یہ کہہ کر) وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور قلعہ میں پناہ گزیں ہو گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو (بھاگتے ہوئے) دیکھ کر فرمایا۔ اللہ بزرگ و برتر ہے اللہ بزرگ و برتر ہے۔ خیبر خراب ہوا البتہ ہم (یعنی مسلمان) جب کسی قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو اس خوف زدہ قوم کی صبح بری ہو جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

ظہر کے وقت آنحضرتؐ کی طرف سے جنگ کی ابتداء

۳۷۵۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُّ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الرِّيَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت نعمان بن مُقرن رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا ہوں جب آپ (کسی دن) صبح کے وقت جنگ نہ کرتے تو انتظار فرماتے اسوقت کا جبکہ ہوا چل نکلے اور نماز کا (یعنی ظہر کی نماز کا) وقت آجائے۔ (بخاری)

فصل دوم

دوپہر ڈھلے جنگ کی ابتدا

۳۷۵۵ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت نعمان بن مقرن رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائیوں میں شریک ہوا ہوں جب آپ (کسی روز) اوّل دن میں جنگ نہ چھیڑتے تو انتظار فرماتے جب آفتاب ڈھل جاتا ہوائیں چل نکلتیں اور فتح نازل ہوتی، تب لڑائی شروع فرماتے۔ (ابوداؤد)

آنحضرتؐ کی جنگ کے اوقات

۳۷۵۶ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُوْ

حضرت قتادہؒ نعمان بن مقرن رضؓ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جنگیں کی ہیں (رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف یہ تھی کہ) جب صبح ہوتی تو آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے جنگ نہ فرماتے (یعنی جب آفتاب نکل آتا) تب لڑائی شروع کرتے اور جب دوپہر ہو جاتی تو لڑائی کو بند کر دیتے پھر جب آفتاب ڈھل جاتا تو (نماز ظہر کے بعد) پھر جنگ شروع کرتے اور عصر تک اس کا سلسلہ جاری رہتا پھر لڑائی بند کر دیتے اور عصر کی نماز ادا کرتے اور اس کے بعد لڑتے۔ قتادہ کا بیان

الْمُؤْمِنُوْنَ بِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہے کہ صحابہؓ کہا کرتے تھے کہ ان اوقات میں (جن میں آپ جنگ کیا کرتے تھے) فتح کی ہوائیں چلتی ہیں اور مسلمان نمازوں میں اپنے لشکر کی فتح کی دعائیں مانگتے ہیں۔ (ترمذی)

مجاہدین اسلام کو ایک خاص ہدایت

۳۷۵۷ وَعَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عِصام مزنی رضؓ کہتے ہیں کہ ہم کو رسُول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا اور یہ حکم دیا کہ جب تم مسجد کو دیکھو یا موذن کو اذان دیتے سنو تو وہاں جنگ نہ کرو اور کسی کو قتل نہ کرو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

زعماء ایران کے نام حضرت خالد بن ولیدؓ کا مکتوب

۳۷۵۸ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلٰى أَهْلِ فَارِسَ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِلٰى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَإِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوْكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَإِنَّ مَعِيْ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابی وائل رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فارس کے سرداروں کے نام یہ نامہ لکھا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

خالد بن ولید رضؓ کی طرف سے رستم اور مہران کے نام جو فارس کی جماعت میں شریک ہیں اس شخص پر سلام جو حق وہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد تم کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں اگر تم اسلام قبول نہ کرو تو جزیہ دو اپنے ہاتھ سے ذلیل ہوکر اور اگر اس سے بھی انکار کرو تو میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو خدا کی راہ میں لڑنے کو یا مارے جانے کو ایسا پسند کرتے ہیں جیسا کہ فارس کے لوگ شراب کو پسند کرتے ہیں اور سلام ہو اس پر جو پیرو ہو ہدایت وحق کا۔ (شرح السنۃ)

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ جہاد میں لڑنے کا بیان

فصل اوّل

شہید کی منزل جنت ہے۔

۳۷۵۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ اُحد کی لڑائی کے دن ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ آپ نے فرمایا جنت میں (یہ سُنکر) اس شخص نے اپنے ہاتھ کی کھجوروں کو پھینک دیا اور اس کے بعد لڑا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ (بخاری ومسلم)

اعلان جہاد کے سلسلے میں آنحضرتؐ کی جنگ کی حکمت عملی

۳۷۶۰ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت کعب بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِي غَزْوَةَ تَبُوكَ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(جنگ) کا ارادہ کرتے تو توریہ[له] فرماتے یہاں تک کہ غزوۂ تبوک کا موقع آیا یہ غزوہ آپ نے سخت گرمیوں کے دنوں میں کیا اس کے لئے دُور دراز کا سفر فرمایا اور بے آب و گیا جنگلوں کو طے کیا دشمنوں کی تعداد بھی اس میں زیادہ تھی۔ جب آپ نے اس کا ارادہ کیا تو (توریہ نہ کیا بلکہ) بلکہ علانیہ اس کا اعلان کیا تاکہ مسلمان لڑائی کے لئے اچھی طرح تیار ہو جائیں اور اپنے سامان درست کریں اور پھر آپ نے صحابہؓ کو اپنی اس روش سے آگاہ کیا جو آپ کے ذہن میں تھی (بخاری)

جنگ مکر و فریب کا نام ہے

۳۷۶۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لڑائی فریب ہے (یعنی جنگ میں مکر و فریب زیادہ مفید ہوتا ہے گویا لڑائی کا دوسرا نام مکر و فریب ہے) (بخاری و مسلم)

جہاد میں عورتوں کو لے جانے کا مسئلہ

۳۷۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی لڑائی پر تشریف لے جاتے تو اُم سلیمؓ اور انصار کی دوسری عورتوں کو ساتھ لے جاتے تاکہ لڑائی کے وقت وہ لوگوں کو پانی پلائیں اور زخموں کی مرہم پٹی کریں۔ (مسلم)

۳۷۶۳ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوئی ہوں۔ میں پیچھے رہ جاتی تھی (جب مجاہد لڑنے جاتے تو میں ان کے پیچھے خیموں میں رہ جاتی تھی) ان کا کھانا تیار کرتی زخموں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کو دیکھتی بھالتی تھی۔ (مسلم)

جہاد میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کا مسئلہ

۳۷۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو (جہاد میں) قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۷۶۵ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت صعب بن جثامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کافروں کے گھر پر اگر شب خون مارا جائے اور اس میں عورتوں اور بچوں کو نقصان پہنچے (یعنی وہ بھی مارے جائیں) تو کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ انھیں میں سے ہیں (یعنی شب خون کی حالت میں بچوں اور عورتوں کا مارا جانا موجب گناہ نہیں وہ بھی کافروں میں سے ہیں لیکن قصداً ان کو قتل نہ کیا جائے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں۔ (بخاری و مسلم)

[له] توریہ کے معنی ہیں خبر کو چھپانا اس طرح کہ اصل بات کو چھپایا جائے اور دوسری بات کو ظاہر کیا جائے مثلاً یہ کہ کسی جنگ کو جانا ہے اس کی خبر کو چھپایا اور دوسری جگہ جانے کی خبر مشہور کر دی تاکہ دشمن کو آپ کے ارادہ کا پتہ نہ لگے۔ ۱۲ مترجم

دشمنوں کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا مسئلہ

۳۷۶۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ:

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودی قبیلہ بنی نضیر[1] کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹ ڈالنے اور جلا دینے کا حکم دیا چنانچہ حسانؓ (شاعر) نے اس کی نسبت یہ شعر کہا۔

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

اور اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ یعنی کھجور کے درختوں میں سے جو کچھ تم نے کاٹ یا جو کچھ اس کی جڑوں پر کھڑا ہوا چھوڑا یہ سب خدا کے حکم سے ہے (بخاری و مسلم)

دشمن کی غفلت کا فائدہ اٹھا کر اس کا قتل اور غارت گری جائز ہے

۳۷۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا كَتَبَ اِلَيْهِ يُخْبِرُهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ فِيْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عونؓ کہتے ہیں کہ نافعؓ (ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) نے عبد اللہ بن عون کو یہ لکھا کہ ابن عمرؓ نے اس کو یہ بتلایا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی مصطلق کو مقام مریسیع پر جب کہ وہ اپنے مواشی میں بے خبر پڑے ہوئے تھے لوٹ لیا جن لوگوں نے آپ سے مقابلہ و مقاتلہ کیا ان کو آپ نے مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا۔ (بخاری و مسلم)

میدان جنگ سے متعلق ایک فوجی حکم

۳۷۶۸ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو اسیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے دن جب کہ ہم نے قریش کے سامنے صف باندھی اور قریش نے ہمارے سامنے صف بندی کی ہم سے فرمایا جب قریش تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر برسا دو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جب قریش تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر برساؤ اور تیروں کو اپنے پاس بھی رکھو (یعنی سارے تیر خرچ نہ کرو۔) (بخاری)

وَحَدِيْثُ سَعْدٍ هَلْ تُنْصَرُوْنَ سَنَذْكُرُ فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور سعدؓ کی حدیث ہَلْ تُنْصَرُوْنَ "فضل فقراء کے باب میں اور براءؓ کی حدیث" بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ" معجزات کے باب میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

میدان جنگ میں لشکر کی تیاری

۳۷۶۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رات میں تیار و آراستہ فرمایا یعنی ہمارے بدن پر ہتھیار سجا صفیں قائم کیں اور جس شخص کو جس جگہ کھڑا کرنا مناسب تھا وہاں کھڑا کیا

---

[1] بنی لوئی کے سردار وں پر مقام بویرہ کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹنا اور جلانا آسان ہوا بنی لوئی سے مراد نضر بن کنانہ کی اولاد ہے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں سے ہے اور مقصد (شاعر کا) اس سے اشراف قریش ہیں۔ ۱۲ مترجم

تاکہ دن کو ہر شخص اپنے موقع پر رہے۔ (ترمذی)

مجاہدین اسلام کے لئے امتیازی علامات

۳۷۷۰ وَعَنِ الْمُهَلَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت مہلب رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق میں ہم سے فرمایا اگر دشمن تم پر شبخون ماریں تو تمہاری علامت (یعنی مسلمانوں کی) حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ کے الفاظ ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۳۷۷۱ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ عَبْدُ اللّٰهِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رض کہتے ہیں کہ مہاجرین کی شناخت کی علامت (کسی غزوہ میں) عبد اللہ تھی اور انصار کی علامت عبد الرحمٰن۔ (ابوداؤد)

۳۷۷۲ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَمِتْ اَمِتْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سلمہ بن اکوع رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم نے ابوبکر رض کے ساتھ جہاد کیا پس ہم نے کافروں پر شبخون مارا اور ان کو قتل کیا اور اس رات ہماری علامت (یعنی مسلمانوں کی شناخت کی نشانی) "اَمِتْ اَمِتْ" کا کلمہ تھا۔ (جس کے معنی ہیں اے خدا دشمنوں کو مار)۔ (ابوداؤد)

صحابۂ کرام جنگ کے وقت شور وشغب ناپسند کرتے تھے

۳۷۷۳ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت قیس بن عبادہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ لڑائی کے وقت شور وشغب یا آواز کو برا سمجھتے تھے اور صرف ذکر اللہ کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

دشمن کے بڑی عمر والوں کو قتل کرو اور چھوٹوں کو باقی رکھو۔

۳۷۷۴ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ اَيْ صِبْيَانَهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مشرکوں میں سے بڑی عمر والوں کو مار ڈالو اور چھوٹی عمر والوں یعنی بچوں کو باقی رکھو۔ (ترمذی)

دشمن کے شہر اور ان کے کھیت کھلیان وغیرہ جلا ڈالنا جائز ہے

۳۷۷۵ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عروہ رض کہتے ہیں کہ مجھ سے اسامہ رض نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب ان کو لشکر کا افسر مقرر کر کے روانہ کیا تو تاکید کے ساتھ یہ حکم دیا کہ مقام اُبنٰی پر (جو ملک شام میں واقع ہے) صبح کے وقت حملہ کر اور اس کو جلا کر (یعنی اس کی کھیتیاں اور درخت) تباہ و برباد کرے۔ (ابوداؤد)

دشمن پر اس وقت حملہ کرو جب وہ بالکل قریب آجائے۔

۳۷۷۶ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابی اسید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے

وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّیُوْفَ حَتّٰی یَغْشَوْکُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

دن حکم دیا کہ جب کہ دشمن تمہارے قریب آجائیں تو ان پر تیر برساؤ اور تلوار اس وقت تک نیام سے نہ کھینچو جب تک وہ سامنے نہ آجائیں۔ (ابوداؤد)

دشمن کے مزدوروں کو قتل کرنے کی ممانعت

۳۷۷۷/۱۹ وَعَنْ رِبَاحِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ فَرَاَی النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی شَیْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ اُنْظُرْ عَلٰی مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَی امْرَاَةٍ قَتِیْلٍ فَقَالَ مَا کَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ وَعَلَی الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلْ امْرَاَةً وَّلَا عَسِیْفًا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت رباح رضؓ بن ربیع کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے دیکھا کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں آپ نے ایک آدمی کو دریافت حال کے لئے بھیجا اس نے واپس آکر عرض کیا کہ ایک عورت ماری گئی ہے اس کی نعش پر لوگ جمع ہیں آپ نے فرمایا یہ تو لڑنے والی بھی (یعنی یہ عورت تو لڑنے والوں میں نہ تھی اس کو کیوں قتل کیا گیا؟) اگلی فوج پر حضرت خالد بن ولیدؓ سردار تھے آپ نے ان کو کہلا بھیجا کہ عورت اور مزدور کو قتل نہ کرو۔ (ابوداؤد)

مجاہدین کو میدان جنگ بھیجتے وقت آنحضرت کی ہدایت

۳۷۷۸/۲۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَّلَا طِفْلًا صَغِیْرًا وَّلَا امْرَاَةً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَکُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کو روانہ کرتے وقت فرمایا خدا کے نام کی برکت کے ساتھ اور خدا کی تائید کے ساتھ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر (خبردار) تم شیخ فانی (کمزور ضعیف بڈھے) کو نہ مارنا نہ چھوٹے بچے کو نہ عورت کو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا مال غنیمت کو جمع کرنا آپس میں صلح کرنا اور باہم اچھا سلوک کرنا اس لئے کہ خداوند تعالےٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

بدر کے میدان جنگ میں زعماء مکہ کی دعوت مبازرت

۳۷۷۹/۲۱ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ وَتَبِعَهٗ اِبْنُهٗ وَاَخُوْهُ فَنَادٰی مَنْ یُّبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهٗ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِیْکُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِیْ عَمِّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْ یَا حَمْزَةُ قُمْ یَا عَلِیُّ قُمْ یَا عُبَیْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰی عُتْبَةَ وَاَقْبَلْتُ اِلٰی شَیْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَیْنَ عُبَیْدَةَ وَالْوَلِیْدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ مِلْنَا عَلَی الْوَلِیْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَیْدَةَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی کے دن کفار کے لشکر میں سے عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا ولید اور بھائی شیبہ آئے اور پکارا کون ہے جو ہم سے لڑنے کے لئے میدان میں آئے۔ لشکر اسلام میں سے کئی انصاری جوان مقابلہ میں آئے۔ عتبہ نے پوچھا تم کون ہو؟ انھوں نے بتایا ہم انصاری ہیں۔ عتبہ نے کہا تم سے لڑنے کی ہم کو ضرورت نہیں ہے ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں سے لڑنا چاہتے ہیں (یعنی قریش اور مہاجرین سے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عتبہ کے ان الفاظ کو سنکر فرمایا۔ حمزہ رضؓ کھڑے ہو جاؤ۔ علی رضؓ کھڑے ہو جاؤ۔ عبیدہ رضؓ بن حارث کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ حمزہ رضؓ عتبہ کے مقابلہ پر آگئے (اور اُس کو مار ڈالا) اور میں (یعنی علی رضؓ) شیبہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کو مار ڈالا اور عبیدہؓ و ولید کے درمیان دو سخت مقابلے ہوئے اور ایک نے دوسرے کو سخت زخمی کر دیا۔ پھر ہم نے ولید پر حملہ کیا اور اس کو مار ڈالا اور حضرت عبیدہ رضؓ کو ہم میدان سے اُٹھا لائے۔ (احمد - ابوداؤد)

نئی کمک لانے کی غرض سے میدان جنگ سے بھاگ آنا جائز ہے

۳۷۸۰/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ۔

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمَيَّةَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ اِبْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

لشکر میں روانہ فرمایا ہم دشمن کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے اور مدینہ میں واپس آکر ہم چھپ رہے (یعنی ندامت اور حیا کے سبب) اور اپنے دل میں ہم نے کہا کہ دشمن کے سامنے سے بھاگنے کے سبب ہم ہلاک ہوگئے۔ پھر ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم بھاگ آنے والے ہیں۔ آپ نے (ان کا دل بڑھانے کے لئے) فرمایا نہیں بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہاری جماعت میں شامل ہوں۔ (ترمذی)

اور ابوداؤد میں بھی اسی قسم کی روایت ہے اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ نہیں بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو۔ ابن عمر رض کہتے ہیں کہ (آپ کے یہ الفاظ سُنکر) ہم آگے بڑھے اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ پھر آپ نے فرمایا میں مسلمانوں کی جماعت ہوں۔

اور عنقریب امیہ بن عبد اللہ کی حدیث کَانَ یَسْتَفْتِحُ اور ابودرداء رض کی حدیث اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فصل فقراء کے باب میں اِنشاء اللہ تع بیان کریں گے۔

فصل سوم

غزوہ طائف میں منجنیق کا استعمال

۳۷۸۱ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

حضرت ثوبان بن یزید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کے مقابلے پر منجنیق کھڑی کی (منجنیق ایک آلہ ہوتا تھا زمانۂ قدیم میں جس کو ہاتھ سے چلا کر سنگباری کی جاتی تھی)۔ (ترمذی)

بَابُ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ قیدیوں کے احکام کا بیان

فصل اوّل

وہ کفار قیدی جو جنت میں داخل ہوں گے

۳۷۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ وَفِي رِوَايَةٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالے تعجب کرتا ہے اس قوم پر (یعنی اس سے خوش ہوتا ہے) جو زنجیروں میں بندھی ہوئی جنت میں داخل ہوتی ہے (یعنی ان کفار پر خدا نے تعجب کیا جو زنجیروں میں باندھ کر دار الاسلام لائے گئے اور پھر مسلمان ہوکر جنت میں داخل ہوئے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تعجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر جو زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لائے جاتے ہیں۔ (بخاری)

دشمن کے جاسوسوں کو قتل کرنے کا حکم

۳۷۸۳ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت سلمہ بن اکوع رض کہتے ہیں کہ مشرکوں کا ایک جاسوس آیا جب کہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِيْ سَلَبَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور آپ کے صحابہؓ کے پاس بیٹھ کر اس نے باتیں کیں اور پھر چلا گیا (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر ملی تو) آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو۔ چنانچہ میں نے اس کو مار ڈالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سارا سامان مجھ کو مرحمت فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۳۷۸۴ وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتٰى جَمَلَهُ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتّٰى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُوْدُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ہوازن سے ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی۔ ایک روز ہم دوپہر کا کھانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھا رہے تھے کہ ایک شخص سرخ اونٹ پر آیا اس اونٹ کو بٹھا دیا اور چاروں طرف دیکھنا شروع کیا۔ ہم میں بہت سے لوگ کمزور تھے اور سست سواری کی کمی کے سبب اور پیدل چلنے کے باعث پھر وہ شخص دوڑتا گیا، اونٹ پر سوار ہوا اس کو کھڑا کیا اور پھر دوڑا۔ میں بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا یہاں تک کہ میں نے اس کے اونٹ کی مہار پکڑلی اور اس کو بٹھایا پھر اپنی تلوار کو نیام سے نکالا اور اس کا سر اڑا دیا۔ اس کے بعد میں نے اس کے اونٹ کو جس پر اس کا سامان اور ہتھیار تھے کھینچتا ہوا لایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے لوگ میرے پاس آئے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو کس نے مارا؟ صحابہؓ نے عرض کیا ابن اکوع نے فرمایا اسکا سارا سامان اسی کیلئے ہے (بخاری و مسلم)

مدینہ کے عہد شکن یہودیوں کے متعلق فیصلہ

۳۷۸۵ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّيْ أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِحُكْمِ اللهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بنو قریظہ (یہود کی ایک جماعت) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ[1] کے حکم پر آمادہ ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ سعدؓ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا اپنے سردار کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آکر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ لوگ (یعنی بنو قریظہ) تمہارے حکم و فیصلہ پر راضی ہو گئے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں سے جو لوگ لڑنے کے قابل ہیں ان کو قتل کر دیا جائے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنایا جائے۔ آپ نے فرمایا تم نے ان کے متعلق بادشاہ کا سا حکم کیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم نے ان کے بارے میں خدا کے حکم کے

---

[1] حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مشہور صحابہؓ میں سے ہیں مدینہ کے یہود بنو قریظہ ان کے حلیف اور ان کے عہد و امان میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنو قریظہ کا پچیس روز تک محاصرہ کیا تو انھوں نے کہا کہ سعد رضی اللہ عنہ ہمارے متعلق جو فیصلہ کریں گے ہم کو منظور ہے ان کا خیال تھا کہ سعد ہمارے حلیف ہیں ہماری رعایت کریں گے اور ہماری خلاصی کی کوشش کریں گے۔ ۱۲ مترجم

سردار یمامہ کے اسلام لانے کا واقعہ

۳۷۸۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَانَ الْغَدُ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰہِ مَا كَانَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَیَّ وَاللّٰہِ مَا كَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِكَ فَاَصْبَحَ دِیْنُكَ اَحَبَّ الدِّیْنِ كُلِّهٖ اِلَیَّ وَاللّٰہِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَیَّ وَاِنَّ خَیْلَكَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی طرف روانہ فرمایا اس لشکر کے لوگ قبیلۂ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لاتے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور جو شہر یمامہ کے لوگوں کا سردار تھا لوگوں نے اس کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو پوچھا ثمامہ! تیرا کیا حال ہے یا تو کیا خیال رکھتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کس قسم کا سلوک کروں گا؟ ثمامہ نے کہا۔ محمد میرے پاس مال و دولت ہے اگر تم مجھ کو قتل کرو گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کرو گے جو خون کرنے کے سبب قتل کا مستحق ہے یا تم مجھ کو قتل کرو گے تو ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کا خون رائیگاں نہیں جائے گا (بلکہ میری قوم میرے خون کا بدلہ لے گی) اور اگر بخشش کرو گے تو ایک شخص پر کرو گے جو شاکر و قدردان ہے (یعنی اس کا بدلہ تم کو دیا جائے گا) اور اگر تم مال کے خواہشمند ہو تو جو مانگو گے دیا جائیگا (دینگے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا دوسرے روز اس سے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ثمامہ کیا حال ہے اس نے کہا میں پھر وہی کہتا ہوں جو کہہ چکا ہوں یعنی اگر انعام کرو گے (یعنی مجھ کو چھوڑ دو گے) تو انعام و احسان کرو گے قدردان پر اور اگر قتل کرو گے تو قتل کرو گے خون والے کو اور اگر مال کے خواہشمند ہو تو جس قدر چاہو گے دیا جائیگا۔ اس روز بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تیسرے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے پوچھا۔ ثمامہ! کیا بات ہے اس نے کہا وہی بات ہے جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں یعنی اگر بخشش کرو گے تو بخشش کرو گے قدردان پر اور اگر قتل کرو گے تو قتل کرو گے خون والے کو اور اگر مال چاہتے ہو تو جس قدر مانگو گے دیا جائیگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو چنانچہ اس کو کھول دیا گیا وہ مسجد سے نکلا اور کھجوروں کے ان درختوں میں چلا گیا جو مسجد کے قریب تھے اور وہاں سے غسل کر کے پھر مسجد میں آیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں (یعنی سچے دل سے اقرار کرتا ہوں) کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ اے محمدؐ! خدا کی قسم روئے زمین پر تمہارے چہرے سے زیادہ نفرت انگیز میرے نزدیک کوئی چہرہ نہیں تھا لیکن اب آپ کا چہرہ ساری دنیا کے چہروں سے مجھ کو زیادہ محبوب ہے اور قسم ہے خدا کی میرے نزدیک تمہارے دین سے زیادہ نفرت انگیز کوئی دین نہ تھا لیکن اب آپ کا دین سارے دینوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے اور قسم ہے اللہ تعالے کی میرے خیال

اٰمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ)

میں تمہارے شہر سے زیادہ نفرت انگیز کوئی شہر نہ تھا لیکن اب آپ کا شہر مجھے سارے شہروں سے زیادہ محبوب ہے (یا رسول اللہ ﷺ) میں عمرہ کا ارادہ رکھتا تھا کہ آپ کے لشکر نے مجھ کو گرفتار کر لیا اب آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے اس کو بشارت دی (کہ اسلام قبول کرنے کے سبب اس کے سارے گناہ بخش دیئے گئے) اور پھر حکم دیا کہ وہ عمرہ کرلے پھر جب ثمامہ مکہ میں آیا تو کسی نے اس سے کہا کیا تو بے دین ہو گیا؟ اس نے کہا نہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہوں بد دین نہیں ہوا ہوں قسم ہے خدا کی اب یمامہ سے تم کو گیہوں کا ایک دانہ بھی نہ بھیجا جائیگا جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں (مسلم) بخاری نے اس روایت کو اختصار سے بیان کیا ہے۔

جبیر ابن مطعم کو آنحضرتؐ کی طرف سے ترغیب اسلام

۳۷۸۷ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مطعم رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے قیدیوں کی نسبت فرمایا اگر مطعم بن عدی رض آج زندہ ہوتا اور مجھ سے ان ناپاک قیدیوں کے لئے سفارش کرتا تو میں اس کی سفارش سے ان کو چھوڑ دیتا مطعم رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک احسان کیا تھا اور اس کا بیٹا جبیر رض اسلام قبول کرچکا تھا اس لئے آپ نے جبیر رض کی تالیف قلب کے لئے یہ الفاظ فرمائے۔ (بخاری)

حدیبیہ میں آنحضرتؐ پر حملے کا ارادہ کرنیوالے کفار کو گرفتار کر کے چھوڑ دینے کا واقعہ

۳۷۸۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ کفار مکہ میں سے اسی آدمی مسلح ہو کر جبل تنعیم سے اترے اس ارادہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کو غافل پائیں تو نقصان پہنچائیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذلیل وخوار کرکے گرفتار کرلیا اور پھر زندہ چھوڑ دیا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا اور یہ آیت اس بارہ میں نازل ہوئی وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ اور وہ اللہ ایسا ہے کہ ان کے ہاتھ کو تم سے اور تمہارے ہاتھ کو ان سے مکہ اور اس کے اطراف میں (مسلم)

جنگ بدر کے بعد مقتول مکہ سے آنحضرتؐ کا خطاب

۳۷۸۹ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ اَلْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ

حضرت قتادہ رض کہتے ہیں کہ ہم سے انس بن مالک رض نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رض یہ بیان کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن کفار قریش کے چوبیس ۲۴ سرداروں کی نعشوں کی نسبت یہ حکم دیا کہ ان کو بدر کے ایک کنوئیں میں جو ناپاک اور ناپاک کرنے والا تھا ڈال دیا جائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے اور فتح حاصل کرتے تو میدان جنگ میں تین رات قیام فرماتے۔ چنانچہ بدر میں تین رات ٹھہرنے کے بعد آپ نے حکم دیا کہ آپ کی سواری پر کجاوہ باندھ دیا جائے چنانچہ

مَشٰی وَ اَتْبَعَہٗ اَصْحَابُہٗ حَتّٰی قَامَ عَلٰی شَفَۃِ الرَّکِیِّ فَجَعَلَ یُنَادِیْھِمْ بِاَسْمَائِھِمْ وَ اَسْمَاءِ اٰبَائِھِمْ یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَّ یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَیَسُرُّکُمْ اَنَّکُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَھَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا تُکَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَھَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْھُمْ وَلٰکِنْ لَّا یُجِیْبُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَزَادَ الْبُخَارِیُّ قَالَ قَتَادَۃُ اَحْیَاھُمُ اللّٰہُ حَتّٰی اَسْمَعَھُمْ قَوْلَہٗ تَوْبِیْخًا وَّ تَصْغِیْرًا وَّ نِقْمَۃً وَّ حَسْرَۃً وَّ نَدَمًا۔

لیجا دہ باندھ دیا گیا اور آپ اپنے صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوئے جب اس کنوئیں پر پہنچے جس میں سردارانِ قریش کو ڈالا گیا تھا تو اس کے کنارے آپ کھڑے ہو گئے اور ان سرداروں کو ان کا اور ان کے باپوں کا نام لے کر پکارنا شروع کیا یعنی اے فلاں فلاں کے بیٹے اور اے فلاں فلاں کے بیٹے کیا تم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے البتہ ہم نے اس چیز کو پالیا جس کا ہم سے ہمارے رب نے وعدہ کیا تھا کیا تم نے بھی وہ چیز پالی جس کا تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا (یعنی ہم کو تو فتح و کامیابی حاصل ہو گئی کیا تم کو بھی وہ عذاب ملا جس کا تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا) حضرت عمرؓ نے (یہ سنکر) عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان جسموں سے گفتگو فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تم اس کو اچھی طرح سننے والے نہیں ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن وہ جواب نہیں دیتے (بخاری و مسلم) اور بخاری میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ قتادہ نے کہا ہے کہ زندہ کیا (ان) سرداروں کو خدا نے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سن لیں ان کو سرزنش ہو اور وہ اپنی ذلت و خواری پشیمانی و افسوس اور عذاب کو محسوس کر لیں۔

غزوۂ حنین کے قیدیوں کی واپسی

۳۷۹۰ وَعَنْ مَرْوَانَ وَ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ حِیْنَ جَاءَہٗ وَفْدُ ھَوَازِنَ مُسْلِمِیْنَ فَسَاَلُوْہُ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ وَسَبْیَھُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اِمَّا السَّبْیَ وَ اِمَّا الْمَالَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْیَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ جَاءُوْا تَائِبِیْنَ وَ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْھِمْ سَبْیَھُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْءُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَیَّبْنَا ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ مِمَّنْ لَّمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاؤُکُمْ

حضرت مروان اور مسور ابن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قوم ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور درخواست کی کہ ہمارے مال اور قیدیوں کو واپس کر دیا جائے (قوم ہوازن سے مسلمانوں کی جنگ ہو چکی تھی جو غزوۂ حنین کے نام سے مشہور ہے اس میں ان کا بہت سا مال لوٹا گیا تھا اور ان میں سے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان کو قیدی بنا لیا گیا تھا اس واقعہ کے بعد یہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اپنا وفد بھیج کر مال اور قیدیوں کا مطالبہ کیا) آپ نے وفد کے مطالبہ میں فرمایا کہ دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کر لو یعنی یا تو قیدیوں کو لے لو یا مال واپس کر لو۔ وفد کے لوگوں نے عرض کیا ہم قیدیوں کو لینا پسند کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر) کھڑے ہو گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ فرمایا۔ اول خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کی جس کا وہ مستحق ہے اور پھر فرمایا یہ تمہارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں (یعنی کفر و شرک سے توبہ کر کے اور مسلمان ہو کر) اور میں نے اس امر کو مناسب سمجھا کہ ان قیدیوں کو واپس کر دوں پس تم میں سے جو شخص خوشی کے ساتھ ایسا کر سکے کرے اور جو شخص اس کو پسند کرے کہ اپنے حصہ پر قائم رہے یہاں تک کہ اس کو سب سے پہلے آنے والے مال

فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاءُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فدئے میں سے اس کا معاوضہ دیدیا جائے، تو وہ ایسا ہی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی کے ساتھ واپسی پر آمادہ ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا مجھ کو یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ تم میں سے کس نے اجازت نہیں دی اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم گھر جاکر اپنے سرداروں کی طرف اس معاملہ میں رجوع کرو اور وہ ہم سے تمہارا فیصلہ آکر بیان کردیں۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور پھر واپس آکر عرض کیا کہ ہم خوشی کے ساتھ واپسی پر آمادہ اور واپسی کی اجازت دیتے ہیں۔ (بخاری)

گرفتاری کے بدلے گرفتاری

۳۷۹۱ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفُ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمران بن حصین رض کہتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف بنی عقیل کا حلیف تھا ثقیف نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دو صحابیوں کو گرفتار کرلیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض نے بنی عقیل کے ایک آدمی کو گرفتار کرکے باندھا اور سنگستان میں ڈال دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُدھر سے گزرے تو قیدی نے پکارا۔ اے محمد! اے محمد! مجھ کو کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارے حلیف کے جرم کے سبب جو ثقیف ہیں یہ کہہ کر آپ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور آگے تشریف لے چلے اس قیدی نے پھر پکارا۔ اے محمد! اے محمد! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پر رحم آگیا واپس آئے اور فرمایا تیرا کیا حال ہے، اس نے عرض کیا میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس کلمہ کو ایسی حالت میں کہتا کہ تو اپنے اوپر اختیار رکھتا ہوتا تو تجھ کو پوری نجات مل جاتی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو دو قیدیوں کے بدلے میں جن کو ثقیف نے گرفتار کیا تھا چھوڑ دیا۔ (مسلم)

فصل دوم

جنگ بدر کے قیدیوں میں سے آنحضرت کے داماد ابوالعاص کی رہائی کا واقعہ

۳۷۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يُخَلِّيَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ بدر کی لڑائی کے بعد جب کفار مکہ نے اپنے قیدیوں کی رہائی کا معاوضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو زینب رض (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی) نے اپنے شوہر ابوالعاص کی رہائی کے لئے بھی مال بھیجا جس میں وہ ہار تھا جو حضرت خدیجہ رض کے پاس تھا اور اس کو انھوں نے زینب رض کا نکاح کرتے وقت جہیز میں دیدیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو دیکھا تو آپ پر رقت طاری ہوگئی (یعنی آپ کو حضرت خدیجہ رض یاد آگئیں جن کے گلے میں یہ ہار رہتا تھا) اور آپ نے صحابہ رض سے فرمایا اگر

سَبِيْلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ كُوْنَا بِبَطْنِ يَاجِجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَأْتِيَا بِهَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

تم پسند کرو تو زینب کے قیدی کو بلا معاوضہ چھوڑ دو اور زینب نے جو مال بھیجا ہے اس کو واپس کرو صحابہ نے عرض کیا بہتر ہے چنانچہ ابوالعاص کو رہا کر دیا گیا اور جب وہ مکہ کو جانے لگا تو اس سے عہد لیا کہ وہ زینب کو مدینہ بھیجدے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ اور ایک انصاری شخص کو ابوالعاص کے ساتھ کر دیا اور ان کو یہ ہدایت کر دی کہ تم بطن ناجج میں (جو مکہ سے آٹھ کوس کے فاصلہ پر ہے ٹھہرے رہنا جب زینب وہاں پہنچ جائے تو تم اس کے ساتھ رہنا اور مدینہ لے آنا۔ (احمد، ابوداؤد)

جنگ بدر میں قیدیوں میں سے قتل کئے جانے والے کفار

۳۷۹۳ وَعَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَسَرَ أَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰى أَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بدر کے لوگوں کو قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کرا دیا اور ابی عزہ جمحی کو بلا معاوضہ چھوڑ دیا۔ (شرح السنۃ)

۳۷۹۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن مسعود رضہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابی معیط کے قتل کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نے کہا لڑکوں کو کون پالے گا؟ آپ نے فرمایا، آگ (یعنی تو آگ میں جانے کا فکر کر بچوں کو خدا تعالے پالتا ہے۔) (ابوداؤد)

جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں دیا گیا اختیار

۳۷۹۵ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ أَصْحَابَكَ فِيْ أُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى أَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِّثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ (جنگ بدر کے بعد) جبرئیل علیہ السلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اپنے صحابہ کو بدر کے قیدیوں کے بابت اختیار دیدیجئے وہ خواہ ان کو مار ڈالیں یا معاوضہ لے کر چھوڑ دیں اگر وہ معاوضہ لیں گے تو آیندہ سال ان کے ستر آدمی مارے جائیں گے (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوۂ اُحد میں ستر آدمی شہید ہوئے) صحابہ رضہ نے اس اختیار کو سن کر عرض کیا ہم معاوضہ لینا اور ستر کا اپنے میں سے مارا جانا قبول کرتے ہیں۔ (ترمذی)

قیدیوں کی تحقیق و تفتیش

۳۷۹۶ وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِيْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا يَنْظُرُوْنَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَّمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوْا عَانَتِيْ فَوَجَدُوْهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُوْنِيْ فِي السَّبْيِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت عطیہ قرظی رضہ کہتے ہیں کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں تھا۔ ہم کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا صحابہ رضہ کی عادت یہ تھی کہ قیدیوں کے زیر ناف کو کھول دیا کرتے تھے جس کے بال اُگ آئے تھے اس کو مار ڈالتے تھے اور جس کے بال نہ ہوتے تھے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ میرے زیر ناف بال نہ تھے اس لئے مجھ کو قیدی بنا لیا۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

کفار مکہ کے مسلمان ہو جانے والے غلاموں کو واپس کرنے سے آنحضرتؐ کا انکار

۳۷۹۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هٰذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کی صلح سے پہلے چند غلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (یعنی اپنے مالکوں کے پاس سے چلے آئے) غلاموں کے مالکوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ اے محمدؐ! قسم ہے خدا کی یہ غلام تمہارے پاس اس لئے نہیں آئے ہیں کہ تمہارے دین کی طرف کچھ رغبت رکھتے ہیں بلکہ یہ لوگ بھاگ کر آئے ہیں اور غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ صحابہ میں سے چند لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ ان کے مالکوں نے ٹھیک کہا ہے ان غلاموں کو واپس کر دیجئے (یہ سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ غضبناک ہو گئے اور فرمایا قریشؔ میں دیکھتا ہوں کہ تم باز نہ آؤ گے (یعنی اپنی سرکشی اور نافرمانی سے) جب تک کہ خداوند تعالےٰ تمہارے پاس اس شخص کو نہ بھیجے جو تمہارے اس حکم پر تمہاری گردن کو نہ اُڑا دے۔ اس کے بعد آپؐ نے (صاف الفاظ میں) غلاموں کو واپس دینے سے انکار کر دیا اور فرمایا یہ خداوند تعالےٰ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔ (ابوداؤد)

فصل

حضرت خالد کی طرف سے عدم احتیاط کا ایک واقعہ

۳۷۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضؓ کو قبیلہ جذیمہ کے پاس بھیجا۔ خالد رضؓ نے ان کو اسلام کی دعوت دی وہ اضطراب و سراسیمگی کے عالم میں اسلام لائے کہ جملہ کو اچھی طرح ادا نہ کر سکے اور پھر یہ کہنا شروع کیا کہ اپنے دین سے ہم نکل کر اسلام کی طرف چلے گئے خالد رضؓ نے یہ سنکر ان کو قتل کرنا اور گرفتار کرنا شروع کیا اور ہمارے آدمیوں میں سے ہر ایک کو اس کا گرفتار کیا ہوا قیدی دیدیا پھر ایک روز خالد بن ولید رضؓ نے یہ حکم جاری کیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو مار ڈالے۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہ کروں گا اور نہ ہم میں سے کوئی دوسرا شخص اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ غرض ہم سب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا حضورؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھایا اور کہا اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے برارت کا خواستگار ہوں اس فعل سے جو خالد رضؓ نے کیا ہے (یعنی خالد کی غلطی سے میں اظہار بیزاری کرتا ہوں) بخاری)

بَابُ الْاَمَانِ امن دینے کا بیان

فصل اول

امّ ہانی رضی اللہ عنہا کی طرف سے اپنے ایک عزیز کو امان دینے کا واقعہ

۳۷۹۹ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ یَغْتَسِلُ وَ فَاطِمَةُ اِبْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانَ بْنَ هُبَیْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَ ذٰلِكَ ضُحًی (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اٰمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ۔

حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابو طالب کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے اور آپ کی صاحبزادی جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کپڑے سے پردہ کئے ہوئے تھیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے پوچھا کون ہے میں نے عرض کیا کہ میں امّ ہانی ابو طالب کی بیٹی۔ آپ نے فرمایا خوشخبری ہو امّ ہانی کو۔ پھر جب آپ غسل فرما چکے تو جسم پر کپڑا لپیٹے ہوئے آپ نے (چاشت کی) آٹھ رکعتیں پڑھیں (جب نماز سے فارغ ہو چکے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے یہ کہا ہے کہ وہ اس شخص کو قتل کرنے والے ہیں جس کو میں نے اپنے گھر میں پناہ دی ہے یعنی ہبیرہ کے بیٹے کو۔ آپ نے فرمایا۔ امّ ہانی! جس کو تم نے پناہ دی ہم نے اس کو پناہ دی۔ امّ ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ واقعہ چاشت کے وقت کا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ امّ ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ عرض کیا۔ میں نے دو شخصوں کو پناہ دی ہے جو میرے خاوند کے رشتہ دار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہم نے اس کو امان دی جس کو تم نے امان دی۔

فصل دوم

عورت کے عہد و بیان کی پاسداری سارے مسلمانوں پر لازم ہے

۳۸۰۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ یَعْنِیْ تُجِیْرُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورت البتہ (عہد) کرتی ہے قوم کے لئے (یعنی پناہ دیتی ہے (اپنی قوم) مسلمان کے بھروسہ پر (یعنی عورت کسی کو امان دے تو وہ ساری قوم کا امان ہے)۔ (ترمذی)

اپنے عہد و پیمان کو توڑنے والے کے بارے میں وعید

۳۸۰۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰی نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ اُعْطِیَ لِوَاءَ الْغَدْرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ جو شخص کسی کو امن دے اور پھر اس کو مار ڈالے اس کو قیامت کے دن بدعہدی کا نشان دیا جائے گا۔ (شرح السنہ)

معاہدہ کی پوری طرح پابندی کرنی چاہیئے

۳۸۰۲ وَعَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَبَیْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَ كَانَ یَسِیْرُ

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان (یہ) عہد ہو گیا تھا کہ وہ وقت معین تک ایک دوسرے

نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوْا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ)

سے جنگ نہ کریں) معاویہ رضؓ اس عہد و پیمان کے زمانہ میں روم کے شہروں میں گشت لگایا کرتے تھے تاکہ جب عہد کی مدت ختم ہو جائے تو وہ اچانک رومیوں پر حملہ کرکے ان کو لوٹ لیں (انھیں ایام میں) ایک شخص عربی یا ترکی گھوڑے پر سوار "اللہ اکبر اللہ اکبر عہد کو پورا کیا جائے بدعہدی نہ کی جائے" کہتا ہوا آیا (مطلب اس کا یہ تھا کہ عہد وصلح کے ایام میں تم لوگ جو رومی شہروں میں گشت لگاتے ہو یہ بدعہدی ہے) لوگوں نے دیکھا یہ شخص عمرو بن عبسہ رضؓ صحابی تھے معاویہ رضؓ نے ان سے واقعہ دریافت کیا۔ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم سے معاہدہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ عہد کو نہ توڑے اور نہ باندھے (باندھنے سے مراد عہد کی تبدیلی ہے) جب تک اس عہد کی مدت نہ گزر جائے یا عہد کو دونوں فریق مساوی درجہ میں اعلان کرکے توڑ دیں (یعنی ایک دوسرے کو آگاہ کر دے کہ ہمارے تمہارے درمیان جو عہد تھا وہ اب باقی نہیں رہا اور اب ہم تم برابر ہیں) سلیم بن عامر راوی کا بیان ہے کہ عمرو بن عبسہ رضؓ کی یہ بات سُن کر معاویہ رضؓ اپنے لوگوں کے ساتھ واپس چلے آئے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

ایفائے عہد اور احترام قاصد کی اہمیت

۳۸۰۳ وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِيْ قُرَيْشٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقِيَ فِيْ قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا قَالَ إِنِّيْ لَا أَخِيْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِيْ نَفْسِكَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابو رافع رضؓ کہتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش نے مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ میری نظر جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑی میرے دل میں اسلام کی صداقت و عظمت نے گھر کر لیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم اب میں کبھی قریش میں نہ جاؤں گا آپ نے فرمایا میں نہ تو عہد کو توڑتا ہوں اور نہ قاصدوں کو قید کرتا ہوں۔ تم واپس چلے جاؤ اگر تمہارے دل میں وہ چیز قائم و باقی رہے جو اس وقت پائی جاتی ہے تو پھر چلے آنا ابو رافع کا بیان ہے کہ میں مکہ واپس چلا گیا اور پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ (ابوداؤد)

۳۸۰۴ وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت نعیم بن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو شخصوں سے فرمایا جو مُسیلمہ (کاذب مدعی نبوت) کے پاس سے آئے تھے خدا کی قسم اگر شریعت میں قاصد کو مارنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اُڑا دیتا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

زمانہ جاہلیت کے اُن معاہدوں کو پورا کرنے کا حکم جو اسلام کے منافی نہ ہوں

۳۸۰۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ

عمرو بن شعیب رضؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا پورا کرو جاہلیت

اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَّلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ وَّذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

کی قسم کو اس لئے کہ اسلام قسم کی قوت کو بڑھاتا ہے (کم نہیں کرتا) اور اسلام میں قسم کو پیدا نہ کرو (یعنی جاہلیت کی سی قسموں کا رواج پیدا نہ کرو اس لئے کہ عہد و پیمان کے لئے اسلام ہی کافی ہے۔ (ترمذی نے اسے حسین بن ذکوان اور عمرو کے سلسلہ سند سے روایت کیا اور اسے حسن کہا ہے۔ اور علی کی حدیث اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ الخ کتاب القصاص میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل سوم

قاصد اور ایلچیوں کو قتل نہیں کیا جا سکتا

۳۸۰۶ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ مسیلمہ (کذاب مدعی نبوت) کے دو قاصد ابن النواحہ اور ابن اثال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کیا تم اس امر کا اعتراف کرتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ انھوں نے کہا ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ مسیلمہ خدا کا رسول ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خدا اور اس کے رسول پر ایمان لایا اگر میں قاصدوں کو قتل کرنے والا ہوتا تو میں تم دونوں کو مار ڈالتا عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ اس وقت سے یہ طریقہ رائج ہو گیا کہ قاصد کو قتل نہ کیا جائے۔ (احمد)

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا!

مالِ غنیمت کی تقسیم اور اس میں خیانت کرنے کا بیان

فصل اوّل

غنیمت کا مال مسلمانوں کے لئے حلال کیا گیا

۳۸۰۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم سے پہلے غنیمت کا مال کسی کو حلال نہ تھا۔ خدا وند تعالے نے جب ہم کو کمزور و نحیف دیکھا تو اس کو ہمارے لئے حلال کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

مقتول سے چھینا ہوا مال قاتل کا ہے

۳۸۰۸ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهٗ

حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ حنین کے سال (فتح مکہ کے بعد) ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے چلے جب ہم کافروں سے معرکہ آرا ہوئے تو مسلمانوں کو شکست کی سی صورت نظر آئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک کافر ایک مسلمان پر قابو پا گیا ہے میں نے پیچھے سے کافر پر تلوار ماری

مِنْ وَّرَائِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ مِنِّيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جو اس کی گردن کی رگ پر پڑی اور اس کی زرہ کو کاٹ ڈالا وہ مجھ پر جھپٹ پڑا اور پکڑ کر اس زور سے دبایا کہ موت کا مزہ آگیا پھر موت نے اس کو پکڑ لیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا۔ پھر میری ملاقات عمرؓ بن خطابؓ سے ہوئی میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے (کہ دشمن کے سامنے سے بھاگ رہے ہیں) انھوں نے کہا خدا کا یہی حکم ہے اس کے بعد مسلمان (شکست کھا کر) واپس چلے آئے اور ایک موقع پر بیٹھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر گواہ رکھتا ہو اس کے سامان کا وہی مالک ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا میری گواہی کون دیگا (کہ میں نے اس مشرک کو قتل کیا ہے) پس میں خاموش بیٹھا رہا۔ رسول اللہ نے پھر انھیں الفاظ کا اعادہ کیا۔ میں نے پھر اپنے دل میں کہا میری گواہی کون دے گا۔ میں پھر خاموش بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر (تیسری مرتبہ) ان الفاظ کا اعادہ فرمایا۔ میں فوراً کھڑا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا ابو قتادہؓ کیا ہے؟ میں نے واقعہ عرض کیا ایک شخص نے میرے بیان کی تصدیق کی اور کہا کہ اس مشرک کا سامان میرے پاس ہے اور پھر آنحضرتؐ سے اس نے عرض کیا کہ آپ اس معاملہ میں ابو قتادہؓ کو راضی کر دیجئے (یعنی اس مشرک کے اسباب کے بدلے مجھ سے کچھ لے کر دلوا دیجئے یا اسباب پر دونوں کے درمیان مصالحت کرا دیجئے) حضرت ابوبکرؓ نے کہا نہیں یوں نہیں۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی خدا کے اس شیر (ابو قتادہؓ) کی طرف اس معاملہ میں (اس کی مرضی کے خلاف) کوئی ارادہ نہ کریں ابو قتادہ خداوند خدا کے شیروں میں سے ایک شیر ہے اور خدا اور رسول خدا کی خوشی حاصل کرنے کے لئے لڑتا ہے ایسی حالت میں کیوں کر ممکن ہے کہ اس کا سامان تجھ کو دیدیا جائے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوبکرؓ کی بات سنکر) فرمایا ابوبکرؓ نے سچ کہا تو اس مشرک کا سامان ابو قتادہؓ کو دیدے اس شخص نے اس کافر کا سامان مجھ کو دیدیا جس سے میں نے ایک باغ خریدا جو قبیلہ بنی سلمہ میں واقع ہے اور یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام لانے کے بعد جمع کیا تھا (بخاری ومسلم)

مال غنیمت کی تقسیم

۳۸۰۹/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَّهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت میں سے) ایک شخص اور اس کے گھوڑے کے لئے تین حصے مقرر فرمائے یعنی ایک حصہ آدمی کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔ (بخاری ومسلم)

مال غنیمت میں غلام اور عورتوں کا حصہ مقرر نہیں

۳۸۱۰/۴ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا فَقَالَ لِيَزِيْدَ اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا

حضرت یزید بن ہرمزؓ کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے ابن عباسؓ کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ غلام اور لونڈی کو بھی مال غنیمت میں سے کچھ دیا جائے (جب وہ جہاد میں شریک ہوں) یا نہیں؟ ابن عباسؓ نے یزید سے کہا کہ اس کے جواب میں یہ لکھ بھیجو کہ غلام اور لونڈی کا مال غنیمت میں کوئی

سَهْمٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا وَفِي رِوَايَةٍ كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حصّہ مقرر نہیں ہے ان کو کچھ دے دیا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباس رض نے جواب میں یہ لکھا کہ تم مجھ کو لکھ کر دریافت کرتے ہو کہ کیا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جہاد میں شرکت کے لئے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے اور کیا (مالِ غنیمت میں) ان کا کوئی حصّہ مقرر تھا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم البتہ عورتوں کو جہاد میں لے جایا کرتے تھے وہ مریضوں کی تیمارداری کرتی تھیں اور ان کو مالِ غنیمت میں سے کچھ دیا جایا کرتا تھا لیکن آپ نے ان کا کوئی حصّہ مقرر نہیں کیا تھا۔ (مسلم)

مخصوص طور پر بعض مجاہدین کو اُن کے حصّہ سے زائد دیا جا سکتا ہے

۳۸۱۱ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلٰى اَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ۔ فَمَا زِلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَاءَ ظَهْرِيْ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَّثَلَاثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ اٰرَامًا مِّنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمہ بن اکوع رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے غلام رباح کے ساتھ اپنی سواری کے اونٹ بھیجے۔ میں بھی رباح کے ساتھ تھا۔ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فزاری نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو لُوٹ لیا میں ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور مدینہ کی طرف مُنہ کر کے میں نے تین بار بلند آواز میں یہ الفاظ کہے۔ خبردار ہو دشمن نے لُوٹ لیا اس کے بعد میں عبدالرحمٰن اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے روانہ ہوا اور تیر پھینکنے اور رجز یہ الفاظ کہنے شروع کئے۔ میں کہتا تھا میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن بُرے آدمیوں یعنی کافروں کی ہلاکت کا دن ہے میں برابر تیر مارتا اور دشمن کی جو سواریاں ملتی جاتیں ان کی کونچیں کاٹتا جا رہا تھا یہاں تک کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹ ملنا شروع ہوئے۔ جو اونٹ راستے میں ملتا میں اس کو وہیں چھوڑ دیتا اور آگے بڑھتا۔ غرض ایک ایک کر کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سارے اونٹ میں نے اپنے پیچھے چھوڑ دئیے پھر دشمنوں نے چادریں اور نیزے ڈالنا چاہے، تاکہ وہ ہلکے ہو جائیں اور آسانی سے بھاگ سکیں یہاں تک کہ انھوں نے تیس ۳۰ چادریں اور تیس نیزے پھینک دئیے میں ان چادروں اور نیزوں پر نشان کے پتھر رکھتا جاتا تھا تاکہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ تشریف لائیں تو شناخت کر لیں مختصر یہ میں نے ان کا پیچھا دُور تک کیا حتیٰ کہ میری نظر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی اور رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِس واقعہ کے متعلق فرمایا آج کے دن ہمارے سواروں کا بہترین سوار ابو قتادہ ہے اور پیدلوں میں بہترین پیدل سلمہ بن اکوع ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (سلمہ کو) دو حصّہ مرحمت فرمائے یعنی ایک حصّہ سوار کا اور ایک پیدل کا اور دونوں حصّے میرے لئے جمع کئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھا لیا جس کا نام عضباء تھا۔ اور پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

وَرَاءَهٗ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ (رَوَاهُ مُسْلِم) (مسلم)

۳۸۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں کو جن کو لشکروں میں بھیجا کرتے تھے خاص طور پر، عام حصہ سے کچھ زیادہ دے دیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۱۳ وَعَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ اَلْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اس حصہ کے علاوہ جو خمس میں سے ہم کو ملا تھا کچھ زیادہ مرحمت فرمایا اور مجھ کو ایک بوڑھی اونٹنی ملی۔ (بخاری و مسلم)

مسلمانوں کے ان جانوروں اور غلاموں کا حکم جو خود دشمنوں کے ہاتھ لگ جائیں اور پھر مال غنیمت میں واپس آئیں

۳۸۱۴ وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَّهٗ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَّهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کا گھوڑا بھاگ گیا اور دشمنوں نے اس کو پکڑ لیا جب کافروں پر مسلمانوں نے غلبہ حاصل کیا تو وہ گھوڑا (مال غنیمت میں حاصل کر لیا گیا) ابن عمرؓ کو دیدیا گیا اور یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمرؓ کا غلام بھاگ گیا اور روم چلا گیا پھر مسلمانوں نے رومیوں پر فتح حاصل کی خالد بن ولیدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس غلام کو ابن عمرؓ کو واپس دیدے۔ (بخاری)

خیبر کے مال خمس سے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کی محرومی

۳۸۱۵ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَّلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا

حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ میں اور عثمان بن عفانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے خیبر کے خمس میں سے بنی مطلب کو حصہ دیا اور ہم کو نہیں دیا حالانکہ ہم اور وہ دونوں ایک مرتبہ کے ہیں (یعنی بنی مطلب اور بنو ہاشم دونوں ایک ہی ہیں) آپ نے فرمایا بے شک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہیں۔ جبیرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد الشمس اور بنو نوفل کو تقسیم میں سے کچھ نہیں دیا۔ (بخاری)

مال فئی کا حکم

۳۸۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آبادی میں تم جاؤ اور وہاں قیام کرو (اور وہاں کے لوگ صلح کے بعد اس آبادی کو خالی کر دیں) تو جو کچھ اس کے اندر ہو وہ تمہارا حصہ ہے اور جس آبادی نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی (اور تم نے لڑ کر اس پر قبضہ کیا ہے) تو اس کے مال میں سے پانچواں حصہ خدا اور رسول کے لئے ہے پھر جو باقی (مسلم)

مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۸۱۷ وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْ

حضرت خولہ انصاریہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

کو یہ فرماتے سنا ہے بعض لوگ خدا کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ (بخاری)

۳۸۱۸/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَہٗ وَعَظَّمَ اَمْرَہٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بَعِیْرٌ لَہٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَرَسٌ لَہٗ حَمْحَمَۃٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ شَاۃٌ لَھَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ نَفْسٌ لَھَا صِیَاحٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ صَامِتٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَھُوَ اَتَمُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور مالِ غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا آپ نے اس کو سخت گناہ بتایا اور پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر اونٹ ہو اور وہ بلبلا رہا ہو (یعنی جو شخص مثلاً اونٹ کو غنیمت کے مال میں سے خیانت کرکے لیگا تو قیامت کے دن وہ اونٹ اس کی گردن پر سوار ہوگا) اور وہ پھر مجھ سے یہ کہے کہ اے خدا کے رسول میری فریاد رسی کیجئے اور میں اس کے جواب میں یہ کہہ دوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میرا جو کچھ فرض تھا میں دنیا میں تم تک پہنچا چکا اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہنہناتا ہوا اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری فریاد رسی کیجئے (یعنی میری سفارش فرمائیے) اور میں یہ کہوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تجھ کو شریعت کے احکام پہنچا دیئے اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری ہو اور ممیاتی ہو (یعنی چلاتی ہو) اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے اب میں کچھ نہیں کرسکتا میں اپنا پیام تجھ تک پہنچا چکا اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر آدمی (غلام یا لونڈی) ہو اور وہ چلاتا ہو اور کہے کہ یا رسول اللہ مجھ کو اس سے بچائیے اور میری فریاد کو پہنچئے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کرسکتا میں نے تجھ تک شریعت کے احکام پہنچا دیئے اور میں کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر کپڑے ہوں اور حرکت کرتے ہوں اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری سفارش کردیجئے اور میں یہ کہوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میں نے شریعت تجھ تک پہنچا دی۔ اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر سونا چاندی ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کرسکتا۔ میں شریعت کے احکام تجھ تک پہنچا چکا۔ (بخاری و مسلم)

جس مال سے مسلمانوں کے حقوق متعلق ہوں اس میں ناحق تصرف کرنیوالوں کے بارے میں وعید

۳۸۱۹/۱۳ وَعَنْہُ قَالَ اَھْدٰی رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا یُقَالُ لَہٗ مِدْعَمٌ فَبَیْنَمَا مِدْعَمٌ یَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک غلام جس کا نام مدعم تھا رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کیا یہ غلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کجاوہ کو (ایک روز)

وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنَ النَّارِ اَوْ شِرَاكَانِ مِنَ النَّارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُتار رہا تھا کہ اس کو ایک تیر آکر لگا جس کے پھینکنے والے کا پتہ نہ تھا اور مدعم مر گیا لوگوں نے کہا مدعم کو جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ چادر جس کو مدعم نے خیبر کے دن مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے لے لیا تھا آگ کے شعلے بن کر مدعم پر بھڑک رہی ہے لوگوں نے آپ کے ان الفاظ کو سُنا (تو اس وعید سے ڈر گئے) چنانچہ فوراً ایک شخص ایک دو تسمے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا (جن کو معمولی سی چیز سمجھ کر) اُس نے مالِ غنیمت میں سے لے لیا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ تسمہ یا تسمے آگ کے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۲۰ / ۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسباب کا ایک شخص محافظ یا داروغہ تھا جس کا نام کرکرہ تھا۔ وہ مرگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کے اندر ہے لوگوں نے اس کا سامان دیکھا تو اس میں ایک کملی پائی جس کو اس نے مالِ غنیمت میں سے خیانت کر کے لیا تھا۔ (بخاری)

مجاہدین کے مالِ غنیمت میں سے خورد و نوش کی چیزوں کو تقسیم سے پہلے استعمال کرنے کی اجازت

۳۸۲۱ / ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ ہم غزوات میں شہد اور انگور پاتے تو ان کو کھالیتے تھے لیکن اپنے ساتھ نہ لے جاتے تھے کھانے کی چیزوں میں سے بقدرِ ضرورت دار الحرب میں کھالینا جائز ہے۔ (بخاری)

۳۸۲۲ / ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِيْ الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن مجھ کو چربی سے بھری ہوئی ایک تھیلی ملی۔ میں نے اس کو اٹھا لیا اور اپنے دل میں کہا یا زبان سے کہ آج میں اس چربی میں سے کسی کو کچھ نہ دوں گا میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے مسکرا رہے تھے یعنی میرے اس فعل پر تبسم فرما رہے تھے (بخاری و مسلم)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ۔

اور ابوہریرہؓ کی حدیث "مَا اُعْطِيْكُمْ الخ" رِزْقُ الْوُلَاةِ کے باب میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

مالِ غنیمت کے جواز کے ذریعہ امت محمدیؐ کو دوسری امتوں پر فضیلت

۳۸۲۳ / ۱۷ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ (تِرْمِذِيٌّ)

حضرت ابی اُمامہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالےٰ نے مجھ کو انبیاءؑ پر فضیلت بخشی ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ خدا نے میری امت کو دوسری امتوں پر فضیلت بخشی ہے اور مالِ غنیمت کو ہمارے لئے حلال قرار دیا ہے۔ (ترمذی)

مقتول کا مال قاتل کو ملے گا

۳۸۲۴ / ۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَّاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن فرمایا جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اس کا اسباب اسی کے لئے ہے ابو طلحہؓ نے اسی روز بیس آدمیوں کو مارا اور ان کے سامان کو لے لیا۔ (دارمی)

۳۸۲۵ / ۱۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ۔

حضرت عوف رضؓ بن مالک اشجعی اور خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے سامان کے متعلق یہ حکم دیا کہ وہ قاتل کے لئے ہو اور اس مال میں سے خمس نہیں نکالا۔ (ابوداؤد)

۳۸۲۶ / ۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ وَّكَانَ قَتَلَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (میرے حصے سے زیادہ) مجھ کو ابوجہل کی تلوار دی اور ابوجہل کو حضرت ابن مسعودؓ نے قتل کیا تھا۔ (ابوداؤد)

غلام کو مال غنیمت میں سے تھوڑا بہت دیا جا سکتا ہے

۳۸۲۷ / ۲۱ وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُّ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَ لِيْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهٗ اِنْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهٖ الْمَتَاعِ۔

حضرت ابی اللحم رضؓ کے آزاد کردہ غلام عمیر رضؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ خیبر کی لڑائی میں شریک ہوا میرے مالکوں نے میرے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی اور بتایا کہ میں ان کا غلام ہوں پس آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ہتھیار باندھوں اور مجاہدوں کے ساتھ رہوں۔ چنانچہ میرے جسم پر تلوار باندھی گئی (میرا قد چونکہ چھوٹا تھا) اس لئے میں تلوار کو گھسیٹتا ہوا چلتا تھا اور مال غنیمت کی تقسیم کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تھوڑا مال اس کو بھی دو اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک منتر پیش کیا (یعنی پڑھ کر سنایا) جس کو میں مجنون و دیوانہ پر پڑھا کرتا تھا آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ اس کا اتنا حصہ موقوف کر دو اور اتنا باقی رکھو (ترمذی)

خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم

۳۸۲۸ / ۲۲ وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَّكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) وَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَاَتَى الْوَهْمُ فِيْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهٗ قَالَ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ وَاِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَيْ فَارِسٍ۔

حضرت مجمع بن جاریہؓ کہتے ہیں کہ خیبر کا مال غنیمت اور زمین ان لوگوں پر تقسیم کی گئی جو حدیبیہ کی صلح میں شریک تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے اٹھارہ حصے کئے۔ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی جس میں تین سو سوار تھے۔ سواروں کو آپ نے دو دو حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ۔ (ابوداؤد)

ابوداؤد نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضؓ کی حدیث صحیح تر ہے اور اسی پر اکثر ائمہ کا عمل ہے اور حضرت مجمع ابن جاریہؓ کی حدیث میں گمان ہے کہ تین سو سوار نہ تھے بلکہ دو سو سوار تھے۔

جہاد میں زیادہ سعی و محنت کرنے والوں کے لئے مال غنیمت میں سے خصوصی حصہ

۳۸۲۹/۲۳ وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضؓ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو جنھوں نے جنگ میں سب سے پہلے حصہ لیا تھا چوتھائی مال غنیمت دیا اور ان لوگوں کو جو لشکر کی واپسی پر دشمن کے مقابلے میں رہتے تھے تہائی مال دیا۔ (ابوداؤد)

۳۸۳۰/۲۴ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت حبیب بن مسلمہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس نکالنے کے بعد سب سے پہلے لڑنے والوں کو چوتھائی حصہ زیادہ دیتے تھے اور واپسی کے بعد لڑنے والوں کو تہائی زیادہ دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

مال فئ میں کوئی خصوصی حصہ نہیں

۳۸۳۱/۲۵ وَعَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِي اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهٗ مَعْنُ ابْنُ يَزِيْدَ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْطَانِيْ مِنْهَا مِثْلَ مَا اَعْطٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَيْتُكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابی الجویریہ جرمی رضؓ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ رضؓ کی خلافت کے ایام میں میں نے روم کی زمین میں ایک سرخ رنگ کی ٹھلیا پائی جس میں دینار بھرے ہوئے تھے اور ہمارا سردار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے ایک شخص تھا جو قبیلۂ بنی سلیم میں سے تھا اور جس کا نام معن بن یزید تھا۔ میں اس ٹھلیا کو اپنے سردار کے پاس لے آیا سردار نے ان دیناروں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور مجھ کو بھی اتنا ہی دیا جتنا اور کسی شخص کو دیا تھا اور پھر کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ زیادہ دینا خمس کے بعد ہوتا ہے (یعنی اس مال میں سے کسی کو زیادہ دیا جا سکتا ہے جس میں سے خمس نکالا جائے اور یہ مال چونکہ قہر و غلبہ سے حاصل نہیں کیا گیا ہے اس لئے اس میں سے خمس نہیں نکالا جا سکتا) تو میں ضرور تجھ کو اس مال میں سے کچھ زیادہ دیتا۔ (ابوداؤد)

شریک معرکہ نہ ہونے والوں کو مال غنیمت میں سے خصوصی عطیہ

۳۸۳۲/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْهُمْ وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَّاَصْحَابَهٗ اَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ ہم حبشہ سے واپس آئے تو ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر کو فتح کر چکے تھے آپ نے مال غنیمت میں سے ہم کو بھی حصہ دیا۔ یا ابوموسیٰ نے یہ کہا کہ خیبر کے مال غنیمت میں سے ہم کو بھی دیا اور کسی ایسے شخص کو جو خیبر کی فتح کے وقت غائب تھا حصہ نہیں دیا مگر اس شخص کو جو آپ کے ساتھ حاضر تھا البتہ ہماری کشتی والوں کو یعنی جعفر اور ان کے ساتھیوں کو ان کے حصے دیئے۔ (ابوداؤد)

مال غنیمت میں خیانت کرنے والوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے آنحضرتؐ کا انکار

۳۸۳۳/۲۷ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت یزید بن خالد رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ میں سے خیبر کے دن ایک شخص مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے ساتھی کے جنازے پر نماز

وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ يَهُوْدٍ لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ)

پڑھو۔ یہ سنکر خوف سے لوگوں کے چہروں کا رنگ بدل گیا آپ نے اس تغیر کو ملاحظہ کر کے فرمایا تمہارے ساتھی نے خدا کی راہ میں (یعنی مالِ غنیمت میں) خیانت کی ہے ہم نے اس کے اسباب کی تلاشی لی تو اس میں یہودی عورتوں کے پہننے کی پوتھوں کو پایا جن کی قیمت دو درہم سے زیادہ نہ تھی۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

مال غنیمت جمع کرانے میں تاخیر کرنے والے کے بارے میں وعید

۳۸۳۴/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِيْمَةً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهٗ وَ يُقَسِّمُهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا فِيْمَا كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰى ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ فَاعْتَذَرَ قَالَ كُنْ اَنْتَ تَجِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مالِ غنیمت کی تقسیم کا ارادہ فرماتے تو بلال رض کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کردیں۔ چنانچہ وہ مالِ غنیمت کی تقسیم کا اعلان کردیتے اور لوگ اپنی اپنی غنیمتیں لے آتے۔ آپ سارے مال میں سے پانچواں حصہ نکال دیتے اور پھر تقسیم فرمادیتے۔ ایک دفعہ ایک شخص خمس نکالنے اور تقسیم کرنے کے بعد بالوں کی ایک رسّی لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ مالِ غنیمت کی چیز ہے جو ہم کو ملی تھی۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے بلال رض کے اعلان کو سنا تھا جو اس نے تین بار کیا تھا اس نے کہا ہاں۔ فرمایا پھر تو اس کو اس وقت کیوں نہیں لایا؟" اس نے کچھ عذر کیا۔ آپ نے فرمایا تو اسی حالت پر قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا۔ میں ہرگز ہرگز تجھ سے اس رسّی کو نہ لوں گا۔ (ابوداؤد)

مال غنیمت میں خیانت کی سزا

۳۸۳۵/۲۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عمرو بن شعیب رض اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر رض نے اور حضرت عمر رض نے خیانت کرنے والے کے مال کو جلادیا اور اس کو مارا۔ (ابوداؤد)

خائن کی اطلاع نہ دینے والا بھی خائن کے حکم میں ہے

۳۸۳۶/۳۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خیانت کرنے والے کو جو چھپاتا ہے وہ اسی کی طرح ہے۔ (ابوداؤد)

غنیمت کا مال تقسیم ہونے سے پہلے اس کی خرید و فروخت کی ممانعت

۳۸۳۷/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس کو خریدنے سے منع فرمایا ہے۔ (دارمی)

۳۸۳۸/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابی امامہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کے

وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تقسیم ہونے سے پہلے اس کے حصوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ (دارمی)

مال غنیمت میں ناحق تصرف کرنے والے دوزخ کی آگ کے سزاوار ہوں گے

۳۸۳۹/۳۲ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا النَّارُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت خولہ بنت قیس کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ مال سبز ہے اور شیریں یعنی مالِ غنیمت پسندیدہ چیز ہے جس شخص کو یہ حق کے طور پر ملے اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور بہت سے لوگ ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کے مال میں سے (یعنی مالِ غنیمت میں سے) جس چیز کو ان کا دل چاہتا ہے اپنے تصرف میں لے آتے ہیں قیامت کے دن ایسے لوگوں کے لئے صرف دوزخ کی آگ ہے۔ (ترمذی)

ذوالفقار تلوار کا ذکر

۳۸۴۰/۳۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن اپنی تلوار جس کا نام ذوالفقار تھا اپنے حصے سے زیادہ لی۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ تلوار وہ تھی جس کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔

تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت کی کسی چیز کو استعمال کرنے کی ممانعت

۳۸۴۱/۳۵ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِّنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِّنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت رُوَیفع بن ثابت رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مشترک مالِ غنیمت کی کسی سواری پر سوار نہ ہو اور جب وہ دُبلی ہو جائے تو اس کو مالِ غنیمت میں واپس کردے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مشترک مالِ غنیمت کا کوئی کپڑا نہ پہنے اور جب وہ پُرانا ہو جائے تو اس کو واپس کردے۔ (ابوداؤد)

مال غنیمت میں کھانے کی جو چیزیں ہاتھ میں آئیں ان کا حکم

۳۸۴۲/۳۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت محمد بن ابی المجاہد رضؓ عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھانے کی چیزوں میں سے پانچواں حصہ نکالا کرتے تھے۔ انھوں نے کہا ہم کو خیبر کے دن کھانے کی چیزیں ملیں۔ ہر ایک شخص آتا اور ان سے بقدرِ ضرورت لے جاتا تھا۔ (ابوداؤد)

۳۸۴۳/۳۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک لشکر مالِ غنیمت میں سے کھانا اور شہد لایا اس لشکر سے پانچواں حصہ اس میں سے نہ لیا گیا۔ (ابوداؤد)

۳۸۴۴/۳۸ وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت قاسم بن رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم غزوات میں اونٹوں کا گوشت کھایا کرتے اور تقسیم نہ کرتے تھے (یعنی مالِ غنیمت کی طرح تقسیم نہ کرتے تھے) یہاں تک کہ جب ہم اپنے ڈیروں خیموں کو واپس آتے تو ہماری خورجیاں گوشت سے بھری ہوئی ہوتیں۔ (ابوداؤد)

خیانت کرنے والوں کو قیامت کے دن بے عزت ہونا پڑے گا

۳۸۴۵/۳۹ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ۔

حضرت عُبادہ بن صامت رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے (مالِ غنیمت میں سے) سوئی اور تاگا (بھی) ادا کرو اور خیانت سے بچو اس لئے کہ خیانت کرنا قیامت کے دن خیانت کرنے والوں پر عار ہوگا۔ دارمی اور نسائی نے یہ حدیث عمرو بن شعیب کے واسطے سے روایت کی ہے۔

مالِ غنیمت میں حقیر ترین چیز کی بھی خیانت مستوجب مواخذہ ہے

۳۸۴۶/۴۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ سَنَامِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب تشریف لائے، اور اس کے کوہان میں سے تھوڑے سے بال لئے اور پھر فرمایا۔ لوگو! مالِ فے میں سے میرے لئے کچھ نہیں ہے اور نہ یہ اور یہ کہہ کر آپؐ نے کوہان کے ان بالوں کو دکھایا جو آپ کی انگلی میں تھے، مگر پانچواں حصّہ (میرا ہے یعنی خدا اور اس کے رسول کا) اور یہ پانچواں حصّہ بھی تمہیں پر خرچ کیا جاتا ہے پس تم (مالِ غنیمت میں سے جو تمہارے پاس ہو اور ابھی تقسیم نہ کیا گیا ہو) سوئی اور تاگا بھی دے دو (یہ سُنکر) ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں بالوں کی رسّی کا ٹکڑا تھا اور عرض کیا۔ میں نے رسّی کا یہ ٹکڑا اس لئے اپنے پاس رکھ لیا تھا کہ میں اس سے اپنے پالان کے نیچے کی کملی کو درست کرلوں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رسّی میں جس قدر میرا اور بنو عبد المطلب کا حصّہ ہے اس کو میں نے تیرے لئے معاف کر دیا۔ اس شخص نے عرض کیا یہ رسّی جب اِس حد تک پہنچ گئی (یعنی اِس درجہ کے گناہ تک) تو مجھ کو اس کی ضرورت نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے رسّی کو پھینک دیا۔ (ابوداؤد)

آنحضرتؐ خمس کا مال بھی مسلمانوں ہی کے اجتماعی مفاد میں خرچ کرتے تھے

۳۸۴۷/۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مالِ غنیمت کے ایک اونٹ کی طرف نماز پڑھائی (یعنی اونٹ کو قبلہ رُخ سامنے بٹھاکر) سترہ کے طور پر جب آپؐ نے سلام پھیرا تو اونٹ کے پہلو سے تھوڑی سی اون اُکھاڑ اور لوگوں کو دکھا کر فرمایا تمہاری غنیمتوں میں سے میرے لئے اِتنی چیز بھی حلال نہیں ہے مگر پانچواں

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) حصہ اور یہ پانچواں حصہ بھی تمہاری ہی ضرورتوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔

ذوی القربیٰ میں مال خمس کی تقسیم کے موقع پر حضرت عثمانؓ وغیر کی محرومی

۳۸۴۸ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَھْمَ ذَوِی الْقُرْبٰی بَیْنَ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَّبَنِی الْمُطَّلِبِ اَتَیْتُہٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ لَا نُنْکِرُ فَضْلَھُمْ لِمَکَانِکَ الَّذِیْ وَضَعَکَ اللّٰہُ مِنْھُمْ اَرَاَیْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِی الْمُطَّلِبِ اَعْطَیْتَھُمْ وَتَرَکْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُھُمْ وَاحِدَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ ھَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَّاحِدٌ ھٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ (رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ) وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیِّ نَحْوُہٗ وَفِیْہِ اَنَا وَبَنِی الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِیْ جَاھِلِیَّۃٍ وَّلَا اِسْلَامٍ وَّاِنَّمَا نَحْنُ وَھُمْ شَیْءٌ وَّاحِدٌ وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربےٰ کا حصہ (مالِ غنیمت میں سے) بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا (یعنی پانچواں حصہ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے) تو میں (یعنی جبیر راوی) اور عثمان بن عفان رضؓ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم اپنے بنو ہاشم بھائیوں کی فضیلت کے منکر نہیں ہیں کہ آپؐ اُن میں پیدا ہوتے ہیں لیکن یہ تو فرمایئے کہ آپؐ نے ہمارے بھائیوں بنو مطلب کو تو پانچواں حصہ دیا اور ہم کو عطا نہ فرمایا حالانکہ ہم اور وہ ایک ہی دادا کی اولاد ہیں یعنی ان کی اور ہماری قرابت ایک ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک چیز ہیں" اس طرح یہ کہہ کر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں داخل کیں (یعنی جس طرح یہ انگلیاں باہم وصل ہیں اسی طرح) یہ دونوں خاندان ایک ہیں (شافعی) اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ "میں اور بنو مطلب کبھی جدا نہیں ہوتے نہ ایامِ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں یعنی ہم (بنو ہاشم) اور وہ (بنو مطلب) ایک چیز ہیں یہ کہہ کر آپؐ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں۔[1] (بخاری)

فصل سوم

ابوجہل کے قتل کا واقعہ؟

۳۸۴۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِیْثَۃٍ اَسْنَانُھُمَا فَتَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ بَیْنَ اَضْلَعَ مِنْھُمَا فَغَمَزَنِیْ اَحَدُھُمَا فَقَالَ اَیْ عَمِّ ھَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَھْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُکَ اِلَیْہِ یَا ابْنَ اَخِیْ

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ جنگِ بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دو انصاری لڑکوں کو دیکھا، جو بالکل نو عمر تھے میں نے اپنے دل میں کہا کاش میں دو طاقتور اور تجربہ کار لوگوں کے درمیان (یعنی ان لڑکوں کو میں نے ذلیل وحقیر جانا) ان میں سے ایک نے مجھ کو ٹھوکا دیا اور مجھ سے پوچھا: "چچا! کیا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو (یعنی دشمنوں کی صف میں وہ کہاں کھڑا ہے اور کونسا ہے)

[1] اس مضمون کی ایک حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ ہم اور آپ ایک دادا کی اولاد ہیں یعنی عبدمناف کی پھر آپؐ عبدمناف کی دو بیٹیوں نوفل جن کی اولاد جبیر ہیں اور عبدشمس جن کی اولاد عثمان ہیں کو ذوی القربیٰ کے حصہ سے کیوں محروم رکھا۔ واقعہ یہ ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوی نبوت کے وقت عبدشمس اور نوفل نے باہم یہ عہد کیا تھا کہ جب تک بنو ہاشم اور بنو مطلب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے حوالے نہ کردیں اُس وقت تک ان سے مناکحت، بیع اور شرا نہ کی جائے یعنی انھوں نے تعلقات منقطع کرلئے لیکن بنو ہاشم اور بنو مطلب جاہلیت اور اسلام میں متحد رہے ۱۲۔ مترجم

قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِي عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نے کہا "ہاں (میں جانتا ہوں) مگر بھتیجے تم اس کو کیوں دریافت کرتے ہو؟" اس نے کہا مجھ کو بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم کو گالیاں دیا کرتا ہے میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھوں تو میرا جسم اس کے جسم سے اس وقت تک جدا نہ ہو جب تک کہ ہم دونوں میں سے کسی ایک کی جلد آنے والی موت ایک کو دوسرے سے جدا نہ کرے (عبدالرحمٰن رضؓ راوی) کہتے ہیں کہ اس لڑکے کے ان الفاظ کو سُنکر میں حیران رہ گیا۔ پھر مجھ کو دوسرے لڑکے نے ٹھوکا دیا اور مجھ سے وہی الفاظ کہے جو پہلے نے کہے تھے۔ میں نے فوراً دشمن کے گروہ میں ابوجہل کو دیکھا جو لوگوں کے درمیان پھر رہا تھا اور ان لڑکوں سے کہا تم دیکھتے ہو تمہارا مطلوب جس کو تم دریافت کر رہے ہو، وہ پھر رہا ہے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں یہ سُنکر ان دونوں لڑکوں نے اپنی تلواروں کو سونت لیا اور ابوجہل کی طرف دوڑ پڑے اور اُس کو مار ڈالا۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا۔ آپؐ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے عرض کیا کہ میں نے اُس کو مارا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ ڈالیں؟ عرض کیا نہیں۔ آپ نے دونوں کی تلواروں کو دیکھا اور فرمایا۔ تم دونوں نے اس کو قتل کیا ہے اور پھر آپؐ نے ابوجہل کے سامان کو معاذ بن عمرو بن جموح کو دلوا دیا اور وہ دونوں لڑکے جنھوں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۵۰/۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا۔ کون ہے جو یہ معلوم کرکے آئے کہ ابوجہل نے کیا کیا (یعنی اُس کا کیا حشر ہوا مارا گیا یا زندہ ہے؟) چنانچہ حضرت ابن مسعودؓ گئے اور میدان میں جاکر دیکھا کہ عفراء کے دو بیٹوں نے اس کو مارا ہے اور وہ قریب المرگ ہے۔ ابن مسعودؓ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا تو کیا ابوجہل ہے؟ اس نے کہا ہاں، مرتبہ میں اس سے زیادہ کوئی شخص نہیں ہے جس کو تم قتل کرو (یعنی تم اپنے ہاتھ سے مجھ کو قتل کرو، قریش میں میرا درجہ بلند ہو جائے گا) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابوجہل نے یہ کہا کاش مجھ کو کوئی غیر زراعت پیشہ قتل کرتا۔ (بخاری و مسلم)

کسی کو مال دینے سے اس کی دینی فضیلت لازم نہیں آتی

۳۸۵۱/۴۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کچھ مال عطا فرمایا اور اس جماعت میں سے صرف ایک شخص کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْمُسْلِمًا ذَكَرَ يَكْتُبُ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَاَجَابَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَنَرٰى اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْاِيْمَانُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ۔

نے کچھ نہ دیا جو میرے نزدیک ان سب میں بہتر تھا (یہ دیکھ کر) میں کھڑا ہوگیا اور عرض کیا۔ کیا ہے فلاں شخص کے لئے (کہ آپ نے اس کو کچھ نہیں دیا) خدا کی قسم میں تو اس کو مومن صادق سمجھتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ کہہ کر) میں اس کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ سعد نے تین بار آپ کے سامنے یہ بات کہی اور آپ نے بھی ہر بار یہی جواب دیا اور فرمایا ہر ایک اس شخص کو (مال) دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص مجھ کو اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور یہ محض اس اندیشہ سے ایسا کرتا ہوں کہ کہیں وہ شخص مُنہ کے بل دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔ (بخاری و مسلم)

جنگ میں شریک نہ ہونے کے باوجود مالِ غنیمت میں سے حضرت عثمان حصّہ

۳۸۵۲/۴۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهٗ فَضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَّلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهٗ۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن کھڑے ہو کر فرمایا عثمان خدا اور خدا کے رسول کے کام سے گیا ہوا ہے اور میں اُس کے نام سے بیعت کرتا ہوں اور پھر مالِ غنیمت میں سے ان کا حصّہ نکالا اور ان کے سوا کسی دوسرے شخص کو جو جنگ میں شریک نہ تھا، حصّہ نہ دیا۔ (ابوداؤد)

ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر ہے

۳۸۵۳/۴۷ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت رافع بن خدیج رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے۔ (نسائی)

پہلی امتوں میں مالِ غنیمت کو آسمانی آگ جلا ڈالتی تھی

۳۸۵۴/۴۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزٰى نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیا میں سے ایک نبیؑ (یعنی یوشع بن نون) نے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنی قوم سے کہا کہ وہ شخص میرے ساتھ نہ جائے جس نے حال میں عورت سے نکاح کیا ہو اور اپنی عورت کو اپنے گھر لاکر اس سے مجامعت کا ارادہ رکھتا ہو اور ابھی عورت کو اپنے گھر میں نہ لایا ہو۔ اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گھر بنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ ڈالی ہو اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گابھن بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں اور ان

---

۵۲ یعنی مومن نہ کہہ مسلمان کہہ اس لئے کہ مومن کا حال دریافت ہونا مشکل ہے کیونکہ ایمان حقیقی صدقِ باطن کا نام ہے۔ ۱۲ مترجم

۵۳ یعنی مال دینے سے فضیلت و محبت ظاہر نہیں ہوتی بلکہ بعض اوقات مال تالیفِ قلب کے لئے دیا جاتا ہے تاکہ وہ خفا ہو کر کفر میں مبتلا نہ ہو جائے اور دوزخ میں مُنہ کے بل ڈالا جائے ۱۲ مترجم ۵۴ آنحضرتؐ کی صاحبزادی رقیہؓ جو حضرت عثمانؓ کی بیوی تھیں بیمار ہو گئی تھیں ان کو حضرت عثمانؓ کے ساتھ مدینہ بھیج دیا گیا تھا۔ ۱۲ مترجم

فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَامُوْرَةٌ وَاَنَا مَامُوْرٌ اَللّٰهُمَّ اَحْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ —— فَاَكَلَتْهَا زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے بچے جننے کا منتظر ہو۔ پھر یہ نبیؑ جہاد کے لئے روانہ ہوئے اور عصر کے وقت اس آبادی کے قریب پہنچے جس پر حملہ آور ہونے اور جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور کہا اے آفتاب تو بھی خدا کا مامور ہے (یعنی اس کے حکم سے چلتا ہے) اور میں بھی خدا کا مامور ہوں (یعنی جہاد کا حکم مجھ کو دیا گیا ہے) اے اللہ! تو اس آفتاب کو روک لے۔ چنانچہ خدا نے آفتاب کو ٹھہرا دیا یہاں تک کہ خدا نے ان نبی کو فتح بخشی۔ پھر انھوں نے مالِ غنیمت کو فراہم کیا۔ آگ آئی لیکن مالِ غنیمت کو اس نے نہیں جلایا (گزشتہ امتوں میں یہ دستور تھا کہ مالِ غنیمت کو اکٹھا کر کے جنگل میں رکھ دیتے تھے۔ آسمان سے آگ آتی اور اس کو جلا دیتی اور یہ قبولیت کی علامت تھی) اُن نبی نے لوگوں سے فرمایا تم میں سے کسی نے مالِ غنیمت کے اندر خیانت کی ہے پس تم کو چاہئے کہ ہر قبیلہ میں سے ایک شخص مجھ سے بیعت کرے (چنانچہ بیعت شروع ہوئی) اور ایک شخص کا ہاتھ ان نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ ان نبی نے فرمایا تیرے قبیلہ کے اندر خیانت ہے پھر اس قبیلہ کے لوگ سونے کا ایک سر لائے جو بیل کی سر کی مانند تھا اور اس کو جنگل میں رکھ دیا آگ آئی اور اُس نے اس کو جلا دیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا ہم سے پہلے کسی امت کے لئے مالِ غنیمت حلال نہ تھا پھر خداوند تعالے نے غنیمتوں کو ہمارے لئے حلال فرما دیا اس لئے کہ خدا نے ہم کو کمزور اور ضعیف پایا اور مالِ غنیمت سے ہماری مدد کی۔ (بخاری و مسلم)

مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والا دوزخ میں ڈالا جائے گا

۳۸۵۵/۴۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ اَلَا اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ بدر کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چند صحابی آئے اور باہم یہ کہنا شروع کیا۔ فلاں شخص شہید ہے اور فلاں شخص شہید ہے (یعنی آج فلاں فلاں شخص شہید ہوا ہے) یہاں تک کہ وہ یہ کہتے ہوئے ایک شخص کی نعش پر سے گزرے اور کہا فلاں شخص شہید ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر کہا۔ ہرگز نہیں میں نے اس شخص کو دوزخ میں دیکھا ہے اس نے مالِ غنیمت میں سے ایک چادر یا ایک کملی چُرائی تھی اس کے بعد آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے! جاؤ لوگوں کے درمیان پکار کر تین بار یہ کہدو کہ جنت میں صرف مومنِ کامل ہی داخل ہوں گے۔ عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں گیا اور تین بار پکار کر یہ کہا کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے۔ (مسلم)

بَابُ الْجِزْيَةِ جزیہ کا بیان

فصل اوّل

مجوسیوں سے جزیہ لیا جاسکتا ہے

۳۸۵۶ عَنْ بَجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

حضرت بجالہؓ کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا منشی تھا جو احنف کا

عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ۔

چچا ہے۔ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطابؓ کا ایک خط آیا ان کی وفات سے ایک سال پہلے اس میں لکھا تھا کہ مجوسیوں میں سے ذی محرم کو جُدا کردو (آتش پرستوں میں ذی محرم یعنی ماں بیٹی وغیرہ وہ تمام عورتیں حلال تھیں جن سے اسلام میں نکاح حرام ہے اور مجوسی ماں بیٹی وغیرہ سے بھی نکاح کر لیتے تھے حضرت عمرؓ نے اپنے ایام میں یہ حکم جاری کیا کہ جو محرم عورتیں مجوسیوں کے نکاح میں ہوں ان کو جُدا کردو یعنی نکاح فسخ کرادو اور آئندہ ذی محرم سے نکاح کی ممانعت کردو۔ بجالہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجوس سے جزیہ نہ لیتے تھے۔ جب عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا ہے تب آپ نے بھی جزیہ لیا (بخاری) اور بریدہ کی حدیث "اذا امر" کتاب الکفار کے باب میں بیان کی جاچکی ہے۔

فصل دوم

جزیہ کی مقدار

۳۸۵۷ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو یہ حکم دیا کہ وہ ہر بالغ آدمی سے جزیہ میں ایک دینار لیں یا ایک دینار کی قیمت کا مُعافری کپڑا جو یمن میں تیار ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

مسلمانوں پر جزیہ واجب نہیں

۳۸۵۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک زمین میں دو قبلوں کا ہونا درست نہیں (یعنی ایک مقام پر دو مذاہب کے لوگوں کا اجتماع و قیام مناسب نہیں) اور مسلمان پر جزیہ جائز نہیں ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

جزیہ پر صلح

۳۸۵۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ فَاَتَوْا بِهٖ فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ وَصَالَحَهٗ عَلَى الْجِزْيَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو اکیدر دومہ (یعنی مقام دومہ کے بادشاہ) کے پاس بھیجا خالدؓ اور ان کے ہمراہیوں نے اکیدر کو گرفتار کر لیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ نے اس کا خون معاف کردیا اور جزیہ پر اس سے صلح کرلی۔ (ابوداؤد)

یہود و نصاریٰ سے مال تجارت پر محصول لینے کا مسئلہ

۳۸۶۰ وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت حربؓ بن عبید اللہ اپنے نانا سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دسواں حصہ (مال و تجارت میں سے) یہود و نصاریٰ پر واجب ہے۔ مسلمانوں پر نہیں۔ (احمد۔ ابوداؤد)

ذمیوں سے معاہدہ کی شرائط زبردستی پوری کرائی جاسکتی ہے

۳۸۶۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَاهُمْ يُضَيِّفُوْنَ وَلَاهُمْ يُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاخُذُوْا كُرْهًا فَخُذُوْا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہاد کو جاتے ہوئے بعض ایسے لوگوں پر گزرتے ہیں جو نہ تو ہماری میزبانی کرتے ہیں اور نہ وہ حق ادا کرتے ہیں جو ہمارے لئے ان پر واجب ہے (یعنی بہ حیثیت مسلمان ہونے کے ہماری امداد و اعانت) اور نہ ہم ان سے زبردستی اپنے حق کو حاصل کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ مہمانداری کے فرائض ادا کرنے سے انکار کریں یا تمہاری مدد نہ کریں اور تم ان سے زبردستی اپنا حق حاصل کر سکو تو زبردستی لے لو (ترمذی)

فصل سوم

ذمیوں پر جزیہ کی مقررہ مقدار کے علاوہ مسلمانوں کی ضیافت بھی واجب کی جاسکتی ہے

۳۸۶۲ عَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت اسلمؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ان لوگوں پر جو زیادہ مقدار میں سونا رکھتے تھے، چار دینار جزیہ مقرر کیا تھا اور ان لوگوں پر جو چاندی رکھتے تھے چالیس درہم اس کے علاوہ ان پر یہ بھی واجب کیا تھا وہ تین دن تک مسلمانوں کی مہمان نوازی کریں۔ (مالک)

بَابُ الصُّلْحِ　صلح کا بیان

فصل اوّل

صلح حدیبیہ

۳۸۶۳ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَلَمَّا اَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

حضرت مسوّر بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس سو صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوئے جب مقام ذو الحلیفہ پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کی گردن میں قلادہ باندھا اور اشعار کیا اور ذی الحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا پھر آگے روانہ ہوئے جب مقام ثنیہ پر پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھ گئی لوگوں نے چلانا شروع کیا حَل حَل (یہ کلمہ اونٹ کو اٹھانے کے لئے کہتے ہیں) قصواء اڑ گئی قصواء اڑ گئی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام قصواء تھا) آپؐ نے فرمایا قصواء نے اڑ نہیں لی اور نہ اس کو اڑنے کی عادت ہے اس کو ہاتھی کے روکنے والے نے روک لیا ہے[1] پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قریش مجھ سے

---

[1] ابرہہ نے جب کعبہ کو ڈھانے کا ارادہ کیا تو لشکر کو لے کر چلا جب اس مقام پر (یعنی ذی المغارس) پہنچا تو اس کا ہاتھی رک گیا اور مکہ کی طرف نہ چلا۔ پھر جب اس کو دوسری طرف پھیرا تو چلنے لگا۔ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲ مترجم

لا يسألوني خطة يعظمون فيها حرمات الله الا اعطيتهم اياها ثم زجرها فوثبت فعدل عنهم حتى نزل باقصى الحديبية على ثمد قليل الماء يتبرضه الناس تبرضا فلم يلبثه الناس حتى نزحوه وشكي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم العطش فانتزع سهما من كنانته ثم امرهم ان يجعلوه فيه فوالله ما زال يجيش لهم بالري حتى صدروا عنه فبينما هم كذلك اذ جاء بديل بن ورقاء الخزاعي في نفر من خزاعة ثم اتاه عروة بن مسعود وساق الحديث الى ان قال اذ جاء سهيل بن عمرو فقال النبي صلى الله عليه وسلم اكتب هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله فقال سهيل والله لو كنا نعلم انك رسول الله ما صددناك عن البيت ولا قاتلناك ولكن اكتب محمد بن عبد الله قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم والله اني لرسول الله وان كذبتموني اكتب محمد بن عبد الله فقال سهيل وعلى ان لا يأتيك منا رجل وان كان على دينك الا رددته علينا فلما فرغ من قضية الكتاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاء نسوة مؤمنات فانزل الله تعالى يا ايها الذين امنوا اذا جاءكم المؤمنات مهاجرات الاية فنهاهم الله تعالى ان يردوهن وامرهم ان يردوا الصداق ثم الى المدينة فجاءه ابو بصير رجل من قريش وهو مسلم فارسلوا في طلبه رجلين فدفعه الى الرجلين فخرجا به حتى اذا بلغا ذا الحليفة نزلوا يأكلون من تمر لهم فقال ابو بصير لاحد الرجلين والله اني لارى سيفك هذا يا فلان جيدا ارني

اگر کوئی ایسی بات طلب کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کے حرم کی عظمت ہو تو میں اس کو قبول کرلوں گا (یعنی ان سے مصالحت کرلوں گا) اس کے بعد آپ نے اونٹنی کو اٹھایا اور مکہ کا راستہ چھوڑ کر دوسری سمت میں چلنے لگی یہاں تک کہ وہ مقام حدیبیہ کے آخری کنارے پر پہنچ کر جہاں (ایک گڑھے میں) تھوڑا سا پانی تھا، ٹھہر گئی لوگوں نے اس گڑھے میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لینا شروع کیا یہاں تک کہ تھوڑی دیر میں گڑھے کو خالی کردیا اور پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور صحابہ رض کو حکم دیا کہ تیر کو پانی میں ڈال دیں۔ قسم ہے خدا کی پانی (گڑھے میں) جوش مارنے لگا اور سب کو سیراب کردیا۔ یہاں تک کہ پانی لے کر سب لوگ چلے گئے۔ غرض صحابہ رض اسی حال میں تھے کہ قریش کافروں کی طرف سے صلح کا پیام لے کر، بُدَیل بن وَرقاء خزاعی اپنے قوم کے آدمیوں کے ساتھ آیا۔ پھر وہ عروہ بن مسعود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بعد بخاری رح نے طویل حدیث بیان کی ہے جس میں فریقین کے نمایندوں کی گفتگو درج ہے اور پھر بیان کیا ہے کہ سہیل بن عمرو (مکہ والوں کا نمایندہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معاہدہ لکھنے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے حضرت علی رض سے فرمایا لکھو "یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ نے صلح کی ہے" سہیل نے کہا خدا کی قسم اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ لڑتے۔ ولیکن لکھئے محمد بن عبد اللہ۔ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم میں خدا کا رسول ہوں اگرچہ تم مجھ کو جھوٹا جانتے ہو۔ اچھا علی تم محمد بن عبد اللہ ہی لکھو۔ سہیل نے کہا اس معاہدہ میں یہ بھی لکھو کہ ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آئے وہ اگرچہ تمہارے دین پر ہو تمہارا فرض ہے کہ تم اس کو فوراً ہمارے پاس واپس کردو (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی قبول کیا) پھر جب معاہدہ لکھا جا چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رض سے فرمایا اٹھو اور اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کر ڈالو اور پھر سر منڈاؤ اس کے بعد کئی عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات الخ یعنی اے مومنو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آئیں الخ یعنی خدا وند تعالیٰ نے ان عورتوں کو واپس دینے سے منع فرمایا اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ اگر ان عورتوں کے کافر شوہروں نے ان کا مہر ادا کردیا ہو تو،

اُنْظُرْ اِلَیْهِ فَاَمْکَنَهٗ مِنْهُ فَضَرَبَهٗ حَتّٰی بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰی اَتَی الْمَدِیْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ یَعْدُوْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰی هٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِیْ وَاِنِّیْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَصِیْرٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ کَانَ لَهٗ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَیَرُدُّهٗ اِلَیْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰی اَتٰی سِیْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ ابْنِ اَبِیْ سُهَیْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِیْ بَصِیْرٍ فَجَعَلَ لَا یَخْرُجُ مِنْ قُرَیْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِیْ بَصِیْرٍ حَتّٰی اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَا یَسْمَعُوْنَ بِعِیْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَیْشٍ اِلَی الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَیْشٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَیْهِمْ فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

انکا پھر واپس کر دیا جانے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لے آئے کچھ دنوں بعد قریش کے ایک شخص ابو بصیرؓ جو مسلمان ہو چکے تھے حضورؐ کے پاس چلے آئے قریش نے ان کی طلب میں دو شخصوں کو بھیجا۔ آپ نے ابو البصیر کو ان کے حوالہ کر دیا وہ دونوں آدمی ابو البصیرؓ کو لے کر مکہ روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو کھانا پینے کے لئے قیام کیا۔ ابو بصیرؓ نے ان میں سے ایک شخص کو مخاطب کر کے کہا خدا کی قسم اے شخص تیری تلوار میرے خیال میں بہت اچھی ہے ذرا مجھ کو دینا میں بھی دیکھوں اس شخص نے ابو بصیرؓ کو تلوار دیکھنے کا موقع دیدیا۔ ابو بصیرؓ نے تلوار سے اس کو مار ڈالا اور دوسرا شخص یہ دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا اور مدینہ پہنچکر مسجد نبوی میں حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھ کر فرمایا یہ خوفزدہ ہے اس نے عرض کیا خدا کی قسم میرا ساتھی مار ڈالا گیا اور میں بھی مارا جاؤں گا دفعتاً ابو بصیر بھی آگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تیری ماں پر افسوس ہے تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے ابو بصیرؓ نے جب یہ الفاظ سنے تو ان کو یقین ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پھر واپس کر دیں گے وہ مدینہ سے نکلے اور چلتے رہے یہانتک کہ ساحل سمندر پر پہنچ گئے راوی کا بیان ہے کہ ابو جندل بن سہیل بھی کافروں کے پاس سے بھاگ آیا اور ابو بصیر سے آکر مل گیا الغرض مکہ سے جو مسلمان قریش کے ہاتھوں سے چھوٹ کر بھاگتا وہ ابو بصیرؓ سے جا کر ملتا تھا۔ یہانتک کہ چند روز میں ان لوگوں کی ایک جماعت ہو گئی۔ جب ان کو پتہ چلتا کہ قریش کا کوئی قافلہ شام کو جا رہا ہے تو اس کا پیچھا کر کے اس کو قتل کر دیتے اور مال چھین لیتے۔ بالآخر قریش نے ایک آدمی کو بھیجکر آنحضرتؐ کو اپنی قرابت کا واسطہ دے کر یہ استدعا کی کہ آپ ابو بصیر کو بلا بھیجیں اور وہ مدینہ میں رہیں اور ہمارے ہاں سے جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس آجائے وہ امن میں ہے، اور ہمارے پاس اس کو واپس بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو بھیج کر ابو بصیرؓ کو بلوا لیا اور ان کے ہمراہیوں کو بھی۔ (بخاری)

صلح حدیبیہ کی تین خاص شرطیں

۳۸۶۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِکِیْنَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَشْیَاءَ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَدَّهٗ اِلَیْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یَرُدُّوْهُ وَعَلٰی اَنْ یَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَیُقِیْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَلَا یَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّیْفِ وَالْقَوْسِ ...... وَنَحْوِهٖ فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ یَحْجُلُ فِیْ قُیُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ اِلَیْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں مشرکوں سے تین باتوں پر صلح کی تھی ایک تو یہ کہ مشرکوں میں سے جو شخص مسلمانوں کے پاس آئے اس کو واپس کر دیا جائے دوسرے یہ کہ مسلمانوں میں سے جو شخص مشرکوں کے پاس جائے اس کو واپس نہ کیا جائے گا تیسرے یہ کہ آئندہ سال مسلمان مکہ میں داخل ہوں اور صرف تین دن قیام کریں اور مکہ میں جب داخل ہوں تو اپنے تمام ہتھیاروں تلوار اور کمان وغیرہ کو نیام اور تھیلے وغیرہ میں بند رکھیں انہی ایام میں ابو جندلؓ بیڑیوں میں جکڑا ہوا حاضر ہوا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۶۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَیْشًا صَالَحُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی اور یہ شرطیں کیں کہ ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آجائے تم اس کو ہمارے پاس بھیجدینا

اَنَّ مَنْ جَاءَ نَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللهُ وَمَنْ جَاءَ نَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور تم میں سے جو شخص ہمارے پاس آجائے گا ہم اس کو واپس نہ کریں گے صحابہؓ نے (ان شرائط کو سنکر) کہا یا رسول اللہ! کیا ہم ان شرائط کو لکھ دیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ البتہ جو شخص ہم میں سے بھاگ کر جائے گا اس کو خدا تعالٰے نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہوگا اور جو شخص ان میں سے ہمارے پاس آئے گا ممکن ہے خداوند تعالٰے اس پر کشادگی اور خلاصی کا راستہ کھولدے۔ (مسلم)

عورتوں کی بیعت

۳۸۶۶/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ عورتوں کی بیعت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کا جو بیعت کے لئے آتی تھیں اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ الخ یعنی اے نبیؐ! جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کے لئے حاضر ہوں الخ۔ پس ان میں سے جو عورتیں ان شرائط کا جو اس آیت میں مذکور ہیں اقرار کرتیں تو آپ ان سے فرماتے میں نے تجھ سے بیعت لی اور آپ زبانی کلام فرماتے اور قسم ہے خدا کی آپ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو بیعت میں نہیں چھوا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

معاہدہ حدیبیہ کی کچھ اور دفعات

۳۸۶۷/۵ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمْ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت مسورؓ اور مروان کہتے ہیں کہ قریش نے دس سال جنگ کو موقوف رکھنے پر صلح کی کہ ان ایام میں لوگ امن سے رہیں اور یہ شرط کی کہ ہمارے قلوب مکر و فریب اور کینہ و فساد سے پاک رہیں اور وفا و صلح کا ہر وقت خیال رکھیں اور یہ کہ ہمارے درمیان نہ تو چوری پوشیدہ ہو

غیر مسلموں سے کئے ہوتے معاہدوں کی پابندی نہ کرنے والوں کے خلاف آنحضرتؐ کا انتباہ

۳۸۶۸/۶ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهُ اَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت صفوان بن سلیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ سے اور صحابہؓ اپنے باپوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خبردار جس شخص نے ظلم کیا جس سے اس کا معاہدہ ہوچکا ہے یا اس کے حق کو ضرر پہنچایا یا اس کو تکلیف دی اور اس کی طاقت سے زیادہ یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لی تو میں اس سے قیامت کے دن جھگڑوں گا۔ (ابوداؤد)

عورتوں کی اجتماعی بیعت کا مسنون طریقہ

۳۸۶۹/۷ وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اَللهُ وَرَسُوْلُهُ

حضرت امیمہؓ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ میں نے چند عورتوں کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ آپ نے ہم سے فرمایا (میں نے تم سے بیعت لی) اس چیز کی جس کی تم طاقت و استطاعت رکھتی ہو۔ میں نے عرض کیا! اللہ

اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

اور اس کا رسول ہمارے حق میں اس سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں جتنا کہ ہم اپنی جانوں پر کرتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سے بیعت لیجئے یعنی ہم سے مصافحہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا میری بات سو عورتوں کے لئے بھی وہی ہے جو ایک عورت کے لئے (یعنی میرا کلام کرنا ہی بیعت کے لئے کافی ہے۔)

فصل سوم

معاہدہ حدیبیہ کی کتابت آنحضرتؐ کے قلم سے

۳۸۰۸ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ يَعْنِيْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهُ وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهِ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذیقعدہ کے مہینہ میں عمرہ کے لئے تشریف لے چلے مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا آخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امر پر مصالحت کی کہ آئندہ سال وہ مکہ میں آئیں اور صرف تین دن قیام فرمائیں پھر جب معاہدہ کی تحریر لکھی گئی تو اس میں آپ کا نام اس طرح لکھا گیا۔ یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمدؐ رسول اللہ (نے صلح کی ہے) مشرکوں نے کہا ہم آپ کی رسالت کا اقرار نہیں کرتے اگر ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہوتے کہ آپ خدا کے رسول ہیں تو ہم آپ کو مکہ میں آنے سے کیوں منع کرتے آپ بیشک عبداللہ کے بیٹے محمدؐ ہیں آپ نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں اور عبداللہ کا بیٹا محمدؐ بھی، پھر آپ نے علیؓ بن ابی طالب سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ مٹا دو علیؓ نے عرض کیا نہیں قسم ہے خدا کی میں آپ کا نام کبھی (اپنے ہاتھ سے) نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صلح نامہ کو حضرت علیؓ کے ہاتھ سے لے لیا اور اگرچہ آپ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے اس طرح لکھا یہ معاہدہ ہے جس پر محمدؐ بن عبداللہ نے صلح کی ہے۔ (اور اُس کی شرائط یہ ہیں)

(۱) مکہ میں (آئندہ سال) آئیں تو سوائے تلوار کے اور وہ بھی غلاف میں بند، کوئی ہتھیار لے کر نہ آئیں۔

(۲) مکہ میں داخل ہونے کے بعد اگر مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانے کا ارادہ کرے تو اس کو ساتھ نہ لے جائیں۔

(۳) اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص مکہ میں رہ جانے کا ارادہ کرے تو اس کو منع نہ کریں۔

جب آئندہ سال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور تین روز گزر گئے تو کفارِ قریش حضرت علیؓ کے پاس آئے اور کہا اپنے دوست سے کہو کہ اب ہمارے شہر سے چلے جائیں اس لئے کہ مدت گزر گئی چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے روانہ ہوگئے۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

جزیرۂ عرب سے یہود کو نکال دینے کا بیان

فصل اول

جزیرۃ العرب سے یہودیوں کا اخراج

۳۸۴۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ہم مسجد میں بیٹھے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہود کی طرف چلو۔ ہم آپ کے ساتھ ہو لئے اور یہود کے مدرسہ میں پہنچے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے گروہ یہود! تم مسلمان ہو جاؤ تاکہ تم سلامت رہو واضح ہو کہ زمین خدا اور اس کے رسول کی ہے اور میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں تم کو اس زمین سے جلاوطن کر دوں پس تم اپنے مال سے جس چیز کو فروخت کرنا چاہو فروخت کر دو۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۴۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے خطبہ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے معاملہ کر لیا تھا یعنی اس طرح کہ ان کی زمینیں انہی کے پاس رہیں گی اور محاصل میں سے آدھا ان سے لے لیا جایا کرے گا اور ان پر جزیہ بھی مقرر کیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ ہم تم کو اس وقت تک باقی رکھیں گے جب تک کہ خدا تم کو باقی رکھے گا (یعنی جب تک کہ تمہارے نکال دینے کا ہم کو حکم نہ دے گا) اب میں ان کی جلاوطنی کو مناسب سمجھتا ہوں۔ پھر جب حضرت عمرؓ نے یہود کو جلاوطن کرنے کا ارادہ کر لیا تو قبیلہ ابی الحقیق کا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا امیر المومنین! کیا آپ ہم کو نکالتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ٹھہرایا تھا اور وہاں پر ہم سے معاملہ کر لیا تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ قول بھول گیا ہوں جو تجھ سے فرمایا تھا یعنی یہ کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا اور تو کیا کرے گا جب کہ تو خیبر سے نکالا جائیگا راتوں رات اور تیری اونٹنی تیرے ساتھ دوڑتی ہوگی۔ ابن ابی الحقیق نے کہا کہ ابوالقاسم (یعنی آں حضرتؐ) نے یہ بات مذاق کے طور پر کہی تھی عمرؓ نے کہا خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے (آپ نے مزاح کے طور پر نہیں فرمایا تھا) پھر حضرت عمرؓ نے یہود کو جلاوطن کر دیا اور ان کے پھلوں وغیرہ کی قیمت میں مال، اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیاں وغیرہ دے دیں۔ (بخاری)

مشرکین کو جزیرۃ العرب سے جلاوطن کر دینے کے لئے آنحضرتؐ کی وصیت

۳۸۷۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِثَلٰثَۃٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَ اَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اَوْقَالَ فَاُنْسِیْتُھَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے وقت) تین باتوں کی وصیت فرمائی ایک تو یہ کہ مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے باہر نکال دیا جائے دوسرے یہ کہ قاصدوں اور ایلچیوں سے ایسا ہی سلوک کرنا جیسا کہ میں کیا کرتا تھا۔ ابن عباسؓ نے کہا اور تیسری بات سے آپنے سکوت فرمایا یا ابن عباسؓ نے یہ کہا کہ تیسری بات کو میں بھول گیا (بخاری و مسلم)

جزیرۃ العرب سے یہودیوں اور نصاریٰ کی جلاوطنی

۳۸۷۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَ النَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ فِیْھَا اِلَّا مُسْلِمًا (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَ النَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ مسلمان کے سوا کسی کو باقی نہ چھوڑوں گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپنے یہ فرمایا اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔ (مسلم)

فصل دوم

لَیْسَ فِیْہِ اِلَّا حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا یَکُوْنُ قِبْلَتَانِ وَ قَدْ مَرَّ فِیْ بَابِ الْجِزْیَۃِ۔

اس فصل میں صرف ایک حدیث ابن عباسؓ کی تھی جس کا شروع یہ ہے کہ ایک زمین میں دو قبیلے مناسب نہیں ہیں جس کو ہم جزیہ کے بیان میں درج کر چکے ہیں۔

فصل سوم

حجاز سے یہود و نصاریٰ کی جلاوطنی کا کام حضرت عمرؓ کے ہاتھوں انجام پایا

۳۸۷۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَی الْیَھُوْدَ وَ النَّصَارٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَھَرَ عَلٰی اَھْلِ خَیْبَرَ اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ الْیَھُوْدَ مِنْھَا وَکَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُھِرَ عَلَیْھَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلَ الْیَھُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتْرُکَھُمْ عَلٰی اَنْ یَّکْفُوا الْعَمَلَ وَلَھُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰی اَجْلَاھُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِہٖ اِلٰی تَیْمَاءَ وَ اَرِیْحَاءَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز یعنی جزیرۂ عرب سے جلاوطن کیا اور رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر پر غلبہ حاصل کیا تو یہود کو خیبر سے نکال دینے کا خیال ظاہر کیا تھا اس لئے کہ خیبر کی زمین پر قبضہ ہو جانے کے بعد اب وہ خدا کی اس کے رسولؐ کی اور تمام مسلمانوں کی تھی۔ یہود نے (آپ کے ارادہ کو معلوم کر کے) آپ سے عرض کیا۔ اگر اس شرط پر ان کو رہنے کی اجازت دے دی جائے تو بہتر ہے کہ کاشتکاری کے سارے کام وہ کریں گے اور پیداوار میں سے نصف آپ کو دیدیا جائے گا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سُنکر فرمایا ہم اس شرط کے موافق جب تک ہمارا جی چاہے گا تم کو رہنے دیں گے۔ چنانچہ ان کو اجازت دیدی گئی۔ پھر حضرت عمر رضہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں ان کو تیما اور اریحا کی طرف جلاوطن کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ الْفَیْءِ

جو مال کفار سے بغیر جنگ ہاتھ آئے اُس کا بیان

فصل اوّل

مال فئی کا مصرف

۳۸۷۶ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِیْ هٰذَا الْفَیْءِ بِشَیْءٍ لَمْ یُعْطِهٖ اَحَدًا غَیْرَهٗ ثُمَّ قَرَءَ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ قَدِیْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ یَاْخُذُ مَا بَقِیَ فَیَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت مالکؓ بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے کہا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے مالِ فے[1] میں سے ایک خاص چیز کو اپنے رسول کے لئے مخصوص کر دیا تھا کہ وہ چیز کسی دوسرے کو عطا نہیں کی تھی پھر حضرت عمرؓ نے یہ آیت پڑھی مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ قدیر تک۔ پس یہ مال خالص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا آپ اس کو اپنے گھر والوں پر صرف فرماتے تھے اور سال بھر کا خرچ اس مال میں نکال لیتے تھے پھر جس قدر بچتا تھا اس کو خدا کا مال قرار دے کر مسلمانوں کے مصالح میں خرچ فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۳۸۷۷ وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ یُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْهِ بِخَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً یُنْفِقُ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ یَجْعَلُ مَا بَقِیَ فِی السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہود بنی نضیر کا مال اس قسم کے مال میں سے تھا جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا تھا کہ اس کے لئے مسلمانوں نے نہ تو گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ اس لئے وہ مال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہوگیا جس کو آپ سال بھر تک اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے اور جو کچھ بچ رہتا تھا اس کو ہتھیاروں اور چارپایوں کی خریداری پر خرچ کردیتے تھے تاکہ وہ خدا کی راہ میں تیاری وسامان میں کام آئے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

آنحضرتؐ کی طرف سے مال فئی کی تقسیم

۳۸۷۸ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَیْءُ قَسَمَهٗ فِیْ یَوْمِهٖ فَاَعْطَی الْاٰهِلَ حَظَّیْنِ وَاَعْطَی الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِیْتُ فَاَعْطَانِیْ حَظَّیْنِ وَكَانَ لِیْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِیَ بَعْدِیْ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فَاُعْطِیَ حَظًّا وَّاحِدًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے مالِ فے آتا تو آپ اس کو اسی روز تقسیم فرمادیتے یعنی بیوی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ چنانچہ (ایک مرتبہ) مجھ کو بلایا گیا اور دو حصے مجھ کو مرحمت فرمائے (اس لئے کہ میری بیوی تھی۔ میرے بعد عمار بن یاسرؓ کو بلایا گیا اور اس کو ایک حصہ دیا گیا۔ (ابوداؤد)

---

[1] مالِ فئی سے یہ مراد ہے وہ مال جو بغیر جنگ وجدال کے کفار سے حاصل ہو۔ یہ مال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھا اور اس میں سے کچھ ذوی القربیٰ کو بھی دیا جاتا تھا۔ ۱۲ مترجم

۳۸۷۹/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا جَاءَهُ فَيْئٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس فئی کا مال آتا تو آپ سب سے پہلے ان لوگوں (غلاموں) کو دیتے جن کو آزاد کیا گیا ہوتا۔ (ابوداؤد)

۳۸۸۰/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلہ لایا گیا جس میں نگینے بھرے ہوئے تھے آپ نے ان نگینوں کو بیویوں اور لونڈیوں پر تقسیم کر دیا۔ حضرت عائشہ رضؓ کا بیان ہے کہ میرے والد (ابوبکرؓ) آزاد اور غلام دونوں کو تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

مال فئی کی تقسیم میں فرق مراتب کا لحاظ

۳۸۸۱/۶ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْئَ فَقَالَ مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْئِ مِنْكُمْ وَمَا اَحَدٌ مِنَّا بِاَحَقَّ بِهِ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاءُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت مالکؓ بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمرؓ نے مالِ فئی کا ذکر فرمایا اور کہا کہ میں مالِ فئی کا تم سے زیادہ مستحق نہیں اور نہ ہم میں سے کوئی شخص اس مال کا کسی دوسرے سے زیادہ مستحق ہے بلکہ کتاب اللہ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق ہمارے درجے اور مرتبے ہیں ایک شخص ہے اور اس کی قدامت، اور ایک شخص ہے اور اس کی شجاعت و مشقت اور کوشش۔ اور ایک شخص ہے اور اس کے اہل وعیال، اور ایک شخص ہے اور اس کی ضرورت و حاجت (یعنی ہر شخص کو اس کے مرتبہ کے موافق دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۸۸۲/۷ وَعَنْهُ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ حَتّٰى بَلَغَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْئٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ حَتّٰى بَلَغَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ مَا اَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى حَتّٰى بَلَغَ لِلْفُقَرَاءِ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيْبُهُ مِنْهَا لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهُ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت مالک بن اوسؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے یہ آیت پڑھی اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ اور اس آیت کو عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ تک پڑھا۔ پھر فرمایا۔ زکوٰۃ تو ان لوگوں کے لئے ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْئٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ تا اِبْنَ السَّبِيْلِ اور فرمایا مالِ غنیمت کا یہ پانچواں حصہ جس کا آیت میں ذکر ہے ذوی القربیٰ کے لئے ہے۔ پھر آیت پڑھی مَا اَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى۔ لِلْفُقَرَاءِ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ تک اور فرمایا، اس آیت نے پورا کیا سارے مسلمانوں کو، پس اگر میں زندہ رہا تو البتہ اس چرواہے کو بھی اس کا حصہ پہنچے گا جو مقام بسرو حمیر میں ہوگا ہاں اس مال فئی میں سے جس کے لئے اس کی پیشانی پسینہ نہ لائے گی (شرح السنۃ)

قضیۂ فدک میں حضرت عمرؓ کا استدلال

۳۸۸۳/۸ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ اَنْ

حضرت مالک بن اوسؓ کہتے ہیں کہ فدک کے قبضہ میں حضرت عمرؓ نے

قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيْرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِيْرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهٖ وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ وَاَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَجُزْءً نَفَقَةً لِاَهْلِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهٖ جَعَلَهٗ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اس امر سے حجت قائم کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تین صفایا[۱] تھیں (یعنی تین ایسی چیزیں تھیں جن کو آپ نے مالِ غنیمت میں سے اپنے لئے مخصوص کرلیا تھا) ایک تو بنونضیر کی املاک۔ دوسرے خیبر کی زمین اور تیسرے فدک۔ ان میں سے بنونضیر کی زمین کے محاصل رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ خاص پر صرف ہوتے تھے یعنی آپ کے مہمانوں پر اور ہتھیاروں پر سواری وغیرہ کی خریداری پر۔ فدک کے محاصل مسافروں کی امداد کے لئے مخصوص تھے اور خیبر کے محاصل اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین حصے کر رکھے تھے۔ دو حصے مسلمانو پر خرچ کئے جاتے تھے اور ایک حصہ گھر کے (آدمیوں کے لئے) مخصوص تھا اور بیویوں کے مصارف سے جس قدر بچتا تھا اس کو فقراء مہاجرین پر خرچ فرمادیتے تھے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

قضیۂ فدک وغیرہ کی تفصیل

۳۸۸۴/۹ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوْدُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ اَبُوْبَكْرٍ عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَيٰوتِهٖ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ وَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ يَعْنِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت مغیرہ رضؓ کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز رحؒ کو جب خلیفہ بنایا گیا تو انھوں نے مروان کے بیٹوں کو جمع کیا اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس فدک تھا جس کی آمدنی سے وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے تھے اور بنوہاشم کے چھوٹے بچوں سے سلوک فرماتے تھے اور مجرد مرد وعورت کا نکاح کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ نے آپ سے سوال کیا کہ فدک کی آمدنی میں سے ان کو بھی کچھ دیا جائے۔ لیکن آپ نے انکار فرمادیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسی پر عمل ہوتا رہا یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ پھر حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے اور انھوں نے اسی طریقہ پر عمل کیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضؓ نے کیا یہاں تک کہ انھوں نے بھی وفات پائی۔ پھر مروان نے فدک کو اپنی جاگیر بنالیا۔ پھر فدک عمر بن عبد العزیز بن مروان کی جاگیر بنا۔ بس میں نے دیکھا کہ جس چیز کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ رضؓ کو نہیں دیا وہ کسی طرح میرا حق نہیں ہوسکتی اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فدک کو پھر اسی طریق پر واپس کردیا جس پر وہ پہلے تھا یعنی جس طریقہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں حضرت ابوبکر رضؓ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضؓ کی خلافت میں اس کے محاصل خرچ کئے جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

[۱] یہ صفیہ کی جمع ہے۔ اُس چیز کو کہتے جس کو آنحضرتؐ نے مالِ غنیمت میں سے اپنے لئے مخصوص فرمالیا ہو۔ مگر آپ کے بعد کسی امام کیلئے یہ جائز نہیں۔ ۱۲

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ مذبوح جانوروں اور شکار کا بیان

فَصْلُ اَوَّلُ

کتے اور تیر کے ذریعے کئے گئے شکار کا مسئلہ

۳۸۸۵ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ فَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عدیؓ بن حاتم کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تربیت یافتہ کتے کو شکار پر چھوڑنے کا ارادہ کرے تو خدا کا نام لے (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہہ) پھر اگر تیرا کتا شکار کو پکڑ رکھے اور تو اس کو زندہ پائے تو ذبح کرلے اور اگر شکار کو مردہ پائے اور کتے نے اس کا گوشت نہ کھایا ہو تو اس کا گوشت کھالے اور اگر کتے نے اس شکار میں سے کچھ کھالیا ہو تو پھر اس شکار میں سے نہ کھا اس لئے کہ اس کو کتے نے اپنے کھانے کے لئے رکھ لیا ہے اور اگر تیرے کتے کے ساتھ کسی اور کا کتا ہو اور دونوں میں سے کسی نے شکار کو مار ڈالا ہو تو اس کا گوشت نہ کھا اس لئے کہ تجھ کو معلوم نہیں ان میں سے کس نے شکار کو مارا جب تو شکار پر اپنا تیر چلائے تو خدا کا نام لے پھر اگر شکار ایک دن تک تجھ کو نہ ملے (اور دوسرے دن تو اس کو پائے اور اس میں تیرے تیر کا نشان موجود نہ ہو، تو اس کو کھالے اگر تیرا جی چاہے اور اگر تو شکار کو پانی میں پڑا ہوا اور مردہ پائے تو نہ کھا اگرچہ اس میں تیر کا نشان موجود ہو (اس لئے کہ ممکن ہے وہ پانی سے مرا ہو)۔ (بخاری و مسلم)

۳۸۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عدی بن حاتم کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہم تربیت یافتہ یا سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اگر وہ کتے تیرے لئے شکار کو پکڑ رکھیں تو تو اس کا گوشت کھالے۔ میں نے عرض کیا اگر کتے میرے شکار کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا اگر مار ڈالیں (یعنی مار ڈالیں تب بھی کھالے) میں نے عرض کیا ہم بغیر پھل کا تیر شکار پر چلاتے ہیں (کیا ان کا شکار حلال ہے) آپ نے فرمایا جس شکار کو تیر زخمی کردے (یعنی اس کے جسم پر سیدھا نوک کی طرف سے جا کر لگے اور وہ مر جائے) اس کو کھالے اور جو تیر نوک کی طرف سے نہیں بلکہ عرض کی طرف سے جا کر لگے اور اس کو مار ڈالے وہ قید ہے (یعنی وہ شکار جس کو لکڑی پتھر سے مارا جائے اور وہ مر جائے اس کو نہ کھا۔) (بخاری و مسلم)

۳۸۸۷ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ

حضرت ثعلبہ خشنی رض کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے خدا کے نبیؐ! ہم اہل کتاب لوگوں میں رہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں ہم کھانا کھائیں اور ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں شکار بہت ہے اور میں اپنی کمان

وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اپنے غیر تربیت یافتہ کتوں سے شکار کرتا ہوں ان میں سے کون چیز میرے لئے درست ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے اہل کتاب کے برتنوں کا جو ذکر کیا ہے (ان کے متعلق یہ حکم ہے کہ) اگر اور برتن (ان کے سوا) مل سکیں تو ان میں نہ کھا۔ اور اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو ان کو خوب دھوا اور پھر ان میں کھالے اور جو چیز تو اپنی کمان سے شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام لے اس کو کھالے اور جو چیز کہ تو تربیت یافتہ کتے سے شکار کرے اور اس پر خدا کا نام لے اس کو بھی کھالے اور جو چیز کہ تو غیر تربیت یافتہ کتے سے شکار کرے اور اس کو زندہ پائے تو ذبح کر اور کھالے۔ (بخاری و مسلم)

بدبودار گوشت کا حکم

۳۸۸۸/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ثعلبہ رضؓ خشنی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو اپنا تیر چلائے اور تیرا شکار غائب ہو جائے اور پھر تو اس کو پائے (اور اس میں تیرے تیر کا نشان موجود ہو) تو اس کو کھالے جب تک کہ شکار میں بُو پیدا نہ ہو۔ (مسلم)

۳۸۸۹/۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضؓ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شکار کی نسبت جس کو شکار کرنے کے بعد شکاری تیسرے دن پائے فرمایا اگر اس میں بُو پیدا نہ ہوگئی ہو تو اس کو کھا لیا جائے۔ (مسلم)

مشتبہ ذبیحہ کا حکم

۳۸۹۰/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللهِ وَكُلُوا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس جگہ ایسے لوگ رہتے ہیں جن کے شرک کا زمانہ بہت قریب ہے (یعنی نو مسلم ہیں) یہ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہم کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ وہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہیں یا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم کھانے کے وقت بسم اللہ کہہ کر کھا لیا کرو۔ (بخاری)

غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ہے

۳۸۹۱/۷ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا

حضرت ابی الطفیل رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضؓ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو (یعنی اہل بیت کو) کسی چیز کے ساتھ مخصوص و ممتاز کیا ہے حضرت علی رضؓ نے فرمایا ہم کو کسی ایسی چیز کے ساتھ مخصوص و ممتاز نہیں کیا گیا جو لوگوں کو عام طور پر نہ دی گئی ہو۔ البتہ اس چیز کے ساتھ مخصوص و ممتاز کیا گیا ہے جو اس میری تلوار کے غلاف کے اندر ہے۔ (یعنی یہ چیز ہم کو خاص طور پر دی گئی ہے لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے اندر جو احکام ہیں وہ عام مسلمانوں کے لئے ہیں یا خاص ہمارے

(رَوَاہُ مُسْلِم) لئے) یہ کہ حضرت علی رضؓ نے تلوار کے غلاف میں سے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا کہ اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو خدا کے نام کے سوا کسی غیر نام پر جانور کو ذبح کرے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو زمین کا نشان چرائے (یعنی حدود کے نشان کا پتھر وغیرہ) اور ایک روایت میں یہ الفاظ درج ہیں کہ خدا کی لعنت ہو اس شخص پر جو زمین کی علامت میں تغیر و تبدل کرے اور اس شخص پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو بدعتی کو ٹھکانا دے۔ (مسلم)

جو چیز بھی خون بہا دے اس سے ذبح کرنا جائز ہے

۳۸۹۲/۸ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل کو ہم دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں کیا ہم بانس کی کھپانچ سے ذبح کرلیں؟ آپؐ نے فرمایا جو چیز خون کو بہا دے اور جس ذبیحہ پر خدا کا نام لیا جائے اس کو کھالے لیکن دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں اور ان دونوں چیزوں کا حال میں تجھ سے بیان کرتا ہوں۔ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں راوی کا بیان ہے کہ ہم کو لوٹ کے اونٹ اور بکریاں ملیں ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ ایک شخص نے اس اونٹ کے تیر مارا اور اس کو روک دیا (یعنی وہ تیر کھا کر رک گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ پالتو اور گھریلو اونٹوں میں بھاگنے اور نفرت کرنے والے اونٹ بھی ہیں (یعنی ان میں بعض میں توحش زیادہ ہوتا ہے) جس طرح جنگلی جانور بھاگتے اور نفرت کرتے ہیں، پس جس وقت کہ پالتو اور گھریلو جانوروں میں وحشت پیدا ہو جائے اور وہ قابو سے نکل جائیں تو ان کے ساتھ یہی عمل کرو (یعنی جنگلی جانوروں کا ذبح اور شکار کے مسائل میں۔) (بخاری و مسلم)

پتھر کے ذریعہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے

۳۸۹۳/۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت کعب رضؓ بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سلع پہاڑی پر چرتا تھا۔ ایک روز ہماری ایک لونڈی نے ہماری ایک بکری کو مرتے دیکھا اس نے پتھر کا ایک ٹکڑا توڑا اور اس سے بکری کو ذبح کرلیا۔ پھر کعب رضؓ نے اس کی بابت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (یعنی یہ کہ پتھر سے ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے یا نہیں؟) آپؐ نے اس کو کھا لینے کی اجازت دیدی۔ (بخاری)

ذبح کئے جانے والے جانوروں کو خوبی و نرمی کے ساتھ ذبح کرو

۳۸۹۴/۱۰ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت شداد بن اوس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنے کو واجب قرار دیا ہے (یعنی ہر چیز کے ساتھ بہترین سلوک و رواداری برتنے کا حکم دیا ہے) پس جب تم کسی کو (قصاص وغیرہ میں) قتل کرو تو اچھے طور پر قتل کرو (یعنی اس کو زیادہ تکلیف نہ دو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طور پر ذبح کرو اور تم کو چاہئے کہ ذبح کرنے کے لئے چھری کو اچھی طرح تیز کرلیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دو (مسلم)

جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت

۳۸۹۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع فرماتے سُنا ہے کہ جس جانور کو ذبح کیا جائے اس پر کوئی نشان لگا دیا جائے، نہ یہ کہ جس جانور کو ذبح کیا جائے اس کو چارہ پانی نہ دیا جائے (بخاری ومسلم)

۳۸۹۶ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز پر زخم کا نشان لگائے (یا نشان کے لئے زخم لگایا جائے) (بخاری ومسلم)

۳۸۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس چیز میں رُوح ہو اس پر نشان نہ لگایا جائے۔ (مسلم)

مُنہ پر مارنے یا مُنہ کو داغنے کی ممانعت

۳۸۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منہ پر طمانچہ یا کوڑا مارنے اور منہ پر داغ دینے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

۳۸۹۹ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا کہ جس کے چہرے پر داغ دیا گیا تھا۔ آپ نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا خدا کی اس شخص پر لعنت ہو جس نے اس پر داغ لگایا ہے۔ (مسلم)

جانوروں کو کسی ضرورت ومصلحت کی وجہ سے داغنا جائز ہے

۳۹۰۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ فِيْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا تاکہ آپ کھجور کو چبا کر اس کے تالو میں لگائیں۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا جس سے آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۳۹۰۱ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مِرْبَدٍ فَرَاَيْتُهٗ يَسِمُ شَاءً حَسِبْتُهٗ قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہشام بن زیدؒ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ جانوروں کے بندھنے کی جگہ تشریف رکھتے تھے اور میں نے دیکھا کہ آپ بکریوں کے کسی عضو کو داغ دے رہے تھے۔ ہشام کا بیان ہے کہ میرا خیال یہ ہے کہ انسؓ نے کہا کہ بکریوں کے کانوں کو داغتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

جو چیز خون بہادے اس کے ذریعہ ذبح کرنا درست ہے

۳۹۰۲ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اللہِ اَرَاَیْتَ اَحَدَنَا اَصَابَ صَیْدًا وَلَیْسَ مَعَہٗ سِکِّیْنٌ اَیَذْبَحُ بِالْمَرْوَۃِ وَشِقَّۃِ الْعَصَا فَقَالَ اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللہِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

اگر ہم میں سے کسی کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ پتھر یا لکڑی کے ٹکڑے سے اس کو ذبح کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، تو جس چیز سے چاہے خون کو بہا دے اور ذبح کے وقت خدا کا نام لے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

ذبح اضطراری کا حکم

۳۹۰۳ [19] وَعَنْ اَبِی الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَمَا تَکُوْنُ الذَّکٰوۃُ اِلَّا فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّۃِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِیْ فَخِذِھَا لَاَجْزَاَ عَنْکَ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ ھٰذَا ذَکٰوۃُ الْمُتَرَدِّیْ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا فِی الضَّرُوْرَۃِ۔

حضرت ابی العشراء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ذبح صرف حلق اور سر سینہ ہی میں ہوتا ہے (یعنی کیا ذبح صرف حلق اور سینہ کے شروع ہی پر موقوف ہے) آپ نے فرمایا اگر تو شکار کی ران میں زخم لگائے تو تیرے لئے وہی کافی ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی) ابوداؤد نے کہا یہ حکم اس شکار کے لئے ہے جو کنوئیں میں گرا ہوا ہو۔ اور ترمذی نے کہا یہ حکم ضرورت پر موقوف ہے)

اگر تربیت یافتہ کتے وغیرہ کا پکڑا ہوا شکار مر بھی جائے تو اس کو کھانا جائز ہے

۳۹۰۴ [20] وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ کَلْبٍ اَوْ بَازٍ ثُمَّ اَرْسَلْتَہٗ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللہِ فَکُلْ مِمَّا اَمْسَکَ عَلَیْکَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ اِذَا قَتَلَہٗ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْہُ شَیْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَکَہٗ عَلَیْکَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عدی بن حاتم رضہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کتے یا باز کو تو نے سکھایا ہو (یعنی تربیت دی ہو) اور پھر ان میں سے تو کسی کو شکار پر چھوڑے اور خدا کا نام لے تو جس جانور کو وہ تیرے لئے پکڑ رکھیں (اور خود نہ کھائیں) اسکو تو کھا لے۔ میں نے عرض کیا اگرچہ وہ شکار کو مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا جب کہ کتا یا باز شکار کو مار ڈالے اور خود اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اس کو اس نے تیرے لئے پکڑ رکھا ہے۔ (ابوداؤد)

تیر کے شکار کا حکم

۳۹۰۵ [21] وَعَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَرْمِی الصَّیْدَ فَاَجِدُ فِیْہِ مِنَ الْغَدِ سَھْمِیْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَھْمَکَ قَتَلَہٗ وَلَمْ تَرَ فِیْہِ اَثَرَ سَبُعٍ فَکُلْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عدی بن حاتم رضہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شکار پر تیر چلاتا ہوں پھر دوسرے دن اس شکار میں اپنے تیر کو پاتا ہوں (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اگر تجھ کو اس کا یقین ہو جائے کہ تیرے تیر ہی نے اس کو مارا اور اس میں کسی درندے کا نشان نہ ہو تو تو اس کو کھا لے۔ (ترمذی)

جس غیر مسلم کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں اس کا کتے وغیرہ کے ذریعے پکڑا ہوا شکار بھی حلال نہیں

۳۹۰۶ [22] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُھِیْنَا عَنْ صَیْدِ کَلْبِ الْمَجُوْسِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ مجوسی کے کتے کے شکار کئے ہوئے جانور سے ہم کو منع کیا گیا ہے۔ (ترمذی)

غیر مسلم کے برتن میں کھانے پینے کی مشروط اجازت

۳۹۰۷ [23] وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّا اَھْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَیْرَ اٰنِیَتِھِمْ

حضرت ابی ثعلبہ خشنی رضہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اکثر سفر میں رہتے ہیں اور یہود و نصاریٰ اور مجوس کے درمیان آمد و رفت رکھتے ہیں اور ان کے برتنوں کے سوا اور برتن نہیں پاتے۔ آپ نے فرمایا اگر

قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تم اور برتن نہ پاؤ تو پانی سے ان کو خوب دھو لو اور پھر ان میں سے کھاؤ اور پیو۔ (ترمذی)

غیر مسلموں کے ہاں کا کھانا حلال ہے

۳۹۰۸/۲۴ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق حکم دریافت کیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ کھانوں میں سے ایک کھانا (یعنی یہود و نصاریٰ کا کھانا) ایسا ہے جس سے میں پرہیز کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرے دل میں کوئی خلجان پیدا نہ ہو، اس لئے کہ کسی قسم کا شک وشبہ پیدا ہونا نصرانیت کے مشابہ ہے (یعنی ان کھانے کے بارے میں تو اپنے دل میں شکوک پیدا نہ ہونے دے ظاہر پر عمل کر)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

مجثمہ کا کھانا ممنوع ہے

۳۹۰۹/۲۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے اور مجثمہ کے معنی یہ ہیں کہ جانور کو سامنے کھڑا کیا جائے اور نشانہ باندھ کر اس پر تیر مارا جائے۔ (ترمذی)

وہ جانور جن کا کھانا حرام ہے

۳۹۱۰/۲۶ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَأَنْ تُوْطَأَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى سُئِلَ أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ أَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ أَنْ يُّذَكِّيَهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کو کھانے سے منع فرمایا (۱) درندوں میں سے کچلی والے درندے (۲) پنجے والے پرندے (یعنی جو پرندے پنجے سے شکار کرتے ہیں (۳) اہلی (یعنی گھریلو اور پالتو گدھے) (۴) مجثمہ (۵) خلیسہ (یعنی وہ جانور جس کو کسی درندے سے چھینا ہو اور ذبح کرنے سے پہلے وہ مرجائے۔ اور آپ نے ان لونڈیوں سے صحبت کرنے کو بھی منع فرمایا جو حاملہ ہوں جب تک وہ بچہ نہ جن لیں۔ محمد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ابوعاصم سے مجثمہ کے معنی دریافت کئے گئے تو انہوں نے کہا کہ مجثمہ یہ ہے کہ (قابو یافتہ) پرندے یا کسی اور جانور کو سامنے رکھ کر یا کھڑا کر کے اس پر تیر مارا جائے پھر خلیسہ کے معنی دریافت کئے گئے تو آپ نے کہا کہ بھیڑیے یا کسی اور درندے نے جانور کو پکڑ لیا ہو اور اس سے کوئی شخص اس جانور کو چھین لے اور پھر وہ جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی اس کے ہاتھوں میں مرجائے۔ (ترمذی)

شریطہ کھانا ممنوع ہے

۳۹۱۱/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطٰنِ زَادَ ابْنُ عِيْسٰى هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرٰى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے شریطہ شیطان سے، ابن عیسیٰ راوی نے کہا شریطہ شیطان وہ جانور ہے جس کی کھال اُتار لی جائے اور اس کو ذبح نہ کیا جائے یہاں تک

الْاَوْدَاجِ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) کہ وہ خود مر جائے۔ (ترمذی)

ذبیحہ کے پیٹ کے بچہ کا حکم

۳۹۱۲/۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ماں کا ذبح کرنا اس کے پیٹ کے بچہ کا بھی ذبح کرنا ہے (یعنی کسی گابھن جانور کے حلال کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ بھی حلال ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی)

۳۹۱۳/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَاْكُلُهٗ قَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكٰوتَهٗ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹ، گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور ہم ان کے پیٹ میں مُردہ بچہ پاتے ہیں اس کو ہم پھینکیں یا کھالیں؟ آپ نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو کھالو اس لئے کہ ان کی ماں کا ذبح کرنا ان کا بھی ذبح کرنا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

بلا وجہ کسی جانور پرندکو ماردینا ناجائز ہے

۳۹۱۴/۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا فَيَرْمِيْ بِهَا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ناحق یا بلا ضرورت چڑیا یا اس سے چھوٹے بڑے پرندے کو مارے گا خداوند تعالےٰ اس سے اس کی باز پرس کرے گا (بلا ضرورت سے مُراد بے فائدہ ہے یعنی محض شکار کرنا اور اس سے گوشت وغیرہ سے نفع حاصل نہ کرنا) پوچھا گیا یا رسول اللہ چڑیا وغیرہ کا حق کیا ہے فرمایا اس کو ذبح کرکے کھانا، یہ نہیں کہ بے فائدہ اس کو مارے اور اس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

زندہ جانور کے جسم سے کاٹا گیا کوئی بھی حصہ مردار ہے

۳۹۱۵/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابی واقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے اُس وقت مدینہ میں یہ رواج تھا کہ زندہ اونٹوں کے کوہان اور دُنبوں کی چکیاں کاٹ کر کھالیا کرتے تھے آپ نے فرمایا جو چیز جانور کے جسم سے کاٹی جائے اور وہ جانور زندہ ہو تو وہ چیز مردار ہے اس کو نہ کھائے (یعنی زندہ جانور کے جسم سے جو چیز کاٹی جاتی تھی وہ مردار ہوگی اس کا کھانا حرام ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

ذبح کی اصل جراحت کے ساتھ خون کا بہنا ہے

۳۹۱۶/۳۲ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک اونٹنی کو جو بچہ جننے کے قریب تھی اُحد پہاڑ کے قریب ایک درہ میں چرایا کرتا تھا (ایک روز) اس نے اس اونٹنی میں موت کے آثار دیکھے

مَا يَنْحَرُ هَا بِهٖ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَ بِهٖ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى اَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَمَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ)

(یعنی اونٹنی مرنے لگی) اس کو کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے وہ اونٹنی کو ذبح کرلے آخر اس نے میخ اٹھائی اور اس کی نوک کی طرف سے اس کے سینہ میں ٹھونک دی یہاں تک کہ اس کا خون اچھی طرح بہادیا۔ پھر اس واقعہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے اس کا گوشت کھانے کی اس کو اجازت دیدی (ابوداؤد۔ مالک) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص نے اونٹنی کو دھار دار لکڑی سے ذبح کرلیا۔

دریائی جانوروں میں سے صرف مچھلی حلال ہے

۳۹۱۷ / ۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ اٰدَمَ (رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دریا کے ہر جانور کو (جس کا کھانا حلال ہے) خدا وند تعالےٰ نے آدمیوں کے لئے ذبح کیا ہے (یعنی حلال و جائز قرار دیا ہے بغیر ذبح کرنے کے۔ (دارقطنی)

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ　　کتے کا بیان

فصل اوّل

بلا ضرورت کتا پالنا اپنے ذخیرۂ ثواب میں کمی کرنا ہے

۳۹۱۸ / ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مواشی کی حفاظت اور شکار کرانے کے لئے نہیں، محض شوق کے لئے کتے کو پالے گا اس کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط ثواب کم کیا جائیگا۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۱۹ / ۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اِنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کتا پالے مواشی کی حفاظت اور شکار کھیلنے اور کھیت کی نگرانی کے لئے نہیں بلکہ شوق کے طور پر اس کے ثواب میں سے روزانہ ایک قیراط کے بقدر ثواب کم ہوجاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

کتوں کو مار ڈالنے کا حکم

۳۹۲۰ / ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو (مدینہ کے) کتوں کو مار ڈالنے کا حکم مرحمت فرمایا۔ ہم نے کتوں کو مارنا شروع کیا، یہانتک کہ جو عورت جنگل سے واپس آتی اور کتا اس کے ساتھ ہوتا ہم اس کو بھی مار ڈالتے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس قسم کے کتوں کو مارنے سے منع فرمادیا (یعنی جن کتوں سے حفاظت اور شکار کا کام لیا جاتا تھا) اور یہ حکم دیا کہ تم پر اس سیاہ کتے کا مارنا واجب ہے جس کی آنکھوں پر دو سفید نقطے ہوں اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔ (مسلم)

۳۹۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِيَةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا مگر شکاری کتوں، بکریوں کے محافظ کتوں اور مواشی کی حفاظت کرنے والے کتوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

سارے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم نہ دینے کی علت

۳۹۲۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کتے جماعتوں (قوموں) میں سے ایک جماعت (یا قوم) نہ ہوتے تو میں ان سب کو مار ڈالنے کا حکم دے دیتا۔ بہر نوع ان میں خالص سیاہ کتے کو مار ڈالو (ابوداؤد۔ دارمی) اور ترمذی و نسائی نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ جو گھر والا کتا پالے گا اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط ثواب کم کیا جائے گا مگر شکاری کتا اور کھیت و ریوڑ کا کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔

جانوروں کو لڑانے کی ممانعت

۳۹۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چارپایوں کو لڑانے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ وَمَا يَحْرُمُ حلال و حرام جانوروں کا بیان

فصل اوّل

ذی ناب درندہ حرام ہے

۳۹۲۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کوچلی والا درندہ (یعنی جو دانتوں سے شکار کرے) حرام ہے۔ (م)

ذی مخلب پرندہ کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۹۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوچلی والے درندے اور پنجے سے شکار کرنے والے پرندے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

گھریلو گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۹۲۶ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی ثعلبہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلی (گھریلو یا پالتو) گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

---

[1] خدا وند تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف اشارہ ہے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ یعنی جو چیزیں زمین پر چلنے والی ہیں اور جو پرندے اُڑنے والے ہیں وہ تمہاری ہی طرح ایک قوم یا جماعت ہیں۔ ۱۲ مترجم

گھوڑا حلال ہے

۳۹۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ وَاَذِنَ فِیْ لُحُوْمِ الْخَیْلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی ہے۔ (بخاری و مسلم)

گورخر کا گوشت حلال ہے

۳۹۲۸ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ مَعَکُمْ مِنْ لَحْمِہٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَھَا فَاَکَلَھَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابی قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک گورخر (جنگلی گدھا) کو دیکھا اور اس کو مار ڈالا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس (اس گورخر کے گوشت میں سے کچھ (بچا ہوا) ہے؟ ابوقتادہؓ نے کہا ہمارے پاس اس کا ایک پاؤں ہے۔ آپؐ نے اس کو لے لیا اور تناول فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

خرگوش حلال ہے

۳۹۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّھْرَانِ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُ بِھَا اَبَا طَلْحَۃَ فَذَبَحَھَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَرِکِھَا وَفَخِذَیْھَا فَقَبِلَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مقامِ مرالظہران میں ایک خرگوش کو شکار کرنے کے لئے بھگایا میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابوطلحہ رضؓ کے پاس لے گیا پھر اس کو ذبح کیا اور اُس کا کولا اور دونوں رانیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیں، آپؐ نے ان کو قبول فرمالیا (بخاری ومسلم)

گوہ کا گوشت کھانے کا مسئلہ

۳۹۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گوہ کو میں نہ تو کھاتا ہوں اور نہ اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

۳۹۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ وَھِیَ خَالَتُہٗ وَخَالَۃُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَھَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ لَمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضؓ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہؓ کے ہاں جو ان کی اور ابن عباسؓ کی خالہ تھیں اور ان کے پاس ایک بھنی ہوئی گوہ دیکھی میمونہ رضؓ نے گوہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا (یعنی اس کو نہیں کھایا) خالد رضؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں، یہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی اس لئے میں اس سے کراہت کرتا ہوں۔ خالد رضؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس گوہ کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے رہے۔ (بخاری ومسلم)

مرغ کا گوشت کھانا حلال ہے

۳۹۳۲ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے دیکھا۔ (بخاری ومسلم)

ٹڈی کا کھانا جائز ہے

۳۹۳۳ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کے ساتھ جنگوں میں شرکت کی۔ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

دریا کے مرے ہوئے جانور کو کھانے کا واقعہ

۳۹۳۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللهُ إِلَيْكُمْ وَأَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں ہم نے لشکر خبط[1] کے ساتھ جہاد کیا اس لشکر کا سردار ابوعبیدہ رض کو بنایا گیا تھا۔ ہم کو بھوک نے بہت ستایا (یعنی ہمارے پاس کچھ نہ رہا اور ہم بھوکوں مرنے لگے) انھیں ایام میں دریا کے کنارے ایک مری ہوئی مچھلی ملی (یہ مچھلی بہت بڑی تھی کہ) ایسی بڑی مچھلی ہم نے نہیں دیکھی اس کو عنبر قسم سے کہا جاتا تھا۔ اس مچھلی کو ہم نے پندرہ دن تک کھایا۔ ابوعبیدہ رض نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی (اور اس کو کھڑا کیا) اونٹ کا سوار اس کے نیچے سے نکل گیا۔ پھر جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کھاؤ اس رزق کو جس کو خداوند تعالے نے تمہارے لئے بھیجا ہے اور ہم کو بھی کھلاؤ اگر اس میں سے کچھ تمہارے پاس ہو۔ جابر رض کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس مچھلی میں سے کچھ بھیجا اور آپ نے اس کو کھایا۔ (بخاری و مسلم)

کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر پڑے تو اس کا حکم

۳۹۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تمہارے برتن میں مکھی گر جائے تو چاہئے کہ مکھی کو اس میں غوطہ دیدے اور پھر نکال کر پھینک دے۔ اس لئے کہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری۔ (بخاری)

جس گھی میں چوہا گر جائے اس کا حکم

۳۹۳۶ وَعَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت میمونہ رض کہتی ہیں کہ ایک چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا چوہے کو نکال کر پھینک دو اور گرد و پیش کا گھی نکال ڈالو اور پھر اس کو کھالو۔ (بخاری)

سانپ کو مار ڈالنے کا حکم

۳۹۳۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے سانپوں کو مار ڈالو اور (خصوصاً) اس سانپ کو جس کی پشت پر دو دھاریاں ہوں اور سیاہ رنگ کا ہو اور اس سانپ کو جس کا نام ابتر ہے (یعنی وہ سانپ جس کی دم چھوٹی سی ہو) اس لئے کہ یہ دونوں سانپ بینائی کو زائل کر دیتے ہیں (یعنی

[1] خبط ان پتوں کو کہتے ہیں جو لکڑی کے درختوں سے جھاڑے جاتے ہیں۔ اس لشکر کا نام خبط اس وجہ سے ہوا کہ بھوک سے عاجز ہو کر لوگوں نے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھائے تھے یہاں تک کہ پتے کھاتے کھاتے ان کے منہ اور ہونٹ زخمی اور اونٹوں کے ہونٹوں کے مانند ہو گئے تھے۔ ۱۲ مترجم

تَقْتُلُهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ اِنَّهٗ نَهٰی بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان کے دیکھتے ہی آدمی اندھا ہو جاتا ہے) اور حمل کو گرا دیتے یعنی حاملہ عورت اس کو دیکھے تو اس کا حمل گر جاتا ہے) حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ایک سانپ پر اس کو مار ڈالنے کے لئے حملہ کیا۔ ابو لبابہؓ نے پکار کر مجھ سے کہا (خبردار) اس کو نہ مارنا میں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے انھوں نے کہا آپ نے حکم دینے کے بعد ان سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمادی ہے جو گھروں میں رہتے ہیں اور وہ گھروں کو آباد کرنے والے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

۳۹۳۸/۱۵ وَعَنْ اَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِيْهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُوْ سَعِيْدٍ يُصَلِّيْ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ ــ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰی بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰی هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيْهِ فَتًی مِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰی يَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ يَوْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّيْ اَخْشٰی عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَاَهْوٰی اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَی الْفِرَاشِ فَاَهْوٰی اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰی اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا اَلْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰی قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا

ابی السائبؓ کہتے ہیں کہ ہم ابو سعید خدریؓ کے ہاں گئے ان کے مکان میں ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے تخت کے نیچے حرکت محسوس ہوئی دیکھا تو سانپ تھا میں اس کو مارنے کے لئے فوراً کھڑا ہو گیا اس وقت ابو سعیدؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے اشارہ سے کہا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا جب وہ نماز پڑھ چکے تو انھوں نے گھر کے ایک حجرہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا کیا تم نے اس حجرہ کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ابو سعیدؓ نے کہا حجرہ میں ہمارے خاندان کا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ پھر میں اور وہ نوجوان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے۔ یہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر چلا جاتا تھا (اور رات کو گھر رہتا تھا صبح کو پھر آجاتا تھا) حسب معمول اس نے ایک روز آنحضرتؐ سے اجازت چاہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اپنے ہتھیار اپنے ساتھ لے جا اس لئے کہ مجھ کو بنو قریظہ سے اندیشہ ہے (یعنی یہود بنی قریظہ سے جو اس جنگ میں قریش کے ساتھ ہو کر لڑنے آتے تھے) اس نوجوان نے ہتھیار لے لئے اور روانہ ہو گیا جب وہ گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی دو دروازوں کے درمیان کھڑی ہے اس نے شرم وغیرت سے متاثر ہو کر (کہ اس کی بیوی باہر کیوں کھڑی ہے) اس کی طرف نیزہ اٹھایا تاکہ اس کو مارے۔ اس کی بیوی نے کہا اپنے نیزے کو روک اور اتنی تیزی نہ دکھا اور گھر میں جا کر دیکھ تاکہ تجھ کو معلوم ہو کہ کس چیز نے مجھ کو گھر سے باہر نکالا ہے۔ جوان گھر میں داخل ہوا تو اس نے ایک بڑے سانپ کو دیکھا جو بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا ہے نوجوان نے اس پر نیزے سے حملہ کیا اور سانپ کو نیزہ میں پرو لیا پھر گھر سے باہر نکلا اور نیزہ کو صحن میں گاڑ دیا۔ سانپ اس نیزہ پر تڑپا اور پھر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان میں سے کون پہلے موت کا شکار ہوا یعنی سانپ پہلے مرا یا نوجوان؟ ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

ثَلَاثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سارا واقعہ بیان کیا اور پھر آپ سے استدعا کی کہ آپ خدا سے دُعا کیجئے کہ اس نوجوان کو خدا ہمارے لئے زندہ کر دے[1]۔ آپ نے فرمایا اپنے دوست کے لئے مغفرت چاہو پھر فرمایا ان گھروں کو آباد کرنے والے ہیں (یعنی مومن اور کافر جن ان گھروں کو آباد رکھتے ہیں) پس جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو (یعنی سانپ کی صورت میں) تو کہو تو تنگی میں ہے اگر پھر نکلے گا تو ہم مار ڈالیں گے، آئندہ تجھ کو اختیار ہے تین بار یہ کلمہ کہے اگر وہ چلا جائے تو خیر ورنہ اس کو مار ڈالو اس لئے کہ وہ کافر ہے۔ اس کے بعد آپ نے انصار کو حکم دیا کہ جاؤ اپنے دوست کو دفن کر دو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا مدینہ میں جنوں کی ایک جماعت ہے جو مسلمان ہو گئی ہے پس جب تم ان میں سے کسی کو (سانپ کی شکل میں) دیکھو تو اس کو تین دن کی اجازت دے دو اور تین دن کے بعد وہ دکھائی دے تو اس کو مار ڈالو اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔ (مسلم)

گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم

۳۹۳۹ وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام شریک کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ پھونکتا تھا (یعنی جس آگ میں ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا گیا تھا اس آگ میں پھونکیں مار مار کر اس کو بھڑکا دیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۴۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس کا نام چھوٹا فاسق رکھا۔ (مسلم)

۳۹۴۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص گرگٹ کو ایک ہی وار میں مار ڈالے اس کے حساب میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص دوسرے وار میں مارے اس کے حساب میں سو سے کم اور تیسرے وار میں مارے اس کے حساب میں اس سے بھی کم۔ (مسلم)

چیونٹی کو مارنے کا مسئلہ

۳۹۴۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹا۔ ان نبی نے حکم دیا کہ چیونٹیوں کے بل کو جلا دیا جائے۔ چنانچہ جلا دیا گیا۔ خداوند تعالے نے ان نبی کے پاس وحی بھیجی کہ ایک چیونٹی نے تم کو کاٹا تھا۔ تم نے قوموں سے ایک قوم کو جو پاکی بیان کرتی تھی جلا دیا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

گھی میں چوہے کے گر جانے کا مسئلہ

۳۹۴۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

[1] صحابہ کا خیال تھا کہ نوجوان مرا نہیں ہے زہر کے اثر سے بے ہوش ہے اس کے لئے دُعا کی استدعا کی۔ آپ نے فرمایا۔ دُعا کیا کام کرے گی، دوست کے لئے استغفار کرو۔ ۱۲ مترجم

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَۃُ فِی السَّمْنِ فَاِنْ کَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْھَا وَمَا حَوْلَھَا وَاِنْ کَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْہُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ) وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

جب چوہا گر پڑے اور گھی جما ہوا ہو تو چوہے کو نکال کر پھینک دو اور چاروں طرف کا تھوڑا تھوڑا گھی نکال دو (اور پھر کھالو) اور اگر پتلا ہو تو اس کے قریب نہ جاؤ (یعنی استعمال میں نہ لاؤ) (احمد۔ ابوداؤد) اور دارمی نے ابن عباسؓ سے روایت کیا۔

سرخاب کا گوشت کھانا جائز ہے

۳۹۴۴/۲۱ وَعَنْ سَفِیْنَۃَ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت سفینہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حُبارٰے (یعنی سرخاب) کا گوشت کھایا ہے۔ (ابوداؤد)

جلّالہ کا گوشت کھانے کی ممانعت

۳۹۴۵/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْجَلَّالَۃِ وَاَلْبَانِھَا (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ وَقَالَ نَھٰی عَنْ رُکُوْبِ الْجَلَّالَۃِ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلّالہ کے گوشت کو کھانے اور اس کے دودھ کو پینے سے منع فرمایا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جلّالہ (یعنی گندگی کھانے والے جانور) پر سوار ہونے سے بھی منع فرمایا۔ (ترمذی)

گوہ کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۹۴۶/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ لَحْمِ الضَّبِّ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبدالرحمٰن بن شبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

بلی حرام ہے

۳۹۴۷/۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ الْھِرَّۃِ وَاَکْلِ ثَمَنِھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

گھریلو گدھے، خچر اور درندوں اور ذی مخلب پرندوں کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۹۴۸/۲۵ وَعَنْہُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِیَّۃَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَکُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَکُلَّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں، خچروں اور ہر کچلی دار درندہ اور پنجوں سے شکار کرنے والے پرندہ کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

گھوڑے کا گوشت کھانے کی ممانعت

۳۹۴۹/۲۶ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

معاہد کے مال کا حکم

۳۹۵۰/۲۷ وَعَنْہُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن میں نے نبی صلی اللہ

وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَاَتَتِ الْيَهُوْدُ فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا۔ یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ شکایت پیش کی کہ لوگوں نے ان کی کھجوروں کی طرف جلدی کی (یعنی کھجوروں کو توڑ لیا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا خبردار! ان لوگوں کا مال حلال نہیں جن سے معاہدہ ہو چکا ہے مگر حق کے ساتھ۔ (ابوداؤد)

مچھلی، ٹڈی، کلیجی اور تلی حلال ہے

۳۹۵۱/۲۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے لئے دو مردے اور دو خون حلال کئے گئے ہیں یعنی مچھلی اور ٹڈی اور جگر اور تلی۔ (احمد۔ ابن ماجہ۔ دارقطنی)

جو مچھلی پانی میں مر کر اوپر آجائے اس کا مسئلہ

۳۹۵۲/۲۹ وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ اَلْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى جَابِرٍ۔

حضرت ابی الزبیرؓ حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز (یعنی مچھلی) کو دریا نے پھینک دیا یا دریا کا پانی خشک ہو گیا یا پانی کسی دوسری طرف چلا گیا (اور مچھلیاں رہ گئیں) پس تم ان مچھلیوں کو کھالو اور جو مچھلی پانی کے اندر مر جائے اور پانی کے اوپر آجائے اس کو نہ کھاؤ۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ) محی السنۃ کہتے ہیں کہ اکثر محدثین کا قول ہے کہ یہ حدیث جابرؓ پر موقوف ہے۔

ٹڈی کا حکم

۳۹۵۳/۳۰ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ۔

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کی بابت پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا ٹڈیاں اکثر خدا کا لشکر ہیں، نہ میں ان کو کھاتا ہوں (اس لئے کہ میری طبیعت نہیں چاہتی) اور نہ میں اس کو حرام قرار دیتا ہوں (ابوداؤد) اور محی السنۃ نے کہا یہ ضعیف ہے۔

مرغ کو برا کہنے کی ممانعت

۳۹۵۴/۳۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ اِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو برا کہنے سے منع کیا اور یہ فرمایا ہے کہ مرغ نماز کے لئے اذان دیتا ہے۔ (شرح السنۃ)

۳۹۵۵/۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مرغ کو برا نہ کہو اس لئے کہ نماز کے لئے جگاتا ہے (یعنی تہجد کی نماز کے لئے) (ابوداؤد)

گھر میں سانپ دکھائی دے تو اسے کیا کیا جائے

۳۹۵۶/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلےؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ

اَبُوْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَہَرَتِ الْحَیَّۃُ فِی الْمَسْکَنِ فَقُوْلُوْا لَہَا اِنَّا نَسْئَلُکِ بِعَہْدِ نُوْحٍ وَبِعَہْدِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا تُؤْذِیْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْہَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ)

علیہ وسلم نے فرمایا ہے گھر میں جس وقت سانپ نکلے تو اس سے کہدو کہ ہم تجھ سے حضرت نوحؑ اور حضرت سلیمان بن داؤد رضی کے عہد کے ذریعہ یہ چاہتے ہیں کہ تو ہم کو اذیت نہ پہنچا اگر اس کے بعد وہ پھر نظر آئے تو اس کو مار ڈالو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

انتقام کے خوف سے سانپ کو نہ مارنے والے کے بارے میں وعید

۳۹۵۷/۳۴ وَعَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِیْثَ اَنَّہٗ کَانَ یَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَکَہُنَّ خَشْیَۃَ ثَائِرٍ فَلَیْسَ مِنَّا۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت عکرمہؓ ابن عباسؓ سے راوی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص سانپ کو اس اندیشہ سے نہ مارے کہ دوسرے سانپ اس سے بدلہ لیں گے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (شرح السنۃ)

۳۹۵۸/۳۵ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاہُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاہُمْ وَمَنْ تَرَکَ شَیْئًا مِّنْہُمْ خِیْفَۃً فَلَیْسَ مِنَّا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب سے ہم نے سانپوں سے لڑائی شروع کی ہے اس وقت سے (کبھی) ہم نے صلح نہیں کی اور جو شخص سانپ کو اس خیال سے چھوڑ دے (یعنی نہ مارے کہ اس کا بدلہ لے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

۳۹۵۹/۳۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ کُلَّہُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَہُنَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مارو سب سانپوں کو (یعنی ہر قسم کے سانپوں کو) جو شخص ان سے ڈرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (یعنی میرے طریقہ پر نہیں ہے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)۔

۳۹۶۰/۳۷ وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نُرِیْدُ اَنْ نَّکْنُسَ زَمْزَمَ فَاِنَّ فِیْہَا مِنْ ہٰذِہِ الْجِنَّانِ یَعْنِی الْحَیَّاتِ الصِّغَارَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِہِنَّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمارا ارادہ ہے کہ چاہِ زمزم کو صاف کریں اس میں سانپ ہیں یعنی چھوٹے چھوٹے سانپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مار ڈالنے کا حکم دیدیا۔ (ابوداؤد)

سفید چھوٹے سانپ کو مارنے کی ممانعت

۳۹۶۱/۳۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ کُلَّہَا اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْیَضَ الَّذِیْ کَاَنَّہٗ قَضِیْبُ فِضَّۃٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام سانپوں کو مار ڈالو مگر سفید چھڑی کو جو چاندی کی چھڑی معلوم ہوتی ہے اس کو نہ مارو (یعنی بالکل سفید سانپ کو جو چاندی کی چھڑی کی طرح ہو اس کو نہ مارو)۔ (ابوداؤد)

کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اس کو غوطہ دے کر نکال دو

۳۹۶۲/۳۹ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَامْقُلُوْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّہٗ یَتَّقِیْ بِجَنَاحِہِ الَّذِیْ فِیْہِ الدَّاءُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی کے (پانی یا کھانے کے) برتن میں مکھی گر پڑے تو اس کو ایک غوطہ دو اس لئے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا اور مکھی اسی بازو کو برتن میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے اس لئے اس

فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) کو غوطہ دے دینا چاہیئے۔ (ابوداؤد)

۳۹۶۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی کے کھانے میں مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے لے اس لئے کہ اس کے ایک بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا۔ اور مکھی زہر والے بازو کو پہلے ڈالتی ہے اور پھر شفا والے بازو کو۔ (شرح السنۃ)

وہ چار جانور جن کا مارنا ممنوع ہے

۳۹۶۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا ہے یعنی چیونٹی کو، شہد کی مکھی کو، ہُدہُد اور کل چڑے کو۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

فصل سوم

حلت و حرمت کے احکام میں خواہش نفس کا کوئی دخل نہیں ہونا چاہیئے

۳۹۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا اَلْاٰيَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت کے لوگ بعض چیزوں کو کھاتے تھے اور بعض کو نہ کھاتے تھے (یعنی اپنی خواہش سے) پھر خدا نے اپنے نبی کو بھیجا اور اپنی کتاب کو نازل فرمایا اور اپنی حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور اپنی حرام چیزوں کو حرام قرار دیا ہے پس جس چیز کو خدا نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام کیا وہ حرام ہے اور جس چیز میں سکوت اختیار کیا وہ معاف ہے (یعنی اس پر مواخذہ نہیں ہے) پھر یہ آیت پڑھی: قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا (الآیۃ) یعنی اے محمدؐ! (لوگوں سے) کہہ دو کہ جو چیز وحی کے ذریعہ میرے پاس بھیجی گئی ہے میں اس میں سے کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مُردار ہے یا خون (تا آخر آیت)۔ (ابوداؤد)

گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت

۳۹۶۶ وَعَنْ زَاهِرِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اِنِّيْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زاہر اسلمی رضی کہتے ہیں۔ میں گدھے کا گوشت اپنی ہانڈی میں پکا رہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے گوشت کو کھانے کی ممانعت فرما دی ہے۔ (بخاری)

جنات کی قسمیں

۳۹۶۷ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ اَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ

حضرت ابی ثعلبہ خشنی رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جن تین قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں جن کے پر ہیں اور وہ اُڑتے ہیں دوسری قسم سانپ ہیں اور کتے، اور ایک قسم وہ

يَحِلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

ہے جو منزل پر اُترتی اور کوچ کر جاتی ہے (شرح السنۃ)

بَابُ الْعَقِيْقَةِ
عقیقہ کا بیان

فصل اوّل

عقیقہ کرنے کا حکم

۳۹۶۸ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لڑکے کے پیدا ہونے پر عقیقہ کرنا سنت ہے اسکی طرف سے خون بہادو اور دور کردو اس سے ایذا (یعنی سر کے بال اور میل)۔ (بخاری)

تحنیک ایک مسنون عمل ہے

۳۹۶۹ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعا کے لئے بچے لائے جاتے اور آپ ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے تالو میں کھجور چبا کر ملتے۔ (مسلم)

۳۹۷۰ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ ثُمَّ حَنَّكَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِي الْاِسْلَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضؓ کہتی ہیں کہ مکہ میں عبداللہ بن زبیر رضؓ ان کے حمل میں آئے، انھوں نے کہا ان کی ولادت قبا میں ہوئی پھر میں ان کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی مبارک گود میں دیدیا۔ حضورؐ نے کھجور منگوائی اور اپنے دانتوں سے اُس کو چبایا پھر اپنے منہ کا پانی عبداللہ رضؓ کے منہ میں ڈالا اور کھجور کے لعاب کو تالو میں ملا پھر ان کے لئے دعا کی اور بارک اللہ علیک کہا۔ عبداللہ پہلے بچہ ہیں جو (ہجرت کے بعد) اہل اسلام میں پیدا ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عقیقہ کے جانوروں کی تعداد

۳۹۷۱ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَّلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا - (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ام کرز رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے پرندوں کو ان کے گھونسلے میں قرار دو (ان کو ان کے آشیانوں میں رہنے دو اُڑاؤ نہیں) اور میں نے یہ فرماتے سنا ہے کہ لڑکے کے (عقیقہ میں) دو بکریاں اور لڑکی کے (عقیقہ میں) ایک بکری اور ان کے یعنی بکریوں کے نر و مادہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا یعنی نر و مادہ کی تخصیص نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

یہ حدیث صحیح ہے۔

عقیقہ کی اہمیت

۳۹۷۲ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ

حضرت حسن رضؓ سمرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لڑکا عقیقہ کے بدلے رہن ہے ساتویں دن ذبح کرکے

بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنَّ فِيْ رِوَايَتِهِمَا رَهِيْنَةٌ بَدَلَ مُرْتَهَنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ وَيُدْمٰى مَكَانَ وَيُسَمّٰى وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَيُسَمّٰى اَصَحُّ

اس کا عقیقہ کیا جائے اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) لیکن ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں مرتہن کے بجائے رہینہ کا لفظ ہے۔ احمد اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ویسمّٰی کی جگہ یدمی ہے۔ ابوداؤد نے کہا ویسمّٰی سے زیادہ صحیح ہے۔

لڑکے کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنے کا مسئلہ

۳۹۷۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِيْ رَاْسَهُ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ)۔

حضرت محمد بن علی بن حسینؒ، علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن رضؓ کا عقیقہ ایک بکری سے کیا اور فرمایا فاطمہ اس کا سر مونڈ دے اور بالوں کے ہموزن چاندی صدقہ کر دے۔ ہم نے بالوں کا وزن کیا تو وہ ایک درہم یا درہم سے کچھ کم تھے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اس کی اسناد مسلسل و متصل نہیں ہے اس لئے کہ محمد بن علی بن حسین نے علی بن ابی طالب کو نہیں دیکھا)۔

۳۹۷۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ اور حسینؓ کا عقیقہ ایک ایک دنبہ سے کیا۔ (ابوداؤد) نسائی نے دو دو دنبے روایت کئے ہیں۔

بچے کو عقوق سے بچانے کے لئے اس کا عقیقہ کرو

۳۹۷۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کا مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ عقوق کو پسند نہیں فرماتا (عاق کے معنی نافرمانی کرنے والا ہیں) گویا آپ عقیقہ کے لفظ کو برا سمجھتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو بہتر ہے کہ اس کی طرف سے ذبح کرے یعنی لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری (ابوداؤد، نسائی)

بچے کے کان میں اذان دینا مسنون ہے

۳۹۷۶ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابورافع رضؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضؓ کے کان میں اذان دی جس وقت کہ وہ پیدا ہوئے مانند نماز کی اذان کے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

فصل سوم

عقیقہ کا دن

۳۹۷۷ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ

حضرت بُریدہ رضؓ کہتے ہیں ایام جاہلیت میں ہم میں سے جس کے

لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَّلَطَخَ رَاسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاسَهُ وَنَلْطَخُهُ بِزَعْفَرَانٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَنُسَمِّيْهِ۔)

ہاں لڑکا پیدا ہوتا وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بچہ کے سر پر لگایا جاتا۔ پھر اسلام میں ہم ساتویں روز بکری ذبح کرتے بچہ کا سر مونڈتے اور سر پر زعفران پیس کر لگاتے (ابوداؤد) رزین نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ ہم اس کا نام رکھتے۔

کِتَابُ الْاَطْعِمَةِ　کھانوں کا بیان

فصل اوّل

کھانے کے تین آداب

۳۹۷۸/۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رض کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش اور تربیت میں تھا۔ میرا ہاتھ رکابی کی طرف تیزی سے بڑھتا (جیسا کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) مجھ سے فرمایا بسم اللہ کہہ سیدھے ہاتھ سے کھا اور اپنے پاس سے کھا۔ (بخاری و مسلم)

کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنے کی اہمیت

۳۹۷۹/۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کھانے پر خدا کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال سمجھتا ہے (یعنی اس کھانے پر قدرت رکھتا ہے)۔ (مسلم)

۳۹۸۰/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو قدم رکھتے ہی خدا کو یاد کرے اور کھانا کھاتے وقت بھی (یعنی خدا کا نام لے) (ایسا کرنے پر) شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے چلو اس گھر میں نہ تو ٹھکانا ہے اور نہ کھانا اور جو شخص اس طرح گھر میں داخل ہو کر خدا کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے ٹھکانا تو مل گیا اور جب کھانا کھاتے وقت خدا کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے ٹھکانا اور کھانا دونوں چیزیں مل گئیں۔ (مسلم)

داہنے ہاتھ سے کھانا پینا چاہیئے

۳۹۸۱/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهِ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم کھانا کھاؤ تو سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور کوئی چیز پیو تو سیدھے ہاتھ میں لے کر پیو۔ (مسلم)

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

۳۹۸۲/۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز کھائے اور نہ پیئے اس لئے

بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)۔

کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم)

تین انگلیوں سے کھانا اور انگلیاں چاٹنا سنت ہے

۳۹۸۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاكُلُ بِثَلٰثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے (یعنی انگوٹھے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے) اور دھونے سے پہلے ان کو چاٹ لیا کرتے تھے۔ (مسلم)

۳۹۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيَّةٍ الْبَرَكَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے کس انگلی یا نوالے میں برکت ہے۔ (مسلم)

۳۹۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھوں کو پونچھنے یا دھونے سے پہلے چاٹ لے یا کسی کو چٹا دے۔ (بخاری و مسلم)

کھاتے وقت کوئی لقمہ گر جائے تو اُسے صاف کر کے کھا لینا چاہیئے

۳۹۸۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَانِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهٖ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے شیطان تمہارے ہر کام کے وقت تمہارے پاس موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ کھانا کھانے کے وقت بھی جب تمہارا کوئی لقمہ گر جائے تو اس کو چاہیئے کہ اُٹھا لے اور صاف کر کے کھا لے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانا کھا چکے تو انگلیوں کو چاٹ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کھانے کے کس حصّہ میں برکت ہے۔ (مسلم)

ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی ممانعت

۳۹۸۷ وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابی جحیفہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری)

میز و چوکی پر کھانا کھانے کا مسئلہ

۳۹۸۸ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قِيْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا يَاكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قتادہؒ انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان پر کھانا نہیں کھایا اور طشتریوں اور پیالوں میں بھی نہیں کھایا اور نہ آپ کے لئے چپاتی پکائی گئی۔ قتادہ سے پوچھا گیا پھر کس چیز پر آپ کھانا کھاتے تھے کہا دسترخوان پر۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی دیکھی بھی نہیں

۳۹۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات تک چپاتی کو دیکھا ہو اور نہ آپ نے دم پخت بکری کو دیکھا جس کو میں آنکھوں کے دم پخت کیا گیا ہو۔ (بخاری)

آنحضرت ﷺ نے میدہ کی تیار کی ہوئی کوئی چیز بھی نہیں کھائی

۳۹۹۰/۱۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَاَكَلْنَاهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہوئی اس وقت سے آخر عمر تک آپ نے کبھی میدہ کو نہیں دیکھا (یعنی میدہ سے تیار کی ہوئی چیز کو نہیں کھایا) اور نبوت کے بعد وفات تک آپ نے چھلنی کو دیکھا (یعنی بغیر چھنا ہوا آٹا کھایا) سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا تم جو کے بغیر چھنے کی روٹی کس طرح کھاتے تھے؟ کہا ہم جو کو پیستے اور پھونک مار مار کر بھوسی کو اڑا دیتے اور پھر آٹے کو گوندھ کر اس کی روٹی پکاتے اور کھا لیتے۔ (بخاری)

آنحضرت ﷺ کسی کھانے کو برا نہیں کہتے تھے

۳۹۹۱/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہ کہا اور نہ برا سمجھا اگر خواہش ہوتی کھا لیتے خواہش و رغبت نہ ہوتی چھوڑ دیتے۔ (بخاری و مسلم)

مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

۳۹۹۲/۱۵ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا فَاَسْلَمَ فَكَانَ يَاْكُلُ قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَرَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَّهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص بہت کھاتا تھا پھر وہ مسلمان ہو گیا اور کم کھانے لگا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے (بخاری) اور مسلم نے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ واقعہ مذکور نہیں صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول مذکور ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابوہریرہؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ ایک کافر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا چنانچہ دودھ دوہا گیا اور وہ مہمان سارا دودھ پی گیا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا اس کا دودھ بھی اس نے پی لیا اسی طرح وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ صبح کو وہ کافر مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا چنانچہ دودھ دوہا گیا اس نے وہ دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا اور اس کا سارا دودھ وہ نہ پی سکا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

تھوڑے کھانے میں بھی دوسروں کو شریک کر لینا چاہئے

۳۹۹۳/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کافی ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۹۴/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ (مسلم)

تلبینہ بیمار کے لئے بہترین چیز ہے

۳۹۹۵/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے تلبینہ (آٹے اور دودھ سے تیار کیا ہوا حریرہ جس میں شہد کو بھی بعض وقت شامل کرلیا جاتا ہے) بیمار کے دل کو سکون اور راحت بخشتا ہے اور بعض غموں کو دور کرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ کو کدو بہت پسند تھا

۳۹۹۶/۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تاکہ جو کھانا اس نے تیار کیا تھا اس کو آپ کھلائے میں بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعوت میں گیا۔ اُس نے جو کی روٹی اور شوربا حاضر کیا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا (یعنی شوربا سکھائے ہوئے گوشت اور کدو کا تھا) میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے اطراف میں سے کدو کو تلاش کر کر کے کھاتے تھے اس روز سے میں کدو کو بہت پسند کرتا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

چھری کانٹے سے کھانے کا مسئلہ

۳۹۹۷/۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرو بن امیہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکری کے شانہ سے جو آپ کے ہاتھ میں تھا گوشت کاٹ رہے تھے کہ آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا۔ آپ گوشت اور چھری کو چھوڑ کر نماز پڑھانے چلے گئے اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ کو میٹھی چیز بہت پسند تھی

۳۹۹۸/۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز کو بہت پسند کرتے تھے اور شہد کو بھی۔ (بخاری)

سرکہ ایک بہترین سالن ہے

۳۹۹۹/۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا۔ انھوں نے کہا سالن ہمارے ہاں نہیں ہے سرکہ ہے۔ آپ نے سرکہ منگایا اور اس سے روٹی کھانی شروع کی اور فرمایا بہترین سالن ہے سرکہ بہترین سالن ہے سرکہ۔ (مسلم)

کھنبی کی فضیلت و خاصیت

۴۰۰۰ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ مِّنَ الْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

حضرت سعید بن زید رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھنبی من میں سے یعنی نعمتِ الٰہی میں سے ہے اس کا پانی آنکھ کی شفاء ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کھنبی اس اس من میں سے ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا ہے[1]

ککڑی اور کھجور کو ملا کر کھانے کا ذکر

۴۰۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے کو کھجور اور ککڑی کو ساتھ کھاتے دیکھا (یعنی آپ ایک کھجور منہ میں رکھ لیتے اور ایک ٹکڑا ککڑی کا اور دونوں کو کھاتے۔) (بخاری و مسلم)

پیلو کے پھل کی فضیلت

۴۰۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّھْرَانِ نَجْنِی الْکَبَاثَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ فَاِنَّہٗ اَطْیَبُ فَقِیْلَ اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَھَلْ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ ہم مقام مرّ الظہران میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم نے وہاں پیلو کے درختوں کے پھلوں کو اکٹھا کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سیاہ پھل لو وہ اچھا ہوتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کیا آپ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ (اس لئے کہ بکریاں چرانے والے اس کو کھاتے ہیں اور اس کے اچھے برے کو جانتے ہیں) آپ نے فرمایا کونسا نبی ہے جس نے بکریاں نہیں چرائیں۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت ﷺ کس طرح بیٹھ کر کھاتے تھے

۴۰۰۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْعِیًا یَاْکُلُ تَمْرًا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ یَاْکُلُ مِنْہُ اَکْلًا ذَرِیْعًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زمین پر کولا رکھے اور زانو کو کھڑا کئے ہوئے ہیئت پر بیٹھے دیکھا آپ کھجوریں کھا رہے تھے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ کھجوروں کا کھانا کھا رہے تھے۔ (مسلم)

کئی آدمی ہوں تو دو دو کھجوریں ساتھ نہ کھاؤ

۴۰۰۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَیْنَ التَّمْرَتَیْنِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا البتہ اگر اس کے ساتھ کھانے والے اس کو اجازت دیدیں تو جائز ہے۔ (بخاری و مسلم)

کھجور کی فضیلت

۴۰۰۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجُوْعُ اَھْلُ بَیْتٍ عِنْدَھُمُ التَّمْرُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ یَا عَائِشَۃُ بَیْتٌ لَّا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ قَالَھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس گھر کے آدمی بھوکے نہیں رہتے جن کے پاس کھجوریں ہوں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عائشہ جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے آدمی بھوکے ہیں۔ آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے۔ (مسلم)

---

[1] جس کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت میں ہے: وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی۔ ۱۲ مترجم

عجوہ کھجور کی تاثیر

۴۰۰۶/۲۹ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعدؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو شخص صبح کے وقت (یعنی نہار منہ) سات عجوہ کھجوریں کھالے اس کو دن بھر نہ تو کوئی زہر ضرر پہنچائے گا، اور نہ جادو (عجوہ مدینہ کی بہترین کھجور ہوتی ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے)

۴۰۰۷/۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءٌ وَاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عالیہ (مقام) کی عجوہ کھجوریں شفا ہے اور اس کا صبح کے وقت کھانا (نہار منہ) زہر کا تریاق ہے۔ (مسلم)

آنحضرت صلعم کی تنگی معاش

۴۰۰۸/۳۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَاْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ يُؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں بعض مہینہ ہم پر ایسا گزر جاتا تھا کہ ہم اس میں آگ نہ جلاتے تھے اور کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا مگر جب کہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت لایا جاتا۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۰۹/۳۲ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کے آدمیوں نے کبھی دو دن تک برابر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی ان دونوں میں سے ایک دن کی غذا کھجور ہوتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۱۰/۳۳ وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اور ہم نے کبھی دو سیاہ چیزوں سے پیٹ نہیں بھرا (یعنی کبھی پیٹ بھر کھجوریں نہ کھائیں اور نہ پانی پیا) (بخاری و مسلم)

۴۰۱۱/۳۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد (لوگوں سے) کہا کیا تم کھانے پینے کی چیزوں میں عیش و آرام سے بسر نہیں کرتے اور جو تمہارا جی چاہتا ہے کھاتے پیتے ہو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کو اسقدر ناکارہ کھجوریں بھی نہ ملیں کہ آپ ان سے پیٹ بھرتے (مسلم)

لہسن کھانا جائز ہے

۴۰۱۲/۳۵ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ اِلَيَّ وَاِنَّهٗ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی ایوبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو اس میں سے جس قدر خواہش ہوتی آپ کھالیتے اور باقی میرے پاس بھیجدیتے ایک روز آپنے میرے پاس ایک پیالہ بھیجا جس میں سے کھایا نہ تھا اس میں لہسن تھا میں نے آپ سے دریافت کیا۔ کیا لہسن حرام ہے؟ فرمایا نہیں لیکن میں اس کی بو کو پسند نہیں کرتا۔ ابی ایوبؓ نے عرض کیا جس چیز کو آپ پسند نہیں کرتے میں بھی پسند نہیں کرتا۔ (مسلم)

لہسن پیاز کھاکر مسجد و مجالس ذکر وغیرہ میں مت جاؤ

۴۰۱۳/۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کچی

مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهِ وَقَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پیاز اور لہسن کھائے وہ ہم سے الگ رہے (یعنی ہماری مجلس اور صحبت میں شریک نہ ہو) یا آپ نے یہ فرمایا کہ ہماری مسجدوں سے دُور رہے یا یہ فرمایا کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک روز) ایک ہانڈی لائی گئی جس میں سبزی یعنی ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بو پائی اور فرمایا اس کو فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اس کے بعد فرمایا تم کھاؤ میں اس شخص سے بجوی (سرگوشی) کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے۔ (بخاری و مسلم)

اشیاء خوراک کو ناپ تول کر لینے دینے اور پکانے کا حکم

۴۰۱۴ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مقدام بن معدی کربؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے کھانے کی چیزوں کو ناپ تول لیا کرو (یعنی اندازہ کرکے لیا دیا کرو) تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔ (بخاری)

کھانے کے بعد اللہ تعالےٰ کی حمد وثناء

۴۰۱۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب دسترخوان بڑھایا جاتا تو آپ فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا یعنی خدا کے واسطے تعریف ہے بہت تعریف اور بابرکت تعریف ہمیشہ کے لئے نہ کفایت کی گئی اور نہ ترک کی گئی اور نہ اس سے بے پروائی ہو اے ہمارے رب! (بخاری)

۴۰۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ اپنے بندے کو اس حال میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے اور اس پر خدا کی تعریف کرے یا ایک گھونٹ پئے اور اس پر خدا کی تعریف کرے۔ (مسلم)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَيْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اور عنقریب ہم عائشہؓ اور ابوہریرہؓ کی دو حدیثیں انشاء اللہ فضل الفقراء کے باب میں بیان کریں گے کہ آلِ محمد نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے۔

فصل دوم

بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کرنا کھانے میں برکت کا باعث ہوتا ہے

۴۰۱۷ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِيْ اٰخِرِهِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ حِيْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ

حضرت ابی ایوبؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے قریب کھانا لایا گیا۔ میں نے آج تک کوئی ایسا برکت کا کھانا نہیں دیکھا جس کے شروع میں برکت تھی اور آخر وقت میں بالکل برکت نہ رہی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! یہ کیونکر ہوا؟ آپ نے فرمایا ہم نے کھانا شروع کرتے وقت اس پر خدا کا نام لیا تھا پھر اس میں وہ شخص کھانا کھانے کے لئے شریک ہوگیا جس نے اس پر

فَاَکَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

خدا کا نام نہیں لیا اور اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔ (شرح السنۃ)

کھانے درمیان میں بھی بسم اللہ پڑھی جاسکتی ہے

۴۰۱۸/۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰى طَعَامِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کھانا کھانے لگے اور خدا کا نام بھول جائے تو اس کو چاہیئے کہ یہ الفاظ کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔ (ترمذی و ابوداؤد)

۴۰۱۹/۴۲ وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَاْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت امیہ بن مخشی رضی کہتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اور بسم اللہ نہ کہی تھی۔ جب ایک لقمہ باقی رہ گیا اور اس کو منہ میں رکھنے لگا تو کہا "بسم اللہ اولہ وآخرہ" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے اور پھر فرمایا شیطان برابر اس کے ساتھ کھاتا رہا جب اس نے بسم اللہ کہی تو اس نے اپنے پیٹ کا سارا کھانا نکال ڈالا۔ (ابوداؤد)

کھانے کے بعد شکر و حمد

۴۰۲۰/۴۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔ (ترمذی، ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۴۰۲۱/۴۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سُنَّةَ عَنْ اَبِيْهِ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کھانا کھا کر شکر کرنے والا صابر روزہ دار کے مانند ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ اور دارمی نے اسے سنان بن سنہ سے روایت کیا ہے)۔

۴۰۲۲/۴۵ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوایوب رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز کھاتے یا پیتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔ (ابوداؤد)

کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا کھانے میں برکت کا ذریعہ ہے

۴۰۲۳/۴۶ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰىةِ اِنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ

حضرت سلمان رضی کہتے ہیں میں نے توراۃ میں پڑھا کہ کھانے کی برکت کا سبب کھانے کے بعد وضو کرنا ہے۔ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا کھانے کی برکت کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنا ہے (وضو سے مراد ہاتھ دھونا

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) ہے)۔ (ترمذی ابوداؤد)

۴۰۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانے سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا لایا گیا صحابہؓ نے عرض کیا۔ کیا ہم وضو کے لئے پانی لائیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوں تو وضو کروں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی اور ابن ماجہ نے اسے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کیا ہے)

اپنے آگے سے کھانے کا حکم

۴۰۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اُتِیَ بِقَصْعَۃٍ مِنْ ثَرِیْدٍ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ جَوَانِبِھَا وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ وَسَطِھَا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ فِیْ وَسَطِھَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلَا یَاْکُلُ مِنْ اَعْلَی الصَّحْفَۃِ وَلٰکِنْ یَاْکُلُ مِنْ اَسْفَلِھَا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاھَا۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا۔ آپ نے صحابہ رضؓ سے فرمایا کناروں سے کھاؤ، درمیان سے نہ کھاؤ اس لئے کہ برکت درمیان میں نازل ہوتی ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص کھانا کھائے وہ اپنے آگے کے کنارے سے کھائے درمیان یا دوسرے کنارہ سے نہ کھائے اس لئے کہ برکت اوپر کے حصے میں نازل ہوتی ہے۔

آنحضرتؐ نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا

۴۰۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رُاِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مُتَّکِئًا قَطُّ وَلَا یَطَاُ عَقِبَہٗ رَجُلَانِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی تکیہ لگا کر کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور حضورؐ کے پیچھے دو آدمی بھی نہ چلتے تھے۔ (ابوداؤد)

مسجد میں کھانے پینے کا مسئلہ

۴۰۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا مَعَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عبداللہ بن حارث رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور گوشت لایا گیا آپ اس وقت مسجد میں تشریف رکھتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے ساتھ کھانا کھایا پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے صرف یہ کیا کہ اپنے ہاتھوں کو مسجد کی کنکریوں سے پونچھ ڈالا۔ (ابن ماجہ)

آنحضرتؐ کو دست کا گوشت بہت پسند تھا

۴۰۲۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَھَسَ مِنْھَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پکا ہوا گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو دست کا گوشت دیا گیا جو آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اس کو نوچ نوچ کر کھالیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

چھری سے کاٹ کر گوشت کھانا غیر پسندیدہ طریقہ ہے

۴۰۲۹ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللہ علیہ وسلم لا تقطعوا اللحم بالسکین فانہ من صنیع الاعاجم وانہسوہ فانہ اھنأ وامرأ۔ (رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان وقالا لیس ھو بالقوی)

فرمایا ہے گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ طریقہ عجمی لوگوں کا ہے (بلکہ دانتوں سے) نوچ کر کھاؤ۔ اس لئے کہ دانتوں سے کھانا لذت بخش اور ہاضم ہے۔ (ابوداود۔ بیہقی) اور یہ دونوں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث قوی نہیں)۔

بیمار کے لئے پرہیز ضروری ہے

۴۰۳۰/۵۳ وعن ام المنذر قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی ولنا دوال معلقۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل وعلی معہ یاکل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مہ یا علی فانک ناقۃ قالت فجعلت لھم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی من ھذا فاصب فانہ اوفق لک۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)

حضرت ام منذر رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ کے ساتھ علی رضہ بھی تھے ہمارے گھر میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے ان خوشوں میں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور علی رضہ نے کھانا شروع کیا۔ آپ نے علی رضہ سے فرمایا۔ علی رضہ تم نہ کھاؤ اس لئے کہ تم کمزور ہو۔ ام منذر رضہ کہتی ہیں کہ میں نے ان کے لئے یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہیوں کے لئے چقندر اور جو تیار کئے تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علی! اس میں سے کھاؤ، اس لئے کہ تمہارے لئے بہت مفید ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

آنحضرتؐ کو کھرچن پسند تھی

۴۰۳۱/۵۴ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الثفل۔ (رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کھرچن یعنی تہ دیگی بہت پسند تھی۔ (ترمذی۔ بیہقی۔)

کھانے کے بعد پیالہ و طشتری کو صاف کرنا مغفرت و بخشش کا ذریعہ ہے

۴۰۳۲/۵۵ وعن نبیشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل فی قصعۃ فلحسہا استغفرت لہ القصعۃ۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب)

حضرت نبیشہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص پیالہ میں کھائے اور پھر اس کو چاٹے تو پیالہ اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی) ترمذی کہتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے)۔

کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر نہ سوؤ

۴۰۳۳/۵۶ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات وفی یدہ غمر لم یغسلہ فاصابہ شیء فلا یلومن الا نفسہ۔ (رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ)

حضرت ابی ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں (کھانے کی) چکنائی ہو کہ کھا کر اس کو دھویا نہ ہو اور اس حالت میں اس کو کوئی ضرر پہنچ جائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے (کہ اس ایذا کا سبب وہی ہوا ہے)۔ (ترمذی۔ ابوداود۔ ابن ماجہ)

ثرید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ کھانا تھا

۴۰۳۴/۵۷ وعن ابن عباس قال کان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثرید من

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کھانوں میں ثرید بہت پسند تھا۔ یعنی روٹی کا ثرید اور حیس

الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) کا ثرید[۱] (ابوداؤد)

زیتون کی فضیلت

۴۰۳۵ / ۵۸ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابی اُسید انصاری رض کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روغنِ زیت کو کھاؤ اور بدن پر ملو۔ اس لئے کہ وہ ایک بابرکت درخت کا تیل ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ۔ دارمی)

سرکہ کی فضیلت

۴۰۳۶ / ۵۹ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَا إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِي مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ام ہانی رض کہتی ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا کچھ نہیں، صرف خشک روٹی اور سرکا ہے۔ آپ نے فرمایا وہی لے آؤ وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

کھجور سالن کی جگہ

۴۰۳۷ / ۶۰ وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهِ إِدَامُ هٰذِهِ وَأَكَلَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت یوسف رض بن عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس کے اوپر ایک کھجور رکھی اور فرمایا یہ سالن ہے اس کا اور اس کو کھایا۔ (ابوداؤد)

غیر مسلم معالج سے رجوع کرنا جائز ہے

۴۰۳۸ / ۶۱ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِي وَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُوْدٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيْفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سعد رض کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا جس کی ٹھنڈ میرے دل تک پہنچی اور پھر فرمایا تم دردِ دل میں مبتلا ہو تم حارث بن کلدہ کے پاس چلے جاؤ جو قبیلۂ ثقیف میں سے ہے وہ طب جانتا ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ وہ مدینہ کی عجوہ کھجوروں میں سے سات کھجوریں لیں اور ان کو مع گٹھلیوں کے کوٹ لے پھر وہ ان کو تیرے مُنہ میں رکھ دے۔ (ابوداؤد)

غذا کو معتدل کر کے کھاؤ

۴۰۳۹ / ۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَزَادَ أَبُوْدَاوُدَ وَيَقُوْلُ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خربوزہ تازہ کھجوروں کے ساتھ کھاتے تھے (ترمذی)۔ ابوداؤد نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ، اور آپ یہ فرماتے کہ اس کی سردی اس کی گرمی سے

---

[۱] ثرید دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ روٹی کو شوربے میں بھگو دیا جائے اور اس کو روٹی کا ثرید کہتے ہیں اور دوسرے یہ کہ کھجور گھی آٹے اور پنیر کو ملا کر مالیدہ کی طرح کر لیتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

توڑی جاتی ہے۔ اور اس کی گرمی اس کی سردی سے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (اس حدیث میں خربوزہ سے مراد تربوز ہے)

کھانے پینے کی چیز میں کیڑے پڑ جانے کا مسئلہ

۴۰۴۰/۶۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ وَيُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پرانی کھجوریں لائی گئیں (جن میں کیڑے پڑ گئے تھے) آپ ان کو چیرتے اور کیڑوں کو اس سے نکال کر پھینکدیتے۔ (ابوداؤد)

چستہ پاک ہوتا ہے

۴۰۴۱/۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ فَسَمّٰى وَقَطَعَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک میں پنیر کا ایک ٹکڑا لایا گیا۔ آپ نے چھری نکالی بسم اللہ کہی اور اس کو کاٹ ڈالا۔ (ابوداؤد)

جن چیزوں کو شریعت نے حلال و حرام نہیں کیا ہے ان کا استعمال مباح ہے

۴۰۴۲/۶۵ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ۔

حضرت سلمان رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور پوستین یا گورخر کی بابت پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا حلال وہ ہے جس کو خدا تعالے نے کتاب میں حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حرام کیا ہے اور جس چیز سے (کتاب) میں سکوت فرمایا گیا اس سے معافی ہے۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی، یہ حدیث غریب ہے) اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔

آنحضرتؐ کی طرف سے عمدہ کھانے کی خواہش کا اظہار

۴۰۴۳/۶۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ فَقَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا قَالَ فِيْ عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس سفید گیہوں کی روٹی ہو اور اس کو گھی اور دودھ میں تر کیا گیا ہو جماعت میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور (اس قسم کی) روٹی تیار کر کے لایا آپ نے اس سے پوچھا جس گھی سے روٹی کو تر کیا گیا ہے وہ کس برتن میں تھا؟ اس نے عرض کیا، گوہ کے چمڑے کی کپی میں، آپ نے فرمایا، اس کو اٹھا لے جاؤ۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے)

کچا لہسن کھانے کی ممانعت

۴۰۴۴/۶۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے مگر جب کہ اس کو پکا لیا جائے تو اس کا کھانا درست ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

آنحضرت ﷺ کے پیاز کھانے کا مسئلہ

٤٠٢٥/٦٨ وَعَنْ اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَۃُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَکَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِیْہِ بَصَلٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابی زیاد رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ سے پیاز کی بابت پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں جو کھانا آخری مرتبہ کھایا تھا اس میں پیاز تھی۔ (ابوداؤد)

مکھن آنحضرت ﷺ کو پسند تھا

٤٠٢٦/٦٩ وَعَنِ ابْنَیْ بُسْرٍ السُّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَّتَمْرًا وَّکَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت بُسر رضؓ کے دو بیٹوں سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کے سامنے مسکہ اور کھجوریں پیش کیں۔ آپ مسکہ اور کھجور کو بہت پسند کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

ایک برتن میں کھانے کی چیز مختلف ہو تو سامنے سے کھانے کی قید نہیں

٤٠٢٧/٧٠ وَعَنْ عِکْرَاشِ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ اُتِیْنَا بِجَفْنَۃٍ کَثِیْرَۃِ الثَّرِیْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُّ بِیَدِیْ فِیْ نَوَاحِیْہَا وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ فَقَبَضَ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی یَدِیَ الْیُمْنٰی ثُمَّ قَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ مَّوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّہٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِیْنَا بِطَبَقٍ فِیْہِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَجَالَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ فَقَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّہٗ غَیْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُتِیْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ کَفَّیْہِ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرَاْسَہٗ وَقَالَ یَا عِکْرَاشُ ہٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عِکراش بن ذویب رضؓ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور گوشت تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ کو پیالہ کے اطراف میں تیزی کے ساتھ دوڑایا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے کھایا۔ آپؐ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا اور پھر فرمایا عکراش ایک جگہ سے کھا اس لئے کہ یہ ایک کھانا ہے پھر ہمارے سامنے ایک طباق لایا گیا جس میں قسم قسم کی کھجوریں تھیں۔ میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہر طرف پھرنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا عکراش! جہاں سے جی چاہے کھاؤ، اس طباق میں ایک قسم کی چیز نہیں ہے۔ پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور اپنے ہاتھوں کی تری اپنے منہ اور کہنیوں اور سر پر مل لی اور فرمایا عکراش رضؓ یہ وضو ہے اس کھانے کا جس کو آگ نے متغیر کر دیا ہو یعنی پکا دیا ہو۔ (ترمذی)

حریرے کا فائدہ

٤٠٢٨/٧١ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَہْلَہُ الْوَعْکُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَہُمْ فَحَسَوْا مِنْہُ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَیَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِیْنِ وَیَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِیْمِ کَمَا تَسْرُوْ اِحْدٰکُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْہِہَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے جب کسی کو بخار آجاتا تو آپ حریرا تیار کرنے کا حکم دیتے چنانچہ حریرا تیار کیا جاتا۔ پھر آپ حریرا کو پینے کا حکم دیتے اور وہ حریرا پیتے اور آپ یہ فرماتے کہ حریرا غمگین دل کو قوت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے رنج اور بیماری کو دور کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی (لے عورتو) میل کو پانی کے ساتھ چہرے سے دور کرتی ہے۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

عجوہ جنت کی کھجور ہے

۴۰۴۹/۴۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ وَالْكُمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عجوہ جنت سے ہے (یعنی جنت میں سے آئی ہے یا جنت میں ہوگی) اور اس میں شفا ہے زہر سے اور کھنبی میں شفا ہے اور کھنبی کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

چھری سے گوشت کاٹ کر کھانا جائز ہے

۴۰۵۰/۴۳ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِیَ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِیْ بِهَا مِنْهُ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَالَهٗ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهٗ وَفَاءً فَقَالَ لِیْ اَقُصُّهٗ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ اَوْ قُصُّهٗ عَلٰى سِوَاكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں مہمان ہوا (یعنی کسی شخص کے ہاں اس نے بکری ذبح کی) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے (بکری کا) پہلو بھونے کیلئے فرمایا چنانچہ پہلو بھونا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھری لی اور گوشت کو میرے لئے کاٹنے لگے اتنے میں بلالؓ آئے اور نماز کی اطلاع کی۔ آپ نے چھری کو ڈال دیا اور فرمایا بلال کو کیا ہوا اس کے ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یعنی ایسے وقت بلانے آیا) مغیرہؓ کہتے ہیں کہ اس کی (یعنی خود مغیرہ کی) مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا (ادھر آ) میں تیری لبوں کو مسواک پر (رکھ کر) کتر دوں یا یہ فرمایا کہ اپنی لبیں مسواک پر کتر ڈال (ترمذی)

بسم اللہ پڑھ کر کھانا نہ کھانا شیطانی اثر ہے

۴۰۵۱/۴۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهٗ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِی الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِیْ يَدِیْ مَعَ يَدِهَا زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ ثُمَّ

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم جب کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو ہم اس وقت تک کھانے پر ہاتھ نہ ڈالتے جب تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شروع نہ فرماتے چنانچہ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے پر حاضر ہوئے ایک لڑکی اس طرح کھانے پر آئی گویا اس کو کوئی دھکیل رہا ہے یعنی بھوک سے بے اختیار ہو کر کھانے پر گر پڑی۔ اس نے چاہا کہ کھانے پر ہاتھ ڈالے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دیہاتی آیا وہ بھی کھانے پر اس طرح گرا کہ گویا کوئی اس کو دھکیل رہا ہے (اس نے بھی کھانے کی طرف) ہاتھ بڑھایا۔ آپ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال سمجھتا ہے جس پر خدا کا نام نہ لیا جائے شیطان اس لڑکی کو لایا تاکہ اپنے لئے کھانے کو حلال کرلے (اس لئے کہ وہ بسم اللہ کے بغیر کھانا شروع کرنے والی تھی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر شیطان اس دیہاتی کو لایا تاکہ اس کے ذریعہ کھانے کو اپنے لئے حلال کرے (اس لئے کہ یہ بھی بغیر بسم اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ وَ اَکَلَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

بے کھانا شروع کرنے والا تھا) میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد بسم اللہ کہہ کر کھانا کھایا گیا۔ (مسلم)

زیادہ کھانا بے برکتی کی علامت ہے

۲۰۵۲ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَ غُلَامًا فَاَلْقٰی بَیْنَ یَدَیْہِ تَمْرًا فَاَکَلَ الْغُلَامُ فَاَکْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ کَثْرَۃَ الْاَکْلِ شُؤْمٌ وَاَمَرَ بِرَدِّہٖ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو خریدنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ نے اس غلام کے آگے کھجوریں ڈال دیں۔ غلام بہت سی کھجوریں کھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا زیادہ کھانا بے برکتی کا سبب ہے۔ پھر اس غلام کو واپس کر دینے کا حکم دیا۔ (بیہقی)

نمک بہترین سالن ہے

۲۰۵۳ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ اِدَامِکُمُ الْمِلْحُ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔ (ابن ماجہ)

جوتا اتار کر کھانا کھاؤ

۲۰۵۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ فَاِنَّہٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِکُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو جوتے اتار ڈالو اس لئے کہ جوتوں کے اتار ڈالنے سے قدموں کو بہت آرام ملتا ہے۔ (دارمی)

کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہیئے

۲۰۵۵ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّھَا کَانَتْ اِذَا اُتِیَتْ بِثَرِیْدٍ اَمَرَتْ بِہٖ فَغُطِّیَ حَتّٰی تَذْھَبَ فَوْرَۃُ دُخَانِہٖ وَتَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَکَۃِ (رَوَاھُمَا الدَّارِمِیُّ)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس جب ثرید لایا جاتا تو وہ اس کو ڈھانک کر رکھ دینے کا حکم دیتیں چنانچہ اس کو ڈھانک کر رکھ دیا جاتا یہاں تک کہ اس کی بھاپ نکل جاتی (یعنی اس کی گرمی کم ہو جاتی یا بالکل ٹھنڈا ہو جاتا) اور یہ فرماتیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کھانے میں سے گرمی کا نکل جانا بڑی برکت کا موجب ہے۔ (بیہقی)

کھانے کے برتن کو چاٹ لینا چاہیئے

۲۰۵۶ وَعَنْ نُبَیْشَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَۃٍ ثُمَّ لَحِسَھَا تَقُوْلُ لَہُ الْقَصْعَۃُ اَعْتَقَکَ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعْتَقْتَنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص پیالے میں کھائے اور پھر اس کو چاٹ لے تو پیالہ اس کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ خداوند تعالیٰ تجھ کو دوزخ سے بچائے جس طرح تو نے مجھ کو شیطان سے بچایا۔ (رزین)

بَابُ الضِّيَافَةِ ضیافت کا بیان

فصل اول

مہمان کی خاطر کرنا کمالِ ایمان کی علامت ہے

۴۰۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَفِي رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور ایک روایت میں ہمسایہ کے بجائے یہ الفاظ ہیں جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ سلوک و احسان کرے)۔ (بخاری و مسلم)

مہمان کو تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہئے

۴۰۵۸ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی شریح کعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور خاطر و مدارات کا زمانہ ایک دن اور ایک رات ہے (یعنی تکلفات اور احسان کا) اور مہمان کی ضیافت کی مدت تین دن اور تین رات ہے اور اس کے بعد کی مہمان نوازی صدقہ اور خیرات ہے اور مہمان کو چاہئے کہ وہ اپنے میزبان کے ہاں زیادہ عرصہ تک نہ ٹھہرے کہ وہ تنگ آ جائے۔ (بخاری و مسلم)

مہمانداری کرنا واجب نہیں ہے

۴۰۵۹ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم کو کسی کام پر یا جہاد پر بھیجتے ہیں اور ہم ایک قوم کے مہمان ہوتے ہیں لیکن وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے اس کی بابت آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے ہم سے فرمایا جب تم کسی قوم کے مہمان ہو اور وہ تمہارے لئے مہمانی کے مناسب سامان کر دیں تو اس کو قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم ان سے (زبردستی) مہمانی کا حق حاصل کر لو یعنی اتنا جتنا کہ مہمانوں کے لئے مناسب ہو۔ (بخاری و مسلم)

جس میزبان پر اعتماد ہو اس کے ہاں دوسرے آدمیوں کو ہمراہ لے جانا درست ہے

۴۰۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ قَالَ وَأَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ دن کو یا رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے ناگہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ آپ کو مل گئے۔ آپ نے فرمایا کس چیز نے گھر سے باہر نکالا۔ انہوں نے کہا بھوک نے۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو اسی ہی چیز نے گھر سے باہر نکالا

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَخْرَجَنِیَ الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَہٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِہٖ فَلَمَّا رَاَتْہُ الْمَرْاَۃُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَا اَحَدٌ الْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِّنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ هُمْ بِعِذْقٍ فِیْہِ بُسْرٌ وَّ تَمْرٌ وَّ رُطَبٌ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ هٰذِہٖ وَاَخَذَ الْمُدْیَۃَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاۃِ وَمِنْ ذٰلِکَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ هٰذَا النَّعِیْمُ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَابِ الْوَلِیْمَۃِ۔

ہے جس نے تم کو، چلو۔ چنانچہ دونوں آپ کے ساتھ ہولئے اور ایک انصاری کے گھر پہنچے۔ وہ اس وقت گھر میں موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے آپ کو دیکھ کر کہا، "مرحبا و اہلا" یعنی خوب آئے اور اپنے گھر میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ فلاں شخص کہاں ہے؟ (یعنی اس کا شوہر) اس نے کہا ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گیا ہے اتنے میں وہ انصاری بھی آگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر کہا خدا کا شکر ہے آج کے دن بزرگ مہمانوں کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ شخص اپنے مہمانوں کو باغ میں لے گیا اور کھجوروں کا ایک خوشہ لا کر پیش کیا، جس پر نیم پختہ، پختہ اور تازہ و خشک کھجوریں تھیں اور عرض کیا اس میں سے تناول فرمائیے۔ پھر چھری کو لیا اور بکری کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا دودھ کی بکری ذبح نہ کرنا چنانچہ اس نے مہمانوں کے لئے بکری ذبح کی مختصر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر و عمر نے بکری کا گوشت اور کھجوروں کا خوشہ کھایا اور پانی پیا جب سب کا پیٹ بھر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بھوک نے تم کو تمہارے گھر سے نکالا اور گھر کو واپس نہ ہوئے تھے کہ خداوند تعالیٰ نے یہ نعمتیں مرحمت فرمائیں۔ (مسلم)

ولیمہ کے باب میں ابومسعودؓ کی حدیث "کان رجل من الانصار الخ" بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

مہمان نوازی کی اہمیت

۴۰۶۱ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّیْفُ مَحْرُوْمًا کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُہٗ حَتّٰی یَاْخُذَ لَہٗ بِقِرَاہُ مِنْ مَّالِہٖ وَزَرْعِہٖ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ یَقْرُوْہُ کَانَ لَہٗ اَنْ یُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاہُ

حضرت مقدام بن معدی کربؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو مسلمان کسی قوم کا مہمان ہو اور اس حال میں صبح کی کہ اس کی مہمانی نہ کی گئی یعنی رات کو اس کی مہمانی نہ کی گئی تو پھر ہر مسلمان پر اس کی مدد فرض ہوگی یعنی ہر مسلمان کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اس سے اس کی مہمانی کا حق دلوائے یہاں تک کہ وہ اپنا حق اس کے مال اور اس کی زراعت سے حاصل کرے (دارمی۔ ابوداؤد)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کسی قوم کا مہمان ہوا اور پھر وہ اس کی مہمانداری نہ کرے تو وہ اپنی مہمانداری کے بقدر اس سے وصول کر سکتا ہے۔

برائی کا بدلہ برائی نہیں ہے

۴۰۶۲ وَعَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجُشَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ

حضرت ابی الاحوص جشمی رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ یَقْرِنِیْ وَلَمْ یُضِفْنِیْ ثُمَّ مَرَّبِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ اَقْرِیْہِ اَمْ اَجْزِیْہِ قَالَ بَلْ اَقْرِہٖ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں کسی شخص کے ہاں جا کر مہمان ہوں اور وہ میری مہمان داری نہ کرے اور میری ضیافت کا حق ادا نہ کرے پھر وہ شخص میرے ہاں آکر مہمان ہو تو کیا میں اس کی مہمان داری کروں یا اس سے بدلہ لوں۔ آپ نے فرمایا اس کی مہمانی کرو۔ (ترمذی)

کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لئے طلب اجازت کا جواب نہ ملے واپس چلے جاؤ

۴۰۶۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَوْ غَیْرِہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذَنَ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَلَمْ یُسْمِعِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَیْہِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ یُسْمِعْہُ فَرَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَہٗ سَعْدٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِیْمَۃً اِلَّا ھِیَ بِاُذُنِیْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَیْکَ وَلَمْ اُسْمِعْکَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَکْثِرَ مِنْ سَلَامِکَ وَمِنَ الْبَرَکَۃِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَیْتَ فَقَرَّبَ لَہٗ زَبِیْبًا فَاَکَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ یا کسی اور شخص سے یہ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر ان سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی چنانچہ آپ نے فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ آہستہ سے کہے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سُنیں یہاں تک کہ حضور ﷺ نے تین مرتبہ سلام کیا اور سعد نے تینوں مرتبہ جواب دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ سنایا (ذرا سوچو کا یہ عالم دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ پڑے سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جتنی بار آپ نے سلام کیا میرے دونوں کانوں نے سُنا اور میں نے ان کا جواب بھی دیا لیکن اپنے جواب کو آپ کے کانوں تک نہ پہنچنے دیا اس لئے کہ میں آپ کے سلام اور برکت کا زیادہ خواہشمند تھا۔ پھر آپ اور وہ دونو گھر کے اندر گئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں خشک انگوروں کا خوشہ پیش کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تناول فرمایا۔ پھر جب آپ کھا چکے تو فرمایا نیکوں نے تمہارا کھانا کھایا۔ فرشتوں نے تمہارے لئے استغفار کی، اور روزہ داروں نے تمہارے ہاں افطار کیا۔ (شرح السنۃ)

پرہیزگار لوگوں کی ضیافت کرنا زیادہ بہتر ہے

۴۰۶۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلَ الْاِیْمَانِ کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ اٰخِیَّتِہٖ یَجُوْلُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اٰخِیَّتِہٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَسْھُوْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْاِیْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَکُمُ الْاَتْقِیَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَکُمُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایماندار آدمی اور ایمان اس گھوڑے کی مانند ہیں جو رسی میں بندھا ہوا ہو کہ وہ اس رسی میں ہر طرف پھرتا ہے اور پھر اپنی جگہ پر آجاتا ہے۔ اسی طرح مومن سہو و غفلت کرتا ہے اور پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے پس تم اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور اپنی بخشش سارے مسلمانوں کو دو۔ (بیہقی)

کھانا کھاتے وقت زانو کے بل بیٹھنا تواضع وانکساری کی علامت ہے

۴۰۶۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَصْعَۃٌ یَحْمِلُھَا اَرْبَعَۃُ رِجَالٍ یُقَالُ لَھَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰی

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسا پیالہ تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے (یعنی بھرے ہوئے پیالہ کو، یا خالی پیالہ ہی اتنا بڑا اور بھاری تھا) اس کا

أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

نام غرّا تھا۔ جب چاشت کا وقت ہوتا اور لوگ چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو اس پیالے کو لایا جاتا اور اس میں ثرید تیار کیا جاتا اور اس کے گرد لوگ بیٹھ جاتے اور جب آدمیوں کی تعداد بڑھ جاتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم گھٹنوں پر بیٹھتے۔ ایک روز ایک دیہاتی نے کہا۔ آپ کی نشست کیسی ہے (یعنی اس طرح بیٹھنا آپ کے شایانِ شان نہیں ہے) آپ نے فرمایا خدا نے مجھ کو متواضع انسان بنایا ہے سرکش وضدی نہیں بنایا۔ پھر آپ نے فرمایا اپنی اپنی سمت سے کھاؤ درمیان میں اور اوپر کی جانب ہاتھ نہ ڈالو تمہارے لئے اس میں برکت دیجائے گی۔ (ابوداؤد)

جمع ہو کر کھانا کھانے سے برکت نازل ہوتی ہے

۴۰۶۶ وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت وحشی رضؓ بن حرب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ نے ایک روز عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم کھاتے ہیں اور ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ نے فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہوگے؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اپنے کھانے کو اکٹھے ہو کر کھایا کرو اور اس پر خدا کا نام لیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

روٹی کپڑا اور مکان انسان کی بنیادی ضرورت بھی ہے اور اس کا پیدائشی حق بھی

۴۰۶۷ عَنْ أَبِي عَسِيبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِي فَدَعَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ أَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهُ فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَأَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ حَتَّى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَمَسْئُولُونَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ نَعَمْ إِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَةٍ كَفَّ

حضرت ابی عسیب رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رات کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور میرے پاس سے گزرتے ہوئے مجھ کو طلب فرمایا۔ میں آپ کے ہمراہ ہو لیا۔ پھر ابوبکر رضؓ کو بلایا وہ آ گئے پھر عمر رضؓ کو بلایا۔ وہ بھی آ گئے۔ پھر ہم سب آپ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور ایک انصاری کے باغ میں پہنچے۔ آپ نے باغ کے مالک سے فرمایا ہم کو کھجوریں کھلاؤ۔ اس نے کھجوروں کا ایک خوشا لا کر رکھ دیا۔ آپ نے اور آپ کے ہمراہیوں نے کھجوریں کھالیں پھر ٹھنڈا پانی منگوایا اور پیا اور اس کے بعد فرمایا قیامت کے دن تم سے اس نعمت کی بابت پوچھا جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سُن کر حضرت عمر رضؓ نے کھجوروں کا خوشہ لیا اور اس کو زمین پر دے مارا کہ اس کی تمام کچی کھجوریں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بکھر گئیں اور عرض کیا۔ کیا قیامت کے دن ہم سے اس کی بابت (بھی) سوال کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں مگر تین چیزوں سے سوال نہ ہوگا۔ ایک تو وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر ڈھانکے

بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهٗ اَوْ كِسْرَةٍ يَسُدُّ بِهَا جُوْعَتَهٗ اَوْ جُحْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا)

دوسرے روٹی کا ٹکڑا جس سے انسان اپنی بھوک کو روکے تیسرے چھوٹا سا حجرہ جس میں ٹھہر کر گرمی و سردی کو دفع کرے۔ (احمد۔ بیہقی)

اجتماعی طور پر کھانا کھانے کی صورت میں سب کے ساتھ ہی کھانے سے ہاتھ کھینچو

۴۰۶۸ (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى يُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ فَيَقْبِضُ يَدَهٗ وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ دسترخوان بچھا دیا جائے تو کوئی شخص اس وقت تک اس پر سے نہ اٹھے جب تک دسترخوان بڑھا نہ دیا جائے اور نہ اس وقت تک کھانے سے ہاتھ روکے جب تک لوگ فارغ نہ ہو جائیں، اگرچہ اس کا پیٹ بھر گیا ہو۔ لیکن اگر کسی وجہ سے کھانے میں ساتھ نہ دے سکے تو معذرت کرکے علیحدہ ہو جائے اس لئے کہ کھانے سے ہاتھ اٹھا لینے کے سبب ہم نشین شرمندہ ہوتا ہے اور خود بھی کھانے سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے اور بہت ممکن ہے ابھی وہ بھوکا ہو۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

۴۰۶۹ (۱۳) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ اٰخِرَهُمْ اَكْلًا (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا)

جعفر بن محمدؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھاتے تو آخر تک کھاتے رہتے۔ (بیہقی نے شعب الاسلام میں مرسلاً روایت کیا)

بھوک ہونے کے باوجود کھانے سے تکلفاً انکار کرنا جھوٹ بولنے کے مترادف ہے

۴۰۷۰ (۱۴) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ قَالَ لَا تَجْمَعْنَ جُوْعًا وَكَذِبًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا۔ پھر ہمارے سامنے کھانے کو پیش کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا ہم کو خواہش نہیں ہے (اگرچہ وہ بھوکے تھے لیکن بتکلف یہ الفاظ کہہ دیئے) آپ نے فرمایا بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔ (ابن ماجہ)

مل کر کھانا کھانا برکت کا باعث ہے

۴۰۷۱ (۱۵) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب مل کر کھاؤ علیحدہ علیحدہ نہ کھاؤ اس لئے کہ جماعت میں برکت ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

مہمان کے استقبال و وداع کے لئے گھر کے دروازے تک جانا مسنون ہے

۴۰۷۲ (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سنت یہ ہے کہ آدمی اپنے مہمان کا استقبال دروازے سے باہر نکل کر کرے یا رخصت کے وقت گھر کے دروازے تک پہنچائے۔ (ابن ماجہ و بیہقی) اور بیہقی نے اس کو شعب الایمان میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کیا اور کہا اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

کھانا کھلانے کی فضیلت

۴۰۷۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بھلائی، روزی اور برکت اس گھر کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے جس میں کھانا کھایا جاتا ہے جس طرح اونٹ کا گوشت کاٹنے میں چھری تیزی سے کوہان کی طرف جاتی ہے۔ (یعنی جس گھر میں مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے اس کی خیر جلد پھیل جاتی ہے جس طرح لوگ اونٹ کے کوہان کے گوشت کو لذیذ ہونے کے سبب سے پہلے کاٹتے ہیں) (ابن ماجہ)

بَابُ فِيْ اَكْلِ الْمُضْطَرِّ — مضطر و مجبور کے کھانے کا بیان

فصل اول

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

اس باب میں پہلی فصل نہیں ہے۔

فصل دوم

حالت اضطرار کا مسئلہ

۴۰۷۴ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فَسَّرَهٗ لِيْ عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَّقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَاَبِي الْجُوْعُ فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت فجیع عامری رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مُردار کی بابت آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے پوچھا تم کس قدر کھانا کھاتے ہو؟ ہم نے عرض کیا ایک پیالہ دودھ کا شام کو اور ایک پیالہ دودھ کا صبح کو۔ آپ نے فرمایا اس قدر کھانا اپنے باپ کی قسم[1] بھوک کا موجب ہے۔ پھر آپ نے ان کے لئے مُردار کو حلال کر دیا۔ (ابو داؤد)

۴۰۷۵ وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَكُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِيْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتٰى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا فَشَاْنُكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَّلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَاْكُلُوْنَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابی واقد لیثی رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کبھی ہم ایسی زمین میں پہنچ جاتے ہیں کہ ہم کو بھوک تکلیف دیتی ہے (یعنی وہاں کھانے کی کوئی چیز میسّر نہیں آتی) ہمارے لئے مردار کب حلال ہوجاتا ہے (یعنی اگر ہم کو کھانا نہ ملے تو ہم کس وقت مردار چیز کو اپنے لئے حلال سمجھیں؟ آپ نے فرمایا جب تم صبح تک کھانا نہ پاؤ یا شام تک نہ پاؤ اور اس زمین میں تم کو ترکاری کی قسم سے میں سے بھی کچھ میسّر نہ آئے تو مُردار تمہارے لئے جائز ہے۔ (دارمی)

بَابُ الْاَشْرِبَةِ — پینے کی چیزوں کا بیان

فصل اول

پانی کو تین سانس میں پینے کی فضیلت

۴۰۷۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانی پینے

[1] قسم ہے اپنے باپ کی، حضورؐ نے "غیر اللہ" کی قسم کھانے کی ممانعت سے پہلے کھائی تھی۔

وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ۔

کے درمیان تین مرتبہ سانس لیتے۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے کہ (اس طرح پانی پینا) خوب سیراب کرتا ہے صحت بخش ہے اور جلد ہضم ہوتا ہے۔

مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت

۴۰۷۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے دہانہ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۴۰۷۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ مشک کو اُلٹا کر اس سے پانی پیا جائے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ مشک کا اُلٹانا یہ ہے کہ اس کا دہانہ نیچے کر دیا جائے اور پھر اس سے پانی پیئے۔

کھڑے ہو کر پانی مت پیو

۴۰۷۹ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

۴۰۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص کھڑا ہو کر پانی نہ پیے اور جو شخص بھول کر پی لے اس کو چاہیے کہ قے کر ڈالے۔ (مسلم)

آنحضرتؐ نے کھڑے ہو کر زمزم کا پانی پیا

۴۰۸۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ میں زمزم کے پانی کا ایک ڈول نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ آپ نے اس کو کھڑے ہو کر پیا۔ (بخاری ومسلم)

وضو کا پانی اور آب زمزم کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے

۴۰۸۲ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر کوفہ کی ایک کشادہ جگہ میں لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھے، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر ان کے لئے پانی لایا گیا جس میں سے اوّل انھوں نے پیا پھر منہ دھویا اور ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر وضو کا جو پانی بچ رہا تھا اس کو کھڑے ہو کر پیا اور پھر فرمایا لوگ کھڑے ہو کر پانی پینا بُرا سمجھتے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے، جیسا کہ میں نے ابھی کیا۔ (بخاری)

جانوروں کی طرح منہ ڈال کر پانی پینا مکروہ ہے

۴۰۸۳ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَہٗ صَاحِبٌ لَّہٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَھُوَ یُحَوِّلُ الْمَاءَ فِیْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ عِنْدَکَ مَاءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّۃٍ وَّاِلَّا کَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِیْ مَاءٌ بَاتَ فِیْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَی الْعَرِیْشِ فَسَکَبَ فِیْ قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَیْہِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِیْ جَاءَ مَعَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں تشریف لے گئے آپکے ساتھ ایک صحابی بھی تھے، آپ نے انصاری کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ وہ اس وقت باغ میں پانی دے رہا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اگر تیرے پاس مشک میں باسی پانی ہو تو ہم کو دے ورنہ ہم کسی نہر یا تالاب سے منہ لگا کر پی لیں گے۔ انصاری نے عرض کیا میرے پاس باسی پانی مشک میں ہے یہ کہہ کر وہ جھونپڑی میں چلا گیا اور ایک پیالہ میں گھر کی بکری کا دودھ دوہا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیا اور پھر اس شخص نے پیا جو ان کے ہمراہ تھا۔ (بخاری)

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے

۴۰۸۴ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِیْ یَاْکُلُ وَیَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ۔

حضرت ام سلمہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص چاندی کے برتن میں پینے کی کوئی چیز پیتا ہے تو اس کا یہ پینا اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ کو بھڑکاتا ہے گا (بخاری ومسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص چاندی سونے کے برتنوں میں کھائے اور پیئے (اس کا یہ حال ہوتا ہے، جیسا کہ ذکر کیا گیا)

۴۰۸۵ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَا تَاْکُلُوْا فِیْ صِحَافِھَا فَاِنَّھَا لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَھِیَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت حذیفہ رضہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے حریر و دیبا (ریشمی کپڑوں کو) نہ پہنو چاندی سونے کے برتنوں میں نہ پیو اور سونے چاندی کی رکابیوں اور پیالوں میں نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔ (بخاری ومسلم)

دائیں طرف سے دینا شروع کرو

۴۰۸۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاۃٌ دَاجِنٌ وَشِیْبَ لَبَنُھَا بِمَاءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِیْ فِیْ دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰی یَسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَّعَنْ یَمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَکْرٍ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ الَّذِیْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَالَ الْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلَا

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے گھر کی پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا گیا پھر اس میں کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو انس کے گھر میں تھا اور پھر اس دودھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دودھ میں سے کچھ پیا اس وقت آپکے دائیں جانب ابوبکر رضہ تھے اور بائیں جانب ایک دیہاتی عمر رضہ نے عرض کیا حضور ابوبکر رضہ کو مرحمت فرمایئے۔ آپ نے پیالہ دیہاتی کو دیدیا (اور فرمایا) دایاں مقدم ہے اور پھر دایاں (یعنی اس کے قریب والا) اور ایک روایت میں ہے کہ داہنی طرف کے مستحق ہیں داہنی طرف کے

فَيَتِمُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مستحق ہیں۔ خبردار (پہلے) داہنی طرف کے آدمیوں کو دیا کرو (بخاری و مسلم)

۴۰۸۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَحَدِيْثُ أَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُ فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (دودھ یا پانی کا) ایک پیالہ لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی جانب اس وقت ایک لڑکا تھا سب سے چھوٹا اور بڑی عمر کے آدمی بائیں جانب تھے۔ آپ نے اس لڑکے (یعنی ابن عباس رض) سے پوچھا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ پیالہ بڑے آدمیوں کو دیدوں؟ لڑکے نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے جھوٹے کے پینے کا میں اپنے سے زیادہ کسی کو مستحق نہیں سمجھتا۔ آپ نے وہ پیالہ لڑکے کو دیدیا۔ (بخاری و مسلم) اور عنقریب ابوقتادہ رض کی حدیث معجزات کے باب میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

چلتے پھرتے کھانا اور کھڑے ہو کر پینا اصل کے اعتبار سے جائز ہے

۴۰۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھاتے پیتے تھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی۔) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۴۰۸۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمرو بن شعیب رض اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے پیتے دیکھا ہے۔ (ترمذی)

پیتے وقت برتن میں سانس نہ لو

۴۰۹۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے برتن میں پانی پیتے وقت سانس لینے اور پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ایک سانس میں پانی مت پیو

۴۰۹۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم ایک دم (یعنی ایک سانس میں) اونٹ کی طرح پانی نہ پیو بلکہ دو تین مرتبہ دم لے کر پیو اور بسم اللہ کہو جب تم پانی پینا شروع کرو الحمد للہ کہو جب دوبارہ برتن منہ سے لگاؤ۔ (ترمذی)

تنکا وغیرہ نکالنے کے لئے بھی پانی میں پھونک نہ مارو

۴۰۹۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی پیتے وقت اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا (بعض وقت) میں پانی میں تنکے پڑے دیکھتا ہوں (کیا

قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

ایسی حالت میں بھی پھونک نہ ماروں؟) آپؐ نے فرمایا تھوڑا سا پانی پھینک دے۔ پھر اس نے پوچھا۔ میں ایک دَم یعنی ایک سانس میں پینے سے سیراب نہیں ہوتا۔ آپؐ نے فرمایا پیالہ کو مُنہ سے علیحدہ کر اور پھر سانس لے۔ (ترمذی۔ دارمی)

پینے کا برتن اگر کسی جگہ سے ٹوٹا ہوا ہو تو وہاں منہ نہ لگاؤ

۴۰۹۳/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ يُّنْفَخَ فِی الشَّرَابِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیالہ کے سُوراخ سے پانی پینے کو منع فرمایا اور پانی میں پھونک مارنے سے بھی منع کیا ہے۔ (ابوداؤد)

کبھی کبھار مشک وغیرہ کے منہ سے پانی پینے میں کوئی مضائقہ نہیں

۴۰۹۴/۱۹ وَعَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ)

حضرت کبشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور مشک کے دہانے سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں نے مشک کے دہانے اُس ٹکڑے کو کاٹ لیا جہاں آپ کا مُنہ لگا تھا (یعنی برکت حاصل کرنے کے لئے) (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے)۔

آنحضرتؐ کو میٹھا اور ٹھنڈا مشروب بہت پسند تھا

۴۰۹۵/۲۰ وَعَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِیَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا)

زُہری رحؒ عروہؓ سے اور وہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پینے کی چیزوں میں میٹھے اور ٹھنڈے پانی کو بہت پسند فرماتے تھے۔ (ترمذی کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث زہری رحؒ سے مُرسلاً مروی ہے)

کھانے پینے میں دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے

۴۰۹۶/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَاِذَا سُقِیَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ شَیْءٌ يُّجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس کھانے میں برکت دے اور اس سے بہتر کھانا ہم کو کھلا) اور جب دودھ پئے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس دودھ میں برکت دے اور اس سے زیادہ دے (اور اس سے بہتر نہ کہے) اس لئے کہ جو چیز کھانے اور پینے دونوں میں کفایت کرے اس سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ (ترمذی۔ ابوداؤد)

آنحضرتؐ کے لئے میٹھے پانی کا خاص اہتمام

۴۰۹۷/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا قِيْلَ هِیَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے میٹھا پانی سُقیا سے لایا جاتا تھا (سُقیا مدینہ سے دو دن کے فاصلہ پر ایک چشمہ ہے)۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

سونے یا چاندی کے برتن میں نہ پیو

۴۰۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سونے چاندی کے برتن یا اس برتن میں جس میں سونا چاندی شامل ہو، کوئی چیز پئے تو اس کا یہ پینا اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ کو بھڑکائے گا۔ (دار قطنی)

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْاَنْبِذَةِ نبیذ اور نقیع کا بیان

فصل اوّل

حضرت انس کا پیالہ!

۴۰۹۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اس پیالہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری چیزیں پلائیں، یعنی شہد، نبیذ پانی اور دودھ۔ (مسلم)

آنحضرت کے لئے نبیذ بنانے کا ذکر

۴۱۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بنایا کرتے تھے۔ ہمارے پاس ایک مشک تھی جس کو اوپر سے باندھ کر بند کر دیا جاتا تھا اور اس کے نیچے اس کا دہانہ تھا، ہم اسی مشک میں صبح کے وقت پانی اور کھجور بھر دیتے اور آپ رات کے وقت اس کو پیتے اور رات کو ہم کھجور اور پانی بھر دیتے تو آپ اس کو دن میں استعمال فرماتے۔ (مسلم)

۴۱۰۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے شروع رات میں نبیذ ڈالتے تو آپ اس کو رات کی صبح تک سے لے کر شام تک پیتے، پھر ساری رات پیتے۔ پھر دوسرے دن صبح سے شام تک پیتے پھر ساری رات پیتے اور تیسرے دن عصر کے وقت تک پیتے۔ اگر کچھ باقی رہ جاتی تو خادم کو پلا دیتے یا پھکوا دیتے۔ (مسلم)

۴۱۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور اگر مشک نہ ہوتی تو پھر پتھر کے برتن میں بنا لیتے تھے۔ (مسلم)

نبیذ کن برتنوں میں نہ بنائی جائے؟

۴۱۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے میں، لاکھ کے برتن میں، رال لگے ہوئے برتن میں اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ چمڑے کے برتن میں نبیذ بنائی جائے۔ (مسلم)

اس حکم کی منسوخی جس میں بعض برتنوں میں نبیذ بنانا ممنوع قرار دیا تھا

۴۱۰۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بُریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو چند قسم کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا تم شاید یہ سمجھے کہ ان برتنوں میں نبیذ بنانا حرام ہے، تمہارا یہ خیال غلط ہے کوئی برتن کسی حرام چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ کسی حلال کو حرام کرتا ہے (حقیقت یہ ہے کہ) ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ منع کیا تھا میں نے تم کو چند ظروف میں پینے سے مگر چمڑے کے برتن میں پینے کی اجازت دی تھی۔ (اب وہ منسوخ ہے) تم ہر برتن میں پیو مگر کسی نشہ والی چیز کو نہ پیو۔ (مسلم)

فصل دوم

ہر نشہ آور مشروب حرام خواہ اس کو شراب کہا جائے یا کچھ اور

۴۱۰۵ عَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی مالک اشعریؓ کہتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ میری امت میں سے بعض لوگ شراب کو پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کوئی اور نام رکھ دیں گے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

سبز ٹھلیا میں بنی ہوئی نبیذ پینے کی ممانعت

۴۱۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِي الْاَبْيَضِ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے سبز ٹھلیا کی نبیذ پینے سے منع فرمایا۔ میں نے عرض کیا۔ کیا ہم سفید ٹھلیا کی نبیذ پی لیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں (یہ حکم حدیث ۴۱۰۴ سے منسوخ ہے) (بخاری)

بَابُ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ وَغَيْرِهَا برتن وغیرہ کو ڈھانکنے کا بیان

فصل اول

رات آنے پر کن چیزوں کا خیال رکھا جائے؟

۴۱۰۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ۔

فرمایا ہے جب رات شروع ہو یا شام ہو جائے تو تم اپنے بچوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو اس لئے کہ شیطان اس وقت چاروں طرف پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو بسم اللہ کہہ کر گھر کے دروازوں کو بند کر دو اور بچوں کو گھر میں کھیلنے کے لئے چھوڑ دو اس لئے کہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا (جب کہ ان کو بسم اللہ کہہ کر بند کیا جائے) اور باندھ دو مشکوں کے دونوں دہانوں کو بسم اللہ کہہ کر۔ اور بسم اللہ کہہ کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دو اگرچہ عرض ہی میں کوئی ایسی چیز رکھ دو جو کسی قدر برتنوں کو ڈھانک لے اور چراغ کو بڑھا دو۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ برتنوں کو ڈھانک دو مشکوں کے منہ باندھ دو۔ دروازوں کو بند کر دو اور شام کے وقت اپنے بچوں کو اپنے پاس بٹھالو۔ اس لئے کہ اس وقت جن پھیل جاتے ہیں اور اُچکتے ہیں اور سوتے وقت چراغ کو بڑھا دو اس لئے کہ چوہا بعض اوقات فتیلہ کو کھینچ لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا برتنوں کو ڈھانکو مشکوں کا منہ باندھ دو، دروازوں کو بند کر دو اور بڑھا دو چراغوں کو اس لئے کہ شیطان (بندھی ہوئی) مشک کو نہیں کھولتا۔ اور نہ برتنوں کو کھولتا ہے اگر کسی کے پاس برتنوں کو ڈھانکنے کی کوئی چیز نہ ہو تو عرض میں خدا کا نام لے کر ایک لکڑی ہی رکھ دے (اور چراغ کو اس لئے بڑھا دے کہ) چوہا گھر والوں پر گھر کو بھڑکا دیتا ہے (یعنی بتّی لے جا کر آگ لگا دیتا ہے) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا جب آفتاب غروب ہو جائے تو اپنے مواشی اور بچوں کو باہر نہ نکلنے دو جب تک رات کا کچھ حصّہ نہ گزر جائے کہ شیطان سورج غروب ہوتے ہی پھیلا دیے جاتے ہیں (اور وہ اس وقت تک رہتے ہیں) جب تک کہ رات کا کچھ حصّہ نہ گزر جائے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے برتنوں کو ڈھانکو اور مشکوں کو باندھ دو اس لئے کہ سال بھر میں ایک ایسی رات ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے یہ وبا برتن پر گزرتی ہے اور اس کو کھلا پاتی ہے تو اس میں اس کا کچھ حصہ داخل ہو جاتا ہے۔

جس برتن میں کھانے پینے کی کوئی چیز ہو اس کو ڈھانک کر لاؤ

۲۱۲ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری شخص جس کا نام ابوحمید

مِنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھا مقام نقیع سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دُودھ کا ایک برتن لایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم اس کو ڈھانک کر کس وجہ سے نہیں لائے اور کچھ نہیں تو اس پر ایک لکڑی ہی رکھ لی ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

سوتے وقت آگ بجھا دو

۴۱۰۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم سونے لگو تو گھروں میں آگ نہ چھوڑو (یعنی گھر میں کسی جگہ آگ ہو تو اس کو بجھا دو۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۱۰ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں رات کے وقت ایک گھر جل گیا اور گھر والوں پر آ پڑا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

کتے اور گدھے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ چاہو

۴۱۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيْقَ الْحَمِيْرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَاَتِ الرِّجْلُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهٖ فِيْ لَيْلَتِهٖ مَا يَشَاءُ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِيْفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَكْفِئُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْقِرَبَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے جب تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے چلانے کی آواز سُنو تو خداوند بزرگ و برتر کے ذریعہ شیطان سے پناہ مانگو، اس لئے کہ وہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے (یعنی شیاطین کو) اور جب لوگوں کی آمد و رفت (رات گزارنے پر آبادی میں) رُک جائے تو تم بھی کم نکلو اس لئے کہ اس وقت خداوند تم اپنی جس مخلوق کو چاہتا ہے (آبادی) میں پھیلا دیتا ہے اور گھر کے دروازوں کو خدا کا نام لے کر بند کر دو۔ اس لئے کہ شیطان ان دروازوں کو کھولنے کی قدرت نہیں رکھتا جن کو خدا کا نام لے کر بند کیا جائے اور برتنوں کو ڈھک دو اور مشکوں کے مُنہ باندھ دو۔ (شرح السنہ)

چوہے کی شرارت سے بچنے کیلئے سوتے وقت چراغ بجھا دو

۴۱۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَارَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيْلَةَ فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهٖ عَلٰى هٰذَا فَيُحْرِقُكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ چوہا ایک جلتی ہوئی بتی کو کھینچ لایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس چٹائی پر ڈال دیا جس پر آپ تشریف فرما تھے اور ایک درم کے بقدر چٹائی کو جلا دیا۔ آپ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دو اس لئے کہ شیطان اس جیسے موذی کو (یعنی چوہے کو) اسی طرح کا مشورہ دیتا یا راہ دکھاتا ہے اور تم کو جلا دیتا ہے۔ (ابو داؤد)

كِتَابُ اللِّبَاسِ لباس کا بیان

فصل اوّل

حبرہ آنحضرتؐ کا پسندیدہ کپڑا تھا

۴۱۱۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ پہننے کے کپڑوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حیرہ بہت پسند تھی (حیرہ سرخ یا سبز دھاریوں کی یمنی چادر تھی۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ کی نقشی چادر

۴۱۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ رِدَاءٌ مُنْتَلِمٌ۔

(۲) اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کے وقت سیاہ بالوں کی نقشی چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لے گئے۔ (مسلم)

آنحضرتؐ نے تنگ آستینوں کا جبہ پہنا ہے

۴۱۱۴ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ (بخاری ومسلم)

وہ کپڑے جن میں سرکار دو عالمؐ نے سفر آخرت اختیار فرمایا

۴۱۱۵ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی بردہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ہمارے دکھانے کے لئے ایک پیوند لگی ہوئی چادر ایک چادر کا تہبند نکالا اور فرمایا انھیں دو کپڑوں میں آپ کی روح مبارک قبض کی گئی۔ (یعنی آپنے وفات پائی)۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ کا بچھونا!

۴۱۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ کا بستر جس پر آپ استراحت فرماتے تھے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ (بخاری ومسلم)

آپ کا تکیہ

۴۱۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تکیہ جس پر آپ تکیہ کرتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے، چمڑہ کا تھا اور اس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ (مسلم)

جب آنحضرتؐ ہجرت کا حکم سنانے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لائے

۴۱۱۸ وَعَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ دوپہر کی گرمی میں ہم اپنے گھر کے

فِیْ حَرِّ الظَّهِیْرَۃِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِیْ بَکْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے میرے والد حضرت ابوبکر رضی سے کہا دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر سے سر کو ڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ (بخاری)

گھر میں تین سے زائد بچھونے نہ رکھو۔

۴۱۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِاِمْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطٰنِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ایک بچھونا مرد کے لئے ایک بچھونا عورت کے لئے اور ایک بچھونا مہمان کے لئے اور چوتھائی بچھونا شیطان کے لئے (یعنی ضرورت سے زیادہ بستر شیطان کے لئے ہوتا ہے اور فضول خرچی میں داخل ہے) (مسلم)

ازراہ تکبر ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ لٹکانا حرام ہے

۴۱۲۰/۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا. (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تکبر اور ریا سے اپنی ازار (تہبند۔ پائجامہ) کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا۔ خداوند تعالےٰ قیامت کے دن اس کی طرف رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا۔ (بخاری ومسلم)

تکبر کے طور پر کپڑے کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا ممنوع ہے

۴۱۲۱/۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو لٹکائے گا قیامت کے دن خداوند تعالےٰ اس پر رحمت کی نظر نہ ڈالے گا۔ (بخاری ومسلم)

۴۱۲۲/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص (پہلی امتوں میں سے) اپنی ازار کو تکبر کے سبب گھسیٹتا چلا جاتا تھا۔ اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اب وہ قیامت تک زمین کے اندر دھنستا چلا جائے گا۔ (بخاری)

لباس میں ضرورت سے زیادہ کپڑا صرف کرنا ممنوع ہے

۴۱۲۳/۱۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچا ہو وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا (یعنی جسم کا وہ حصہ جس پر ازار کا وہ حصہ پڑا ہو) (بخاری)

کپڑے پہننے کے بعض ممنوع طریقے

۴۱۲۴/۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَۃٍ وَاَنْ یَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ یَحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ کَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائے ایک جوتی پہن کر نہ چلے، کپڑے کو اس طرح لپیٹ کر نہ بیٹھے کہ دونوں ہاتھ اندر آجائیں اور اس طرح کپڑا لپیٹ کر نہ بیٹھے کہ ستر کھل جائے۔ (مسلم)

ریشمی کپڑا پہننے والے مرد کے بارے میں وعید

۴۱۲۵/۱۳ وَعَنْ عُمَرَ وَ اَنَسٍ وَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ۔ ابن زبیر رضؓ اور ابی امامہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے دنیا میں ریشم پہن لیا اس کو آخرت میں پہننے کو نہ ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۲۶/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا میں ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کے لئے آخرت میں حصہ نہیں ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور ریشمی کپڑے پہننا مردوں کے لئے جائز نہیں

۴۱۲۷/۱۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَ الذَّهَبِ وَ اَنْ نَاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَ الدِّيْبَاجِ وَ اَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو چاندی سونے کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور حریر و دیبا[1] کو پہننے اور اس کے فرش پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۲۸/۱۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ کے طور پر تہبند اور دھاری دار ریشمی چادر بھیجی گئی آپ نے ان کو میرے پاس بھیج دیا میں نے اس کو پہن لیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار ہیں پھر حضورؐ نے فرمایا میں نے ان کو تمہارے پاس پہننے کے لئے بھیجا تھا بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ تم ان کو پھاڑ کر اور دوپٹے بنا کر عورتوں میں تقسیم کردو (بخاری و مسلم)

۴۱۲۹/۱۷ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَ السَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حریر (ریشم) کے پہننے سے منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا اس قدر، یعنی آپ نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی دونوں کو ملا کر دکھایا (جس کا مطلب یہ ہے کہ دو انگشت کے بقدر ریشم کا استعمال مرد کو جائز ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عمر رضؓ نے مقام جابیہ میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو پہننے سے منع فرمایا ہے مگر دو، تین یا چار انگل (ریشم مرد کے لئے جائز ہے)۔

آنحضرتؐ کا طیلسانی جبہ!

۴۱۳۰/۱۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے ایک طیلسانی کسروانی جبہ نکالا جس میں سنجاف کے طور پر ایک ریشمی ٹکڑا گریبان میں

[1] حریر = ریشمی کپڑا۔ اور دیبا = باریک، نقشین اور ریشمی کپڑا۔ ۱۲

مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

لگا ہوا تھا اور جب کہ دونوں چاکوں پر بھی ریشمی کپڑا لگا ہوا تھا اور پھر کہا رسول اللہ ص کا یہ جبّہ عائشہ رض کے پاس تھا۔ جب انھوں نے وفات پائی تو یہ مجھ کو مل گیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کو (کبھی کبھی) پہنتے تھے اور اب ہم اس کو دھوکر اس کا پانی بیماروں کو دیتے اور اس کے ذریعہ ان کے لئے شفا طلب کرتے ہیں۔ (مسلم)

کسی عذر کی بنا پر ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے

۴۱۳۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّهُمَا شَكَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر رض اور عبدالرحمٰن بن عوف رض کو ریشم پہننے کی اجازت دے دی تھی، اس لئے کہ (جوئیں پڑ جانے کے سبب) ان کے بدن میں کھجلی تھی (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دونوں حضرات نے جوؤں کی شکایت کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ریشم کا کرتا پہننے کی اجازت دیدی۔

کُسم کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنو

۴۱۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کُسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا یہ کافروں کا لباس ہے ان کو نہ پہنو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے عرض کیا ان کو دھوڈالوں؟ آپ نے فرمایا بلکہ ان کو جلا ڈال۔ (مسلم)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِيْ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عنقریب حضرت عائشہ رض کی حدیث خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔۔الخ مناقب اہل بیت کے باب میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

کرتے کی فضیلت

۴۱۳۳ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت اُمّ سلمہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں قمیص بہت پسند تھی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

آنحضرت کے کرتے اور اس کی آستینوں کی لمبائی

۴۱۳۴ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت اسماء رض بنت یزید کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتے کی آستین پہنچے تک تھیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

کپڑے کو دائیں طرف سے پہننا شروع کیا جائے

۴۱۳۵/۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب قمیص کو پہنتے تو داہنی طرف سے شروع کرتے۔ (ترمذی)

پائجامہ کا نصف ساق تک ہونا اولیٰ ہے

۴۱۳۶/۲۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا۔ مومن کے تہبند (یا پائجامہ) کی بہتر صورت تو یہ ہے کہ وہ آدھی پنڈلیوں تک ہو اور آدھی پنڈلیوں سے نیچے تک پہننے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس سے (یعنی ٹخنوں سے) نیچا دوزخ میں ہے۔ آپ نے تین بار یہ الفاظ فرمائے اور قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس شخص کی طرف نہ دیکھے گا جو تکبر سے اپنے تہبند (یا پائجامہ) کو لٹکائے گا۔ (ابوداود۔ ابن ماجہ)

اسبال ہر کپڑے میں ممنوع ہے

۴۱۳۷/۲۵ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

سالم رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ درازی (یعنی زیادہ لمبائی) ازار قمیص اور عمامہ (سب میں گناہ ہے) جو شخص ان میں سے کسی چیز کو تکبر سے دراز رکھے گا۔ خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہ دیکھے گا۔ (ابوداود۔ نسائی)

آنحضرتؐ کے صحابہؓ کی ٹوپیاں

۴۱۳۸/۲۶ وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ كَانَ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ)

حضرت ابی کبشہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ کی ٹوپیاں سر سے ملی ہوئی تھیں۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث منکر ہے)

عورتیں اپنے لباس میں مردوں سے زائد کپڑا رکھ سکتی ہے

۴۱۳۹/۲۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُرْخِي شِبْرًا فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِينَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

حضرت اُمّ سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ازار کا ذکر فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا عورت کے لئے کیا حکم ہے (یعنی ازار کی بابت) فرمایا آدھی پنڈلی سے ایک بالشت تک بڑھالے۔ میں نے عرض کیا اگر اس سے ستر کھلنے کا احتمال ہو؟ فرمایا ایک بالشت اور اس سے زیادہ نہیں (مالک، ابوداود۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی) اور نسائی نے جو روایت حضرت ابن عمر رضؓ سے کی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت اُمّ سلمہ رضؓ نے عرض کیا اس صورت میں (یعنی آدھی پنڈلیوں سے ایک بالشت بڑھالینے میں) تو عورتوں کے قدم کھلے رہیں گے۔ آپؐ نے فرمایا تو ایک بالشت اور بڑھالیں اس سے زیادہ نہیں۔

آنحضرتؐ کے کرتے میں گریبان کس جگہ تھا

۴۱۴۰/۲۸ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ مِّنْ مُّزَیْنَۃَ فَبَایَعُوْہُ وَاِنَّہٗ لَمُطْلَقُ الْاِزَارِ فَاَدْخَلْتُ یَدِیْ فِیْ جَیْبِ قَمِیْصِہٖ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

معاویہ بن قرہ رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مزینہ قوم کی ایک جماعت کے ساتھ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان لوگوں نے حضورؐ سے بیعت کی (یعنی بیعتِ اسلام) اس وقت آپ قمیص کی گھنڈیاں کھولے ہوئے تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے گریبان میں ہاتھ ڈالا اور مہرِ نبوت پر ہاتھ پھیرا۔ (ابوداؤد)

سفید کپڑے کی فضیلت

۴۱۴۱/۲۹ وَعَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوا الثِّیَابَ الْبِیْضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ بہت پاک اور پسندیدہ ہیں اور سفید کپڑوں ہی میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

پگڑی کے شملہ کا مسئلہ

۴۱۴۲/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو شملہ دونوں مونڈھوں کے درمیان ڈالتے۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۱۴۳/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَھَا بَیْنَ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عمامہ بندھوایا تو اس کا شملہ میرے سامنے اور میرے پیچھے دونوں طرف لٹکایا (یعنی دونوں طرف دونوں سروں کا شملہ چھوڑا۔ (ابوداؤد)

ٹوپی پر عمامہ باندھنا مسلمان کی امتیازی علامت ہے

۴۱۴۴/۳۲ وَعَنْ رُکَانَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِالْقَائِمِ۔

حضرت رکانہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان یہ فرق ہے کہ وہ عمامہ بغیر ٹوپی کے باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی کے اوپر باندھتے ہیں (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی سند صحیح نہیں ہے)

سونا اور ریشم عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے

۴۱۴۵/۳۳ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّھَبُ وَالْحَرِیْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِھَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں عورتوں کے لئے سونا اور ریشم حلال کیا گیا اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی) (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

نیا کپڑا پہنتے وقت کی دُعاء

۴۱۴۶/۳۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)۔

جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے (مثلاً فرماتے یہ قمیص ہے یا یہ چادر ہے یا یہ عمامہ ہے۔ اور پھر فرماتے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ (یعنی اے اللہ تو ہی تعریف ہے کہ تو نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس غرض سے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا۔

۴۱۴۷/۳۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) وَزَادَ اَبُوْدَاؤدَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔

حضرت معاذ بن انسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھانا کھا کر یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے مجھ کو یہ کھانا کھلایا ہے اور یہ کھانا مجھ تک بغیر حیلہ اور قوت کے پہنچایا ہے) تو اس کے تمام پہلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں (ترمذی) اور ابوداؤد میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ تو اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

پرانے کپڑے کو ضائع مت کرو

۴۱۴۸/۳۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَکْفِکِ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ الرَّاکِبِ وَاِیَّاکِ وَمُجَالَسَۃَ الْاَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانٍ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر تو دنیا اور آخرت میں مجھ سے ہوتگی چاہتی ہے تو تو دنیا سے صرف اتنا لے جتنا کہ ایک سوار کو کافی ہوتا ہے دولت مندوں کی صحبت سے دور رہ۔ اور اس وقت تک کپڑے کو پرانا سمجھ کر نہ پھینک جب تک وہ پیوند کے قابل رہے۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صالح بن حسان سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسمٰعیل نے کہا صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔

۴۱۴۹/۳۷ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم نہیں سنتے (یعنی سنو کہ) کپڑے کا پرانا ہونا اور زینت دنیا کا ترک کرنا ایمان کی علامت ہے ایمان کے اخلاق میں سے ہے کپڑوں کا پرانا ہونا ایمان کے اخلاق میں سے ہے۔ (ابوداؤد)

اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے اعلیٰ قیمتی لباس پہننا اخروی ذلت کا باعث ہے

۴۱۵۰/۳۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

جو شخص دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنے (یعنی جس کپڑے سے اس کا تکبر اور اس کی عظمت کا اظہار ہوتا ہو) خداوند تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(ترمذی۔ احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

تشبہ بقوم کا ذکر

۲۱۵۱/۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ گویا اسی قوم سے ہے۔

(احمد۔ ابوداؤد)

ترک زیب و زینت آخرت میں بڑائی ملنے کا ذریعہ ہے

۲۱۵۲/۴۰ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ۔

حضرت سوید بن وہبؓ کسی صحابی کے بیٹے سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص زینت کے لباس کو ترک کردے اِس حال میں کہ وہ اس کے پہننے کی استطاعت و قوت رکھتا ہو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص زیب و زینت کے لباس کو کسر نفسی یا تواضع کے طور پر چھوڑ دے خداوند تعالیٰ اس کو عظمت و بزرگی کا لباس پہنائے گا اور جو شخص خدا کے لئے نکاح کرے اللہ تعالیٰ اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھے گا۔ (ابوداؤد)

اور ترمذی نے معاذ ابن انس سے یہ حدیث روایت کی۔

حق تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا اظہار ایک مطلوب عمل ہے

۲۱۵۳/۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ کو یہ بات بہت مرغوب ہے کہ اس کی نعمتوں کا اثر اس کے بندوں کو دکھا دیا جائے (یعنی جب خدا کسی کو اپنی نعمت عطا فرمائے تو اس کے اثر کو نمایاں کرے اور اس کی نعمت کے مناسب اپنا حال بنائے۔)

جسم و لباس کی درستگی اور صفائی و ستھرائی پسندیدہ چیز ہے

۲۱۵۴/۴۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَاْسَهٗ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو دیکھنے یا ہم سے ملنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سر کے بال پراگندہ اور بکھرے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا کیا یہ شخص اس چیز کو نہیں پاتا (یعنی کیا اس کو وہ چیز میسر نہیں ہے جس سے وہ اپنے بالوں کو درست کرسکے۔ پھر ایک شخص کو دیکھا جس کے کپڑے میلے تھے آپؐ نے فرمایا کیا اس شخص کو وہ چیز نہیں ملتی جس سے وہ اپنے کپڑوں کو دھو ڈالے (احمد۔ نسائی)

اگر اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کی ہے تو اس کو اپنی پوشاک سے ظاہر کرو

۲۱۵۵/۴۳ وَعَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِیْ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَیِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْیُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَكَرَامَتِهٖ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ)

ابی الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے بدن پر اس وقت خراب و خستہ کپڑے تھے آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا، کس قسم کا مال ہے؟ عرض کیا خداوند تعالےٰ نے مجھ کو ہر قسم کا مال عنایت فرمایا ہے اونٹ بھی ہیں گائیں بھی بکریاں بھی گھوڑے بھی اور غلام بھی فرمایا جب خدا تعالیٰ نے تجھ کو مال دیا ہے تو تو خدا کی نعمت کے اثر کو دکھا اور اس نے تجھ کو جو عزت دی ہے اس کو نمایاں کر۔ (نسائی۔ شرح السنۃ)

مردوں کے لئے سرخ کپڑا پہننا حرام ہے

۲۱۵۶/۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ ایک شخص دو سرخ کپڑے پہنے گزرا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

خوشبو کا مسئلہ

۲۱۵۷/۴۵ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِیْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِیْرِ وَقَالَ اَلَا وَطِیْبُ الرِّجَالِ رِیْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِیْحَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عمران بن حصین رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ارغوانی رنگ کے زین پر سوار نہیں ہوتا۔ کسم سے رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنتا۔ ریشمی سنجاف کا کرتا استعمال نہیں کرتا۔ پھر فرمایا، خبردار! مرد جو خوشبو لگائیں اس میں صرف بو ہو رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو رنگ دار ہو خوشبو نہ ہو۔ (ابوداؤد)

دس باتوں کی ممانعت

۲۱۵۸/۴۶ وَعَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَاَنْ یَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِیَابِهٖ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰی وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابی ریحانہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے منع فرمایا ہے دانتوں کو تیز کرنے سے جسم کو گودنے سے۔ بال اکھاڑنے سے۔ مرد کو مرد کے ساتھ سونے سے اگر درمیان میں کپڑا حائل نہ ہو۔ عورت کو عورت کے ساتھ سونے سے اگر درمیان میں کپڑا حائل نہ ہو۔ اور اس سے منع فرمایا ہے کہ مرد اپنے کپڑے کے نیچے ریشم کا استر لگائے جیسا کہ عجمی لوگ لگاتے ہیں۔ یا مونڈھوں پر عجمیوں کی طرح ریشمی کپڑا لگائے۔ لوٹنے سے۔ چیتے کے چمڑے کی زین پر سوار ہونے سے۔ مہر کی انگوٹھی پہننے سے، مگر صاحب حکومت کے لئے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی کپڑا حرام ہے

۲۱۵۹/۴۷ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو منع فرمایا ہے سونے کی انگوٹھی سے [illegible]

وَالْمَيَاثِرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَقَالَ نَهَى عَنِ الْمَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ)

لیکن اس میں ریشمین دھاریاں ہوتی ہیں اور میاثر سُرخ زین پوش کو کہتے ہیں (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ ہے کہ حضورؐ نے منع فرمایا ہے ارغوانی زین پوش سے)

خز اور چیتے کی کھال کے زین پوش پر سوار ہونے کی ممانعت

۴۱۶۰/۴۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت معاویہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (خز اونی وریشمی کپڑا) اور چیتے کے چمڑے کی زین پر سوار نہ ہو۔ (ابوداود۔ نسائی)

سرخ زین پوش کی ممانعت

۴۱۶۱/۴۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سُرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔ (شرح السنۃ)

آنحضرتؐ کے بالوں کی سفیدی

۴۱۶۲/۵۰ وَعَنْ أَبِي رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَهُوَ ذُوْ وَفْرَةٍ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ)۔

حضرت ابی رمثہ تیمی رضؓ کہتے ہیں۔ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے اور حضورؐ کے تھوڑے سے بالوں پر بڑھاپا غالب آگیا تھا اور آپ کا بڑھاپا سُرخ تھا (یعنی آپکے بال سفید نہ تھے سُرخ تھے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آپکے بال کان یا پٹیوں تک تھے اور ان میں مہندی کا اثر تھا۔)

قطری چادر کا ذکر

۴۱۶۳/۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہؐ کا مزاج ناساز تھا۔ ایک روز باہر تشریف لائے حضرت اُسامہؓ پر سہارا دیئے ہوئے اور اس وقت آپ سُرخ دھاری کی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور آپنے صحابہ رضؓ کو نماز پڑھائی۔ (شرح السنۃ)

ایک یہودی کی شقاوت کا ذکر

۴۱۶۴/۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيْدُ إِنَّمَا تُرِيْدُ أَنْ تَذْهَبَ بِمَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّيْ مِنْ أَتْقَاهُمْ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مقام قطر کے دو موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب آپ زیادہ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو وہ کپڑے بھاری ہو جاتے کہ (انھیں ایام میں) کسی یہودی کے ہاں ملک شام سے کپڑا آیا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ کسی کو بھیج کر وعدہ فراغت پر (یعنی مال آنے پر یا زر نقد بہم پہنچنے کے وعدہ پر) دو کپڑے منگا لیتے (تو بہتر ہوتا) چنانچہ آپنے ایک شخص کو بھیجا۔ یہودی نے اس سے کہا تمہارا ارادہ مجھ کو معلوم ہے تم چاہتے ہو کہ میرا مال (اُدھار) لیجاؤ۔ (بظاہر ان الفاظ کا مخاطب وہ شخص تھا لیکن حقیقت میں اس

وَاَدَّاهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

کی مُراد حضورؐ تھے) اس شخص نے واپس آکر یہودی کے الفاظ بیان کئے تو آپؐ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے اور اپنے جھوٹ کو جانتا ہے اور اس سے واقف ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ خدا تعالےٰ سے ڈرنے والا ہوں اور امانتوں کو خوبی کے ساتھ ادا کرنیوالا ہوں (ترمذی۔ نسائی)

مرد کو کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا ممنوع ہے

۲۱۶۵/۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَاهٰذَا فَعَرَفْتُ مَاكَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَاَحْرَقْتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاصَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ اَحْرَقْتُهٗ قَالَ اَفَلَا كَسَوْتَهٗ بَعْضَ اَهْلِكَ فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ لِلنِّسَاءِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس حال میں دیکھا کہ میں کسم سے رنگا ہوا گلابی کپڑا پہنے تھا۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں سمجھ گیا کہ آپ اس کو بُری نظر سے دیکھ رہے ہیں میں فوراً واپس چلا آیا اور اس کپڑے کو جلادیا (دوبارہ حاضر ہوا تو) آپؐ نے پوچھا تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا؟ میں نے کہا جلادیا فرمایا تم نے اپنے گھر والوں (عورتوں) میں سے کسی کو کیوں نہ پہنادیا اس لئے کہ عورتوں کے لئے اِس قسم کے کپڑے میں کوئی حرج نہیں ہے (ابو داؤد)

سرخ دھاری دار چادر کا ذکر

۲۱۶۶/۵۴ وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلٰى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَعَلِيٌّ اَمَامَهٗ يُعَبِّرُ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ہلال بن عامر رضؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے منٰے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا آپ اس وقت خچر پر سوار تھے سُرخ دھاریوں کی چادر آپؐ کے جسم پر تھی آپ کے آگے کھڑے ہوئے حضرت علی رضؓ آپؐ کے الفاظ دُہرا رہے تھے (اس لئے کہ ہجوم زیادہ تھا) (ابو داؤد)

سیاہ چادر کا ذکر

۲۱۶۷/۵۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے سیاہ چادر تیار کی گئی۔ آپؐ نے اس کو استعمال کیا جب پسینہ آیا اور اس کی بُو پھیلی تو اس کو اُتار دیا۔ (ابو داؤد)

آنحضرتؐ کے گوٹ مار کر بیٹھنے کا ذکر

۲۱۶۸/۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ دونوں گھٹنوں کو کھڑا کئے بیٹھے تھے اور گھٹنوں کو چادر سے باندھ رکھا تھا جس کے پھندنے آپؐ کے پاؤں پر پڑے تھے۔ (ابو داؤد)

عورتیں باریک کپڑا کس طرح پہنیں

۲۱۶۹/۵۷ وَعَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قِبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرْ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت دحیہ بن خلیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قباطی (مصری کپڑا جو سفید اور باریک ہوتا ہے) کے تھان لائے گئے اس میں سے ایک قبطی (ایک تھان) مجھ کو بھی دیا اور فرمایا اس کے دو ٹکڑے کرلے ایک ٹکڑے کا کرتا بنالے اور دوسرا اپنی بیوی کو دیدے وہ اس کا دوپٹہ بنالے گی۔ جب میں واپس چلا تو آپؐ نے فرمایا اور اپنی بیوی کو یہ ہدایت کرکہ وہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگالے تاکہ سر کے بال اور جسم نظر نہ آئے۔ (ابو داؤد)

دوپٹہ کا سر پر ایک ہی پیچ ڈالنا کافی ہے

۴۱۷۰/۵۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَهِیَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَیَّةً لَا لَیَّتَیْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اس وقت وہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں۔ آپؐ نے فرمایا سر پر ایک ہی پیچ دوپٹہ کا کافی ہے دو کی ضرورت نہیں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

ازار کا نصف ساق تک ہونا پسندیدہ ہے

۴۱۷۱/۵۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اِزَارِیْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰی اَیْنَ قَالَ اِلٰی اَنْصَافِ السَّاقَیْنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جارہا تھا اور میرا تہبند لٹکا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا عبداللہ اپنے تہبند کو اونچا کر۔ میں نے تھوڑا سا اونچا کیا۔ آپؐ نے فرمایا اور اونچا کر میں نے اور اونچا کر لیا۔ اس کے بعد میں آپؐ کے ارشاد کے بموجب ہمیشہ تہبند کو اونچا باندھتا رہا۔ بعض لوگوں نے پوچھا کتنا اونچا؟ کہا آدھی پنڈلیوں تک۔ (مسلم)

ٹخنوں سے نیچے ازار کے لٹکنے کی حرمت کی اصل تکبر و غرور ہے

۴۱۷۲/۶۰ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ یَفْعَلُهٗ خُیَلَاءَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو لٹکائے گا قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ اٹھائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا تہبند اکثر نیچے اتر آتا ہے مگر جب کہ میں اس کا خیال رکھوں۔ آپؐ نے فرمایا تو تکبر سے ایسا نہیں کرتا (یعنی تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو تکبر سے ایسا کرتے ہیں) (بخاری)

اگر تہبند آگے سے لٹکا ہوا ہو اور پیچھے سے اٹھا ہوا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں

۴۱۷۳/۶۱ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَاتَزِرُ فَیَضَعُ حَاشِیَةَ اِزَارِهٖ مِنْ مُقَدَّمِهٖ عَلٰی ظَهْرِ قَدَمِهٖ وَیَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهٖ قُلْتُ لِمَ تَاتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاتَزِرُهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عکرمہ کہتے ہیں میں نے ابن عباسؓ کو اس طرح تہبند باندھے دیکھا کہ اس کے آگے کا حصہ قدموں پر پڑا تھا اور پچھلا حصہ اونچا تھا۔ میں نے کہا تم اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح تہبند باندھے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

عمامہ باندھنے کا حکم

۴۱۷۴/۶۲ وَعَنْ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِیْمَاءُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَاَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عبادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم عمامہ باندھا کرو اس لئے کہ پگڑیاں فرشتوں کی علامت ہے اور عمامہ کے شملہ کو اپنی پشت کی طرف چھوڑ دو (بیہقی)

بدن کا باریک کپڑے کے نیچے جھلنا بدن کے برہنہ ہونے کے برابر ہے

۴۱۷۵/۶۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ تَصْلُحَ اَنْ یُّرٰی مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْهِهٖ وَکَفَّیْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ اسماء بنت ابی بکر رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُس وقت ان کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں ہے کہ اس کا کوئی عضو دیکھا جائے مگر یہ، اور اشارہ کیا اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کی طرف۔ (ابو داؤد)

نیا کپڑا پہنو تو خدا کی حمد و ثنا کرو

۴۱۷۶/۶۴ وَعَنْ اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا اِشْتَرٰی ثَوْبًا بِثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابی مطر رضؓ کہتے ہیں کہ علی رضؓ نے تین درہم میں ایک کپڑا خریدا جب اُس کو پہنا تو کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ (یعنی ہر قسم کی حمد خدا ہی کے لئے ہے جس نے مجھ کو زینت کے کپڑے عطا فرمائے کہ میں لوگوں کے درمیان ان سے زینت کا اظہار کرتا ہوں اور اُن سے اپنا ستر چھپاتا ہوں) پھر کہا میں نے اسی طرح رسول اللہ صلعم کو فرماتے سُنا ہے۔ (احمد)

۴۱۷۷/۶۵ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ کَانَ فِیْ کَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سِتْرِ اللّٰهِ حَیًّا وَّمَیِّتًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔

حضرت ابی امامہ رضؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضؓ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ (یعنی تمام تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ کو وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور جس سے میں اپنی زندگی کو زینت دیتا ہوں) پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ اور پھر اس کپڑے کو جو جسم سے اُتارا ہے (یعنی پُرانا کپڑا) صدقہ کر دے تو وہ خدا تعالےٰ کی پناہ میں اور خدا کے پردہ میں رہے گا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔)

اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

عورتوں کے لئے باریک کپڑے پہننے کی ممانعت

۴۱۷۸/۶۶ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَیْهَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَکَسَتْهَا خِمَارًا کَثِیْفًا۔ (رَوَاهُ مَالِکٌ)

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ رضؓ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد الرحمٰن کی بیٹی حفصہ حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ اُس وقت باریک اوڑھنی (دوپٹہ) اوڑھے ہوئے تھیں حضرت عائشہ رضؓ نے وہ باریک دوپٹہ پھاڑ ڈالا اور موٹی اوڑھنی اُڑھا دی۔ (مالک)

آنحضرت صلعم کے زمانہ میں حضرت عائشہ رضؓ کا فقر و زہد

۴۱۷۹/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرِيٍّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِيْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتْ اِمْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد الواحد رضؓ بن ایمن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت وہ مصری کرتا پہنے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ حضرت عائشہ رضؓ نے ان سے کہا تو میری لونڈی کی طرف دیکھ کہ وہ کس قدر غرور کرتی ہے اور اس کپڑے کو گھر بار کے اندر بھی پہننے پر راضی نہیں ہوتی (باہر پہن کر جانا تو کجا) اس کے بعد حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا اسی قسم کا ایک کرتہ تھا۔ مدینہ میں جس لڑکی کی شادی ہوتی وہ اس کو دلہن کے لئے عاریتاً مانگ کر لیجاتا (برائے حصولِ برکت)۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ریشمی قباء

۴۱۸۰/۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ اُهْدِيَ لَهٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقِيْلَ قَدْ اَوْشَكَ مَا انْتَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَهَانِيْ عَنْهُ جِبْرَئِيْلُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَا لِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهٗ تَلْبَسُهٗ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهٗ تَبِيْعُهٗ فَبَاعَهٗ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ایک ریشمی قبا پہنی جو آپ کے پاس تحفہ کے طور پر بھیجی گئی تھی۔ پھر آپ نے اس کو فوراً اتار ڈالا اور حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا۔ عرض کیا گیا (یعنی صحابہ نے عرض کیا) یا رسول اللہؐ اس قبا کو اس قدر جلد آپ نے کیوں اتار ڈالا آپ نے فرمایا مجھ کو جبرئیلؑ نے اس کو پہننے سے منع فرمایا پھر حضرت عمر رضؓ روتے ہوئے تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے ایک چیز کو برا سمجھا اور پھر وہ مجھ کو عطا فرما دیا۔ میرا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا میں نے تم کو یہ قبا پہننے کے لئے نہیں دی بلکہ فروخت کرنے کے لئے دی ہے حضرت عمر رضؓ نے اس کو دو ہزار درہم کے بدلے فروخت کر دیا۔ (مسلم)

جس کپڑے کے تانے میں ریشم ہو وہ مردوں کے لئے حلال ہے

۴۱۸۱/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَاَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خالص ریشم کے کپڑے سے ممانعت فرمائی ہے لیکن ریشم کا کنارہ یا گوٹ جو بقدر چار انگشت ہو یا دوسرا کپڑا کہ جس کا تانا سوتی ہو، اس میں کچھ حرج نہیں۔ (ابو داؤد)

اللہ کی دی ہوئی نعمت کو ظاہر کرنا پسندیدہ ہے

۴۱۸۲/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابی رجاء رضؓ کہتے ہیں عمران بن حصین رضؓ میرے پاس آئے وہ اس وقت ریشمی و اُونی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالےٰ اپنی نعمت سے سرفراز فرمائے تو خداوند تعالےٰ اس کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کو ظاہر کیا جائے۔ (احمد)

مباحات میں سے جو چاہو کھاؤ، پہنو لیکن اسراف اور تکبر سے دامن بچاؤ

۲۱۸۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِيلَةٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کھا جو تیرا جی چاہے اور پہن جو تیرا جی چاہے، جب تک کہ تو دو چیزوں میں مبتلا نہ ہو یعنی اسراف (فضول خرچی) اور تکبر میں۔ (بخاری)

۲۱۸۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کھاؤ اور پیو اور خیرات کرو اور پہنو جب تک کہ اس میں اسراف اور تکبر نہ ہو۔ (احمد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

سفید کپڑے کی فضیلت

۲۱۸۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ بہترین کپڑا جس کو پہن کر تم اپنی قبروں اور مسجدوں میں خدا تعالےٰ سے ملو، سفید کپڑا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْخَاتَمِ انگوٹھی اور مُہر کا بیان

فصل اوّل

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام اور چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے

۲۱۸۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ نُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی (مُہر) بنوائی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس انگوٹھی کو داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہنا اور پھر اس کو اتار ڈالا پھر ایک انگوٹھی چاندی کی بنوائی جس پر "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کھودے گئے اور یہ فرمایا کہ کوئی شخص میری مُہر کی مانند الفاظ نہ کھودے، جب آپ اس انگوٹھی کو پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۸۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوعِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے مصری کپڑے کے پہننے، کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کے پہننے اور سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

سونے کی انگوٹھی پہننے والے مرد کے بارے میں وعید

۲۱۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی آپ نے اس

رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انگوٹھی کو اس کے ہاتھ سے اُتار لیا اور پھینک دیا اور پھر فرمایا تم میں سے کوئی شخص دوزخ کی آگ کے انگارے کا ارادہ کرتا اور اس کو ہاتھ کی انگلی میں پہن لیتا ہے۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس شخص سے کہا گیا تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اس سے فائدہ اٹھا۔ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں کبھی نہیں اٹھاؤں گا جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا ہے۔

مہر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۱۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةٍ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّاللّٰهِ سَطْرٌ

حضرت انس کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ قیصر اور نجاشی کو دعوتِ اسلام کے خطوط بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ "یہ لوگ اس تحریر کو قبول نہیں کرتے (یعنی مستند نہیں سمجھتے) جس پر مہر نہ ہو۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ چاندی کا تھا اور اس میں یہ الفاظ کندہ کئے گئے محمد رسول اللہ (مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مہر کے اندر تین سطریں تھیں۔ ایک سطر میں محمد لکھا تھا اور دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ یعنی اس طرح

اللہ
رسول
محمد

آنحضرتؐ کی انگوٹھی کا نگینہ

۲۱۹۰ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی (مہر) چاندی کی تھی اور نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ (بخاری)

۲۱۹۱ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جس میں حبشی نگینہ تھا اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۹۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَّدِهِ الْيُسْرٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انگوٹھی اس انگلی میں پہنتے تھے یعنی بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں۔ (مسلم)

انگوٹھی کس انگلی میں پہنی جائے

۲۱۹۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ فَاَوْمٰى اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے یعنی درمیانی انگلی اور انگشت شہادت میں۔ (مسلم)

فصل دوم

آنحضرتؐ انگوٹھی دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہنتے تھے

۲۱۹۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَلِیٍّ)

وسلم اپنے داہنے ہاتھ میں مُہر پہنا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد اور نسائی نے اسے حضرت علی رضؓ سے روایت کیا ہے)

۲۱۹۵/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَسَارِہٖ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں مُہر پہنا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

ریشمی کپڑا اور سونا مردوں کے لئے حرام ہے

۲۱۹۶/۱۱ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَاَخَذَ ذَھَبًا فَجَعَلَہٗ فِیْ شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا لیا اور اپنے داہنے ہاتھ پر رکھا پھر سونا لیا اور اس کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۱۹۷/۱۲ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ رُکُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّھَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت معاویہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال کی زین پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے اور مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے جب کہ انگوٹھی میں سونے کی مقدار کم ہو اور دوسری دھات زیادہ ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

پیتل اور لوہے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۲۱۹۸/۱۳ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَہٍ مَالِیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ مَالِیْ اَرٰی عَلَیْکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ فَطَرَحَہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ اَتَّخِذُہٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّہٗ مِثْقَالًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) وَقَالَ مُحْیِ السُّنَّۃِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ فِی الصَّدَاقِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ۔

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جو پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا فرمایا کیا بات ہے میں تجھ میں بتوں کی بُو پاتا ہوں۔ اس شخص نے اس انگوٹھی کو پھینک دیا۔ دوبارہ جب وہ شخص آیا تو لوہے کی انگوٹھی پہنے تھا۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے میں تجھ کو دوزخیوں کا زیور پہنے دیکھتا ہوں۔ اس نے انگوٹھی کو پھینک دیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس چیز کی انگوٹھی بناؤں آپ نے فرمایا چاندی کی اور ایک مثقال سے کم وزن رکھو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) امام محی السنہ رحؒ کہتے ہیں کہ سہل بن سعد رضؓ کی صحیح حدیث میں جو عورت کے متعلق ہے یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اپنی بیوی کے مہر کے لئے کوئی چیز تلاش کر اگرچہ وہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔

وہ دس (۱۰) چیزیں جن کو آنحضرتؐ بُرا سمجھتے تھے

۲۱۹۹/۱۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ عَشْرَ خِلَالٍ اَلصُّفْرَۃَ یَعْنِی الْخَلُوْقَ وَتَغْیِیْرَ الشَّیْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّھَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّیْنَۃِ لِغَیْرِ مَحَلِّھَا وَالضَّرْبَ بِالْکِعَابِ وَالرُّقٰی اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دس چیزوں کو بُرا سمجھتے تھے: زردی یعنی خلوق کا استعمال جو زعفران وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ بڑھاپے کو تبدیل کرنا یا تو سفید بال اکھاڑ کر یا سیاہ خضاب لگا کر۔ تہبند یا پائجامہ کو لٹکا کر چلنا یعنی تہبند اور پائجامہ کو ٹخنے سے نیچا رکھنا۔ سونے کی انگوٹھی۔ عورت

وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کا بے موقع زینت کو ظاہر کرنا (یعنی مثلاً شوہر کی عدم موجودگی میں یا غیر مردوں کے سامنے۔ نرد کھیلنا۔ منتر بجز معوذات کے (یعنی منتر پڑھنا یا کسی کو بتانا سوائے سورۃ قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق کے کران کے ساتھ تعوذ جائز ہے) کوڑیوں اور منکوں کا باندھنا یعنی نظر بد وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اور بعض نے کوڑیوں اور منکوں سے جاہلیت کے منتر مراد لئے ہیں۔ بیوی کے مقام مخصوص سے منی کا باہر گرانا یعنی عزل کرنا۔ بچہ کو خراب کرنا (یعنی بچہ کو دودھ پلانے کے دنوں میں بیوی سے صحبت کرنا کہ اس سے حمل قرار پائے اور بچہ کے دودھ کو نقصان پہنچے) آخری چیز کو آپ نے حرام قرار نہیں دیا ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

عورت کو بجنے والا زیور پہننا ممنوع ہے

۴۲۰۰ / ۱۵ وَعَنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی ان کی لڑکی کو حضرت عمر بن خطابؓ کی خدمت میں لے گئی۔ لڑکی کے پاؤں میں گھونگرو تھے حضرت عمرؓ نے ان گھونگروں کو کاٹ ڈالا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر بجنے والی چیز کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

۴۲۰۱ / ۱۶ وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عبد الرحمٰن بن حیانؓ انصاری کی لونڈی بنانہ روایت کرتی ہیں کہ وہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر تھی کہ ان کے پاس ایک چھوٹی لڑکی لائی گئی جو گھونگرو پہنے تھی اور بج رہے تھے حضرت عائشہؓ نے اس عورت سے جو لڑکی کو لائی تھی فرمایا اس لڑکی کو میرے گھر میں اس وقت تک نہ لانا جب تک کہ ان گھونگروں کو کاٹ کر نہ پھینک دے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ جس گھر میں باجہ بجنے والی چیز ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ (ابوداؤد)

کسی مجبوری کے تحت سونے کے استعمال کی اجازت

۴۲۰۲ / ۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ اَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ قُطِعَ اَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

حضرت عبد الرحمٰن بن طرفہؓ کہتے ہیں کہ ان کے دادا عرفجہ بن اسعدؓ کی ناک مقام کلاب کی لڑائی میں کاٹ ڈالی گئی۔ انھوں نے چاندی کی ناک بنائی۔ اس میں بدبو پیدا ہوگئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ان کو) حکم دیا کہ تم سونے کی ناک بنالو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

سونے کے زیورات پہننے والی عورتوں کے بارے میں وعید

۴۲۰۳ / ۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُحَلِّقَ حَبِيْبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُطَوِّقَ حَبِيْبَهُ طَوْقًا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے محبوب (عزیز) کو آگ کا حلقہ پہنانا پسند کرے اس کو چاہئے کہ وہ سونے کا حلقہ پہنائے اور جو شخص اپنے محبوب (عزیز) کو آگ کا طوق پہنانا پسند کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کو سونے کا طوق پہنائے اور

مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جو شخص اپنے حبیب و عزیز کو آگ کے کنگن پہنانا پسند کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کو سونے کے کنگن پہنائے لیکن تم کو چاندی کا استعمال جائز ہے اس میں جس طرح چاہو کھیلو (زیورات کا استعمال ضرورت سے زیادہ لہو و لعب میں داخل ہے۔ (ابو داؤد)

۴۲۰۴/۱۹ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سونے کا ہار پہنے قیامت کے دن اس کی گردن میں اس کی مانند آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالیاں پہنے قیامت کے دن اس کے کان میں اسی کے مانند آگ کی بالیاں پہنائی جائیں گی۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

۴۲۰۵/۲۰ وَعَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی کی بہن بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورتو! کیا تمہارے لئے چاندی کافی نہیں ہے کہ تم اس کے زیور بناؤ۔ خبردار! تم میں سے عورت سونے کا زیور بنائے گی اور پھر اس کو بے موقع دکھائے گی اس کو اس زیور کے سبب عذاب دیا جائے گا۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

فصل سوم

اگر جنت میں ریشم اور زیور پہننا چاہتے ہو تو دنیا میں ان چیزوں سے اجتناب کرو

۴۲۰۶/۲۱ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيرِ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیور والوں اور ریشم والوں سے کہا کرتے تھے کہ اگر تم جنت کے زیور اور ریشم کو پسند کرتے ہو تو ان چیزوں کو دنیا میں نہ پہنو۔ (نسائی)

آنحضرت صلعم کی سونے کی انگوٹھی!

۴۲۰۷/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِي هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ إِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ أَلْقَاهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگشتری بنوائی اور اس کو پہنا۔ پھر فرمایا آج کے دن اس انگشتری نے مجھ کو تمہاری طرف سے مشغول رکھا۔ کبھی میں اس کو دیکھتا ہوں اور کبھی تم کو۔ پھر آپ نے اس کو اتار دیا۔ (نسائی)

بچوں کو بھی سونا پہننا منع ہے

۴۲۰۸/۲۳ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَأَنَا أَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ الْكَبِيرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

حضرت مالک رضی کہتے ہیں کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ بچوں کو سونے کی کوئی چیز پہنائی جائے اس لئے کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری سے منع فرمایا ہے میں جو چیز بڑوں کے لئے پسند نہیں کرتا وہ چھوٹے بچوں کے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔ (موطا)

بَابُ النِّعَالِ پاپوش کا بیان

فصل اوّل

آنحضرت صلعم کی پاپوش مبارک

۴۲۰۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی جوتیاں پہنے دیکھا ہے جس میں بال نہ تھے۔ (بخاری)

۴۲۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے (ایک تسمہ انگوٹھے میں اور ایک تسمہ درمیان کی انگلی میں۔ (بخاری)

جوتے کی اہمیت

۴۲۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کسی غزوہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے بہت سی جوتیاں لے لو اس لئے کہ مرد جب تک جوتیاں پہنے رہتا ہے، سوار کی مانند رہتا ہے۔ (مسلم)

پہلے دایاں پیر جوتے میں ڈالو اور پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارو

۴۲۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے سیدھے پاؤں میں پہنے اور جب جوتا اتارے تو الٹا جوتا اتارے۔ یعنی پہننے میں پہلا جوتا داہنے پاؤں کا ہونا چاہئے اور اتارنے میں پہلا جوتا بائیں پاؤں کا۔ (بخاری ومسلم)

ایک پیر میں جوتا اور ایک پیر ننگا نہ ہونا چاہیئے

۴۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص ایک پاؤں میں جوتی پہن کر نہ چلے دونوں پاؤں کو ننگا رکھے یا دونوں پاؤں میں جوتیاں پہنے۔ (بخاری ومسلم)

۴۲۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک پاؤں میں جوتی پہن کر نہ چلے جب تک کہ اس کی دوسری جوتی کا تسمہ درست نہ ہو جائے اور نہ ایک پاؤں میں موزہ پہن کر چلے اور نہ بائیں ہاتھ سے (کھانے کی) کوئی چیز کھائے اور نہ ایک کپڑے کو اس طرح اوڑھے کہ ہاتھ بھی اندر آ جائیں اور نہ اس طرح کپڑا اوڑھ کر یا لپیٹ کر بیٹھے کہ ستر کھل جائے۔ (مسلم)

فصل دوم

آنحضرت ﷺ کی پاپوش مبارک کے تسمے؟

۴۲۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جوتیوں میں دو دو تسمے تھے اور ہر تسمہ دوہرا تھا۔ (ترمذی)

کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت

۴۲۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) (وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔ (ابوداؤد) ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

کیا آنحضرت ﷺ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلتے پھرتے تھے؟

۴۲۱۷ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ)

قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ناقل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک جوتی پہن کر چلتے تھے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک جوتی پہن کر چلیں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث نہایت صحیح[1] ہے)

جوتے اتار کر بیٹھو

۴۲۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ یہ طریقہ سنت ہے کہ جب آدمی کہیں بیٹھے تو اپنی جوتیاں اُتار لے اور اپنے پہلو میں یعنی اپنے پاس رکھ لے۔ (ابوداؤد)

آنحضرت ﷺ کے لئے نجاشی کی طرف سے پائتابوں کا ہدیہ

۴۲۱۹ وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.)

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نجاشی (شاہِ حبشہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو سیاہ موزے سادہ ہدیہ کے طور پر بھیجے آپ نے ان کو پہنا۔ (ابن ماجہ اور ترمذی نے ابی بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے ان موزوں کو پہنا پھر وضو کیا اور ان موزوں پر مسح کیا۔)

بَابُ التَّرَجُّلِ
کنگھی کرنے کا بیان

فصل اوّل

حائضہ کا بدن ناپاک نہیں ہوتا

۴۲۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں ایامِ حیض میں رسول اللہ صلی اللہ

[1] یعنی اس حدیث کا موقوف ہونا صحیح ہے ذکر مرفوع ہونا۔ ۱۲

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

وہ چیزیں جو فطرت ہیں

۴۲۲۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرَۃُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ چیزیں فطرت (کے مطابق) ہیں (یعنی تمام انبیاء ؑ کے نزدیک سنت ہیں) ۱۔ ختنہ کرنا ۲۔ زیر ناف وغیرہ کے بال لینے اور مونڈنے کے لئے استرہ کا استعمال ۳۔ لبوں کے بال ترشوانا ۴۔ ناخن کٹوانا ۵۔ بغل کے بال اکھاڑنا۔ (بخاری و مسلم)

اپنے کو اہل شرک سے ممتاز رکھو

۴۲۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَوْفِرُوا اللُّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مشرکوں کی مخالفت کرو۔ یعنی ڈاڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کاٹو (کہ مشرکین ڈاڑھی کٹواتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مونچھوں کو پست کرو یعنی باریک ترشواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

زائد بالوں کو صاف کرنے کی مدت

۴۲۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَۃِ اَنْ لَا نَتْرُکَ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وقت معین کیا گیا لبوں کے بال کتروانے، ناخن کٹوانے، بغل کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کا یہ کہ ہم اس کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (مسلم)

خضاب کرنے کا مسئلہ

۴۲۲۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْھُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو (یعنی خضاب لگاؤ لیکن سیاہ خضاب نہیں) (بخاری و مسلم)

۴۲۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَۃَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَرَاْسُہٗ وَلِحْیَتُہٗ کَالثَّغَامَۃِ بَیَاضًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوْا ھٰذَا بِشَیْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے والد ماجد ابی قحافہ کو فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا (یعنی مسلمان بنانے کے لئے) اس وقت ان کی ڈاڑھی اور سر کے بال ثغامہ کی مانند سفید تھے (ثغامہ ایک گھاس کا نام ہے جس کے شگوفے اور پھل سفید ہوتے ہیں) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان بالوں کی سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو لیکن سیاہ رنگ سے بچو۔ (مسلم)

سر کے بال میں فرق و سدل دونوں جائز ہیں

۴۲۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْہِ وَکَانَ اَھْلُ الْکِتَابِ یَسْدُلُوْنَ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان باتوں میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے جن کے متعلق احکام نازل نہ ہوئے تھے اس زمانے میں اہل کتاب اپنے بالوں کو یونہی پڑا رکھتے تھے یعنی ان

أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں کنگھی کرکے مانگ نہ نکالتے تھے اور مشرک مانگ نکالا کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں اپنی پیشانی کے بالوں کو یونہی چھوڑ دیتے لیکن پھر مانگ نکالنے لگے۔ (بخاری و مسلم)

قزع کی ممانعت!

۴۲۲۷ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قِيْلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو قزع سے منع فرماتے سُنا۔ نافع سے پوچھا گیا قزع کیا چیز ہے؟ انھوں نے بتلایا قزع کے معنی ہیں بچہ کے سر کے بعض حصّہ کو مونڈھنا اور بعض کو چھوڑ دینا۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۲۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوْا كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوْا كُلَّهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچّہ کو دیکھا جس کا کچھ حصّہ منڈا ہوا تھا اور کچھ چھوٹا ہوا۔ آپ نے لوگوں کو اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ سارا سر مونڈ دو یا سارا چھوڑ دو۔ (مسلم)

مخنث پر آنحضرت کی لعنت

۴۲۲۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت فرمائی ہے (یعنی ان مردوں پر جو زنانہ شکل و صورت اختیار کرلیں) اور حکم دیا ہے کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ (بخاری)

۴۲۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان مردوں اور عورتوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت کی جو عورتوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں (یعنی ان مردوں پر جو زنانہ شکل و صورت اختیار کرلیتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی وضع میں رہتی ہیں۔ (بخاری)

انسانی بالوں سے نفع اٹھانا حرام ہے

۴۲۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے واصلہ، مستوصلہ پر اور واشمہ اور مستوشمہ پر لعنت فرمائی ہے۔[لہ] (بخاری و مسلم)

اللہ کی تخلیق میں تغیر کرنے والا اللہ کی لعنت کا مورد ہے

۴۲۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَا لِيْ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے گودنے والی عورتوں پر اور گدوانے والی عورتوں پر اور منہ پر سے بال نچوانے والی عورتوں اور دانتوں کو سوہن یا ریتی سے رتوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (بعض عورتوں کے منہ پر بال ہوتے ہیں ان کا کاٹنا ممنوع ہے البتہ اگر کسی عورت کی ڈاڑھی مونچھ نکل آئے اس کا منڈوانا یا اکھاڑنا

لہ واصلہ وہ عورت جو اپنے سر کے بالوں کو لمبا کرنے کے لئے دوسرے کے بالوں کو طولائے اور مستوصلہ وہ عورت جو کسی کے بالوں میں دوسرے کے بال لگائے واشمہ جسم کو گودنے والی عورت اور مستوشمہ وہ عورت جو اپنے جسم کو دوسرے سے گدوائے۔ ۱۲ مترجم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ اَمَا قَرَأْتِ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ممنوع نہیں) ایک عورت حضرت ابن مسعودؓ کے پاس آئی اور کہا میں نے سنا ہے کہ تم ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کرتے ہو؟ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا میں کیوں ان عورتوں پر لعنت نہ کروں جن پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور جن کو کتاب اللہ میں ملعون بتایا گیا ہے اس عورت نے کہا میں نے اس چیز کو پڑھا ہے جو دو تختیوں کے درمیان ہے (یعنی قرآن مجید) اس میں تو یہ بات کہیں نہیں ہے جو تم کہتے ہو (یعنی صریح الفاظ میں لعنت کا کہیں ذکر نہیں) ابن مسعودؓ نے کہا تو اس کو سوچ سمجھ کر پڑھتی تو اس کو پاتی۔ کیا تو نے (قرآن مجید میں) یہ نہیں پڑھا: مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (یعنی جو چیز رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم تم کو دیں اُس کو لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز رہو) عورت نے کہا ہاں (یہ تو پڑھا ہے) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تو رسولِ خدا نے اِن باتوں سے منع فرمایا ہے (بخاری ومسلم)

نظر بد ایک حقیقت ہے

۴۲۳۳/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نظر بد یا تاثیر نظر حق ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گودنے سے منع فرمایا۔ (بخاری)

سر کے بالوں کو گوند وغیرہ سے جمانے کا ذکر

۴۲۳۴/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گوند سے سر کے بالوں کو جماتے دیکھا (تاکہ جوئیں نہ پڑیں) (بخاری)

مردانہ کپڑے اور جسم کو زعفران سے رنگنے کی ممانعت

۴۲۳۵/۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران کو بدن یا کپڑے پر ملنے سے منع فرمایا ہے مرد کو۔ (بخاری ومسلم)

رنگ دار خوشبو کا مسئلہ

۴۲۳۶/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتّٰى اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن میں خوشبو لگاتی جو بہترین (میرے) پاس ہوتی یہاں تک کہ اس کی خوشبو کی چمک آپ کے سر اور ڈاڑھی میں مجھ کو نظر آتی۔ (بخاری ومسلم)

خوشبو کی دھونی لینے کا ذکر

۴۲۳۷/۱۸ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اِسْتَجْمَرَ بِالْاُلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْاُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب (گھر میں) دھونی لیتے تو اُس اگر کی دھونی لیتے جس میں مُشک ملا ہوا نہ ہوتا اور کبھی کافور اور اگر دونوں ملا کر دھونی لیتے اور پھر فرماتے اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دھونی لیا کرتے تھے۔ (مسلم)

فصل دوم

لبیں ترشوانی قدیم سنت ہے

۴۲۳۸/۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لبوں

وَسَلَّمَ یَقُصُّ اَوْ یَاْخُذُ مِنْ شَارِبِہٖ وَکَانَ اِبْرَاہِیْمُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ یَفْعَلُہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

کو کترواتے اور خدا تعالیٰ کے دوست حضرت ابراہیمؑ بھی لبیں کترتے تھے۔ (ترمذی)

مونچھیں ہلکی نہ کرانے والے کے بارے میں وعید

۴۲۳۹/۲۰ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت زید بن ارقم رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص لبوں کو نہ کتروائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

داڑھی کو برابر کرنے کا ذکر

۴۲۴۰/۲۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْخُذُ مِنْ لِحْیَتِہٖ مِنْ عَرْضِھَا وَطُوْلِھَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑھی کو عرض و طول میں یعنی دونوں جانبوں سے برابر کیا کرتے تھے۔ (ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے)

مرد کو خلوق کے استعمال کی ممانعت

۴۲۴۱/۲۲ وَعَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلَیْہِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَکَ امْرَاَۃٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْہُ ثُمَّ اغْسِلْہُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت یعلیٰ بن مرۃ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے جسم یا کپڑے پر زعفران سے بنائی ہوئی خوشبو خلوق کو دیکھا تو فرمایا کیا تیری بیوی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کو دھو ڈال اور پھر دھو اور پھر دھو۔ اور اس کو کبھی استعمال نہ کر۔ (ترمذی۔ نسائی)

۴۲۴۲/۲۳ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ فِیْ جَسَدِہٖ شَیْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم میں تھوڑی سی خلوق لگی ہو۔ (ابو داؤد)

۴۲۴۳/۲۴ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ یَدَایَ فَخَلَّقُوْنِیْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ وَقَالَ اِذْھَبْ فَاغْسِلْ ھٰذَا عَنْکَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عمار بن یاسر رضؓ کہتے ہیں۔ میں سفر سے گھر واپس آیا تو میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے۔ گھر والوں نے ہاتھوں پر زعفران ملی ہوئی خوشبو کا لیپ کر دیا۔ صبح کو میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپؐ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا اور فرمایا جا! اس کو اپنے ہاتھوں سے دھو ڈال۔ (ابو داؤد)

۴۲۴۴/۲۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَھَرَ رِیْحُہٗ وَخَفِیَ لَوْنُہٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ مَا ظَھَرَ لَوْنُہٗ وَخَفِیَ رِیْحُہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں صرف بو ہو اور ہلکا رنگ ہو، اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ شوخ ہو اور ہلکی خوشبو ہو۔ (ترمذی۔ نسائی)

آنحضرتؐ کے استعمال کی خوشبو

۴۲۴۵/۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُکَّۃٌ یَتَطَیَّبُ مِنْھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سکہ تھا (ایک مرکب خوشبو) جس میں سے خوشبو لگایا کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

آنحضرتؐ کثرت سے سر میں تیل لگاتے تھے

۴۲۴۶/۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَاسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر اکثر تیل استعمال کرتے اور اکثر ڈاڑھی میں کنگھا کرتے اور سر پر اکثر کپڑا رکھتے گویا وہ تیلی کا کپڑا ہوتا (یعنی تیل لگانے کے بعد آپ سر پر کپڑا رکھتے تاکہ عمامہ تیل سے محفوظ رہے، وہ کپڑا تیلی کے کپڑے کی مانند ہو جاتا) (شرح السنۃ)

آنحضرتؐ کے گیسوئے مبارک

۴۲۴۷/۲۸ وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اُم ہانیؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ (یعنی فتح مکہ کے روز) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اس وقت آپ کے چار گیسو تھے، گندھے ہوئے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ کا ذکر

۴۲۴۸/۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا فَرَقْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ صَدَعْتُ فَرْقَهٗ عَنْ يَافُوْخِهٖ وَاَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی مانگ نکالتی تو میں آپ کی مانگ کو تالو پر چیرتی اور پیشانی پر اس کو چھوڑتی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی مانگ کو تالو سے شروع کر کے پیشانی تک لاتی اور دونوں آنکھوں کے درمیان اس کو رکھتی۔ (ابوداؤد)

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۴۲۴۹/۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے روزانہ کنگھی کرنے سے مگر ایک دن درمیان چھوڑ کر۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

زیادہ عیش و آرام کی زندگی اختیار کرنا میانہ روی کے خلاف ہے

۴۲۵۰/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَالِيْ اَرَاكَ شَعِثًا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ مَالِيْ لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَحْتَفِيَ اَحْيَانًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن بریدہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے کہا کیا بات ہے میں تم کو پراگندہ بال دیکھتا ہوں فضالہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو بہت سی عیش و آرام کی باتوں سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پھر پوچھا کیا بات ہے تمہارے پاؤں میں جوتی بھی نہیں پاتا انھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا پھرا کریں۔ (ابوداؤد)

بالوں کو اچھی طرح رکھنے کا حکم

۴۲۵۱/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے سر پر اور ڈاڑھی کے بال ہوں اس کو چاہیئے کہ ان کو اچھی طرح رکھے۔ (ابوداؤد)

مہندی اور وسمہ کے خضاب کا مسئلہ

۴۲۵۲/۳۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔ (رواہُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

بڑھاپے کو (یعنی سفید بالوں کو) بدلنے والی بہترین چیز مہندی اور وسمہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

سیاہ خضاب کرنے والے کے بارے میں وعید

۴۲۵۳/۳۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ قَوْمٌ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم (یعنی ایک جماعت) ہوگی جو اس سیاہی خضاب کرے گی مانند کبوتر کے پوٹوں کے (یعنی جیسے بعض کبوتر کے سیاہ پوٹے ہوتے ہیں اسی طرح کا خضاب وہ کریں گی) یہ لوگ جنت کی بُو بھی نہ پائیں گے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

زرد خضاب کرنا جائز ہے

۴۲۵۴/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دباغت دیئے ہوئے (یعنی پکائے ہوئے) چمڑے کی جوتی پہنا کرتے تھے اور ڈاڑھی کو زعفران اور ورس (ایک گھاس) سے زرد رنگ کرتے تھے اور ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (نسائی)

۴۲۵۵/۳۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے مہندی کا خضاب لگایا تھا۔ آپؐ نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا کیا اچھا ہے۔ یہ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک شخص اور گزرا جس نے مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا آپؐ نے اس کو دیکھ کر فرمایا یہ اس سے بھی بہتر ہے پھر ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ کا خضاب کیا تھا آپؐ نے فرمایا یہ سب سے اچھا ہے۔ (ابوداؤد)

خضاب کرنے کا حکم

۴۲۵۶/۳۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ۔)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بڑھاپے کو (خضاب سے) بدل ڈالو اور یہود کی مشابہت نہ کرو (کہ وہ خضاب نہ لگاتے تھے۔ (ترمذی) اور نسائی نے اسے ابن عمرؓ اور زبیرؓ سے روایت کیا ہے)۔

بالوں کی سفیدی نورانیت کی غماز ہوتی ہے

۴۲۵۷/۳۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "بڑھاپے کو (یعنی سفید بالوں کو) نہ چُنو اس لئے کہ بڑھاپا مسلمانوں کے لئے نورانیت کا سبب ہے جس کا اسلام کی حالت میں ایک بال سفید ہو اس کے لئے خدا تعالےٰ کے ہاں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ اس سے دور کیا جاتا ہے اور ایک درجہ اس کا بلند ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

۴۲۵۸ / ۳۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت کعب بن مرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو تو اس کا یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوتا ہے

آنحضرت صلعم کے سر مبارک کے بال

۴۲۵۹ / ۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن کے پانی سے غسل کرتے تھے (یعنی پانی کا برتن دونوں کے درمیان رکھا ہوتا تھا) اور حضور کے سر کے بال کاندھوں سے اوپر اور کان کی لو سے نیچے ہوتے تھے۔ (ترمذی)

مردوں کے بالوں کی زیادہ لمبائی ناپسندیدہ ہے

۴۲۶۰ / ۴۱ وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْاَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ وَاِسْبَالُ اِزَارِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهٗ اِلٰى اُذُنَيْهِ وَرَفَعَ اِزَارَهٗ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن خنظلیہ رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خریم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے سر کے بال لمبے نہ ہوں اور اس کا تہبند لٹکتا نہ ہو۔ یہ الفاظ خریم کے کانوں تک پہنچے تو اُس نے چھری لے کر اپنے بالوں کو کانوں کی لوؤں تک کاٹ ڈالا اور تہبند کو آدھی پنڈلی تک باندھ لیا۔ (ابوداؤد)

۴۲۶۱ / ۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ لَا اَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَاْخُذُهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ میرے بالوں میں گیسو تھے میری ماں نے مجھ سے کہا کہ میں ان کو ہرگز نہ کاٹوں گی اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو کھینچتے اور پکڑتے تھے۔ (ابوداؤد)

اگر بالوں کی صفائی ستھرائی میں کوئی امر مانع ہو تو سر کو منڈا دینا چاہیئے

۴۲۶۲ / ۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ اُدْعُوْا اِلَيَّ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَهٗ فَحَلَقَ رُءُوْسَنَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جعفر طیار رض کی اولاد کو تین دن کی مہلت دے دی (یعنی جب جعفر طیار رض کی شہادت کی خبر آئی تو آپ نے ان کے گھر والوں کو تین دن تک سوگ منانے کی مہلت دے دی) پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے گھر گئے اور فرمایا آج کے بعد میرے بھائی (جعفر) پر نہ رونا۔ پھر فرمایا میرے بھائی (جعفر) کے بیٹوں کو بلاؤ۔ چنانچہ ہم کو لایا گیا گویا ہم چوزے تھے۔ پھر فرمایا نائی کو بلاؤ۔ نائی آیا تو آپ نے اس کو ان بچوں کے سر مونڈنے کا حکم دیا چنانچہ ہمارے سر مونڈ دیئے گئے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

عورت کی ختنہ کا ذکر

۴۲۶۳ / ۴۴ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰى لِلْمَرْاَةِ وَاَحَبُّ

حضرت ام عطیہ انصاری رض کہتی ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت (عورتوں کی) ختنہ کیا کرتی تھی۔ اس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ختنہ کے مقام کو کاٹنے میں زیادتی نہ کر (یعنی زیادہ گوشت نہ کاٹا کر

إِلَى الْبَعْلِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَرَاوِيَةٌ مَجْهُوْلٌ۔)

اس لئے کہ زیادہ گوشت نہ کاٹنے سے مجامعت کے وقت عورت کو زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے اور خاوند کو بھی یہ مرغوب ہوتا ہے (اور زیادہ کاٹنے سے یہ دونوں باتیں جاتی رہتی ہیں) (ابوداؤد) ابوداؤد نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی مجہول ہیں)

عورتوں کے بالوں پر مہندی کا خضاب کرنا ناپسندیدہ

۴۲۶۴/۴۵ وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيْبِيْ يَكْرَهُ رِيْحَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت کریمہؓ بنت ہمام کہتی ہیں کہ عورت نے مہندی کے خضاب کی بابت حضرت عائشہ رضؓ سے دریافت کیا انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن میں اس کو پسند نہیں کرتی اس لئے کہ میرے محبوب (رسول خدا) اس کو پسند نہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

عورتوں کو ہاتھوں پر مہندی لگانا مستحب ہے

۴۲۶۵/۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِيْ فَقَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ فَكَأَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ عُتبہ کی بیٹی ہند نے عرض کیا اے خدا کے نبی مجھ سے بیعت لو۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں تجھ سے اسوقت تک بیعت نہ لوں گا جب تک کہ تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے گی۔ گویا کہ تیرے یہ ہاتھ درندوں کے ہاتھ ہیں (ہند کے ہاتھ سیاہ تھے مہندی لگی ہوئی نہ تھی۔ آپؐ نے مردوں کے مشابہ ہاتھ پاکر ان کو بُرا سمجھا)

۴۲۶۶/۴۷ وَعَنْهَا قَالَتْ أَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِيْ أَيَدُ رَجُلٍ أَوْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلِ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے ہاتھ نکال کر اشارہ کیا کہ اس کے ہاتھ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط ہے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا۔ اس عورت نے کہا یہ ہاتھ عورت کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کے رنگ کو بدل دیتی، یعنی ان پر مہندی لگاتی۔ (ابوداؤد)

کسی مرض و عذر کی وجہ سے گودنا اور گودوانا جائز ہے

۴۲۶۷/۴۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ۔ أَبُوْ دَاوُدَ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ لعنت کی گئی ملانے والی اور ملوانے والی پر (یعنی اپنے بالوں میں دوسرے کے بالوں کو ملوانے والی اور ملانے والی دونوں پر لعنت کی گئی) اور لعنت کی گئی بالوں کو چُننے والی اور چُنوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی بغیر کسی بیماری اور علت کے۔ (ابوداؤد)

مردانہ لباس پہننے والی عورت اور زنانہ لباس پہننے والے مرد پر آنحضرتؐ کی لعنت

۴۲۶۸/۴۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر جو عورتوں کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مردوں کا لباس پہنے لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

۴۲۶۹/۵۰ وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ

حضرت ابن ابی ملیکہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ سے کہا گیا کہ ایک عورت مردوں کا سا جوتا پہنتی ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) کی مشابہت کرے۔ (ابوداؤد)

اپنے اہل بیت کا راحت و آرام کی زندگی اختیار کرنا آنحضرتؐ کے نزدیک ناپسندیدہ

۴۲۷۰/۵۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِإِنْسَانٍ مِّنْ أَهْلِهٖ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةُ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلٰى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهٗ أَنْ يَّدْخُلَ مَا رَأٰى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهٗ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلٰى اٰلِ فُلَانٍ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ أَكْرَهُ أَنْ يَّأْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِيْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِّنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کو تشریف لے جاتے تو گھر کے تمام آدمیوں سے مل جل کر اور رخصت ہو کر سب سے آخر میں فاطمہ رضؓ کے پاس جاتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے فاطمہ رضؓ کے پاس آتے۔ ایک مرتبہ حسب معمول آپ ایک غزوہ سے تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضؓ کے گھر میں داخل ہوئے فاطمہ رضؓ نے گھر کے دروازہ پر ٹاٹ یا پردہ ڈال رکھا تھا اور حضرات حسنؓ و حسینؓ کو چاندی کے دو کڑے پہنائے تھے آپ دروازہ تک تشریف لائے اور گھر میں داخل نہ ہوئے۔ فاطمہ رضؓ کو معلوم ہو گیا کہ حضورؐ کیوں گھر میں نہیں آئے انھوں نے پردہ کو پھاڑ ڈالا اور بچوں کے ہاتھوں سے کڑوں کو اتار لیا اور توڑ ڈالا دونو صاحبزادے روتے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے آپ نے دونوں کے کڑوں کو ان سے لے لیا اور فرمایا اے ثوبان! اس زیور کو فلاں شخص کے گھر والوں کے پاس لے جاؤ جن کو ضرورت تھی) اور جو حضورؐ کے رشتہ دار تھے۔ اور اُن کو دے آؤ اس لئے کہ یہ بچے میرے اہل بیت میں سے ہیں میں ان کے لئے اِس امر کو بُرا سمجھتا ہوں کہ اپنی دنیاوی زندگی میں بہترین غذائیں کھائیں یا بہترین لباس پہنیں یا عیش و عشرت کی لذت حاصل کریں۔ اے ثوبان! فاطمہ رضؓ کے لئے ہڈیوں کا ایک ہار خرید دے اور ہاتھی دانت کے دو کڑے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

سرمہ لگانے کا حکم

۴۲۷۱/۵۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اصفہانی سُرمہ آنکھوں میں لگاؤ اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی کو تیز کرتا ہے۔ اور (پلکوں کے) بالوں کا اُگاتا ہے۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سُرمہ دانی تھی جس میں سے آپ روزانہ سُرمہ لگاتے تھے تین سلائی اِس آنکھ میں اور تین سلائی اُس آنکھ میں۔ (ترمذی)

بہترین دوائیں کون سی ہیں

۴۲۷۲/۵۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَّنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے سُرمہ لگاتے تھے ہر آنکھ میں تین سلائی۔ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جن چیزوں سے تم دوا کرتے ہو، ان میں یہ چار چیزیں سب سے بہتر ہیں لدود۔ سعوط۔ حجامت اور

بِهِ إِلَّا ثْمِدُ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَإِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

مشی[1]۔ اور آنکھ میں لگانے کی بہترین چیز سُرمہ ہے وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور (پلکوں کے) بالوں کو اُگاتا ہے اور بھری ہوئی سینگیاں کھچوانے کے بہترین دن (چاند کی) سترھویں، اُنیسویں اور اکیسویں تاریخیں ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لے گئے اور وہاں فرشتوں کی جس جماعت پر سے آپؐ کا گزر ہوا اس نے آپ سے یہی کہا کہ بھری ہوئی سینگیاں کھچوانا تم کو لازم ہے۔

(ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

حمام میں جانے کا ذکر

۴۲۷۳/۵۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوا بِالْمَيَازِرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور مَردوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا ہے پھر اس شرط کے ساتھ آپ نے مَردوں کو حمام میں جانے کی اجازت دے دی کہ وہ تہبند باندھ لیا کریں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۲۷۴/۵۵ وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ قَدِمَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِّنْ أَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلَى قَالَتْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَخْلَعُ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِي رِوَايَةٍ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابی الملیح رضؓ کہتے ہیں کہ شہر حمص کی چند عورتیں حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ عائشہ رضؓ نے ان سے پوچھا تم کہاں کی رہنے والی ہو، انھوں نے کہا۔ ملک شام کی۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا شاید تم اس علاقہ میں رہتی ہو جہاں عورتیں حمام میں جاتی ہیں انھوں نے کہا ہاں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے سوا کسی دوسرے گھر میں اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ گویا اس پردہ کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور خدا کے درمیان حائل ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

ایک روایت میں ہے کہ جب اپنے گھر کے علاوہ دوسرے کے گھر کپڑے اتارتی ہے

۴۲۷۵/۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِالْأُزُرِ وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نُفَسَاءَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے لئے عجم کی زمین فتح کی جائے گی اور تم اس زمین میں ان مکانات کو پاؤ گے جن کو حمام کہا جاتا ہے ان میں مَرد تہبند باندھ کر داخل ہوں، اور ان میں عورتوں کو جانے سے منع کرو جب کہ وہ بیمار یا نفاس والی ہوں۔ (ابوداؤد)

۴۲۷۶/۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالےٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے اور جو شخص اللہ تعالےٰ

[1] لدود مُنہ میں ٹپکانے کی دوا، سعوط ناک میں ٹپکانے یا سونگھنے کی دوا۔ حجامت بھری سینگیاں کھینچنا، مشی دست آور یا مُسہل دوا۔ ۱۲ مترجم

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔ (ترمذی، نسائی)

فصل سوم

آنحضرت نے سر مبارک پر کبھی خضاب نہیں کیا

۴۲۷۷ / ۵۸ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ انسؓ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خضاب کی بابت پوچھا گیا۔ انسؓ نے کہا کہ اگر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو ان کو شمار کر لیتا (یعنی چند گنتی کے بال سفید تھے پھر خضاب کی ضرورت کیا تھی اس لئے) آپ نے خضاب نہیں کیا اور انس کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے خالص مہندی کا خضاب لگایا (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کے خضاب کرنے کا ذکر؟

۴۲۷۸ / ۵۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ وہ اپنی ڈاڑھی کو زردی سے زرد رنگتے تھے یہاں تک کہ ان کے کپڑے زرد ہو جاتے، ان سے کہا گیا کہ زردی سے ڈاڑھی کو کیوں رنگتے ہو؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زردی سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زردی سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہ تھی۔ آپ اپنے تمام کپڑوں کو زرد رنگتے یہاں تک کہ عمامہ بھی۔

۴۲۷۹ / ۶۰ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہبؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے ہم کو دکھانے کے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک بال نکالا جو خضاب کیا ہوا تھا (بخاری)

آنحضرتؐ کے حکم سے ایک مخنث کو شہر بدر کرنے کا حکم

۴۲۸۰ / ۶۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَقْتُلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک (مخنث) زنانہ لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگا رکھی تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اس کا کیا حال ہے صحابہؓ نے عرض کیا یہ شخص عورتوں کی مشابہت کرتا ہے آپ نے اس کو شہر بدر کئے جانے کا حکم دیا چنانچہ اس کو مقام نقیع میں بھیجدیا گیا۔ پھر رسول اللہ سے عرض کیا گیا ہم اس کو قتل کر دیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو نماز پڑھنے والوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد)

مرد کے لئے رنگ دار خوشبو کا استعمال ممنوع ہے

۴۲۸۱ / ۶۲ وَعَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ

حضرت ولید بن عقبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ جَعَلَ اَھْلُ مَکَّۃَ یَاْتُوْنَہٗ بِصِبْیَانِھِمْ فَیَدْعُوْ لَھُمْ بِالْبَرَکَۃِ وَیَمْسَحُ رُءُوْسَھُمْ فَجِیْءَ بِیْ اِلَیْہِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ یَمَسَّنِیْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

جب مکہ کو فتح کیا تو مکہ والوں نے اپنے بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لانا شروع کیا۔ آپ ان بچوں کے لئے برکت کی دُعا کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے چنانچہ مجھ کو بھی آپ کے حضور میں لایا گیا۔ میرے جسم پر زعفران کی خوشبو خلوق لگی ہوئی تھی آپ نے مجھ کو اس رنگ دار خوشبو کی وجہ سے ہاتھ نہیں لگایا۔ (ابوداؤد)

بالوں کی دیکھ بھال کرنے کا ذکر

۴۲۸۲/۶۳ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ جُمَّۃً اَفَاُرَجِّلُھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْھَا قَالَ فَکَانَ اَبُوْ قَتَادَۃَ رُبَّمَا دَھَنَھَا فِی الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْھَا۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

حضرت ابی قتادہ رض کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرے بال مونڈھوں تک ہیں کیا میں اُن میں کنگھا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں اور ان بالوں کی دیکھ بھال کرو ابو قتادہ کہتے ہیں میں اکثر ان بالوں میں تیل لگاتا ہوں یعنی دن میں دو مرتبہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ہاں ان میں کنگھی کر اور ان کو درست رکھ۔ (مالک)

غیر مسلم قوموں کی وضع قطع کے بال رکھنے ممنوع ہیں

۴۲۸۳/۶۴ وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَحَدَّثَتْنِیْ اُخْتِی الْمُغِیْرَۃُ قَالَتْ وَاَنْتَ یَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَکَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَکَ وَبَرَّکَ عَلَیْکَ وَقَالَ احْلِقُوْا ھٰذَیْنِ اَوْ قُصُّوْھُمَا فَاِنَّ ھٰذَا زِیُّ الْیَھُوْدِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حجاج بن حسان رض کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رض کے پاس گئے (میں اس وقت بچہ تھا) میری بہن مغیرہ نے اس روز کا واقعہ اس طرح مجھ سے بیان کیا کہ تو ان ایام میں لڑکا تھا اور تیرے بالوں کے دو گیسو گندھے ہوئے تھے یا پیشانی کی جانب دو لٹیں پڑی تھیں۔ انس بن مالک رض نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور تیرے لئے برکت کی دُعا کی اور پھر کہا۔ ان دونوں کو کاٹ ڈالو یا مونڈ ڈالو یہ وضع یہود کی ہے۔ (ابوداؤد)

عورت کو اپنا سر منڈانا حرام ہے

۴۲۸۴/۶۵ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَۃُ رَاْسَھَا۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے (نسائی)

سر اور ڈاڑھی کے بالوں کا بکھرا ہونا غیر مہذب ہونے کی علامت ہے

۴۲۸۵/۶۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرَ الرَّاْسِ وَاللِّحْیَۃِ فَاَشَارَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ کَاَنَّہٗ یَاْمُرُہٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِہٖ وَلِحْیَتِہٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ ھٰذَا خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ ثَائِرُ الرَّاْسِ کَاَنَّہٗ شَیْطَانٌ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

عطاء بن یسار رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا جس کے سر اور ڈاڑھی کے بال پریشان و پراگندہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف انگلی سے اشارہ فرمایا گویا آپ نے اس کو حکم دیا کہ ان بالوں اور ڈاڑھی کو درست کرے چنانچہ اس نے بالوں کو درست کر لیا اور پھر حضور م کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا یہ (شکل و صورت) اس سے بہتر نہیں ہے کہ تم میں کوئی شخص پریشان آئے گویا کہ وہ شیطان ہے۔ (مالک)

گھروں کے صحن کو صاف ستھرا رکھو

۴۲۸۶/۶۷ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجَوَادَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن مسیبؒ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ پاک ہے پاکی کو پسند کرتا ہے ستھرا ہے ستھرائی کو پسند کرتا ہے، کریم ہے کرم کو پسند کرتا ہے، سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے، پس تم اپنے صحنوں کو صاف و ستھرا رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ ابن مسیبؒ نے کہا صاف و ستھرا رکھو اپنے صحنوں کو اور نہ مشابہت کرو یہود سے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابن مسیبؒ کے اس قول کا ذکر میں نے مہاجر بن مسمار سے کیا انھوں نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث عامر بن سعد نے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے مگر اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انھوں نے کہا اپنے صحنوں کو صاف و ستھرا رکھو (ترمذی)

مونچھیں ترشوانے کی سنت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جاری ہوئی

۴۲۸۷/۶۸ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

یحییٰ بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ انھوں نے سعید بن مسیبؒ کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیلؑ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مہمان کی میزبانی کی اور ختنہ کا رواج بھی انھوں نے ہی شروع کیا اور لبیں کتروانی بھی انھوں نے ہی شروع کیں اور وہی سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے بڑھاپے میں سفید بال دیکھے تو عرض کیا اے پروردگار! یہ کیا ہے؟ خداوند بزرگ و برتر نے فرمایا یہ وقار ہے اے ابراہیمؑ! ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ اے پروردگار! اس وقار کو زیادہ کر۔ (مالک)

بَابُ التَّصَاوِيْرِ — تصویر کا بیان

فصل اوّل

تصویر بنانے اور رکھنے کا مسئلہ

۴۲۸۸/۱ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيْرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو طلحہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس گھر میں کتا یا تصویر ہوں، اس میں فرشتے نہیں آتے۔ (بخاری و مسلم)

غیر ضروری کتوں کو مار ڈالا جائے

۴۲۸۹/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ فَاَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ

حضرت ابن عباس رضؓ میمونہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاموش و غمگین پایا گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا آج کی رات مجھ سے جبرئیلؑ نے ملاقات کا وعدہ کیا تھا لیکن مجھ سے ملاقات نہیں کی۔ خدا کی قسم جبرئیلؑ نے کبھی مجھ سے وعدہ خلافی نہیں کی۔ پھر آپؐ کے دل میں کتے کے اس بچہ کا خیال آیا جو آپؐ کے خیمہ کے نیچے پڑا تھا۔ آپؐ نے اس کو باہر نکال دینے کا حکم دیا چنانچہ اس کو نکال دیا گیا۔ پھر آپؐ نے پانی لیا اور جہاں وہ بچہ بیٹھا تھا اس جگہ

اَنْ تَلْقَانِيْ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر جب شام ہوئی تو جبرئیل نے آپ سے ملاقات کی۔ حضور نے ان سے فرمایا کل رات آپ نے مجھ سے ملاقات کا وعدہ فرمایا تھا۔ جبرئیل نے کہا ہاں لیکن ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ دوسرے دن صبح کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سارے کتوں کو مار ڈالا جائے یہاں تک کہ چھوٹے باغوں کے کتوں کو بھی مار ڈالنے کا حکم دیا (کہ ان کی ضرورت نہ تھی) اور بڑے باغوں کے کتوں کو آپ نے چھوڑ دیا۔ (مسلم)

آنحضرتؐ تصویر دار چیزوں کو ضائع کر دیتے تھے

۴۲۹۰/۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں کسی ایسی چیز کو نہ چھوڑا جس میں تصاویر ہوں یعنی سب کو ضائع کر دیا۔ (بخاری)

تصویر بنانے والوں کو آخرت میں عذاب بھگتنا پڑے گا

۴۲۹۱/۴ وَعَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوْرَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے ایک تکیہ خریدا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اس تکیہ کو دیکھا تو گھر کے اندر داخل نہ ہوئے باہر کھڑے رہے۔ میں نے آپ کے چہرے پر ناخوشی کے آثار پاکر عرض کیا یا رسول اللہ! میں خدا اور اس کے رسول کی مخالفت سے توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ آپ نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کو میں نے آپ کے بیٹھنے اور آرام پانے کے لئے خریدا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیز تم نے بنائی ہے اس میں جان ڈالو اور اس کو زندہ کرو۔ پھر فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ (بخاری و مسلم)

آرائشی پردے لٹکانا ناپسندیدہ

۴۲۹۲/۵ وَعَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے اپنے گھر کے چبوترے یعنی طاق پر ایک پردہ ڈالا جس میں تصویریں تھیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پردہ کو پھاڑ ڈالا پھر حضرت عائشہ رضؓ نے اس کپڑے کے دو تکیے بنالئے جو گھر میں رہتے تھے اور ان پر تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۹۳/۶ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهٗ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ فَجَذَبَهٗ حَتّٰى هَتَكَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے میں نے (آپ کے پیچھے) ایک کپڑا لیا اور پردہ بنا کر اس کو دروازہ پر ڈال دیا جب آپ واپس تشریف لائے اور اس پردہ کو دیکھا تو اس کو کھینچ لیا اور پھاڑ ڈالا اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں ...

وَالطِّیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) کہ ہم اینٹ اور پتھروں کو کپڑے پہنائیں۔ (بخاری و مسلم)

تصویر بنانے والے کے بارے میں وعید

۴۲۹۴ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے جنھوں نے پیدائش کے معاملہ میں خدا کی مشابہت کی ہوگی (یعنی تصاویر بنائی ہوں گی)۔

۴۲۹۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِيْرَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری تخلیق کی طرح تخلیق کرے (یعنی جس طرح کی شکلیں میں بناتا ہوں وہ بھی بنائے) اس کو چاہئے کہ اگر وہ تخلیق کا مدعی ہے تو میری طرح) ایک چیونٹی پیدا کرے یا گیہوں یا جو کا دانہ بنائے (بخاری و مسلم)

۴۲۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے خدا کے ہاں سخت سے سخت عذاب تصاویر بنانے والوں کو دیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ ہر تصویر بنانے والا آگ میں ڈالا جائے گا اور پیدا کیا جائے گا اس کی ہر تصویر کے بدلے اس شخص کو جس کی تصویر اس نے بنائی ہے۔ اور وہ شخص اس کو دوزخ میں عذاب دے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تصویر بنانی ضروری ہو تو درخت یا کسی جاندار چیز کی تصویر بنالے۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۹۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهٗ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ایسا خواب بیان کرے جس کو اس نے نہ دیکھا ہو (یعنی جھوٹا خواب) اس سے کہا جائے گا کہ وہ دو جو کے اندر گرہ لگائے اور وہ ہرگز ایسا نہ کر سکے گا (یعنی دو جوؤں میں گرہ نہ لگا سکے گا) اور جو شخص کسی جماعت یا شخص کی بات کو کان لگا کر سنے اور وہ اس کے سننے کو برا سمجھتی ہو یا اس سے نفرت رکھتی ہو تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص کوئی (جاندار کی) تصویر بنائے اس کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ ہرگز روح نہ پھونک سکے گا۔ (بخاری)

نرد شیر کھیلنے کی مذمت

۴۲۹۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نرد شیر[۱] کے ساتھ کھیلا گویا اس نے اپنے ہاتھوں کو سور اور اس کے خون میں رنگا۔ (مسلم)

---

[۱] نرد شیر ایک کھیل ہے جس کو شاپور ابن اردشیر بن بابک شاہ فارس نے ایجاد کیا تھا۔ ۱۲ مترجم

فصل دوم

بچھونے پر تصویر کا ہونا مکروہ نہیں

۴۳۰۰/۱۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ قَالَ اَتَیْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَی الْبَابِ تَمَاثِیْلُ وَكَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَكَانَ فِی الْبَیْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ عَلٰی بَابِ الْبَیْتِ فَیُقْطَعُ فَیَصِیْرُ كَهَیْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ فَلْیُجْعَلْ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَاٰنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْیُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ کل رات میں آپ کے پاس آیا تھا لیکن میں اس لئے اندر نہیں آیا کہ دروازہ پر تصویریں تھیں اور یہ واقعہ ہے کہ گھر میں ایک منقش کپڑا تھا جس کا پردہ بنا کر دروازہ پر ڈال دیا گیا تھا اور اس میں تصویریں تھیں اور اس لئے داخل نہیں ہوا کہ گھر میں کتا تھا۔ آپ حکم دیجئے کہ جو تصویریں دروازہ پر ہیں (یعنی پردہ کے اوپر) ان کے سر کاٹ ڈالے جائیں تاکہ ان کی شکل درختوں کی سی ہو جائے پھر یہ حکم دیجئے کہ اس کو پھاڑ کر اس کے دو تکیے بنالئے جائیں جو فرش پر پڑے رہیں اور قدموں میں رَوندے جائیں اور حکم دیجئے کہ کتے کو گھر سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

قیامت کے دن مصور وغیرہ پر مسلط کیا جانے والا خاص عذاب

۴۳۰۱/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهَا عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ایک گردن دوزخ کے اندر سے نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھتی ہوں گی دو کان ہوں گے جو سنتے ہوں گے اور زبان ہو گی جو بولتی ہو گی۔ وہ گردن اپنی زبان سے کہے گی، میں تین آدمیوں پر مقرر کی گئی ہوں (یعنی اس لئے کہ ان تین قسم کے آدمیوں کو دوزخ میں لے جاؤں اور ان پر عذاب کروں) ایک تو تکبر کرنے والے عناد رکھنے والے شخص پر۔ دوسرے اس شخص پر جو خدا کے سوا کسی اور کو اپنا خدا اور معبود بنائے اور اس کو اپنی مدد کے لئے بلائے۔ اور تیسرے ان لوگوں پر جو تصویر بناتے ہیں۔ (ترمذی)

شراب جوا اور کوبہ حرام ہے

۴۳۰۲/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِیْلَ الْكُوْبَةُ الطَّبْلُ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے شراب خوری، جوئے اور کوبہ بجانے کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کوبہ ڈھول کو کہتے ہیں۔ (بیہقی)

۴۳۰۳/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَیْرَاءِ وَالْغُبَیْرَاءُ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ یُقَالُ لَهُ السُّكُرْكَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب جوئے کوبہ اور غبیرا سے منع فرمایا ہے۔ غبیرا ایک قسم کی شراب ہوتی ہے جس کو حبشی لوگ جو سے بناتے ہیں اور اس کو سکرکہ کہا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

نرد سے کھیلنا اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرنا ہے

۴۳۰۴/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نرد سے کھیلا اس نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔ (احمد۔ ابوداؤد)

کبوتر بازی حرام ہے

۴۳۰۵/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَتْبَعُ حَمَامَۃً فَقَالَ شَیْطٰنٌ یَتْبَعُ شَیْطَانَۃً۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتروں کے پیچھے پڑا ہوا تھا (یعنی ان سے کھیل رہا تھا اور ان کو اڑا رہا تھا) آپ نے فرمایا "یہ شیطان ہے شیطان کے پیچھے پڑا ہوا ہے"۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

فصل سوم

تصویر کشی کا پیشہ ناجائز ہے

۴۳۰۶/۱۹ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّیْ رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِیْشَتِیْ مِنْ صَنْعَۃِ یَدِیْ وَاِنِّیْ اَصْنَعُ ھٰذِہِ التَّصَاوِیْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُکَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ مُعَذِّبُہٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْہِ الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ فِیْھَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَۃً شَدِیْدَۃً وَاصْفَرَّ وَجْھُہٗ فَقَالَ وَیْحَکَ اِنْ اَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَیْکَ بِھٰذَا الشَّجَرِ وَکُلِّ شَیْءٍ لَیْسَ فِیْہِ رُوْحٌ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سعید بن ابی الحسنؒ کہتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا "ابن عباسؓ! میں ایک مزدور پیشہ آدمی ہوں اور میرا پیشہ ہاتھ کا ہے میں تصویر بناتا ہوں" ابن عباسؓ نے کہا۔ میں تم کو وہی بات سناؤں گا جو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص تصویر بنائے گا بے شک اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دینے والا ہے جب تک کہ وہ اس میں رُوح نہ پھونکے۔ اور وہ کبھی رُوح نہ پھونک سکے گا۔ (یہ سُنکر) اس شخص نے ایک لمبا سانس لیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے اگر تو اور پیشوں سے انکار کرتا ہے اور تصویریں بنانی ہی ضروری سمجھتا ہے تو ان درختوں کی تصویریں بنا اور ہر اس چیز کی جو بے جان ہو۔ (بخاری)

کنیسہ کا ذکر؟

۴۳۰۷/۲۰ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ بَعْضُ نِسَائِہٖ کَنِیْسَۃً یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاُمُّ حَبِیْبَۃَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَۃِ فَذَکَرَتَا مِنْ حُسْنِھَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْھَا فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ اِذَا مَاتَ فِیْھِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِکَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰہِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کی بیویوں میں سے بعض نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جس کو کنیسہ ماریہ کہا جاتا تھا (اور جو حبشہ میں تھا) اور (آپ کی بیویاں) ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ حبشہ گئی تھیں اور ان دونوں نے اس کنیسہ کی خوبصورتی اور ان تصاویر کا ذکر کیا جو اس میں تھیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا۔ ان لوگوں میں سے جب کوئی مرتا ہے تو یہ لوگ اس کے اوپر مسجد بنا لیتے ہیں (یعنی عبادت خانہ) اور پھر اس میں ایسے ہی (نیک لوگوں کی) تصویریں بناتے ہیں یہ لوگ (حقیقت میں) بدترین

خدا کی مخلوق ہیں۔ (بخاری و مسلم)

سب سے سخت عذاب کن لوگوں پر ہوگا

۴۳۰۸/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَّمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو سخت سے سخت عذاب دیا جائے گا وہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا یا کسی نبی نے ان کو قتل کیا ہوگا۔ وہ جنھے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کیا ہوگا۔ اور تصویریں بنانے والے اور وہ عالم جن کے علوم سے ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا ہو (بیہقی)

شطرنج کی مذمت

۴۳۰۹/۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت علی رضؓ نے بیان کیا کہ شطرنج عجمی لوگوں کا جوا ہے۔ (بیہقی)

۴۳۱۰/۲۳ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری رضؓ نے بیان کیا ہے کہ، شطرنج وہی شخص کھیلتا ہے جو خطاکار اور گنہگار ہو۔ (بیہقی)

۴۳۱۱/۲۴ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ ان سے شطرنج کی بابت پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ لغو و باطل کھیل ہے اور خداوند تعالے لغو و باطل کو پسند نہیں کرتا۔ (بیہقی)

کتے اور بلی کا فرق

۴۳۱۲/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے حالانکہ آپ کے قریب ہی اور بھی گھر تھے، ان ہمسایوں یا قریب کے گھر والوں کو آپ کا اس انصاری کے ہاں جانا شاق گزرا اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم! آپ فلاں انصاری کے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور ہمارے گھروں میں تشریف نہیں لاتے ؟ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس لئے تمہارے گھروں میں نہیں آتا کہ تمہارے گھروں میں کتے پلے ہوئے ہیں۔ انھوں نے کہا اور ان کے گھر میں بلی ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بلی درندہ ہے (جو نجاست [illegible]

كِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰى — طب اور منتروں کا بیان

فصل اول

اللہ تعالے نے ہر بیماری کا علاج پیدا کیا ہے

۴۳۱۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

خداوند تعالےٰ نے کوئی (ایسی) بیماری پیدا نہیں کی ہے، جس کے لئے شفاء (یعنی علاج و دوا) نازل نہ کی ہو۔ (بخاری)

دوا صرف ایک ظاہری ذریعہ ہے حقیقی شفا دینے والا تو اللہ تعالےٰ ہے

۴۳۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَءَ بِإِذْنِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی دوا ہے جب دوا بیماری کے موافق ہو جاتی ہے خداوند تعالےٰ کے حکم سے بیمار اچھا ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

تین چیزوں میں شفا ہے

۴۳۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشِّفَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَّأَنَا أَنْهٰى أُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شفاء تین چیزوں میں ہے: سینگی کھینچنے والی میں، شہد پینے میں۔ آگ سے داغنے میں۔ لیکن میں اپنی امت کو داغنے کے علاج سے منع کرتا ہوں۔ (بخاری)

داغنے کا ذکر

۴۳۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ أُبَيٌّ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلٰى أَكْحَلِهٖ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ جنگ احزاب (غزوۂ خندق) کے دن اُبیؓ کی رگِ ہفت اندام پر تیر آکر لگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو داغ دیا۔ (مسلم)

۴۳۱۷ وَعَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْ أَكْحَلِهٖ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضؓ کی رگِ ہفت اندام پر تیر آکر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر کے پیکان سے اپنے ہاتھ سے (اس کے زخم کو) داغ دیا پھر ان کے ہاتھ پر ورم ہو گیا تو آپ نے دوبارہ اس کو داغ دیا۔ (مسلم)

۴۳۱۸ وَعَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُبیؓ بن کعب کے پاس طبیب کو بھیجا۔ طبیب نے ان کی رگ کو کاٹا اور پھر اس پر داغ دیا۔ (مسلم)

کلونجی کی خاصیت

۴۳۱۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ السَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کالا دانہ سے ہر بیماری میں شفاء ہے مگر موت سے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

شہد کی شفا بخش تاثیر

۴۳۲۰ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِيْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهٖ

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ۔ اس نے شہد پلایا اور دوبارہ حاضر

عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہو کر عرض کیا کہ میں نے اس کو شہد پلایا تھا دست زیادہ ہونے لگے ہیں (یعنی بیماری بڑھ گئی ہے اور دستوں میں زیادتی ہوگئی ہے) آپ نے (پھر) شہد پلانے کا حکم دیا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا (یعنی اس نے دستوں کی زیادتی کی شکایت کی اور آپ نے شہد پلانے کا حکم دیا) چوتھی مرتبہ جب وہ آیا اور عرض کیا کہ میں نے اس کو شہد پلایا دستوں میں اور زیادتی ہوگئی۔ تو آپ نے فرمایا "خدا تعالےٰ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے" چوتھی مرتبہ اس نے پھر شہد پلایا اور وہ اچھا ہوگیا۔ (بخاری و مسلم)

قسط کے فوائد

۴۳۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جن چیزوں سے تم علاج (و دوا) کرتے ہو، ان میں بہترین چیز سینگی کھچوانا ہے اور بحری قسط[لہ] کا استعمال کرنا۔ (بخاری و مسلم)

بچوں کے حلق کی مخصوص بیماری "عذرہ" کا علاج

۴۳۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عذرہ کی بیماری میں (یعنی بچوں کے حلق کی بیماری میں) تم انگلیوں سے (تالو کو دبا کر) بچوں کو اذیت نہ دو بلکہ قسط سے ان کا علاج کرو (یعنی پیس کر اس کا پانی ناک میں ٹپکاؤ) (بخاری و مسلم)

ذات الجنب کا علاج

۴۳۲۳ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام قیس رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حلق کی بیماری میں تم اپنے بچوں کے حلق کو انگلی سے کیوں دباتی ہو تم عود ہندی سے ان کا علاج کرو (یعنی عود ہندی استعمال کرو) عود ہندی میں سات بیماریوں کی شفا ہے جن میں ایک ذات الجنب ہے بچوں کے حلق میں عود ہندی کو ناک میں ٹپکایا جائے اور ذات الجنب کی بیماری میں منہ کے اندر ٹپکایا جائے۔ (بخاری و مسلم)

بخار کا علاج اور پانی

۴۳۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ اور رافع بن خدیج رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بخار دوزخ کی بھاپ ہے تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو (یعنی ٹھنڈی دواؤں کے پانی سے یا مطلق پانی سے)۔ (بخاری و مسلم)

جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کرنے کی اجازت

۴۳۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر بد

لہ "کالا نہ دانہ" کلونجی کو کہتے ہیں۔ ۱۲ مترجم لہ ایک دوا کا نام ہے۔ ہندی اس کو "کُٹھ" کہتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ڈنک اور نملہ (پہلو کی پھنسیاں) میں افسوں کرنے کی اجازت دی ہے (یعنی دُعائیں پڑھ کر ان پر پھونکنے کی اجازت دی ہے۔ (مسلم)

۴۳۲۶/۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ نظرِ بد سے ہم افسوں پڑھائیں۔ (بخاری و مسلم)

۴۳۲۷/۱۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِي صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلمہ رضہ کہتی ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا آپ نے فرمایا اس پر منتر پڑھواؤ اس کو نظر لگی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۳۲۸/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منترا ور افسوں سے منع فرمایا ہے (اس ممانعت کے بعد) عمرو بن حزم کے خاندان کے لوگ آئے اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس ایک منتر ہے جس کو ہم بچھو کے کاٹے پر پڑھا کرتے تھے۔ اب آپ نے منتروں سے منع فرمادیا ہے (ہم کیا کریں) اس کے بعد انھوں نے اس منتر کو پڑھ کر سُنایا تو آپ نے فرمایا میں اس منتر میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔ تم میں سے جو شخص اپنے کسی بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ فائدہ پہنچائے۔ (مسلم)

۴۳۲۹/۱۷ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضہ کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں (اسلام سے پہلے) ہم لوگ منتر پڑھا کرتے تھے (اسلام لانے کے بعد) ہم نے عرض کیا یا رسُول اللہ! آپ ان منتروں کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم اپنے منتر مجھے سُناؤ۔ جب تک ان منتروں میں شرک نہ ہو، ان میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔ (مسلم)

نظرِ بد لگنا ایک حقیقت ہے

۴۳۳۰/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نظر حق ہے (یعنی نظر لگ جانا درست ہے) اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر ہی ہوتی (یعنی تقدیر کو کوئی چیز ٹالنے والی ہوتی تو نظر ہی ہوتی) اور جب تم سے دھونے کا مطالبہ کیا جائے تو تم دھو ڈالو[1] (مسلم)

فصل دوم

حق تعالےٰ نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے

۴۳۳۱/۱۹ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالُوا يَا

حضرت اُسامہ بن شریک کہتے ہیں صحابہ رضہ نے عرض کیا یا رسُول اللہ!

[1] اُس وقت عرب میں یہ دستور تھا کہ جس شخص کی نظر لگتی تھی اُس کے ہاتھ پاؤں اور زیرِ ناف کو پانی سے دھو کر اُس شخص پر وہ پانی ڈالتے تھے جس کو نظر لگتی تھی اور اس کو شفاء کا سبب سمجھتے تھے۔ آں حضرتؐ نے اس کی اجازت دی ہے اور فرمایا ہے "اگر تم سے تمہارے اعضاء کو دھو کر مریض پر ڈالنے کا مطالبہ کیا جائے تو اس کو منظور کرلو۔ ۱۲ مترجم

رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَنَتَدَاوِیْ قَالَ نَعَمْ یَاعِبَادَ اللّٰہِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَہٗ شِفَاءً غَیْرَ دَاءٍ وَّاحِدٍ اَلْھَرَمُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

(کیا بیماری میں) ہم علاج و دوا کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں! خدا کے بندو دوا (اور علاج) کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اُس کے لئے شفاء (اور علاج و دوا) بھی رکھی ہے مگر ایک بیماری کا علاج نہیں پیدا کیا اور وہ بیماری بڑھاپا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

مریض کو زبردستی نہ کھلاؤ پلاؤ

۴۳۳۲/۲۰ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْرِھُوْا مَرْضَاکُمْ عَلَی الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُھُمْ وَیَسْقِیْھِمْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عقبہ بن عامر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے بیماروں کو زبردستی کھانا نہ کھلایا کرو (یعنی کھانا کھانے پر ان کو مجبور نہ کیا کرو) اس لئے کہ خداوند تعالےٰ ان کو کھلاتا پلاتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

سُرخ بادہ کا علاج

۴۳۳۳/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَۃَ مِنَ الشَّوْکَۃِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زرارہ کے جسم پر سُرخ بادہ کی بیماری میں داغ دیا۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

ذات الجنب کا علاج

۴۳۳۴/۲۲ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰی مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ وَالزَّیْتِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت زید بن ارقم رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ ذات الجنب کا علاج بحری قسط اور زیتون کے تیل سے کریں۔ (ترمذی)

۴۳۳۵/۲۳ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْعَتُ الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت زید بن ارقم رض کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذاتُ الجَنب کی بیماری کے لئے روغنِ زیتون اور ورس کی تعریف کی ہے۔ (ترمذی)

ثنا بہترین دوا ہے

۴۳۳۶/۲۴ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَھَا بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَیْئًا کَانَ فِیْہِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ کَانَ فِی السَّنَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت اسماء بنت عمیس رض کہتی ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے (یعنی اسماء رض سے) دریافت فرمایا تم کس چیز سے مسہل (جلاب) لیتی ہو؟ انھوں نے (یعنی اسماء رض نے) کہا شبرم سے۔ آپ نے فرمایا یہ گرم ہے، گرم ہے۔ اسماء رض کہتی ہیں کہ پھر میں نے ثنا سے مسہل لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی (یعنی موت کا علاج کسی دوا میں ہوتا) تو وہ ثنا تھی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

حرام چیزوں کے ذریعہ علاج معالجہ نہ کرو

۴۳۳۷/۲۵ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَ

حضرت ابو درداء رض کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے بیماری بھی پیدا کی ہے اور بیماری کی دوا بھی

وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ)

اور ہر بیماری کی ایک دوا مقرر فرمائی ہے۔ تم دوا سے (بیماری کا) علاج کرو لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ (ابوداؤد)

جس دوا کو طبیعت قبول نہ کرے وہ زیادہ کارگر نہیں ہوتی

۴۳۳۸/۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبیث (نجس) دوا سے (علاج کرنے کو) منع فرمایا ہے۔ (احمد ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

سر اور پاؤں کے درد کا علاج

۴۳۳۹/۲۷ وَعَنْ سَلْمَى خَادِمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْتَضِبْهُمَا (رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ)

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سلمیٰ رضؓ کہتی ہیں کہ جو شخص (رسو)ل اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سر کی بیماری کی شکایت پیش کرتا آپ اس کو سینگیاں کھچوانے کا حکم دیتے اور جو شخص پاؤں کے درد کی شکایت کرتا اس کو مہندی لگانے کا حکم دیتے۔ (ابوداؤد)

زخم کا علاج

۴۳۴۰/۲۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِي أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت سلمیٰ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم پر جب کوئی زخم آجاتا (تلوار۔ چھری یا اور کسی ایسی ہی چیز کا) یا پتھر اور کانٹے سے آپ زخمی ہو جاتے، تو آپ مجھ کو حکم دیتے کہ میں اس زخم پر مہندی کی لُبدی رکھ دوں۔ (ترمذی)

سینگی کھچوانے کا ذکر

۴۳۴۱/۲۹ وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَيَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی کبشہ انماری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان سینگیاں کھچواتے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ان خونوں میں سے (سر اور مونڈھوں کے خونوں میں سے) کچھ نکال دیا کرے (یعنی فاسد خون) وہ اگر کسی بیماری میں کسی دوا سے علاج نہ کرے تو کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۴۳۴۲/۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلَى وَرِكِهِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے موچ آجانے کے سبب اپنے کولہے پر بھری ہوئی سینگیاں کھچوائیں۔ (ابوداؤد)

۴۳۴۳/۳۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ إِلَّا أَمَرُوهُ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کے واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ملائکہ کی جس جماعت کے پاس سے گزرے اس نے آپ سے یہی عرض کیا کہ اپنی امت کو سینگیاں لگوانے کا حکم دو۔

(ترمذی ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مینڈک کی دوا بنانے کی ممانعت

۴۳۲۴/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک طبیب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر مینڈک کو دوا میں شامل کر دیا جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے مینڈک کو مارنے (اور دوا میں شامل کرنے سے) منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

آنحضرت کے پچھنے لگوانے کا ذکر

۴۳۲۵/۳۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ. (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گردن کی طرف دو رگوں اور مونڈھوں کے درمیان سینگیاں کھچوایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد اور ترمذی۔ ابن ماجہ نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ آپ سترھویں اُنیسویں اور اکیسویں تاریخ کو سینگیاں کھچوایا کرتے تھے۔

پچھنے لگوانے کے دن

۴۳۲۶/۳۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سترھویں اُنیسویں اور اکیسویں تاریخوں میں سینگیاں کھچوانا پسند فرماتے تھے۔ (شرح السنۃ)

۴۳۲۷/۳۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ. (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سترھویں اُنیسویں اور اکیسویں تاریخوں میں بھری ہوئی سینگیاں کھچوائے اس کو ہر بیماری سے شفا ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

۴۳۲۸/۳۶ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَاُ. (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

کبشہ بنت ابی بکرہ رض کہتی ہیں کہ اُن کے والد اپنے گھر والوں کو منگل کے دن سینگیاں کھچوانے سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منگل کا دن خون (کے غلبہ یا دوران) کا دن ہے، اور اُس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں خون نکلوانے سے پھر نہیں رُکتا۔ (ابوداؤد)

۴۳۲۹/۳۷ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ وَقَدْ اُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ).

زہری مرسلاً نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ناقل ہیں کہ جو شخص بدھ یا ہفتہ کے دن سینگیاں کھچوائے اور اُس کو برص یا کوڑھ ہو جائے، تو وہ آپ ہی اپنے کو ملامت کرے۔ (احمد و ابوداؤد - ابوداؤد کہتے ہیں، یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے لیکن صحیح نہیں)۔

۴۳۵۰/۳۸ وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ اَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ اَوِ

زہری رح سے مرسلاً نقل ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بدھ یا ہفتہ کے دن بھری ہوئی سینگیاں کھچوائے

الْاَرْبِعَاءِ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ فِي الْوَضَحِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

یا کسی عضو پر دوا کا لیپ کرے اگر اس کو برص یا کوڑھ ہو جائے تو وہ اپنے آپ ہی کو برا بھلا کہے۔ (شرح السنۃ)

ٹوٹکہ کی ممانعت

۴۳۵۱/۳۹ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاٰى فِيْ عُنُقِيْ خَيْطًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ فَاَخَذَهٗ فَقَطَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ اٰلُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ هٰكَذَا لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَاِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطٰنِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهٖ فَاِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ اَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ کی بیوی زینبؓ کہتی ہیں کہ عبد اللہ (یعنی ان کے شوہر) نے ان کی گردن میں تاگا پڑا دیکھا اور مجھ سے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا گنڈہ ہے جس پر میرے لئے منتر پڑھا گیا ہے۔ حضرت عبد اللہ رضؓ نے یہ سنکر کہا۔ عبد اللہ کے گھر والو! تم شرک سے بالکل بے پرواہ ہو، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ منتر، منکے اور ٹوٹکے شرک ہیں۔ میں نے کہا تم یہ کیا کہتے ہو۔ میری آنکھ (درد سے) نکلی پڑتی تھی اور میں فلاں یہودی کے پاس آیا جایا کرتی تھی۔ اس یہودی نے (ادھر) منتر پڑھا (دم کیا) اور آرام ہو گیا۔ عبد اللہ رضؓ نے کہا شیطان کا کام ہے وہ اپنے ہاتھ سے آنکھ کو دباتا تھا۔ جب منتر پڑھا گیا تو اس نے دبانا چھوڑ دیا تجھ کو صرف وہ کلمات کہنے کافی تھے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے (یعنی یہ کہ) اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (ابو داؤد)

نشرہ شیطان کا کام ہے

۴۳۵۲/۴۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نشرہ کی بابت پوچھا گیا (نشرہ ایک افسوں ہے جو آسیب زدہ پر پڑھا جاتا ہے) آپ نے فرمایا وہ شیطان کا کام ہے۔ (ابو داؤد)

لاپرواہ لوگوں کے کام

۴۳۵۳/۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میں کسی عمل کی پرواہ نہیں کرتا (یعنی کسی عمل کو کرنے کی) یعنی یہ کہ تریاق پیوں گلے میں منکا لٹکاؤں یا اپنے دل سے (ارادہ اور قصد سے) شعر کہوں (یعنی مجھ کو ان چیزوں کو عمل میں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔) ابو داؤد)

جھاڑ پھونک وغیرہ توکل کے منافی ہے

۴۳۵۴/۴۲ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضؓ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص داغ دلوائے یا منتر پڑھوائے وہ توکل (خدا پر بھروسہ رکھنے) سے بری ہے۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۴۳۵۵/۴۳ وَعَنْ عِيسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ تَمِيمَةً فَقَالَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ)

حضرت عیسیٰ بن حمزہ رضہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن حکیم کے پاس گیا۔ ان کا جسم (بیماری سے) سُرخ تھا۔ میں نے کہا تم تعویذ کیوں نہیں باندھتے؟ انھوں نے کہا ہم خدا کے ذریعہ اس سے پناہ چاہتے ہیں (اس لئے کہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کوئی چیز لٹکائے یا باندھے، وہ اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ (ابو داؤد)

جھاڑ پھونک کے اثر کا ذکر

۴۳۵۶/۴۴ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ۔)

حضرات عمران بن حصین رضہ کہتے ہیں۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے منتر اثر نہیں کرتا مگر نظر یا زہر دار چیز کے ڈنک پر۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد)

ابن ماجہ نے اسے بریدہ رضہ سے روایت کیا ہے۔

۴۳۵۷/۴۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ۔ (رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے منتر اثر نہیں کرتا مگر نظر یا زہر دار جانور کے ڈنک یا خون پر (یعنی نکسیر کے خون پر یا مطلق خون کی روانی یا فسادِ خون پر)۔ (ابو داؤد)

تیرِ نظر کا ذکر

۴۳۵۸/۴۶ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ يُسْرِعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِي لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اسماء بنت عمیس رضہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ! جعفر (طیار رضہ) کی اولاد کو بہت نظر لگتی ہے کیا ان کے لئے منتر پڑھواؤں؟ آپ نے فرمایا، ہاں اگر تقدیر پر کوئی چیز سبقت لے جاتی تو وہ نظر تھی۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

نملہ کا منتر

۴۳۵۹/۴۷ وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ اَلَا تُعَلِّمِينَ هٰذِهٖ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ)

حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضہ کہتی ہیں کہ میں حضرت حفصہ رضہ کے پاس بیٹھی تھی کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا تو حفصہ رضہ کو اسی طرح نملہ کا منتر نہیں سکھاتی جس طرح تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔

نظر لگنے کا ایک واقعہ

۴۳۶۰/۴۸ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاةٍ قَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَاُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهٗ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَقَالَ

حضرت ابی امامہ رضہ بن سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے دیکھا ہے اور کہا خدا کی قسم آج کے دن کے مانند کوئی دن میں نے نہیں دیکھا اور نہ کسی پردہ نشین کے جسم کی جلد اس کی (یعنی سہل بن حنیف کی جلد کی) جلد کے مانند دیکھی، راوی کا بیان ہے کہ (ان الفاظ کے اس کی زبان سے نکلتے ہی سہل بن

هَلْ تَتَّهِمُونَ لَهُ اَحَدًا فَقَالُوْا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَلَا بَرَّكْتَ اِغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهِ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُ بَاْسٌ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّاْ لَهُ فَتَوَضَّاَ لَهُ)۔

حنیفؓ زمین پر گر پڑے۔ پھر اُن کو اُٹھا کر رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور عرض کیا گیا، یا رسُول اللہ! کیا آپ سہل کے علاج کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ خدا کی قسم وہ اپنا سر بھی نہیں اُٹھا سکتا آپنے فرمایا تم کس پر اس کا گمان رکھتے ہو کہ اس کی نظر اس کو لگی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہمارا خیال ہے عامر بن ربیعہ کی نظر لگی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سُن کر رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اُس سے سخت الفاظ کہے اور پھر فرمایا تم میں سے کوئی شخص کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے تو نے برکت کی دُعا کیوں نہیں کی۔ پھر اس سے فرمایا اب تو اپنے اعضاء کو پانی سے دھو (اور سہلؓ پر وہ پانی ڈال) عامرؓ نے اپنے مُنہ ہاتھوں، کہنیوں، گھٹنوں، پاؤں کی انگلیوں پورے اور زیر ناف حصّہ جسم کو دھویا اور ایک پیالہ میں اس پانی کو جمع کیا۔ اور پھر اس پانی کو سہل رضؓ پر ڈال دیا۔ (پس) سہل اُٹھ کھڑا ہوا اور لوگوں کے ساتھ چل دیا اور کوئی تکلیف باقی نہ رہی (شرح السّنّہ)

اور مالک کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپنے عامرؓ سے فرمایا یہ نظر حق ہے تو سہل رضؓ کے لئے وضو کر، چنانچہ اُس نے وضو کیا

پناہ مانگنے کا ذکر

۴۳۶۱/۴۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ)۔

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوّذات (سُورۃ قل اعوذ بربّ النّاس اور سُورۃ قل اعوذ بربّ الفلق) نازل ہوئیں۔ جب یہ دونوں سُورتیں نازل ہو چکیں تو آپ اُن کے ذریعہ پناہ مانگنے لگے اور دوسری چیزوں کے ذریعہ پناہ مانگنی چھوڑ دی۔

(ترمذی- ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

مغربون کا ذکر

۴۳۶۲/۵۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ فِيْ بَابِ التَّرَجُّلِ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ مجھ سے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو مُغرّبون اپنے اندر دِکھائی دیتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ مغرّبون کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا مغرّبون وہ جن ہیں جو ان میں شریک ہوتے ہیں۔[۱] (ابو داؤد) اور ابن عباس رضؓ کی حدیث "خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ الخ" باب الترجّل میں بیان کی جا چکی ہے۔

---

[۱] حدیث میں ہے کہ انسان اگر بیوی سے جماع کرتے وقت خدا کا ذکر نہ کرے یعنی یہ دُعا نہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا تو شیطان اپنا جسم اُس کے جسم سے مِلا لیتا ہے اور اس کے ساتھ عورت سے جماع کرتا ہے جیسا کہ کلام مجید میں ہے وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ۔ ۱۲۔ مترجم

فصل سوم

معدے کی مثال

۴۳۶۳/۵۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَیْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے معدہ بدن کا حوض ہے اور بدن کی رگیں اس حوض کی طرف آتی ہیں (یعنی جسم انسانی کے اعضاء کی رگیں اس حوض سے وابستہ ہیں) جب معدہ درست ہوتا ہے تو یہ رگیں بدن کی صحت کو قائم رکھنے کے لئے معدہ سے موادِ صالحہ حاصل کرتی رہتی ہیں اور جب معدہ خراب ہوتا ہے تو رگیں خراب مواد حاصل کرکے علالت کا سبب بنتی ہیں۔ (بیہقی)

بچھو کے کاٹے کا علاج

۴۳۶۴/۵۲ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ یُّصَلِّیْ فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلَی الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهٖ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّیًا وَّلَا غَیْرَهٗ اَوْ نَبِیًّا وَّغَیْرَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَّمَاءٍ فَجَعَلَهٗ فِیْ اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ یَصُبُّهٗ عَلٰی اِصْبَعِهٖ حَیْثُ لَدَغَتْهُ وَیَمْسَحُهَا وَیُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ (رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ اپنا ہاتھ زمین پر رکھا اور بچھو نے آپ کو کاٹ لیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جوتی کو اٹھایا اور بچھو کو مار ڈالا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا بچھو پر خدا کی لعنت ہو نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نمازی کو۔ یا یہ فرمایا نبی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو۔ اس کے بعد آپ نے نمک اور پانی منگوایا اور ایک برتن میں دونوں کو ڈال کر اس سے اپنی انگلی کو دھارا اور انگلی کو ملا، پھر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھیں (بیہقی)

آنحضرتؐ کے موئے مبارک کی برکت

۴۳۶۵/۵۳ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَهْلِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّکَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَیْنٌ اَوْ شَیْءٌ بَعَثَ اِلَیْهَا مِخْضَبَهٗ فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ تُمْسِکُهٗ فِیْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ فَرَاَیْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن دہبؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو میرے گھر والوں نے پانی کا ایک پیالہ دے کر ام سلمہؓ کے پاس بھیجا۔ عادت یہ تھی کہ جب کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیماری ہوتی تو ام سلمہؓ کے پاس پانی کا ایک پیالہ بھیجا جاتا۔ ام سلمہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بال نکالتیں جو چاندی کی ایک نلکی میں بند رہتا تھا اور اس بال کو پانی میں ڈال کر حرکت دیتیں اور پھر اس پانی کو مریض کو پلا دیا جاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے چاندی کی اس نلکی میں جھانک کر دیکھا تو اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی سرخ بال تھے۔ (بخاری)

کھنبی کے خواص

۴۳۶۶/۵۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْکَمْاَةُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْکَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کھنبی زمین کی چیچک ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی من کی قسم میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے اور عجوہ کھجور بہشت کی کھجور ہے اور اس میں

شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَخَذْتُ ثَلٰثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ وَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِّيْ عَمْشَاءَ فَبَرِءَتْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

زہر سے شفا کی خاصیت ہے ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیاں لیں ان کا پانی نچوڑا اور اس پانی کو شیشی میں بھر لیا پھر میں نے ایک چندھی لونڈی کی آنکھ میں اُس پانی کو ڈالا، وہ اچھی ہوگئی۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔)

شہد کی فضیلت

۴۳۶۷/۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلٰثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِّنَ الْبَلَاءِ (ابن ماجۃ و بیہقی)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ہر مہینہ میں تین دن صبح کے وقت شہد کو چاٹ لے وہ پھر کسی بڑی مصیبت و بلا میں مبتلا نہیں ہوتا۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

۴۳۶۸/۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ الْخَبَرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو شفا دینے والی چیزوں کو اپنے اوپر لازم کر لو (یعنی ان کا استعمال ضرور کیا کرو) ایک تو شہد دوسرے قرآن۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

اور یہ صحیح ہے کہ یہ خبر ابن مسعودؓ پر موقوف ہے۔

بلا ضرورت سر پر پچھنے لگوانا قوت حافظہ کے لئے نقصان دہ ہے

۴۳۶۹/۵۷ وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهٖ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ اَنَا مِنْ غَيْرِ سُمٍّ كَذٰلِكَ فِيْ يَافُوْخِيْ فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ حَتّٰى كُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابی کبشہ انماری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا زہر آلود گوشت کھا لینے کے سبب اپنے سر پر سینگیاں کھچوائیں۔ اس حدیث کے ایک راوی معمرؒ کا بیان ہے کہ میں نے زہر کا کوئی اثر جسم میں نہ ہونے کے باوجود اپنے سر پر سینگیاں کھچوائی تھیں جس سے میرا حافظہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھ کو نماز میں الحمد پڑھائی اور سکھائی جاتی تھی۔ (رزین)

سینگی کھنچوانے کے دن

۴۳۷۰/۵۸ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ يَنْبُغُ فِي الدَّمِ فَاْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَّلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَّلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيْدُ ...... فِي الْحِفْظِ وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ وَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ

حضرت نافع رضؓ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضؓ نے کہا۔ نافع! میرے جسم میں خون جوش کھا رہا ہے تو سینگی کھینچنے والے کو بلا لا، لیکن جوان آدمی کو لانا، بچّے اور بوڑھے کو نہ لانا۔ نافع نے کہا کہ اس کے بعد ابن عمر رضؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ بھری ہوئی سینگیاں نہار مُنہ کھچوانا زیادہ بہتر ہے اس سے عقل میں زیادتی ہوتی ہے اور حافظہ تیز ہو جاتا ہے اور جس کا حافظہ اچھا ہو اس کا حافظہ قوی ہو جاتا ہے۔ پس جو شخص سینگیاں کھچوانا چاہے وہ خداوند تعالےٰ کا نام لے کر جمعرات کے دن کھچوائے۔ اور جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں سینگیاں نہ کھچوائے اور پھر پیر، منگل کے دن کھچوائے اور بُدھ کے دن نہ کھچوائے اس لئے کہ بدھ کا دن وہ

فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ اُصِيْبَ بِهِ اَيُّوْبُ فِي الْبَلَاءِ وَمَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَّلَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

دن ہے جس میں حضرت ایوب علیہ السلام بلا میں مبتلا ہوئے اور جذام اور برص کی بیماریاں بدھ ہی کے دن پیدا ہوتی ہیں یا بدھ کی رات میں[1] (ابن ماجہ)

۴۳۷۱/۵۹ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشَرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے منگل کے دن سترھویں تاریخ کو سینگی سال بھر کی بیماریوں کی دوا ہے۔ (رزین)

رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

اس کو امام احمد بن حنبل کے مصاحب حرب بن اسمٰعیل کرمانی رہ نے روایت کیا۔ اس حدیث کی اسناد قابل اعتماد نہیں منتقی میں اسی طرح ہے۔ رزین وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رض سے اسی طرح روایت کیا۔

بَابُ الْفَالِ وَالطِّيَرَةِ — اچھی بری فال کا بیان

فصل اول

بدشگونی لینا منع ہے

۴۳۷۲/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ شگونِ بد کوئی چیز نہیں ہے بہترین چیز فال نیک ہے لوگوں نے عرض کیا فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا وہ اچھا کلمہ جس کو تم میں کوئی شخص کسی شخص سے یا کسی ذریعہ سے سنے۔ (بخاری و مسلم)

چند بے اثر باتیں اور ان کا بطلان

۴۳۷۳/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (کسی کی) بیماری کا لگنا، شگونِ بد، ہامہ اور صفر کوئی چیز نہیں ہے اور تم جذامی آدمی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے ڈر کر لوگ بھاگتے ہیں۔ (بخاری)

کسی بیماری کا متعدی ہونا بے حقیقت بات ہے

۴۳۷۴/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیماری کا لگنا، ہامہ اور صفر کوئی چیز نہیں ہے ایک اعرابی (دیہاتی) نے عرض کیا یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا حال ہے وہ ریگستان میں اس طرح

---

[1] محدثین اس پر متفق ہیں کہ بدھ کے دن کی نحوست کے بارے میں جتنی روایات مروی ہیں وہ سب موضوع ہیں۔

فِي الرَّمْلِ لَكَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رہتے ہیں جس طرح ہرنی۔ پھر ان میں خارشی اونٹ آجاتا ہے اور وہ دوسروں کو بھی خارشی بنا دیتا ہے۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے اونٹ کو (یعنی اُس اونٹ کو جس کو خارش کا یہ سلسلہ جاری ہوتا ہے) خارش کس سے لگی؟ یعنی جس طرح پہلے اونٹ کو خدا کے حکم سے خارش ہوئی اسیطرح دوسرے اونٹوں کو بھی خدا کے حکم سے خارش ہوئی۔ (بخاری)

۴۳۷۵/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیماری لگنا، ہامہ، ستارے کے طلوع و غروب کے اثرات اور صفر کوئی چیز نہیں ہیں۔ (مسلم)

غول کا ذکر

۴۳۷۶/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ بیماری لگنا، صفر اور غولِ بیابانی کوئی چیز نہیں ہے۔ (مسلم)

جذامی کا ذکر

۴۳۷۷/۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن شرید رضہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ثقیف کی جماعت میں ایک مجذامی تھا۔ اس نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کرنی چاہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ کو بیعت کر لیا ہے تو واپس چلا جا۔ (مسلم)

فصل دوم

آنحضرتؐ نیک فال لیتے تھے

۴۳۷۸/۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فال لیتے تھے شگونِ بد نہ لیتے تھے اور اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔ (شرح السنۃ)

شگون بد لینا شیطانی کام ہے

۴۳۷۹/۸ وَعَنْ قَطَنِ ابْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

قطن بن قبیصہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پرندہ کا اُڑانا فال کے طور پر یا کسی پرندہ سے فال یعنی اس کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سُنکر کنکریاں مارنا (فال لینے کے لئے) اور شگون یہ سب شرک میں سے ہے۔ (ابو داؤد)

بد شگونی شرک ہے

۴۳۸۰/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلَاثًا

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ شگونِ بد لینا شرک ہے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ

وَمَامِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَامِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ هٰذَا عِنْدِيْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

فرمائے۔ اور ہم میں سے جس شخص کے دل میں شگون یا فالِ بد سے کوئی تردد یا خلجان پیدا ہوتا ہے اس کو خداوند تعالےٰ اس پر توکل و بھروسہ کر لینے سے دُور کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی) امام بخاری کہتے ہیں کہ سلیمان بن حرب نے یہ بیان کیا ہے کہ اس حدیث کا آخری جملہ "ہم میں سے جس شخص کے دل میں الخ" یہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ابن مسعودؓ کا قول ہے۔

آنحضرتؐ نے جذامی کے ساتھ کھانا کھایا

۴۳۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے پیالہ میں (کھانے کے لئے) شریک کر لیا اور فرمایا کھاؤ میں اللہ پر توکل اور بھروسہ رکھتا ہوں۔ (ابن ماجہ)

بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے

۴۳۸۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سعد بن مالک رضؓ کہتے ہیں۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، ہامہ، بیماری لگنا اور شگونِ بد کوئی چیز نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

آنحضرتؐ نیک فال لینے کے لئے اچھے ناموں کا سننا پسند فرماتے

۴۳۸۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ يَّسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيْحُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ضرورت سے باہر نکلتے تو آپؐ کو یہ اچھا معلوم ہوتا کہ آپ کسی کی زبان سے یہ الفاظ سنیں۔ اے راشد اے نجیح! یعنی اے راہِ مستقیم کو پانے والے اور اے مقصد کو پانے والے شخص (ترمذی)

۴۳۸۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے شگونِ بد نہ لیتے تھے اور جب آپ کسی عامل کو کہیں بھیجنے لگتے تو اس سے اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو آپ اس سے خوش ہوتے اور آپ کی مسرت آپ کے چہرہ سے نمایاں ہوتی اور اگر اس کا نام بُرا ہوتا تو آپ کے چہرہ سے ناخوشی ظاہر ہوتی۔ اور آپ جب کسی آبادی میں داخل ہوتے تو اس کا نام دریافت فرماتے اگر اس کا نام اچھا معلوم ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کی علامت چہرہ سے نمایاں ہوتی اور اگر اس کا نام بُرا معلوم ہوتا تو ناخوشی کے آثار چہرے پر دکھائی دیتے۔ (ابوداؤد)

مکان میں بے برکتی کا ذکر

۴۳۸۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ يَّكْثُرُ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک گھر میں رہتے تھے ہمارے آدمیوں کی تعداد بھی زیادہ

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

تھی اور مال بھی ہمارے پاس بہت تھا پھر ہم نے وہ گھر چھوڑ دیا اور دوسرے گھر میں چلے گئے اس گھر میں ہمارے آدمیوں کی تعداد بھی کم ہو گئی اور مال بھی کم رہ گیا۔ آپ نے فرمایا اس گھر کو چھوڑ دو یہ بُرا منحوس ہے۔ (ابوداؤد)

خراب آب وہوا کی جگہ کو چھوڑ دینے کا حکم

۴۳۸۶/۱۵ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَحِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا اَبْيَنُ وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت یحییٰ بن عبداللہ بحیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے جس نے فروہ بن مسیک سے سُنا تھا یہ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایک زمین ہے جس کا نام اَبْیَن ہے یہ زمین ہماری زراعت اور غلہ کی زمین ہے (یعنی غلہ کی منڈی ہے جہاں مال لا کر جمع کیا جاتا ہے اور دوسرے شہروں میں بھیجا جاتا ہے) لیکن اس کا وبائی مرض سخت ہے (یعنی اس جگہ وبائی مرض زیادہ رہتا ہے) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے اس لئے کہ قربت سے بلاکی اتلاف ہوتا ہے (یعنی اس زمین میں رہنے سے جان ضائع ہوتی ہے۔) (ابوداؤد)

فصل سوم

بدشگونی کو سدِّ راہ نہ بناؤ

۴۳۸۷/۱۶ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مُرْسَلًا)

حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی شگونِ بد کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا آپ نے فرمایا بہترین چیز فال ہے اور شگونِ بد کسی مسلمان کو اس کے مقصد اور ارادہ سے نہ روکے۔ پھر جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی بات کو دیکھے جس کو وہ بُرا خیال کرتا ہے، تو یہ کہے: اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْكِهَانَةِ — غیب کی خبریں دینا

فصل اوّل

کہانت ورمل ناجائز ہے

۴۳۸۸/۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم جاہلیت کے ایام میں چند کام کیا کرتے تھے۔ یعنی یہ کہ ہم کاہنوں (فال گویوں) کے پاس جاتے (اور اُن سے غیب کی خبریں پوچھا کرتے) تھے آپ نے فرمایا تم کاہنوں کے پاس (اب) نہ جایا کرو پھر میں نے عرض کیا کہ ہم شگون لیتے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو ہر شخص اپنے دل میں پاتا ہے (یعنی ہر شخص شگون کا خیال کرتا ہے) یہ خیال تم کو کسی کام سے نہ روکے۔ پھر میں نے عرض کیا، ہم میں سے بعض لوگ خط

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ) کھینچتے ہیں (یعنی رمل کا کام کرتے ہیں) آپؐ نے فرمایا: ایک نبیؑ (خدا کے حکم سے) خط کھینچتے تھے جس شخص کا خط (راس) ان کے موافق پڑ جائے تو وہ صحیح آجاتی ہے۔ (مسلم)

کہانت کی کوئی حقیقت نہیں ہے

۴۳۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ چند لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کی بابت پوچھا (کہ ان کی بتائی ہوئی باتیں اعتماد کے قابل ہیں یا نہیں؟) آپؐ نے فرمایا وہ کچھ نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! وہ ایسی بات بتاتے ہیں یا ایسی خبر دیتے ہیں جو سچی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کلمہ حق ہے جس کو جن اُچک لیتا ہے اور اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈال دیتا ہے جس طرح مرغ دوسرے مرغ کے کان میں آواز پہنچاتا ہے پھر وہ کاہن اسی کلمہ حق میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں شامل کر دیتے ہیں (بخاری و مسلم)

۴۳۹۰ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيٰطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ابر میں اُترتی ہے اور (باہم) ان کاموں اور باتوں کا ذکر کرتی ہے جو خدا کے ہاں مقدر کی گئی ہیں (جن باتوں اور کاموں کا وقوع ہونے والا ہے اور نوشتۂ تقدیر ہو چکی ہیں) شیاطین ان باتوں کو سُننے کے لئے کان لگائے رکھتے ہیں جب وہ کوئی بات سُن لیتے ہیں تو کاہنوں کے کانوں میں جا ڈالتے ہیں اور کاہن ان باتوں میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر ان کو بیان کر دیتے ہیں۔ (بخاری)

نجومیوں اور کاہنوں کے پاس جانیوالوں کے بارے میں وعید

۴۳۹۱ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حفصہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کاہن اور نجومی کے پاس جائے اور اس سے کچھ دریافت کرے اس کی چالیس دن رات کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں۔ (مسلم)

ستاروں کو بارش ہونے کا سبب قرار دینا کفر ہے؟

۴۳۹۲ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى أَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ

حضرت زید بن خالد جہنی رضؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی جب کہ رات کو بارش ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ تم جانتے ہو تمہارے پروردگار نے (اس وقت) کیا فرمایا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا خدا اور خدا کے رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں نے آج اس حال میں صبح کی کہ بعض مجھ پر ایمان لائے اور بعض نے کفر (خدا کا انکار) کیا۔ جس شخص نے یہ کہا کہ ہم پر خدا کے فضل و کرم سے بارش ہوئی وہ تو مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کے اثر کا منکر ہوا اور جس شخص نے یہ کہا کہ فلاں

مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا فَذَالِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ستارہ کے طلوع ہونے اور فلاں ستارے کے غروب ہونے سے بارش ہوئی ہے وہ کافر ہوا یعنی میرا منکر ہوا اور ستاروں پر ایمان لایا۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب خداوند تعالےٰ آسمان سے کوئی برکت نازل کرتا ہے تو انسانوں کی ایک جماعت اس کے ذریعہ کفر میں مبتلا ہو جاتی ہے (یعنی خدا کا انکار کر دیتی ہے) خداوند تعالےٰ بارش کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارہ کے اثر سے بارش ہوتی ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

علم نجوم حاصل کرنا گویا سحر کا علم حاصل کرنا ہے

۴۲۹۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص علم نجوم کا ایک حصہ سیکھتا ہے وہ گویا سحر (جادو) کا ایک حصہ سیکھتا ہے اور جو اس سے زیادہ حاصل کرے وہ زیادہ سحر حاصل کرتا ہے (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

کاہنوں کی بتائی ہوئی باتوں کو سچ جاننے والے کے بارے میں وعید

۴۲۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کاہن (نجومی) کے پاس جائے اور اس کے بیان کو سچا جانے یا جو شخص حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرے یا جو شخص اپنی بیوی کے پائخانہ کے مقام میں جماع کرے وہ اس چیز سے منکر و بیزار رہا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ (احمد۔ ابو داؤد)

فصل سوم

نجومی اور کاہن غیب کی باتیں کس طرح بتاتے ہیں

۴۲۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ جب آسمان میں کوئی حکم جاری فرماتا ہے تو فرشتے اس حکم (ہیبت اور خوف الٰہی) سے کانپ اٹھتے ہیں اور ان کے بازوؤں میں حرکت یا کپکپی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ حکم اس زنجیر کی آواز کی مانند ہوتا ہے جس کو صاف پتھر پر کھینچا جائے (یعنی ارشاد خداوندی اور حکم ربانی زنجیر کی آواز کی مانند ہوتا ہے) پھر جب فرشتوں کے دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے تو معمولی درجہ کے فرشتے مقرب فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے پروردگار نے حق فرمایا ہے وہ اس ارشاد خداوندی کو بتا دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ کی ذات بزرگ و برتر ہے۔ ان

إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

باتوں کو جو فرشتوں کے درمیان ہوتی ہیں وہ جن یا شیطان سُن لیتے ہیں جو ایسی باتوں کو سُننے کے لئے کان لگائے رہتے ہیں اور بعض، بعض کے اوپر رہتے ہیں (یعنی یہ جن تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سلسلہ وار کھڑے ہیں) اوپر والا خبر کو نیچے والے کے پاس پہنچاتا ہے اور وہ اپنے سے نیچے والے کو، یہاں تک کہ آخری جن اس خبر کو ساحر اور کاہن کی زبان تک پہنچا دیتا ہے اور ان جنوں کو مارنے اور بھگانے کے لئے آسمان سے شعلے پھینکے جاتے ہیں۔ کبھی تو یہ شعلے خبر کو پہنچانے سے پہلے اُن کو آ کر لگتے ہیں اور کبھی شعلہ پہنچنے سے پہلے یہ خبر کو پہنچا دیتے ہیں۔ جب یہ خبر ساحر یا کاہن کو پہنچ جاتی ہے تو وہ اس میں سو جھوٹ شامل کر دیتا ہے اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے فلاں فلاں بات کہی ہے، وہ جھوٹی ثابت ہوئی۔ تو اس بات سے اس کی سچائی کی تائید کی جاتی ہے جو اس کو آسمان سے ملی تھی اور جنوں نے اس کو پہنچائی تھی (بخاری)

شہاب ثاقب کی حقیقت!

۴۳۹۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَاهُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاءُوْا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْذِفُوْنَ فِيهِ وَيَزِيدُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی نے مجھ سے بیان کیا کہ صحابہ رضؓ رات کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی پھیل گئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام جاہلیت میں جب اسی طرح ستارہ ٹوٹتا تھا تو تم کیا کہتے تھے؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ حقیقتِ حال سے خدا اور اُس کا رسولؐ ہی خوب واقف ہیں۔ ہم تو یہ کہا کرتے تھے کہ آج کوئی بڑا شخص پیدا کیا گیا ہے یا آج کے دن کوئی بڑا آدمی مرا ہے۔ آپ نے فرمایا ستارہ نہ تو کسی کی موت سے ٹوٹتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے بلکہ ہمارا پروردگار جس کا نام بابرکت ہے جب کوئی حکم نافذ فرماتا ہے تو عرشِ الٰہی کو اُٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں (یعنی سُبحان اللہ سُبحان اللہ کہتے ہیں) پھر آسمان کے وہ فرشتے تسبیح کرتے ہیں جو عرشِ الٰہی کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب ہیں پھر ان کے قریب کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک کہ اُس تسبیح کی آواز آسمان تک پہنچ جاتی ہے پھر وہ فرشتے جو عرش کو اُٹھانے والے فرشتوں سے قریب رہتے ہیں ان سے دریافت کرتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا کہا۔ وہ ان کو اُس سے آگاہ کرتے ہیں، پھر اس خبر کو ان سے دوسرے فرشتے دریافت کرتے ہیں اور آگے اور فرشتے یہاں تک کہ سلسلہ آسمانِ دنیا تک اس کو پہنچا دیتا ہے پھر اس خبر کو وہ جن اُچک لیتا ہے جو کان لگائے ایسی خبروں کا منتظر رہتا ہے اور اپنے دوستوں کے کانوں تک اس کو پہنچا دیتا ہے اور ان جنوں کے مارنے کے لئے یہ شعلے پھینکے جاتے ہیں (یعنی ستارے جو

لوٹتے نظر آتے ہیں وہ حقیقت میں وہ شعلے ہیں جن سے اُن جنوں کو بھگایا جاتا ہے) غرض جو خبر اس طرح کاہنوں اور ساحروں تک پہنچی ہے وہ درست ہے لیکن یہ لوگ اس میں جھوٹی باتیں شامل کر لیتے ہیں اور ایک بات کی بہت باتیں بنا لیتے ہیں۔ (مسلم)

ستارے کس لئے پیدا کئے گئے

۴۳۹۸ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا وَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْلَمُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ۔

حضرت قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین باتوں کے لئے پیدا کیا ہے، ایک تو آسمان کی زینت کے لئے، دوسرے شیطانوں (اور جنوں) کو مارنے کے لئے اور تیسرے علامات کے لئے کہ ان سے لوگ راستہ کو پائیں۔ پس جس شخص نے ان تین باتوں کے سوا اور کوئی غرض بیان کی اس نے غلطی کی۔ اپنا حصہ (عمر) ضائع کیا اور تکلف کیا اس چیز میں جس کا اُس کو علم نہیں (بخاری) اور رزین نے اپنی روایت میں کہا: کہ اس چیز کا تکلف کیا جو اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی اور تکلف کیا اس چیز میں جس کا اس کو علم نہیں اور اُس چیز میں تکلف کیا جس کے علم سے انبیاءؑ اور فرشتے عاجز ہیں۔ اور ربیع راوی سے بھی اسی قسم کی روایت منقول ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "قسم ہے خدا کی! خداوند تعالیٰ نے ستارے میں تو نہ کسی کی زندگی مقرر کی ہے اور نہ کسی کی موت، اور نہ کسی کا رزق" یہ لوگ خدا پر افترا کرتے اور ستارہ کو چیزوں کے وجود و عدم کا سبب و علت قرار دیتے ہیں۔

نجومی ساحر ہے

۴۳۹۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِّنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ اَلْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس شخص نے علم نجوم کا ایک حصہ سیکھا اس کے سوا جس کا ذکر خداوند بزرگ و برتر نے کیا تو اس نے سحر کا ایک ٹکڑا سیکھا اور منجم (یعنی علم نجوم کا جاننے والا) کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔ (رزین)

منازل قمر کو نزولِ باراں میں مؤثر حقیقی جاننا کفر ہے

۴۴۰۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهٖ خَمْسَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابی سعید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر خداوند تعالیٰ اپنے بندوں سے پانچ برس تک بارش کو بند رکھے اور پھر بارش کرے تو لوگوں کی ایک جماعت خدا کا انکار کرتی ہوئی یہ کہے گی کہ مجدح (یعنی منزلِ قمر) کے سبب ہم پر بارش ہوئی ہے۔ (نسائی)

كِتَابُ الرُّؤْيَا خواب کا بیان

فصل اول

مسلمان کا اچھا خواب حق ہے

۴۴۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نبوت کے آثار میں سے اب کچھ باقی نہیں رہا مگر مبشرات (یعنی نبوت میرے بعد ختم ہو جائے گی اور آئندہ ہونے والے واقعات کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ مبشرات کے سوا باقی نہیں رہے گا)۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا مبشرات کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اچھے خواب (یعنی خوشخبری دینے والے خواب)۔ (بخاری اور مالک نے اس روایت میں جو عطاء بن یسار رضؓ سے منقول ہے' یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اپنے اچھے خواب کے بعد الفاظ فرمائے وہ اچھے خواب جن کو مسلمان آدمی اپنے لئے دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی اور شخص دیکھے۔ (بخاری)

اچھے خواب کی فضیلت

۴۴۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اچھا خواب نبوت کے چالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھنے کا ذکر

۴۴۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے (حقیقت میں) مجھ ہی کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (بخاری ومسلم)

۴۴۰۴ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی قتادہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی سچا خواب دیکھا اور مجھ ہی کو دیکھا)۔ (بخاری ومسلم)

۴۴۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا وہ جلد بیداری کی حالت میں مجھ کو دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرتا۔ (بخاری ومسلم)

اچھا خواب اور برا خواب؟

۴۴۰۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اچھا خواب خدا کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے۔ پس جو شخص کوئی پسندیدہ خواب دیکھے وہ اس کو صرف اس شخص سے بیان کرے جس سے اس کو محبت ہو اور جو شخص برا خواب دیکھے تو خدا

رَأٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَلْیَتْفُلْ ثَلٰثًا وَّلَا یُحَدِّثْ بِھَا اَحَدًا فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کے ذریعہ اس کی برائی سے پناہ مانگے اور شیطان سے بھی پناہ مانگے اور تین بار تھتکار دے اور کسی سے اس خواب کو بیان نہ کرے اس لئے کہ وہ خواب اس کو ضرر نہ پہنچائے گا۔ (بخاری و مسلم)

برا خواب دیکھے تو کیا کرے؟

۴۴۰۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ ثَلٰثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص کوئی برا خواب دیکھے اس کو چاہئے کہ بائیں جانب تین بار تھتکار دے اور خدا کے ذریعہ شیطان سے تین بار پناہ مانگے اور اپنی اس کروٹ کو تبدیل کردے جس پر اس نے خواب دیکھا تھا (مسلم)

چند خوابوں کی تعبیر

۴۴۰۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّۃِ فَاِنَّہٗ لَا یَکْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْیَا ثَلٰثٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطٰنِ وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلَا یَقُصَّہٗ عَلٰی اَحَدٍ وَّلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ قَالَ وَکَانَ یَکْرَہُ الْغُلَّ فِی النَّوْمِ وَیُعْجِبُھُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) قَالَ الْبُخَارِیُّ رَوَاہُ قَتَادَۃُ وَیُوْنُسُ وَھُشَیْمٌ وَّاَبُوْ ھِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ یُوْنُسُ لَا اَحْسِبُہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقَیْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِیْ ھُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَہُ ابْنُ سِیْرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَحْوَہٗ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَہٗ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ زمانہ قریب ہوگا[1] مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور جو چیز نبوت کے اجزاء میں سے ہو وہ کبھی جھوٹی نہیں ہوتی۔ محمد بن سیرین کا قول ہے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو نفس انسانی کا خیال۔ دوسرے شیطان کا ڈرانا اور تیسرے خدا کی طرف سے بشارت۔ پس جو شخص کوئی برا خواب دیکھے وہ اس کو کسی سے بیان نہ کرے (اور خواب دیکھنے کے بعد) اٹھے اور نماز پڑھے (یعنی نفل نماز جس قدر ممکن ہو) ابن سیرین کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں طوق کو دیکھنا برا سمجھتے تھے اور قید (یعنی پاؤں میں بیڑیاں پڑے دیکھنا) کو پسند فرماتے تھے اور کہا جاتا ہے (یعنی تعبیر خواب کے ماہرین کا قول ہے) کہ قید کا مطلب دین میں ثابت قدمی ہے۔

ڈراؤنا خواب شیطانی اثر ہے اور اس کو کسی کے سامنے بیان نہ کرو

۴۴۰۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ رَاْسِیْ قُطِعَ قَالَ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّیْطٰنُ بِاَحَدِکُمْ فِیْ مَنَامِہٖ فَلَا یُحَدِّثْ بِہِ النَّاسَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گویا میرا سر کاٹ ڈالا گیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا جب خواب میں شیطان کسی کے ساتھ کھیلے تو وہ اس خواب کو لوگوں سے بیان کرتا نہ پھرے۔ (رواہ مسلم)

---

[1] زمانہ قریب ہونے کے تین معنی ہیں ایک تو قرب قیامت یعنی جب قیامت کا وقت قریب آجائے گا۔ دوسرے معنی ہیں موت کے زمانہ کا قریب ہونا۔ تیسرے وہ موسم جس میں رات دن برابر کے ہوں اس موقع میں مزاج اعتدال پر ہوتا ہے اور ایک معنی قریب زمانہ کے ہونے کے یہ ہیں کہ جب مہینے دنوں کی طرح گزریں اور وہ امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہے کہ عیش کے سبب زمانہ گزرتا معلوم نہ ہوگا۔ ۱۲ مترجم

آنحضرتؐ کا ایک خواب

۴۴۱۰ / ۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَاَنَّا فِیْ دَارِ عُقْبَۃَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِیْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُّطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَۃَ لَنَا فِی الدُّنْیَا وَالْعَاقِبَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ گویا میں (اور میرے صحابہؓ) عقبہ بن رافع کے گھر میں بیٹھے ہیں۔ پھر میرے سامنے تازہ کھجوریں لائی گئیں جن کو رُطب بن طاب کہتے ہیں۔ میں نے اس خواب کی تعبیر کی کہ دنیا میں ہمارے لئے رفعت و غلبت ہے اور آخرت میں بھلائی اور یہ کہ ہمارا دین اچھا ہے۔ (مسلم)

ہجرت سے متعلق آنحضرتؐ کا خواب

۴۴۱۱ / ۱۱ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَّکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھَلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابی موسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے (ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجوریں ہیں۔ اس کی تعبیر میں میرا خیال ہوا کہ (جس مقام کی جانب میں ہجرت کر رہا ہوں) وہ (شہر) یمامہ یا ہجر ہے اور حقیقت میں وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب ہے اور خواب میں میں نے دیکھا کہ میں تلوار کو حرکت دے رہا ہوں اور اس تلوار کا اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے۔ اس کی تعبیر یہ نکلی کہ جنگ اُحد کے دن مسلمانوں کو اذیت و تکلیف برداشت کرنا پڑی پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو پھر حرکت دی اور تلوار اپنی اصلی حالت پر آگئی بلکہ اس سے بہتر ہو گئی اس کی تعبیر وہ فتح تھی جو خداوند تعالیٰ نے مکہ میں بخشی یا صلح حدیبیہ جیسیں مسلمانوں کا اجتماع ہوا۔ (بخاری و مسلم)

ایک خواب کی تعبیر

۴۴۱۲ / ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ کَفَّیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَکَبُرَا عَلَیَّ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا فَذَھَبَا فَاَوَّلْتُھُمَا الْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْیَمَامَۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ یُّقَالُ اَحَدُھُمَا مُسَیْلَمَۃُ صَاحِبُ الْیَمَامَۃِ وَالْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ اَجِدْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَذَکَرَ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِیِّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں سو رہا تھا کہ زمین بھر کے خزانے میرے سامنے لائے گئے پھر میرے ہاتھوں پر دو سونے کے کڑے رکھے گئے۔ مجھ پر یہ گراں گزرے۔ یعنی ان کا ہاتھوں میں ہونا مجھ کو ناگوار ہوا۔ پھر میری طرف وحی کی گئی (یعنی الہام کے طور پر میرے دل میں یہ ڈال دیا گیا) کہ ان کڑوں پر پھونک مار۔ چنانچہ میں نے پھونک ماری اور وہ کڑے اُڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ میں دو جھوٹے مدعیانِ نبوت کے درمیان ہوں یعنی ایک تو صنعاء کا رہنے والا اور دوسرا یمامہ کا۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ایک ان میں سے مسیلمہ یمامہ کا رہنے والا ہے اور دوسرا اسود عنسی صنعاء کا رہنے والا۔ میں نے یہ روایت صحیحین میں نہیں پائی لیکن صاحب جامع نے اسے ترمذی سے روایت کیا ہے۔

۴۴۱۳ / ۱۳ وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ رَاَیْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فِی النَّوْمِ عَیْنًا تَجْرِیْ فَقَصَصْتُھَا

حضرت امّ العلاء انصاریہؓ کہتی ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کے لئے (جو ایک مہاجر مجاہد تھے اور لشکر کی پاسبانی کرتے تھے)

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِکَ عَمَلُہٗ یُجْرٰی لَہٗ۔
(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ایک جاری چشمہ کو دیکھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس خواب کو بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے عمل کا ثواب ہے جو اس کے لئے جاری کیا گیا ہے (یعنی اس کے عمل اور نیکی کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا۔ (بخاری)

عالم برزخ کی سیر سے متعلق آنحضرت کا ایک خواب

۴۴۱۴ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمُ اللَّیْلَۃَ رُؤْیَا قَالَ فَاِنْ رَاٰی اَحَدٌ قَصَّہَا فَیَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰہُ فَسَاَلَنَا یَوْمًا فَقَالَ ہَلْ رَاٰی مِنْکُمْ اَحَدٌ رُؤْیَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰکِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَۃَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخَذَا بِیَدِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَۃٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَّرَجُلٌ قَائِمٌ بِیَدِہٖ کَلُّوْبٌ مِّنْ حَدِیْدٍ یُدْخِلُہٗ فِیْ شِدْقِہٖ فَیَشُقُّہٗ حَتّٰی یَبْلُغَ قَفَاہُ ثُمَّ یَفْعَلُ بِشِدْقِہِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَیَلْتَئِمُ شِدْقُہٗ ہٰذَا فَیَعُوْدُ فَیَصْنَعُ مِثْلَہٗ قُلْتُ مَا ہٰذَا قَالَ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلٰی قَفَاہُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِہٖ بِفِہْرٍ اَوْ صَخْرَۃٍ یَّشْدَخُ بِہٖ رَاْسَہٗ فَاِذَا ضَرَبَہٗ تَدَہْدَہَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَیْہِ لِیَاْخُذَہٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلٰی ہٰذَا حَتّٰی یَلْتَئِمَ رَاْسُہٗ وَعَادَ رَاْسُہٗ کَمَا کَانَ فَعَادَ اِلَیْہِ فَضَرَبَہٗ فَقُلْتُ مَا ہٰذَا قَالَا اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلٰی ثَقْبٍ مِّثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاہُ ضَیِّقٌ وَّاَسْفَلُہٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَہٗ نَارٌ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوْا حَتّٰی کَادَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْہَا وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِیْہَا وَفِیْہَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاۃٌ فَقُلْتُ مَا ہٰذَا قَالَا اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَہَرٍ مِّنْ دَمٍ فِیْہِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی وَسْطِ النَّہَرِ وَعَلٰی شَطِّ النَّہَرِ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْہِ حِجَارَۃٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّہَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِیْہِ فَرَدَّہٗ حَیْثُ کَانَ فَجَعَلَ کُلَّمَا جَاءَ لِیَخْرُجَ

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ (صبح کی) نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف منہ کرکے بیٹھ جاتے اور پوچھتے تم میں کس نے آج کی رات خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سے جس نے خواب دیکھا ہوتا اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کردیتا اور آپ اس کی تعبیر خدا کی ہدایت کے مطابق بیان فرماتے ایک روز حسب معمول آپ نے فرمایا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا لیکن میں نے آج کی رات یہ خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور مجھ کو ایک مقدس سرزمین میں لے گئے (یعنی ملک شام میں) وہاں میں نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص ہاتھ میں لوہے کا آنکڑہ لئے کھڑا ہے یہ شخص بیٹھے ہوئے شخص کے منہ میں آنکڑا اڑاتا ہے اور اس کے کلے کو گدی تک چیر دیتا ہے۔ پھر وہ دوسرے کلے کی طرف جاتا ہے اور اس کو بھی چیر ڈالتا ہے۔ اتنی دیر میں کہ وہ دوسرا کلا چیرے، پہلا کلا درست ہوجاتا ہے اور وہ پھر اس کلہ کی جانب آتا اور اس کو چیر ڈالتا ہے، اتنے میں دوسرا کلہ اچھا ہوجاتا ہے اور وہ پھر اس کو چیرتا ہے (اسی طریقہ پر یہ عمل جاری ہے) میں نے ان شخصوں سے جو مجھے لے گئے تھے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا آگے تشریف لے چلئے چنانچہ میں آگے بڑھا یہانتک کہ ہم ایک شخص کے قریب پہنچے جو چت پڑا ہوا ہے اور ایک شخص اس کے سر کے پاس ایک اتنا بڑا پتھر لئے کھڑا تھا جو مٹھی میں آسکے یا آپ نے یہ فرمایا کہ ایک بڑا پتھر لئے کھڑا تھا جس سے وہ اس چت پڑے آدمی کے سر کو کچلتا تھا جب وہ پتھر کو اس کے سر پر مارتا تھا تو پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا تھا۔ پھر وہ اس پتھر کو لینے کے لئے جاتا، اس کو اٹھا کر لاتا، اتنے میں اس کا سر درست ہوجاتا اور وہ پھر اس پر پتھر مارتا تھا۔ اسی طرح یہ سلسلہ جاری تھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ان آدمیوں نے کہا آگے تشریف لے چلئے۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے یہاں تک کہ ایک گڑھے پر پہنچے جو تنور کی مانند تھا یعنی اس کا اوپر کا حصہ تنگ تھا اور اندر کا حصہ وسیع و کشادہ اور اس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی جب اس

رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اِنْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيْ فِي الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا وَسْطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا تَرٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ مَا رَاَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ وَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا اِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَاِذَا اسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

•

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ۔

گڑھے کی آگ بھڑکتی تو وہ آدمی جو آگ کے اندر تھے شعلوں کے ساتھ اوپر آجاتے یہاں تک کہ گڑھے سے نکل پڑنے کے قریب ہوجاتے اور جب شعلہ کا زور گھٹ جاتا تو وہ آدمی پھر اندر چلے جاتے۔ اس آگ میں بہت سے مرد تھے اور بہت سی عورتیں اور یہ سب ننگے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا آگے تشریف لے چلئے چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر پہنچے جس میں خون بھرا ہوا تھا اس کے درمیان ایک شخص کھڑا اور ایک نہر کے کنارے پر تھا جس کے آگے پتھر پڑے ہوئے تھے جب وہ شخص جو نہر کے بیچ میں کھڑا تھا کنارہ کی طرف آنے کے ارادے سے آگے بڑھتا تو یہ شخص جو کنارے پر تھا اُسکے منہ پر پتھر مارتا اور وہ پھر اپنی جگہ لوٹ جاتا نہر کے اندر کا آدمی جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتا کنارے والا شخص اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اس کو اسکی جگہ لوٹا دیتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے کہا آگے تشریف لے چلئے چنانچہ ہم آگے بڑھے یہاں تک کہ ایک سرسبز وشاداب باغ میں پہنچے اس باغ میں ایک بڑا درخت تھا اس کی جڑ میں ایک بوڑھا شخص اور چند لڑکے بیٹھے تھے۔ درخت کے قریب ہی ایک اور شخص تھا جس کے آگے آگ جل رہی تھی اور جس کو وہ جلا یا بھڑکا رہا تھا وہ دونوں آدمی جو میرے ساتھ تھے مجھ کو درخت کے اوپر لے گئے اور ایسے ایک مکان میں داخل کیا جو درخت کے بالکل درمیان میں واقع تھا۔ یہ مکان اتنا اچھا تھا کہ میں نے اتنا بہتر مکان کبھی نہیں دیکھا۔ اس مکان میں چند بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے تھے۔ پھر وہ آدمی مجھ کو درخت کے اوپر لے گئے اور ایک ایسے مکان میں داخل کیا جو پہلے مکان سے بہت بہتر تھا اس میں بوڑھے اور جوان آدمی تھے۔ میں نے ان دونوں شخصوں سے کہا کہ تم نے مجھ کو آج رات خوب سیر کرائی لیکن میں نے جو کچھ دیکھا ہے اُسکی حقیقت تم مجھ سے بیان کردو۔ انھوں نے کہا جس شخص کے کلے چیرے جاتے ہیں وہ جھوٹا ہے، جھوٹ بولتا ہے اور اس کی جھوٹی باتیں نقل و بیان کی جاتی ہیں یہاں تک کہ اِدھر سے اُدھر پہنچ جاتی ہیں اور اس کے ساتھ یہ عمل (یعنی یہ سزا) قیامت تک کیا جائے گا اور جس شخص کا سر کچلا جاتا ہے، اس کو خداوند تعالےٰ نے قرآن سکھایا تھا وہ (قرآن سے غافل ہوکر) رات کو سوتا رہا اور دن کو قرآن کے (احکام کے) موافق عمل نہیں کیا اس کے ساتھ سر کچلنے کا عمل قیامت تک کیا جائے گا۔ اور جن لوگوں کو آپ نے تنور میں دیکھا ہے وہ زانی ہیں اور وہ شخص جس کو آپ نے نہر میں دیکھا ہے سُود خوار ہے اور وہ بوڑھا جس کو آپ نے درخت کی جڑ میں بیٹھے دیکھا ہے ابراہیم علیہ السلام ہیں اور

ان کے پاس جو بچے ہیں وہ آدمیوں کی اولاد ہے اور وہ شخص جو آگ جلا رہا ہے دوزخ کا داروغہ ہے اور درخت کے اوپر پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے تھے جنت میں عام مومنوں کا مکان ہے اور وہ مکان جو اس سے اوپر کا ہے وہ شہداء کا مکان ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ (میرے ساتھی) میکائیل ہیں۔ اب آپ سر اٹھا کر دیکھئے۔ میں نے دیکھا تو میرے سر کے اوپر ابر کی مانند کوئی چیز تھی۔ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ تہہ بہ تہہ ابر سفید کی مانند کوئی چیز تھی۔ انھوں نے مجھ سے کہا یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے کہا مجھ کو چھوڑ دو تاکہ میں اپنے مکان میں داخل ہو جاؤں انھوں نے کہا آپ کی عمر ابھی باقی ہے جس کو آپ نے پورا نہیں کیا جب آپ اپنی عمر کو پورا کر لیں گے اپنے مکان میں داخل ہو جائیں گے (بخاری)۔

اور مدینہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب کے متعلق حرم المدینہ کے باب میں ابن عمرؓ کی حدیث بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

اپنا بُرا خواب کسی دانا یا دوست کے سوا کسی کے سامنے بیان نہ کرو

۴۴۱۵ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ یُحَدِّثْ بِھَا وَقَعَتْ وَ اَحْسِبُہٗ قَالَ لَا تُحَدِّثْ اِلَّا حَبِیْبًا اَوْ لَبِیْبًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ الرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ تُعَبَّرْ فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ وَ اَحْسِبُہٗ قَالَ لَا تَقُصَّھَا اِلَّا عَلٰی وَادٍّ اَوْ ذِیْ رَاْیٍ۔

حضرت ابی رزین عقیلی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور خواب جب تک اس کو بیان نہ کیا جائے پرندوں کے پاؤں پر ہوتا ہے (یعنی غیر مستقل وغیر قائم) لیکن جب اس کو بیان کر دیا جائے (یعنی اس کی تعبیر بھی بیان کر دی جائے) تو خواب واقع ہو جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے خواب کو کسی کے سامنے بیان نہ کر مگر دوست یا دانا کے سامنے۔ (ترمذی)

اور ابو داؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خواب پرندوں کے پاؤں پر ہوتا ہے جب تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے۔ اور جب اس کی تعبیر بیان کر دی گئی تو وہ تعبیر واقع ہو جاتی ہے" راوی کا کہنا ہے، میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ خواب کو کسی سے بیان نہ کر مگر دوست کے سامنے یا عقلمند کے روبرو۔

ورقہ ابن نوفل کے متعلق آنحضرتؐ کا خواب

۴۴۱۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَۃَ فَقَالَتْ لَہٗ خَدِیْجَۃُ اِنَّہٗ کَانَ قَدْ صَدَّقَکَ وَلٰکِنْ مَّاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْھَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُہٗ فِی الْمَنَامِ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ بِیْضٌ وَلَوْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَکَانَ عَلَیْہِ لِبَاسٌ غَیْرُ ذٰلِکَ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ورقہ[1] کی بابت پوچھا گیا (کہ وہ مسلمان تھے یا نہیں؟) خدیجۃ الکبریٰؓ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کیا کہ ورقہ نے آپ کی تصدیق کی تھی، لیکن وہ آپ کو نبوت ملنے سے پہلے مر گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خواب میں مجھ کو ورقہ کو دکھلایا گیا ہے وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس کے جسم پر اور (خراب) قسم کے کپڑے ہوتے۔ (احمد۔ ترمذی)

آنحضرتؐ کی پیشانی پر سجدہ کرنے سے متعلق ایک خواب

۴۴۱۷ وَعَنِ ابْنِ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّہٖ

حضرت ابن خزیمہ رضؓ بن ثابت رضؓ اپنے چچا سے روایت کرتے

[1] ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے چچا زاد بھائی تھے انھوں نے جاہلیت میں دین مسیحی اختیار کر لیا تھا۔ خدا کی عبادت کرتے تھے اور بتوں کی پرستش سے نفرت کرتے تھے اور حضورؐ کی نبوت کا اقرار کیا تھا۔

اَبِیْ خُزَیْمَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ اَنَّہٗ سَجَدَ عَلٰی جَبْھَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَاضْطَجَعَ لَہٗ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْیَاکَ فَسَجَدَ عَلٰی جَبْھَتِہٖ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ) وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اَبِیْ بَکْرَۃَ کَاَنَّ مِیْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فِیْ بَابِ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ۔

ہیں کہ انھوں نے خواب میں یہ دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر انھوں نے سجدہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس خواب کو بیان کیا گیا تو آپ لیٹ گئے اور فرمایا اپنے خواب کو سچا کرلے۔ چنانچہ انھوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کرلیا۔ (شرح السنۃ) اور عنقریب حضرت ابوبکرہ رضؓ کی حدیث گویا آسمان سے ترازو نازل ہوئی مناقب ابوبکرؓ کے باب میں بیان کریں گے۔

فصل سوم

عالم برزخ کے متعلق آنحضرت کے خواب کے کچھ اور حصے

۴۲۱۸/۱۸ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ لِاَصْحَابِہٖ ھَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِنْ رُؤْیَا فَیَقُصُّ عَلَیْہِ مَنْ شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُصَّ وَاِنَّہٗ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاۃٍ اِنَّہٗ اَتَانِی اللَّیْلَۃَ اٰتِیَانِ وَاِنَّھُمَا ابْتَعَثَانِیْ وَاِنَّھُمَا قَالَا لِیَ انْطَلِقْ وَاِنِّیْ انْطَلَقْتُ مَعَھُمَا وَذَکَرَ مِثْلَ الْحَدِیْثِ الْمَذْکُوْرِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ بِطُوْلِہٖ وَفِیْہِ زِیَادَۃٌ لَیْسَتْ فِی الْحَدِیْثِ الْمَذْکُوْرِ وَھِیَ قَوْلُہٗ فَاَتَیْنَا عَلٰی رَوْضَۃٍ مُّعْتَمَّۃٍ فِیْھَا مِنْ کُلِّ نَوْرِ الرَّبِیْعِ وَاِذَا بَیْنَ ظَھْرَیِ الرَّوْضَۃِ رَجُلٌ طَوِیْلٌ لَا اَکَادُ اَرٰی رَاْسَہٗ طُوْلًا فِی السَّمَآءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَکْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَاَیْتُھُمْ قَطُّ قُلْتُ لَھُمَا مَا ھٰذَا مَا ھٰؤُلَآءِ قَالَ قَالَا لِیَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَھَیْنَا اِلٰی رَوْضَۃٍ عَظِیْمَۃٍ لَمْ اَرَ رَوْضَۃً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْھَا وَلَا اَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِیَ ارْقَ فِیْھَا قَالَ فَارْتَقَیْنَا فَانْتَھَیْنَا اِلٰی مَدِیْنَۃٍ مَّبْنِیَّۃٍ بِلَبِنِ ذَھَبٍ وَلَبِنِ فِضَّۃٍ فَاَتَیْنَا بَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاھَا فَتَلَقَّانَا فِیْھَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِھِمْ کَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِّنْھُمْ کَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَھُمُ اذْھَبُوْا فَقَعُوْا فِیْ ذٰلِکَ النَّھْرِ قَالَ فَاِذَا نَھْرٌ مُّعْتَرِضٌ یَجْرِیْ کَاَنَّ مَآءَہُ الْمَحْضُ فِی الْبَیَاضِ فَذَھَبُوْا فَوَقَعُوْا فِیْہِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَیْنَا

حضرت سمرہ بن جندب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحابؓ سے پوچھا کرتے تھے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس جو شخص خواب دیکھتا وہ اس کو بیان کر دیتا۔ ایک روز آپ نے ہمارے سامنے بیان کیا۔ آج کی رات دو شخص (خواب میں) میرے پاس آئے مجھ کو اٹھایا اور کہا (ہمارے ساتھ) چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ ہولیا۔ اس کے بعد حدیث کے راوی حضرت سمرہ رضؓ نے اُس حدیث کے مانند جو پہلی فصل میں بیان کی گئی ہے، طویل حدیث بیان کی اور اس حدیث میں پہلی فصل کی حدیث سے کچھ باتیں زیادہ ہیں اور وہ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر ہم ایک اندھیرے باغ میں پہنچے (یعنی اس باغ میں درختوں کی کثرت سے اندھیرا تھا) جس میں بہار کی شادابی اور سرسبزی تھی اور پھول کھلے ہوئے تھے۔ میری نگاہ اچانک ایک شخص پر پڑی جو باغ کے درمیان کھڑا تھا یہ شخص اتنا لمبا تھا کہ اس کا سر مجھ کو نظر آتا تھا گویا وہ آسمان سے ملا ہوا ہے اور اس شخص کے گرد بہت سے لڑکے تھے جن کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے ان اشخاص سے دریافت کیا یہ لمبا آدمی کون ہے اور یہ لڑکے کون ہیں؟ انھوں نے کہا آگے چلئے چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک بہت بڑے باغ میں پہنچے کہ اس سے بڑا اور بہتر باغ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ پھر ان اشخاص نے مجھ سے کہا، باغ کے اندر چلو یا باغ کے درختوں کے اوپر چڑھو۔ چنانچہ ہم چلے اور ایک شہر کے قریب پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ شہر کے دروازے پر پہنچکر ہم نے دروازہ کھلوایا۔ دروازہ کھول دیا گیا اور ہم اس کے اندر داخل ہوئے اور اس میں ہم نے ایسے آدمیوں سے ملاقات کی جن کا آدھا جسم بہترین چیز تھا اور آدھا بدترین چیز کا۔ یعنی بہترین ایسی چیز جو کسی کی نظر میں بہترین ہو سکتا ہے اور بدترین ایسی چیز

قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَذَكَرَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کا جو کسی کی نظر میں بدترین ہو سکتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ ان دو آدمیوں نے جو مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے تھے، ان لوگوں سے کہا۔ اس نہر میں غوطہ لگاؤ۔ میں نے دیکھا تو وہاں شہر کے عرض میں ایک نہر جاری ہے جس کا پانی دودھ کی مانند سفید ہے، چنانچہ وہ لوگ گئے اور اس نہر میں جا پڑے۔ پھر جب وہ غوطہ لگا کر واپس آئے تو ان کے جسم کا بڑا حصہ جاتا رہا تھا اور بہترین صورت میں تبدیل ہوگیا تھا اور حدیث کے ان الفاظ کی زیادتی کی تفسیر ان الفاظ میں بیان کی ہے کہ، وہ لمبا آدمی جو باغ کے اندر تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام (پیغمبر) تھے۔ اور وہ بچے جو اُن کے گرد تھے، وہ بچے تھے جو دینِ فطرت پر (یعنی بالغ ہونے سے پہلے) مرے ہیں، بعض صحابہ رضؓ نے آپ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! اور مشرکوں کی اولاد (یعنی نابالغ بچے)؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بچے بھی (حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے پاس رہتے ہیں) پھر آپ نے خواب کی تعبیر کے سلسلہ میں فرمایا، اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم اچھا اور آدھا بُرا تھا، وہ لوگ وہ تھے جنھوں نے اچھے اور بُرے عمل ملا کر کئے تھے، یعنی کچھ عمل اچھے اور کچھ بُرے۔ پھر خداوند تعالےٰ نے ان کے گناہوں کو معاف فرما دیا۔ (بخاری)

جھوٹا خواب نہ بناؤ

۴۴۱۹/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُّرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھا دے جو آنکھوں نے نہیں دیکھی ہے (یعنی آنکھوں پر بہتان باندھے اور جھوٹا خواب بیان کرے۔) (بخاری)

کس وقت کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے

۴۴۲۰/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابی سعید رضؓ کہتے ہیں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، زیادہ سچا خواب صبح کے وقت کا ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

كِتَابُ الْاٰدَابِ وَبَابُ السَّلَامِ

آداب کا بیان اور سلام کا بیان

فصل اوّل

فرشتوں کو حضرت آدمؑ کا سلام

۴۴۲۱/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالےٰ نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر پیدا

ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰۤى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گیا ان (کے جسم) کی لمبائی ساٹھ گز تھی۔ ان کو پیدا کرنے کے بعد خدا نے ان سے فرمایا جاؤ اور اس جماعت کو سلام کرو اور وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ اور سنو وہ کیا جواب دیتی ہے وہ جو جواب دے وہ تیرا اور تیری اولاد کا جواب ہے چنانچہ آدم علیہ السلام گئے (اور فرشتوں کی جماعت کو مخاطب کرکے) کہا۔ السّلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب میں کہا۔ السّلام علیک ورحمۃ اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے (آدم علیہ السلام کے سلام کے جواب میں) ورحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کیا۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جنت میں داخل ہوگا آدمؑ کی صورت پر ہوگا اور اس کی لمبائی ساٹھ گز کی ہوگی اس کے بعد مخلوقات کی پیدائش برابر کم ہوتی رہی یعنی ان کا قد چھوٹا ہوتا رہا، یہاں تک کہ اس مقدار کو پہنچا جو اب ہے۔ (بخاری و مسلم)

افضل اعمال؟

۴۴۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کونسی عادت بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کھانا کھلانا اور آشنا نا آشنا سب کو سلام کرنا۔ (بخاری و مسلم)

ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے کیا حقوق ہیں؟

۴۴۲۳ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِى الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِىْ كِتَابِ الْحُمَيْدِىِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِىِّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں جب کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا۔ جب کوئی مسلمان مر جائے اس کی تجہیز و تکفین اور نماز وغیرہ میں شریک ہونا۔ کوئی مسلمان دعوت کرے تو اس کی دعوت کو قبول کرنا جب کوئی مسلمان ملے تو اس کو سلام کرنا۔ جب کوئی مسلمان چھینکے تو اس کے جواب میں (اگر وہ الحمد للہ کہے تو) یرحمک اللہ کہنا۔ حاضر و غائب مسلمان کی خیر خواہی کرنا (یہ حدیث مسلم و بخاری میں نہیں ہے اور نہ حمیدی کی کتاب میں البتہ جامع الاصول نے اس کو نقل کیا ہے اور نسائی کا حوالہ دیا ہے۔

تعلق و دوستی قائم کرنے کا بہترین ذریعہ سلام ہے

۴۴۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اس وقت تک بہشت میں داخل نہ ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو کیا میں تم کو ایک ایسی بات نہ بتلاؤں، جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ بات یہ ہے سلام کو رواج دو یعنی آپس

ہیں آشنا و ناآشنا سب کو سلام کرو۔ (مسلم، بخاری)

کون کس کو سلام کرے؟

۴۴۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرۃ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سوار سلام کرے پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا سلام کرے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی سلام کریں بہت سے آدمیوں کو۔

۴۴۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرۃ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چھوٹا (کمسن) سلام کرے بڑے کو اور چلنے والا سلام کرے بیٹھے ہو کو اور تھوڑے آدمی سلام کریں زیادہ آدمیوں کو۔ (بخاری)

آنحضرت کی انکساری و شفقت؟

۴۴۲۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لڑکوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے اور ان کو سلام کیا۔ (بخاری و مسلم)

غیر مسلم کو سلام کرنے کا مسئلہ

۴۴۲۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرۃ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہود اور نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تم کو راستہ میں کوئی یہودی یا نصرانی ملے تو اس کے راستہ کو اتنا تنگ کرو کہ وہ یکسو ہو کر گزرنے پر مجبور ہو جائے۔ (مسلم)

یہودیوں کی شرارت

۴۴۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہودی جب تم کو سلام کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں السام علیک (یعنی تم پر موت ہو) تم اس کے جواب میں کہو "وعلیک" (یعنی تجھ پر بھی موت ہو) (بخاری و مسلم)

۴۴۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہود و نصاریٰ جب تم کو سلام کریں تو تم ان کے جواب میں وعلیکم کہو (یعنی تم پر بھی)۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت کا حلم؟

۴۴۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اور کہا السام علیکم (یعنی تم کو موت آئے) میں نے ان کے جواب میں کہا بلکہ تم کو موت آئے اور تم پر لعنت ہو (یہ سنکر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! خداوند تعالےٰ نرمی کرتا اور نرمی کو تمام امور میں پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض

عَلَیْکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَلَیْکُمْ وَلَمْ یَذْکُرِ الْوَاوَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَتْ اِنَّ الْیَھُوْدَ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اَلسَّامُ عَلَیْکَ قَالَ وَعَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیْکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَھْلًا یَا عَائِشَۃُ عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاکِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِیْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَیْھِمْ فَیُسْتَجَابُ لِیْ فِیْھِمْ وَلَا یُسْتَجَابُ لَھُمْ فِیَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَکُوْنِیْ فَاحِشَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ۔

کیا آپؐ نے سنا نہیں انھوں نے کیا کہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے ان کو جواب میں "وَعَلَیکُم" (یعنی تم پر بھی) کہہ دیا تھا (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہود نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا "السام علیک" (تم کو موت آئے) اور آپؐ نے فرمایا اور تم پر بھی۔ حضرت عائشہ رضؓ نے یہود کے الفاظ سن کر کہا تم کو موت آئے تم پر خدا کی لعنت ہو اور تم پر غضب الٰہی نازل ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضؓ! ٹھہرو نرمی سے کام لو سختی و درشتی چھوڑ دو اور بے شرمی کی باتوں سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ عائشہ رضؓ نے کہا آپؐ نے ان کے الفاظ نہیں سنے؟ آپؐ نے فرمایا اور تم نے میرے جواب کے الفاظ نہیں سنے میں نے ان کے الفاظ کو انھیں پر لوٹا دیا۔ میری دعا ان کے حق میں قبول کی جاتی ہے اور ان کی دعا میرے حق میں قبول نہیں کی جاتی۔ اور مسلم میں ایک روایت کے اندر یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ عائشہ رضؓ! تو بیہودہ اور فحش باتیں نہ کر اس لئے کہ اللہ تعالےٰ بے حیائی کو پسند نہیں فرماتا۔

مسلم اور غیر مسلم کی مخلوط مجلس میں سلام کرنے کا طریقہ

۴۴۳۲ وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْہِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ وَالْیَھُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت اسامہ بن زید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسے مجمع کے پاس سے گزرے جن میں مسلمان، مشرک یعنی بت پرست اور یہود ہر قسم کے آدمی تھے اور آپؐ نے ان کو سلام کیا۔ (بخاری و مسلم)

راستہ کے حقوق

۴۴۳۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابی سعید خدری رضؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم راستوں پر نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم تو راستوں پر بیٹھنے کے لئے مجبور ہیں اس لئے کہ ہم وہاں بیٹھ کر تمام ضروری امور پر بحث و گفتگو کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم اس پر مجبور ہو تو راستہ کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا راستہ کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا آنکھوں کا بند رکھنا (یعنی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالنا) کسی کو اذیت نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا، مشروع باتوں کا لوگوں کو حکم دینا اور ممنوع باتوں سے روکنا (بخاری و مسلم)

۴۴۳۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہِ الْقِصَّۃِ قَالَ وَاِرْشَادُ السَّبِیْلِ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ الْخُدْرِیِّ ھٰکَذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ حدیث بالا کے واقعہ میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ آپؐ نے راستہ کے حقوق بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا راستہ کا بتلانا (یعنی کوئی شخص راستہ دریافت کرے تو اس کی رہنمائی کرنا)۔ (ابوداؤد)

۴۴۳۵ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہِ الْقِصَّۃِ قَالَ وَتُغِیْثُوا الْمَلْھُوْفَ وَتَھْدُوا الضَّالَّ۔

حضرت عمر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا واقعہ میں فرمایا کہ مظلوم کی فریاد رسی کرنا اور بھولے ہوئے کو راستہ بتانا۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ھٰکَذَا وَلَمْ اَجِدْ ھُمَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ۔)

ابوداؤد نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضؓ کی حدیث کے بعد اسی طرح بیان کیا اور ہم نے یہ دونوں حدیثیں صحیحین میں نہیں پائیں۔

فصل دوم

اسلامی معاشرہ کے چھ باہمی حقوق

۴۴۳۶ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ جَنَازَتَہٗ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَہٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ پسندیدہ حقوق ہیں، جب کوئی مسلمان ملے تو اس کو سلام کرنا۔ کوئی مسلمان دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا۔ کسی مسلمان کو چھینک آئے تو اس کا جواب دینا۔ کوئی مسلمان بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا کوئی مسلمان مرجائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا۔ اور ہر مسلمان کے لئے اس چیز کو پسند کرنا جس کو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے (ترمذی۔ دارمی)

سلام کے ثواب میں اضافہ کا باعث بننے والے الفاظ

۴۴۳۷ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَرَدَّ عَلَیْہِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فَرَدَّ عَلَیْہِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ فَرَدَّ عَلَیْہِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عمران بن حصین رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا حضورؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لئے دس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے اس کو بھی سلام کا جواب دیا اور اس کے بیٹھ جانے پر فرمایا اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا اور اس کے بیٹھ جانے پر فرمایا اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۴۴۳۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰی اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ ھٰکَذَا تَکُوْنُ الْفَضَائِلُ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت معاذ بن انس رضؓ نے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اور یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ آپ نے فرمایا اس شخص کے لئے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اسی طرح سے ثواب بڑھتا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

۴۴۳۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابی امامہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک تر وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

اجنبی عورت کو سلام کرنا جائز نہیں

۴۴۴۰ وَعَنْ جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِنَّ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت جریر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی ایک جماعت کے قریب سے گزرے اور ان کو سلام کیا۔ (احمد)

جماعت میں سے کسی ایک کا سلام کرنا پوری جماعت کی طرف سے کافی ہے

۴۴۴۱/۲۱ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا)۔ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاوُدَ۔

حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ جب آدمیوں کی کوئی جماعت گزرے اور ان میں سے ایک کسی آدمی یا جماعت کو سلام کرے تو یہ سلام ساری جماعت کی طرف سے ہے اور اسی طرح سے اگر کسی مجلس میں سے صرف ایک آدمی کسی سلام کا جواب دے دے تو یہ سلام سارے لوگوں کی طرف سے کافی ہے (بیہقی نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے یعنی اس قول کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا ہے) ابوداؤد کہتے ہیں اسے حسن بن علیؓ نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ حسن بن علی ابوداؤد کے شیخ ہیں۔

اشاروں کے ذریعہ سلام کرنا

۴۴۴۲/۲۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ اَلْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى اَلْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ)

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص غیروں کے ساتھ بہت مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تم نہ تو یہود کے ساتھ مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ کے ساتھ۔ یہود انگلیوں کے اشارے سے سلام کرتے ہیں اور نصاریٰ ہتھیلیوں کے اشارے سے۔ (ترمذی نے کہا اس کی سند ضعیف ہے)

ہر ملاقات پر سلام کرو

۴۴۴۳/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جب کوئی اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو پہلے اس کو سلام کرے اور جب وہ ہٹ جائے اور کوئی درخت یا دیوار یا بڑا پتھر دونوں کے درمیان آجائے اور پھر سامنا ہو تو دوبارہ سلام کرے۔ (ابوداؤد)

اپنے گھر والوں کو سلام کرو

۴۴۴۴/۲۴ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا۔)

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔ اور جب تم گھر سے باہر جاؤ تو گھر والوں کو سلام کرکے رخصت کرو۔ (بیہقی)

۴۴۴۵/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیٹا جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کر تیرا سلام تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے برکت کا موجب ہوگا۔ (ترمذی)

پہلے سلام پھر کلام

۴۴۴۶/۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ)۔

ہے کلام سے پہلے سلام کرنا چاہئے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث منکر ہے)

زمانہ جاہلیت کا سلام

۴۴۴۷/۲۷ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُوْلُ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عمران بن حصین رض کہتے ہیں کہ ہم ایام جاہلیت میں (ملاقات کے وقت) یہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تیری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور تو صبح کے وقت نعمتوں میں داخل رہے پھر جب اسلام پھیلا تو ہم کو اس سے منع کر دیا گیا۔ (ابوداؤد)

غائبانہ سلام اور اس کا جواب

۴۴۴۸/۲۸ وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصَرِيِّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِئْتِهِ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

غالب رض کہتے ہیں کہ ہم حسن بصری رح کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میرے والد نے میرے دادا سے نقل کیا ہے کہ مجھ کو (یعنی میرے دادا کو) میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام پہنچا۔ میرے دادا کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے والد نے آپ کو سلام کہا ہے۔ آپ نے فرمایا تجھ پر اور تیرے باپ پر سلامتی ہو۔ (ابوداؤد)

خطوط میں سلام لکھنے کا طریقہ

۴۴۴۹/۲۹ وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابی العلاء حضرمی رض کہتے ہیں کہ علاء حضرمی رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خط لکھتے تو اپنی جانب سے شروع کرتے (یعنی اس طرح لکھتے یہ خط ہے علاء حضرمی کی جانب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (ابوداؤد)

خط لکھ کر اس پر مٹی چھڑکنے کی خاصیت

۴۴۵۰/۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ)۔

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو (لکھنے کے بعد) اس پر مٹی ڈال دے اس لئے کہ ایسا کرنا حاجت کو برلاتا ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث منکر ہے)

لکھتے وقت قلم کان پر رکھنے کی خاصیت

۴۴۵۱/۳۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لِلْمَآلِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت زید بن ثابت رض کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کے سامنے کاتب بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ کو کاتب سے یہ فرماتے ہوئے سنا۔ قلم کو اپنے کان میں رکھ اس لئے کہ ایسا کرنا مطالب کو جلد یاد دلاتا ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب

وَفِيْ إِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ)۔
ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے)

ضرورت کے تحت غیر مسلم قوموں کی زبان سیکھنا جائز ہے

۴۴۵۲ وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ اَمَرَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّيْ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّ بِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَى يَهُوْدَ كَتَبْتُ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں سُریانی زبان سیکھوں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں یہود کی خط و کتابت کو سیکھ لوں اور یہ فرمایا خط و کتابت کے معاملے میں مجھ کو یہود کی طرف سے اطمینان نہیں ہوتا۔ زید بن ثابت رضؓ کا بیان ہے کہ آدھے مہینہ کے اندر اندر میں نے سُریانی زبان کو سیکھ لیا۔ پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی یہودی کو خط لکھواتے اور یہودی جو آپ کے پاس خط بھیجتے اس کو میں ہی پڑھتا۔ (ترمذی)

ملاقات کے وقت بھی سلام کرو اور رخصت ہوتے وقت بھی

۴۴۵۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جب کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو بیٹھ جائے اور پھر جب چلنے لگے تو دوبارہ سلام کرے اس لئے کہ پہلی مرتبہ کا سلام کرنا دوسرا سلام کرنے سے بہتر نہیں ہے (یعنی دونوں سلام حق اور مسنون ہیں۔) (ترمذی)

راستہ پر بیٹھنے کا حق ہے

۴۴۵۴ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْ جُلُوْسٍ فِي الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيْلَ وَرَدَّ التَّحِيَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ جُرَيٍّ فِيْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے راستوں پر بیٹھنا بہتر نہیں ہے مگر اس شخص کے لئے جو راستہ بتلائے سلام کا جواب دے آنکھوں کو بند رکھے (یعنی حرام چیز کو نہ دیکھے) اور بوجھ لے جانے والے کی مدد کرے۔ (شرح السنۃ)

اور ابی جری کی حدیث فضل صدقہ کے باب میں بیان کی گئی۔

فصل سوم

اسلام کی ابتداء حضرت آدمؑ سے

۴۴۵۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰٓئِكَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوْا

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالٰے نے جس وقت آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا اور ان میں روح ڈالی تو ان کو چھینک آئی اور انھوں نے خدا کی توفیق و اجازت سے الحمد للہ کہا۔ خداوند نے کہا آدم! خدا تجھ پر رحم کرے (اب) تو فرشتوں کی اس جماعت کے پاس جا جو بیٹھی ہے اور ان کو سلام کر (یعنی السلام علیکم کہہ چنانچہ حسب فرمانِ خداوندی) آدم

عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمُرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ أَضْوَءُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ قَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمُرَهٗ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْ فِيْ عُمُرِهٖ قَالَ ذٰلِكَ الَّذِيْ كَتَبْتُ لَهٗ قَالَ أَيْ رَبِّ فَإِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمُرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَالَ لَهٗ آدَمُ قَدْ عَجَّلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیہ السلام گئے اور فرشتوں کو سلام کیا فرشتوں نے جواب میں کہا علیک السلام ورحمۃ اللہ۔ اس کے بعد آدم ؑ اپنے پروردگار کے پاس آئے اور خداوند تعالےٰ نے ان سے فرمایا یہ (یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ) تیری اور تیری اولاد کی دعا ہے جو وہ آپس میں ایک دوسرے کو دیں گے پھر خداوند تعالےٰ نے دونوں بندھے ہوئے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ان دونوں ہاتھوں میں سے ایک کو پسند کرلے۔ آدم ؑ نے خداوند تعالےٰ کے داہنے ہاتھ کو پسند کرلیا اور خدا کے دونوں ہاتھ داہنے اور بابرکت ہیں پھر خداوند تعالےٰ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کھولا تو ان میں آدم ؑ اور آدم ؑ کی ذریات بھری ہوئی تھی۔ آدم ؑ نے پوچھا اے پروردگار! یہ کون ہیں خداوند تعالےٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے آدم ؑ نے دیکھا کہ انہیں سے ہر انسان کی عمر اس کی آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی ہے پھر ان میں آدم ؑ نے ایک روشن ترین آدمی کو دیکھا اور پوچھا اے پروردگار یہ کون ہے؟ خداوند تعالےٰ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ آدم ؑ نے عرض کیا اے پروردگار! اس کی عمر بڑھا دے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا میں تو اس کے لئے اتنی ہی عمر لکھی ہے۔ آدم ؑ نے عرض کیا اے پروردگار میں نے اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دیئے خداوند تعالےٰ نے فرمایا تم جانو اور تمہارا بیٹا داؤد۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدم ؑ (اس کے بعد) جب تک خدا نے چاہا بہشت کے اندر رہے اور پھر بہشت سے نیچے اتار دیئے گئے آدم ؑ اپنی عمر کے سالوں کو گنتے رہے جب ان کی عمر (نو سو چالیس سال کی) پوری ہوگئی تو موت کا فرشتہ آیا۔ آدم ؑ نے اس سے کہا تم نے جلدی کی میری عمر تو ایک ہزار سال کی ہے موت کے فرشتے نے کہا ہاں تمہاری عمر ایک ہزار برس ہی کی تھی لیکن تم نے اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد کو دے دیئے ہیں آدم ؑ نے اس سے انکار کیا اور ان کی اولاد بھی اس سے انکار کرتی ہے اور بھول گئے آدم ؑ (خدا کی ممانعت کو جو درخت کا پھل کھانے کے متعلق تھی) اور ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس روز سے حکم دیا گیا لکھنے کا اور گواہ بنانے کا۔ (ترمذی)

عورتوں کو سلام کرنا آنحضرتؐ کیلئے مخصوص طور پر جائز تھا

۴۴۵۶ / ۳۶ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت اسماء بنت یزید رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری (یعنی عورتوں کی) ایک جماعت کے قریب سے گزرے اور ہم کو سلام کیا۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ اجازت حاصل کرنے کا بیان

فصل اوّل

دروازہ پر کھڑے ہو کر تین مرتبہ سلام کرنے کے بعد بھی گھر میں سے جواب نہ آئے تو واپس چلے جاؤ

۴۴۶۰ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْمُوْسٰى قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ اٰتِيَهٗ فَاَتَيْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ يُرَدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَنَا فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰى عُمَرَ فَشَهِدْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ (ایک روز) ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے میرے پاس ایک آدمی بھیج کر مجھ کو بلایا۔ میں (حسب طلب) ان کے دروازے پر پہنچا اور (اجازت حاصل کرنے کے لئے) تین بار سلام کہا لیکن مجھ کو سلام کا جواب نہ ملا اور میں واپس چلا آیا۔ پھر دوسرے موقع پر حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا۔ میرے پاس آنے سے کس چیز نے تم کو روکا؟ میں نے عرض کیا میں حاضر ہوا تھا اور آپ کے دروازے پر کھڑے ہو کر تین مرتبہ سلام کیا تھا لیکن گھر والوں میں سے کسی نے سلام کا جواب نہیں دیا اور میں واپس چلا آیا اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص تین مرتبہ اجازت حاصل کرے اور اس کو اجازت نہ ملے تو واپس چلا آئے حضرت عمرؓ نے (یہ سنکر) فرمایا۔ اس حدیث کے گواہ لاؤ۔ ابو سعید اس کے راوی کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ رضؓ کے ساتھ میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور شہادت دی کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (بخاری و مسلم)

خاص اجازت

۴۴۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْمَعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهٰكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ کو اجازت دیتا ہوں کہ تو میرے دروازہ کا پردہ اٹھا کر اندر چلا آ۔ اور میری خفیہ باتیں سُن جب تک میں تجھ کو منع نہ کروں (مسلم)

کسی دروازے پر پہنچ کر اپنی آمد کی اطلاع کرو تو نام بتاؤ

۴۴۶۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک قرض کے معاملہ میں جو میرے والد پر تھا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں ہوں میں ہوں۔ گویا آپ نے میرے الفاظ کو برا سمجھا۔ (بخاری و مسلم)

بلانے والے کے دروازے پر بھی رک کر اندر آنے کی اجازت مانگنی چاہئے

۴۴۶۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَاهِرٍّ اِلْحَقْ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کے گھر میں) داخل ہوا۔ آپ نے گھر میں دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہوا پایا اور مجھ سے فرمایا۔ ابو ہریرہؓ! اہل صفہ کو بلا لا۔ میں اہل صفہ

اِلَیَّ فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَأْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

کو بلالایا۔ انھوں نے دروازہ پر حاضر ہو کر اجازت چاہی آپ نے ان کو اجازت دیدی۔ (بخاری)

فصل دوم

اجازت طلب کئے بغیر کسی کے گھر میں نہ جاؤ

۴۴۶۴ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ بَعَثَ بِلَبَنٍ اَوْجِدَايَةٍ وَّضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت کلدہ بن حنبل رضؓ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضؓ نے میرے ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ، ہرن کا ایک بچہ اور ایک ککڑی بھیجی اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کی بلند جانب جس کو معلا کہتے ہیں قیام پذیر تھے۔ میں آپ کی خدمت میں یونہی چلا گیا، یعنی نہ تو سلام کیا اور نہ اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا واپس جا (یعنی گھر سے باہر نکل کر دروازے پر جا) السّلام علیکم کہہ اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کر۔ (ترمذی)

بلا کر لانے والے کیساتھ آنے کی صورت میں اجازت طلب کرنیکی ضرورت نہیں

۴۴۶۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذْنٌ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهٗ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے تو وہ اسی شخص کے ساتھ چلا آئے جو اس کو بلانے گیا ہے اور اس کے ساتھ آنا ہی اس کے لئے اجازت ہے۔ (ابوداؤد)

آنحضرتؐ کسی کے دروازے پر جاتے تو اجازت مانگنے کیلئے دروازے پر کس طرح کھڑے ہوتے

۴۴۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰكِنْ مِّنْ رُّكْنِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) — وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فِیْ بَابِ الضِّيَافَةِ۔

حضرت عبداللہ بن بُسر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کے گھر جاتے تو دروازہ کی طرف منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور کہتے (یعنی اجازت حاصل کرنے کے لئے) السّلام علیکم السّلام علیکم اور دروازہ کے سامنے کھڑا نہ ہونا اس وجہ سے تھا کہ اس زمانہ میں دروازوں کے سامنے پردے پڑے ہوئے نہ تھے۔ (ابوداؤد)

اور حضرت انس رضؓ کی حدیث کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم السّلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا کرتے، ضیافت کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

فصل سوم

اپنی ماں وغیرہ کے گھر میں بھی اجازت لے کر جاؤ

۴۴۶۷ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّیْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ مَعَهَا فِی الْبَيْتِ فَقَالَ

عطاء بن یسار رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے میں بھی اجازت طلب کروں آپ نے فرمایا ہاں، اس شخص نے عرض کیا میں اور میری ماں ایک ساتھ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْتَاْذِنُ عَلَیْہَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ خَادِمُہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَیْہَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاہَا عُرْیَانَۃً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَیْہَا (رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا)

ایک گھر میں رہتے ہیں آپ نے فرمایا جب اس کے پاس جائے تو اجازت حاصل کرکے جا۔ اس نے عرض کیا میں اپنی ماں کا خادم ہوں (یعنی اس کی خدمت کے لئے مجھ کو بار بار جانا پڑتا ہے) آپ نے فرمایا اجازت حاصل کرکے اس کے پاس جا۔ کیا تو اس کو پسند کرے گا کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اجازت حاصل کرکے اس کے پاس جایا کر۔ (مالک مرسلاً)

اجازت کا طریقہ

۴۴۶۸ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ لِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّیْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّہَارِ فَکُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ تَنَحْنَحَ لِیْ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو اور دن کو (یعنی ہر وقت) آیا جایا کرتا تھا۔ جب میں رات کو حاضر ہوتا تو آپ اجازت کے لئے کھنکار دیتے۔ (نسائی)

سلام نہ کرنے والے کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دو

۴۴۶۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَّمْ یَبْدَاْ بِالسَّلَامِ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سلام سے پہل نہ کرے اس کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دو۔ (بیہقی)

بَابُ الْمُصَافَحَۃِ الْمُعَانَقَۃِ مصافحہ اور معانقہ کا بیان

فصل اوّل

مصافحہ مشروع ہے

۴۴۷۰ عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَکَانَتِ الْمُصَافَحَۃُ فِیْ اَصْحَابِ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں مصافحہ کا رواج تھا؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ (بخاری)

بچے کو چومنا مستحب ہے

۴۴۷۱ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَعِنْدَہٗ الْاَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِیْ عَشَرَۃً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْہُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضؓ کا بوسہ لیا اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابسؓ بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے آپ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میرے دس بیٹے ہیں میں نے اُن میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا جو شخص (اولاد یا مخلوقِ خدا پر) مہربانی اور شفقت نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا (یعنی اللہ اس پر رحم نہیں کرتا)۔ (بخاری و مسلم)

وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَثَمَّ لُکَعُ فِیْ بَابِ مَنَاقِبِ اَہْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اُمِّ ہَانِئٍ فِیْ بَابِ الْاَمَانِ۔

اور عنقریب ابو ہریرہ رضؓ کی حدیث "اَثَمَّ لُکَعُ الخ" مناقب اہل بیت کے باب میں بیان کریں گے۔ اور امّ ہانی رضؓ کی حدیث "باب الامان" میں ذکر کی گئی ہے۔

فصل دوم

مصافحہ کی فضیلت و برکت

۴۴۴۲/۳ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب دو مسلمان ملیں باہم مصافحہ کریں خدا کی حمد کریں اور بخشش چاہیں تو ان کو بخش دیا جاتا ہے۔

سلام کے وقت جھکنا ممنوع ہے

۴۴۴۳/۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم میں سے جب کوئی اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرے یا کسی دوست سے تو کیا وہ (اس کی تعظیم و تکریم کے لئے سر کو) جھکائے آپ نے فرمایا نہیں۔ اس شخص نے کہا۔ کیا اس سے معانقہ کرے (یعنی اس سے گلے ملے) اور اس کو بوسہ دے۔ آپ نے فرمایا نہیں، اس شخص نے پھر پوچھا۔ کیا اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر مصافحہ کرے۔ آپ نے فرمایا، ہاں۔ (ترمذی)

سلام مصافحہ سے پورا ہوتا ہے

۴۴۴۴/۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی یا ہاتھ پر رکھ کر اس سے اس کا حال پوچھو اور پورا سلام کرنا یہ ہے کہ سلام کے بعد تم مصافحہ بھی کرو۔ (احمد۔ ترمذی نے اسے ضعیف کہا ہے)

سفر سے آنے والے کے ساتھ معانقہ و تقبیل بلا کراہت جائز ہے

۴۴۴۵/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے گھر میں تشریف فرما تھے انھوں نے دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف تہبند باندھے برہنہ جسم چادر کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لے گئے قسم ہے خدا کی میں نے کبھی اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپ کو برہنہ نہیں دیکھا۔ آپ نے جوش محبت سے زید کو گلے لگا لیا اور بوسہ دیا۔ (ترمذی)

معانقہ کا جواز؟

۴۴۴۶/۷ وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ایوبؓ بن بشیر قبیلۂ بنو عنزہ کے ایک شخص سے ناقل ہیں کہ اس شخص نے حضرت ابوذرؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تم

وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ۔ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ)

لوگوں سے ملاقات کیا کرتے تھے تو کیا مصافحہ بھی کیا کرتے تھے؟ ابوذرؓ نے کہا میں نے جب کبھی آپ سے ملاقات کی آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا اور ایک روز آپ نے مجھ کو بلا بھیجا میں اس وقت گھر میں موجود نہ تھا۔ جب میں گھر آیا تو مجھ کو اس کی اطلاع دی گئی۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت تخت پر تشریف فرما تھے آپ نے مجھ کو گلے سے لگا لیا اور یہ گلے لگانا بہت بہتر بہت بہتر ہوا (یعنی مصافحہ سے زیادہ بہتر ہوا کہ معانقہ کی برکت و راحت حاصل ہوئی)۔ (ابوداؤد)

بارگاہِ نبوت میں عکرمہؓ بن ابوجہل کی حاضری کا واقعہ

۴۴۷۷/۸ وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کہتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا ہجرت کرنے والے سوار کو مرحبا۔ (ترمذی)

آنحضرتؐ کو بوسہ دینے کا ذکر

۴۴۷۸/۹ وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ)

حضرت اُسید بن حضیر انصاری سے روایت ہے کہ وہ ایک روز اپنی قوم سے باتیں کر رہے تھے اور چونکہ ان کے مزاج میں خوش طبعی تھی اس لئے قوم ان کی باتوں سے ہنس رہی تھی وہ اپنی باتوں سے قوم کو ہنسا رہے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلو میں ایک لکڑی سے ٹھوکا دیا۔ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھ کو ٹھوکا دینے کا بدلہ دیجئے۔ آپ نے فرمایا بدلہ لے لو۔ انھوں نے کہا آپ کا جسم پر کرتا ہے اور میں ننگا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص الٹ دی۔ اسیدؓ آپ کے پہلو سے لپٹ گئے اور پہلو پر بوسے دینے شروع کر دیئے اور پھر کہا یا رسول اللہؐ میں صرف یہی چاہتا تھا (یعنی بدن مبارک پر بوسہ دینا)۔ (ابوداؤد)

معانقہ اور بوسہ کا ذکر

۴۴۷۹/۱۰ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ (رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا)۔

شعبی کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جعفرؓ بن ابی طالب سے ملے اور ان کو گلے لگا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا (ابوداؤد بیہقی)، بیہقی نے شعب الایمان میں اس کو مرسلاً روایت کیا مصابیح کے بعض نسخوں اور شرح السنہ میں بیاضی سے متصلاً روایت ہے۔

۴۴۸۰/۱۱ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي قِصَّةِ رُجُوعِهِ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَتَلَقَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَنِي ثُمَّ قَالَ مَا أَدْرِي أَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ أَفْرَحُ بِقُدُومِ

حضرت جعفر بن ابی طالبؓ حبشہ سے واپسی کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم حبشہ سے روانہ ہو کر مدینہ آئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے ملے اور مجھ کو گلے سے لگا لیا اور فرمایا میں نہیں کہہ سکتا کہ فتح خیبر کی خوشی مجھ کو زیادہ ہے یا جعفرؓ کے واپس آنے کی۔ اور جعفرؓ

جَعْفَرٍ وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ۔ اتفاق سے اسی روز آئے تھے جس روز خیبر فتح ہوا تھا۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) (شرح السنۃ)

پاؤں کو بوسہ دینا جائز نہیں ہے؟

۴۳۸۱ وَعَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت زارع رضؓ جو عبد القیس کے وفد میں شامل تھے کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ آئے تو ہم جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُترے اور ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

اولاد کو بوسہ دینا اظہار محبت کا ذریعہ ہے

۴۳۸۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِي رِوَايَةٍ حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ہیئت و طریقہ، سیرت و عادت اور شکل و صورت میں، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ گفتگو اور کلام میں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ سوائے فاطمہ رضؓ کے کسی کو نہ پایا (ان تمام باتوں میں حضرت فاطمہ رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہ تھیں) حضرت فاطمہ رضؓ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے فاطمہ رضؓ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھا دیتے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حضرت فاطمہ رضؓ کے ہاں تشریف لے جاتے تو فاطمہ رضؓ کھڑی ہو جاتیں آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں اور آپ کے ہاتھوں پر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (ابوداؤد)

۴۳۸۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمّٰى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت براء رضؓ کہتے ہیں کہ جب ابوبکر رضؓ مدینہ میں آئے (یعنی کسی غزوہ سے واپس آئے) تو میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی بیٹی عائشہ رضؓ لیٹی ہوئی ہیں اور بخار میں مبتلا ہیں۔ ابوبکر رضؓ ان کے پاس گئے اور پوچھا میری بیٹی! کیسی طبیعت ہے؟ اور پھر ان کے منہ پر بوسہ دیا۔ (رخسار)

اولاد کے لئے انسان کیا کچھ نہیں کرتا

۴۳۸۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ وَإِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک بچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا یہ اولاد بخل کا باعث ہے، یہ اولاد نامردی و بزدلی کا سبب ہے اور یہ اولاد خدا کے پھول یا خدا کی نعمت ہیں (یعنی اولاد کے لئے انسان کو بخیل اور نامرد بننا پڑتا ہے)۔ (شرح السنۃ)

فصل سوم

انسان اور اس کی اولاد

۴۳۸۵ عَنْ يَعْلٰى قَالَ إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اسْتَبَقَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ

حضرت یعلےٰ رضؓ کہتے ہیں کہ حسن رضؓ اور حسین رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دوڑتے ہوئے آئے آپ نے ان کو گلے لگا لیا اور فرمایا اولاد سبب ہے

وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ) بخل کا اور اولاد باعث ہے بزدلی و نامردی کا۔ (احمد)

ہدیہ و مصافحہ کی فضیلت

۴۴۸۶ وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوا يَذْهَبُ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

عطاء خراسانی رح کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، مصافحہ کیا کرو اس سے (بغض) کینہ دور ہو جاتا ہے اور ہدیہ و تحفہ بھیجا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے اور دشمنی جاتی رہتی ہے۔ (مالک نے اسے مُرسلاً روایت کیا ہے)۔

۴۴۸۷/۱۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَأَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ إِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت براء بن عازب رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے دوپہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھی اس نے گویا چار رکعتوں کو شب قدر میں پڑھا اور دو مسلمان جب آپس میں مصافحہ کریں تو ان کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا بخشدیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْقِيَامِ — کھڑے ہونے کا بیان

فصل اوّل

اہل فضل کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا جائز ہے

۴۴۸۸ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ قُوْمُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ جب یہود بنو قریظہ نے سعد رض کے فیصلہ پر آمادگی ظاہر کردی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو بلا بھیجا۔ سعد رض وہاں سے قریب ہی تھے وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا، تم اپنے سردار کے اُتارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ (کیونکہ ان کی پنڈلی میں زخم ہے)۔ (بخاری و مسلم)

وَمَضَى الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ اور پوری حدیث قیدیوں کے احکام کے باب میں گزر چکی۔

کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں خود بیٹھنا سخت بُرا ہے

۴۴۸۹/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی شخص کو اپنے بیٹھنے کے لئے اس کی مجلس سے کھڑا نہ کرے لیکن تھوڑا کھسک جاؤ اور جگہ دو۔ (بخاری و مسلم)

اپنی جگہ سے کچھ دیر کے لئے اٹھ کر جانے والا اس جگہ پر اپنا حق برقرار رکھتا ہے

۴۴۹۰/۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص (کسی مجلس میں) اپنی جگہ سے اُٹھ کر کہیں چلا جائے اور

اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر واپس آجائے تو اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے (یعنی اپنی جگہ پر بیٹھنے کا حق اسی کو حاصل ہے۔) (مسلم)

فصل دوم

آنحضرتؐ اپنے لئے کھڑے ہونے کو پسند نہیں فرماتے تھے

۴۴۹۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ صحابہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی دوسرے شخص کو عزیز و محبوب نہ رکھتے تھے لیکن ان کی عادت یہی تھی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھتے تو تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کو پسند نہیں فرماتے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)

لوگوں کو اپنے سامنے کھڑا رکھنے والے کے بارے میں وعید

۴۴۹۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو یہ بات پسند آئے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں اس کو چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنی نشست کی جگہ تیار کرلے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

احتراماً کھڑے ہونے کی ممانعت

۴۴۹۳ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصًا فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابی امامہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاٹھی پر سہارا دیئے ہوئے تشریف لائے۔ ہم لوگ آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ تعظیم کے لئے اس طرح کھڑے نہ ہو جس طرح عجمی لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض بعض کی تعظیم کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

دوسرے کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

۴۴۹۴ وَعَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا اَبُوْبَكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ يَكْسُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سعد بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رض ایک مقدمہ میں شہادت (گواہی) دینے کے لئے تشریف لائے۔ ایک شخص ان کے بیٹھنے کے لئے جگہ خالی کرنے کے خیال سے اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ نے اس کی جگہ پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے یعنی دوسرے شخص کی جگہ پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور اس شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھنے سے بھی منع فرمایا ہے جس نے اس کو کپڑا نہیں پہنایا (یعنی دوسرے شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھنے کی ممانعت کی ہے البتہ اس شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھنے کی اجازت دی ہے جس کو اس نے کپڑے پہنائے ہوں یعنی غلام وغیرہ کے کپڑے سے۔) (ابوداؤد)

اپنی جگہ سے اُٹھ کر جانے لگو تو وہاں کوئی چیز رکھ دو

۴۴۹۵ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَهٗ اَوْ بَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ فَيَثْبُتُوْنَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابودردا رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے اور ہم آپ کے گرد بیٹھ جاتے تو آپ کی عادت یہ تھی کہ اگر کہیں جانے کی ضرورت پیش آتی یعنی گھر میں اور پھر واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو آپ اپنی جگہ پر جوتیاں یا اور کوئی کپڑا یا چیز وغیرہ چھوڑ جاتے اس سے آپکے اصحاب کو آپ کی واپسی کا علم ہوجاتا اور وہ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔ (ابوداؤد)

دو آدمیوں کے درمیان گھس کر بیٹھنے کی ممانعت

۴۴۹۶/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو بیٹھے ہوئے آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالنا یعنی ان کے درمیان گھس کر بیٹھ جانا جائز نہیں ہے مگر جب کہ وہ اجازت دے دیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۴۹۷/۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عمرو بن شعیب رضؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو جب تک ان سے اجازت حاصل نہ کرلو۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

آنحضرتؐ جب مجلس سے اٹھتے تھے تو صحابہؓ کھڑے ہوجاتے تھے!

۴۴۹۸/۱۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِی الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے پھر جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہوجاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر میں داخل نہ ہوجاتے۔ (بیہقی)

مجلس میں آنے والے شخص کیلئے جگہ نکالنا تہذیب کا تقاضا ہے

۴۴۹۹/۱۲ وَعَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ خَطَّابٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فِی الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَّتَزَحْزَحَ لَهٗ۔ (رواهما البيهقي)

حضرت واثلہ بن خطاب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا آپ اپنی جگہ سے ذرا ہٹ گئے اور اس کے لئے جگہ خالی کر دی۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ جگہ کافی وکشادہ ہے آپنے فرمایا ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ کسی مسلمان کو آتا دیکھے تو اس کے لئے اپنی جگہ سے حرکت کرے اور جگہ نکالے۔ (بیہقی)

بَابُ الْجُلُوْسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے، لیٹنے، سونے اور چلنے کا بیان!

فصل اوّل

گوٹ مار کر بیٹھنا جائز ہے

۲۵۰۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اس طرح بیٹھے دیکھا کہ آپ دونوں زانو کھڑے کئے تلوے زمین پر رکھے اور ہاتھوں سے پنڈلیوں پر حلقہ باندھے ہوئے تھے (بخاری)

پیر پر پیر رکھ کر لیٹنے کا مسئلہ

۲۵۰۱ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عباد بن تمیمؓ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں اس طرح چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ (رواہ مسلم)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح چت لیٹنے سے منع فرمایا ہے کہ ایک پاؤں کھڑا رکھے اور دوسرا پاؤں اس کے اوپر رکھے۔ (مسلم)

۲۵۰۳ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اس طرح چت نہ لیٹے کہ ایک پاؤں کھڑا رکھے اور دوسرا پاؤں اس کے اوپر رکھے۔ (مسلم)

تکبر کی چال کا انجام!

۲۵۰۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جب کہ ایک شخص دو دھاری دار چادریں اوڑھے اکڑتا چلا جاتا تھا اور یہ دو چادریں اپنے جسم پر اس کو بہت بھلی معلوم ہوتی تھیں فرمایا اس شخص کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک دھنستا چلا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہے

۲۵۰۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ.

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح تکیہ لگائے بیٹھے دیکھا کہ تکیہ آپ کے بائیں جانب رکھا ہوا تھا۔ (ترمذی)

گوٹ مار کر بیٹھنے کا ذکر

۴۵۰۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ احْتَبٰی بِیَدَیْہِ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

حضرت ابی سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے تو دونوں زانو کھڑے رکھتے اور دونوں ہاتھوں کا حلقہ باندھ لیتے۔ (رزین)

آنحضرت کی ایک منکسرانہ نشست؟

۴۵۰۷/۸ وَعَنْ قَیْلَۃَ بِنْتِ مَخْرَمَۃَ اَنَّہَا رَاَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَھُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد کے اندر قرفصاء[1] ہیئت پر بیٹھے دیکھا اور جب میں نے آپ کو خضوع و خشوع کی اس حالت میں دیکھا تو آپ کی ہیبت سے میں کانپ اُٹھی۔

(ابو داؤد)

نماز فجر کے بعد آنحضرت کی نشست؟

۴۵۰۸/۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِیْ مَجْلِسِہٖ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو چار زانو بیٹھ جاتے اور سورج خوب روشن ہوجانے تک تشریف فرما رہتے۔ (ابوداؤد)

آنحضرت کے لیٹنے کا طریقہ

۴۵۰۹/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَیْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَہٗ وَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت ابی قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر میں آرام فرماتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح کے وقت (یعنی تہجد کے بعد) آرام فرماتے تو اپنا ایک ہاتھ کھڑا کرتے اور ہتھیلی پر سر رکھ کر لیٹ جاتے۔ (شرح السنۃ)

آنحضرت جب لیٹتے تو سر مبارک کو مسجد کی طرف رکھتے

۴۵۱۰/۱۱ وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَ کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا یُوْضَعُ فِیْ قَبْرِہٖ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِہٖ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ام سلمہ رضؓ کے بعض لڑکوں سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر اس کپڑے کا تھا جو آپ کی قبر شریف میں رکھا گیا اور مسجد آپ کے سرہانے کے قریب تھی۔

(ابوداؤد)

پیٹ کے بل لیٹنا ناپسندیدہ ہے

۴۵۱۱/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِہٖ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ لَا یُحِبُّہَا اللّٰہُ (رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اوندھا (یعنی پیٹ کے بل) لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا اس صورت پر لیٹنا خدا کو پسند نہیں ہے۔ (ترمذی)

---

[1] "قرفصاء" کی ہیئت یہ ہے کہ آدمی دونوں زانوؤں کو کھڑا کرکے سُرینوں پر بیٹھے اور زانوؤں کو پیٹ سے لگالے اور دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر باندھ لے۔ مترجم۔

۲۵۱۲/۱۳ وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری رض اپنے والد سے جو اصحاب صُفہ میں شامل تھے نقل کرتے ہیں کہ میں سینہ کے درد کی وجہ سے اوندھا لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص نے اپنے پاؤں سے مجھ کو ہلایا اور کہا۔ لیٹنے کے اس طریقے کو خدا برا سمجھتا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

بغیر دیوار کی چھت پر سونا ہلاکت میں خود کو ڈالنا ہے

۲۵۱۳/۱۴ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ وَفِي رِوَايَةٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ (رواہ ابوداؤد وفی معالم السنن للخطابی حجی)

حضرت علی بن شیبان رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص رات کو ایسی چھت پر سوئے کہ اس پر پردہ (کی دیوار) نہ ہو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس پر پتھر نہ ہوں (یعنی پتھروں کی دیوار نہ ہو) اس سے خدا کا ذمہ جاتا رہا یعنی اس کی نگہبانی کا ذمہ جاتا رہا اس لئے کہ اس شخص نے خود اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالا۔ (ابوداؤد)

۲۵۱۴/۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر پردہ کی دیوار نہ ہو۔ (ترمذی)

حلقہ کے درمیان بیٹھنے والے پر لعنت

۲۵۱۵/۱۶ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

حضرت حذیفہ رض کہتے ہیں کہ اس شخص پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے جو حلقہ کے درمیان جا کر بیٹھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

مجلس ایسی جگہ منعقد کرنی چاہیئے جو فراخ و کشادہ ہو

۲۵۱۶/۱۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین مجلس وہ ہے جو کشادہ جگہ میں منعقد کی جائے۔ (ابوداؤد)

مجلس میں الگ الگ نہ بیٹھو

۲۵۱۷/۱۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ جُلُوسٌ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت جابر بن سمرہ رض کہتے ہیں کہ صحابہ رض بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو متفرق و منتشر بیٹھا ہوا پاتا ہوں۔ (ابوداؤد)

اس طرح نہ لیٹو بیٹھو کہ جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں رہے اور کچھ سایہ میں

۲۵۱۸/۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) - وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ فَإِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ هٰكَذَا - رَوَاهُ مُعْمَرٌ مَوْقُوْفًا -

ہے تم میں سے جب کوئی شخص سایہ میں بیٹھا ہو پھر وہ سایہ جاتا رہے (یعنی اس پر دھوپ آجائے) اور اس کے جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ سایہ میں ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ (وہاں سے) اٹھ کھڑا ہو (اور بالکل سایہ میں جا بیٹھے یا بالکل دھوپ میں)۔ (ابوداؤد) اور شرح السنۃ میں یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے جو شخص سایہ میں بیٹھا ہو پھر وہ سایہ جاتا رہا تو وہاں سے اٹھ کھڑا ہو اس لئے کہ کچھ سایہ میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا شیطان کا کام ہے۔ اسے معمر نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

عورتوں کو راستے کے کنارے پر چلنے کا حکم

۴۵۱۹/۲۰ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لِلنِّسَاءِ اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيْقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى أَنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ - (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابی اُسید انصاری رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ راستہ میں مرد عورتوں سے مل گئے یعنی مخلوط ہو کر راستہ میں چلنے لگے۔ آپ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم مردوں کے پیچھے چلو۔ تم کو راستہ کے درمیان چلنا مناسب نہیں ہے تم کنارے کنارے جایا کرو۔ اس حکم کو سن کر عورتیں دیواروں سے مل کر چلنے لگیں یہاں تک کہ بعض اوقات ان کا کپڑا دیوار سے اٹک جاتا تھا۔ (ابوداؤد، بیہقی)

عورتوں کے درمیان نہ چلو

۴۵۲۰/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَّمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد عورتوں کے درمیان چلے۔ (ابوداؤد)

مجلس میں جہاں جگہ دیکھو وہاں بیٹھ جاؤ

۴۵۲۱/۲۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ - (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جابر بن سمرہ رض کہتے ہیں کہ ہم جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتے تو اس جگہ بیٹھ جاتے جہاں آخر میں جگہ خالی ہوتی۔ (ابوداؤد)

وَذُكِرَ حَدِيْثَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فِي بَابِ الْقِيَامِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَيْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَابِ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى -

عبداللہ بن عمرو رض کی حدیث باب القیام میں بیان کی جا چکی ہے اور حضرت علی رض اور ابوہریرہ رض کی حدیث اسماء النبی وصفاتہ کے باب میں انشاء اللہ عنقریب بیان کریں گے۔

فصل سوم

بیٹھنے کا ایک ممنوع طریقہ

۴۵۲۲/۲۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ

حضرت عمرو بن شرید رض اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میرا بایاں ہاتھ تو میری پشت پر تھا اور انگوٹھے کے نیچے کے گوشت پر

وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

میں سہارا دیئے ہوئے تھا۔ آپ نے مجھ کو اس حال میں دیکھ کر فرمایا کیا تو اس ہیئت پر بیٹھتا ہے جس ہیئت پر وہ لوگ بیٹھتے تھے جن پر خدا کا غضب نازل ہوا تھا۔ (ابوداؤد)

پیٹ کے بل لیٹنا دوزخیوں کا طریقہ ہے

۴۵۲۳/۲۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهٖ وَقَالَ يَا جُنْدُبُ إِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں کہ میں پیٹ کے بل یعنی اوندھا لیٹا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ نے پاؤں سے مجھ کو ٹھوکر ماری اور فرمایا اے جندبؓ! (ابوذرؓ کا نام ہی) لیٹنے کا یہ طریقہ دوزخیوں کا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ چھینکنے اور جمائی لینے کا بیان

فصل اوّل

جمائی کا آنا شیطانی اثر ہے

۴۵۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ أَنْ يَقُولَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو بُرا سمجھتا ہے تم میں سے جس شخص کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو ہر اس مسلمان کا جو چھینک کو سُنے یہ فرض ہے کہ وہ جواب میں یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کا فعل ہے تم میں سے جس کو جمائی آئے تو جس حد تک ممکن ہو اُسے روکے اس لئے کہ جب کسی شخص کو جمائی آتی ہے تو شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ (بخاری)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ۔

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے جب کوئی "ہا" کہتا ہے (یعنی جمائی لیتا ہے) تو شیطان ہنستا ہے۔

یرحمک اللہ کہنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے

۴۵۲۵/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کا مسلمان بھائی یا دوست یرحمک اللہ (اس کے جواب میں) کہے اور جب کوئی شخص چھینکنے والے الحمد للہ کے جواب میں یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا اس کے جواب میں یہدیکم اللہ ویصلح بالکم (اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہارے حال کو درست فرمائے) کہے۔ (بخاری)

جو چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے وہ جواب کا مستحق نہیں ہوتا

۴۵۲۶/۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ دو شخصوں کو رسول اللہؐ کے سامنے چھینک

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَھُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَمَّتَّ ھٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ اِنَّ ھٰذَا حَمِدَ اللّٰہَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰہَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

آئی آپ نے ایک شخص کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا جس کو آپنے جواب نہ دیا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپنے اس کو جواب دیا اور مجھ کو نہیں دیا۔ آپنے فرمایا اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تھا، اور تو نے نہیں کہا۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۲۷ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتُوْہُ وَاِنْ لَّمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ فَلَا تُشَمِّتُوْہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی موسیٰ رضہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدُ للہ کہے تو تم (یرحمک اللہ) کہہ کر اس کو جواب دو۔ اور جو شخص چھینک کر الحمد للہ نہ کہے اس کو جواب نہ دو۔ (مسلم)

جس شخص کو لگاتار چھینک آتی رہے اس کے جواب کا مسئلہ

۴۵۲۸ وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَہٗ فَقَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰی فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْکُوْمٌ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ اِنَّہٗ مَزْکُوْمٌ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک لی تو انھوں نے آنحضرت ؐ کو جواب میں یرحمک اللہ کہتے ہوئے سُنا پھر اس کو دوبارہ چھینک آئی تو آپنے فرمایا اس شخص کو زکام ہے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ؐ نے اس شخص کی تیسری چھینک پر یہ فرمایا کہ اس کو زکام ہے۔

جب جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لو

۴۵۲۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فَمِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی سعید خدری رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ مُنہ پر رکھ لے اس لئے کہ شیطان مُنہ کو کھلا ہوا پاتا ہے تو اس میں گھس جاتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

چھینکتے وقت چہرہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیئے

۴۵۳۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْھَہٗ بِیَدِہٖ اَوْ ثَوْبِہٖ وَغَضَّ بِھَا صَوْتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنے مُنہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور چھینک کی آواز کو پست رکھتے۔ (ترمذی۔ ابوداود۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

یرحمک اللہ کہنے والے کے حق میں دعا

۴۵۳۱ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلِ الَّذِیْ یَرُدُّ عَلَیْہِ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَلْیَقُلْ ھُوَ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابی ایوب رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہے یعنی ہر حال میں خدا کی تعریف یا خدا کا شکر ہے اور جو شخص اس کا جواب دے وہ یرحمک اللہ کہے اور اس کے جواب میں چھینکنے والا "یہدیکم اللہ و یُصلح بالکم" کہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

یہودیوں کی چھینک اور آنحضرتؐ کا جواب

۴۵۳۲/۹ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ الْیَهُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ لَهُمْ یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابی موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ یہودی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوتے تو بہ تکلف یعنی جان کر چھینکتے اس امید سے کہ آپ جواب میں یرحمک اللہ کہیں گے لیکن آپ ان کی چھینک کے جواب میں "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم" کہتے۔ (ترمذی ابوداؤد)

چھینک کے وقت سلام؟

۴۵۳۳/۱۰ وَعَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ قَالَ کُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ وَعَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ فَکَاَنَّ الرَّجُلُ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلْیَقُلْ لَهٗ مَنْ یَّرُدُّ عَلَیْهِ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ وَلْیَقُلْ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

ہلال بن یساف رضؓ کہتے ہیں کہ ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی اور اس نے (الحمدللہ کے بجائے) السلام علیکم کہا (اس خیال سے کہ شاید یہ بھی درست ہو) سالم نے اس شخص کے جواب میں کہا۔ تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام۔ اس شخص نے اپنے دل میں ان الفاظ کا بُرا مانا۔ سالم نے کہا (اس میں بُرا ماننے کی کونسی بات ہے) میں نے تو وہی لفظ کہے ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے یعنی ایک شخص نے چھینک کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے السلام علیکم کہا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام اور اس کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمدللہ رب العالمین کہے اور جو شخص اس کو جواب دے وہ یرحمک اللہ کہے اور پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں یغفر اللہ لی ولکم (خدا میری اور تمہاری مغفرت فرمائے) کہے۔ (ترمذی ابوداؤد)

لگاتار تین بار سے زائد چھینکنے والے کو جواب دینا ضروری نہیں ہے

۴۵۳۴/۱۱ وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا فَمَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔

حضرت عبید بن رفاعہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چھینکنے والے کو تین بار جواب دے (یعنی اگر کسی شخص کو تین مرتبہ چھینکیں آئیں تو تینوں مرتبہ جواب دے) اس کے بعد اگر چھینکیں آئیں تو اختیار ہے جواب دے یا نہ دے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۴۵۳۵/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ شَمِّتْ اَخَاکَ ثَلٰثًا فَاِنْ زَادَ فَهُوَ زُکَامٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ رَفَعَ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ تین بار اپنے مسلمان بھائی کی چھینک کا جواب دے۔ اس سے زیادہ چھینکیں آئیں تو پھر وہ زکام ہے۔ (ابوداؤد راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابوہریرہ رضؓ نے مرفوع بیان کیا ہے۔)

فصل سوم

چھینک کے آنے پر الحمد کے ساتھ صلاۃ وسلام کے الفاظ ملانا غیر مستحب ہے

۴۵۳۶/۱۳ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ

نافعؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضؓ کے پہلو میں چھینک لی اور پھر

عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس کے جواب میں کہا اور میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ لیکن طریقہ وہ ہے جو ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے کہ (جب چھینک آئے تو) الحمد للہ علی کل حال کہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

بَابُ الضِّحْكِ — ہنسنے کا بیان

فصل اول

آنحضرتؐ کی ہنسی؟

۲۵۳۷ (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح خوب ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپؐ کا منہ کھل جاتا اور آپ کا تالو نظر آجاتا ہو بلکہ آپ اکثر تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری)

۲۵۳۸ (۲) وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کسی حال میں اپنے پاس آنے سے منع نہیں فرمایا اور جب آپ مجھ کو دیکھتے تو مسکراتے۔ (بخاری ومسلم)

صحابہؓ کی زبان سے زمانۂ جاہلیت کی باتیں سن کر آپؐ کا مسکرانا

۲۵۳۹ (۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ۔)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس جگہ صبح کی نماز پڑھتے تھے اس جگہ سے اس وقت تک نہ اٹھتے تھے، جب تک کہ آفتاب خوب روشن نہ ہو جاتا تھا جب سورج نکل آتا تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے اس عرصہ میں آپ صحابہ سے باتیں کرتے رہتے تھے اور جاہلیت کی باتوں کا ذکر کر کے صحابہؓ ہنستے اور مسکراتے تھے۔ (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ صحابہ رضؓ شعر پڑھا کرتے تھے۔

فصل دوم

آنحضرتؐ بہت مسکراتے تھے

۲۵۴۰ (۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی شخص کو مسکراتے نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

فصل سوم

صحابہؓ کے ہنسنے کا ذکر

۲۵۴۱ (۵) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضؓ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی

أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ہنسا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں اور ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی بڑا ایمان تھا۔ بلال بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے صحابہؓ کو تیروں کے نشانہ پر دوڑتے دیکھا ہے اس حال میں کہ بعض ان میں سے بعض پر ہنستے تھے لیکن جب رات ہوتی تو وہ خدا سے زیادہ ڈرنے والے ہو جاتے۔ (شرح السنۃ)

بَابُ الْأَسَامِيْ نام رکھنے، اور اچھے برے ناموں کا بیان

فصل اوّل

آنحضرتؐ کی کنیت پر اپنی کنیت مقرر نہ کرو

۴۵۴۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے ابوالقاسم کہہ کر پکارا۔ آپؐ نے مڑکر اُس شخص کی طرف دیکھا۔ اس نے عرض کیا میں نے آپ کو نہیں پکارا، اُس شخص کو پکارا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تم میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت مقرر نہ کرو۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنِّيْ إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت مقرر نہ کرو اس لئے کہ مجھ کو قاسم (تقسیم کرنے والا) مقرر کیا گیا ہے اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

عبداللہ اور عبدالرحمٰن سب سے بہتر نام ہیں؟

۴۵۴۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے نزدیک تمہارے ناموں میں بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ (مسلم)

چند ممنوع نام

۴۵۴۵ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَّلَا نَجِيْحًا وَّلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُوْلُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَّلَا يَسَارًا وَّلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے غلام کا نام یسار۔ رباح۔ نجیح اور افلح نہ رکھو (یسار کے معنی آسانی و فراخی۔ رباح کے معنی فائدہ۔ نجیح کے معنی فیروزی و حاجت برآری اور افلح کے معنی نجات و چھٹکارا) اس لئے کہ جب تم اس کو اس کا نام لے کر پکارو گے اور وہ موجود نہ ہوگا تو کہا جائے گا کہ وہ نہیں ہے (مثلاً تم یسار کا نام لے کر پکارو گے اور کہا جائے گا وہ نہیں ہے تو اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہوگا کہ گھر میں فراخی و آسانی نہیں ہے اور یہ بُرائی کی بات ہے۔ (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے یہ فرمایا ہے اپنے غلام کا نام رباح۔ یسار۔

۴۵۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى اَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَّبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا تھا کہ یعلیٰ۔ برکت۔ افلح۔ یسار اور نافع نام رکھنے سے لوگوں کو منع فرمادیں پھر میں نے دیکھا کہ اس ارادہ کے بعد آپ خاموش رہے اور اس کے بعد آپنے وفات پائی اور آپنے ان ناموں کو رکھنے سے منع نہ فرمایا۔ (مسلم)

شہنشاہ کا نام ولقب اختیار نہ کرو

۴۵۴۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَى الْاَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُّسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهٗ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خدا کے نزدیک بدترین ناموں میں اس شخص کا نام ہوگا جس کو شہنشاہ کہتے ہوں گے (یعنی جس کا نام شہنشاہ ہوگا) (بخاری) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت کے دن مبغوض ترین شخص اور بدترین شخص خدا کے نزدیک وہ ہوگا جس کا نام شہنشاہ ہوگا خدا کے سوا کوئی شہنشاہ نہیں ہے۔

ایسا نام نہ رکھو جس سے نفس کی تعریف ظاہر ہو

۴۵۴۸ وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ کہتی ہیں کہ میرا نام برّہ (نیکوکار) رکھا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے نفس کی تعریف نہ کرو نیکی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، تم اس کا نام زینب رکھو۔ (مسلم)

۴۵۴۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برّہ تھا۔ آپنے اس نام کو بدل کر جویریہ کردیا اس لئے کہ آپ اس بات کو برا جانتے تھے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ آپ برّہ یعنی نکوکار کے پاس سے نکلے۔ (مسلم)

برے ناموں کو بدل دینا مستحب ہے

۴۵۵۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (گناہ گار) تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بدل کر جمیلہ رضی اللہ عنہا رکھا۔ (مسلم)

۴۵۵۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ فَقَالَ مَا اسْمُهٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ران مبارک پر بٹھالیا اور پوچھا اس کا کیا نام ہے؟ جواب میں بتایا گیا کہ اس کا نام یہ ہے آپ نے فرمایا یہ نہیں، اس کا نام منذر ہے۔ (بخاری و مسلم)

اپنے غلام اور باندی کو میرا بندہ یا میری بندی نہ کہو

۴۵۵۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَاءِکُمْ اِمَاءُ اللّٰہِ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ سَیِّدِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کوئی شخص (اپنے غلام اور لونڈی کو) میرا غلام اور میری لونڈی نہ کہے تم سب خدا کے بندے اور ساری عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں بلکہ یوں کہے کہ میرا خادم اور میری خادمہ میرا لڑکا اور میری لڑکی اور غلام اپنے آقا کو میرا پروردگار نہ کہے بلکہ میرا سردار کہے اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ میرا سردار اور میرا مولیٰ کہے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ غلام اپنے آقا کو میرا مولیٰ نہ کہے اس لئے کہ تمہارا مولیٰ خدا ہے (مسلم)

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

۴۵۵۳ (۱۲) وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ فَاِنَّ الْکَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ وَلٰکِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَۃَ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (انگور کے درخت کو) کرم نہ کہو اس لئے کہ کرم مومن کا دل ہے۔ (مسلم) اور مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ عنب وحبلہ کہو۔

زمانہ کو بُرا نہ کہو

۴۵۵۴ (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْکَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوْا یَاخَیْبَۃَ الدَّھْرِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انگور کا نام کرم نہ رکھو اور زمانہ کی ناامیدی کے الفاظ نہ کہو اس لئے کہ زمانہ خدا ہے (یعنی خدا کے اختیار میں ہے)۔ (بخاری)

۴۵۵۵ (۱۴) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسُبُّ اَحَدُکُمُ الدَّھْرَ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زمانے کو بُرا نہ کہو اس لئے کہ زمانے کا انقلاب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ (مسلم)

امتلاءِ نفس کو "خباثتِ نفس" سے تعبیر نہ کرو

۴۵۵۶ (۱۵) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ (متفق علیہ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ فِیْ بَابِ الْاِیْمَانِ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص جی بُرا ہونے (قے یا متلی ہونے) خبثت نفسی (مراجی بُرا ہوا) نہ کہے بلکہ لقست نفسی کہے (بخاری ومسلم) اور ابوہریرہؓ کی حدیث یؤذینی ابن آدم کتاب الایمان میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

ابوالحکم کنیت کی ناپسندیدگی؟

۴۵۵۷ (۱۶) عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِہٖ سَمِعَھُمْ یُکَنُّوْنَہٗ بِاَبِی الْحَکَمِ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَکَمُ وَاِلَیْہِ الْحُکْمُ فَلِمَ تُکْنٰی اَبَا الْحَکَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا

شریح بن ہانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سُنا کہ ان کی قوم ان کو ابی الحکم کہہ کر پکارتی ہے۔ آپ نے مجھ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا "حکم" خدا ہے اور حکم اسی کے قبضہ واختیار میں ہے۔ پھر تم نے ابی الحکم کنیت کیوں مقرر کی ہے؟ انھوں نے

فِي شَيْءٍ اَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ بِحُكْمِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللهِ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُو شُرَيْحٍ۔ (رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کہا کہ میری قوم میں جب کسی معاملہ پر اختلاف ہوتا ہے تو یقیناً میرے پاس چلے آتے ہیں اور میں ان کے درمیان ایسا فیصلہ کر دیتا ہوں کہ وہ سب راضی ہو جاتے ہیں اور میرے حکم کو تسلیم کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے درمیان فیصلہ اور حکم کرنا بہت بہتر بات ہے۔ تمہارے کتنے بچے ہیں؟ میں نے عرض کیا تین لڑکے شریح مسلم اور عبداللہ۔ آپ نے پوچھا اُن میں بڑا کون ہے؟ میں نے عرض کیا شریح۔ آپ نے فرمایا بس تو تیری کنیت ابوشریح ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

"اجدع" شیطانی نام ہے

۴۵۵۸ وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوقُ ابْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْاَجْدَعُ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

مسروق رح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رض سے ملاقات کی اور انھوں نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا مسروق، اجدع کا بیٹا۔ حضرت عمر رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اجدع شیطان کا ایک نام ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اچھے نام رکھو

۴۵۵۹ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَاَحْسِنُوا اَسْمَاءَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو درداء رض کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم کو تمہارے اور تمہارے باپ کے ناموں سے پکارا جائے گا اس لئے تم اپنے اچھے نام رکھو۔ (احمد۔ ابوداؤد)

آنحضرتؐ کے نام اور کنیت دونوں کو ایک ساتھ اختیار کرنے کی ممانعت

۴۵۶۰ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَيُسَمِّيَ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص آپ کے نام اور آپ کی کنیت کو جمع کرے (یعنی) محمد نام رکھے اور ابوالقاسم کنیت مقرر کرے۔ (ترمذی)

۴۵۶۱ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِاسْمِي فَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ تَسَمّٰى بِاسْمِي فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنّٰى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِي)۔

حضرت جابر رض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اگر میرے نام پر نام رکھو تو میری کنیت پر کنیت مقرر نہ کرو۔ (ترمذی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ رض کی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو شخص میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت کو اپنی کنیت مقرر نہ کرے اور جو شخص میری کنیت پر اپنی کنیت مقرر کرے وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکھے۔

آنحضرتؐ کا نام و کنیت ایک ساتھ اختیار کرنے کی ممانعت بطور تحریم نہیں ہے

۴۵۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ اَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي اَحَلَّ اِسْمِي وَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ایک لڑکا جنا ہے جس کا نام ابوالقاسم رکھا ہے پھر مجھ سے کہا گیا۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو یہ امر پسند نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کس چیز نے

حَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ غَرِيبٌ)۔

میرے نام کو حلال کیا اور کس چیز نے میری کنیت کو حرام کیا یعنی میرا نام اور میری کنیت دونوں حلال و جائز ہیں لیکن دونوں کا جمع کرنا مکروہِ تنزیہی ہے حرام نہیں۔ (ابوداؤد۔ محی السنۃ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے)

۴۵۶۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت محمد بن حنفیہؒ کہتے ہیں کہ میرے والد (حضرت علیؓ) نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: یا رسول اللہؐ اگر آپؐ کے بعد میرے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا تو میں اس کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم رکھ دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ (ابوداؤد)

حضرت انسؓ کی کنیت؟

۴۵۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَنَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْمَصَابِيحِ صَحَّحَهُ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں ایک ساگ اکھاڑا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی ساگ کے نام پر میری کنیت مقرر کر دی (یعنی ابوحمزہ۔ حمزہ ترہ تیزک کو کہتے ہیں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور سند سے مروی نہیں اور صاحب مصابیح نے اسے صحیح کہا ہے)

جو نام اچھا نہ ہو اس کو بدل دو

۴۵۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بُرے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

ایسے نام رکھنے کی ممانعت جو اسماءِ الٰہی میں سے ہیں

۴۵۶۶ وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِي أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ غَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ وَقَالَ تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ۔

حضرت بشیرؓ بن میمونؓ اپنے چچا ابن اُخدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی اس میں ایک شخص تھا جس کو اَصرم (درخت کاٹنے والا) کہتے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے اس نے کہا اَصرم۔ آپ نے فرمایا بلکہ زرعہ ہے۔

ابوداؤدؒ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عاص۔ عزیز۔ عتلہ۔ شیطان۔ حکم۔ غراب۔ حباب اور شہاب ناموں کو بدل دیا تھا۔ میں ان کی اسناد اختصار کے باعث چھوڑ دی ہیں۔

لفظ زعموا کی برائی

۴۵۶۷ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ حُذَيْفَةُ۔

حضرت ابی مسعودؓ انصاری رضؓ نے ابی عبداللہ سے یا ابی عبداللہ نے ابی مسعودؓ انصاری سے دریافت کیا کہ تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لفظ زَعَمُوا کی نسبت کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "زَعَمُوا" مرد کی بُری سواری ہے یعنی اس لفظ کا استعمال بُرا ہے۔ (ابوداؤد کہتے ہیں ابوعبداللہ سے مراد حذیفہ ہیں۔)

مشیت میں اللہ اور غیر اللہ کو برابر قرار نہ دو

۲۵۶۸/۲۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت حذیفہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اس طرح نہ کہو کہ اگر خدا نے اور فلاں شخص نے چاہا (تو اس طرح ہوگا کیونکہ اس میں خدا اور بندہ کی برابری ثابت ہوتی ہے) بلکہ یوں کہو کہ اگر خدا نے چاہا اور فلاں شخص نے چاہا (تو اس طرح ہوگا)۔ (ابوداؤد۔ احمد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم یوں نہ کہو کہ اگر خدا نے اور محمد نے چاہا (تو اس طرح ہوگا) بلکہ صرف اتنا کہو کہ اگر خدا نے چاہا۔ (شرح السنۃ)

کسی منافق کو سید نہ کہو

۲۵۶۹/۲۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا فَإِنَّهٗ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت حذیفہ رضی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے منافق کو سید (سردار یا آقا) نہ کہو اس لئے کہ اگر وہ سید نہ ہو (اور تم نے اس کو سید کہا تو اپنے پروردگار کو ناخوش کیا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

برے نام کا برا اثر

۲۵۷۰/۲۹ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِيْ أَنَّ جَدَّهٗ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِيْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ أَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ رضی کہتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب رضی کے پاس بیٹھا تھا کہ انھوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ میرے دادا جن کا نام حزن تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت نے ان سے پوچھا تیرا کیا نام ہے انھوں نے کہا حزن۔ آپ نے فرمایا میں نے تیرا نام سہل رکھا۔ انھوں نے کہا اپنے نام کو تبدیل کرنا میں نہیں چاہتا جس کو میرے باپ نے رکھا ہے ابن مسیب کا بیان ہے کہ (اس نام کی وجہ سے) ہمیشہ ہمارا خاندان سختی میں مبتلا رہا (حزن کے معنی ہیں سخت زمین اور سہل کے معنی ہیں نرم زمین) (بخاری)

اچھے نام

۲۵۷۱/۳۰ وَعَنْ أَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابی وہب جشمی رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انبیاء کے ناموں پر .... اپنے نام رکھو اور خدا کے نزدیک بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمن اور زیادہ سچے (معنی کے اعتبار سے یا واقع کے مطابق) نام حارث (کسب کرنے والا) اور ہمام (قصد و ارادہ) ہیں اور بدترین نام حرب (لڑنا) اور مرہ (تلخی) ہیں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ — بیان اور شعر کا بیان

فصل اوّل

بعض بیان سحر کی تاثیر رکھتے ہیں

۴۵۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ دو اشخاص مشرق کی جانب سے آئے اور (خوب فصاحت و بلاغت سے) گفتگو کی۔ لوگ ان کی تقریر یا در بیان کو سُنکر ششدر و حیران رہ گئے۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر کا (اثر رکھتے ہیں) (بخاری)

بعض اشعار حکمت و دانائی کے حامل ہوتے ہیں

۴۵۷۳ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، بعض شعر (پُرازِ) حکمت ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

کلام میں مبالغہ آرائی کی ممانعت

۴۵۷۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعودؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہلاک ہوئے کلام میں مبالغہ کرنے والے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (مسلم)

ایک مبنی برحقیقت شعر

۴۵۷۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی شاعر نے اگر کوئی سچی بات کہی ہے تو وہ لبیدؔ کا قول ہے یعنی یہ کہ "اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ" (آگاہ ہو کہ خدا کے سوا ہر چیز باطل و فانی ہے) (بخاری و مسلم)

علم و حکمت کے حامل اشعار سننا مسنون ہے

۴۵۷۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ۔ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا۔ فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن شریدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک روز رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (یعنی آپ کی سواری پر) سوار ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا ہاں تو سُناؤ۔ میں نے ایک شعر سُنایا۔ آپ نے فرمایا اور سُناؤ میں نے پھر ایک شعر پڑھا آپ نے فرمایا اور سُناؤ۔ اسی طرح میں نے سو شعر سُنائے۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کا ایک شعر

۴۵۷۷ وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ

حضرت جندبؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں (غزوۂ اُحد میں) شریک تھے کہ آپ کی انگلی خون آلود ہو گئی آپ نے (انگلی کو مخاطب کرکے) تو ایک انگلی ہے (یعنی جسم کوئی بڑا عضو نہیں) اور خون

وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) میں آلودہ ہوئی ہے (یعنی اور کوئی مصیبت تجھ پر نہیں پڑی، نہ تو کاٹی گئی اور نہ ہلاک ہوئی) اور یہ (جو کچھ ہوا ہے) خدا کی راہ میں ہوا (جس کا ثواب ملے گا)۔ (بخاری و مسلم)

مشہور شاعر حسان کی فضیلت

۲۵۷۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت براءؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن (یعنی اُس روز جس روز کہ آپؐ نے یہود بنی قریظہ کا محاصرہ کیا تھا) حسان بن ثابتؓ (شاعر) سے فرمایا تم مشرکوں کی ہجو کرو جبرئیلؑ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی جبرئیلؑ القا و الہام کے ذریعہ تمہاری مدد کریں گے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (جب کافروں سے اپنی ہجو سنتے تو) حسانؓ سے فرماتے تم میری طرف سے اِن کو جواب دو۔ اور پھر حسانؓ کے لئے اِس طرح دُعا کرتے الٰہی! روح القدس (جبرئیلؑ) سے حسانؓ کی مدد فرما۔" (بخاری و مسلم)

شعراء اسلام کو کفار قریش کی ہجو کرنے کا حکم

۲۵۷۹ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُھْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْھِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اپنے شاعروں سے دورانِ جنگ میں) فرمایا قریش کی ہجو کرو اس لئے کہ ہجو قریش کے لئے تیروں کے زخم سے زیادہ سخت ہے۔ (مسلم)

۲۵۸۰ وَعَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حسانؓ سے یہ فرماتے سُنا جب تک تو خدا اور خدا کے رسول کی طرف سے (مشرکوں کی ہجو کا مقابلہ) کرتا رہے گا روح القدس (جبرئیلؑ) برابر تیری مدد کرتے رہیں گے۔ عائشہؓ کہتی ہیں اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ حسانؓ نے کفار کی ہجو کی (اور اس ہجو سے) مسلمانوں کو شفا دی اور خود بھی شفا پائی (یعنی سکون و طمانیت حاصل کی)۔ (مسلم)

غزوۂ خندق میں عبداللہ بن رواحہؓ کا رجزیہ کلام

۲۵۸۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقُلُ التُّرَابَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی اَغْبَرَ بَطْنُہٗ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا اِنَّ الْاُلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا یَرْفَعُ بِھَا صَوْتَہٗ اَبَیْنَا اَبَیْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ غزوۂ خندق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود بہ نفسِ نفیس مٹی اُٹھا اُٹھا کر پھینکتے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کا شکم مبارک غبار آلود ہو گیا تھا اور یہ فرماتے جاتے تھے[1] خدا کی قسم اگر خدا کی ہدایت نہ ہوتی تو ہم (ہرگز) ہدایت نہ پاتے نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے۔ پس اے اللہ! ہم پر آرام و سکینت نازل فرما اور ہم جب دشمنوں سے لڑیں تو ہم کو ثابت قدم رکھ۔ اِن کافروں نے ہم پر زیادتی کی ہے (یعنی کفار کرنے) جب کہ وہ ہم کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کرتے ہیں (یعنی کفر کی طرف ہم کو واپس لے جانا) تو ہم اس سے انکار کرتے ہیں۔" ان شعروں کو آپ بلند آواز سے پڑھتے اور اَبَیْنَا اَبَیْنَا کے الفاظ زیادہ بلند آواز سے فرماتے۔ (بخاری و مسلم)

---

[1] یہ رجز عبداللہ بن رواحہؓ کا ہے۔ ۱۲ مترجم

غزوۂ خندق کے موقع پر رجز پڑھنے والے صحابہؓ کے حق میں آنحضرت کی دعا

۴۵۸۲ (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ غزوۂ احزاب میں مہاجرین اور انصار نے خندق کو کھودنا اور مٹی کو اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کیا (وہ کام میں مشغول تھے) اور کہتے جاتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے محمدؐ کے ہاتھ پر جہاد کے لئے بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں گے (جہاد کریں گے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں فرماتے تھے اے اللہ! زندگی آخرت ہی کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔ (بخاری و مسلم)

ہر وقت شعر و شاعری میں مستغرق رہنے اور برے شعر کی مذمت

۴۵۸۳ (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیٹ کو پیپ سے بھر لینا جو پیٹ کو خراب کردے اس سے بہتر ہے کہ اس میں شعر کو بھرے (شعر سے مراد مذموم شعر ہے) (بخاری)

فصل دوم

شعری جہاد کی فضیلت

۴۵۸۴ (۱۳) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ۔

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خداوند تعالےٰ نے شعر کے متعلق جو حکم نازل فرمایا ہے ظاہر ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم کافروں کو شعر سے اسی طرح مارتے ہو جس طرح تیروں سے۔ (شرح السنۃ) اور کتاب استیعاب میں ابن عبدالبر سے منقول ہے کہ انھوں نے (یعنی کعبؓ نے عرض کرتے ہوئے) کہا کہ یا رسول اللہ! شعر کی بابت آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا! مومن اپنی تلوار سے جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی۔

کم گوئی ایمان کی نشانی ہے

۴۵۸۵ (۱۴) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی امامہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حیاء اور زبان ایمان کی دو شاخیں ہیں اور دل آزار گفتگو اور بیہودہ باتیں نفاق کی دو شاخیں ہیں۔ (ترمذی)

بے فائدہ بیان آرائی مکروہ ہے

۴۵۸۶ (۱۵) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ مَسَاوِيْكُمْ اَخْلَاقًا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابی ثعلبہ خشنی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن مجھ کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب اور مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے جو تم میں زیادہ خوش اخلاق ہیں اور مبغوض ترین اور مجھ سے بہت دور وہ لوگ ہوں گے جو بد اخلاق ہیں (اور بد اخلاق وہ ہیں جو) زیادہ باتیں بنانے والے بے احتیاطی سے فضول باتیں تکبر کرنے

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ جَابِرٍ وَفِي رِوَايَةٍ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ)۔

والے ہیں۔ (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے جابرؓ سے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا متفیھقون کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تکبر کرنے والے)۔

ایک پیش گوئی

۴۵۸۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک ایسی قوم پیدا نہ ہو جائے گی جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائے گی جس طرح گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں (یعنی اپنی زبانوں کو کھانے کا وسیلہ قرار دیگی اور جھوٹی باتوں یا فصاحت و بلاغت یا مدح و ذم سے روٹی کمائے گی۔ (احمد)

زبان دراز اور چکنی چپڑی باتیں بنانیوالا خدا کو ناپسندیدہ ہے

۴۵۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ اس شخص کو اپنا دشمن سمجھتا ہے جو اظہار فصاحت و بلاغت میں اپنی زبان کھائے یعنی اپنی زبان کو دانتوں کے گرد اس طرح حرکت دے جس طرح گائیں اپنی زبان کو حرکت دیتی ہیں (مطلب یہ ہے کہ الفاظ کو اس طرح ادا کرے کہ زبان کو غیر معمولی حرکت ہو)

(ترمذی۔ ابو داؤد۔ یہ حدیث غریب ہے)

بے عمل واعظ و خطیب کے بارے میں وعید

۴۵۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے معراج کی رات میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ آپ کی امت کے خطیب (وعظ گو۔ لیکچرار) جو ایسی باتیں کہتے تھے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔

(ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

چرب زبانی کے بارے میں وعید

۴۵۹۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص (فصاحت و بلاغت یا مکر و فریب کی) ایسی باتوں کو سیکھے کہ ان سے مردوں یا لوگوں کے دلوں پر قابو حاصل کرلے خداوند تعالےٰ قیامت کے دن نہ تو اس کے نفل قبول فرمائے گا نہ فرض (یعنی اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا)۔ (ابو داؤد)

مختصر تقریر بہتر ہوتی ہے

۴۵۹۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمًا وَ

حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص نے کھڑے ہو کر فصاحت

قَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِیْ قَوْلِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُ اَوْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِی الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

وبلاغت کے ساتھ طویل تقریر کی۔ انھوں نے اس کو مخاطب کرکے کہا۔ اگر تو اپنے بیان میں اختصار سے کام لیتا تو بہتر ہوتا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے، میں نے سمجھ لیا ہے یا میں حکم کیا گیا ہوں اس بات کا کہ تقریر و گفتگو میں اختصار کردوں اس لئے کہ مختصر تقریر بہتر ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

بعض علم جہالت ہوتے ہیں

۴۵۹۲/۲۱ وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَّ اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَّ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا وَّ اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

صخر بن عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے بعض بیان جادو کی مانند ہوتے اور بعض علم جہالت ہوتے ہیں اور بعض شعر مبنی برحکمت اور نافع ہوتے ہیں اور بعض قول وبالِ جان ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت حسّان کی فضیلت

۴۵۹۳/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يُنَافِحُ وَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسانؓ کے لئے مسجد میں منبر بچھاتے اور حسانؓ اس پر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اظہارِ فخر کرتے یا حضورؐ کی طرف سے (کفار کی مذمت کا) مقابلہ کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ خداوند تعالےٰ حسان رضؓ کی روح القدس سے مدد کرتا ہے جب تک کہ وہ مقابلہ یا فخر کرتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ (بخاری)

حُدی کا جواز

۴۵۹۴/۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِیْ ضَعَفَةَ النِّسَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک حُدی خوان تھا (حُدی اونٹوں کے ہانکنے کا گانا) جس کا نام انجشہ تھا یہ خوش آواز تھا ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا انجشہ اونٹوں کو آہستہ آہستہ ہانک یعنی اپنی حُدی سے ان کو گرم اور تیز رَو، نہ بنا اور شیشوں کو نہ توڑ۔ قتادہؓ کہتے ہیں کہ شیشوں سے مُراد آپ کی کمزور ضعیف[1] عورتیں تھیں۔ (بخاری و مسلم)

شعر کی خوبی و برائی کا تعلق اس کے مضمون سے ہے

۴۵۹۵/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهٗ قَبِيْحٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ) وَرَوَى الشَّافِعِیُّ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعر کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا شعر کلام ہے اچھا کلام اچھا شعر ہے اور بُرا شعر بُرا کلام ہے۔ (دارقطنی)

شافعی نے اُسے عروہ سے مرسلاً روایت کیا۔

[1] یعنی شیشہ سے مُراد عورتوں کا کمزور و نرم دل ہے کہ حس سفتنہ کا اندیشہ ہے ۱۲۔

شعر کی برائی ؟

۴۵۹۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُّنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطٰنَ لَاَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی سعید خدری رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام عرج میں (مکہ کے راستہ میں ایک گاؤں ہے) جا رہے تھے کہ ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اس کے اشعار سن کر) فرمایا۔ اس شیطان کو پکڑ لو .... یا اس شیطان کو روک لو۔ انسان کا پیپ سے پیٹ بھر لینا اس سے بہتر ہے کہ اس میں شعر بھرے ہوں۔ (مسلم)

راگ و گانا نفاق کو پیدا کرتا ہے۔

۴۵۹۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گانا یا راگ اِس طرح دل میں نفاق کو پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ (بیہقی)

باجے گاجے کی آواز آئے تو کانوں میں انگلیاں ڈال لو

۴۵۹۸ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَنَاَی عَنِ الطَّرِیْقِ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِیْ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ یَا نَافِعُ ھَلْ تَسْمَعُ شَیْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَیْہِ مِنْ اُذُنَیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ یَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَکُنْتُ اِذْ ذَاکَ صَغِیْرًا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت نافع رح کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رض کے ساتھ جا رہا تھا کہ حضرت ابن عمر رض نے بانسری کی آواز سنی اور اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لیں اور راستہ سے ہٹ کر دور چلے گئے۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ نافع! تجھ کو آواز آ رہی ہے تو بھی بانسری کی آواز سن رہا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں انھوں نے کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور کہا میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ نے "نے" کی آواز سنی اور آپ نے یہی کیا جو میں نے اس وقت کیا۔ نافع رح کہتے ہیں کہ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغِیْبَۃِ وَالشَّتْمِ

زبان کی حفاظت۔ غیبت اور برا کہنے کا بیان

فصل اوّل

زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالے کو آنحضرت کی طرف سے جنت کی بشارت

۴۵۹۹ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّضْمَنْ لِّیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سہل بن سعد رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھ سے اِس کا عہد کرے کہ وہ اپنے دونوں کلوں کے درمیان کی چیز (یعنی زبان اور دانتوں) اور اپنے دونوں پاؤں کی درمیانی چیز (یعنی شرم گاہ) کی حفاظت کرے گا (اور لوگوں کو برا نہ کہے گا نہ کسی کی برائی

اور غیبت کرے گا اور بدکاری وزنا وغیرہ سے بچے گا) تو میں اُس کے لئے جنت کی ضمانت کرلوں گا۔ (بخاری)

زبان پر قابو رکھو

۴۶۰۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِیْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِیْ لَهَا بَالًا يَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) وَفِیْ رِوَايَةٍ يَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ بعض وقت ایسی بات زبان سے کہتا ہے جس سے خداوند تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے لیکن وہ بندہ اس حیثیت سے واقف نہیں ہوتا اور خداوند تعالیٰ اس بات کے بدلے میں اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات بندہ ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اور وہ اس سے واقف نہیں ہوتا اور وہ بات اس کو جہنم میں لے جاتی ہے۔ (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ وہ کلمہ اسے دوزخ میں اتنی دوری پر ڈال دیتا ہے جتنی کہ مشرق و مغرب میں دُوری ہے۔

کسی مسلمان کے حق میں بدزبانی وبدگوئی فسق ہے

۴۶۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان کو بُرا کہنا فسق ہے اور مسلمان کا مار ڈالنا کفر ہے۔ (بخاری ومسلم)

کسی مسلمان کو کافر نہ کہو

۴۶۰۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک اس کلمہ کفر کا مستحق قرار پاتا ہے (یعنی دونوں میں سے ایک کافر ٹھہرتا ہے اگر وہ شخص جس کو کافر کہا گیا ہے تو اس کلمہ کا وہی مستحق ہے اگر وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑے گا۔ (بخاری ومسلم)

کسی مسلمان کی طرف فسق کی نسبت نہ کرو

۴۶۰۳ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص کسی شخص پر نہ تو فسق کی تہمت لگائے اور نہ کفر کی اس لئے کہ اگر وہ شخص ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔ (بخاری)

کسی شخص کو دشمن خدا نہ کہو

۴۶۰۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی کو کافر کہہ کے پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

آپس کی گالم گلوچ کا سارا گناہ ابتداء کرنیوالے پر ہوتا ہے؟

۴۶۰۵ وَعَنْ اَنَسٍ وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى

حضرت انسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر دو شخص ایک دوسرے کو برا کہیں تو اس بُرا کہنے کا گناہ اس

اَلْبَادِیْ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

شخص پر ہو گا جس نے پہل کی ہے وہ ظالم ہے اور دوسرا مظلوم جبتک کہ مظلوم حد سے آگے نہ بڑھے یعنی ظالم سے زیادہ برا نہ کہے۔ (مسلم)

کسی پر لعن طعن کرنا نہایت نامناسب بات ہے

۴۶۰۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّكُوْنَ لَعَّانًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق (یعنی مومن) کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔ (مسلم)

۴۶۰۷ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی درداءؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "زیادہ لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ تو شہادت دینے والے ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والے۔ (مسلم)

کسی کی طرف اخروی ہلاکت کی نسبت نہ کرو

۴۶۰۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی آدمی یہ کہے کہ ہلاک ہو جائیں لوگ تو وہ کہنے والا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ (مسلم)

منہ دیکھی بات کرنے والے کی مذمت

۴۶۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم قیامت کے دن بدترین لوگوں میں ان کو پاؤ گے جو دو منہ رکھنے والے منافق ہوں گے (یعنی منہ دیکھی بات کہتے ہوں گے) ان کے پاس جائیں گے تو ان کی سی کہیں گے اور ان کے پاس جائیں گے تو ان کی سی کہیں گے۔ (بخاری و مسلم)

چغل خور کے بارے میں وعید

۴۶۱۰ وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مُّسْلِمٍ نَمَّامٌ)

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "چغل خور جنت میں نہ جائیں گے"۔ (بخاری و مسلم)

سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کی تاکید

۴۶۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى یُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ یَهْدِیْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَى النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَكْذِبُ وَیَتَحَرَّى

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سچ بولنا اختیار کرو اس لئے کہ سچ بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جو شخص ہمیشہ سچ بولتا اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے اس لئے کہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور دوزخ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا کے ہاں کذاب (بہت جھوٹ بولنے

اَلْکِذْبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) والا) لکھا جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

وَفِیْ رِوَایَۃِ الْمُسْلِم قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَّاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْکِذْبَ فُجُوْرٌ وَّاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ۔

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی بہشت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق وفجور ہے اور فسق وفجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔

دروغ مصلحت آمیز جھوٹ کے زمرہ میں نہیں آتا

۴۶۱۲/۱۴ وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا اَوْ یَنْمِیْ خَیْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت امّ کلثوم رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرتا ہو نیک باتیں کہتا ہو اور بھلی باتیں پہنچاتا ہو (یعنی دو آدمیوں یا جماعتوں کے درمیان اچھی اور بھلی باتوں سے اصلاح کرنا مقصود ہو اگرچہ ان میں کوئی بات جھوٹی بھی ہو۔ (بخاری ومسلم)

جھوٹی اور مبالغہ آمیز تعریف کرنے والے کی مذمت

۴۶۱۳/۱۵ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مقداد بن اسود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو مبالغہ کے ساتھ تعریفیں کرتے ہوں (جھوٹی تعریف کرتے ہوں) تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو (مسلم)

۴۶۱۴/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَّنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابی بکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک شخص کی رسول اللہ کے سامنے (مبالغہ کے ساتھ) تعریف کی۔ آپ نے تعریف کرنے والے سے فرمایا۔ افسوس ہے تجھ پر تو نے اپنے بھائی کی گردن ماردی تین بار آپ نے یہ الفاظ فرمائے اور اس کے بعد فرمایا۔ اگر تم کسی کی تعریف کو ضروری سمجھو تو اس طرح کہو کہ میں فلاں شخص کی نسبت یہ خیال کرتا ہوں یا فلاں شخص کو میں ایسا سمجھتا ہوں (مثلاً مرد صالح یا مرد سخی) اور اللہ تعالےٰ حقیقت حال سے خوب واقف ہے وہی حساب کرنے والا اور خبر دینے والا ہے اور یہ بھی اس صورت میں کہے جب کہ اس شخص کی نسبت ایسا ہی خیال رکھتا ہو اور خدا پر کسی شخص کی نسبت یقین کے ساتھ یہ حکم نہ لگائے کہ وہ یقیناً ایسا ہی ہے (بخاری ومسلم)

غیبت کے معنی اور اس کی تفصیل

۴۶۱۵/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّہٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْکَ مَا فِیْہِ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْہِ فَقَدْ بَهَتَّہٗ۔

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا۔ تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ذکر کرنا اپنے مسلمان بھائی کا ایسی باتوں کے ساتھ جو اس کو بُری معلوم ہوں (غیبت ہے) پوچھا گیا اگر میرے بھائی کے اندر وہ برائی موجود ہو جس کا میں نے ذکر کیا ہے تب بھی اس کو غیبت کہا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اگر اس کے اندر وہ برائی موجود ہو جس کا تو نے ذکر کیا ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا۔ اور ایک روایت

میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر تو نے اپنے بھائی کی وہ برائی بیان کی جو اس کے اندر پائی جاتی ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر تو نے اس کی نسبت ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔

فحش گو بدترین شخص ہے

۴۶۱۶/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِئْذَنُوْا لَهُ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى عَاهَدْتِنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ نے صحابہ رضہ سے فرمایا اس کو آنے کی اجازت دیدو۔ یہ اپنی قوم میں برا آدمی ہے جب وہ شخص آپ کے پاس آکر بیٹھ گیا تو آپ نے کشادہ پیشانی سے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا کر اس سے باتیں کیں پھر جب وہ چلا گیا تو عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے اس شخص کی نسبت ایسا ایسا کہا تھا۔ پھر آپ نے اس سے بکشادہ پیشانی ملاقات کی اور مسکرا مسکرا کر اس سے باتیں کیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مجھ کو فحش گو کب پایا۔ بدترین آدمی خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوں گے جن کو لوگ ان کی برائی سے ڈر کر چھوڑ دیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جن کی فحش گوئی سے ڈر کر لوگ ان سے دور دور رہیں۔ (بخاری و مسلم)

اپنے عیب کو ظاہر نہ کرو

۴۶۱۷/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ۔

حضرت ابی ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری ساری امت عافیت میں ہے (یعنی اس پر کوئی سخت عذاب نہ کیا جائے گا) مگر وہ لوگ عافیت میں نہیں ہیں جو برائی کو ظاہر کرنے والے ہیں اور یہ بات کسی قدر بے پروائی (بے شرمی) کی ہے آدمی رات کو کوئی (برا) کام کرے اور صبح ہونے پر جب اللہ تعالے نے رات کو اس کے عیب کو چھپالیا ہو، وہ لوگوں سے یہ کہتا پھرے کہ اے فلانے میں نے رات کو ایسا ایسا کیا۔ اللہ تعالے نے رات کو اس کے عیب کو ڈھانک لیا تھا اور اس نے صبح ہوتے ہی اللہ تعالے کے پردہ کو چاک کر دیا۔ یعنی جس عیب کو خدا نے چھپایا تھا اس کو لوگوں پر ظاہر کر دیا (بخاری و مسلم) اور ابوہریرہ رضہ کی حدیث "من کان الخ" ضیافت کے باب میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

جھوٹ اور مخاصمت کو ترک کرنے والے اور اخلاق و اطوار کو اچھا بنانے والے کا ذکر

۴۶۱۸/۲۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِيَ لَهٗ فِيْ

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے وہ جھوٹ جو ناحق اور ناروا ہو اس کے لئے جنت کے کنارے ایک محل بنایا جاتا ہے اور جو شخص نزاع کو ترک کر دے اس حال میں کہ وہ حق پر تھا اس کے لئے جنت کے درمیان محل بنایا جاتا ہے اور

أَعْلَاهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ قَالَ غَرِيبٌ)

جس نے اپنے اخلاق کو اچھا بنایا اس کے لئے جنت کی بلندیوں پر محل بنایا جاتا ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں ہے کہ غریب ہے)۔

جنت اور دوزخ میں لے جانے والی چیزیں

۴۶۱۹/۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْأَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ جنت میں آدمی کو اکثر کونسی چیز داخل کرتی ہے؟ (وہ چیز) اللہ تعالے سے ڈرنا اور حسن خلق ہے اور تم جانتے ہو دوزخ میں لوگوں کو اکثر کون سی چیز لے جاتی ہے؟ وہ دو چیزیں ہیں مُنہ اور شرم گاہ۔ (ترمذی۔)

کلمۂ خیر اور کلمۂ شر کی اہمیت

۴۶۲۰/۲۲ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ)

حضرت بلال بن حارثؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کلمۂ خیر اپنی زبان سے بولتا ہے لیکن اس کی قدر و منزلت نہیں جانتا اور اللہ تعالے اس کے بدلے میں اپنی خوشنودی ظاہر و ثابت کرتا ہے جب تک کہ وہ خدا سے ملاقات نہ کرےؔ اور انسان ایک کلمۂ بد اپنی زبان سے نکالتا ہے لیکن اس کی حقیقت نہیں جانتا اور خداوند تعالے اس کے سبب اس پر اپنے غیظ و غضب کو ظاہر و ثابت کرتا ہے جب تک کہ وہ خدا سے ملاقات نہ کرے۔ (شرح السنۃ۔ مالکؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہ سے بھی یہ روایت ہے)

جھوٹے لطیفوں کے ذریعے لوگوں کو ہنسانے والے کے بارے میں وعید

۴۶۲۱/۲۳ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت بہز بن حکیمؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے افسوس ہے اس شخص پر جو گفتگو کرے اور جھوٹ بولے اس لئے کہ لوگوں کو ہنسائے افسوس ہے اس پر، افسوس ہے اس پر۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

مسخرے پن اور زبان کی لغزش سے بچو

۴۶۲۲/۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِي بِهَا أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان ایک بات کہتا ہے اور اس لئے کہتا ہے کہ اس سے لوگوں کو ہنسائے تو وہ اپنی اس بات کے سبب دوزخ کے اندر گرتا ہے اتنی دوری سے گرتا جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور انسان

لہ مراد یہ ہے کہ دنیا میں خدا اس کو ایسی باتوں کی توفیق دیتا ہے جو رضاءِ الٰہی کا موجب ہوں اور روزِ حشر اس کو ہر قسم کے عذاب سے بچاتا ہے۔ اسی طرح اس شخص کا حال ہے جس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ ۱۲ مترجم۔

عَنْ لِّسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اپنی زبان کے سبب پھسلتا ہے قدموں سے پھسلنے سے زیادہ سخت۔ (بیہقی)

ایک چپ لاکھ بلا ٹالتی ہے

۴۶۲۳/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (یعنی خاموشی نجات کا ذریعہ ہے)۔ (احمد۔ ترمذی۔ دارمی۔ بیہقی)

دنیا و آخرت میں نجات کے ذریعے

۴۶۲۴/۲۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور پوچھا کہ نجات کا کیا ذریعہ ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی زبان کو قابو میں رکھو اپنے گھر میں پڑے رہو اور اپنے گناہوں پر رؤو۔ (احمد۔ ترمذی)

تمام اعضاء جسم زبان سے عاجزی کرتے ہیں

۴۶۲۵/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی سعید مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں، آدمؑ کا بیٹا (انسان) جب صبح کرتا ہے (یعنی سوکر صبح کو اٹھتا ہے) تو جسم کے سارے اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارے معاملہ میں خدا سے ڈر اس لئے کہ ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں تو اگر ٹھیک رہے گی ہم بھی ٹھیک رہیں گے اور تو کجروی اختیار کرے گی تو ہم بھی کجرو ہوں گے۔ (ترمذی)

حسن اسلام کیا ہے؟

۴۶۲۶/۲۸ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُمَا)

علی بن حسین کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو چھوڑ دے جو بے فائدہ ہے۔ (مالک و احمد۔ ابن ماجہ نے اسے ابوہریرہ رضؓ سے، اور ترمذی و بیہقی نے دونوں سے روایت کیا ہے)۔

کسی کی آخرت کے بارے میں یقین کے ساتھ کوئی حکم نہ لگاؤ

۴۶۲۷/۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ صحابہ رضؓ میں سے ایک شخص نے وفات پائی (تو کسی) ایک مرد نے کہا تجھ کو خوشخبری ہو جنت کی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا تو یہ بات کہتا ہے شاید حقیقتِ حال سے تو واقف نہیں ہے ممکن ہے اس نے بے فائدہ باتوں میں وقت ضائع کیا ہو اور ایسی چیز میں بخل کیا ہو جس میں کمی نہ آتی (مثلاً علم، پانی اور نمک وغیرہ میں)

زبان کے فتنہ سے بچو

۴۶۲۸/۳۰ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هٰذَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رض کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جن چیزوں کو آپ میرے لئے خوفناک فرماتے ہیں ان میں سب سے زیادہ خوفناک کونسی چیز ہے؟ یہ سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اس کو (میں سب سے زیادہ خوفناک سمجھتا ہوں) (ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)۔

جھوٹ بولنا حفاظت کرنیوالے فرشتوں کو اپنے سے دور کر دیتا ہے۔

۴۶۲۹/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت بندہ جھوٹ بولتا ہے تو (حفاظت کرنے والے) فرشتے اس کی جھوٹ کی بو سے میل بھر (کوس بھر) دور چلے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

کسی کو اپنے جھوٹ کے دھوکے میں مبتلا کرنا بہت بڑی خیانت ہے

۴۶۳۰/۳۲ وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ أَسِيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَّأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت سفیان بن اسید حضرمی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ اس بات کو سچ اور درست سمجھا ور حقیقت میں تو نے اس سے جھوٹی بات کہی ہے۔ (ابو داؤد)

دورویہ کے بارے میں وعید

۴۶۳۱/۳۳ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانٌ مِّنْ نَّارٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عمار رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں جو شخص دو رو زبان ہو (کسی سے کچھ کہتا ہو اور کسی سے کچھ) قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی زبان ہوگی۔ (دارمی)

کمال ایمان کے منافی چیزیں

۴۶۳۲/۳۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن (کامل) نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا نہ فحش بکنے والا زبان دراز۔ (ترمذی۔ بیہقی)

بیہقی کی ایک روایت میں وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ کے الفاظ ہیں ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۴۶۳۳/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن (کامل) زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مومن کو زیادہ لعنت کرنا مناسب نہیں ہے۔ (ترمذی)

بددعا کرنے کی ممانعت

۴۶۳۴/۳۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپس میں اس طرح لعنت نہ کرو کہ تجھ پر خدا کی لعنت ہو اور غضب الٰہی نازل ہونے کی بددعا کرو اور نہ دوزخ میں داخل ہونے کی بددعا کرو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

جو شخص لعنت کے قابل نہ ہو اس پر لعنت کرنا خود اپنے آپ کو مبتلائے لعنت کرنا ہے

۴۶۳۵/۳۷ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابی درداءؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اور آسمان کے دروازے اس لعنت پر بند کر دیئے جاتے ہیں (یعنی اس لعنت کو آسمان پر جانے کا راستہ نہیں دیا جاتا) پھر وہ لعنت زمین کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور زمین کے دروازے بھی اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے (اور اس جانب بھی وہ راستہ نہیں پاتی) آخر وہ اس شخص یا چیز کی طرف متوجہ ہوتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہے اگر وہ لعنت کی اہل اور مستحق ہو تو اس پر ٹھہر جاتی ہے اور اگر وہ اہل و مستحق لعنت کا نہیں ہے تو لعنت کہنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (ابوداؤد)

۴۶۳۶/۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهٗ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہوا نے ایک شخص کی چادر کو اڑا دیا اس شخص نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کر اس لئے کہ وہ مامور ہے (یعنی حکم الٰہی سے چلتی ہے) اور واقعہ یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے اگر وہ چیز لعنت کی اہل و مستحق نہیں ہوتی تو وہ لعنت کہنے والے پر لوٹ آتی ہے (ترمذی۔ ابوداؤد)

اپنے بڑوں کے سامنے ایک دوسرے کی برائی نہ کرو

۴۶۳۷/۳۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے صحابہؓ میں سے کوئی شخص مجھ کو کسی شخص کے متعلق کوئی بری بات نہ سنائے اس لئے کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو (یعنی کسی کے متعلق کوئی بری بات سن کر میرے دل میں کینہ نہ ہو) اور نہ میں کسی سے ناراض ہوں (ابوداؤد)

۴۶۳۸/۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا صفیہ کی بابت (یعنی ان کے عیب کی بابت) آپ کے سامنے اتنا کافی ہے کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی وہ پستہ قد ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا تم نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے تو وہ دریا پر غالب آجائے۔ یعنی اس دریا کی حالت کو بدل دے۔

(مطلب یہ ہے کہ تمہارے اس ایک کلمہ کی جب یہ حالت ہے کہ دریا کی حالت کو بدل دے تو اس کے گناہ کا کیا مرتبہ ہوگا۔ یعنی کسی کی اتنی سی غیبت بھی ناجائز ہے)۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

بدگوئی عیب دار بناتی ہے اور نرم گوئی زینت بخشتی ہے

۴۶۳۹/۴۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس چیز یا امر میں فحش یا سخت کلامی ہو وہ فحش اس چیز کو عیب دار بنا دیتا ہے اور جس چیز یا جس امر میں حیا ہو، وہ حیا اس چیز کی زینت کا سبب بنتی ہے۔ (ترمذی)

عار دلانے والے کے بارے میں وعید

۴۶۴۰/۴۲ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔

حضرت خالد بن معدان رضہ حضرت معاذ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان بھائی کو (اس گناہ پر جو وہ پہلے کر چکا ہے) عار دلائے (یعنی اس کو شرم و غیرت دلائے یا اس پر اس کو سرزنش و ملامت کرے) تو وہ عار دلانے والا مرنے سے پہلے اس گناہ میں مبتلا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس گناہ جس پر شرم دلائی جائے وہ گناہ مراد ہے جس سے اس نے توبہ کر لی ہو۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے کہ اس کے راوی خالد نے معاذ بن جبل رضہ کو نہیں دیکھا۔)

کسی کو مصیبت میں دیکھ کر خوشی کا اظہار مت کرو

۴۶۴۱/۴۳ وَعَنْ وَاثِلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت واثلہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے (اس مسلمان) بھائی کو (جو کسی دینی یا دنیوی مصیبت میں مبتلا ہو) دیکھ کر تو خوش نہ ہو (اس لئے کہ اگر تو دشمنی کے سبب اس کو مصیبت میں پا کر خوش ہوگا تو) اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھ کو (اس مصیبت میں) مبتلا کر دے گا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

کسی کی نقل اتارنا حرام ہے

۴۶۴۲/۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں کسی کی نقل کرنے کو پسند نہیں کرتا اگرچہ میرے لئے ایسا اور ایسا ہو (یعنی میں کسی عیب کی نقل کو پسند نہیں کرتا اگرچہ مجھ کو دنیاوی مال میں سے کتنا ہی دیا جائے کسی کی نقل کرنا غیبت میں داخل ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث صحیح ہے)۔

خدا کی رحمت کو کسی کے لئے مخصوص و محدود نہ کرو

۴۶۴۳/۴۵ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادٰى

حضرت جندب رضہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آیا اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پاؤں کو باندھ کر مسجد میں داخل ہوا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر نماز کا سلام پھیر کر اٹھا (مسجد سے باہر آیا) اپنے اونٹ کا پاؤں کھولا اس پر سوار ہوا اور یہ کہتا ہوا چل دیا

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِیْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِیْرُهٗ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰی مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰی۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)۔ وَذُكِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ كَفٰی بِالْمَرْءِ كَذِبًا فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

اے اللہ تعالیٰ مجھ پر اور محمد پر رحم کر اور ہماری رحمت میں کسی کو شریک نہ کر۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا تمہارے خیال میں یہ دیہاتی زیادہ جاہل ہے یا اس کا اونٹ تم نے سنا نہیں اُس نے کیا کہا؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا ہاں ہم نے سُنا۔ (ابوداؤد)

ابوہریرہ رضؓ کی حدیث باب کفی بالمرء کذبا باب الاعتصام میں بیان کی گئی ہے۔

فصل سوم

فاسق کی تعریف وتوصیف نہ کرو

۴۶۴۴/۴۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خداوند تعالےٰ تعریف کرنے والے پر غصہ ہوتا ہے اور ( ) تعریف سے عرش الہٰی کانپ اُٹھتا ہے۔ (بیہقی)

خیانت وجھوٹ ایمان کی ضد ہیں

۴۶۴۵/۴۷ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِیَانَةَ وَالْكَذِبَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ)۔

حضرت ابوامامہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن سوائے جھوٹ اور خیانت کے تمام خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے۔ (احمد اور بیہقی نے اس کو شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے۔)

۴۶۴۶/۴۸ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ اَنَّهٗ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهٗ اَیَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهٗ اَیَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا۔

صفوان بن سلیم رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا "کیا مومن بُزدل ہوتا ہے؟" آپؐ نے فرمایا "ہاں (ہوسکتا ہے)" پھر پوچھا گیا "کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟" فرمایا "ہاں (ہوسکتا ہے)" پھر پوچھا گیا کہ "کیا مسلمان جھوٹا ہوتا ہے؟" فرمایا "نہیں" (مالک۔ بیہقی نے شعب الایمان میں مُرسلاً روایت کیا)۔

شیطان کی فتنہ خیزی

۴۶۴۷/۴۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَیَاْتِی الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَیَتَفَرَّقُوْنَ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْهَهٗ وَلَا اَدْرِیْ مَا اسْمُهٗ یُحَدِّثُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ شیطان کسی آدمی کی صورت اختیار کرکے ایک جماعت کے پاس آتا اور اس سے جھوٹی باتیں کہتا ہے پھر یہ جماعت منتشر ہو جاتی ہے اور اس میں کا ایک آدمی یہ کہتا ہے میں نے ایک شخص سے جس کی صورت پہچانتا ہوں نام نہیں جانتا میں نے یہ بات سُنی ہے۔ (مسلم)

بُرائی سکھانے سے چپ رہنا بہتر ہے

۴۶۴۸/۵۰ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ

حضرت عمران بن حطان رضؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضؓ کے پاس گیا وہ

فَوَجَدْتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

مسجد میں سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تنہا بیٹھے تھے۔ میں نے کہا ابوذرؓ! یہ تنہائی کیسی ہے؟ ابوذرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تنہائی بُرے ہمنشین سے بہتر ہے اور صالح ہمنشین بہتر ہے تنہائی سے اور بھلائی کا سِکھانا بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے برائی کی تعلیم سے۔ (بیہقی)

خاموشی اختیار کرنا ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے

۴۶۴۹/۵۱ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عمران بن حُصینؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کا خاموش رہنا (اور خاموشی پر ثابت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (بیہقی)

حضرت ابوذرؓ کو آنحضرتؐ کی چند نصائح

۴۶۵۰/۵۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَآءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطٰنِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد حضرت ابوذرؓ نے طویل حدیث بیان کی جو یہاں مذکور نہیں۔ اور پھر کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ کو نصیحت فرمایئے آپؐ نے فرمایا میں تجھ کو خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اس لئے کہ خدا سے ڈرتے رہنا تیرے سارے کاموں (دینی و دنیوی) کی زینت و آراستگی کا باعث ہوگا۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی کو ضروری قرار دے اس لئے کہ خداوند تعالےٰ کا ذکر آسمان میں (فرشتوں کے درمیان) تیرے ذکر کا موجب ہوگا (یعنی آسمان کے فرشتے اور اللہ تعالےٰ تیرا ذکر کریں گے) اور زمین میں معرفت کا سبب ہوگا۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا خاموشی (طویل خاموشی) کو اختیار کر اس لئے کہ خاموشی شیطان کو بھگاتی اور امورِ دین میں تیری مددگار ہوتی ہے (کہ تو تنہائی میں خاموشی کے ساتھ غور و فکر کرتا رہے)۔ میں نے عرض کیا اور کچھ فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا زیادہ ہنسنے سے اپنے آپ کو بچا اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے اور چہرے کی شگفتگی کو زائل کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا سچی بات کہہ اگرچہ وہ تلخ ہو۔ میں نے عرض کیا اور کچھ فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا دینی امور کے اظہار میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈر۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا جب کسی کی عیب گیری کا خیال تیرے دل میں پیدا ہو تو اس کے اظہار سے تجھ کو تیرا یہ خیال روک دے کہ مجھ میں بھی کچھ عیب ہیں (بیہقی)

خاموشی اور خوش خلقی کی فضیلت

۴۶۵۱/۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَاَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذرؓ میں تجھ کو دو ایسی باتیں بتلاؤں جو نہایت سُبک اور ہلکی ہیں لیکن اعمال کی ترازو میں بہت بھاری ہیں۔ ابوذرؓ نے عرض کیا ہاں ضرور بتایئے!

قُلْتُ بَلٰى قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ)

آپ نے فرمایا۔ طویل خاموشی اور خوش خلقی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اِن دو خصلتوں سے بہتر مخلوق کے لئے کوئی کام نہیں ہے۔ (بیہقی)

لعنت کرنے کی بُرائی

۴۶۵۲/۵۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ یَلْعَنُ بَعْضَ رَقِیْقِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَاَعْتَقَ اَبُوْ بَكْرٍ یَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِیْقِهٖ ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْدُ رَوَى الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ اپنے کسی غلام پر لعنت کر رہے تھے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے حضرت ابوبکر رضؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا تم نے لعنت کرنے والوں اور صدیقوں کو یکجا دیکھا ہے (یعنی تم نے کسی ایسے مسلمان کو دیکھا ہے جو نہایت سچا ہو اور لعنت بھی کرتا ہو؟) قسم ہے پروردگار کعبہ کی (دونوں باتیں ایک شخص میں ہرگز جمع) نہیں ہوسکتیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضؓ نے اسی روز اپنے بعض غلاموں کو آزاد کر دیا اور پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آیندہ میں کبھی) ایسا نہ کروں گا۔ (بیہقی)

زبان کی ہلاکت خیزی اور ابوبکر صدیقؓ کا خوف

۴۶۵۳/۵۵ وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ یَوْمًا عَلٰى اَبِیْ بَكْرِ ن الصِّدِّیْقِ وَهُوَ یَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

اسلم رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر رضؓ حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس آئے اور اس وقت ابوبکر رضؓ اپنی زبان کو (انگلیوں سے پکڑ کر) کھینچ رہے تھے (یعنی زبان پر اظہار غضب کر رہے تھے) حضرت عمر رضؓ نے کہا ٹھہرو خدا تمہاری مغفرت فرمائے (یعنی ایسا نہ کرو) ابوبکر رضؓ نے کہا اس زبان نے مجھ کو ہلاکت کے مقامات میں ڈال دیا ہے۔ (مالکؒ)

وہ چھ امور جو جنت کے ضامن ہیں

۴۶۵۴/۵۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَیْدِیَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ)

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم چھ باتوں کا میرے سامنے عہد کرو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن بن جاؤں گا: (۱) باتیں کرو تو سچ بولو۔ (۲) وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔ (۳) تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو امانت کو ادا کرو۔ (۴) اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ (۵) نگاہ کو نیچا رکھو۔ (۶) اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو (یعنی کسی پر ظلم نہ کرو۔) (احمد۔ بیہقی)

اچھے اور بُرے بندے کون ہیں؟

۴۶۵۵/۵۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِیْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن غنم اور اسماء بنت یزید رضؓ کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے اور خدا کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں چغلی کھاتے پھرتے ہیں، دوستوں کے درمیان جُدائی ڈالتے ہیں اور پاک لوگوں سے فساد وگناہ اور ہلاکت و زنا کے متوقع رہتے ہیں۔ (احمد۔ بیہقی)

غیبت مفسد روزہ ہے؟

۴۶۵۶/۵۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَاَمْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِغْتَبْتُمْ فُلَانًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ دو روزہ دار شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے ان سے فرمایا جاؤ دوبارہ وضو کرکے نماز پڑھو اور اپنا روزہ پورا کرکے دوسرے دن قضاء روزہ رکھو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیوں؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ (بیہقی)

غیبت زنا سے بدتر ہے

۴۶۵۷/۵۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت ابی سعیدؓ اور جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غیبت زنا سے بدتر ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ بری کیونکر ہوسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اور خدا وند تعالےٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر زانی توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ اس کو بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو خدا نہیں بخشتا جبتک کہ وہ اس شخص کو معاف نہ کردے جس کی اس نے غیبت کی ہے اور انسؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زانی توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کے لئے توبہ نہیں ہے۔ (بیہقی)

غیبت کا کفارہ

۴۶۵۸/۶۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ضُعْفٌ)۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس شخص کی تو نے غیبت کی ہے اس کی مغفرت کی دعا مانگ اور اس طرح کہہ کر اے اللہ! ہم کو اور اس کو بخشدے (بیہقی نے اس کو "دعوات الکبیر" میں بیان کیا اور کہا اس روایت کی سند میں ضعف ہے)۔

بَابُ الْوَعْدِ　　وعدہ کا بیان

فصل اوّل

جو شخص اپنا وعدہ پورا کرنے سے پہلے مرجائے تو اس کا جانشین اس وعدہ کو پورا کرے

۴۶۵۹/۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ (خلیفۂ اوّل) کے پاس علاء حضرمیؓ (عامل) کے ہاں سے مال آیا تو حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں سے کہا جس شخص کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا کسی سے آپ نے کچھ وعدہ کیا

عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَا لِي حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ قَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر رضؓ کا بیان ہے کہ میں نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھ کو اتنا اور اتنا مرحمت فرمائیں گے یعنی تین بار دونوں ہاتھ بھر کر۔ جابر رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھ کو ایک لپ بھر کر زر نقد دیا شمار کیا تو وہ پانسو تھے۔ پھر فرمایا پانسو پانسو دو مرتبہ اور گن لو۔

فصل دوم

آپؐ کے وعدہ کا ابوبکرؓ کی طرف سے ایفاء

۳۶۶۰ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَأَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُوبَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی جحیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ دیکھا، بڑھاپا آپ میں ظاہر ہو چکا تھا اور حسن بن علی رضؓ آپ سے بہت مشابہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جماعت کو تیرہ جوان اونٹوں کے دینے کا حکم فرمایا تھا ہم ان اونٹوں کو لینے گئے تھے کہ آپ کی وفات کی خبر آگئی اور ہم کو کچھ بھی نہ دیا گیا پھر جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے اعلان کیا کہ جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے میں حاضر ہوا اور واقعہ سے آگاہ کیا۔ انھوں نے اونٹوں کے دیدینے کا

ایفاء وعدہ کی عملی تعلیم

۳۶۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ أَنْتَظِرُكَ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

حضرت عبداللہ بن ابی الحمسار رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے پہلے میں نے آپ سے ایک چیز خریدی تھی جس کی کچھ قیمت ادا کرنے سے باقی رہ گئی تھی۔ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں بقیہ قیمت لے کر آپ کی جگہ پر حاضر ہوں گا۔ میں اس وعدہ کو بھول گیا تیسرے دن مجھ کو یہ بات یاد آئی کہ میں بقیہ قیمت لے کر اسی جگہ پہنچا جہاں کا وعدہ کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ اسی جگہ بیٹھے ہیں۔ مجھ کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا " تو نے مجھ کو بڑی زحمت میں مبتلا کیا میں تین روز سے یہاں بیٹھا ہوا تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ (ابوداؤد)

ایفائے وعدہ کی نیت ہو اور وہ وعدہ پورا نہ ہو سکے تو گناہ نہیں

۳۶۶۲ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زیدؓ بن ارقم کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت آدمی اپنے کسی بھائی سے کوئی وعدہ کرے اور اس کی یہ نیت ہو کہ وہ اس وعدہ کو پورا کرے گا اور کسی سبب سے وہ اس کو پورا نہ کر سکے اور وعدہ پر نہ آئے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

بچے سے بھی وعدہ کرو تو پورا کرو

۳۶۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي

حضرت عبداللہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز میری ماں نے

یَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ ھَا تَعَالَ اُعْطِیْکَ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِیْہِ قَالَتْ اَرَدْتُ اَنْ اُعْطِیَہٗ تَمْرًا فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکِ لَوْ لَمْ تُعْطِیْہِ شَیْئًا کُتِبَتْ عَلَیْکِ کِذْبَۃٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)۔

مجھ کو بلایا۔ اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اور کہا ادھر آ میں تجھ کو دوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ماں سے پوچھا تم نے اس کو کیا چیز دینے کا ارادہ کیا تھا انہوں نے کہا میں نے ایک کھجور دینے کا خیال کیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں تو تمہارے نامۂ اعمال میں ایک جھوٹ لکھا جاتا (یہ واقعہ عبد اللہ بن عامر رضہ کے بچپن کا واقعہ ہے) جب کہ بچوں کو لالچ دے کر بلایا جاتا ہے۔ (ابو داؤد۔ بیہقی)

فصل سوم

کسی شرعی اور حقیقی عذر کی بناء پر وعدہ خلافی کرنا مناسب نہیں

۴۶۶۴ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ یَاْتِ اَحَدُھُمَا اِلٰی وَقْتِ الصَّلٰوۃِ وَذَھَبَ الَّذِیْ جَاءَ لِیُصَلِّیَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

حضرت زید بن ارقم رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے کسی سے کوئی وعدہ کیا (مثلاً یہ کہ تم فلاں جگہ آنا) اور دونوں شخصوں میں سے ایک نماز کے وقت تک وہاں نہ پہنچا اور دوسرا نماز کے لئے چلا گیا تو اس دوسرے شخص پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ (رزین)

بَابُ الْمِزَاحِ خوش طبعی یا مزاح کا بیان

فصل اوّل

آنحضرتؐ کی خوش طبعی

۴۶۶۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی یَقُوْلَ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرُ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ کَانَ لَہٗ نُغَیْرٌ یَلْعَبُ بِہٖ فَمَاتَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی اور اختلاط فرمایا کرتے تھے حتےٰ کہ میرے چھوٹے بھائی سے یہ فرمایا کرتے تھے عمیر تمہارا نغیر کیا ہوا (نغیر ایک چڑیا کا نام ہے جس کو لال یا بلبل کہہ سکتے ہیں) انس رضہ کا بھائی عمیر اس سے کھیلا کرتا تھا اور وہ مرگیا تھا۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

آنحضرتؐ کا ہنسی مذاق بھی جھوٹ پر مبنی نہیں ہوتا تھا

۴۶۶۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ ہم سے خوش طبعی فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں لیکن اس خوش طبعی میں بھی) میں سچی بات کہتا ہوں۔ (ترمذی)

آنحضرتؐ کی ظرافت کا ایک واقعہ

۴۶۶۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَۃٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کی۔ آپ نے فرمایا میں تیری سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ اس شخص نے کہا میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ آپ نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ)

فرمایا۔ اونٹ کو تو اونٹنی ہی جنتی ہے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد)

تعریف پر مشتمل خوش طبعی

۴۶۶۸ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَاذَا الْاُذُنَیْنِ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے دو کانوں والے۔
(ابوداؤد۔ ترمذی)

ایک بڑھیا کے ساتھ آنحضرتؐ کی خوش طبعی

۴۶۶۹ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَأَۃٍ عَجُوْزٍ اِنَّہٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَجُوْزٌ، فَقَالَتْ وَمَا لَھُنَّ وَکَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَھَا اَمَا تَقْرَئِیْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ۔)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا بڑھیا جنت میں نہ جائے گی۔ بڑھیا نے عرض کیا کیا سبب ہے کہ وہ جنت میں نہ جائے گی۔ یہ بڑھیا قرآن پڑھی ہوئی تھی آپؐ نے فرمایا کیا تو نے قرآن میں یہ (آیت) نہیں پڑھی اِنَّآ اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا (یعنی ہم پیدا کریں گے عورتوں کو جنت میں دوبارہ پیدا کرنا یعنی بنا دیں گے ہم ان کو کنواری۔ (رزین)

خوش طبعی کا ایک واقعہ

۴۶۷۰ وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ کَانَ اسْمُہٗ زَاھِرَ ابْنَ حَرَامٍ وَکَانَ یُھْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِیَۃِ فَیُجَھِّزُہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاھِرًا بَادِیَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْہُ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّہٗ وَکَانَ دَمِیْمًا فَاَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا وَھُوَ یَبِیْعُ مَتَاعَہٗ فَاحْتَضَنَہٗ مِنْ خَلْفِہٖ وَھُوَ لَا یُبْصِرُہٗ فَقَالَ اَرْسِلْنِیْ مَنْ ھٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا یَاْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَھْرَہٗ بِصَدْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ عَرَفَہٗ وَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ یَّشْتَرِی الْعَبْدَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذًا وَّ اللّٰہِ تَجِدُنِیْ کَاسِدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لٰکِنْ عِنْدَ اللّٰہِ لَسْتَ بِکَاسِدٍ۔
(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ جنگل کا رہنے والا ایک شخص جس کا نام زاہر بن حرام تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جنگل سے تحفہ کے طور پر کچھ لایا کرتا تھا (یعنی سبزی ترکاری وغیرہ) اور جب وہ جاتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے سفر کا سامان درست کر دیتے تھے۔ ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کے متعلق فرمایا زاہرؓ ہمارا باہر کا گماشتہ ہے (یعنی باہر کی چیزیں لاکر ہم کو دیتا ہے) اور ہم اس کے شہر کے گماشتہ ہیں (کہ شہر کی چیزوں کا اس کے لئے انتظام کرتے ہیں) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زاہرؓ سے بہت محبت رکھتے تھے اور وہ بدصورت شخص تھا۔ ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے گئے اور آپؐ نے زاہرؓ کو سودا بیچتے دیکھا۔ آپؐ نے اس کے پیچھے جا کر اس کی کولی بھری (یعنی اس کی آنکھیں بند کرلیں کہ) وہ دیکھ نہ سکتا تھا۔ زاہرؓ نے کہا کون ہے مجھ کو چھوڑ دے۔ پھر زاہرؓ نے کن انکھیوں سے دیکھ کر آپ کو پہچان لیا اور اپنی پشت کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے لگانے میں پوری کوشش سے کام لیا (یعنی حصولِ برکت کے لئے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمانا شروع کیا کہ کوئی غلام خریدتا ہے۔ زاہرؓ نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہؐ! قسم ہے خدا کی آپ مجھ کو ناکارہ پائیں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن خدا کے نزدیک تو ناکارہ نہیں۔ (شرح السنۃ)

آنحضرتؐ سے صحابہؓ کی بے تکلفی

۴۷۶۱ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ اُدْخُلْ فَقُلْتُ اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ اِنَّمَا قَالَ اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضہ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ چمڑہ کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے میں نے آپ کو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اندر آجاؤ۔ میں نے مزاح کے طور پر عرض کیا یا رسول اللہؐ اسکا سب آجاؤں (یعنی سارے جسم کو اندر لے آؤں) آپنے فرمایا سارے بدن کو اندر لے آ۔ چنانچہ میں خیمہ کے اندر داخل ہوگیا۔ اس حدیث کے ایک راوی عثمان بن ابی العاتکہ رضہ کہتے ہیں کہ عوف بن مالک رضہ نے یہ فقرہ اس لئے کہا تھا کہ خیمہ چھوٹا تھا۔ (ابوداؤد)

۴۷۶۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ اَبُوْ بَكْرٍ اَيَّامًا ثُمَّ اسْتَاْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت نعمان بن بشیر رضہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی معًا انھوں نے حضرت عائشہ رضہ کی آواز کو سنا جو زور زور سے بول رہی تھیں۔ اندر داخل ہوکر حضرت ابوبکر رضہ نے عائشہ رضہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور طمانچہ مارنے کا ارادہ فرمایا اور فرمایا خبردار آئندہ میں تجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند آواز میں بولتا نہ دیکھوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضہ کو روکنا اور منع کرنا شروع کیا (حتّٰی کہ معاملہ رفع دفع ہوگیا) اس کے بعد حضرت ابوبکر رضہ غضبناک حالت میں واپس چلے گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا۔ تم نے دیکھا میں نے کیوں کر تم کو اس شخص (یعنی ابوبکر رضہ) کے ہاتھ سے بچالیا۔ عائشہ رضہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد کئی روز تک ابوبکر رضہ آپکے پاس نہیں آئے (یعنی شرمندگی یا غصہ کے سبب) پھر ایک روز انھوں نے حاضر ہوکر اجازت طلب کی اور گھر میں جاکر دیکھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور عائشہ رضہ دونوں صلح کی حالت میں بیٹھے ہوئے ہیں ابوبکر رضہ نے دونوں کو مخاطب کرکے کہا مجھ کو اپنی صلح میں شامل کرلو جس طرح تم نے مجھ کو اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ایسا ہی کیا۔ (ابوداؤد)

ایسا مذاق نہ کرو جس سے ایذاء پہنچے

۴۷۶۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا کرو اور نہ مذاق کرو اور نہ ایسا وعدہ کرو جس کو تو پورا نہ کرسکے۔

(ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

خاندان اور قوم کی حمایت اور فخر کرنے کا بیان

فصل اوّل

خاندانی و ذاتی شرافت کا حسن علم دین سے ہے

۴۶۶۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَكْرَمُ فَقَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، کونسا آدمی بزرگ و مکرم ہے؟ آپ نے فرمایا خدا کے نزدیک بزرگ و برتر وہ شخص ہے جو خدا سے ڈرتا ہے (یعنی متقی و پرہیزگار) صحابہؓ نے عرض کیا ہمارے سوال کا یہ مطلب نہیں ہے (بلکہ ہم حسب و نسب کے اعتبار سے انسان کی شرافت کو دریافت کرتے ہیں) آپ نے فرمایا بزرگ و شریف تر انسانوں میں حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو خدا کے نبی حضرت یعقوبؑ کے بیٹے خدا کے نبی حضرت اسحاقؑ کے پوتے اور خدا کے نبی (ابراہیمؑ خلیل اللہ) کے پڑپوتے صحابہؓ نے عرض کیا ہمارے سوال کا منشاء یہ بھی نہیں ہے آپ نے فرمایا۔ کیا تم عرب کے خاندان اور قبائل کی بابت مجھ سے دریافت کرتے ہو، صحابہؓ نے عرض کیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا جو شخص ایام جاہلیت میں تم میں سب سے بہتر تھا وہی اسلام میں بہتر ہے جب کہ وہ فقیہ یعنی عقلمند و سمجھ دار ہو۔ (بخاری و مسلم)

سب سے زیادہ مکرم کون ہے؟

۴۶۶۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کریم، ابن کریم، ابن کریم، ابن کریم، یوسف بن یعقوبؑ بن اسحاق بن ابراہیمؑ ہیں۔ (بخاری)

کفار کے مقابلہ پر آنحضرتؐ کا اظہارِ فخر

۴۶۶۶ وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ فِیْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ يَعْنِیْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِیَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن ابو سفیان بن حارث نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خچر کی باگ پکڑ لی اور جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مشرکوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ نے خچر سے اتر کر فرمانا شروع کیا "میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں"۔ راوی کا بیان ہے کہ اس روز آپ سے زیادہ شجاع تر کسی شخص کو نہیں دیکھا گیا۔ (بخاری و مسلم)

خیر البریہ کا مصداق

۴۶۶۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى

حضرت انسؓ کہتے ہیں ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَاخَیْرَ الْبَرِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکَ اِبْرَاھِیْمُ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

میں حاضر ہو کر عرض کیا، اے بہترین مخلوق! آپؐ نے فرمایا مخلوقات میں بہترین شخص حضرت ابراہیمؑ تھے۔ (مسلم)

آپ کی منقبت و تعریف ایسے الفاظ کے ذریعہ نہ کرو جو مقام نبوت سے بالا ہوں

۴۶۷۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میری تعریف میں زیادتی نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ ابن مریمؑ (عیسیٰؑ) کی تعریف میں زیادتی (مبالغہ) کرتے ہیں۔ میں تو خدا کا بندہ ہوں تم (مجھ کو) خدا کا بندہ اور رسول کہو۔ (بخاری و مسلم)

اظہار فخر کی ممانعت

۴۶۷۹ وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عیاض بن مجاشعی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالے نے مجھ کو وحی کے ذریعہ آگاہ کیا ہے کہ عاجزی و فروتنی اختیار کرو اس قدر کہ کوئی شخص کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی کرے۔ (مسلم)

فصل دوم

باپ دادا کے متعلق شیخی بگھارنا اور خاندانی فخر کوئی چیز نہیں

۴۶۸۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ یَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِھِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا ھُمْ فَحْمٌ مِنْ جَھَنَّمَ اَوْ لَیَکُوْنُنَّ اَھْوَنَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِیْ یُدَھْدِہُ الْخُرَاءَ بِاَنْفِہٖ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذْھَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَفَخْرَھَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا ھُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِیٌّ النَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ اپنے باپوں پر فخر کرنا چھوڑ دیں، یعنی ان باپوں پر جو مرکر دوزخ کے کوئلے بن گئے ورنہ وہ خدا کے نزدیک نجاست کے اس کیڑے سے زیادہ ذلیل ہوں گے جو نجاست کو اپنی ناک سے دھکیلتا ہے خداوند تعالے نے تم میں سے جاہلیت کی نخوت اور باپوں پر فخر کرنے کی عادت کو خارج کر دیا ہے اب یا تو متقی مومن ہے یا فاجر بدبخت بدکار (ہونا ذلت کا سبب ہے) تمام آدمی آدم کے بیٹے ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

آنحضرتؐ کا اپنے تئیں سردار کہلانے سے انکار

۴۶۸۱ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَیِّدُنَا فَقَالَ السَّیِّدُ اللّٰہُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَکُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِکُمْ وَلَا یَسْتَجْرِیَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رضؓ کہتے ہیں۔ میں بنو عامر کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور ہماری جماعت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ ہمارے سردار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، سردار خدا ہے۔ ہم نے عرض کیا آپ ہم سب میں بہترین ہیں بہتری کے اعتبار سے اور بخشش کے لحاظ سے ہمارے بزرگ ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ بات کہو یا اس سے بھی کمتر اور شیطان تم کو اپنا وکیل نہ بنائے (یعنی میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو اتنا ہی یا اس سے بھی کچھ کم کہو اور مبالغہ کرنے میں شیطان کی وکالت نہ کرو)۔ (ابوداؤد)

اصل فضیلت تقویٰ ہے

۴۶۸۲ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت حسنؒ سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (یعنی فضیلت و عظمت) مال ہے اور کرم (تقویٰ) کا نام ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اپنے باپ دادا پر فخر کرنے والے کے بارے میں وعید

۴۶۸۳ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰی بِعَزَاءِ الْجَاہِلِیَّۃِ فَاَعِضُّوْہُ بِھَنِ اَبِیْہِ وَلَا تَکْنُوْا (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے جو شخص جاہلیت کی نسبت (یعنی خاندانی عزت و عظمت) پر فخر کرے تو اس کے باپ کی شرم گاہ کو کٹواؤ (یعنی جو شخص اپنے باپ دادا پر فخر کرے جو ایامِ جاہلیت میں گزرے ہیں تو اس سے کہو کہ وہ اپنے باپ دادا کی شرمگاہ کو کٹوائے اور اپنے مُنہ میں ڈال دے اور ان الفاظ کو اس سے صاف صاف کہو) کنایہ نہ کرو (شرح السنۃ)

اپنے زمانہ جاہلیت کے کسی تعلق پر فخر نہ کرو

۴۶۸۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ عُقْبَۃَ عَنْ اَبِیْ عُقْبَۃَ وَکَانَ مَوْلًی مِنْ اَھْلِ فَارِسٍ قَالَ شَھِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقُلْتُ خُذْھَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِیُّ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ ھَلَّا قُلْتَ خُذْھَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عقبہؓ، عقبہ سے جو آزاد کردہ غلام اور فارس کا رہنے رہنے والا تھا روایت کرتے ہیں کہ میں اُحُد کی لڑائی میں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا اور مشرکوں میں سے ایک آدمی کے میں نے تلوار یا نیزہ مارا اور اُس سے کہا لے ایک ضرب میری طرف سے بھی لے اور میں فارسی غلام ہوں۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ پہلے ایک ضرب میری طرف سے بھی لے اور میں انصاری غلام ہوں۔ (ابوداؤد)

اپنی قوم کی بے جا حمایت کرنیوالے کی مذمت

۴۶۸۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ ھَوٰی فَھُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص ناحق اپنی قوم کی حمایت کرے وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو کنوئیں میں گر پڑے پھر اُس کو اُس کی دُم پکڑ کر کھینچا جائے۔ (ابوداؤد)

عصبیت کس کو کہتے ہیں؟

۴۶۸۶ وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَصَبِیَّۃُ قَالَ اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَکَ عَلَی الظُّلْمِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (جاہلیت) عصبیت کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا عصبیت یہ ہے کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی حمایت کرے۔ (ابوداؤد)

اپنی قوم اور جماعت کے ظلم کو ختم کرنے کی کوشش کرو

۴۶۸۷ وَعَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکِ ابْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت سُراقہ بن مالک بن جعشم رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ تم میں بہتر شخص وہ

فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَالَمْ يَأْثَمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

ہے جو اپنی قوم کی طرف سے (ظلم کی) مدافعت کرے۔ جب تک کہ وہ اس مدافعت میں گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ (ابوداؤد)

عصبیت کی مذمت

۴۶۸۸/۱۵ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت جبیر بن مطعم نے فرمایا ہے وہ شخص ہم میں سے نہیں جو لوگوں کو عصبیت کی دعوت دے (یعنی عصبیت کی حمایت کرے) اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کے سبب جنگ کرے اور ہم میں سے وہ شخص نہیں ہے جو عصبیت کی حالت میں مرے۔

(ابوداؤد)

محبت اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے

۴۶۸۹/۱۶ وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابی الدرداءؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کسی چیز سے تیرا محبت کرنا تجھ کو اندھا اور بہرا بنا دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

عصبیت کے معنی؟

۴۶۹۰/۱۷ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرِ الشَّامِيِّ مِنْ اَهْلِ فَلَسْطِيْنَ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ اِنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَى الظُّلْمِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

عبادہ بن کثیر شامیؒ اپنی قوم کی ایک عورت سے جس کا نام فسیلہ تھا نقل کرتے ہیں کہ فسیلہ نے بیان کیا میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آدمی کا اپنی قوم کو عزیز و محبوب رکھنا کیا عصبیت میں داخل ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن یہ بات عصبیت میں داخل ہے کہ کوئی شخص ظلم میں اپنی قوم کی مدد و حمایت کرے۔

(احمد۔ ابن ماجہ)

اپنے نسبت پر گھمنڈ نہ کرو

۴۶۹۱/۱۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلَى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلَى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے انساب ایسی چیز نہیں کہ تم ان کے سبب کسی کو برا کہو۔ (یعنی اپنے آپ کو شریف سمجھو اور دوسروں کو ذلیل خیال کرو) تم سب کے سب آدمؑ کی اولاد ہو، سیر کے برابر سیر (ہم وزن اور ہم پایہ)، کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں ہے مگر دین اور تقوے کے سبب سے آدمی کی برائی کے لئے اتنی سی بات کافی ہے کہ وہ زبان دراز، فحش بکنے والا اور بخیل ہو۔

(احمد۔ بیہقی در شعب الایمان)

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی، احسان اور اقارب کے ساتھ سلوک کا بیان

فصل اوّل

اولاد پر ماں کے حقوق زیادہ ہیں

۴۶۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبُوكَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! میری صحبت کے لئے کون شخص زیادہ مناسب ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں۔ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر تیرا قریبی عزیز پھر تیرا قریبی عزیز (بخاری و مسلم)

بوڑھے والدین کی خدمت نہ کرنیوالے کے حق میں آپؐ کی بددعا

۴۶۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غبار آلود ہو ناک اس کی، خاک آلود ہو ناک اس کی، غبار آلود ہو ناک اس کی (یعنی وہ ذلیل و خوار ہو) پوچھا گیا یا رسول اللہؐ! کس کی ناک؟ آپ نے فرمایا اس شخص کی جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو یا دونوں کو بوڑھا پایا اور پھر جنت میں داخل نہیں ہوا (یعنی ان کی خدمت کرکے) (مسلم)

مشرک ماں باپ کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہیئے

۴۶۹۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضؓ کہتی ہیں میری ماں میرے پاس آئی (یعنی مکہ سے مدینہ میں) اور وہ مشرک تھی۔ اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ قریش سے حدیبیہ کی صلح ہو چکی تھی۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ اسلام سے بیزار ہے، کیا میں اس کے ساتھ سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس سے سلوک کرو۔ (بخاری و مسلم)

صلہ رحمی کی اہمیت

۴۶۹۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَاءَ إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ

حضرت عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ ابی فلاں کی اولاد (یعنی ابی لہب یا ابی سفیان یا اور کوئی یا سب کے سب) میرے دوست نہیں ہیں بلکہ میرا دوست خدا

وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ہے اور نیک بخت مومن لیکن ان لوگوں سے میری عزیز داری ہے بس اس کو اس کی تری کے ساتھ تر کرتا ہوں (یعنی اس سے جو سلوک کرتا ہوں) وہ رشتہ داری کی بنا پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

والدین کو تکلیف پہنچانا حرام ہے

۴۶۹۶ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی و اذیت رسانی لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا اور بخل و گدائی کو حرام قرار دیا ہے اور قیل وقال یعنی بے فائدہ بحث و گفتگو۔ زیادتی سوال اور مال کو ضائع کرنا مکروہ قرار دیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

دوسرے کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر اپنے ماں باپ کو بُرا نہ کہلواؤ

۴۶۹۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں کوئی شخص کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

باپ کے دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک و احسان کی اہمیت

۴۶۹۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيْهِ بَعْدَ أَنْ يُّوَلِّيَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین نیکی آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں سے احسان و سلوک کرنا ہے باپ کے مرنے کے بعد۔ (مسلم)

رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک فراخی رزق اور درازی عمر کا ذریعہ ہے

۴۶۹۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی موت میں تاخیر کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرے۔ (بخاری و مسلم)

صلہ رحم کی اہمیت

۴۷۰۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا جب اس سے فارغ ہوا تو رحم (یعنی رشتہ) کھڑا ہوا اور رحمٰن (یعنی خدا) کی کمر پکڑ لی۔ خدا تعالےٰ نے پوچھا ٹھہر کیا چاہتا ہے؟ رحم نے عرض کیا یہ جگہ اس شخص کے کھڑے ہونے کی ہے جو تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہے قطع رحم سے (یعنی میں تیرے سامنے کھڑا ہو کر تیرے ذریعہ اس امر سے پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی شخص مجھ کو قطع کرے اور رشتہ داری کی آبرو کو قائم نہ رکھے) خداوند تعالےٰ نے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) نے فرمایا کیا تو اس پر راضی ہے کہ جو شخص تجھ کو قائم و برقرار رکھے اس کے ساتھ احسان و سلوک کروں اور جو شخص تجھ کو توڑ دے میں بھی اس سے قطع تعلق کر لوں۔ رحم نے عرض کیا۔ ہاں میں اس پر راضی ہوں، خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اچھا تو یہ وعدہ تیرے لئے ثابت و برقرار ہے۔ (بخاری و مسلم)

ناتا توڑنے والا رحمتِ خداوندی کا مستحق نہیں

۴۷۰۱/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لفظ رحمٰن سے لفظ رحم لیا گیا ہے اور خداوند تعالیٰ نے رحم سے فرمایا ہے کہ جو شخص تجھ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اس کو کاٹوں گا۔ (بخاری)

۴۷۰۲/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ رحم عرشِ الٰہی میں معلق ہے اور دعا کے طور پر کہتا ہے کہ جو شخص مجھ کو ملائے گا یعنی رشتہ داری و قرابتداری کو قائم رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ ملائے گا اور جو شخص مجھ کو قطع کریگا اللہ تعالیٰ اس کو قطع کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

قطع رحم کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

۴۷۰۳/۱۲ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر رضؓ بن مطعم کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رشتہ داری کو قطع کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

اقرباء کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا کامل ترین جذبہ؟

۴۷۰۴/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں ہے جس کے ساتھ صلہ رحم کیا جاتا ہے (یعنی یہ تو بدلہ ہے صلہ رحم نہیں) بلکہ صلہ رحم کرنے والا وہ ہے جب کہ اس کی رشتہ داری کا سلسلہ منقطع کر دیا جائے وہ اس رشتہ داری کو قائم کرے۔ (بخاری)

۴۷۰۵/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ.... وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے قرابت دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ سلوک کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ سلوک نہیں کرتے۔ میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں میں حلم و بردباری سے کام لیتا اور ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو ایسا ہی (کرتا) ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا تو گویا تو ان کو گرم راکھ پھکاتا ہے اور تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے۔ وہ ان کی اذیتوں اور شر کو تجھ سے دفع کرنے والا ہے جب تک کہ تو اسی صفت پر رہے۔ (مسلم)

فصل دوم

والدین اور اقرباء کے ساتھ حسن سلوک درازیٔ عمر کا سبب ہے

۴۷۰۶/۱۵ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

تقدیر الٰہی کو کوئی چیز نہیں بدلتی مگر دعا اور عمر کو کوئی چیز نہیں بڑھاتی مگر نیکی اور انسان کو روزی سے محروم نہیں کیا جاتا مگر اس گناہ کی وجہ سے جس کا اس نے ارتکاب کیا۔ (ابن ماجہ)

والدین کی خدمت کرنے کی فضیلت

۴۷۰۷/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ)۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں قرآن پڑھنے کی آواز سُنی۔ پوچھا یہ کون ہے (جو قرآن پڑھتا ہے) فرشتوں نے کہا حارثہ بن نعمان رض (یہ سُن کر صحابہ رض کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حارثہ رض کو یہ درجہ کیوں کر ملا؟ آپ نے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا) یہی ثواب ہے (ماں باپ سے) نیکی کرنے کا یہی ثواب ہے (ماں باپ سے) نیکی کرنے کا۔ اور حارثہ بن نعمان رض ماں باپ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنے والا تھا۔ (شرح السنۃ۔ بیہقی)

خدا کی خوشنودی کے طلبگار ہو تو والدین کو خوش رکھو

۴۷۰۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پروردگار کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔ (ترمذی)

ماں باپ کی خوشنودی کو بیوی کی محبت پر ترجیح دینی چاہیئے

۴۷۰۹/۱۸ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ اِمْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْ ضَيِّعْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی درداء رض کہتے ہیں کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور کہا کہ میری ماں چاہتی ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں ابو درداء رض نے اس سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ باپ جنت کے بہترین دروازوں میں سے ہے (یعنی جنت میں داخل ہونے کا بہترین سبب ہے) اگر تو چاہے اس دروازے کی حفاظت کر اور چاہے اس دروازے کو ضائع کر دے۔

ماں اولاد کے نیک سلوک کی زیادہ مستحق ہے

۴۷۱۰/۱۹ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ بھلائی کروں؟ آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا پھر کس کے ساتھ فرمایا، ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا باپ کے ساتھ، پھر قریب تر عزیز کے ساتھ اور پھر اس سے کم قریب تر قرابت دار کے ساتھ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

ناتے داروں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اہمیت

۴۲۱۱ / ۲۰ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم (یعنی رشتے ناتے) کو پیدا کیا ہے اور رحم کو اپنے نام رحمٰن سے نکالا ہے پس جو شخص کہ رشتے ناتے کو ملائے گا یعنی قائم و برقرار رکھے گا میں اس کو اپنی رحمت میں ملاؤں گا اور جو رشتے ناتے کو توڑے گا میں اس کو اپنی رحمت سے علیحدہ کردوں گا۔ (ابوداؤد)

ناتا توڑنے والے خدا کی رحمت سے محروم رہتے ہیں

۴۲۱۲ / ۲۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی اوفیٰ رضہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے اس قوم پر خدا کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قاطع رحم یعنی رشتے ناتے کو توڑنے والا ہو۔ (بیہقی)

بغاوت اور قطع رحم وہ گناہ ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں بھی عذاب ہوتا ہے

۴۲۱۳ / ۲۲ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابی بکرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ اس کے مرتکب کو بہت جلد دنیا ہی میں اس کا بدلہ یا عذاب دے اور آخرت میں بھی اس کے عذاب کو اس کے لئے جمع رکھے مگر دو گناہ اس لائق ہیں اور وہ امام وقت کے خلاف بغاوت کرنا اور رشتہ ناتے کو قطع کرنا ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فائزین کے ساتھ جنت میں داخل ہونے سے کون لوگ محروم رہیں گے

۴۲۱۴ / ۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں نہ تو وہ شخص داخل ہوگا جو بہت زیادہ احسان جتانے والا ہو اور نہ وہ شخص جو ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ شراب کا پینے والا۔ (نسائی۔ دارمی)

اقرباء کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی برکت

۴۲۱۵ / ۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے نسبوں میں سے تم صرف اس قدر سیکھو کہ اس سے تم اپنے ناتے داروں سے سلوک کرو۔ اس لئے کہ ناتے داروں سے سلوک کرنا اقارب میں محبت کا باعث، مال میں زیادتی و برکت کا سبب اور درازی عمر کا باعث ہوتا ہے۔
(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

خالہ، ماں کا درجہ رکھتی ہے

۴۷۱۶/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! میں ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہوا ہوں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے پوچھا کیا تیری ماں زندہ ہے۔ عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تیری خالہ زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ سلوک کر۔ (ترمذی)

والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی صورتیں

۴۷۱۷/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی اُسید ساعدی رضؓ کہتے ہیں۔ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلۂ بنو سلمہ کا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ماں باپ کے ساتھ سلوک (نیکی کرنے) کو میرے لئے کچھ باقی ہے کہ میں ان کے بعد اس کو کروں (یعنی زندگی میں تو ان کے ساتھ سلوک کیا گیا۔ ان کے مرنے کے بعد بھی کوئی ایسی صورت ہے کہ ان کے ساتھ سلوک کرتا رہوں؟) آپ نے فرمایا ہاں ان کے لئے دُعا کرنا استغفار کرنا اور ان کی وصیت کو پورا کرنا اور ان کے ناتے داروں سے، کہ ان کے ناتے داروں سے سلوک کرنا انھیں کی قرابت کے سبب سے ہے اور ماں باپ کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (ابن ماجہ۔ ابو داؤد)

دایہ حلیمہ کے ساتھ آنحضرتؐ کا سلوک

۴۷۱۸/۲۷ وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ حَتّٰى دَنَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهٗ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوْا هِيَ اُمُّهُ الَّتِيْ اَرْضَعَتْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابی طفیلؓ کہتے ہیں کہ میں نے مقام جعرانہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گوشت تقسیم کرتے دیکھا۔ ناگہاں ایک عورت آئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے قریب اس کے لئے چادر بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون عورت ہے؟ انھوں نے کہا یہ آنحضرتؐ کی وہ ماں ہیں جنھوں نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

کسی مصیبت کے وقت اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے دعا مانگنا مستحب ہے

۴۷۱۹/۲۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین آدمی چلے جا رہے تھے کہ ان کو بارش نے آلیا۔ وہ پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے پہاڑ سے غار کے مُنہ پر ایک پتھر آپڑا اور غار کو بند کر دیا۔ تینوں افراد میں آپس میں گفتگو ہوئی کہ اپنے ان نیک اعمال پر نظر ڈالو جو خاص طور پر خدا کے لئے کئے گئے ہوں اور اس عمل کے وسیلہ سے خدا سے دُعا مانگو۔ امید ہے کہ خداوند تعالیٰ اس پتھر یا اس مصیبت کو دُور کر دے۔ ایک نے ان میں کہا اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے کئی چھوٹے

وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ
بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاٰى
بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتّٰى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا
قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ
فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا وَ
أَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ
يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي
وَدَأْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا
فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ
حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ قَالَ الثَّانِي اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ
كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ
الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ
حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ
مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ
رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ
الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا
مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ
إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا
قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ
حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ
اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ
اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ
اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ
فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ
بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بچے تھے اور میں بکریاں چرایا کرتا تھا تاکہ ان کا دودھ ان سب کو پلاؤں جب
شام ہو جاتی تو میں گھر آتا دودھ دوہتا اور سب سے پہلے اپنے ماں باپ کو
پلاتا۔ پھر بچوں کو دیتا۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ چراگاہ کے درخت مجھ کو
دور لے گئے (یعنی بکریوں کو چراتا چراتا میں دور نکل گیا) اور وقت پر
میں گھر نہ آسکا یہاں تک کہ شام ہوگئی۔ جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ میرے ماں
باپ دونوں سو گئے ہیں۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا پھر دودھ کا برتن
لے کر ماں باپ کے پاس پہنچا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ مجھ کو ان کا جگانا
بھی برا معلوم ہوا اور یہ بھی کہ میں والدین سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں
بچے میرے پاؤں کے پاس پڑے بھوک سے روتے اور چلاتے تھے اور میں دودھ
لئے کھڑا تھا صبح تک یہی کیفیت رہی یعنی میں دودھ لئے کھڑا رہا بچے
روتے رہے اور ماں باپ پڑے سوتے رہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے
کہ میں نے یہ کام محض تیری رضامندی اور خوشنودی کے لئے کیا ہے تو
تو اس پتھر کو اتنا کھول دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔" چنانچہ خداوند
تعالیٰ نے پتھر کو اتنا ہٹا دیا کہ آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے
کہا کہ "اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اس سے غیر معمولی
محبت کرتا تھا ایسی محبت جیسی کہ مرد عورتوں سے کرتے ہیں۔ میں نے
اس سے جماع کی خواہش ظاہر کی تو اس نے کہا، جب تک سو دینار
سُرخ نہ دو گے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس میں نے کوشش شروع کی
اور سو دینار جمع کر لئے اور ان دیناروں کو لے کر میں اس کے پاس پہنچا
پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا یعنی جماع
کے لئے تو اس نے کہا۔ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور مُہر کو
نہ توڑ (یعنی بکارت کو زائل نہ کر) پس میں خدا کے خوف سے فوراً
اٹھ کھڑا ہوا (یعنی اس سے جماع نہیں کیا) اے اللہ! اگر تیرے
نزدیک میرا یہ فعل محض تیری رضامندی اور خوشنودی کے لئے تھا
تو تو اس پتھر کو ہٹا دے اور ہمارے لئے راستہ کھول دے۔" خداوند
تعالیٰ نے پتھر کو تھوڑا سا اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے کہا اے
اللہ تعالیٰ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر لگایا تھا ایک فرق
(پیمانہ) چاول کے معاوضہ پر۔ جب وہ شخص اپنا کام ختم
کر چکا تو کہا میری مزدوری مجھ کو دلوا دیجئے۔ میں اس کی مزدوری
دینے لگا تو وہ اس چھوڑ کر چلا گیا اور پھر اپنا حق لینے کی طرف
توجہ نہ کی۔ میں نے اس کی مزدوری کے چاولوں سے کاشت شروع کر دی اور ہمیشہ کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ ان چاولوں

کی قیمت میں سے میں نے بہت سے بیل اور ان کے چرواہے میں نے جمع کرلئے اس کے بعد وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہا خدا سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق میرے حوالے کر۔ میں نے کہا کہ ان بیلوں اور چرواہوں کو لے جا کہ یہ تیرا حق ہے) اس نے کہا خدا سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا۔ ان بیلوں اور ان چرواہوں کو لے جا۔ چنانچہ اس نے ان سب کو جمع کیا اور لے کر چلا گیا۔ اے اللہ! تیرے نزدیک میرا یہ فعل محض تیری خوشی اور رضا کے لئے تھا، تو تو اس پتھر کو ہٹا دے۔" چنانچہ خدا وند تعالیٰ نے پتھر کو ہٹا دیا اور راستہ کھول دیا۔ (بخاری و مسلم)

جنت ماں کے قدموں میں ہے

۴۷۲۰/۲۹ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی کہتے ہیں کہ جاہمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تیری ماں (زندہ) ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا ماں کی خدمت کو اختیار کر، اس لئے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ بیہقی)

باپ کی خواہش کا احترام کرو

۴۷۲۱/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِيْ امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِيْ طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور (میرے والد حضرت) عمر رضی اس عورت سے نفرت کرتے تھے (ایک روز والد نے مجھ سے) کہا تو اس عورت کو طلاق دیدے۔ میں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو اس عورت کو طلاق دیدے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

والدین کی اہمیت کیا ہے

۴۷۲۲/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی امامہ رضی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا ماں باپ اولاد کے لئے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ (ابن ماجہ)

ماں باپ کے حق میں استغفار و ایصال ثواب کے ذریعہ ان کی ناخوشی کے وبال کو ٹالا جا سکتا ہے

۴۷۲۳/۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهٗ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت انس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندہ کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے اس حال میں کہ وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے اور پھر ان کے مرنے کے بعد وہ نافرمان بیٹا ماں باپ کے لئے دعا و استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیکوکار لوگوں میں لکھ دیتا ہے۔ (بیہقی)

والدین کی اطاعت و نافرمانی درحقیقت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و معصیت ہے

۴۷۲۴/۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ ماں باپ کے حق میں

فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَّاِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

خدا کے احکام کی اطاعت کرتا ہو (یعنی ماں باپ کے حقوق ادا کرتا ہو) تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی زندہ ہو تو جنت کا ایک ہی دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ ماں باپ کے حق میں خدا کا نافرمان ہو تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہو تو دوزخ کا ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا اگرچہ ماں باپ ظلم کریں؟ اس پر آپ نے فرمایا اگرچہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ اس پر ظلم کریں۔ (بیہقی)

ماں باپ کو محبت و احترام سے دیکھنے کی فضیلت

۴۷۲۵/۳۴ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَّلَدٍ بَارٍّ يَّنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بیٹا کہ ماں باپ کی طرف رحمت و شفقت کی نظر سے دیکھے، اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اگرچہ دن میں سو مرتبہ دیکھے آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور پاکیزہ ہے (بیہقی)

والدین کی نافرمانی کرنے والے کے بارے میں وعید

۴۷۲۶/۳۵ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابی بکرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر گناہ (بجز شرک) خداوند تعالیٰ بخش دیتا ہے یعنی ان میں سے جس قدر خدا چاہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کے گناہ کو نہیں بخشتا بلکہ خدا اس کی سزا دنیا ہی میں مرنے سے پہلے اس کو دیدیتا ہے۔ (بیہقی)

بڑا بھائی باپ کی مانند ہے

۴۷۲۷/۳۶ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت سعید بن العاصؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے، جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر۔ (بیہقی)

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ خدا کی مخلوق پر شفقت و رحمت کا بیان

فصل اول

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی

۴۷۲۸/۱ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا (بخاری و مسلم)

بچوں کو پیار کرنے کی فضیلت

۴۷۲۹/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور (صحابہؓ کو بچوں کو پیار کرتے اور چومتے دیکھ کر) کہا کیا تم بچوں کو چومتے ہو ہم تو نہیں چومتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اس پر قادر ہوں کہ تیرے دل سے خدا نے جو رحمت نکال لی ہے میں اس کو پھر تیرے دل میں رکھ دوں۔ (بخاری و مسلم)

لڑکی ماں باپ کے پیار و محبت اور حسنِ سلوک کی زیادہ مستحق ہے

۴۷۳۰/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِيْ اِمْرَأَةٌ وَمَعَهَا اِبْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِيْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ اِبْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ ایک عورت میرے پاس آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ مجھ سے اس نے سوال کیا میرے پاس صرف ایک کھجور اس وقت تھی وہی میں نے اس کو دیدی اس نے اس کھجور کو آدھی آدھی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اٹھی اور باہر چلدی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمائش میں مبتلا کیا جائے (یعنی جو بیٹیوں کی وجہ سے مصیبت و عسرت میں مبتلا ہو) اور وہ ان بیٹیوں کے ساتھ احسان و سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ کے سامنے پردہ ہوں گی (یعنی اس کو دوزخ سے بچائیں گی)۔ (بخاری و مسلم)

بچوں کی پرورش کرنیکی فضیلت

۴۷۳۱/۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دو بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں (یعنی ان کی شادی ہو جائے اور وہ اپنے شوہر کے گھر پہنچ جائیں) تو وہ شخص اور میں قیامت کے دن اس طرح ایک جگہ ہوں گے جس طرح یہ انگلیاں ہیں (یعنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی) اور دونوں انگلیوں کو آپ نے ملا کر دکھایا۔ (مسلم)

بیوہ اور مسکین کی خدمت کا ثواب

۴۷۳۲/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیوہ عورت اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا خدا کی راہ میں سعی کرنے والے کی مانند ہے (یعنی اس کا ثواب جہاد اور حج کے برابر ہے راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اس شب بیدار شخص کی مانند ہے جو عبادت اور شب بیداری میں سستی نہیں کرتا اور اس روزہ دار کی مانند ہے جو دن کو کبھی افطار نہیں کرتا (یعنی صائم الدہر کی مانند) (بخاری و مسلم)

یتیم کی پرورش کرنے کی فضیلت

۴۷۳۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اور یتیم بچے کا پرورش کرنے والا خواہ وہ یتیم اس کا ہو یا غیر کا جنت میں اس طرح ہوں گے یہ کہہ کر آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو دکھایا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی۔ (بخاری)

تمام مسلمانوں کو یک تن ہونا چاہیئے

۴۷۳۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو مومنوں کو آپس میں رحم کرنے محبت رکھنے اور مہربانی کرنے میں ایسا پائے گا جیسا کہ بدن ہے جب بدن کا کوئی عضو دکھتا ہے تو سارے بدن کے اعضاء اس کے دکھ میں شریک ہو جاتے ہیں اور بیداری و بخار میں سارا جسم شریک رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۷۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سارے مومن ایک شخص واحد کی مانند ہیں (یعنی ایک شخص کے جسم کے اعضا کے مانند) جب اس کی آنکھ دکھتی ہے تو سارا جسم دکھتا ہے اور سر میں درد ہوتا ہے تو سارا بدن اس کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ (مسلم)

سارے مسلمان ایک دوسرے کی مدد و اعانت کے ذریعہ ناقابل تسخیر طاقت بن سکتے ہیں

۴۷۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی موسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان مسلمان کے لئے مانند مکان کے ہے (یعنی سارے مسلمان ایک مکان کی مانند ہیں کہ مکان کا حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط رکھتا ہے) یہ کہہ کر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے بتلایا کہ سارے مسلمان اس طرح ملے اور جکڑے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

سفارش کرنا ایک مستحسن عمل ہے

۴۷۳۷ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی موسیٰؓ کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل یا حاجتمند آتا تو آپ صحابہؓ سے فرماتے (اس کی) سفارش کرو تاکہ تم کو سفارش کا ثواب ملے اور خداوند تعالیٰ اپنے رسولؐ کی زبان سے جو حکم چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ظالم کی مدد کس طرح کی جا سکتی ہے

۴۷۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی تو میں مدد کرتا ہوں۔ ظالم کی مدد کیوں کر کروں؟ آپ نے

اَنْصُرُہٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِکَ نَصْرُکَ اِیَّاہُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

فرمایا تو اس کو ظلم سے روک، تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد کرنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں

۴۷۳۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، مسلمان، مسلمان کا (دینی) بھائی ہے نہ تو کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم کرے نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے (یعنی مثلاً کسی دشمن کے ہاتھ نہ پڑنے دے بلکہ اس کی مدد کرے) اور جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کریگا اور جو شخص کسی مسلمان کے رنج و غم یا مصیبت و مشکل کو دور کرے گا خدا اس کی رنج و مصیبت اور غم کو دور کریگا (خصوصاً) روز قیامت کی مصیبت اور غم کو اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا خدا وند تعالےٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا۔ (بخاری و مسلم)

کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھو

۴۷۴۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کوئی مسلمان کسی مسلمان پر نہ تو ظلم کرے نہ اس کو رسوا ہونے دے، نہ اس کو ذلیل و حقیر سمجھے۔ تقویٰ اس جگہ ہے یہ فرما کر آپ نے تین مرتبہ سینہ کی طرف اشارہ کیا اور پھر فرمایا ان کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر و ذلیل جانے مسلمان کی ساری چیزیں مسلمان پر حرام ہیں۔ یعنی مسلمان کا خون مسلمان کا مال اور مسلمان کی آبرو۔ (مسلم)

جنتی اور دوزخی لوگوں کی قسمیں

۴۷۴۱ وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ ثَلٰثَۃٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِیْمٌ رَقِیْقُ الْقَلْبِ لِکُلِّ ذِیْ قُرْبٰی وَمُسْلِمٍ وَعَفِیْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِیَالٍ وَاَھْلُ النَّارِ خَمْسَۃٌ اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَہُ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْکُمْ تَبَعٌ لَا یَبْغُوْنَ اَھْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی لَہٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَہٗ وَرَجُلٌ لَا یُصْبِحُ وَلَا یُمْسِیْ اِلَّا وَھُوَ یُخَادِعُکَ عَنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَذَکَرَ الْبُخْلَ وَالْکَذِبَ وَالشِّنْظِیْرُ الْفَحَّاشُ

حضرت عیاضؓ بن حمار کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین قسم کے آدمی بہشتی ہیں ایک تو وہ حاکم جو عدل و انصاف کرنے والا اور احسان کرنے والا ہو اور اس کو بھلائیوں اور نیکیوں کی توفیق دی گئی ہو دوسرے وہ شخص جو (چھوٹوں اور بڑوں پر) مہربان ہو اور قرابت داروں اور مسلمانوں کے لئے رقیق القلب (نرم دل ہو) (یعنی اپنے اور بیگانہ پر مہربان ہو) تیسرے وہ شخص جو حرام چیزوں سے بچنے والا ہو سوال سے پرہیز کرنے والا اور اہل و عیال کے بارے میں خدا پر بھروسہ کرنے والا ہو۔ اور دوزخی پانچ قسم کے آدمی ہیں۔ ایک تو وہ کم ور عقل کہ اس کی عقل کی کمزوری اس کو امور ناشائستہ سے باز نہ رکھے (اور یہ شخص) ان لوگوں میں سے ہے جو تمہارے تابع اور خادم ہیں وہ تابع اور خادم جو بیوی اور مال کی پرواہ نہیں رکھتے (یعنی اپنی مکاریوں کے

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ) سبب ان کو بیوی کی پرواہ نہیں ہے اور حرام کاری ہی میں خوش ہیں اور نہ ان کو مال کی پرواہ ہے حرام و حلال جس طرح ان کو پیٹ بھرنے کے لئے مل جائے اسی کو کافی سمجھتے ہیں) دوسرے وہ شخص جو خائن ویسے دیانت ہیں کہ ان کی طمع ان کو مین سے بیٹھنے نہیں دیتی اور وہ ہر مخفی چیز کے تجسس میں لگے رہتے ہیں تاکہ ان کو پاکر اور ان میں بددیانتی کریں اگرچہ وہ معمولی ہی سی چیز کیوں نہ ہو تیسرے وہ شخص جو صبح و شام تجھ کو تیرے اہل و مال میں دھوکہ دینے کی فکر میں لگا رہتا ہے (کہ کوئی موقع پائے تو تیرے اہل و مال میں تجھ کو فریب دے اور اپنی غرض کو حاصل کرے) اس کے بعد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بخیل، جھوٹے اور بد خلق فحش گو کا ذکر کیا (یعنی باقی دو شخص یہ ہیں کہ ایک ان میں سے بخیل یا کاذب ہے، اور دوسرا بدخلق و فحش گو۔) (مسلم)

اپنے مسلمان بھائی کے لئے اسی چیز کو اچھا سمجھو جس کو اپنے لئے اچھا سمجھتے ہو

۴۷۴۲/۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰے یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے (مسلمان بھائی) برادر کے لئے بھی اسی چیز کو پسند نہ کرے جس کو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے (یعنی دین و دنیا کی بھلائی میں سے جن چیزوں کو اپنے لئے پسند کرتا ہے سارے مسلمانوں کے لئے بھی ان کو پسند کرے) (بخاری و مسلم)

ہمسایہ کو تکلیف نہ پہنچاؤ

۴۷۴۳/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے خدا کی ایمان نہیں لاتا، قسم ہے خدا کی ایمان نہیں لاتا، قسم ہے خدا کی ایمان نہیں لاتا (یعنی ایمان کامل) پوچھا گیا یا رسُول اللہ! کون؟ ایمان نہیں لاتا؟ فرمایا وہ شخص (خدا پر ایمان نہیں لاتا) جس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے مامون و محفوظ نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۴۷۴۴/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے پڑوسی اس کی برائیوں سے مامون و محفوظ نہ ہوں (مسلم)

ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک اختیار کرنے کی اہمیت

۴۷۴۵/۱۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رض اور حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل ہمیشہ مجھ کو ہمسایہ کا حق ادا کرنے کی ہدایت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ میں نے یہ خیال قائم کر لیا کہ جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کو وارث قرار دے دیں گے (یعنی ایک ہمسایہ کو دوسرے ہمسایہ کا وارث بنا دیں گے) (بخاری و مسلم)

تیسرے شخص کی موجودگی میں دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں

۴۷۴۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تم تین آدمی ساتھ ہو تو دو آدمی سرگوشی نہ کریں (یعنی دو آدمی اس طرح گفتگو نہ کریں کہ تیسرا ساتھی اس کو نہ سُن سکے۔ جبتک کہ بہت سے آدمیوں میں نہ مل جائیں (یعنی جب بہت سے آدمی ایک جگہ جمع ہو جائیں

تو پھر سرگوشی ممنوع نہیں ہے) اور یہ اس وجہ سے کہ اس طرح سرگوشی کرنے سے تیسرا شخص رنجیدہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

خیر خواہی کی اہمیت و فضیلت

۴۷۴۷/۲۰ وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت تمیم داری رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دین خیر خواہی اور نصیحت (کا نام) ہے۔ آپؐ نے تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے ہم نے پوچھا یہ خیر خواہی اور نصیحت کس کے لئے ہے؟ فرمایا خدا کے لئے خدا کی کتاب کے لئے خدا کے رسول کے لئے مسلمانوں کے اماموں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے (مسلم)

۴۷۴۸/۲۱ وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جریر رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ان باتوں کے لئے بیعت کی یعنی اقامتِ صلوٰۃ پر زکوٰۃ ادا کرنے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بدبخت کا دل رحم و شفقت کے جذبے سے خالی ہوتا ہے

۴۷۴۹/۲۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سچے اور سچائی میں مشہور ہیں یہ فرماتے سنا ہے کہ رحمت و رحم کسی کے دل سے نہیں نکالی جاتی مگر بدبخت کے دل سے نکال لی جاتی ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا

۴۷۵۰/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ خدا کی مخلوق پر رحم و شفقت کرتے ہیں۔ رحمٰن ان پر رحم و شفقت کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو تاکہ آسمان والا تم پر رحم کرے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

جو شخص اپنے چھوٹوں پر شفقت اور اپنے بڑوں کا احترام نہ کرے وہ متبعین رسول میں سے نہیں ہے

۴۷۵۱/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص ہم میں سے (یعنی ہماری جماعت میں سے) نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزت و توقیر نہ کرے، نیکی اور بھلائی کا حکم نہ دے اور بدی و برائی سے منع نہ کرے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

اپنی تعظیم کرانا چاہتے ہو تو اپنے بڑوں کی تعظیم کرو

۴۷۵۲/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جوان نے کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم و تکریم کی تو خداوند تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے لئے ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس کی تعظیم و تکریم کرے گا۔ (ترمذی)

عالم و حافظ اور عادل بادشاہ کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے

۴۷۵۳ (۲۶) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامُ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْہُ وَاِکْرَامُ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابی موسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: بوڑھے مسلمان کی عزّت و تکریم کرنا، قرآن پڑھنے (حافظ، مفسر یا ناظرہ قرآن پڑھنے) والے کی عزّت کرنا جب کہ وہ قرآن کے الفاظ و معنی میں زیادتی اور غلو کرنے والا نہ ہو، اور عادل بادشاہ کی تعظیم کرنی بھی منجملہ خداوندی تعظیم کے ہے۔ (ابوداؤد - بیہقی)

یتیم کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

۴۷۵۴ (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْہِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْہِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو جس کے ساتھ احسان وسلوک کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہو جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے۔ (ابن ماجہ)

۴۷۵۵ (۲۸) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْہُ اِلَّا لِلّٰہِ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ تَمُرُّ عَلَیْھَا یَدُہٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَۃٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَہٗ کُنْتُ اَنَا وَھُوَ فِی الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ وَقَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابی امامہ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پڑے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص اس یتیم بچی یا یتیم لڑکے کے ساتھ جو اس کی پرورش و تربیت میں احسان کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں (آپؐ نے دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا)۔ (احمد - ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

بہن بیٹی کی پرورش کرنے کی فضیلت

۴۷۵۶ (۲۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ الْبَتَّۃَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا یُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَھُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَھُنَّ وَرَحِمَھُنَّ حَتّٰی یُغْنِیَھُنَّ اللّٰہُ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوِ اثْنَتَیْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَیْنِ حَتّٰی لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَۃً لَقَالَ وَاحِدَۃً وَمَنْ اَذْھَبَ اللّٰہُ بِکَرِیْمَتَیْہِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا کَرِیْمَتَاہُ قَالَ عَیْنَاہُ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کھانے پینے میں سے یتیم کو حصّہ دے۔ اس کے لئے خداوند تعالیٰ جنّت کو واجب کر دیتا ہے یقیناً جب تک وہ کوئی ایسا گناہ نہ کرے جو بخشے جانے کے قابل نہ ہو اور جو شخص تین بیٹیوں یا تین بہنوں کو پرورش کرے ان کو ادب سکھائے اور ان پر رحم و شفقت کرے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ان کو بے پروا بنا دیتا ہے (یعنی وہ بالغ ہو جائیں اور ان کا نکاح ہو جائے) اس کے لئے خداوند تعالیٰ جنّت کو واجب کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسُول اللہؐ! اور دو بیٹیوں اور دو بہنوں کی پرورش و تربیت کا کیا ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا دو کا ثواب یہی ہے اگر صحابہ رضؓ ایک بیٹی یا بہن کی پرورش کی بابت آپ سے کرتے تو ایک کی نسبت بھی آپ یہی فرماتے۔ اور آپؐ نے فرمایا جس شخص کی خداوند تعالیٰ دو پیاری چیزیں لے لے (یعنی دونوں آنکھیں)

واجب ہوئی اس کے لئے جنت۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! پیاری چیزیں کونسی ہیں؟ فرمایا دونوں آنکھیں۔ (شرح السنۃ)

بچوں کی صحیح تربیت و تادیب کی اہمیت

۴۷۵۷/۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحُ الرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ)۔

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کا اپنی اولاد کو ادب کی ایک بات سکھانا ایک صاع غلہ خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور ناصح محدثین کے نزدیک قوی نہیں)۔

۴۷۵۸/۳۱ وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُّرْسَلٌ)

حضرت ایوب بن موسیٰ رضؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ اپنے بیٹے کو نیک ادب سے بہتر کوئی چیز نہیں دیتا۔ (ترمذی۔ بیہقی)

ترمذی کہتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

اپنی اولاد کی پرورش میں مشغول رہنے والی بیوہ عورت کی فضیلت

۴۷۵۹/۳۲ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْمَأَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ وَحَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اور سیاہ رخساروں والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ یزید بن زریع اس حدیث کے ایک راوی بیچ درمیانی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کرکے بتایا کہ جس طرح یہ انگلیاں قریب قریب ہیں اسی طرح آپ اور وہ عورت قیامت کے دن قریب قریب ہوں گے اور سیاہ رخساروں والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مراد وہ عورت ہے جس کا شوہر مرگیا ہو یا اس نے طلاق دیدی ہو وہ جاہ و جمال رکھتی ہو لیکن اُس نے یتیم بچوں کی پرورش کے خیال سے دوسرا نکاح نہ کیا ہو اور اپنی خواہشات کو روکا ہو یہاں تک کہ اس کے بچے جوان ہو کر اس سے جُدا ہوگئے ہوں یا مرگئے ہوں۔ (ابوداؤد)

دینے دلانے میں بیٹے کو بیٹی پر ترجیح نہ دو

۴۷۶۰/۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے ایک بیٹی ہو اور اس کو (ایام جاہلیت کی طرح زندہ دفن نہ کیا ہو نہ اس کو ذلیل و خوار کرکے رکھا ہو اور حقوق دینے میں لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دی ہو، داخل کرے گا اللہ تعالٰے اس کو بہشت میں۔ (ابوداؤد)

کسی شخص کو اپنے سامنے کسی مسلمان بھائی کو غیبت نہ کرنے دو

۴۷۶۱/۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس مسلمان بھائی کی مد

فَنَصَرَهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

کرنے پر قادر ہو اور اس کی مدد کی ہو اللہ اس کی مدد کرے گا دنیا و آخرت دونوں میں اور اگر اس کی مدد نہ کی ہو اور وہ مدد کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کریگا اور دنیا و آخرت میں اس کا بدلہ لے گا۔ (شرح السنۃ)

۴۷۶۲ / ۳۵ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی کو اپنے مسلمان بھائی کا گوشت کھانے یعنی غیبت کرنے سے غائبانہ یعنی اس کی عدم موجودگی میں روکے تو خدا پر اس کا حق ہے کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرے۔ (بیہقی)

۴۷۶۳ / ۳۶ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی آبرو ریزی سے کسی کو روکے (یعنی غیبت وغیرہ سے) تو اللہ تعالیٰ پر اس کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے بچائے یا دوزخ کی آگ کو اس سے روکے دن قیامت کے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ یعنی ہم پر مومنوں کی مدد واجب ہے۔ (شرح السنۃ)

۴۷۶۴ / ۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَءًا مُّسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُّنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُّنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی مدد نہ کرے اس موقع پر جہاں کہ اس کی بےحرمتی کی جاتی ہو یا آبرو ریزی کی جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد اس موقع پر نہ کرے گا جہاں کہ وہ اس کی مدد کو پسند کرتا ہو (یعنی دنیا اور آخرت میں) اور جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی ایسے موقع پر مدد کرے جہاں کہ اس کی بےحرمتی کی جاتی ہو یا آبرو ریزی کی جاتی ہو اللہ تعالیٰ اس کی مدد اس موقع پر کرے گا جہاں کہ وہ اس کی مدد کو پسند کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

کسی میں کوئی عیب دیکھو تو اس کو چھپاؤ

۴۷۶۵ / ۳۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْءُوْدَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان میں کوئی عیب دیکھے اور وہ پھر اس کو چھپائے تو اس کو اس کا ثواب اس شخص کے برابر ہوگا جس نے کہ زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو بچایا۔ (احمد۔ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں آئینہ ہے

۴۷۶۶ / ۳۹ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِي رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلِاَبِي دَاوٗدَ الْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے ہر شخص اپنے مسلمان بھائی کا آئینہ ہے (یعنی اس کے عیب کو آہستگی اور نرمی کے ساتھ ظاہر کرنے والا آئینہ کے مانند خاموشی سے حسن و قبح کو دکھاتا ہے) اگر اس کوئی برائی دیکھے تو وہ اس کو دور کر دے۔ (ترمذی۔ اور ترمذی و ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان، مسلمان کا آئینہ ہے اور

وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَّرَائِهِ)۔

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے دور اور دفع کرتا ہے اس سے وہ چیز جس میں اس کی ہلاکت پوشیدہ ہے اور اس کے حق کو اس کی عدم موجودگی میں بھی محفوظ رکھتا ہے۔ ترمذی نے اسے ضعیف کہا ہے)۔

تم مسلمان کو عیب جو کے شر سے بچاؤ اللہ تمہیں دوزخ کی آگ سے بچائے گا

۴۷۶۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِّنْ مُّنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَّحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَّمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُّرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت معاذ بن انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کو منافق کے شر سے بچائے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بچائے گا' اور جو شخص کسی مسلمان پر ایسی چیز کی تہمت لگائے جو اس پر عیب لگاتی ہو اور عیب لگانا ہی اس کا مقصود ہو تو خداوند تعالےٰ اس کو دوزخ کے پل پر قید کر دے گا (یعنی پل صراط پر) یہاں تک کہ اس کی سزا پوری ہو جائے یا وہ مدعی کو راضی کرے۔ (ابوداؤد)

خیر خواہ دوست اور خیر خواہ پڑوسی کی فضیلت

۴۷۶۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے نزدیک دوستوں میں بہتر دوست وہ ہیں جو اپنے دوست کے خیر خواہ ہوں اور بہترین پڑوسی خدا کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسایہ کے خیر خواہ ہوں۔ (ترمذی۔ دارمی، یہ حدیث حسن غریب ہے)

زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

۴۷۶۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں یہ بات کیوں کر معلوم کروں کہ میں نے یہ نیک کام کیا ہے یا برا (یعنی جب میں کوئی ایسا کام کروں جس کی شرعاً اچھائی یا برائی معلوم نہ ہو، تو کونسا ذریعہ ہے جس سے میں اس کا حسن و قبح معلوم کر سکوں؟ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے کسی کام کی نسبت ہمسایوں کو یہ کہتے سنے کہ تو نے اچھا کام کیا تو وہ تیرا اچھا کام ہے یعنی نیکی ہے اور جب تو پڑوسیوں کو یہ کہتے سنے کہ تو نے برا کیا تو تیرا وہ کام برا ہے۔

مرتبہ کے مطابق سلوک کرو

۴۷۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگوں کو ان کے مرتبہ پر رکھو (یعنی جس مرتبہ کا آدمی ہو اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو)۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

سچ بولو امانت ادا کرو اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو

۴۷۷۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ إِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهٗ إِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

علیہ وسلم نے وضو کیا اور صحابہؓ نے آپ کے وضو کے پانی کو اپنے جسم پر ملنا شروع کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ دیکھ کر) ان سے فرمایا کس چیز نے تم کو اس امر پر آمادہ کیا؟ صحابہؓ نے عرض کیا خدا اور خدا کے رسولؐ کی محبت نے (اس کا باعث ہوئی ہے) آپ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھے یا اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرے اس کو چاہئے کہ وہ اپنی گفتگو میں سچ بولے۔ اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت کو ادا کرے اور ہمسایوں کے ساتھ ہمسائیگی کو ادا کرے (بیہقی)

بھوکے پڑوسی سے صرف نظر کمال ایمان کے منافی ہے

۴۷۷۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ إِلٰى جَنْبِهٖ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ شخص کامل مومن نہیں ہے جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ اس کے بازو میں بھوکا ہو۔ (بیہقی)

اپنی زبان کے ذریعے ہمسایوں کو ایذاء پہنچانے والی عورت کے بارے میں وعید

۴۷۷۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں عورت زیادہ نماز پڑھنے روزہ رکھنے اور خیرات کرنے میں بہت شہرت رکھتی ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخ میں جائے گی۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں عورت جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ بہت کم روزے رکھتی ہے اور بہت کم خیرات کرتی ہے، اور بہت کم نماز پڑھتی ہے اور وہ صرف چند ٹکڑے قروط (پنیر) کے خدا کی راہ میں دیتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو ایذا نہیں دیتی۔ آپ نے فرمایا وہ جنت میں جائے گی۔ (احمد۔ بیہقی)

کون شخص بہتر ہے اور کون بدتر

۴۷۷۴ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ مِنْ شَرِّهٖ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا کیا میں تمہارے سامنے تمہارے بہترین آدمیوں کو بدترین آدمیوں سے جدا کر کے دکھا دوں (یعنی یہ بتا دوں کہ کون تم میں نیک اور بہتر ہیں اور کون بد اور بدتر اشخاص ہیں) ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ یہ سن کر تمام صحابہ خاموش بیٹھے رہے اور کسی نے کچھ نہ کہا یہاں تک کہ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے پھر ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! ہمارے نیک ترین آدمیوں میں سے ممیز و ممتاز فرما دیجئے

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)۔

آپ نے فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کی بھلائی کے لوگ متوقع اور امیدوار ہوں اور اس کے شر سے محفوظ و مامون زندگی بسر کرتے ہوں۔ (ترمذی۔ بیہقی در شعب الایمان)
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کامل مومن اور مسلمان کون ہے

۴۷۷۵/۴۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو اسی طرح تقسیم کیا ہے جس طرح کہ تمہارے رزق کو تمہارے درمیان تقسیم کیا ہے اور خداوند تعالیٰ دنیا اس شخص کو عطا فرماتا ہے جس کو دوست رکھتا ہے اور اس شخص کو بھی جس کو دوست نہیں رکھتا (یعنی دنیاوی مال و دولت خداوند تعالیٰ ہر شخص کو عطا فرماتا ہے خواہ وہ اس کا دوست ہو یا نہ ہو) اور دین صرف اسی شخص کو عطا فرماتا ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہو پس جس شخص کو خداوند تعالیٰ نے دین عطا فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک (کامل) مسلمان نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہو (یعنی اس کا دل عقائد باطلہ سے پاک ہو اور زبان تصدیق و اقرار وحدانیت و رسالت سے آراستہ ہو یا یہ کہ بندہ کا ظاہر و باطن یکساں ہو) اور بندہ اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے محفوظ و مامون نہ ہوں (احمد۔ بیہقی)

باہمی الفت و محبت اتحاد و یکجہتی کا ذریعہ ہے

۴۷۷۶/۴۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان محبت و الفت کا مقام ہے اور اس شخص میں بھلائی اور خیر و خوبی نہیں جو مسلمان سے محبت و الفت نہیں کرتا اور مسلمان اس سے محبت و الفت نہیں رکھتے۔ (احمد۔ بیہقی)

مسلمان کی حاجت روائی کی فضیلت

۴۷۷۷/۵۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص میری امت میں سے کسی شخص کی (دینی یا دنیوی) حاجت کو پورا کرے اور اس سے اس کا منشاء اس کو خوش کرنا ہو تو اس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھ کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (بیہقی)

مسلمان کی فریاد رسی کی فضیلت

۴۷۷۸/۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلَاثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر بخششیں لکھ دیتا ہے جن میں سے ایک بخشش وہ ہے جو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کی ضامن

كُلِّهٖ دَنِيْنَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

ہے اور بہتر بخششیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کا سبب ہوں گی۔ (بیہقی)

مخلوق خدا کا کنبہ ہے

۴۷۷۹/۵۲ وَعَنْهُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت انس رضؓ اور عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مخلوق خدا کا کنبہ ہے پس بہترین شخص مخلوق میں سے وہ ہے جو خدا کے کنبہ کے ساتھ احسان کرے۔ (بیہقی)

حقوق ہمسائیگی کی اہمیت

۴۷۸۰/۵۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (بندوں کے معاملات میں) سب سے پہلے قیامت کے دن جو معاملہ پیش ہوگا وہ دو ہمسایوں کا جھگڑا ہوگا۔ (احمد)

سنگدلی کا علاج

۴۷۸۰/۵۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَكٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ اَمْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کی شکایت کی۔ آپ نے اس کے علاج میں فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور غریبوں کو کھانا کھلایا کر۔ (احمد)

بیوہ بیٹی کی کفالت کا اجر

۴۷۸۱/۵۵ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سراقہ بن مالک رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم کو بہترین صدقہ سے آگاہ کردوں وہ اپنی اس بیٹی کے ساتھ سلوک کرنا ہے جو تیری طرف واپس کردی گئی ہے (یعنی اس کے شوہر نے طلاق دیدی ہے یا مر گیا ہے) اور تیرے سوا اب اس کے لئے کوئی کمانے والا نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

خدا سے' اور خدا کے لئے محبت کا بیان

فصل اوّل

دنیا میں انسان کا باہمی اتحاد یا اختلاف روز ازل کے اتحاد و اختلاف کا مظہر ہے

۴۷۸۲/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روحیں (جسموں میں داخل کئے جانے سے پہلے ایک مجتمع لشکر کے مانند تھیں پھر ان کو جسموں میں داخل کرکے متفرق کردیا گیا) پھر جو روحیں کہ جسموں میں داخل کئے جانے سے پہلے) آپس میں مانوس تھیں (اب بھی) آپس میں مانوس

ہیں اور باہم الفت رکھتی ہیں اور جو روحیں اُس وقت انجان نامانوس تھیں وہ آپس میں (اب بھی) اختلاف رکھتی ہیں۔ (بخاری) (مسلم نے اسے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔)

جس بندے کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس کو زمین و آسمان والے بھی دوست رکھتے ہیں

۴۷۸۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَیُحِبُّهٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِیْلَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَیُبْغِضُهٗ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیلؑ کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر پھر جبرئیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ فلاں بندہ سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو اور آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس بندے کے لئے زمین میں بھی قبولیت رکھی جاتی ہے (یعنی زمین کے لوگ بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور خداوند تعالےٰ جب کسی بندہ سے بغض رکھتا ہے تو جبرئیلؑ کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہوں تو بھی بغض رکھ، پس جبرئیل بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اور آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم بھی اس سے بغض رکھو اور آسمان والے بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اور پھر اُس کے لئے زمین میں بھی بغض رکھا جاتا ہے۔ (یعنی زمین والے بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔) (مسلم)

خدا کی رضا و خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والوں کا قیامت کے دن اعزاز حب فی اللہ کی فضیلت

۴۷۸۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، خداوند تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپس میں محبت رکھتے تھے آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا اور آج میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہے۔ (مسلم)

حب فی اللہ کی فضیلت

۴۷۸۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی سے جو کسی دوسرے گاؤں میں تھا ملاقات کا ارادہ کیا خداوند تعالےٰ نے اس کے راستے پر اس کے انتظار میں ایک فرشتہ کو بٹھا دیا (جب وہ وہاں آیا تو) فرشتے نے پوچھا۔ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا اس گاؤں میں اپنے بھائی کی ملاقات کا ارادہ رکھتا ہوں فرشتے نے کہا کیا اس پر تیرا کوئی حق نعمت ہے جس کو تو اس سے لینا چاہتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، میں اس سے محض رضائے الٰہی کی بنا پر محبت رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا مجھ کو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے اور تجھ کو یہ بشارت

دی ہے کہ خدا وند تعالیٰ بھی تجھ سے ایسی ہی محبت رکھتا ہے جیسی کہ تو اس سے خدا کی رضا کے لئے رکھتا ہے۔ (مسلم)

علماء اور اولیاء اللہ کے ساتھ محبت رکھنے والے آخرت میں انہیں کے ساتھ ہوں گے

۴۷۸۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص کی نسبت آپ کیا کہتے ہیں جو کسی قوم (یعنی علماء یا صلحاء کی جماعت) سے محبت رکھتا ہو لیکن ان لوگوں سے ملاقات نہ کی ہو یا ان کی صحبت اس کو میسر نہ ہوتی ہو۔ آپ نے فرمایا وہ شخص انہی لوگوں کے ساتھ ہے جن کو وہ دوست رکھتا ہے (یعنی جن لوگوں سے وہ محبت کرتا ہے وہ انہی میں شامل ہے۔) (بخاری ومسلم)

۴۷۸۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّيْ أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا افسوس، تجھ پر قیامت کے لئے تو نے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے کوئی تیاری نہیں کی البتہ میں خدا اور خدا کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ انس رض کا بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کی کسی بات سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا آپ کے ارشاد کے اس موقعہ پر لوگ خوش ہوئے تھے۔ (بخاری ومسلم)

نیک اور بد ہم نشین کی مثال

۴۷۸۹ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُّحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ إِمَّا أَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی موسیٰ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نیک اور بد ہمنشین مشک بیچنے والے اور دھونکنی دھونکنے والے کی مانند ہیں مشک بیچنے والا یا تو تجھے مشک مفت دے دے گا یا تو اس سے خرید لیگا اور کم از کم اور کچھ نہیں تو اس کی خوشبو ضرور تیرے دل و دماغ کو تازہ کردے گی اور دھونکنی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا تو اس سے (دماغ پاش) بدبو (دھواں) حاصل کرے گا۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

خدا کی رضا و خوشنودی کی خاطر باہمی میل ملاپ اور محبت رکھنے والوں کی فضیلت

۴۷۹۰ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ

حضرت معاذ بن جبل رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ آپس میں میری رضا اور خوشنودی کے لئے محبت کرتے ہیں ان سے مجھ کو محبت کرنا ضروری ہے اور جو لوگ محض میری رضا کے لئے مل کر بیٹھتے ہیں اور میری تعریف کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان سے (بھی) مجھ کو محبت کرنا واجب ہے۔ (مالک) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میری عظمت وجلال کے

سبب جو لوگ آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لئے (آخرت میں) نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء و شہداء ان پر رشک کریں گے۔

۴۷۹۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ إِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے بندوں میں سے کچھ لوگ (یعنی ایک جماعت) ایسے ہیں جو اگرچہ نبی و شہید نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن خدا کے ہاں ان کے مراتب و درجات کو دیکھ کر انبیاءؑ و شہداءؓ اُن پر رشک کریں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ارشاد فرمائیے وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو محض خدا کی رُوح (یعنی قرآن) کے سبب آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے درمیان نہ تو قرابتداری ہے نہ مالی لین دین کا معاملہ قسم ہے خدا کی ان کے چہرے نور ہوں گے (یعنی نورانی چہرے) یا وہ خود نور ہوں گے اور نور پر متمکن ہوں گے نہ تو وہ (اس وقت) غمگین اور رنجیدہ ہوں گے جبکہ لوگ غمگین و رنجیدہ ہوں گے اور نہ وہ خوفزدہ ہوں گے جبکہ لوگ خوفزدہ ہوں گے۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (آگاہ ہو کہ خدا کے دوستوں پر نہ تو خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمگین و رنجیدہ ہوں گے۔) (ابوداؤد)

حُب فی اللہ اور بغض فی اللہ کی فضیلت

۴۷۹۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيُّ عُرَى الْإِيْمَانِ أَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوذرؓ سے فرمایا۔ ابوذرؓ! ایمان کی کونسی شاخ زیادہ مضبوط ہے؟ عرض کیا اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا آپس میں دوستی رکھنا محض خدا کی رضا مندی کے لئے اور لوگوں سے محبت و بغض رکھنا محض خدا کے لئے۔ (بیہقی)

مسلمان بھائی کی عیادت کرنے اور ملاقات کے لئے اس کے ہاں جانے کا ثواب

۴۷۹۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت یا ملاقات کو جاتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے پاک ہوئی تیری زندگی اور اچھا ہوا تیرا چلنا اور جنت میں تو نے ایک مکان حاصل کر لیا۔

(ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

جس شخص سے محبت و تعلق قائم کرو اس کو اپنی محبت اور تعلق سے باخبر رکھو

۴۷۹۴ وَعَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهٗ يُحِبُّهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مقدام بن معدی کربؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے وہ اس کو اپنی محبت سے آگاہ کر دے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

۴۷۹۵/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ عِنْدَهٗ اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ قُمْ اِلَيْهِ فَاَعْلِمْهُ فَقَامَ اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهٗ فَقَالَ اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهٗ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ۔)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جب کہ آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یا رسُول اللہؐ! میں اس شخص سے (جو جا رہا ہے) محبت کرتا ہوں محض خدا کی رضا کے لئے۔ آپ نے فرمایا تو نے اس شخص کو اپنی محبت سے آگاہ کر دیا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا جا اور اس کو آگاہ کر دے۔ وہ کھڑا ہو گیا اور اس شخص کو جا کر خبر دی کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے اس شخص نے کہا تجھ سے وہ ذات محبت کرے جس کی خوشنودی کے لئے تو مجھ سے محبت رکھتا ہے انس رضؓ کا بیان ہے کہ جب وہ شخص آیا تو رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اس شخص نے جواب میں کیا کہا۔ اس نے وہ الفاظ دُہرائے جو اس نے کہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر فرمایا تو (قیامت کے دن) اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے اور تجھ کو تیری نیت کا بدلہ ملے گا (بیہقی) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسان اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے اور اس چیز کا اس کو بدلہ ملے گا جو اپنی نیت کے ذریعہ اس نے حاصل کیا۔

دشمنانِ دین اور بدکاروں کے ساتھ محبت و ہمنشینی نہ رکھو

۴۷۹۶/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابی سعید رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اپنا مصاحب اور دوست نہ بنا مگر مسلمان کو (یعنی کافر اور منافق یا فاسق کو اپنا دوست نہ بنا) اور اپنا کھانا نہ کھلا مگر پرہیزگار کو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

دوست بناتے وقت یہ دیکھ لو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو

۴۷۹۷/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ النَّوَوِيُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (یعنی اس کے مذہب یا اس کی سیرۃ پر) پس انسان کو دوست بناتے وقت اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنا دوست کس کو بناتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ بیہقی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور نووی کا قول ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

کسی سے بھائی چارہ قائم کرو تو اس کا اور اس کے باپ و قبیلہ کا نام معلوم کر لو

۴۷۹۸/۱۶ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْاَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت یزید بن نعامہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی انسان کسی انسان سے بھائی چارہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس سے اس کا نام اس کے باپ کا نام اور قبیلہ اور قوم کا نام دریافت کرلے اس لئے کہ یہ معلومات محبت کو مضبوط کرنے والی ہیں۔ (ترمذی)

فصل سوم

خدا کے لئے کسی سے محبت یا نفرت کرنے کی فضیلت

۴۷۹۹/۱۷ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِھَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَخِیْرَ)

حضرت ابی ذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم جانتے ہو خدا کے نزدیک کونسا عمل محبوب و عزیز ہے بعض لوگوں نے نماز کو بتایا ہے بعض نے زکوٰۃ کو اور بعض نے جہاد کو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے نزدیک سب سے بہتر عمل خدا کی خوشنودی کے لئے محبت رکھنا اور خدا کیواسطے بغض رکھنا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد نے صرف آخری الفاظ روایت کئے ہیں)

۴۸۰۰/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰہِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّہٗ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابی امامہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس بندہ نے خدا کی خوشنودی کے لئے کسی بندہ سے محبت کی اُس نے اپنے پروردگار کی تعظیم و تکریم کی۔ (احمد)

بہتر لوگ کون ہیں

۴۸۰۱/۱۹ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ میں تم کو بتا دوں کہ تم میں سے بہترین لوگ کون ہیں؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ! فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔ (ابن ماجہ)

خدا کے لئے آپس میں محبت رکھنے کی فضیلت

۴۸۰۲/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ۔

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو بندے جو خدا کے لئے آپس میں محبت رکھیں اور ایک ان میں سے مشرق میں رہتا ہو اور دوسرا مغرب میں خداوند تعالےٰ ان کو قیامت کے دن جمع کر کے فرمائے گا یہ وہ شخص ہے جس سے تو محبت رکھتا تھا۔

دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرنے کے ذرائع

۴۸۰۳/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مِلَاکِ ھٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَھْلِ الذِّکْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ ھَلْ

حضرت ابی رزین رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ میں تجھ کو اس امر (دین) کی جڑ بتا دوں کہ تو اس کے ذریعہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کو حاصل کر سکے۔ تو اہل ذکر کی مجلسوں میں بیٹھا کر (یعنی ان لوگوں کے پاس جو خدا کا ذکر کرتے ہیں) اور جب تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہو خدا کی یاد میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھ۔ محض خدا کی خوشنودی کے لئے محبت کر اور خدا کی رضامندی کے لئے بغض رکھ۔ اے ابورزین!

شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّهٗ وَصَلَ فِيْكَ فَصِلْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِيْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

کیا تو جانتا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت وملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلتا ہے تو (کیا ہوتا ہے؟) اس کے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں جو دُعاء واستغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار اِس شخص نے محض تیری رضا کے لئے ملاقات کی تو اس کو اپنی رحمت اور شفقت سے مِلا دے۔ پس اگر تجھ سے یہ ممکن ہو یعنی اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے جانا تو تُو ایسا کر (یعنی اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کر۔) (بیہقی)

خدا کے لئے محبت کرنے کا اجر

۴۸۰۴/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِّنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ يُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَّسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپؐ نے فرمایا جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرجد کے بالا خانے بنائے گئے ہیں ان بالاخانوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، یہ بالاخانے اور ان کے دروازے روشن ہیں اور اس طرح چمکتے ہیں جس طرح روشن ستارے چمکتے ہیں۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا یارسول اللہؐ ان میں کون رہے گا؟ فرمایا وہ لوگ جو خدا کے لئے محبت کرتے ہیں خدا کے لئے باہم بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے ہیں اور خدا کی خوشنودی کے لئے آپس میں ملاقاتیں کرتے ہیں۔ (بیہقی)

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے یعنی ترکِ ملاقات، انقطاعِ دوستی اور عیب جوئی کا بیان

فصلِ اوّل

تین دن سے زیادہ خفگی رکھنا جائز نہیں

۴۸۰۵/۱ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی مرد (مسلمان) کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ (خفا ہوکر) کسی مسلمان کو چھوڑ دے۔ یعنی وہ کہیں ایک دوسرے کے سامنے ہوں تو ایک اپنا مُنہ اِدھر کو پھیر لے اور دوسرا اُدھر کو۔ اور ان دونوں میں بہتر شخص وہ ہے جو السّلام علیکم سے گفتگو کی ابتدا کرے یعنی خفگی کو دور کرکے مصالحت کی ابتدا کرے۔ (بخاری ومسلم)

ان باتوں کی ممانعت جن سے معاشرہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی فاسد ہوتی ہے

۴۸۰۶/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بدگمانی سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ بدگمانی بدترین جھوٹی بات ہے

الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنَافَسُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اور کسی کا حال یا کوئی خبر معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو، جاسوسی نہ کرو اور کسی کے سودے کو نہ بگاڑو (یعنی چیز کے لینے کا ارادہ نہ ہو اور خواہ مخواہ کسی کے سودے پر سودا کرنے لگو) آپس میں حسد نہ کرو آپس میں بغض نہ رکھو آپس میں غیبت نہ کرو اور خدا کے سالے (مسلمان) بندے بھائی بن کر رہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپس میں حرص نہ کرو (بخاری و مسلم)

عداوت کی برائی

۴۸۰۷ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُنْظُرُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازہ کھولے جاتے ہیں اور ہر بندہ کی بخشش کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو اور وہ شخص اس بخشش سے محروم رہ جاتے ہیں جو کسی مسلمان سے کینہ اور عداوت رکھتے ہیں اور فرشتوں سے کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو دو دن کی مہلت دیدو کہ وہ آپس میں صلح کرلیں۔ (مسلم)

۴۸۰۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُتْرُکُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ہفتہ میں بندوں کے اعمال دو مرتبہ یعنی پیر اور جمعرات کے دن خداوند تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور ہر مومن بندہ کی بخشش کیجاتی ہے مگر اس بندہ کو نہیں بخشتا، جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے عداوت رکھتا ہو اس کی نسبت کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کو دو دن کی مہلت دو کہ وہ آپس میں صلح کرلیں۔ (مسلم)

دروغ مصلحت آمیز

۴۸۰۹ وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَۃَ ابْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا اَوْ یَنْمِیْ خَیْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْہُ تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرَخِّصُ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا یَقُوْلُ النَّاسُ کَذِبٌ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ..... اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ وَحَدِیْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ وَحَدِیْثُ الْمَرْاَۃِ زَوْجَھَا وَذُکِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ اَیِسَ فِیْ بَابِ الْوَسْوَسَۃِ۔

حضرت امِ کلثوم رضؓ بنت عقبہ بن ابی معیط کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو اپنی جھوٹی باتوں سے لوگوں کے درمیان اصلاح کرے (یعنی صلح کرانے) دونوں فریق سے بھلی بات کہے اور ایک کی طرف سے دوسرے کو بھلی بات پہنچائے۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ام کلثومؓ نے کہا میں نے نہیں سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولنے کی کسی امر میں اجازت دی ہو مگر تین باتوں میں، ایک تو لڑائی میں (یعنی دشمنانِ اسلام سے جنگ کرنے میں) دوسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور تیسرے میاں بیوی کی باتوں میں۔

اور حضرت جابر رضؓ کی حدیث "قَدْ اَیِسَ" وسوسے کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

فصل دوم

تین موقعوں پر جھوٹ بولنا جائز ہے

۴۸۱۰/۷ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جھوٹ بولنا صرف تین مواقع پر جائز ہے ایک تو مرد کا جھوٹ بولنا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے دوسرے لڑائی میں جھوٹ بولنا اور تیسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں جھوٹ بولنا۔ (احمد۔ ترمذی)

تین دن سے زیادہ خفگی نہ رکھو

۴۸۱۱/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَاِذَا لَقِيَهٗ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ بات روا نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے خفا رہے اور اس کو چھوڑ دے جب وہ مسلمان جو اس سے خفا ہے کہیں ملے تو وہ اس کو سلام کرے، وہ جواب نہ دے تو دوبارہ سلام کرے اب بھی جواب نہ دے تو تیسری بار سلام کرے اگر اس مرتبہ بھی اس نے جواب نہ دیا تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

ترکِ تعلق کی حالت میں مرجانیوالے کے بارے میں وعید

۴۸۱۲/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے ملاقات نہ کرے جو شخص تین دن سے زیادہ ناراض رہا اور اس عرصہ میں مرگیا تو دوزخ میں جائے گا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

ایک برس تک کسی مسلمان سے ملنا جلنا چھوڑے رکھنا بڑا گناہ ہے

۴۸۱۳/۹ وَعَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابی خراش سلمیؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے سال بھر ناراض رہا اور اس سے ملاقات نہ کی اس نے گویا اس کا خون بہایا (یعنی اس کو خون ریزی اور قتلِ مسلم کا عذاب دیا جائے گا۔) (ابوداؤد)

تین دن کے بعد ناراضگی ختم کردو

۴۸۱۴/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْيَلْقَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی مسلمان کو یہ امر جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ناراض رہے اور اس سے ملاقات نہ کرے تین دن گزر جانے پر اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے جاکر ملے اور اس کو سلام کرے اور وہ سلام کا جواب دیدے تو (مصالحت) کے اجر میں دونوں شریک ہوگئے اور

مُسْلِمٌ مِّنَ الْهِجْرَةِ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

اگر سلام کا جواب نہ دے تو جواب نہ دینے والا گنہگار رہوا اور سلام کرنے والا ترکِ ملاقات کے گناہ سے بری ہوگیا۔ (ابو داؤد)

صلح کرانے کی فضیلت

۴۸۱۵/۱۱ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابی درداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تم کو وہ عمل بتادوں جس کے ثواب کا درجہ روزہ صدقہ اور نماز کے ثواب سے زیادہ ہے ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ (ضرور بتائیے) آپ نے فرمایا (وہ عمل) دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا ہے اور جو شخص دو مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد پیدا کرے وہ مونڈنے (یعنی دین میں خلل ڈالنے) والا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حسد اور بغض کی مذمت

۴۸۱۶/۱۲ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ اَلْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پہلی امتوں کی بیماریاں تم میں سرایت کر گئی ہیں (یعنی امتِ محمدیہ میں پچھلی امتوں کی بیماریاں پیدا ہوگئی ہیں) اور وہ بیماریاں حسد اور بغض ہیں جو مونڈنے والی ہیں میری مراد اس سے بالوں کا مونڈنا نہیں ہے بلکہ دین کو مونڈنا ہے (یعنی یہ بیماریاں دین کی جڑ کاٹ دیتی ہیں)۔ (احمد۔ ترمذی)

حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔

۴۸۱۷/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے (یعنی نیکیوں کو فنا کر دیتا ہے) جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

دو آدمیوں کے درمیان برائی ڈالنے کی مذمت

۴۸۱۸/۱۴ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے آپ کو دو مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد ڈالنے سے بچاؤ اس لئے کہ یہ فعل دین کو تباہ کرنے والا ہے۔ (ترمذی)

کسی مسلمان کو ضرر و مشقت میں مبتلا نہ کرو

۴۸۱۹/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابی صرمہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرر پہنچائے گا یعنی اس کو اس فعلِ بد کی سزا دے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو مشقت و تکلیف میں مبتلا کریگا اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا (ابن ماجہ، ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

کسی مسلمان کو ضرر پہنچانے والے کے بارے میں وعید

۴۸۲۰/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِالصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَّنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَ بِہٖ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے یا کسی کے ساتھ مکر کرے (یعنی ظاہر و باطن میں نقصان پہنچائے) (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)۔

کسی مسلمان کو اذیت پہنچانے، عار دلانے اور اس کی عیب جوئی کرنے کی ممانعت

۴۸۲۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْھُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِھِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّتَّبِعْ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما کر بلند آواز سے فرمایا۔ اے وہ مسلمانو! جو زبان سے اسلام لائے ہو اور دل میں ایمان کا اثر نہیں رکھتے (تم کو آگاہ کیا جاتا ہے)، تم مسلمانوں کو اذیت نہ دو، ان کو عار نہ دلاؤ، ان کے عیوب کو نہ ڈھونڈو اس لئے کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو تلاش کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے عیب کو ڈھونڈتا ہے اور جس شخص کے عیب کو خدا تعالیٰ تلاش کرے (اس کی رسوائی ظاہر ہے) خدا تعالےٰ اس کو رسوا کرے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر چھپا بیٹھا ہو۔ (ترمذی)

کسی مسلمان کی عزت و آبرو کو نقصان پہنچانے کی مذمت

۴۸۲۲/۱۸ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَۃَ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت سعید بن زید رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے بڑا سود مسلمان کی ناحق آبرو ریزی ہے۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

کسی کی ناحق آبروریزی کرنا اس کا گوشت کھانے کے مترادف ہے

۴۸۲۳/۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَّھُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ یَّخْمِشُوْنَ وُجُوْھَھُمْ وَصُدُوْرَھُمْ فَقُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِھِمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ مجھ کو اوپر لے گیا (یعنی معراج میں) تو میں نے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو کھرچتے تھے۔ میں نے پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں۔ انھوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں) اور ان کی آبرو کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ (ابوداؤد)

کسی شخص کی بے آبروئی کرنے والے کے بارے میں وعید

۴۸۲۴/۲۰ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اُکْلَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُہٗ مِثْلَھَا مِنْ جَھَنَّمَ وَمَنْ کُسِیَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَکْسُوْہُ مِثْلَہٗ مِنْ جَھَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَۃٍ وَّرِیَاءٍ فَاِنَّ

حضرت مستورد رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کی برائی اور غیبت کر کے ایک لقمہ کھائے (یعنی اس ذریعہ سے رزق حاصل کرے) خداوند تعالیٰ اس کو اس لقمہ کی مانند دوزخ کی آگ کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی اہانت و ذلت کے معاوضہ میں کسی کو کپڑا پہنائے اس کو خداوند تعالےٰ اسی کی مانند دوزخ کی آگ کا لباس

لله يَقُوْمُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

بنائے گا اور جو شخص کھڑا کرے کسی کو یا خود کھڑا ہو لوگوں کو اپنی خوبیاں اور بُرائیاں سنانے اور دکھانے کے لئے قیامت کے دن خود خدا تعالے اس کی بُرائیاں اور گز وریاں دکھانے اور سُنانے کے لئے کھڑا ہوگا۔ (ابو داؤد)

خدا کے ساتھ حسنِ ظن کی فضیلت

۴۸۲۵ / ۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا گمان رکھنا (خدا تعالیٰ کے ساتھ) منجملہ بہترین عبادت کے ہے (یعنی خدا کے ساتھ حُسنِ ظن بھی عبادت میں داخل ہے)۔ (احمد۔ ابوداؤد)

ایک زوجۂ مطہرہ کی بدگوئی اور حضورؐ کی ناراضگی

۴۸۲۶ / ۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا فِيْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرتؐ کی بیوی صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہوگیا اور زینبؓ (ام المومنین) کے پاس ان کی ضرورت سے زیادہ سواری تھی رسُول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زینبؓ تم صفیہؓ کو اپنا اونٹ دیدو۔ زینبؓ نے کہا میں بھلا یہ اونٹ اس یہودیہ کو دوں گی (یعنی ہرگز نہ دوں گی) رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس بات سے ناراض ہوگئے اور ذی الحجہ، محرم اور کچھ دن ماہ صفر کے اُن سے آپ علیحدہ رہے (ان کے گھر نہ گئے)۔ (ابوداؤد) اور معاذ بن انس کی حدیث مَنْ حَمٰى الخ شفقت و رحمت کے باب میں بیان کی گئی۔

فصل سوم

قسم کا بہر حال اعتبار کرو

۴۸۲۷ / ۲۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى اَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت مریمؑ کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا حضرت عیسیٰؑ نے اس سے پوچھا تو نے چوری کی؟ اس نے کہا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں۔ عیسیٰؑ نے کہا میں خدا پر ایمان لایا اور اپنے نفس کو جھوٹا قرار دیا۔ (مسلم)

حسد و افلاس کی بُرائی

۴۸۲۸ / ۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقر (افلاس و تنگ دستی) قریب ہے کہ کفر کی حد تک پہنچا دے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر الٰہی پر غالب آجائے (یعنی افلاس ایسی بری چیز ہے کہ انسان اس سے مجبور ہو کر کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے)۔ (بیہقی)

عذر خواہی کو قبول کرو

۴۸۲۹ / ۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ اَوْ لَمْ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے (اپنے کسی قصور پر) عذر کرے اور وہ مسلمان

يَقْبَلْ عُذْرَهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ قَالَ مَكَّاسُ الْعَشَّارُ)

اس کو معذور نہ سمجھے یا اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو اس پر اس کا اتنا گناہ ہوگا جتنا کہ عشر لینے والے کا گناہ (یعنی اس عشر لینے والے کا گناہ جو ظلم سے عشر وصول کرے اور حق سے زیادہ لے) (بیہقی)

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّانِّيْ فِي الْاُمُوْرِ

کاموں میں احتراز اور توقف کرنے کا بیان!

فصل اول

ایک حکیمانہ اصول

۴۸۳۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک سوراخ سے مومن کو دو بار نہیں کاٹا جاتا (یعنی جس سوراخ سے مسلمان کو سانپ وغیرہ نے ایک مرتبہ کاٹ لیا اسی اُس کو دوبارہ نہیں کاٹا جا سکتا۔ یعنی مسلمان پھر ہوشیار ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ نقصان اُٹھانے کے بعد مسلمان دوبارہ نقصان نہیں اُٹھاتا۔ (بخاری و مسلم)

حلم و بردباری اور توقف و آہستگی کی فضیلت

۴۸۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس کے سردار سے فرمایا۔ تجھ میں دو باتیں ایسی ہیں جن کو خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے ایک تو بردباری اور دوسرے غور و فکر کے بعد کام کرنا۔ (مسلم)

فصل دوم

آہستگی و بردباری کی فضیلت اور جلد بازی کی مذمت

۴۸۳۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِيْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔)

حضرت سہل بن ساعد ساعدی رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کاموں میں تاخیر کرنا (یعنی غور و فکر کے بعد کام کرنا) خدا تعالیٰ کی جانب سے ہے اور کاموں میں جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور بعض محدثین کو عبدالمہیمن بن عباس رضؓ کے حافظے پر اعتراض ہے۔)

تجربہ سب سے بڑی دانائی ہے

۴۸۳۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَّلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی سعید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بردبار نہیں ہوتا مگر وہ شخص جو لغزش کر چکا ہو۔ اور حلیم نہیں ہوتا مگر وہ شخص جو تجربہ حاصل کر چکا ہو۔

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔ (احمد۔ ترمذی یہ حدیث غریب ہے)۔

وہی کام کرو جس کا انجام اچھا نظر آئے

۲۸۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اپنے کام کو تدبر کے ساتھ کر اگر اس کا انجام اچھا نظر آئے کر ڈال اور انجام میں گمراہی و خرابی نظر آئے تو اس کو چھوڑ دے۔ (شرح السنۃ)

نیکی وبھلائی کے کاموں میں توقف وتاخیر نہ کرو

۲۸۳۵ وَعَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت مصعب بن سعد رض اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تاخیر اور ڈھیل ہر چیز میں بہتر ہے مگر عمل آخرت میں نہیں (یعنی بھلائیوں کو فوراً اختیار کرنا چاہئے ان میں تاخیر روا نہیں)۔ (ابوداؤد)

نبوت سے تعلق رکھنے والی صفات کا ذکر

۲۸۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن سرجس رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے روش نیک تاخیر اور ڈھیل اور میانہ روی نبوت کے چوبیس اجزاء میں سے ہیں۔ (ترمذی)

۲۸۳۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نیک عادت وطریقہ، نیک روش اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ہیں۔ (ابوداؤد)

کسی کا راز امانت کی طرح ہے

۲۸۳۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر بن عبداللہ رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی بات کہے (یعنی ایسی بات جس کا اخفاء وہ پسند کرتا ہو) اور پھر وہ چلا جائے تو وہ امانت ہے (یعنی سننے والوں کے لئے وہ امانت کے مانند ہے اور اس بات کی حفاظت امانت کی طرح کرنا چاہئے)۔ (ترمذی، ابوداؤد)

مشورہ چاہنے والے کو وہی مشورہ دو جس میں اس کی بھلائی وبہبودی ہو۔

۲۸۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ ابْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا فَقَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ فَاَتَاهُ

حضرت ابی ہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی ہیثم بن تیہان سے پوچھا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا جب ہمارے پاس غلام آئیں تو تم آنا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو غلام آئے اور ابوہیثم حاضر ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اِخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نے ان سے فرمایا ان دونوں غلاموں میں سے ایک کو لے لو۔ انھوں نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ ہی انتخاب کر دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے مشورہ لیا جائے اس کو امین ہونا چاہیئے (یعنی اس کو صحیح مشورہ دینا چاہیئے) تم اس غلام کو لے جاؤ میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (ترمذی)

وہ تین باتیں جو کسی کا راز بھی ہوں تو ان کو ظاہر کر دو

۴۸۴۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجالس امانت سے وابستہ ہیں (یعنی مجالس کی گفتگو کو امانت کے طور پر سمجھنا چاہیئے) مگر تین مجالس (کہ ان کی گفتگو کو امانت کے طور پر نہیں رکھنا چاہیئے، بلکہ ظاہر کر دینا ضروری ہے) ایک تو حرام خیزوں کی مجلس کی گفتگو دوسرے زنا کاری کے مشورہ کی گفتگو اور تیسرے ناحق کسی کا مال چھین لینے کے مشورہ کی گفتگو۔ (ابوداؤد) ابوسعید کی حدیث "ان اعظم للامانة" باب المباشرت فصل اوّل میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل سوم

عقل کی تعریف واہمیت

۴۸۴۱/۱۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اُقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خداوند نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے کہا کھڑی ہو جا۔ وہ کھڑی ہو گئی پھر اس سے کہا پشت پھیر۔ اس نے پشت پھیر لی۔ پھر اس سے کہا میری طرف منہ کر۔ اس نے خدا کی طرف منہ کر لیا۔ پھر اس سے کہا بیٹھ جا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر اس سے کہا میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو تجھ سے بہتر و افضل ہو اور خوبیوں میں تجھ سے اچھی ہو۔ میں تیرے ذریعہ (بندوں کی عبادت) لیتا ہوں اور تیرے ہی ذریعہ (بندوں کو ثواب و رحمت) عطا کرتا ہوں۔ تیرے ہی سبب میں پہچانا جاتا ہوں تیرے ہی سبب سے عتاب کرتا ہوں، تیرے ہی ذریعہ ثواب دیتا ہوں اور تجھ ہی پر عذاب کرتا ہوں (بیہقی)۔ اس حدیث میں بعض علما نے کلام کیا ہے یعنی اس کو موضوع قرار دیا ہے۔

قیامت کے دن عقل کے مطابق جزاء ملے گی

۴۸۴۲/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص ہے جو نماز بھی پڑھتا ہے روزہ بھی رکھتا ہے زکوٰۃ بھی دیتا ہے حج اور عمرہ بھی کرتا ہے یہاں تک کہ آپ نے تمام نیک کاموں کا ذکر کیا، لیکن اس کو قیامت کے دن اس کی عقل کے موافق بدلہ دیا جائے

الْقِيٰمَةِ إِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

گا۔ (بیہقی)

تدبّر کی فضیلت

۴۸۴۳/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان سے) فرمایا ابوذر رض تدبیر کے برابر کوئی عقل نہیں ہے (یعنی عقل وتدبیر کے مانند) اور اجتناب واحتیاط سے زیادہ کوئی تقویٰ نہیں اور خوش خلقی سے بہتر کوئی حسب نہیں ہے۔ (بیہقی)

خرچ میں میانہ روی، زندگی کا آدھا سرمایہ ہے

۴۸۴۴/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے معاش میں میانہ روی نصف معیشت ہے (یعنی زندگی کا آدھا سرمایہ ہے) اور انسانوں سے دوستی (یعنی نیک وصالح آدمیوں سے) نصف عقل ہے اور خوبی کے ساتھ سوال کرنا حصولِ علم میں آدھا علم ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

نرمی، حیا اور حُسنِ خلق کا بیان

فصل اوّل

نرمی ومہربانی کی فضیلت

۴۸۴۵/۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالے مہربان ہے نرمی ومہربانی کو پسند کرتا ہے اور نرمی ومہربانی پر وہ چیز عطا فرماتا ہے جو درشتی وسختی پر عطا نہیں فرماتا اور کسی چیز پر نرمی ومہربانی کے سوا چیزوں میں سے۔ (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا نرمی کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔ سختی ودرشتی اور بے حیائی سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے وہ نرمی اس کی زینت کا باعث ہوتی ہے اور جس چیز میں سے نرمی نکال لی جاتی ہے وہ عیب

جس شخص میں نرمی ومہربانی ہو وہ نیکی سے محروم رہتا ہے

۴۸۴۶/۲ وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو نرمی سے محروم کیا جاتا ہے اس کو گویا نیکی سے محروم کیا جاتا ہے۔ (مسلم)

حیاء کی فضیلت

۴۸۴۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے موضوع پر نصیحت کر رہا تھا[1] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اس کو چھوڑ دے اس لئے کہ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری ومسلم)

۴۸۴۸ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حیاء، بھلائی اور نیکی کے سوا کوئی بات پیدا نہیں کرتی۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حیا کی تمام اقسام بہتر ہیں۔ (بخاری ومسلم)

ایک بہت پرانی بات ہے جو پچھلے انبیاء سے منقول چلی آرہی ہے

۴۸۴۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انبیاء سابقینؑ کے کلام میں سے جو بات لوگوں نے پائی ہے (یعنی ایسی بات جس میں تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے یا جس کا حکم اب تک باقی ہے) یہ بات ہے کہ جب تو نے شرم کو اٹھا کر رکھ دیا تو اب جو تیرا دل چاہے کر (بخاری)

نیکی اور گناہ کیا ہے؟

۴۸۵۰ وَعَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کا حال دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا نیکی حسنِ خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں خلش پیدا کرے اور تو اس امر کو برا سمجھے کہ لوگ اس سے واقف ہو جائیں۔ (مسلم)

اچھے اخلاق کی فضیلت

۴۸۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے مجھ کو وہ شخص بہت پیارا ہے جس کا اخلاق اچھا ہو (بخاری)

۴۸۵۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں نیک ترین وہ شخص ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔

فصل دوم

نرمی کی فضیلت واہمیت

۴۸۵۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

---

[1] یعنی وہ حیاء کی زیادتی سے ان کو منع کر رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ زیادہ حیا کرنے سے انسان رزق اور علم کے حصول سے باز رہتا ہے یعنی اچھی طرح رزق اور علم حاصل نہیں کر سکتا۔ ۱۲ مترجم

مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔ (رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ)

شخص کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کی گئی ہے اور جس شخص کو نرمی سے محروم رکھا گیا اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔ (شرح السنۃ)

حیاء ایمان کا جزء ہے

۴۸۵۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حیا ایمان کا ایک جزو ہے اور ایماندار جنت میں جائے گا اور بے حیائی بدی میں سے ہے اور بدکار شخص دوزخ میں جائے گا۔ (احمد۔ ترمذی)

خوش خلقی، بہترین عطیۂ خداوندی ہے

۴۸۵۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ اُسَامَۃَ ابْنِ شَرِیْكٍ۔)

قبیلۂ مزینہ کا ایک شخص کہتا ہے، صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! انسان کو جو چیزیں دی گئی ہیں ان میں بہتر چیز کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا خوش خلقی۔ (بیہقی) شرح السنۃ میں یہ حدیث اسامہ بن شریکؓ سے مروی ہے۔

بدخلقی اور سخت کلامی کی مذمت

۴۸۵۶ وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ فِیْ سُنَنِہٖ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عِکْرَمَۃَ بْنِ وَھْبٍ وَلَفْظُہٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِیُّ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ۔

حضرت حارثہ بن وہبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں بدخلق بدخو اور سخت گو آدمی داخل نہ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

مصابیح میں یہ حدیث عکرمہ بن وہب سے مروی ہے اور اس کے الفاظ ہیں کہ مدجواظ" وہ شخص ہے جو مال جمع کرتا ہو اور دوسروں کو نہ دیتا ہو۔ اور "جعظری" سخت بدگو شخص کو کہتے ہیں۔

خوش خلقی کی فضیلت اور فحش گوئی کی مذمت

۴۸۵۷ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) وَرَوٰی اَبُوْدَاؤدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ۔

حضرت ابی درداءؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چیزیں قیامت کے دن مومن کے اعمال کی ترازو میں رکھی جائیں گی ان میں سب سے وزنی چیز حسن خلق ہے اور خداوند تعالیٰ فحش بکنے والے بیہودہ گو اپنا دشمن سمجھتا ہے۔

(ترمذی یہ حدیث حسن صحیح ہے) ابوداؤد نے صرف پہلا جزو روایت کیا ہے۔

خوش خلقی اختیار کرنے والے کا مرتبہ

۴۸۵۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ مومن (کامل) اپنی خوش خلقی کے ذریعہ رات کو

لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

عبادت کرنے والے اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے شخص کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ (ابوداؤد)

لوگوں کے ساتھ جو بھی معاملہ کرو خوش خلقی کے ساتھ کرو

۴۸۵۹/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جہاں کہیں ہو خدا تعالےٰ سے ڈر اور برائی کے بعد بھلائی کرتا کہ یہ نیکی اور بھلائی برائی کو محو کردے اور لوگوں کے ساتھ خوش خلقی کے ساتھ معاملہ کر۔ (احمد۔ ترمذی۔ دارمی)

نرم مزاج و نرم خو شخص کی فضیلت

۴۸۶۰/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰی كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا میں اس شخص کو بتادوں جس پر دوزخ کی آگ حرام ہو۔ وہ، وہ شخص ہے جو نرم مزاج، نرم طبیعت اور نرم خو ہو۔ (احمد۔ ترمذی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نیکوکار مومن کی تعریف

۴۸۶۱/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن، نکوکار بھولا[۱] اور بزرگ ہوتا ہے اور فاجر چالاک بخیل اور بدخلق ہوتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۸۶۲/۱۸ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا)

حضرت مکحول رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن آدمی بردبار اور نرم خو ہوتے ہیں اس اونٹ کی مانند جس کی ناک میں نکیل پڑی ہو اگر اس کو کھینچا جائے تو کھینچا چلا جائے اور پتھر پر بٹھایا جائے تو پتھر پر بیٹھ جائے۔ (ترمذی نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے)

لوگوں کے ساتھ ربط و اختلاط عزلت و گوشہ نشینی سے افضل ہے

۴۸۶۳/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ مسلمان جو لوگوں میں ملا رہے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرے اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں میں مل کر نہ رہے اور نہ ان کی اذیتوں پر صبر کرے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

غصہ پر قابو پانے کی فضیلت

۴۸۶۴/۲۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ

سہل بن معاذ رضؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے غصہ کو ضبط کرے اس حال میں

---

[۱] حدیث میں غِرٌّ کا لفظ آیا ہے جس کے معنی فریب کھانے والے اور ناتجربہ کار کے ہیں۔ ہم نے لفظ بھولا موزوں سمجھ کر ترجمہ کیا ہے۔ اسی طرح خب کے معنی فریب دینے والے اور تجربہ کار کے ہیں۔ اور ہم نے اس کا ترجمہ چالاک کیا ہے۔ ۱۲ مترجم

يَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ أَمْنًا وَّإِيْمَانًا وَذُكِرَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ۔

کہ وہ اپنے غصہ سے اپنی خواہش کو پورا کر سکتا ہے، قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس کو اپنی مخلوق کے سامنے بلائے گا اور جس حور کو وہ چاہے انتخاب کر لینے کا اختیار دیدے گا (ترمذی۔ ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو دوسرے صحابی رضؓ سے منقول ہے یہ الفاظ بھی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اس شخص کے دل کو جو غصہ کو ضبط کرے امن اور ایمان سے معمور کر دیے اور سُوَید کی حدیث مَنْ تَرَکَ الخ کتاب اللباس میں ذکر کی گئی۔

فصل سوم

حیاء کی تعریف و فضیلت

۴۸۶۵/۲۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ أَنَسٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ)۔

حضرت زید بن طلحہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین اور مذہب میں ایک خلق ہے (یعنی ایک بہترین صفت ہے) اور اسلام کا وہ خلق (یعنی صفت) حیا ہے۔ مالکؒ نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔

ایمان اور حیاء لازم و ملزوم ہیں

۴۸۶۶/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حیا اور ایمان کو ایک جگہ رکھا گیا ہے (یعنی) ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ ان میں سے جب ایک کو اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ اور ابن عباس رض کی روایت میں یوں ہے کہ ان میں سے جب ایک کو دور کیا جاتا ہے تو دوسرا بھی جاتا رہتا ہے۔ (بیہقی)

خوش خلقی کی اہمیت

۴۸۶۷/۲۳ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ آخِرُ مَا أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ أَنْ قَالَ يَا مُعَاذُ أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت معاذ کہتے ہیں کہ جب میں یمن کو جانے لگا اور گھوڑے پر سوار ہو کر اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت مجھ کو یہ فرمائی۔ معاذ لوگوں کی تربیت و تعلیم کے لئے اپنے خلق کو اچھا بنا۔ (مالک)

۴۸۶۸/۲۴ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاءِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ)۔

مالک کہتے ہیں کہ انھیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حُسنِ اخلاق کو پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ موطا میں یہ مرسل مروی ہے اور احمد نے اسے حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے۔

اپنی بہترین صورت و سیرت پر آپ الحمدللہ کا شکر ادا کرتے

۴۸۶۹/۲۵ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْاٰةِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَاشَانَ مِنْ غَيْرِيْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا۔)

جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے "تمام تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں وہ خدا جس نے میری پیدائش کو اچھا کیا میرے خلق کو اچھا بنایا اور مجھ میں وہ چیزیں آراستہ کیں جو میرے غیر میں عیب دار ہیں"۔ (بیہقی نے اسے مُرسلاً روایت کیا ہے)۔

حُسن خلق کی دعا؟

۴۸۷۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "اے اللہ! تونے میری پیدائش کو اچھا کیا میرے خلق کو بھی اچھا بنا"۔ (احمد)

بہترین لوگ کون ہیں؟

۴۸۷۱/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ میں بتاؤں تم میں بہتر لوگ کون ہیں؟ صحابہ رض نے عرض کیا۔ ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہیں اور جن کے خلق اچھے ہیں۔ (احمد)

۴۸۷۲/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایمان کے کامل وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

تین خاص باتیں

۴۸۷۳/۲۹ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَابَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَابَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو بُرا کہا۔ آپ اس کے بُرا کہنے کو سنتے تھے تعجب کرتے تھے اور مُسکراتے تھے۔ جب اس شخص نے زیادہ بُرا کہا تو حضرت ابوبکر صدیق رض نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پیچھے پیچھے حضرت ابوبکر رض بھی گئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ شخص مجھ کو بُرا کہہ رہا تھا اور آپ تشریف فرما تھے۔ جب میں نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا تو آپ غضبناک ہوگئے اور اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اس کو جواب دے رہا تھا۔ جب خود تم نے اس کو جواب دینا شروع کیا تو شیطان درمیان میں کود پڑا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا ابوبکر تین باتیں ہیں اور سب حق ہیں ایک تو یہ کہ جس بندہ پر ظلم کیا جائے اور وہ محض خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے خاموش رہے اللہ

یُّرِیْدُ بِھَا کَثْرَۃً اِلَّا زَادَ اللّٰہُ بِھَا قِلَّۃً ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

تعالیٰ اس کی زبردست مدد کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ جو شخص اپنی بخشش کا دروازہ کھولے اور اس کے ذریعہ اپنے قرابت داروں اور مسکینوں کے ساتھ سلوک کرے خداوند تعالیٰ اس کے سبب اس کے مال کو زیادہ کرتا ہے تیسرے یہ کہ جس شخص نے سوال کا دروازہ کھولا (یعنی گدائی اختیار کی) اور اس نے اس ذریعہ سے اپنی دولت کو بڑھانا چاہا تو خداوند تعالیٰ اس بھیک مانگنے کے سبب اس کے مال کو اور کم کر دیتا ہے۔ (بیہقی)

نرمی و مہربانی کرنے کا اثر

۴۸۷۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُرِیْدُ اللّٰہُ بِاَھْلِ بَیْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَھُمْ وَلَا یُحْرِمُھُمْ اِیَّاہُ اِلَّا ضَرَّھُمْ ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جن گھر والوں کے لئے خداوند تعالیٰ نرمی کو پسند کرے اس کے ذریعہ ان کو نفع پہنچاتا ہے اور جن گھر والوں کو نرمی سے محروم رکھے ان کو اس کے سبب ضرر پہنچاتا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْغَضَبِ وَالْکِبْرِ　غصہ اور تکبر کا بیان

فصل اوّل

غصہ سے اجتناب کی تاکید

۴۸۷۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابی ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا غصہ نہ کر۔ اس نے کئی مرتبہ یہی بات کہی اور ہر دفعہ آپ نے یہی کہا۔ غصہ نہ کر۔ (بخاری)

حقیقت میں طاقتور وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے

۴۸۷۶ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابی ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ پہلوان اور طاقت ور وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑے بلکہ قوی اور پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (بخاری و مسلم)

جنتی اور دوزخی لوگ

۴۸۷۷ وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُتَکَبِّرٍ ۔

حضرت حارثہ بن وہب رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا میں تم کو ان لوگوں کو بتا دوں جو جنتی ہیں (یاد رکھو کہ) ہر وہ ضعیف و کمزور شخص ہے جس کو لوگ حقیر و ضعیف سمجھیں (اور ان پر جبر و زیادتی کریں) وہ اگر خدا تعالیٰ کی قسم کھائے تو خدا تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کرے اور کہا میں تم کو ان لوگوں کو بتا دوں جو دوزخی ہیں (یاد رکھو کہ) ہر وہ شخص ہے جو جھوٹی اور لغو بات پر سخت جھگڑا کرے، درشت مزاج، مال جمع کرنے والا بخیل اور تکبر کرنے والا ہو (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ دوزخی ہر وہ شخص ہے جو مال کو جمع کرنے والا، حرام زادہ اور متکبر ہو۔

متکبر جنت میں داخل نہیں ہوگا

۴۸۷۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ (ہمیشہ کے لئے) دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں نہ جائے گا۔ (مسلم)

تکبر کی حقیقت

۴۸۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے قلب میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو (کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے؟) آپؐ نے فرمایا، خداوند تعالیٰ جمیل (خوبصورت اور اچھا) ہے اور حُسن و جمال (آراستگی) کو پسند کرتا ہے اور تکبر کہتے ہیں حق کو باطل کرنا اور لوگوں کو ذلیل و حقیر سمجھنا۔

وہ تین لوگ جو قیامت کے دن خدا کی توجہ سے محروم رہیں گے

۴۸۸۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ نہ تو بات کرے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ایک تو زناکار بڈھا دوسرا جھوٹا بادشاہ اور تیسرا مفلس و غریب تکبر کرنے والا۔ (مسلم)

تکبر کرنا، گویا شرک میں مبتلا ہونا ہے

۴۸۸۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَذَفْتُهٗ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے (ذاتی) بزرگی میری چادر ہے (یعنی جو مرتبہ تمہارے نزدیک چادر کا ہے وہی میری ذاتی بزرگی کا ہے) اور عظمت (یعنی صفاتی بزرگی) میرا تہبند ہے (یعنی بمنزلہ تہبند ہے) پس جو شخص کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھینے (یعنی تکبر کرے ذات اور صفات کے اعتبار سے) میں اس کو دوزخ کی آگ میں ڈال دوں گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں اس کو دوزخ کی آگ میں پھینک دوں گا۔ (مسلم)

فصل دوم

تکبر نفس کا دھوکہ ہے

۴۸۸۲ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ

حضرت سلمہ بن اکوع رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص ہے جو ہمیشہ اپنے آپ کو بزرگ و برتر سمجھتا اور لوگوں سے دور رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام متکبروں اور

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) سرکشوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور پھر (دُنیا و آخرت میں) جو مصیبت سرکشوں پر پڑتی ہے وہی ان کو پہنچتی ہے۔ (ترمذی)

تکبر کرنے والوں کا انجام

۴۸۸۳/۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی طرح جمع کیا جائے گا مردوں کی صورت میں (یعنی ان کی شکل و صورت تو مردوں کی سی ہوگی لیکن جسم و جثہ چیونٹیوں کی مانند) ذلت و خواری چاروں طرف سے ان کو گھیرے ہوئے ہوگی اور ان کو جہنم کے ایک قید خانے کی طرف جس کا نام بولس ہے ہانکا جائے گا اُن کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی اور ان کو دوزخیوں کا نچوڑ یعنی خون پیپ اور کچ لہو پلایا جائے گا جس کا نام طینۃ الخبال ہے (ترمذی)

ناحق غصہ شیطانی اثر ہے

۴۸۸۴/۱۰ وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ ... اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عطیہ بن عُروہ سعدی رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بُجھایا گیا ہے جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرلے۔ (ابو داؤد)

غصہ کا ایک نفسیاتی علاج

۴۸۸۵/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی ذر رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے اگر وہ اُٹھ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور غصہ جاتا رہے تو خیر ورنہ پھر لیٹ جائے۔ (احمد۔ ترمذی)

بُرے بندے کون ہیں

۴۸۸۶/۱۲ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ

حضرت اسماء بنت عمیس رضؓ کہتی ہیں۔ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے آپ کو (یعنی خود کو) دوسروں سے بہتر جانا اور تکبر کیا اور خدا وند بزرگ و برتر کو بھول گیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے لوگوں پر جبر و قہر کیا، اور خدا وند قہار و جبار کو بھول گیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دین کے کاموں کو بھول گیا اور دنیا کے کاموں میں محو ہوگیا اور مقبروں اور جسم کی بوسیدگی کے خیال کو فراموش کردیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے فساد ڈالا، حد سے تجاوز کرگیا اور اپنی ابتدا اور انتہا کو بھول گیا

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَّخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ رَغَبٌ يُّذِلُّهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

(یعنی ابتداء میں کیا تھا منی کا ایک قطرہ اور انتہا میں کیا ہوگا ؟ زمین کا پیوند) بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دھوکہ دے دنیا والوں کو دین سے (یعنی نیک لوگوں کی روش اختیار کرکے) بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے خراب کیا دین کو شبہات سے۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس کو کھینچے لئے جاتی ہے حرص اور طمع دنیا دنیاداروں کی طرف بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس کو خواہش نفس گمراہ کرتی ہے۔ بُرا بندہ ہے وہ جس کو دنیا کی حرص و رغبت خوار و ذلیل کرتی ہیں۔

(ترمذی۔ بیہقی) یہ حدیث ضعیف ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ ضعیف کے ساتھ غریب بھی ہے۔

فصل سوم

غصہ کو ضبط کرو

۴۸۸۷/۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ (کسی چیز کا کوئی) گھونٹ نہیں پیتا جو خدا کے نزدیک بہتر ہو غصہ کے گھونٹ سے جس کو وہ شخص خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے پی جاتا ہے۔ (احمد)

۴۸۸۸/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا)

حضرت ابن عباسؓ خداوند تعالےٰ کے ارشاد اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (تو برائی کو بھلائی سے دفع کر) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ غصہ کے وقت صبر کرنا اور برائی کے وقت معاف کرنا اس سے مراد ہے پھر جب غصہ اور برائی کے وقت لوگ صبر کرتے اور معاف کردیتے ہیں تو خداوند کریم ان کو مخلوقات اور نفس کی آفتوں سے محفوظ رکھتا اور دشمنوں کو ان کے لئے پست و خوار کردیتا ہے گویا کہ وہ قریبی دوست ہے۔ (بخاری نے اسے معلقاً روایت کیا ہے)۔

غصہ ایمان کو خراب کردیتا ہے

۴۸۸۹/۱۵ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

بہز بن حکیمؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غصہ ایمان کو خراب کردیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کردیتا ہے۔ (بیہقی)

تواضع اختیار کرو

۴۸۹۰/۱۶ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ

حضرت عمرؓ منبر پر تشریف لاکر فرمایا۔ لوگو! تواضع اور فروتنی اختیار کرو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص خدا تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے تواضع سے کام لے خداوند تعالےٰ اس کے مرتبہ کو بلند کردیتا ہے وہ اپنے آپ کو اپنی نگاہ میں حقیر و ذلیل خیال کرتا ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں وہ بزرگ و برتر ہوتا ہے اور جو شخص تکبر و غرور کرتا ہے خداوند

مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ) اس کو پست کر دیتا ہے پھر وہ لوگوں کی نگاہ میں حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور اپنی نگاہ میں وہ اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے یہاں تک کہ پھر وہ لوگوں کی نگاہ میں کتے اور سور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے (بیہقی)

انتقام لینے پر قادر ہونے کے باوجود عفو و درگذر کرنے کی فضیلت

۴۸۹۱/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ موسٰی بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار! تیرے بندوں میں سے کون تیرے نزدیک زیادہ عزیز ہے؟ خداوند تعالےٰ نے فرمایا وہ شخص کہ (انتقام کی) قدرت رکھنے پر بھی لوگوں کو معاف کر دے۔ (بیہقی)

غصہ کو ضبط کرنے کا اجر!

۴۸۹۲/۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے اپنی زبان کو بند رکھا، خداوند تعالےٰ اس کے عیب کو ڈھانک لیتا ہے اور جس نے اپنے غصہ کو روکا خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عذاب سے اس کو بچائے گا اور جو شخص خداوند تعالےٰ سے اپنے گناہ کی معافی و بخشش چاہے خداوند تعالےٰ اس کے عذر کو قبول فرمالیتا ہے (بیہقی)

وہ تین چیزیں جو نجات کا ذریعہ ہیں اور وہ تین چیزیں جو اخروی ہلاکت کا باعث ہیں

۴۸۹۳/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت ابی ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ وہ چیزیں جو نجات دینے والی ہیں (ان میں سے) ایک تو ظاہر و باطن میں خدا تعالےٰ سے ڈرنا۔ دوسرے خوشی و ناخوشی دونوں حالتوں میں حق بات کہنا۔ تیسرے دولت مندی اور فقری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا۔ اور ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: وہ خواہش نفس جس کا اتباع کیا جائے (یعنی وہ خواہش نفس جس کو پورا کر لیا جائے۔) دوسرے وہ حرص اور بخل جس کا انسان غلام بن جائے (یعنی حرص اور بخل کی وہ بدعادات جس کو انسان نے اختیار کر لیا ہو) تیسرے مرد کا اپنے آپ کو بزرگ و برتر اور دوسروں سے برتر خیال کرنا (کہ اس سے تکبر و غرور پیدا ہوتا ہے اور یہ آخری خصلت بدترین عادت ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الظُّلْمِ ظلم وستم کا بیان

فصل اوّل

ظالم قیامت کے دن اندھیروں میں بھٹکتا پھرے گا

۴۸۹۴/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا (یعنی ظالم کو قیامت کے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) دن ہر طرف سے تاریکی گھیر لے گی۔ (بخاری ومسلم)

ظالم کی رسی دراز ہوتی ہے

۴۸۹۵/۲ وَعَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (یعنی اس کی عمر دراز کرتا ہے تاکہ اس کے ظلم کا پیمانہ لبریز ہوجائے) پھر اس کو ایسا پکڑتا ہے کہ چھوڑتا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ (اور تیرے پروردگار کا پکڑنا ایسا ہے جس وقت کہ وہ بستی والوں کو جو ظالم ہیں پکڑتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

قوم ثمود کے علاقے سے گذرتے ہوئے آپؐ کی صحابہؓ کو تلقین

۴۸۹۶/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِيَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب زمین حجر پر سے گزرے (حجر ایک مقام کا نام ہے جہاں حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر کی قوم ثمود رہتی تھی) تو لوگوں سے فرمایا۔ ان لوگوں کے مکانوں میں نہ جانا (جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اپنے پیغمبر صالحؑ کو جھٹلایا) مگر جب کہ تم (ان کھنڈرات سے عبرت حاصل کرکے) گزرنے والے ہو (تو ان کو دیکھ سکتے ہو) ممکن ہے تم پر بھی وہی مصیبت نازل ہوجائے جو اُن پر نازل ہوئی تھی۔ پھر حضورؐ نے چادر سے اپنے سر کو ڈھانک لیا اور تیزی سے چلے یہاں تک کہ اس وادی سے گزر گئے۔ (بخاری ومسلم)

قیامت کے دن مظلوم کو ظالم سے کس طرح بدلہ ملے گا؟

۴۸۹۷/۴ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کا کسی مسلمان بھائی پر کوئی حق ہو (مثلاً آبروریزی وغیرہ کا حق) تو چاہیئے کہ مسلمان اس حق کو معاف کرادیں اس دنیا ہی میں اس سے پہلے کہ وہ دن آئے (یعنی قیامت کا دن) جس میں نہ تو درہم ہوں گے نہ دینار (کہ اس حق کے عوض ادا کئے جاسکیں) اگر اس نے اپنے حق کو معاف کردیا تو بہتر ہے ورنہ پھر قیامت کے دن اگر ظالم کے اعمال میں کچھ نیکیاں ہوں گی تو اس کی نیکیوں میں سے اس کے ظلم کے برابر نیکیاں لے لی جائیں گی (اور مظلوم کو دیدی جائیں گی) اور نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیوں سے (اسی قدر برائیاں) لے لی جائیں گی اور ظالم کے حساب میں ڈال دی جائیں گی۔ (بخاری)

حقیقی مفلس کون ہے

۴۸۹۸/۵ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم میں تو مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم (روپیہ پیسہ) ہو اور نہ سامان و اسباب۔ آپ نے فرمایا میری امت میں سے قیامت کے دن مفلس وہ شخص ہوگا جو نماز

بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَأْتِيْ وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سے نماز روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ (ہر قسم کی عبادتیں) لے کر آئیگا اور ساتھ ہی کسی کو گالی دیئے کسی پر تہمت لگانے کسی کا مال کھا جانے کسی کو ناحق مار ڈالنے اور کسی کو ناحق مارنے کے گناہ بھی لائے گا۔ پھر ایک مظلوم کو ان نیکیوں میں سے دیا جائے گا اور دوسرے مظلوم کو ان نیکیوں میں سے دیا جائیگا اور جب اس کی یہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور لوگوں کے حقوق باقی رہ جائیں گے تو ان حقداروں کی برائیاں اور گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

آخرت میں ہر حق تلفی کا بدلہ لیا جائے گا

۴۸۹۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِيْ بَابِ الْاِنْفَاقِ)

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ادا کئے جائیں گے یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کے لئے سینگ دار بکری سے بدلہ لیا جائے گا (مسلم) اور جابر رضؓ کی حدیث اِتَّقُوا الظُّلْمَ باب الانفاق میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

برائی کا بدلہ برائی نہیں ہے

۴۹۰۰ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اِمَّعَہ لہ نہ بنو کہ اس طرح کہو۔ اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں گے اور ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ اپنے لئے یہ امر قرار دو کہ اگر لوگ نیکی کریں تو تم بھی نیکی کرو اور برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

لوگوں کو راضی رکھنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرو

۴۹۰۱ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ

حضرت معاویہ رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضؓ کو لکھا کہ تم مجھ کو ایک خط لکھو جس میں مجھ کو نصیحتیں تحریر کرو اور زیادہ طویل نہ لکھو حضرت عائشہ رضؓ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔ تجھ پر سلام ہو۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص خداوند بزرگ و برتر کی رضا تلاش کرے اور لوگوں کے غیظ و غضب اور ناراضی کی پروا نہ کرے خداوند تعالیٰ اسکی مدد کے لئے کافی ہوتا ہے اور لوگوں کی اذیت و محنت سے اس کو بچاتا ہے

لہ اِمَّعَہ اس شخص کو بولتے ہیں جو اپنی ذاتی عقل و رائے نہیں رکھتا بلکہ دوسروں کی رائے پر چلتا ہے۔ بے بلائے دعوت میں چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ لوگ جیسا سلوک میرے ساتھ کریں گے ویسا ہی سلوک ان کے ساتھ میں کروں گا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ایسے آدمی نہ بنو۔ ۱۲ مترجم

بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(یعنی لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے) اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کا جویاں ہو اور خدا تعالےٰ کے غیظ و غضب اور خفگی کی پروا نہ کرے، اس کو خداوند تعالےٰ لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ اور سلام ہو تجھ پر۔ (ترمذی)

فصل سوم

ایک آیت کے لفظ "ظلم" کی تشریح

۴۹۰۲/۹ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَاكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ الخ یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں انھوں نے ظلم کو شامل نہ کیا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے امن ہے اور وہ سیدھی راہ پانے والے ہیں) تو صحابہؓ پر یہ بات گراں ہوئی اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم میں کون ایسا شخص ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا؟ آپؐ نے فرمایا ظلم سے یہ مراد نہیں ہے، بلکہ شرک مراد ہے کیا تم نے لقمانؑ کی وہ نصیحت نہیں سنی جو اُس نے اپنے بیٹے کو کی تھی (یعنی یہ کہ) اے میرے بیٹے! خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، اس لئے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ یہ بات نہیں ہے جس کا تم نے گمان کیا ہے بلکہ ظلم سے مُراد وہ ہے جو لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ (بخاری و مسلم)

آخرت کو دنیا پر قربان نہ کرو

۴۹۰۳/۱۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن مرتبہ کے لحاظ سے بدترین آدمی وہ بندہ ہوگا جس نے اپنی آخرت کو دنیا حاصل کرنے کے لئے ضائع کر دیا۔ (ابن ماجہ)

شرک اور ظلم کی بخشش ممکن نہیں ہے

۴۹۰۴/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِيْنُ ثَلَاثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ إِلَّا شِرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهِ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دفتر (یعنی نامۂ اعمال) تین قسم کے ہیں، ایک تو وہ نامۂ اعمال ہے جس کو خداوند تعالےٰ نہیں بخشتا اور وہ نامۂ اعمال وہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا گیا ہے چنانچہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں شرک کو نہیں بخشتا اور دوسرا نامۂ اعمال وہ ہے جس میں انسانوں کے آپس کے مظالم درج ہیں اس نامۂ اعمال کو خدا تعالےٰ یونہی نہ چھوڑے گا بلکہ مظلوموں کے لئے ظالموں سے بدلہ لے گا۔ ان میں سے ایک کو دوسرے سے راضی کر دے گا اور تیسرا نامۂ اعمال وہ ہے جس کی خداوند تعالےٰ کو پرواہ نہ ہوگی (یعنی چاہے تو بخش دے اور چاہے اس کا بدلہ لے) اس میں وہ مظالم اور گناہ ہوں گے جو بندوں اور خدا کے درمیان کئے گئے ہوں گے یہ نامۂ اعمال خدا تعالےٰ کی مرضی پر ہے چاہے

اس پر عذاب کرے اور چاہے اس کو بخش دے۔ (بیہقی)

مظلوم کی بددعا سے بچو

۴۹۰۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْأَلُ اللهَ حَقَّهُ وَاَنَّ اللهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچاؤ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے صرف اپنا حق طلب کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ حقدار کو اپنا حق مانگنے سے نہیں روکتا۔ (بیہقی)

ظالم کی مدد و اعانت ایمان کے منافی ہے

۴۹۰۶ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت اَوس بن شرحبیل رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے جو شخص ظالم کا ساتھ دے اس لئے کہ اس سے اس کو تقویت حاصل ہو اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے، وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (یعنی اس میں ایمان کامل نہیں رہتا)۔ (بیہقی)

ظلم کی نحوست

۴۹۰۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَلٰى وَاللهِ حَتّٰى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِيْ وَكْرِهَا بِظُلْمِ الظَّالِمِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ظالم (کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ) اپنے آپ ہی کو ضرر پہنچاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضہ نے یہ سُن کر کہا۔ ہاں خدا کی قسم (ایسا ہی ہے) یہاں تک کہ "حُبارٰی" (یعنی باز) اپنے گھونسلے ہی میں ظالم کے ظلم کے سبب دُبلا ہو کر مر جاتا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ — امر بالمعروف کا بیان

فصل اوّل

خلاف شرع امور کی سرکوبی کا حکم

۴۹۰۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص کسی امر خلافِ شرع کو دیکھے اُس کو اپنے ہاتھوں سے تبدیل کر دے (مثلاً خلافِ شرع باجے اور شراب کی چیزیں ان کو اپنے ہاتھوں سے توڑ دے اور ضائع کر دے) اگر ہاتھوں سے تباہ و برباد کرنے کی قوت نہ ہو تو پھر زبان سے منع کر دے اور زبان سے منع کرنے کی بھی قوت نہ ہو تو پھر دل سے اس کو بُرا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (مسلم)

مداہنت کرنیوالے کی مثال

۴۹۰۹ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا

حضرت نعمان بن بشیر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدود میں سستی کرنے یا ان حدود میں گر پڑنے والے ان لوگوں کی مانند ہیں جو جگہ پانے کے لئے قرعہ ڈال کر

مَثَلُ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَا لَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کشتی میں بیٹھے ہوں۔ یعنی بعض لوگ کشتی کے نیچے تھے اور بعض اوپر پھر جو لوگ کشتی کے اوپر تھے وہ نیچے کے لوگوں سے اذیت پاتے تھے اس لئے کہ وہ پانی لینے کے لئے اوپر جایا کرتے تھے جب اوپر والے اس سے تنگ آگئے اور نیچے والے آدمیوں کو انھوں نے آنے جانے سے روکا تو ایک روز نیچے کے آدمیوں میں سے ایک آدمی نے تبر یا کلہاڑا اٹھایا اور کشتی کو توڑنا شروع کیا اوپر کے لوگ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا تو کیا کرتا ہے اس نے کہا تم میرے آنے جانے سے تکلیف پاتے تھے اور میں پانی حاصل کرنے کے لئے مجبور ہوں (اس لئے پانی کے لئے مجھ کو کوئی جگہ نکالنی چاہئے۔ ایسی حالت میں دو ہی صورتیں سامنے تھیں) یا تو لوگ اس کو کشتی توڑنے سے روکیں اور اس شخص کے ساتھ اپنے آپ کو بھی ڈوب جانے سے بچائیں یا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں اس کو بھی ہلاک ہونے دیں اور خود بھی ہلاک ہوں۔ (بخاری)

بے عمل واعظ و ناصح کا انجام

۴۹۱۰/۳ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائیگا۔ اس کی آنتیں آگ میں جاتے ہی فوراً اس کے پیٹ سے نکل پڑیں گی اور وہ اپنی ان آنتوں کو اس طرح پیسے گا جس طرح پن چکی یا خراس کا گدھا آٹا پیستا ہے دوزخی یہ دیکھ کر اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے اے فلاں شخص تیرا کیا حال ہے؟ تو تو ہم کو نیک کاموں کا حکم دیتا اور برے کاموں سے منع کیا کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا۔ ہاں میں تم کو امر بالمعروف کرتا تھا اور خود اس پر عمل نہ کرتا تھا اور تم کو بری باتوں سے منع کرتا تھا اور خود باز نہیں رہتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

یا تو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دو یا خدا کے عذاب کا سامنا کرنے کیلئے تیار رہو

۴۹۱۱/۴ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت حذیفہ رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (دو باتوں میں سے ایک ضرور ہوگی یعنی یا تو) تم البتہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی نیک کاموں کا حکم اور بری باتوں کی ممانعت) کرتے رہو گے (اور یا) عنقریب خداوند تعالےٰ تم پر عذاب نازل فرمائے گا اور اس وقت تم خدا سے دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے گی۔ (ترمذی)

گناہ کو گناہ سمجھو

۴۹۱۲/۵ وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عرس بن عمیرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

نے فرمایا ہے جب زمین پر گناہ کئے جائیں تو جو شخص ان کو دل سے بُرا سمجھے وہ اگرچہ وہاں موجود ہو اس شخص کی مانند سمجھا جائے گا جو وہاں موجود نہیں اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو اور ان گناہوں کو بُرا نہ سمجھے وہ اس شخص کی مانند ہو گا جو وہاں موجود ہے (یعنی گناہوں کو بُرا سمجھنے والا گناہ گاروں کے زمرہ سے خارج سمجھا جائے گا اور بُرا نہ سمجھنے والا گنہگاروں میں شامل خیال کیا جائے گا)۔ (ابوداؤد)

برائیوں کو مٹانے کی جدوجہد نہ کرنا عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے

۴۹۱۳ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ۔ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَصَحَّحَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّعْمَلُهٗ

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے لوگوں سے فرمایا، لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو "یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ" "اے ایمان والو! تم اپنے نفسوں کو لازم پکڑ لو، جو شخص گمراہ ہو گیا ہے وہ تم کو ضرر نہ پہنچائے گا جب کہ تم ہدایت پر ہو) میں نے رسول اللہؐ کو (اس بابت) یہ فرماتے سنا ہے۔ لوگو! جب تم کسی اَمرِ منکر (خلافِ شرع) کو دیکھو اور اس کی اصلاح و تبدیلی میں کوشش نہ کرو تو قریب ہے کہ خداوند تعالیٰ تم کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دے۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی) اور ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں کہ جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے) دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں (یعنی اس کو ظلم سے نہ روکیں) تو قریب ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کو اپنے عذاب میں گرفتار کر لے۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جس قوم میں گناہ کئے جائیں اور وہ قوم ان کی اصلاح و تبدیلی پر قدرت رکھتی ہو اور پھر بھی اصلاح و تبدیلی نہ کرے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں مبتلا کر دے اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس قوم میں گناہوں کا ارتکاب کیا جائے اور گناہگاروں کی تعداد زیادہ ہو اور قوم ان کو گناہوں سے نہ روکے تو خداوند تعالیٰ ان کو عذاب میں مبتلا کر دیگا۔

۴۹۱۴ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس قوم میں کوئی ایسا شخص ہو جو گناہ کرتا ہو اور قوم اس کو گناہ سے روکنے پر قدرت رکھتی ہو اور پھر بھی اس کو نہ روکے تو خداوند تعالیٰ موت سے پہلے اس کو اپنے عذاب میں گرفتار کرتا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

آخر زمانہ میں دین پر عمل کرنے کی فضیلت و اہمیت

۴۹۱۵ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابی ثعلبہ رضؓ خداوند تعالیٰ کے اس ارشاد عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ کے متعلق کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت پوچھا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهٖ وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ وَرَاءَكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ أَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

(یعنی یہ کہ کیا میں اس آیت کے موافق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دوں؟) آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ جاری رکھو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے۔ خواہش نفس کا اتباع کیا جاتا ہے اور دُنیا کو آخرت پر ترجیح دی جاتی ہے اور ہر عقلمند اپنی رائے کو پسندیدہ سمجھتا ہے اور تم اس امر کو دیکھو کہ جس سے تم کو چارہ نہیں ہے (یعنی وہ امر جس کی طرف تمہاری خواہش تم کو لے جائے یا وہ امر جس پر تم کو قدرت حاصل نہ ہو) تو تم اپنے آپ کو لازم پکڑ لو (یعنی اپنی ذات کو بچاؤ اور گناہوں سے محفوظ رکھو) اور عوام کو چھوڑ دو (یعنی عوام کو ان کے حال پر چھوڑ دو) اس لئے کہ تمہارا آئندہ زمانہ ایسا ہوگا جس میں تم کو صبر کرنا پڑے گا اور ان ایام میں جو شخص صبر کرے گا اس کی کیفیت یہ ہوگی کہ گویا اس نے اپنے ہاتھ میں انگارا لے لیا ہے ان ایام میں جو شخص احکام دین پر عمل کرے گا اس کو پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب ملے گا۔ صحابہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب جو اسی زمانہ میں ہوں گے؟ فرمایا نہیں تم میں سے پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب (یعنی حضورؐ کے زمانہ کے لوگوں کا ثواب)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۴۹۱۷ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَقَالَ إِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَمَا غَدْرَ أَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِيْرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهٖ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِّنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُّغَيِّرَهُ فَبَكٰى أَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ بَنِيْ آدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ

حضرت ابو سعید خدری رضہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) عصر کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان خطبہ دیا اور اس خطبہ میں قیامت تک وقوع میں آنے والی تمام باتوں کا ذکر کیا۔ ان باتوں کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ آپ نے جو کچھ فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ دنیا ایک لذیذ اور خوشگوار چیز ہے کہ خداوند تعالیٰ اس میں تم کو اپنا خلیفہ بنائے گا پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ خبردار دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔ اس کے بعد فرمایا ہر عہد شکن کا قیامت کے دن ایک جھنڈا (نشان) ہوگا جو اس کی عہد شکنی کے موافق پست و بلند ہوگا اور (کوئی) عہد شکنی سردار عالم کی عہد شکنی سے بڑی نہیں۔ اس کا نشان اس کی مقعد کے قریب کھڑا کیا جائے گا۔ پھر فرمایا تم میں سے کسی کو لوگوں کی ہیبت اور خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جب کہ وہ حق بات سے واقف ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص امر خلاف شرع کو دیکھے تو کسی شخص کا خوف تم کو اس کی اصلاح سے باز نہ رکھے (یہ بیان کر کے) ابو سعید رضہ رو پڑے اور کہا ہم نے خلاف شرع امر کو دیکھا اور لوگوں کے خوف سے ہم منع نہ کر سکے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یاد رکھو! آدم کی اولاد کو مختلف جماعتوں اور مختلف طریقوں پر پیدا کیا گیا

كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا۔ قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ بَطِيْءُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى اِنْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ اِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُءُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِيْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہے بعض ان میں وہ ہیں جن کو مومن پیدا کیا جاتا ہے ایمان کی حالت میں وہ ساری زندگی بسر کرتے ہیں اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوتا ہے اور بعض وہ ہیں جن کو کافر پیدا کیا جاتا ہے کفر کی حالت میں ساری زندگی گزارتے ہیں اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہوتا ہے اور بعض وہ ہیں جن کو مومن پیدا کیا جاتا ہے اور ایمان ہی کی حالت میں وہ زندگی بسر کرتے ہیں لیکن ان کا خاتمہ کفر پر ہوتا ہے اور بعض وہ جن کو کافر پیدا کیا جاتا ہے کفر کی حالت میں زندگی گزارتے ہیں لیکن ان کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ ابوسعیدؓ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غصہ کے اقسام (کیفیات) کا ذکر کیا اور فرمایا بعض ایسے آدمی ہیں جو فوراً غضبناک ہوجاتے لیکن ان کا غصہ جلد ہی فرد ہوجاتا ہے ان دونوں باتوں میں سے ایک دوسرے کا بدل ہے (یعنی جلد غصہ آنا بُری بات ہے اور جلد زائل ہونا اچھی بات) اور بعض آدمی ایسا ہے جس کو دیر میں غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے اور ایک دوسرے کا بدل ہے (یعنی غصہ کا دیر میں آنا اچھا ہے اور دیر سے فرد ہونا بُرا۔ اور اس طرح ایک بُرائی ایک بھلائی سے مل کر برابر ہوجاتی ہے) تم میں بہتر شخص وہ ہے جس کو دیر میں غصہ آئے اور جلد فرد ہوجائے اور بدترین شخص تم میں سے وہ ہے جس کو جلد غصہ آئے اور دیر میں جائے اس کے بعد آپ نے فرمایا غصہ سے بچو اس لئے کہ وہ آدمؑ کے بیٹے کے دل پر ایک انگارہ ہوتا ہے تم دیکھتے نہیں (جب انسان غضب ناک ہوتا ہے تو) اس کی گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں۔ پس جب تم غصہ کو محسوس کرو تو پہلو پر لیٹ جاؤ اور زمین پر لیٹ جاؤ اور چمٹ جاؤ۔ اس کے بعد حضورؐ نے قرض کا ذکر فرمایا (یعنی قرض کی اقسام کا قرضدار کا اور قرض خواہ کا) چنانچہ فرمایا تم میں سے بعض وہ ہے جو قرض کو ادا کرنے میں اچھا ہے لیکن جب اس کا قرض کسی پر ہوتا ہے تو وصول کرنے میں سختی و بدکلامی سے پیش آتا ہے ان میں سے ایک عادت (یعنی قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کرنا) دوسری عادت (قرض وصول کرنے میں سختی کرنا) کا بدل ہے اور بعض ایسا ہے جو قرض کو ادا کرنے میں بُرا ہے لیکن اس کا قرض کسی پر ہوتا ہے تو اس کا تقاضا نرمی سے کرتا ہے ان میں سے ایک عادت دوسری عادت کا بدل ہے اور تم میں بہترین شخص وہ ہے کہ اس پر قرض ہو تو خوبی کے ساتھ ادا کرے اور کسی پر اس کا قرض ہو تو نرمی سے وصول کرے اور بدترین شخص وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بھی بُرا اور اپنا مطالبہ وصول کرنے میں بھی سخت و بدکلام ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں نصیحت باتیں بیان فرمائیں یہاں تک کہ جب آفتاب کھجوروں کی شاخوں اور دیواروں کے کناروں پر پہنچ گیا (یعنی آفتاب غروب ہونے کا وقت آگیا) تو آپ نے فرمایا خبردار زمانہ گزر چکا ہے اس کے مقابلے میں اب صرف اتنا زمانہ باقی ہے جتنا کہ یہ دن (یعنی جس طرح دن کا قریب قریب پورا

حصہ گزر چکا ہے اور چند لمحے باقی رہ گئے ہیں۔ اسی طرح دنیا کا حال ہے، دنیا کا زیادہ حصہ گزر چکا ہے اور اب چند لمحے باقی ہیں۔ (ترمذی)

گناہ کی زیادتی موجب ہلاکت ہے

۴۹۱۷/۱۰ وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّھْلِکَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِھِمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابی البختریؒ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک ان میں گناہ کی زیادتی نہ ہو جائے گی۔ (ابوداؤد)

عام عذاب کب نازل ہوتا ہے

۴۹۱۸/۱۱ وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَدِیِّ الْکِنْدِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًی لَّنَا اَنَّہٗ سَمِعَ جَدِّیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّۃَ بِعَمَلِ الْخَاصَّۃِ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْکَرَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْھِمْ وَھُمْ قَادِرُوْنَ اَنْ یُّنْکِرُوْہُ فَلَا یُنْکِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَذَّبَ اللّٰہُ الْعَامَّۃَ وَالْخَاصَّۃَ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت عدی بن عدی کندیؓ کہتے ہیں کہ ہم سے ہمارے ایک آزاد کردہ غلام نے بیان کیا کہ اس نے میرے دادا کو یہ کہتے سُنا، ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ، خداوند تعالےٰ کسی قوم کو اس کے بعض آدمیوں کے گناہوں کے سبب عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جب تک کہ قوم کے اکثر آدمی اس امر کو نہ دیکھ لیں کہ ان کے درمیان خلافِ شرع امور کا ارتکاب کیا گیا ہے اور وہ اس کے روکنے پر قادر ہوں اور نہ روکیں۔ جب یہ خاموشی اور غفلت بڑھ جائے (یعنی قوم کی اکثریت اس بگاڑ کو گوارا کرلے) تو پھر خداوند تعالےٰ عام اور خاص سب کو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (شرح السنۃ)

برائیوں کو مٹانے کی پوری جدوجہد کرو

۴۹۱۹/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَھَتْھُمْ عُلَمَاؤُھُمْ فَلَمْ یَنْتَھُوْا فَجَالَسُوْھُمْ فِیْ مَجَالِسِھِمْ وَاٰکَلُوْھُمْ وَشَارَبُوْھُمْ فَضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَھُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی تَاْطِرُوْھُمْ اَطْرًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کَلَّا وَاللّٰہِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰی یَدَیِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا وَّلَتَقْصُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰہُ بِقُلُوْبِ بَعْضِکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنَنَّکُمْ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بنی اسرائیل جب گناہوں میں مبتلا ہوگئے تو اول ان کے علماء نے ان کو اس سے منع کیا اور جب وہ منع کرنے سے بھی باز نہ آئے تو پھر وہ بھی ان کی محفلوں میں شریک ہونے لگے اور اُن کے نوالہ اور ہم پیالہ بن گئے، پس خداوند تعالےٰ نے ان میں سے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں کے سبب سیاہ کر دیا (یعنی ان میں سے جو لوگ گنہگار نہ تھے اُن کے دلوں کو گنہگاروں میں مل جانے کے سبب سیاہ کر دیا) پس لعنت کی خداوند تعالےٰ نے ان پر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان پر اور یہ لعنت ان کے گناہ کرنے اور حد سے تجاوز کر جانے پر کی گئی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ آں حضرتؐ تکیہ لگائے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ اُٹھ بیٹھے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اُس وقت تک عذابِ الٰہی سے نجات حاصل نہ کر سکو گے جب تک کہ تم ظالموں اور فاسقوں کو گناہوں سے نہ روکو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا (جیسا کہ تم خیال کرتے ہو) ایسا نہیں ہے۔ خدا کی قسم تم ان کو اچھی باتوں کا حکم دو اور بری باتوں

كَمَا لَعَنَهُمْ۔

سے روکو، ظالم کے ہاتھوں کو پکڑ لو۔ ان کو حق پر آمادہ کرو اور حق پر ان کو قائم کردو۔ ورنہ خداوند تعالیٰ تم میں سے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں کے ساتھ وابستہ کردے گا اور پھر تم پر لعنت فرمائے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر لعنت کی تھی۔

بے عمل عالم و واعظ کے بارے میں وعید

۴۹۲۰/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے معراج کی رات میں بہت سے شخصوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ پوچھا جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ لوگ آپ کی امت کے خطیب (واعظ) ہیں جو لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے (یعنی خود نیک کام نہ کرتے تھے)۔ (شرح السنۃ) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں جو ایسی بات کہتے تھے جس پر خود عمل نہ کرتے تھے۔ کتاب اللہ کو پڑھتے تھے اور اس پر عمل نہ کرتے تھے۔

نعمت خداوندی میں خیانت کی سزا

۴۹۲۱/۱۴ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَاُمِرُوْا اَنْ لَّا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمار بن یاسر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر) آسمان سے مائدہ (خوان) اتارا گیا یعنی روٹی اور گوشت۔ اور یہ حکم دیا کہ وہ خیانت نہ کریں (یعنی ضرورت و خواہش سے زیادہ نہ کھائیں یا دوسرے کا حصہ نہ لیں) اور ذخیرہ نہ کریں (یعنی جو کھانا آئے اس کو دوسرے وقت کے لئے اٹھا کر نہ رکھ چھوڑیں) لیکن انھوں نے خیانت کی اور جمع بھی کیا، یعنی کھانا دوسرے دن کے لئے اٹھا رکھا اور اس کی سزا میں) ان کی صورتیں مسخ کردی گئیں، یعنی ان کو بندر اور سور بنا دیا گیا۔ (ترمذی)

فصل سوم

ظالم حکمران کے زمانے میں نجات کی راہ!

۴۹۲۲/۱۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ تُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّهُ عَلَيْهِ وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَعْمَلُ

حضرت عمر بن الخطاب رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت پر آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کے ہاتھوں سے مصیبتیں پڑیں گی اور ان مصیبتوں اور بلاؤں سے یا بادشاہ کے ہاتھوں سے صرف وہی شخص نجات پائے گا (یعنی بچا رہے گا) جو اللہ کے دین سے واقف و آگاہ ہوگا۔ وہ اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے دل سے اعلانِ حق کے لئے جہاد کرے گا۔ (یعنی زبان سے نصیحت کرے گا اور قدرت حاصل ہوگی تو ہاتھ قوت سے کام لیگا اور قدرت حاصل نہ ہوگی تو دل سے

بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهٗ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اِبْطَانِهٖ كُلِّهٖ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

بُرا جانے گا) پس یہ وہ شخص ہوگا جس کی نیکیاں اور نیکیوں کا ثواب چھپے پہنچے گا (اور ایک شخص ہوگا جو دین سے واقف ہوگا اور دین کی تصدیق کرے گا (یعنی زبان اور دل سے جہاد کرے گا) اور ایک شخص ہوگا جو خدا تعالیٰ کے دین سے آگاہ ہوگا اور خاموش رہے گا یعنی جب کسی کو عملِ خیر کرتے دیکھے گا تو اس کو وہ دوست رکھے گا اور کسی کو عملِ بد کرتے دیکھے گا تو اس سے نفرت کرے گا۔ یہ شخص بھی اپنی محبت اور اپنے بغض کو مخفی رکھنے کے سبب نجات پا جائے گا۔ (بیہقی)

بُروں کے ساتھ اچھے بھی عذاب میں کیوں مبتلا کئے جاتے ہیں

۴۹۲۳ [۱۶] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے حضرت جبرئیل ؑ کو حکم دیا کہ وہ فلاں شہر کو جو ایسا اور ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دے جبرئیل ؑ نے عرض کیا اے میرے پروردگار! اس کے باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ کے لئے بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اس پر اور سارے باشندوں پر شہر کو اُلٹ دے اِس لئے کہ اس شخص کا چہرہ (گناہ گاروں کے گناہوں کو دیکھ کر) ایک لمحے کے لئے بھی میری خوشنودی کے لئے متغیر نہیں ہوا (یعنی اس نے گناہ گاروں کے گناہوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی بُرا نہ جانا) (بیہقی)

تقصیر کی مذمت

۴۹۲۴ [۱۷] وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَالَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلَقَّى حُجَّتَهٗ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ بندے سے پوچھے گا۔ تجھ کو اس وقت کیا ہوا؟ جب کہ تو نے خلافِ شرع کام کو دیکھا اور اس سے لوگوں کو منع نہ کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس بندہ کو (خداوند تعالیٰ کی طرف سے) دلیل سکھائی جائے گی (جب کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخشنے کا ارادہ فرمائے گا) اور وہ کہے گا اے پروردگار! میں لوگوں (کی زیادتی) سے ڈر گیا اور میں تیری مغفرت کی امید رکھتا تھا۔ (بیہقی)

۴۹۲۵ [۱۸] وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحَابَهٗ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ اِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهٗ اِلَّا لُزُوْمًا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ عملِ مشروع اور عملِ غیر مشروع کو قیامت کے دن پیدا کیا جائے گا۔ اور (آدمیوں کی شکل میں) ان کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا جنہوں نے ان پر عمل کیا ہوگا۔ عملِ مشروع اپنے لوگوں کو خوش خبری سنائے گا اور انجام کی بھلائی کا وعدہ دے گا۔ اور عملِ منکر یہ کہے گا (اپنے لوگوں سے) مجھ سے دور ہو جاؤ۔ اور یہ لوگ اس

سے جدا ہونے کی قوت نہ رکھیں گے بلکہ اس سے چپٹے رہیں گے۔ (احمد۔ بیہقی)

كِتَابُ الرِّقَاقِ

دل کو نرم کرنے والی حدیثوں کا بیان

فصل اوّل

دو قابل قدر نعمتیں؟

۴۹۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دو نعمتیں ہیں جن کے معاملے میں بہت سے لوگ خسران و ٹوٹے میں پڑے ہیں (یعنی لوگ ان کی کما حقہٗ قدر نہیں کرتے) وہ صحت اور فراغت ہیں۔ (بخاری)

دنیا اور آخرت کی مثال

۴۹۲۷ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مستورد بن شداد کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے خدا کی قسم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص دریا میں انگلی ڈالے اور پھر دیکھے کہ اس کیا چیز لے کر واپس آئی ہے۔ (یعنی پانی کا کتنا حصہ انگلی کے ساتھ آتا ہے (مسلم)

دنیا ایک بے حیثیت چیز ہے

۴۹۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکری کے ایک مردہ بچے کے قریب سے گزرے جس کے کان چھوٹے تھے اس کے کان کٹے ہوئے تھے آپ نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا۔ تم میں سے کون اس بچے کو ایک درہم میں لینا پسند کرتا ہے؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا ہم اس کو کسی چیز کے بدلے میں لینا نہیں چاہتے۔ آپ نے فرمایا قسم ہے خداوند تعالیٰ کی یہ دنیا خدا تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا کہ تمہاری نظر میں یہ بچہ ذلیل ہے۔ (مسلم)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے

۴۹۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے " دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت " (مسلم)

کافر اچھے کام کرتا ہے اس کا اجر اس کو اسی دنیا میں دیا جاتا ہے

۴۹۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مومن کی نیکی کا اجر ضائع نہیں کرتا دنیا میں بھی اس کو (اس کی نیکی کا

تُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اجر) دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اور کافر اس کو اس کی نیکی کا اجر دنیا ہی میں دیدیا جاتا ہے اگر اس نے محض خدا کی خوشنودی کے لئے نیکیاں کی ہوں اور جب وہ آخرت میں جائیگا تو اس کی کسی نیکی کا اجر وہاں نہ ہوگا۔ (مسلم)

جنت اور دوزخ کے پردے

۴۹۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ ڈھانکی گئی ہے شہوات سے (یعنی دوزخ پر شہوتوں اور لذتوں کے پردے پڑے ہیں جب آدمی شہوت کا پردہ چاک کر دیتا ہے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے) اور جنت ڈھانکی گئی ہے سختیوں اور تکلیفوں سے (یعنی جنت پر تکلیفوں اور اذیتوں کے پردے پڑے ہیں جب مومن سختیوں اور تکلیفوں کے پردے کو چاک کر دیتا ہے جنت میں داخل ہو جاتا ہے (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں "حُجِبَتْ" (ڈھانکنے) کے بجائے حُفَّتْ کا لفظ ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ دوزخ اور جنت کو شہوت اور تکلیفوں نے گھیر رکھا ہے۔

مال و زر کا غلام بن جانے والے کی مذمت

۴۹۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہوا درہم و دینار اور چادرہ کا بندہ اس کو یہ چیزیں دی جائیں تو وہ خوش اور راضی ہے اور نہ دی جائیں تو ناخوش' ہلاک ہو یہ بندہ اور سرنگوں و ذلیل ہو اور جب اس کے پاؤں میں کانٹا لگ جائے تو کوئی اس کو نہ نکالے اور خوش خبری ہے اس بندہ کو جو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے کھڑا ہے اُس کے سر کے بال پریشان ہیں اور قدم غبار آلود ہیں۔ اگر اس کو لشکر کی نگہبانی پر مقرر کیا جاتا ہے تو پوری نگہبانی کرتا ہے اور لشکر کے پیچھے رکھا جاتا ہے تو پوری اطاعت سے لشکر کے پیچھے رہتا ہے۔ وہ اگر لوگوں کی محفلوں میں شرکت کی اجازت چاہتا ہے تو اس کو اجازت نہیں دیجاتی (اس لئے کہ وہ دنیاوی شان و شوکت نہیں رکھتا) اور اگر وہ کسی کی سفارش کرتا ہے تو قبول نہیں کیجاتی (اس لئے کہ وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہے۔) (بخاری)

مالداری بذاتِ خود کوئی بری چیز نہیں ہے

۴۹۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتّٰى امْتَدَّتْ

حضرت ابی سعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے مرنے کے بعد تمہارے لئے میں جن چیزوں سے ڈرتا ہوں اُن میں دنیا کی تر و تازگی اور زینت بھی ہے جو (فتوحات حاصل ہونے کے بعد) تمہارے سامنے آئے گی۔ ایک شخص نے (یہ سنکر) عرض کیا۔ کیا بھلائی اور خیر اپنے ساتھ برائی اور شر کو لائے گی (مثلاً فتوحات کے سلسلے میں جو مالِ غنیمت حاصل ہوگا کیا وہ بدی کو بھی ساتھ لائے گا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر) خاموش ہوگئے اور وحیِ الٰہی کا انتظار کرنے لگے) یہاں تک کہ ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ ابو سعیدؓ راوی کا بیان ہے کہ (نزولِ وحی کے بعد) آپ نے اپنے چہرۂ مبارک سے پسینہ پوچھا اور پھر فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے؟

خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گویا آپ نے سائل کے سوال کو قابلِ تعریف سمجھا اس کے بعد آپ نے فرمایا، بھلائی بُرائی کو ساتھ نہیں لاتی (اور اس کی مثال یہ ہے کہ) بہار کا موسم جو سبزہ اُگاتا ہے (وہ بھلائی ہے اور کسی قسم کی بُرائی اس میں نہیں لیکن) وہ جانور کا پیٹ پُھلا کر اس کو مار ڈالتا ہے یا ہلاک ہونے کے قریب پہنچا دیتا ہے (بُرائی سبزہ میں نہیں جانور کے فعل میں ہے یعنی گھاس کھانے والے جانور نے گھاس اِس طرح کھائی کہ اس کا پیٹ خوب بھر گیا اور) اور اس کے دونوں پہلو تن گئے (یعنی اس نے سبزہ کھانے میں حد سے تجاوز کیا اور ضرورت سے زیادہ کھالیا جو خرابی اور بُرائی کا باعث ہوا) پھر وہ دھوپ میں بیٹھا (جانور کی عادت ہے کہ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ دھوپ میں بیٹھ جاتا ہے تاکہ دھوپ کی گرمی سے پیٹ نرم ہو جائے) پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا (یعنی دھوپ کی گرمی نے پیٹ کو نرم کرکے پیشاب اور پاخانہ کو خارج کر دیا) اور پھر چراگاہ کی طرف لوٹ پڑا اور گھاس کھائی (یہی حال انسان کا ہے جب اس کو مال ملتا ہے تو وہ بے دریغ خرچ کرتا ہے اور معاصی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور دنیا کا) یہ مال سبز، خوشگوار، تر و تازہ اور لذیذ ہے جو شخص اس کو جائز طریقہ پر حاصل کرے اور جائز مصارف میں صرف کرے تو یہ مال بہترین مددگار رہے اور جو شخص اس کو ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو یہ مال اُس کے حق میں اس شخص کی مانند ہو جاتا ہے جو کھانا کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ اور یہ مال قیامت کے دن اس کا شاہد ہوگا (یعنی اس کے اسراف وغیرہ کی شہادت دے گا) (بخاری و مسلم)

دنیا کی طرف راغب ہونا تباہی و بربادی کی طرف راغب ہونا ہے

۴۹۳۴/۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرو بن عوف رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی قسم میں تمہارے فقر و افلاس سے نہیں ڈرتا بلکہ اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر کشادہ کی جائے گی جس طرح ان لوگوں پر کشادہ کی گئی تھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں پھر تم دنیا کی طرف رغبت کروگے (یعنی دنیا کی لذتوں میں گرفتار ہو جاؤگے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے رغبت کی۔ اور یہ دنیا تم کو ہلاک کر دے گی جس طرح ان کو ہلاک کیا۔ (بخاری و مسلم)

رزق کے بارے میں آنحضرتؐ کی دعا

۴۹۳۵/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَفَافًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ! تو محمدؐ کی آل (اہلبیت و ذریات) کو صرف اتنا رزق عطا کر جو ان کی جان کو بچائے اور بدن کی قوت کو قائم رکھے اور ایک روایت میں ہے کہ صرف اتنا رزق عطا فرما جو اس کی زندگی باقی رکھنے کے لئے کافی ہو۔ (بخاری و مسلم)

فلاح و نجات پانے والا شخص

۴۹۳۶/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس شخص نے فلاح حاصل کرلی جس نے اسلام قبول کرلیا اور بقدرِ ضرورت و کفالت رزق دیا گیا اور خدا نے اس کو اس چیز پر جو اس

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ) کو دی گئی ہے قناعت بخشی۔ (مسلم)

مال و دولت میں انسان کا اصل حصہ

۴۹۳۷/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ اِنَّ مَالَہٗ مِنْ مَّالِہٖ ثَلٰثٌ مَا اَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ ذَاھِبٌ وَ تَارِکُہٗ لِلنَّاسِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بندہ میرا مال میرا مال کہتا ہے (یعنی اپنے مال پر فخر کرتا رہتا ہے) اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے مال میں سے جو کچھ اس کا ہے وہ صرف تین چیزیں ہیں ایک تو وہ جو کھائی اور ختم کر دی۔ دوسرے وہ جو پہنی اور پھاڑ ڈالی تیسرے وہ جو خدا کی راہ میں دی اور آخرت کے لئے ذخیرہ کی۔ ان تینوں چیزوں کے سوا جو کچھ ہے اس سب کو وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جانے والا ہے۔ (مسلم)

مرنے کے بعد اہل وعیال ساتھی ہوں گے نہ جاہ و مال

۴۹۳۸/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَۃٌ فَیَرْجِعُ اِثْنَانِ وَیَبْقٰی مَعَہٗ وَاحِدٌ یَتْبَعُہٗ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اور دو واپس چلی آتی ہیں اور ایک اس کے پاس رہ جاتی ہے۔ گھر کے لوگ اور مال اس کے ساتھ جاتے اور تنہا چھوڑ کر واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا اور اسی کے ساتھ رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اپنے مال کو ذخیرۂ آخرت بناؤ

۴۹۳۹/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَّالِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَّالِ وَارِثِہٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَ مَالُ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کون شخص ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو (یعنی کون ایسا شخص ہے جو اس کو پسند کرے کہ اُس کا مال اس کے لئے نہ ہو اس کے وارثوں کے لئے ہو) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے مال سے زیادہ وارث کے مال کو پسند کرتا ہو۔ آپ نے فرمایا اس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا (یعنی خیرات و زکوٰۃ کے ذریعہ) اور وارث کا مال وہ ہے جو اس نے اپنے مرنے کے بعد چھوڑا (اور واقعہ یہ ہے کہ لوگ اپنے پیچھے چھوڑ جانے والے مال کو جو وارثوں کا ہوتا ہے زیادہ پسند کرتے اور عزیز رکھتے ہیں)۔ (بخاری)

مالدار کے حق میں اس کا اصل مال وہی ہے جو اس کے کام آئے

۴۹۴۰/۱۵ وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْرَأُ "اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ" قَالَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ قَالَ وَھَلْ لَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھ رہے تھے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اے لوگو! تم اپنے مال کی زیادتی پر باہم فخر کرنے کے سبب آخرت کے خیال سے بے پرواہ ہو گئے ہو یعنی مال کی زیادتی پر فخر کرنے کی وجہ سے تمہارے قلوب میں اندیشۂ آخرت باقی نہیں رہا ہے) پھر آپ نے فرمایا۔ آدم کا بیٹا میرا مال میرا مال

کہتا رہتا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آدم ؑ کے بیٹے تیرے مال میں سے تجھ کو کچھ نہیں ملتا مگر صرف اتنا جتنا کہ تو نے کھایا اور خراب کر دیا، پہنا اور پھاڑ ڈالا اور خیرات دیا اور آخرت کے لئے ذخیرہ کیا۔ (مسلم)

حقیقی دولت دنیا کا غنا ہے

۴۹۴۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غنا (دولت مندی) اسباب وسامان کی زیادتی پر نہیں ہے بلکہ (حقیقی) غنا دل کی دولتمندی سے ہے (یعنی دل غنی ہونا چاہیے مال ہو یا نہ ہو)۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

پانچ بہترین باتوں کی نصیحت

۴۹۴۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُکْثِرِ الضِّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَةَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے ان احکام کو لے جائے اور ان پر عمل کرے یا اس شخص کو سکھائے جو اس پر عمل کرے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! میں ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور (اس طرح) پانچ باتیں گنائیں یعنی فرمایا ۱ؐ ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچا جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اگر تو ان سے بچے گا تو تیرا شمار بہترین عبادت گزار لوگوں میں ہوگا۔ ۲ؐ جو چیز خدا نے تیری تقدیر میں لکھ دی ہے اس پر راضی اور شاکر رہ اگر تو ایسا کرے گا تو دنیا کے غنی ترین لوگوں میں تیرا شمار ہوگا۔ ۳ؐ ہمسایہ سے اچھا سلوک کر ایسا کریگا تو مومن کامل ہوگا ۴ؐ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی پسند کر ایسا کریگا تو کامل مسلمان ہو جائے گا اور ۵ؐ زیادہ نہ ہنس اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔ (احمد اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

دنیاوی تفکرات اور غم روزگار کی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ

۴۹۴۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَکَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے میری عبادت کے لئے تو اپنے دل کو اچھی طرح مطمئن اور فارغ کر لے، میں تیرے دل میں غنی (بے پروائی) بھر دوں گا اور فقر و احتیاج کے سوراخوں کو بند کر دوں گا۔ اگر تو ایسا نہ کرے گا تو میں تیرے ہاتھوں کو (دنیا کے) مشاغل سے بھر دونگا اور تیرے فقر و افلاس کے سوراخوں کو بند نہ کروں گا۔ (ابن ماجہ۔ احمد)

وَرَع کی اہمیت

۴۹۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُکِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے عبادت اور اطاعت الٰہی میں کوشش کا ذکر کیا اور ایک

وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور شخص کی پرہیزگاری کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تو اس کو (یعنی عبادت اور اطاعت میں کوشش کرنا پرہیزگاری کے مساوی نہ ٹھہرا (یعنی پرہیزگاری بڑی چیز ہے)۔ (ترمذی)

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو

۴۹۴۵ / ۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

عمرو بن میمون اودی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت فرماتے ہوئے کہا پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت شمار کرو۔ یعنی (۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو (۲) بیماری سے پہلے صحت کو (۳) افلاس سے پہلے خوش حالی کو (۴) مشاغل سے پہلے فراغت کو (۵) موت سے پہلے زندگی کو۔ (ترمذی نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے)

غنیمت کے موقعوں سے فائدہ نہ اٹھانا اپنے نقصان و خسران کا انتظار کرنا ہے

۴۹۴۶ / ۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص دولت مندی اور تونگری کا انتظار کرتا رہتا ہے جو گنہگار کرنے والی ہے یا افلاس کا انتظار کرتا رہتا ہے جو خدا کو بھلا دینے والا ہے (دولت کی قدر نہ کرکے اس کو ضائع کر دینا گویا افلاس کا انتظار کرنا ہے) یا بیماری کا انتظار کرتا ہے (یعنی صحت کی قدر نہ کرنے کے سبب) جو بدن کو خراب و تباہ کر دینے والی ہے یا بڑھاپے کا انتظار کرتا ہے جو بدحواس و بے عقل بنا دیتا ہے یا موت کا انتظار کرتا رہتا ہے جو ناگہاں اور جلد آنے والی ہے یا دجال کا انتظار کرتا ہے جو برا اور غائب ہے اور جس کا انتظار کرتا رہتا ہے یا قیامت کا انتظار کرتا ہے جو سخت ترین اور تلخ ترین حوادث میں ہے (ترمذی۔ نسائی)

دنیا کی مذمت

۴۹۴۷ / ۲۲ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خبردار! ملعون ہے اور جو چیز دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر الٰہی اور وہ چیز جس کو خدا پسند کرتا ہے اور عالم اور علم حاصل کرنے والا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

دنیا کے بے وقعت ہونے کی دلیل

۴۹۴۸ / ۲۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعد رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر دنیا خدا کی نظر میں مچھر کے پر کی برابر بھی وقعت رکھتی تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

کمانے میں اتنا منہمک نہ ہو کہ خدا سے بھی غافل ہو جاؤ

۴۹۴۹ / ۲۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابن مسعود رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

ضیعت کو اپنے لئے ضروری و لازمی نہ جانو کہ وہ دنیا کی طرف رغبت کا سبب بن جائے۔ (ترمذی۔ بیہقی)

دنیا کی محبت آخرت کے نقصان کا سبب ہے

۴۹۵۰/۲۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)۔

حضرت ابی موسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دنیا کو عزیز و محبوب رکھتا ہے (اس قدر عزیز رکھا کہ خدا کی محبت پر غالب آجائے) وہ اپنی آخرت کو ضرر پہنچاتا ہے۔ اور جو شخص اپنی آخرت کو عزیز رکھتا ہے وہ اپنی دنیا کو ضرر پہنچاتا ہے۔ بس تم اس چیز کو اختیار کرو جو باقی رہنے والی ہے اور فنا ہونے والی چیز کو چھوڑ دو۔ (احمد۔ بیہقی)

مال و زر کا غلام بن جانے والے پر حضورؐ کی لعنت

۴۹۵۱/۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت کی گئی ہے درہم و دینار کے بندہ پر۔ (ترمذی)

جاہ و مال کی حرص دین کے لئے نہایت نقصان دہ ہے

۴۹۵۲/۲۷ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

کعب بن مالکؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں میں چھوڑ دیا جائے اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ انسان کی حرص جاہ و دولت، دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

ضرورت سے زیادہ تعمیر پر روپیہ صرف کرنا لاحاصل چیز ہے

۴۹۵۳/۲۸ وَعَنْ خَبَّابٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت خبابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان جو کچھ (اپنی زندگی کو قائم رکھنے پر) خرچ کرتا ہے اس کو اس کا ثواب دیا جاتا ہے مگر اس خرچ پر جو اس مٹی میں کیا جائے (یعنی بلا ضرورت مکان بنانے میں ثواب نہیں ملتا)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۴۹۵۴/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام مصارف زندگی راہ خدا میں (خرچ کرنے کے برابر) ہیں مگر مکانوں اور عمارتوں پر (جو بلا ضرورت و حاجت بنائی جائیں) خرچ کرنا کہ اس میں کوئی نیکی اور ثواب نہیں ہے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

بلا ضرورت عمارت بنانے پر وعید

۴۹۵۵/۳۰ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے

خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَاٰى قُبَّةً مُّشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَآءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

ہم آپ کے ساتھ تھے آپ نے (ایک مقام پر) بلند قبہ کو دیکھا اور تحقیر کے لہجہ میں فرمایا کیا ہے یہ گنبد۔ صحابہؓ نے عرض کیا یہ فلاں انصاری نے بنایا ہے۔ آپ (یہ سُنکر) خاموش رہے اور بات کو دل میں مخفی رکھا یہاں تک کہ گنبد بنانے والا آگیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا کئی مرتبہ ایسا ہوا یعنی اس نے سلام کیا اور آپ نے مُنہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس شخص نے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار محسوس کئے اور آپ کے منہ پھیر لینے سے آپ کی نفرت کو معلوم کر لیا اس نے صحابہؓ سے شکایت کی اور کہا خدا کی قسم میں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے آپ سے غضبناک پاتا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ادھر تشریف لائے اور تیرے قبہ کو دیکھ کر غضبناک ہو گئے۔ پس وہ شخص قبہ کی طرف گیا اور اس کو گرا دیا یہاں تک کہ زمین کے برابر کر دیا۔ پھر (اس واقعہ کے بعد) ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر ادھر تشریف لے گئے اور قبہ کو نہ پاکر فرمایا وہ گنبد کیا ہوا۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا قبہ بنانیوالے نے ہم سے آپ کی نفرت کی شکایت کی۔ ہم نے اس کو واقعہ سے آگاہ کر دیا اور اس نے قبہ کو ڈھا دیا۔ آپ نے فرمایا خبردار! ہر عمارت اس کے بنانیوالے پر وبال ہے (یعنی موجب عذاب ہے) مگر وہ عمارت جس سے چارہ نہ ہو (یعنی جس کے بغیر زندگی گزارنا ممکن نہ ہو)۔ (ابو داؤد)

کفایت و قناعت کی نصیحت

۴۹۵۶/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ) ۔

حضرت ابی ہاشم رضؓ بن عتبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تمام اموالِ دنیا میں سے تیرے لئے ایک خادم اور خدا کی راہ میں سوار ہونے کے لئے ایک سواری کافی ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں عُتبد "دال" کے ساتھ ہے۔ یہ تصحیف ہے۔

ضروریات زندگی کی مقدار کفایت اور اس پر انسان کا حق

۴۹۵۷/۳۲ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَّسْكُنُهٗ وَثَوْبٌ يُّوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان چیزوں کے سوا آدم کے بیٹے کا کسی چیز پر کوئی حق نہیں ہے (۱) رہنے کے لئے گھر (۲) تن ڈھانکنے کو کپڑا (۳) خشک روٹی (۴) اور پانی۔ (ترمذی)

خدا اور لوگوں کی نظر میں محبوب بننے کا طریقہ

۴۹۵۸/۳۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسُول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ میں جب اس کو کروں تو

اَحَبَّنِیَ اللّٰہُ وَ اَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّکَ اللّٰہُ وَ ازْھَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبَّکَ النَّاسُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ)

خدا اور خدا کے بندے مجھ سے محبت کریں۔ آپؐ نے فرمایا دنیا کی طرف رغبت نہ کر خدا تجھ سے محبت کرے گا اور اس چیز کی خواہش نہ کر جو لوگوں کے پاس ہے (یعنی جاہ و دولت) لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

دنیا کے عیش و آرام سے حضورؐ کی بے رغبتی

۴۹۵۹/۳۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَکَ وَ نَعْمَلَ فَقَالَ مَالِیْ وَ لِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَکَھَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوریے پر سوئے سو کر اُٹھے تو آپ کے جسم پر بوریے کے نشان تھے۔ ابن مسعودؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اگر آپ ہم کو حکم دیدیتے تو ہم آپ کے لئے فرش بچھا دیتے اور کپڑے بنا دیتے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو دنیا سے کیا مطلب، میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی سوار کسی درخت کے نیچے کھڑا ہو کر سایہ سے فائدہ اٹھالے اور پھر چل دے اور درخت کو اپنی جگہ چھوڑ جائے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

قابلِ رشک زندگی

۴۹۶۰/۳۵ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَائِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَ اَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ)۔

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے نزدیک میرے دوستوں میں قابلِ رشک وہ مومن ہے جو نہایت سُبک ہو، دنیا کے مال اور عیال سے اور خوش نصیب ہو نماز کے اعتبار سے یعنی اپنے پروردگار کی عبادت خوبی کے ساتھ کرتا ہو اور مخفی طور پر اطاعتِ الٰہی میں مشغول ہو، لوگوں میں گمنام ہو اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جائے اس کی روزی صرف کفایت کی حد تک ہو اسی پر وہ صابر اور قانع ہو۔ یہ فرما کر آپؐ نے ایک چٹکی بجائی اور پھر فرمایا۔ جلدی کی گئی اس کی موت میں، کم ہیں اس کے رونے والے اور حقیر ہے میراث اس کی۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

دنیا سے آنحضرتؐ کی بے رغبتی

۴۹۶۱/۳۶ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَ ذَکَرْتُکَ وَ اِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَ شَکَرْتُکَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے میرے سامنے اس بات کو پیش کیا کہ وہ میرے لئے مکہ کے سنگریزوں کو سونا بنا دے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ اے میرے پروردگار میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایک روز پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک روز بھوکا رہوں جب میں بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی و زاری کروں اور تجھ کو یاد کروں اور جب پیٹ بھر کر کھاؤں تو تیری تعریف اور شکر کروں (احمد۔ ترمذی)

دنیا کی اصل نعمتیں

۴۹۶۲/۳۷ وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ

حضرت عبید اللہ بن محصنؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اپنی جان کی طرف سے بے

مِنْكُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ مُعَافًا فِیْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ یَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنْیَا بِحَذَافِیْرِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔

خوف ہو، بدن درست ہو (یعنی دُکھ درد نہ ہو) ایک دن کے کھانے کا سامان اس کے پاس موجود ہو تو گویا اس کے لئے دنیا کی نعمتیں جمع کر دی گئی ہیں اور ساری دنیا اس کو دیدی گئی ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)۔

کھانا زیادہ سے زیادہ کتنا کھایا جائے

۴۹۶۳ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مَلَأَ اٰدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِّنَفَسِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مقدام بن معدی کربؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہیں بھرا (جب کہ پیٹ کو بھرا جائے بلاتخصیص حلال وحرام اور اس کے نتیجے میں دینی ودنیاوی خرابیاں پیدا ہوں) آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں اور اگر پیٹ بھرنا ہی ضروری ہو تو چاہئے کہ پیٹ کے تین حصے کرے ایک حصے میں کھانا دوسرے میں پانی اور تیسرا سانس کی آمد ورفت کے لئے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

لمبی ڈکار لینے کی ممانعت

۴۹۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَتَجَشَّاُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِی الدُّنْیَا۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ڈکار لیتے سُنا تو فرمایا اپنی ڈکار کو کوتاہ اور مختصر کر (یعنی ڈکار نہ لے) اس لئے کہ قیامت کے دن بڑی بھوک رکھنے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں بہت زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔ (شرح السنۃ۔ ترمذی)

مال و دولت ایک فتنہ ہے

۴۹۶۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِیَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَّفِتْنَةُ اُمَّتِی الْمَالُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت کعب بن عیاضؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے ہر قوم اور ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے (یعنی ہر قوم خدا کی طرف سے کسی چیز کے فتنہ میں ڈال کر آزمائی جاتی ہے) اور میری امت کا فتنہ (یعنی خدا کی آزمائش) مال ہے۔

جو مال دار صدقہ و خیرات کے ذریعہ آخرت کے لئے کچھ نہیں کرتے ان کے بارے میں وعید

۴۹۶۶ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَیْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَیَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمؑ کا بیٹا قیامت کے دن (اس طرح) لایا جائیگا گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے پھر اس کو خدا کے روبرو کھڑا کیا جائیگا خداوند تعالیٰ اس سے فرمائیگا میں نے تجھ کو زندگی عطا کی تھی۔ میں نے تجھ کو لونڈی غلام اور مال و دولت دیا تھا اور میں نے تجھ پر انعام کیا تھا (یعنی کتاب اور اپنے رسولؐ تیری ہدایت کے لئے بھیجے تھے) تونے کیا کام کئے؟ آدمی کہے گا۔ اے پروردگار! میں نے مال جمع کیا اس کو تجارت وغیرہ سے بڑھایا اور

وَ تَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِىْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَّمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَضَعَّفَهٗ)

سے زیادہ دنیا میں اس کو چھوڑ آیا جتنا کہ وہ تھا۔ مجھ کو دنیا میں پھر بھیجدے کہ میں اپنے سارے مال کو تیرے پاس لے آؤں (یعنی دنیا میں جا کر اس کو خیرات کر دوں) پھر خداوند تعالےٰ پوچھے گا کہ جو مال تو نے آگے بھیجدیا (یعنی آخرت کے لئے) اس کو دکھا۔ وہ جواب میں کہے گا۔ اے پروردگار میں نے مال کو جمع کیا، بڑھایا اور اس سے زیادہ تعداد میں دنیا کے اندر چھوڑ آیا جتنا کہ وہ تھا۔ تو مجھ کو دنیا میں بھیجدے کہ میں اپنے سارے مال کو تیرے پاس لے آؤں۔ بالآخر وہ ایک ایسا بندہ ثابت ہوگا جس نے آخرت میں کچھ ذخیرہ نہ کیا ہوگا اور اس کو دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ (ترمذی نے اسے ضعیف کہا ہے)

ٹھنڈا پانی اور تندرستی خدا کی بڑی نعمت ہے

۴۹۶۷/۴۲ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْاَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَ نُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن بندہ سے نعمتوں کے متعلق جو پہلا سوال کیا جائیگا وہ یہ ہوگا۔ کیا ہم نے تجھ کو صحت عطا نہیں کی اور ٹھنڈے پانی سے تجھ کو سیراب نہیں کیا۔ (ترمذی)

وہ پانچ نعمتیں جن کے بارے میں قیامت کے دن جواب طلبی ہوگی

۴۹۶۸/۴۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن آدمی کے پاؤں جنبش تک نہ کر سکیں گے جبتک کہ اس سے یہ پانچ سوال دریافت نہ کرلیئے جائیں۔ اس سے پوچھا جائیگا کہ اپنی عمر کو اس نے کس کام میں صرف کیا۔ اپنی جوانی کس کام میں ختم کی۔ مال کیونکر کمایا اور کیونکر خرچ کیا اور جو علم حاصل کیا تھا اس کے مطابق کیا عمل کیا؟ (ترمذی) اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

فصل سوم

برتری محض تقویٰ سے حاصل ہو سکتی ہے رنگ و نسل سے نہیں

۴۹۶۹/۴۴ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تو سیاہ اور سرخ رنگ کے سبب بہتر نہیں ہے بلکہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ تقویٰ ہونا بھی ضروری ہے۔ (احمد)

دنیا سے زہد و بے رغبتی کی فضیلت

۴۹۷۰/۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِى الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِىْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس بندے نے دنیا میں زہد اختیار کیا (یعنی دنیا سے بے پروائی برتی)، خداوند تعالیٰ نے اس کے دل میں حکمت پیدا کی اس کی زبان کو گویا کیا دنیا کے عیوب، دنیا کی بیماریاں اور ان بیماریوں کا علاج اس کو دکھایا۔ اور

سَالِمًا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

پھر اس کو دنیا کی سلامتی کے ساتھ دار السلام کی طرف لے گیا۔ (بیہقی)

صلاح و فلاح کا انحصار خلوص ایمان پر ہے

۴۹۷۱/۴۶ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَّلِسَانَهٗ صَادِقًا وَّنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَّخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمًا وَّجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَّعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمِعٌ وَّاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِّمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهٗ وَاعِيًا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کے دل کو خداوند تعالٰے نے ایمان کے لئے خالص و مخصوص کرلیا وہ فلاح پا گیا۔ خدا نے اس کے دل کو (حسد و نفاق کی آمیزش سے) سالم رکھا۔ اس کی زبان کو سچا بنایا اور نفس کو مطمئن، اس کی خلقت اور طبیعت کو مستقیم اور سیدھا رکھا۔ اس کے کانوں کو (سچی باتوں کا) سننے والا بنایا۔ اس کی آنکھوں کو دیکھنے والا کیا۔ بس کان تو قیف ہیں (کہ ان کے ذریعہ حق بات دل تک پہنچتی ہے) اور اس چیز کو قائم رکھنے والی ہے جس کو دل محفوظ رکھتا ہے اور البتہ اس شخص نے فلاح پائی جس کے دل کو حق بات کا محافظ بنایا گیا۔ (احمد)

کفار و فجار کو دنیاوی مال و دولت کا عنا گویا انہیں بتدریج عذاب تک پہنچانا ہے

۴۹۷۲/۴۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو دیکھے کہ خداوند تعالیٰ بندہ کو باوجود اس کے گناہ کرنے کے دنیا کی محبوب ترین چیزیں عطا فرما رہا ہے تو سمجھ لے کہ یہ استدراج[1] ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ۔ (یعنی جب کافر اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی) تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز پر جو ان کو دی گئی خوش ہوئے تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور وہ حیران رہ گئے۔ (احمد)

اہل زہد کی یہ شان نہیں ہے کہ قلیل مقدار میں بھی اپنے پاس دنیاوی مال رکھیں

۴۹۷۳/۴۸ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِيْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل صُفّہ میں سے ایک آدمی نے وفات پائی اور ایک دینار چھوڑا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دینار ایک داغ ہے۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد اصحاب صفہ میں سے ایک اور شخص نے وفات پائی اس نے دو دینار چھوڑے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دینار دو داغ ہیں۔

[1] استدراج، درجہ بدرجہ لے جانا یعنی خداوند تعالیٰ اس کو مہلت دیتا ہے اور بتدریج عذاب کی طرف پہنچاتا ہے۔ جب اس کے معاصی آخری حد پر پہنچ جائیں گے، عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ مترجم

دنیاوی مال واسباب جمع کرنے سے گریز کرو

۴۹۷۴/۴۹ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا خَالِ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اُرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معاویہ رضؓ کہتے ہیں کہ وہ اپنے ماموں ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس ان کی عیادت کو گئے۔ ابو ہاشم (ان کو دیکھ کر) رونے لگے معاویہؓ نے کہا ماموں! کیوں روتے ہو؟ بیماری نے تم کو اضطراب میں مبتلا کیا ہے یا دنیا کی حرص نے۔ ابو ہاشم نے کہا ان میں سے کوئی بات نہیں ہے بلکہ اضطراب کا باعث یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک وصیت کی تھی جس پر میں عمل نہ کر سکا۔ معاویہؓ نے پوچھا وہ وصیت کیا تھی؟ ابو ہاشم نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تجھ کو مال جمع کرنے میں صرف ایک خادم اور خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے ایک سواری کافی ہے اور میرا خیال ہے کہ میں نے مال کو جمع کیا ہے (یعنی آپ کی وصیت سے زیادہ مال جمع کیا ہے۔) (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

آخرت کی دشوار گزار راہ سے آسانی کے ساتھ گزرنا چاہتے ہو تو مال و دولت جمع نہ کرو

۴۹۷۵/۵۰ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت اُم درداء رضؓ کہتی ہیں۔ میں نے ابو درداءؓ سے کہا۔ تم کو کیا ہوا کہ تم مال و منصب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب نہیں کرتے جیسا کہ فلاں اور فلاں مانگتا ہے۔ ابو درداء رضؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے اس سے وہ لوگ نہیں گزر سکتے جو گراں بار ہیں اس لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھاٹی پر چڑھنے کے لئے ہلکا رہوں اور دولت و منصب حاصل کر کے گراں بار نہ ہوں۔ (بیہقی)

دنیاداری سے اجتناب کرو

۴۹۷۶/۵۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کیا کوئی شخص پانی پر اس طرح چلتا ہے کہ اس کے پاؤں تر نہ ہوں؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا یہی حال دنیا دار کا ہے کہ گناہوں سے محفوظ نہیں رہتا۔ (بیہقی)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو دنیوی امور سے اجتناب اور اخروی امور میں انہماک کا حکم

۴۹۷۷/۵۲ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ

جبیر بن نفیر رضؓ مُرسلاً روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو وحی کے ذریعہ یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں مال کو جمع کروں یا تجارت کروں بلکہ یہ وحی کی گئی ہے کہ تو اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کر، سجدہ کرنے والوں میں ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کر حتّٰی کہ تجھ کو موت آئے۔

السُّنَّةِ وَ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ -) (شرح السنۃ)

امور خیر کی نیت سے دنیا حاصل کرنے کی فضیلت

۴۹۷۸/۵۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَ سَعْيًا عَلٰى اَهْلِهِ وَ تَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جائز طریقے پر مادّی وسائل حاصل کرے سوال کی ذلت سے بچنے، اہل وعیال پر خرچ کرنے اور ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنے کی نیت سے قیامت کے دن وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا اور جو شخص جائز طریقہ پر دنیا کو حاصل کرے، مال جمع کرے، اظہار فخر وریا کی غرض سے، وہ خدا وند تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ (بیہقی و ابونعیم)

خیر و شر کے خزانے اور ان کی کنجی

۴۹۷۹/۵۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ خیر یعنی مال کثیر (گویا) خزانے ہیں اور ان خزانوں کی کنجیاں ہیں پس اس بندہ کو خوشخبری ہو جس کو خداوند تعالیٰ نے خیر کے کھولنے اور شر کو بند کرنے کی کنجی بنایا ہے اور اس بندہ کو ہلاکت ہو جس کو خدا نے شر کو کھولنے اور خیر کو بند کرنے کی کنجی بنایا ہے۔ (ابن ماجہ)

ضرورت سے زیادہ عمارت بنانے میں وعید

۴۹۸۰/۵۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب بندہ کے مال میں برکت نہ دی جائے تو وہ اس کو پانی اور مٹی میں خرچ کر دیتا ہے۔ (بیہقی)

۴۹۸۱/۵۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهٗ اَسَاسُ الْخَرَابِ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حرام مال کو عمارتوں میں لگانے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ عمارتوں میں حرام مال کا لگانا بنیاد کی خرابی ہے۔ (بیہقی)

مال و دولت جمع کرنا بے عقلی ہے

۴۹۸۲/۵۷ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ -)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے جس کا آخرت میں مال نہیں۔ اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔ (احمد۔ بیہقی)

شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے

۴۹۸۳/۵۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللهُ۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ۔

خطبہ میں یہ فرماتے سُنا ہے شراب پینا گناہوں کا مجموعہ اور عورتیں شیطان کے جال ہیں اور دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے۔ حذیفہ رض کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت ؐ کو یہ فرماتے سنا ہے، پیچھے ڈالو عورتوں کو جیسا کہ خدا نے ان کو پیچھے ڈالا ہے (یعنی قرآن مجید میں ان کا ذکر مردوں کے بعد کیا ہی (رزین) اور شعب الایمان میں بیہقی نے حسن سے مُرسلاً روایت کیا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

دو خوفناک چیزوں کا ذکر

۴۹۸۴/۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَى وَطُولُ الْأَمَلِ فَأَمَّا الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْآخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْآخِرَةِ وَلَا عَمَلَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)۔

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو دو چیزیں ہیں جن سے مجھ کو اپنی امت پر بڑا خوف ہے۔ ایک تو خواہش نفس دوسرے درازی عمر کی آرزو۔ نفس کی خواہش حق بات قبول کرنے سے روکتی ہے اور درازی عمر کی آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہو اور یہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہے اور آخرت آگے بڑھنے والی اور آنوالی ہے اور ان میں سے (یعنی دنیا و آخرت میں سے) ہر ایک کے بیٹے ہیں اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم دنیا کے بیٹے نہ بنو تو ایسا کرو، آج تم دار العمل (عمل کرنے کے مقام) میں ہو اور دنیا میں عمل کا حساب نہیں لیا جاتا) لیکن کل تم آخرت کے گھر میں ہوگے جہاں عمل نہیں ہے۔ (بیہقی)

دنیا عمل کی جگہ ہے

۴۹۸۵/۶۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَّارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَّلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّلَا حِسَابَ وَّغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ دنیا کوچ کئے ہوئے پشت ادھر کئے ہوئے چلی جارہی ہے اور آخرت منہ ادھر کئے ہوئے چلی آرہی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹوں میں سے نہ ہو۔ آج عمل کا دن ہے اور کوئی حساب نہیں اور کل حساب کا دن ہے عمل کا نہیں۔ (بخاری)

دنیا غیر پائیدار متاع ہے

۴۹۸۶/۶۱ وَعَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ وَّيَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللهِ عَلَى حَذَرٍ وَّاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

حضرت عمرو رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ دیا اور فرمایا خبردار! دنیا ایک غیر قائم پونجی ہے اس میں سے نیک بھی کھاتا ہے اور بد بھی اور آخرت ایک مدت ہے سچی یعنی مستحق و ثابت آخرت میں ہر قسم کی قدرت رکھنے والا۔ بادشاہ حکم اور فیصلہ کرے گا۔ خبردار تمام بھلائیاں اپنی انواع و اقسام کے ساتھ جنت میں ہیں۔ خبردار! تمام برائیاں اپنی انواع و اقسام کے ساتھ دوزخ میں ہیں۔ پس تم عمل کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور اس بات کو یاد رکھو کہ تم کو تمہارے اعمال کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ پس جو شخص ذرہ برابر نیک کام کرتا ہے وہ اس

شَرًّا یَّرَهٗ۔ کی جزا پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر بُرا کام کرتا ہے وہ اس کی سزا پائیگا۔

(رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ) (شافعی)

۴۹۸۷/۶۲ وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَاكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحِقُّ فِيْهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا۔ (رَوَاهُمَا اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

حضرت شداد کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ لوگو! دنیا ایک غیر قائم متاع ہے جس میں سے نیک اور بد دونوں کھاتے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے جس میں عادل اور قادر بادشاہ حکم اور فیصلہ کرے گا (وہ اپنے حکم اور فیصلہ میں) حق کو ثابت کرے گا، اور باطل کو مٹا دے گا۔ تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو اس لئے کہ ہر ماں کا بیٹا اس کا تابع ہوتا ہے۔

(ابو نعیم)

تھوڑا مال بہتر ہوتا ہے

۴۹۸۸/۶۳ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى۔ (رَوَاهُمَا اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے ہیں جو پکارتے اور مخلوقات کو سُناتے ہیں۔ اُن کے پکارنے کی آواز کو ساری مخلوق سُنتی ہے مگر جنّ اور انسان نہیں سُنتے۔ وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ، لوگو! اپنے پروردگار کے حکم کی طرف رجوع کرو اور اس بات کو جان لو کہ جو مال کم ہو اور کافی ہو وہ اُس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور لہو و لعب میں ڈالے (یعنی خدا کی عبادت سے باز رکھے)۔ (ابو نعیم)

دنیاوی مال و متاع کے تئیں انسان کی حرص

۴۹۸۹/۶۴ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں اور اس حدیث کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ جب آدمی مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں (اس نے) آخرت کے لئے کیا بھیجا۔ اور آدمی یہ کہتے ہیں کہ (اس نے) کیا چھوڑا؟ (بیہقی)

آخرت قریب ہے

۴۹۹۰/۶۵ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَهُمْ اِلَى الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ وَاِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ وَاِنَّ دَارًا تَسِيْرُ اِلَيْهَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

مالک کہتے ہیں کہ لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا! جس چیز کا وعدہ لوگوں سے کیا گیا ہے (یعنی مُردوں کو دوبارہ زندہ کر کے اُٹھایا جانا، حساب، اور جزا و سزا وغیرہ) اس پر بڑی مدت گزر چکی ہے (یعنی آفرینشِ دنیا سے آج کے دن تک) حالانکہ لوگ آخرت کی طرف تیزی سے چلے جارہے ہیں۔ اور اے بیٹا! جس روز سے کہ تو پیدا ہوا ہے دنیا کو پیچھے چھوڑتا چلا آتا ہے اور آخرت کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ گھر جس کی طرف تو جارہا ہے زیادہ قریب ہے تجھ سے بمقابلہ اس گھر کے جس سے تو جارہا ہے۔ (رزین)

بہتر انسان کون ہے

۴۹۹۱/۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ کُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُہٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ ھُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

سے پوچھا گیا۔ کون شخص بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا مخموم دل کا اور سچا زبان کا۔ صحابہؓ نے عرض کیا زبان کے سچے کو تو ہم جانتے ہیں، مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا مخموم دل وہ ہے جو پاک ہو پرہیزگار ہو کوئی گناہ اس میں نہ ہو ظلم نہ کیا ہو حد سے نہ گزرا ہو اور حسد اس میں نہ ہو (ابن ماجہ۔ بیہقی)

وہ چار باتیں جو دنیا کے نفع و نقصان سے بے پروا بناتی ہیں

۴۹۹۲/۶۷ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا کُنَّ فِیْکَ فَلَا عَلَیْکَ مَا فَاتَکَ الدُّنْیَا حِفْظُ اَمَانَۃٍ وَصِدْقُ حَدِیْثٍ وَحُسْنُ خَلِیْقَۃٍ وَعِفَّۃٌ فِیْ طُعْمَۃٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ہیں اگر وہ تجھ میں پائی جائیں تو دنیا کے فوت ہونے کا پھر کوئی غم نہیں ہے ایک تو امانت کی حفاظت کرنا دوسرے سچی بات کہنا تیسرے اخلاق کا اچھا ہونا چوتھے کھانے میں احتیاط و پرہیزگاری۔ (احمد۔ بیہقی)

راست گفتاری و نیک کرداری کی اہمیت

۴۹۹۳/۶۸ وَعَنْ مَالِکٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ قِیْلَ لِلُقْمَانَ الْحَکِیْمِ مَا بَلَغَ بِکَ مَا نَرٰی یَعْنِی الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَۃِ وَتَرْکُ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ۔ (رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا)

امام مالکؒ کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ جس مرتبہ پر ہم تم کو دیکھ رہے ہیں کس چیز نے تم کو اس پر پہنچایا (یعنی تم میں یہ خوبیاں کیوں کر پیدا ہوئیں) لقمان نے کہا زبان کی سچائی نے (یعنی سچ بولنے نے) اور امانت نے اور فضول و بے فائدہ چیزوں کے ترک کر دینے نے۔ (موطا)

قیامت کے دن بندوں کے حق میں نیک اعمال کی شفاعت!

۴۹۹۴/۶۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیْءُ الصَّلٰوۃُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوۃُ فَیَقُوْلُ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَۃُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَۃُ فَیَقُوْلُ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِکَ یَقُوْلُ اللہُ تَعَالٰی اِنَّکَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللہُ تَعَالٰی اِنَّکَ عَلٰی خَیْرٍ بِکَ الْیَوْمَ اٰخُذُ وَبِکَ اُعْطِیْ قَالَ اللہُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِہٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اعمال آئیں گے (یعنی خدا وند بزرگ و برتر کے حضور میں) پس آئے گی نماز (سب سے پہلے) اور کہے گی اے پروردگار! میں نماز ہوں۔ خدا وند تعالےٰ فرمائے گا تو بھلائی پر ہے پھر روزے آئیں گے اور کہیں گے اے رب ہم روزے ہیں۔ خدا کہے گا تم بھلائی پر ہو۔ پھر اور اعمال آئیں گے (یعنی حج، زکوٰۃ و جہاد وغیرہ) اور اسی طرح اپنے آپ کو بتائیں گے اور اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائیگا تم بھلائی پر ہو۔ پھر اسلام آئے گا اور کہے گا: اے پروردگار! تیرا نام سلام ہے اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرمائیگا تو بیشک بھلائی پر ہے تیری ہی وجہ سے آج میں مواخذہ کروں گا اور تیرے ہی سبب دونگا (یعنی مواخذہ کروں گا عذاب کے ساتھ اور عطا کرونگا ثواب) جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ یعنی جو شخص اسلام کے سوا کسی دین کو طلب کرے اس سے وہ دین ہرگز قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں سے ہے۔ (احمد

دنیا کی طرف مائل کرنے والی چیزوں کو چھوڑ دو

۴۹۹۵/۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں ہمارے ہاں ایک پردہ تھا جس پر پرندوں کی تصویریں تھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا عائشہ رضؓ! اس کو بدل دو۔ اس لئے کہ جب میں اس کو دیکھتا ہوں دنیا یاد آجاتی ہے۔ (احمد)

چند انمول نصائح

۴۹۹۶/۴۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْإِيَاسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ کہتے ہیں ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو نصیحت فرمایئے مگر مختصر۔ آپ نے فرمایا جب تو نماز پڑھے تو اس کی سی نماز پڑھ جو خدا کے سوا سب کو چھوڑ دینے والا ہے۔ کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکال جس پر کل قیامت کو تجھے عذر خواہی کرنی پڑے اور جو چیز لوگوں کے ہاتھوں میں ہے، اس سے ناامید ہو جانے کا پختہ ارادہ کرلے۔ (احمد)

پرہیزگاری کی فضیلت

۴۹۹۷/۴۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسٰى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هٰذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبْرِي فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا۔ (رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو آپ ان کو نصیحتیں کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلے۔ معاذ اپنی سواری پر چل رہے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدل تھے جب آپ نصائح اور ہدایات سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا معاذ اِس سال کے بعد شاید تو مجھ سے ملاقات نہ کر سکے اور ممکن ہے تو میری اس مسجد اور قبر سے گزرے۔ یہ سُنکر معاذ رضؓ رو پڑے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فراق کے غم میں بہت روئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرا اور مدینہ کی طرف رُخ کر کے فرمایا۔ مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں خواہ وہ کوئی ہوں (یعنی کسی ملک، کسی قوم، کسی رنگ اور کوئی بھی زبان بولنے والے ہوں) (امام احمد)

شرح صدر کی علامات

۴۹۹۸/۴۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النُّورَ إِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ يُعْرَفُ بِهِ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ وَالْإِنَابَةُ إِلٰى

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ (یعنی اللہ تعالیٰ جس شخص کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے) پھر فرمایا جب نور سینہ کے اندر داخل ہوتا ہے تو سینہ فراخ اور کشادہ ہو جاتا ہے) پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا اس حالت کی کوئی علامت جس سے اس کی شناخت کی جا سکے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اور وہ نشانی غرور کے گھر (یعنی دنیا)

دَارِ الْخُلُوْدِ وَ الْاِسْتِعْدَادِ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

سے دور ہونا آخرت کی طرف رجوع کرنا اور مرنے سے پہلے مرنے کے لئے تیار ہو جانا ہے۔ (بیہقی)

حکمت و دانائی کیسے عطا ہوتی ہے

۴۹۹۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ خَلَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَ قِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوخلادؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم دیکھو کسی بندہ کو دنیا میں زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی اور نفرت ہو) اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس سے قربت حاصل کرو، اس لئے کہ اس کو حکمت سکھائی گئی اور دی گئی ہے۔ (بیہقی)

فَضْلُ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فقرا کی فضیلت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت کا بیان

فصل اوّل

افلاس اور خستہ حالی کی فضیلت

۵۰۰۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بے حد پریشان غبار آلودہ ہیں اور جن کو دروازہ سے دھکے دے کر نکالا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا کی قسم کھائیں تو خدا تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دے۔ (مسلم)

ملت کے حقیقی خیرخواہ و پشت پناہ غریب و ناتواں مسلمان ہیں

۵۰۰۱ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مصعبؓ بن سعد کہتے ہیں کہ سعد نے اپنی نسبت یہ گمان کیا کہ ان کو اپنے سے کمتر پر فضیلت حاصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گمان کو توڑنے کے لئے فرمایا تم کو دشمنانِ اسلام کے مقابلہ میں مدد نہیں دی جاتی اور تم کو رزق نہیں دیا جاتا مگر تمہارے انھیں کمزوروں اور فقیروں کی دعا کی برکت سے۔ (بخاری)

غریب و نادار مسلمانوں کو جنت کی بشارت

۵۰۰۲ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَ اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا (یعنی شب معراج میں یا خواب میں) جو لوگ جنت میں داخل ہوئے میں نے ان میں زیادہ تعداد غریبوں کی دیکھی اور دولت مندوں کو دیکھا کہ ان کو میدانِ قیامت میں روک لیا گیا ہے لیکن دوزخیوں (یعنی کافروں) کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ پھر میں دوزخ کی طرف کھڑا ہوا اور

دیکھا تو دوزخ میں جانے والوں کی زیادہ تعداد عورتوں میں سے تھی۔ (بخاری و مسلم)

جنتیوں اور دوزخیوں کی اکثریت کن لوگوں پر مشتمل ہوگی

۵۰۰۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنت میں اکثر تعداد غریبوں کی نظر آئی اور دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو وہاں کے رہنے والوں میں عورتوں کی تعداد زیادہ تھی۔ (بخاری و مسلم)

فقراء کی فضیلت!

۵۰۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فقراء و مہاجرین کو قیامت کے دن دولتمندوں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (مسلم)

۵۰۰۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُّنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُّشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَّا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا آپ نے اس شخص سے جو آپ کے پاس بیٹھا تھا پوچھا۔ اس شخص کی نسبت (جو ابھی گزرا ہے) تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کیا یہ شخص شریف آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل ہے کہ اگر کسی عورت کو نکاح کا پیام دے تو اس کے پیام کو قبول کر لیا جائے اور کسی کی حکام سے سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے یہ سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے۔ پھر ایک اور شخص آپ کے پاس سے گزرا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی شخص سے پوچھا اور اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص مسلمان فقراء میں سے ہے یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیام دے تو اس کا پیام قبول نہ کیا جائے اور کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش کو قبول نہ کیا جائے کسی سے کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے یہ سنکر فرمایا یہ شخص اس جیسے دنیا میں ملوث شدہ آدمیوں سے بہتر ہے جس کی تو نے (پہلے) تعریف کی۔ (بخاری و مسلم)

اہل بیت نبوی کے فقر کی مثال

۵۰۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نے کبھی دو روز مسلسل جو کی روٹی سے بھی پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ (بخاری و مسلم)

اتباع نبوی کی اعلیٰ مثال

۵۰۰۷ وَعَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ مَرَّ

سعید مقبری رضہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضہ ایک

بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جماعت کے قریب سے گزرے جس کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی ابوہریرہ کو لوگوں نے بلایا انھوں نے کھانے سے انکار کردیا اور کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور کبھی جو کی روٹی سے پیٹ نہ بھرا۔ (بخاری)

حضورؐ کی معاشی زندگی پر قرض کا سایہ؟

۵۰۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ ..... أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور بدبودار چربی (جو بہت دنوں سے رکھی تھی) لے گئے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زرہ مدینہ کے ایک یہودی کے پاس رہن رکھی تھی اور اس سے اہل بیت کے لئے جو لئے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے انسؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شام کو نہ تو ایک صاع گیہوں رہتے تھے اور نہ اور کوئی غلہ (یعنی صبح کے لئے کسی قسم کا سامان نہ رکھتے تھے) حالانکہ آپ کی نو بیویاں تھیں۔ (بخاری)

دنیا کی طلب مومن کی شان نہیں

۵۰۱۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُدْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ فَقَالَ أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت کھجور پٹھوں کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ اور چٹائی پر فرش نہ تھا۔ بوریے نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر نشان ڈال دیئے تھے اور آپ کے سرہانے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! خدا سے دعا فرمائیے کہ وہ آپ کی امت کو فراخی (خوش حالی) عطا فرمائے فارس اور روم کے لوگ خوش حال بنائے گئے ہیں۔ حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا خطاب کے بیٹے! کیا تو ابھی اسی خیال میں ہے یعنی تجھ کو اس کی بصیرت عطا نہیں ہوئی ہے اور تو حقیقت سے ابھی تک ناواقف ہے یہ وہ لوگ ہیں (یعنی روم و فارس کے لوگ) جن کو دنیا کی زندگی ہی میں خوبیاں دیدی گئی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے عمرؓ کے جواب میں یہ الفاظ فرمائے۔ کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ ان کو دنیا ملے اور ہم کو آخرت۔ (بخاری ومسلم)

اصحاب صفہ کی ناداری

۵۰۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا ..... مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر آدمیوں کو دیکھا ان میں سے کسی ایک شخص کے پاس بھی چادر نہ تھی صرف ایک تہبند تھا یا ایک کملی جن کو انھوں نے اپنی گردنوں میں باندھ رکھا تھا ان میں سے بعض تہبند آدھی پنڈلیوں تک تھے اور بعض ٹخنوں تک (جس کا تہبند اونچا ہوتا وہ) اپنے تہبند کو (نماز میں) ہاتھ سے پکڑ لیتا

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) تاکہ شرمگاہ نہ کھل جائے۔ (بخاری)

اپنی اقتصادی حالت کا موازنہ اس شخص سے کرو جو تم سے بھی مفلس و مسکین ہو

۵۰۱۱/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ انْظُرُوْا اِلٰى مَنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو اس سے زیادہ مال دار اور شکیل ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس شخص پر بھی نظر ڈالے جو اس سے کمتر درجہ کا ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کو دیکھو جو تم سے کمتر درجہ کا ہے اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو مرتبہ میں تم سے زیادہ ہے اور ایسا کرنا تمہارے لئے ضروری ہے تاکہ تم اس نعمت کو جو خدا نے تم کو دی ہے حقیر نہ جانو۔

فصل دوم

جنت میں فقراء کا داخلہ اغنیاء سے پہلے ہوگا

۵۰۱۲/۱۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فقراء جنت میں دولت مندوں سے پانچسو برس پہلے داخل ہوں گے جو قیامت کا آدھا دن ہے۔ (ترمذی)

مفلس و مسکین کی فضیلت

۵۰۱۳/۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِلٰى قَوْلِهٖ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ)۔

حضرت انس کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! مجھ کو مسکین بنا کر رکھ مسکین مار اور مسکینوں کے زمرہ میں میرا حشر کر۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ نے یہ کیوں فرمایا؟ آں حضرت نے جواب دیا اس لئے کہ مسکین جنت میں دولتمندوں سے چالیس برس پہلے داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! کسی مسکین کو اپنے دروازہ سے خالی ہاتھ نہ جانے دو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، عائشہ! تو مساکین سے محبت کر اور ان کو اپنے سے قریب کر (یعنی اپنی مجلسوں میں ان کو شریک کر رکھ) خداوند تعالیٰ قیامت کے دن تجھ کو اپنے قریب رکھے گا۔ (ترمذی۔ بیہقی) ابن ماجہ نے اسے ابوسعیدؓ سے لفظ و زمرۃ المساکین تک روایت کیا ہے۔

کمزور و نادار مسلمانوں کی برکت

۵۰۱۴/۱۵ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میری رضامندی کو اپنے ضعیفوں میں تلاش کرو (یعنی ان کو راضی رکھو) اس لئے کہ تم کو تمہارے ضعیفوں ہی کی بدولت رزق دیا جاتا ہے اور دشمنوں کے مقابلہ میں تمہاری مدد کی جاتی ہے (ابوداؤد)

٥٠١٥/١٦ وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَسِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت امیہ بن خالد بن عبداللہ بن اسیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقراء مہاجرین کے ذریعہ خدا سے (کفار پر) فتح حاصل ہونے کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ (شرح السنۃ)

کافروں کی خوشحالی پر رشک نہ کرو

٥٠١٦/١٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ يَعْنِي النَّارَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کسی فاجر و فاسق کی نعمت و دولت پر رشک نہ کر اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ مرنے کے بعد اس سے کیا سلوک ہونے والا ہے فاجر کے لئے خدا کے ہاں ایک ایسا قاتل ہے جو مرنے نہیں دیتا یعنی دوزخ کی آگ (شرح السنۃ)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے

٥٠١٧/١٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهٗ وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا مومن کا قید خانہ اور قحط ہے جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو قید خانہ اور قحط سے نجات پاتا ہے۔ (شرح السنۃ)

جن کو خدا اپنا محبوب بنانا چاہتا ہے ان کو دنیاوی مال و دولت سے بچاتا ہے

٥٠١٨/١٩ وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت قتادہ بن نعمانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب خداوند تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

مال کی کمی در حقیقت بڑی نعمت ہے

٥٠١٩/٢٠ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت محمود بن لبیدؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزیں ہیں جن کو آدم کا بیٹا برا سمجھتا ہے۔ ایک تو موت کو حالانکہ موت مومن کے لئے فتنہ سے بہتر ہے۔ دوسرے مال کی کمی کو حالانکہ مال کی کمی حساب میں کمی کی موجب ہے۔ (احمد)

ذاتِ رسالتؐ سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہو تو فقر و فاقہ کی زندگی اختیار کرو

٥٠٢٠/٢١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَالْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى

حضرت عبداللہ بن مغفل رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا سمجھو کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا خدا کی قسم میں آپ سے محبت رکھتا ہوں تین بار اسی طرح کہا۔ آپ نے فرمایا اگر تم سچے ہو تو فقر کے لئے پاکھر[1] تیار کر لو اس لئے کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے اس کو فقر و افلاس

[1] پاکھر اُس جھول کو کہتے ہیں جو لڑائی کے وقت گھوڑوں پر ڈالی جاتی ہے، یہاں مُراد صبر سے ہے۔ ۱۲ مترجم۔

مُنْتَهَاهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

بہت جلد پہنچتا ہے اس پانی سے بھی جلد جو اپنے منتہا کی طرف جاتا ہے (ترمذی)

دعوتِ اسلام کی راہ میں حضورؐ کو پیش آنے والے فقر و فاقہ اور آفات و آلام کا ذکر

۵۰۲۱/۲۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاكُلُهٗ ذُوْكَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَّكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ۔)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں خدا کے دین کے اظہار پر ڈرایا گیا اور میرے سوا کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا (یعنی اظہارِ اسلام کے وقت) اور مجھ کو خدا کے دین میں) ایذا دی گئی اور کسی کو ایذا نہیں دی گئی اور مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں اس طرح گزریں کہ میرے اور بلال کے لئے کھانا نہ تھا وہ کھانا جس کو ہر جگر رکھنے والا کھاتا ہے مگر ایک نہایت خفیف سی چیز جس کو بلال رضا اپنے بغل میں چھپائے رہتے تھے (ترمذی۔ اور انھوں نے اس حدیث کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے بھاگ کر باہر نکلے تو آپ کے ساتھ بلال تھے اور بلال رضا کے پاس کھانے کی چیزوں میں سے صرف اتنا تھا جس کو وہ بغل میں دبائے رہتے تھے (یہ واقعہ حقیقت میں طائف کا واقعہ ہے جہاں آپؐ ایک ماہ تک دعوتِ اسلام میں مشغول رہے اور سخت اذیتیں برداشت کیں)

حضورؐ اور صحابہؓ کے فقر و افلاس کا حال

۵۰۲۲/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا دکھایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیٹ کھول کر دکھایا تو اس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۲۳/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فقراء صحابہؓ کو جب بھوک نے ستایا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔ (ترمذی)

صابر و شاکر کون ہے

۵۰۲۴/۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جس شخص میں وہ پائی جائیں خدا اس کو صابر و شاکر لوگوں میں لکھ دیتا ہے ایک یہ کہ جب دینی اُمور میں کسی شخص کو آدمی اپنے سے بہتر و برتر دیکھے تو اس کی اقتدا کرے اور دنیاوی امور میں اس شخص کو دیکھے جو اس سے پست درجہ کا ہے اور پھر وہ خدا کی تعریف کرے کہ اس نے اس شخص پر اس کی فضیلت بخشی ہے خداوند تعالےٰ اس شخص کو شاکر (اس لئے کہ اس نے کمتر درجہ کے شخص کو

فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَہٗ مِنْہُ لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

وَ ذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ فِیْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ۔

دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا ہے) اور صابر (اس لئے کہ اس نے اپنے سے بالاتر شخص کو دیکھ کر صبر کیا اور اس کی اقتدا کی) لکھ دیتا ہے۔ اور جو شخص دین میں اس شخص کو دیکھے جو اس سے کم ہے اور دنیا میں اس شخص کو دیکھے جو اس سے بالاتر ہے اور پھر وہ عمر کے ضائع ہونے پر اظہار افسوس کرے تو خدا تعالیٰ اس کو صابر و شاکر قرار نہیں دیتا۔ (ترمذی) ابو سعید کی حدیث فضائل قرآن کے باب میں بیان ہوئی کہ اے فقراء مہاجرین کی جماعت خوش ہو

فصل سوم

فقر پر صبر کرنے کی فضیلت

۵۰۲۵ / ۲۶ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اَلَکَ امْرَاَۃٌ تَاْوِیْ اِلَیْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَکَ مَسْکَنٌ تَسْکُنُہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْکِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالُوْا یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰہِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَۃٍ وَلَا دَابَّۃٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَھُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا اَمْرَکُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابی عبدالرحمٰن حبلی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمروؓ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا ہم (ان) فقراء مہاجرین میں سے نہیں جن کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ وہ جنت میں دولتمندوں سے پہلے داخل ہوں گے۔ اس کے جواب میں میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ کیا تیری بیوی ہے جس کے پاس تو رہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر عبداللہ نے پوچھا تیرے پاس گھر ہے جس میں تو رہے؟ اس نے کہا ہاں! عبداللہ نے کہا۔ تو دولتمندوں میں سے ہے اس شخص نے کہا اور میرے پاس ایک خادم بھی ہے عبداللہ نے کہا تو پھر تو بادشاہوں میں سے ہے ابو عبدالرحمٰن راوی کا بیان ہے کہ تین آدمی عبداللہ بن عمرو کے پاس آئے اُس وقت میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا انھوں نے کہا اے عبداللہ! خدا کی قسم ہم کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے نہ تو ہمارے پاس خرچ ہے اور نہ سواری اور نہ سامان (ہم کیوں کر جہاد و حج کریں) عبداللہ بن عمروؓ نے کہا تم کیا چاہتے ہو اگر تم یہ چاہتے ہو (کہ میں اپنے پاس سے کچھ دوں) تو تم پھر کسی وقت آنا میں تم کو وہ چیز دوں گا جس کا خدا تعالیٰ انتظام کر دے اور اگر تم چاہو تو میں تمہاری حالت بادشاہ سے بیان کر دوں (کہ وہ تمہارے ساتھ سلوک کر دے) اور اگر تم پسند کرو تو صبر کرو۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ فقراء مہاجرین قیامت کے دن جنت میں دولتمندوں سے چالیس سال پہلے جائیں گے۔ انھوں نے کہا ہم صبر کرتے ہیں اور کوئی چیز نہیں مانگتے۔ (مسلم)

فقراء مہاجرین کی فضیلت

۵۰۲۶ / ۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَیْنَمَا اَنَا قَاعِدٌ فِی الْمَسْجِدِ وَحَلْقَۃٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُھٰجِرِیْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَیْھِمْ فَقُمْتُ اِلَیْھِمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُھَاجِرِیْنَ بِمَا یَسُرُّ وُجُوْھَھُمْ فَاِنَّھُمْ یَدْخُلُوْنَ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ہم مسجد (نبوی) میں بیٹھے ہوئے تھے اور فقراء مہاجرین کا حلقہ جما ہوا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فقراء مہاجرین کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے میں اٹھا اور فقراء مہاجرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقراء مہاجرین کو وہ بشارت پہنچا دینی چاہئے جو اُن کے چہروں کو شگفتہ

الجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

کردے (یعنی وہ خوش ہوجائیں اور وہ بشارت یہ ہے کہ) وہ جنت میں دولتمندوں سے چالیس برس پہلے داخل ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا (یہ سنکر) فقراء مہاجرین کے چہروں کا رنگ روشن ہوگیا (یعنی ان پر تر و تازگی چھا گئی) عبداللہ بن عمرو رض کا بیان ہے کہ فقراء مہاجرین کو خوش پاکر میں نے اپنے دل میں یہ آرزو کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو ان میں سے ہوتا۔ (دارمی)

وہ باتیں جو خزانہ الٰہی میں سے ہیں

۵۰۲۷/۲۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَّا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَّا اَخَافَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ قَوْلَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں کہ میرے خلیل (جانی دوست) نے مجھ کو سات باتوں کا حکم دیا ہے۔ حکم دیا مجھ کو کہ میں مساکین سے محبت کروں اور ان سے قریب رہوں اور یہ حکم دیا کہ میں اپنے سے کمتر درجہ کے لوگوں کو دیکھوں، اور بالاتر لوگوں کو نہ دیکھوں۔ اور یہ حکم دیا کہ میں قرابتداروں سے رشتہ و رابطہ کو قائم رکھوں اگرچہ کوئی رشتہ دار خود ہی قرابتداری کو منقطع کردے۔ اور یہ حکم دیا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔ اور یہ حکم دیا کہ میں سچی بات کہوں اگرچہ وہ تلخ ہو اور حکم دیا کہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کسی کی ملامت سے نہ ڈروں اور یہ حکم دیا کہ میں اکثر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہتا رہوں۔ یہ تمام عادتیں اور باتیں اس خزانہ کی ہیں جو عرش الٰہی کے نیچے ہے۔ (احمد)

آنحضرت صلعم کی مرغوب دنیاوی چیزیں

۵۰۲۸/۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ اَلطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَاَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ دنیا کی چیزوں میں سے تین چیزیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اچھی معلوم ہوتی تھیں ایک تو کھانا دوسرے عورتیں اور تیسرے خوشبو۔ ان میں سے دو چیزیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ ملیں یعنی عورتیں اور خوشبو اور تیسری چیز زیادہ نہ ملی یعنی کھانا۔ (احمد)

۵۰۲۹/۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ) وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا۔

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے محبوب کی گئی ہے میرے لئے خوشبو اور عورتیں اور بنایا گیا ہے نماز کو میری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک۔ (احمد۔ نسائی) ابن الجوزی کی روایت میں حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا کے الفاظ ہیں۔

راحت طلبی اور تن آسانی بندگان خاص کی شان کے منافی ہے

۵۰۳۰/۳۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو یہ نصیحت فرمائی اپنے آپ کو راحت و آسائش و استراحت سے بچا اس لئے کہ خدا کے بندے آرام و آسائش حاصل نہیں کرتے۔ (احمد)

قناعت کی فضیلت

۵۰۳۱/۳۲ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ۔

حضرت علی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق پر راضی ہوجائے خداوند تعالیٰ اس سے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوجاتا ہے۔ (بیہقی)

اپنی معاشی تنگی و محتاجگی کو لوگوں پر ظاہر نہ کرنے والے کے حق میں وعدۂ خداوندی

۵۰۳۲/۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِّنْ حَلَالٍ۔ (رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بھوکا یا محتاج ہو اور لوگوں سے اپنی حالت کو چھپائے تو خداوند تعالےٰ پر اس کا یہ حق ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ اُس کو حلال طریقہ پر ایک سال کی روزی کا انتظام کردے۔ (بیہقی)

اللہ کے نزدیک کون مسلمان پسندیدہ ہے

۵۰۳۳/۳۴ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کو دوست رکھتا ہے جو فقیر، پارسا اور عیال دار ہو۔ (ابن ماجہ)

حضرت عمرؓ کا کمالِ تقویٰ

۵۰۳۴/۳۵ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اِسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ فَجِیْٓءَ بِمَآءٍ قَدْ شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّہٗ لَطَیِّبٌ لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَھَوَاتِھِمْ فَقَالَ اَذْھَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِھَا فَاَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ یَشْرَبْہُ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

زید بن اسلم رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضہ نے ایک روز پانی مانگا آپ کے پاس پانی لایا گیا جس میں شہد ملا ہوا تھا۔ انھوں نے کہا یہ پاک ہے (لذیذ اور خوش گوار) لیکن میں خداوند بزرگ و برتر سے یہ سنتا ہوں کہ اُس نے ایک قوم پر عیب لگایا تھا۔ خواہشاتِ نفس کے اتباع کا اور فرمایا تم نے اپنی لذتوں اور نعمتوں کا پورا پورا فائدہ اپنی دنیا کی زندگی میں پالیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ہماری نیکیاں بھی ایسی نہ ہوں جن کا ثواب جلد دیا گیا ہو (یعنی دنیا ہی میں) انھوں نے اس پانی کو نہیں پیا اور واپس کردیا۔ (رزین)

ابتدائے اسلام میں صحابہؓ کا فقر و افلاس

۵۰۳۵/۳۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ ہم نے کبھی کھجوروں سے پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ ہم نے خیبر فتح کرلیا۔ (بخاری)

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ — حرص اور آرزو کا بیان

فصل اوّل

انسان اُس کی موت اور اس کی آرزوؤں کی صورت مثال

۵۰۳۶/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عبداللہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ

وَ سَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسْطِ خَارِجًا مِّنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسْطِ فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِیْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِیْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَأَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَأَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)
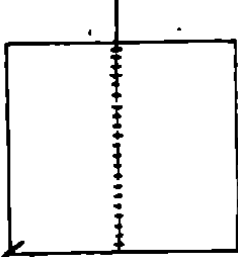
وسلم نے چار خط کھینچ کر ایک مربع بنایا اور ایک خط مربع کے درمیان کھینچا جو مربع سے باہر نکلا ہوا تھا اور پھر چھوٹے چھوٹے خط درمیان کے خط میں اس کے دونوں جانب کھینچے اور پھر فرمایا یہ درمیانی خط انسان ہے اور یہ مربع اس کی موت ہے جو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے اور درمیانی خط کا حصہ مربع سے باہر ہے وہ اس کی آرزو ہے اور درمیانی خط میں دونوں طرف جو چھوٹے چھوٹے خط ہیں وہ عوارض ہیں (آفات و بلیات و امراض وغیرہ) ایک عارضہ اور حادثہ سے انسان بچ گیا تو پھر دوسرا ہے اور دوسرے سے بچ گیا تو تیسرا ہے (اسی طرح متعدد حوادث و عوارض تاک میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ موت آجاتی ہے)۔ (بخاری)

۵۰۳۷/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خطوط کھینچے، (یعنی ایک مربع بنایا اور ایک خط مربع کے درمیان مربع سے باہر نکلا ہوا کھینچا) اور فرمایا یہ خط (جو مربع سے باہر نکلا ہوا ہے) انسان کی آرزو ہے اور یہ خط (یعنی مربع) انسان کی موت ہے۔ پس انسان اسی طرح رہتا ہے کہ اچانک اس کو موت آجاتی ہے (یعنی وہ موت کو دُور سمجھتا ہے اور موت کا خط قریب آجاتا ہے آخر وہ مرجاتا ہے)۔ (بخاری)

بڑھاپے کی حرص

۵۰۳۸/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی ہیں یعنی مال اور عمر کی زیادتی کی حرص۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۳۹/۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِی اثْنَتَيْنِ فِیْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بوڑھے کا دل ہمیشہ دو باتوں میں جوان رہتا ہے یعنی دنیا کی محبت اور آرزو کی درازی میں۔ (بخاری و مسلم)

بوڑھا اگر توبہ و انابت نہیں کرتا تو اس کو عذر کا کوئی موقع نہیں

۵۰۴۰/۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰی امْرِءٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰی بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس آدمی کے لئے خداوند تعالٰی نے عذر کا کوئی موقع نہیں باقی رکھا جس کی موت میں مہلت دی اور ساٹھ سال کی عمر عطا فرمائی۔ (بخاری)

انسان کی حرص و طمع کی درازی کا ذکر

۵۰۴۱/۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے جنگل ہوں تب بھی وہ تیسرے جنگل کو تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرتی مگر (قبر کی) مٹی۔ (یعنی اس کی حرص گور تک باقی رہتی ہے) اور خداوند تعالٰی (حرص مذموم سے) جس بندہ کی توبہ کو چاہے قبول کرلیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

دنیا میں مسافر کی طرح رہو

۵۰۴۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصّہ کو (مثلاً مونڈھوں کو) پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں اسی طرح رہ گویا کہ تو ایک مسافر ہے اور اپنے آپ کو ان مردوں میں شمار کر جو قبروں کے اندر ہیں۔ (بخاری)۔

فصل دوم

زیادہ توجہ دنیاوی چیزوں کی اصلاح و درستی کے بجائے اپنی دینوی و اخروی زندگی کی اصلاح کی طرف مبذول رکھو

۵۰۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّي نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهٗ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ میں اور میری ماں مٹی سے کچھ مرمت یا درستی کر رہے تھے آپؐ نے پوچھا عبد اللہ یہ کیا ہے (یعنی یہ کیا کر رہے ہو) میں نے عرض کیا میں یہ درست کر رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا موت اس سے بھی جلد آنے والی ہے (یعنی اس گھر کے پڑنے سے بھی زیادہ جلد آنے والی ہے)۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

موت سے کسی لمحہ غافل نہ ہونا چاہیئے

۵۰۴۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهَرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ .... مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّي لَا اَبْلُغُهٗ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی پیشاب کرتے اور مٹی سے تیمم فرمالیتے، میں عرض کرتا یا رسول اللہؐ پانی قریب ہے آپ فرماتے کس چیز نے مجھ کو بتایا ہے (یعنی کیا خبر ہے) شاید اس پانی تک پہنچ سکوں (یعنی پانی تک پہنچنے سے پہلے موت آجائے)۔ (شرح السنۃ، کتاب الوفاء)

انسان کی موت اس کی آرزو سے زیادہ قریب ہے

۵۰۴۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ آدمی ہے اور یہ اس کی موت۔ یہ کہکر آپؐ نے اپنا ہاتھ گدی کے قریب رکھا (یعنی موت اتنی قریب ہے) پھر ہاتھ کو پھیلایا اور (گدی سے دور لے گئے اور) فرمایا اس جگہ انسان کی آرزو ہے (یعنی موت قریب ہے اور انسان کی آرزو دراز)

۵۰۴۶ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ اِلٰى جَنْبِهٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا الْاَجَلُ اُرَاهُ قَالَ وَهٰذَا الْاَمَلُ .... فَيَتَعَاطَى الْاَمَلَ فَلَحِقَهُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے ایک لکڑی (زمین میں) گاڑی پھر ایک لکڑی اس لکڑی کے پہلو میں اور ایک لکڑی ان سے بہت دور نصب کی اور پھر فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ لکڑی (یعنی پہلی لکڑی) انسان ہے اور یہ لکڑی (دوسری جو اس کے پہلو میں ہے) موت ہے۔ ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ تیسری لکڑی کی نسبت میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ فرمایا

اور یہ امید ہے۔ انسان امید اور آرزو میں گرفتار رہتا ہے کہ موت آرزو کے ختم ہونے سے پہلے آجاتی ہے۔ (شرح السنۃ)

امتِ محمدیؐ کے لوگوں کی عمر؟

۵۰۴۷/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَةً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کی عمر ساٹھ سال سے ستر سال تک ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

۵۰۴۸/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلٰی سَبْعِیْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں اور بہت کم ہیں ایسے لوگ جن کی عمر اس سے زیادہ ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

وَذُكِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ فِیْ بَابِ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ۔

اور عبد اللہ بن شخیر کی حدیث عیادتِ مریض کے باب میں بیان کی گئی۔

فصل سوم

بخل اور آرزو کی مذمت

۵۰۴۹/۱۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْیَقِیْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِس امت کی پہلی نیکی یقین اور زہد ہے (یعنی اس امر کا یقین کہ خداوند تعالیٰ رازق ہے) اور پہلا فساد بخل اور آرزو ہے۔ (بیہقی)

حقیقی زُہد کیا چیز ہے

۵۰۵۰/۱۵ وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ لَیْسَ الزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا بِلُبْسِ الْغَلِیْظِ وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا قِصَرُ الْاَمَلِ۔

سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ دنیا میں زُہد اس کا نام نہیں ہے کہ موٹے اور سخت کپڑوں کو پہن لیا جائے اور بے مزہ کھانا کھا لیا جائے بلکہ زُہد حقیقت میں آرزوؤں اور امیدوں کی کمی کا نام ہے (شرح السنۃ)

۵۰۵۱/۱۶ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَیُّ شَیْءٍ الزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا قَالَ طِیْبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْاَمَلِ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

زید بن حسینؒ کہتے ہیں کہ امام مالک رح سے پوچھا گیا کہ دنیا میں زہد کس چیز کا نام ہے؟ اِس کے جواب میں امام مالکؒ نے یہ کہا "حلال پیشہ اختیار کرنا اور امیدوں کی کمی"۔ (بیہقی)

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

خدا تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کیلئے مال اور عُمر سے محبت رکھنے کا بیان

فصلِ اوّل

خدا کا پسندیدہ بندہ کون ہے

۵۰۵۲/۱ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

متقی، غنی اور گوشہ نشین بندہ کو پسند کرتا ہے (متقی ممنوع کاموں اور چیزوں سے بچنے والا۔ غنی مال دار یا دل کا غنی)۔ (مسلم)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ۔

اور حضرت ابن عمر رض کی حدیث "لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ" فضائل قرآن کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

فصل دوم

درازیٔ عمر کی فضیلت حسنِ عمل پر منحصر ہے

۵۰۵۳ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابی بکرہ رض کہتے ہیں ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کونسا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل اچھے ہوں۔ پھر پوچھا اور کونسا آدمی برا ہے؟ فرمایا جس کی عمر زیادہ اور عمل بُرے ہوں۔ (احمد۔ ترمذی۔ دارمی)

اچھے اعمال کے ساتھ زیادتی عمر کی فضیلت

۵۰۵۴ وَعَنْ عُبَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لِمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبید بن خالد رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان اخوت کرا دی تھی (یعنی بھائی بھائی بنا دیا تھا) ان میں سے ایک شخص خدا کی راہ میں مارا گیا اس کے بعد دوسرا بھی (اپنے بستر پر) مر گیا ایک ہفتہ یا قریب ایک ہفتہ کے بعد صحابہ رض نے اس شخص کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رض سے پوچھا تم نے نماز میں کیا پڑھا؟ صحابہ رض نے عرض کیا ہم نے اس کے [illegible] دعا کی کہ اس کو خدا بخش دے اُس پر رحم فرمائے اور اس کو اُس کے ساتھی کے پاس پہنچا دے (جو شہید ہوا ہے) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر فرمایا اس کی وہ نماز کہاں گئی جو اس نے اپنے ساتھی کے مرنے کے بعد پڑھی اور وہ عمل کہاں گیا جو اس نے اس کے بعد کیا۔ یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ اس کے وہ روزے کہاں گئے جو اس کے بعد اس نے رکھے ہیں (یعنی جب تم نے اس کو شہید کے برابر مرتبے پر پہنچے کی دُعا اس کے لئے کی ہے تو اس کے ان اعمال کا ثواب کیا ہوا (یعنی اس کا مرتبہ شہید سے زیادہ ہے) پھر آپ نے فرمایا جنت کے اندر دو شخصوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ اس فاصلہ سے زیادہ ہے جو آسمان زمین کے درمیان ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

وہ چار آدمی جن کے حق میں دنیا بھلی یا بُری ہے

۵۰۵۵ وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ

حضرت ابی کبشہ انماری رض کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے تین باتیں ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں کہ وہ حق ہیں اور تم سے میں ایک بات بیان کرتا ہوں تم اس کو محفوظ رکھو، وہ تین باتیں ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں۔ ایک یہ کہ بندہ کا مال صدقہ اور خیرات کرنے سے کم نہیں ہوتا اور جس بندہ پر ظلم و زیادتی کی جائے اور اس پر صبر کرے اللہ تعالےٰ اس کی عزت کو بڑھاتا ہے اور جس بندہ نے سوال

مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِیْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِیْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ وَوِزْرُهُمَا سَوَآءٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)۔

کا دروازہ کھولا (یعنی لوگوں سے مانگنا شروع کیا) اللہ تعالےٰ اس کے لئے فقر و افلاس کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا جس کا میں نے ذکر کیا تھا۔ اب میں اس کو بیان کرتا ہوں اس کو یاد رکھو۔ دنیا چار آدمیوں کے لئے ہے ایک تو اس بندہ کے لئے جس کو خدا نے مال اور علم عطا فرمایا پس وہ مال کو خرچ کرنے میں خدا سے ڈرتا ہے (اور حرام کاموں میں خرچ نہیں کرتا) رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور اس مال میں سے مال کے حق کے موافق خداوند تعالےٰ کے لئے خرچ کرتا ہے اس شخص کا بڑا درجہ ہے دوسرے اس بندہ کے لئے جس کو خداوند تعالےٰ نے علم عطا فرمایا اور مال عطا نہیں فرمایا۔ یہ بندہ (علم کے سبب) سچی نیت رکھتا ہے اور یہ آرزو کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص کی طرح اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا۔ اس کو بھی پہلے بندہ کی مانند اجر ملے گا اور ثواب میں دونوں برابر ہوں گے اور تیسرا بندہ وہ ہے جس کو خدا نے مال دیا ہے اور علم نہیں دیا یہ بندہ اپنے مال کو علم نہ ہونے کی وجہ سے بری طرح خرچ کرتا ہے نہ تو خرچ کرنے میں خدا سے ڈرتا ہے نہ رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور نہ خدا کا حق اپنے مال میں سے نکالتا ہے اور نہ بندوں کا حق ادا کرتا ہے یہ بندہ بدترین مرتبہ کا ہے۔ اور چوتھا بندہ وہ ہے جس کو خدا نے مال بھی نہیں دیا اور علم بھی نہیں دیا وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص کی طرح خرچ کرتا (یعنی برے کاموں میں) یہ بندہ اپنی نیت کے سبب مغلوب ہے اور اس کا گناہ تیسرے شخص کے گناہ کی مانند ہے۔ (ترمذی)

نیکی کی توفیق اور حسن خاتمہ

۵۰۵۶/۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے بھلائی کے کام کراتا ہے۔ پوچھا گیا خدا بھلائی کے کام کیوں کر کراتا ہے یا رسول اللہؐ فرمایا موت سے پہلے اس کو اعمال نیک کی توفیق مرحمت فرماتا ہے۔ (ترمذی)

دانا شخص وہی ہے جو خواہشات نفس احکام الہٰی کے تابع کر دے

۵۰۵۷/۶ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت شداد بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عاقل اور محتاط شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو ذلیل سمجھے اور اپنے قابو میں رکھے اور عمل کرے مابعد موت کے لئے اور عاجز و درماندہ وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کا غلام ہو اور خدا تعالےٰ سے بخشش کا آرزو مند ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

خدا ترس لوگوں کے لئے دولت بُری چیز نہیں

۵۰۵۸ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰى وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کہتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے سر پر غسل کی تری تھی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت ہم آپ کو خوش دیکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد لوگ باتوں میں مشغول ہو گئے اور دولتمندی پر بحث ہونے لگی (کہ وہ اچھی ہے یا بُری) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خداوند بزرگ و برتر سے ڈرے اس کے لئے دولتمندی بُری چیز نہیں ہے اور متقی کے لئے صحت (جسمانی) دولت سے بہتر ہے اور خوشحالی اور خوشدلی خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ (احمد)

مال و دولت مومن کی ڈھال ہے

۵۰۵۹ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ يَّبْذُلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت سفیان ثوری رح کہتے ہیں کہ اگلے زمانے میں مال کو بُرا سمجھا جاتا تھا لیکن آج کل مال مومن کی ڈھال ہے سفیان کہتے ہیں کہ اگر یہ دینار ہمارے پاس نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہم کو ذلیل و خوار بنا دیتے اور سفیان نے یہ کہا کہ جس شخص کے پاس کچھ مال ہو وہ اس کی اصلاح کرے (یعنی اس کو بڑھانے کی تدبیریں کرے اور ضائع ہونے سے بچائے اس لئے کہ ہمارا یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر اس میں کوئی محتاج ہوگا تو وہی سب سے پہلا شخص ہے جو اپنے دین کو دنیا کے عوض فروخت کرے گا اور سفیان ثوری رح نے کہا کہ حلال مال فضول خرچی میں ضائع نہیں ہوتا۔ (شرح السنۃ)

ساٹھ سال کی عمر بڑی عمر ہے

۵۰۶۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ ساٹھ برس کی عمر والے لوگ کہاں ہیں اور یہ عمر وہ عمر ہے جس کی نسبت خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ (یعنی کیا ہم نے تم کو ایسی عمر نہ دی جس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت (عبرت) حاصل کرے حالانکہ تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا (یعنی بڑھاپا یا قرآن یا رسول یا موت)۔ (بیہقی)

حسن عمل کے ساتھ عمر کی زیادتی درجات کی بلندی کا باعث ہے

۵۰۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلٰثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن شداد رض کہتے ہیں کہ قبیلۂ بنی عذرہ کے تین آدمی آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا آپ نے

فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفِيْنِيْهِمْ قَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَكَانُوْا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا يَلِيْهِ وَاَوَّلُهُمْ يَلِيْهِ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُّؤْمِنٍ يُّعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

صحابہ رضی سے فرمایا کون ہے جو ان کی خبر گیری کرے مجھ کو آگاہ کرے؟ طلحہ رضی نے عرض کیا میں ان کی خبر گیری کروں گا وہ تینوں آدمی حضرت طلحہ رضی کے پاس رہے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا۔ ان تینوں میں سے ایک شخص اس لشکر میں گیا اور شہید ہوا پھر ایک اور لشکر آپ نے بھیجا اس میں دوسرا شخص گیا اور شہید ہوا پھر تیسرا شخص بستر پر مر گیا راوی کا بیان ہے کہ حضرت طلحہ رضی نے کہا میں نے ان تینوں کو (خواب میں) جنت کے اندر دیکھا جو شخص بستر پر مرا تھا وہ سب سے آگے تھا اور جو دوسرے لشکر میں شہید ہوا وہ اس کے پیچھے تھے اور سب سے پہلا شخص جو پہلے لشکر میں شہید ہوا تھا سب سے آخر میں تھا میرے دل میں اس سے شبہ پیدا ہوا اور اس کا ذکر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا اور ان میں سے تو نے کس چیز کا انکار کیا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس مسلمان سے زیادہ بہتر کوئی شخص نہیں ہے جس نے اسلام میں زیادہ عمر پائی اور اس کو تحمید و تسبیح اور تہلیل و تکبیر کا زیادہ موقع ملا۔ (احمد)

عبادت گزار زندگی کی اہمیت

۵۰۶۲ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَّوْمِ وُلِدَ اِلٰى اَنْ يَّمُوْتَ هَرَمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

حضرت محمد بن ابی عمیرہ رضی کہتے ہیں کہ اگر کوئی بندہ پیدائش کے دن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک خدا کی اطاعت و عبادت میں سرنگوں رہے تو وہ البتہ اپنی اس عبادت و طاعت کو قیامت کے دن حقیر خیال کرے گا اور یہ آرزو کرے گا کہ اس کو پھر دنیا میں واپس کر دیا جائے تاکہ اس کا اجر و ثواب زیادہ ہو جائے۔ (احمد)

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ — توکل اور صبر کا بیان

فصل اول

توکل اختیار کرنے والوں کی فضیلت

۵۰۶۳ (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے ستر ہزار (افراد) بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور یہ لوگ نہ منتر کرتے ہوں گے اور نہ شگون بد لیتے ہوں گے اور صرف اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۶۴ (۲) وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا پیش کی گئیں (یعنی دکھائی گئیں) مجھ پر امتیں یعنی

يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهٖ ثُمَّ قِيْلَ لِيَ انْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيَ انْظُرْ هٰكَذَا فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خواب یا حالتِ کشف میں) پس پیغمبروں نے اپنی اُمتوں کے ساتھ گزرنا شروع کیا ایک نبی گزرا اس کے ساتھ ایک آدمی تھا (یعنی صرف ایک تابع) اور ایک نبی گزرا جس کے ساتھ دو آدمی تھے اور ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک جماعت تھی اور ایک نبی گزرا جس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہ تھا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت یا انبوہ کو دیکھا جو آسمان کے کناروں تک میں بھری ہوئی تھی (اس کی زیادتی کو دیکھ کر) میں نے یہ امید باندھی کہ یہ میری امت ہوگی۔ لیکن مجھ کو بتایا گیا کہ یہ موسیٰ ؑ اور ان کی امت ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا دیکھو اور میں نے ایک بڑے انبوہ کو دیکھا جس سے آسمان کے کنارے معمور تھے۔ پھر مجھ سے کہا گیا دائیں بائیں دیکھو۔ میں نے ایک بڑے انبوہ کو دیکھا جس سے آسمان کے کنارے معمور تھے۔ پھر مجھ سے کہا گیا یہ تیری امت ہے اور ان کے علاوہ ستر ہزار اور ہیں جو بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ لوگ وہ ہوں گے جو نہ تو بدشگون لیتے ہیں اور نہ منتر پڑھواتے ہیں اور نہ اپنے جسم پر داغ لیتے ہیں اور صرف خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں (یہ سنکر) عکاشہ رضؓ بن محصن (صحابی) کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ دعا فرمائیے خداوند تعالےٰ ان لوگوں میں مجھ کو شامل کرے پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ عرض کیا میرے لئے بھی دُعا فرما دیجئے آپ نے فرمایا تجھ پر عکاشہ سبقت لے گیا۔ (بخاری و مسلم)

مومن کی مخصوص شان

۵۰۲۵/۳ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت صہیب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی شان عجیب ہے اس کے تمام کام نیکی ہیں اور یہ شان صرف مومن کے ساتھ مخصوص ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہو (یعنی فراخی، کشادگی اور خوش حالی) خدا کا شکر کرے پس یہ شکر اس کے لئے نیکی ہے جب کوئی حادثہ پہنچے تو صبر کرے اور یہ صبر بھی اس کے لئے نیکی ہے۔ (مسلم)

کچھ خاص ہدایتیں

۵۰۲۶/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومنِ قوی (یعنی ایمان و اعتقاد میں بہتر ہے) خدا تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے مومن ضعیف سے اور ہر مومن میں (قوی ہو یا ضعیف) نیکی ہے جو چیز تجھ کو نفع پہنچائے اس پر حرص کر اور خدا کی مدد و توفیق طلب کر۔ اور طلبِ استعانت سے عاجز نہ ہو اور جب تجھ کو کوئی دکھ مصیبت پہنچے (یعنی کسی کام میں کوئی نقصان ہو جائے) تو یوں نہ کہہ کہ اگر میں اس طرح کرتا تو ایسا ہوتا۔ بلکہ اس طرح کہہ کہ خدا نے یہی مقدر کیا اور خدا تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس لئے کہ لفظ "اگر" شیطان کے کام کو کھولتا اور دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

اللہ پر پوری طرح توکل کرنے کی فضیلت

۵۰۶۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اگر تم خدا پر بھروسہ کرو گے جیسا بھروسے کا حق ہے تو وہ تم کو اِس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے، (اپنے گھونسلوں میں) جاتے ہیں)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حصول رزق کے بارے میں ایک خاص ہدایت

۵۰۶۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّہَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَہَیْتُکُمْ عَنْہُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَہَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْہُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ)۔

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تم کو جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دُور رکھے مگر وہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو تم کو دوزخ کے قریب کر دے اور جنت سے دُور رکھے مگر وہ چیز جس سے میں نے تم کو منع کر دیا ہے اور حضرت جبرئیلؑ نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہیں کر لیتا۔ خبردار خدا سے ڈرو اور رزق حاصل کرنے میں اعتدال سے کام لو اور رزق پہنچنے میں تاخیر کہیں تم کو اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم اس کی وجہ سے گناہوں کا ارتکاب کرنے لگو۔ اِس لئے کہ وہ چیز جو خدا کے پاس ہے اس کو اطاعت ہی کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (شرح السنہ۔ بیہقی)

اصل زُہد کیا ہے

۵۰۶۹ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّہَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا بِاِضَاعَۃِ الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّہَادَۃَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْکَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللّٰہِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَۃِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِہَا اَرْغَبَ فِیْہَا لَوْ اَنَّہَا اُبْقِیَتْ لَکَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ)۔

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترکِ دنیا حلال کو حرام بنانے اور مال کو ضائع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھوں میں ہے (مال و دولت) اس پر بھروسہ نہ کر بلکہ اس پر بھروسہ کر جو خدا کے ہاتھوں میں ہے اور ترکِ دنیا یہ ہے کہ جب تجھ پر کوئی مصیبت پڑے تو تو اس مصیبت میں ثواب کا طالب ہو اور یہ خواہش رکھ کہ مصیبت باقی رہے اور ختم نہ ہو (تاکہ اس کا ثواب حاصل ہو)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہے۔

تمام تر نفع ونقصان پہنچانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

۵۰۷۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ میں ایک روز رسُول اللہ صلے اللہ علیہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ آپ نے فرمایا لڑکے! خدا کے احکام (اوامر و نواہی) کو محفوظ رکھ۔ خداوند تعالےٰ تجھ کو اپنی حفاظت میں رکھے گا اور محفوظ رکھ تو اللہ کے حق کو تو تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا اور جب تو سوال کا ارادہ کرے تو اللہ تعالےٰ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو خدا ہی سے مدد چاہ اور یہ بات یاد رکھ کہ ساری مخلوق اگر جمع ہو کر تجھ کو کچھ نفع پہنچانا چاہے تو ہرگز تجھ کو نفع نہ پہنچا سکے گی مگر صرف اتنا جتنا کہ خدا نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے قلم اٹھا کر رکھ دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔ (احمد۔ ترمذی)

انسان کی نیک بختی اور بدبختی؟

۵۰۷۱ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللهُ لَهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)۔

حضرت سعدرضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کی نیک بختی یہ ہے کہ جو کچھ خدا نے اس کے لئے مقدر کر دیا ہے وہ اس پر راضی رہے اور آدمی کی بدبختی یہ ہے کہ وہ خدا سے خیر اور بھلائی کو مانگنا چھوڑ دے اور انسان کی بدبختی یہ ہے کہ خدا نے جو کچھ اس کے مقدر میں لکھا ہے وہ اس سے غضبناک اور ناخوش ہو۔ (احمد۔ ترمذی) (یہ حدیث غریب ہے)۔

فصل سوم

خدا پر کامل اعتماد کا اثر

۵۰۷۲ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ الْإِسْمَاعِيلِيِّ فِي صَحِيحِهِ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقَالَ كُنْ خَيْرَ

حضرت جابررضؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو وہ بھی آپ کے ہمراہ واپس ہوتے دوپہر کے وقت صحابہؓ ایک جنگل میں پہنچے جس میں کیکر کے درخت زیادہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں اتر پڑے صحابہؓ بھی سایہ کی تلاش میں اِدھر اُدھر درختوں کے نیچے جا پڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہرے اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی اور ہم تھوڑی دیر کے لئے سو گئے ناگہاں ہم نے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو پکار رہے ہیں اور آپ کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا ہے، آپ نے (ہمارے جمع ہو جانے پر) فرمایا اس دیہاتی نے مجھ پر تلوار کھینچی اس حال میں کہ میں سو رہا تھا میں جاگ پڑا۔ اور دیکھا کہ ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ مجھ سے کہہ رہا ہے اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا میں نے کہا خدا بچائے گا۔ تین مرتبہ یہی الفاظ فرمائے اور اس اعرابی کو آپ نے کوئی سزا نہ دی اور اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ (بخاری و مسلم) اور ابوبکر اسماعیلی نے جو روایت اپنی صحیح میں درج کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اعرابی نے تلوار ہاتھ میں لے کر کہا۔ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ آپ نے

اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ۔

فرمایا خدا بچائے گا۔ یہ سنکر اعرابی کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو اٹھالیا اور فرمایا تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ اعرابی نے کہا تم بہترین پکڑنیوالے بنو۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں۔ دیہاتی نے کہا میں مسلمان نہیں ہوتا لیکن اس بات کا معاہدہ کرتا ہوں کہ نہ تو آپ سے لڑوں گا اور نہ اس قوم کا ساتھ دونگا جو آپ سے لڑے گی۔ یہ سنکر آپ نے اس دیہاتی کو چھوڑ دیا وہ دیہاتی اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا میں تمہارے پاس ایک بہترین شخص کے پاس سے ہوکر آیا ہوں۔

تقویٰ و پرہیز گاری اور رزق

۵۰۷۳ (۱۱) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰيَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہی ان کو کافی ہے (اور وہ آیت یہ ہے) وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (یعنی جو خدا سے ڈرے خداوند تعالےٰ اس کے لئے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایک ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے خیال وگمان تک نہیں ہوتا۔ (احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

رزق دینے والا صرف اللہ تعالےٰ ہے

۵۰۷۴ (۱۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ آیت سکھائی اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (یعنی خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں رزق دینے والا اور طاقتور ہوں) (ابوداؤد اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

کسب و کمائی کو اصل کمائی نہ سمجھو!

۵۰۷۵ (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَى الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک ان میں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور دوسرا کچھ پیشہ کرتا تھا۔ پیشہ ور بھائی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی یہ کہا کہ وہ کام کاج نہیں کرتا) حضور نے فرمایا شاید تجھ کو اس کی برکت سے رزق دیا جاتا ہو۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے)

توکل کی ہدایت

۵۰۷۶ (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهٗ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کا دل ہر جنگل میں ایک شاخ ہے (یعنی اس کو ہر طرح کی فکریں ہیں) پھر جس شخص نے اپنے دل کو ساری شاخوں کی طرف متوجہ رکھا (یعنی ہر قسم کی فکروں میں مشغول و منہمک رہا) خداوند تعالےٰ

اللہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

اس کی پروا نہیں کرتا خواہ کسی جنگل میں اس کو ہلاک کر دے اور جس نے خدا پر توکل کیا اور اپنے کاموں کو خدا کے سپرد کر دیا خداوند تعالیٰ اس کے تمام کاموں کو درست کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

خدا پر بھروسہ

۵۰۷۷/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَیْتُھُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَیْھِمُ الشَّمْسَ بِالنَّھَارِ وَلَمْ اُسْمِعْھُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارا رب بزرگ و برتر فرماتا ہے اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں ان پر رات کو مینھ برساؤں جبکہ وہ سوتے ہوں اور دن کو آفتاب نکالوں اور بادل گرجنے کی آوازیں ان کو نہ سناؤں۔ (احمد)

صبر و توکل سے متعلق ایک حیرت انگیز واقعہ

۵۰۷۸/۱۶ وَعَنْہُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی اَھْلِہٖ فَلَمَّا رَاٰی مَا بِھِمْ مِنَ الْحَاجَۃِ خَرَجَ اِلَی الْبَرِّیَّۃِ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُہٗ قَامَتْ اِلَی الرَّحٰی فَوَضَعَتْھَا وَاِلَی التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْہُ ثُمَّ قَالَتْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَ فَاِذَا الْجَفْنَۃُ قَدِ امْتَلَاَتْ قَالَ وَذَھَبَتْ اِلَی التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْہُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِیْ شَیْئًا قَالَتِ امْرَاَتُہٗ نَعَمْ مِنْ رَّبِّنَا وَقَامَ اِلَی الرَّحٰی فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَوْ لَمْ یَرْفَعْھَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک شخص اپنے اہل و عیال کے پاس آیا، جب اس نے ان کی حاجتوں اور ضرورتوں کو دیکھا تو وہ جنگل کی طرف چلا گیا۔ ادھر جب عورت نے دیکھا کہ اس کے شوہر کے پاس کچھ نہیں ہے اور وہ شرم کی وجہ سے باہر چلا گیا ہے تو وہ اٹھی اور چکی پر پہنچی، اس کو صاف کیا۔ یعنی جو کچھ اس میں تھا اس کو نکالا۔ پھر تنور کی طرف گئی اور اس کو گرم کیا اور پھر خدا سے یہ دعا کی "اے میرے اللہ! ہم کو رزق عطا فرما" اس کے بعد اس نے دیکھا کہ چکی کا گرانڈ آٹے سے بھرا ہوا ہے پھر وہ تنور کی طرف گئی تو دیکھا اس میں روٹیاں بھری ہوئی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اتنے میں اس کا شوہر آ گیا اور کہا۔ کیا تم کو میرے جانے کے بعد کہیں سے کھانے کا سامان مل گیا (اور اس کو آٹے سے بھرا ہوا پایا) اس واقعہ کا ذکر اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم چکی کا پاٹ نہ اٹھا لیتے تو چکی قیامت تک گردش میں رہتی۔ (اور اس سے آٹا نکلتا رہتا)۔ (احمد)

رزق انسان کی تلاش میں رہتا ہے

۵۰۷۹/۱۷ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ (رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ)

حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح موت انسان کو ڈھونڈتی ہے (ابو نعیم)

نبی کا لا مثال صبر

۵۰۸۰/۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْھِہٖ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ گویا میں اس وقت بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ ایک نبیؑ کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں اس نبیؑ کا جس کو اس کی قوم نے مارا اور لہولہان کر دیا۔ وہ نبیؑ اپنے چہرے سے خون پونچھتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا۔ اے اللہ تو! میری قوم کو بخش دے وہ میری حقیقت سے واقف نہیں ہے۔

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ　　ریاء اور سمعہ کا بیان

فصل اوّل

خدا صورت اور مال کو نہیں دیکھتا، دل کو دیکھتا ہے

۵۰۸۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ (مسلم)

غیر مخلصانہ عمل کی کوئی اہمیت نہیں

۵۰۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ هُوَ لِلَّذِيْ عَمِلَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں شرکار کے شرک سے بیزار ہوں (یعنی جس طرح اور شرکار شرکت پر راضی ہیں اس طرح میں راضی نہیں بلکہ میں شرکت سے بیزار ہوں) جو شخص کام (عبادت) کرے جس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کرے تو میں اس کو اور اس کے شرک دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ میں اس شخص سے بری ہوں وہ شخص یا اس کا عمل اسی کے لئے ہے جو عمل اس نے کیا ہے۔ (مسلم)

دکھانے سنانے کے لئے عمل کرنے والوں کے بارے میں وعید

۵۰۸۳ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهٖ وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِي اللهُ بِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کوئی عمل سُنانے اور شہرت دینے کے لئے کرے اللہ تعالےٰ اس کے عیب کو مشہور کرے گا۔ اور جو شخص کوئی عمل دکھانے کے لئے کرے خدا اس کو ریا[1] کاروں کی سزا دکھائے گا۔ (بخاری و مسلم)

کسی عمل خیر کی وجہ سے خود بخود مشہور ہو جانا ریا نہیں ہے

۵۰۸۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس شخص کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے جو نیک کام کرتا ہے اور لوگ اس کے کاموں کی تعریف کرتے ہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں (کیا اس کے اعمال خیر کا ثواب قائم رہتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے؟) آپؐ نے فرمایا یہ (تعریف کرنا) مومن کے لئے فوری خوش خبری ہے (اور اصل خوشخبری آخرت میں ہے)

فصل دوم

شرک و ریا کے بارے میں ایک وعید

۵۰۸۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ فُضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ

حضرت ابی سعید بن ابی فضالہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ

[1] ریا۔ دکھاوے کا کام یعنی وہ اعمال خیر جو خدا کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لئے کئے جائیں۔ اور سمعہ وہ کام ہے جو لوگوں کو سنانے اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں۔ ۱۲ مترجم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَّنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب خداوند تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا اور یہ (قیامت کا) دن ایسا دن ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے تو ایک ندا کرنے والا یہ اعلان کرے گا جس شخص نے اپنے عمل میں جس کو اس نے خدا کے لئے کیا ہو خدا کے سوا کسی اور کو شریک کیا ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے اس عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے اس لئے کہ خداوند تعالیٰ شرکاء کے شرک سے بیزار ہے۔ (احمد)

ریاکاری کی مذمت

۵۰۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اپنے عمل کو شہرت دے (یعنی لوگوں کو سنانے کا اس نے یہ عمل کیا) تو خداوند تعالیٰ اس کے ریا کے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچائے گا۔ (یعنی اس کی ریاکاری کا اظہار کرے گا) اور اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ (بیہقی)

نیت کے اخلاص و عدم اخلاص کا اثر

۵۰۸۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کی نیت (اعمال خیر میں) آخرت کی طلب ہو خداوند تعالیٰ اس کو غنا قلبی عطا فرماتا ہے (یعنی اس کو مخلوق کی پرواہ نہیں رہتی) اور اس کی پریشانیوں کو جمع کر کے اطمینان خاطر بخشتا ہے دنیا اس کے پاس آتی ہے اور وہ دنیا کو ذلیل و خوار سمجھتا ہے اور جس شخص کی نیت (اعمال میں) دنیا کا حاصل کرنا ہو خداوند تعالیٰ افلاس کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے (یعنی فقر و افلاس اس کو محسوس ہونے لگتا ہے) اس کے کاموں میں انتشار اور پریشانی پیدا کرتا ہے اور دنیا اس کو صرف اس قدر ملتی ہے جتنا کہ خدا نے اس کے لئے مقدر کیا ہے۔ (ترمذی)

اُخروی مقاصد کے لئے اپنے نیک عمل کی شہرت پر خوش ہونا "ریا" نہیں ہے

۵۰۸۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَاٰنِيْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے گھر میں اپنے مصلے پر نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور یہ دیکھ کر مجھ کو خوشی ہوئی کہ اس شخص نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا (یعنی میرا خوش ہونا ریاکاری تو نہیں) آپ نے فرمایا ابوہریرہ خدا تجھ پر رحم فرمائے تجھ کو دو اجر ملیں گے ایک تو مخفیہ طور پر نماز پڑھنے کا اور دوسرا اجر نماز ظاہر کا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

ریاکار دینداروں کے بارے میں وعید

۵۰۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَّخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخری زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دین کے ذریعہ دنیا داروں کو دھوکہ دیں گے (خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ) لوگوں کو دکھانے کے لئے

لِلَّبَنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

دنبوں کے چمڑے کے کپڑے پہنیں گے یعنی ان کے کپڑے موٹے جیسے کمبل وغیرہ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں اور نرم ہوں گی (یعنی ان کی باتیں خوشگوار لذیذ اور نرم ہونگی) لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے (یعنی سخت اور بے رحم) خداوند تعالیٰ اس کی نسبت فرماتا ہے کیا یہ لوگ مجھ کو دھوکہ دیتے ہیں یا میرے ڈھیل دیدینے کے سبب سے مغرور ہو گئے ہیں میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اُن پر انھیں میں سے بلا و فتنہ کو مسلط کروں گا (یعنی ان پر ایسے اُمرا وحکام یا اشخاص کو مقرر کروں گا جو اُن کو مصائب و آفات میں مبتلا کر دیں ایسی بلا اور فتنہ کو عقلمند و دانا اشخاص اس کے دفع کرنے سے عاجز و حیران رہیں گے۔ (ترمذی)

۵۰۹۰/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہیں اور جس کے دل ایلوے سے زیادہ تلخ ہیں میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان پر (فتنہ و مصیبت و بلا) نازل کروں گا ایسا فتنہ کہ عقلمند و دانا شخص اس میں حیران ہو گا۔ کیا یہ لوگ مجھ کو دھوکا دیتے ہیں یا مجھ پر جرأت و دلیری کرتے ہیں۔ (ترمذی)۔

میانہ روی کی فضیلت

۵۰۹۱/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر چیز میں حرص و نشاط ہے (یعنی زیادتی و انہماک) اور ہر زیادتی میں سستی ہے (یعنی ہر اس فعل میں جو زیادتی کے ساتھ کیا جائے سستی پیدا ہو جاتی ہے) پس اگر عمل کرنے والے نے میانہ روی سے کام لیا اور میانہ روی کے قریب رہا (یعنی افراط و تفریط سے بچا رہا) تو اس کی نجات پا جانے کی امید ہے (یعنی اس کی کامیابی کی امید ہے) اور اگر اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا گیا (یعنی اس نے اس قدر مبالغہ کیا کہ لوگوں میں مشہور ہو گیا یا مشہور ہونے کے لئے اس نے عبادت میں زیادتی کی تو تم اس کو (صالح اور عابد) شمار نہ کرو۔ (ترمذی)

شہرت یافتہ زندگی پر خطر ہے

۵۰۹۲/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کی بُرائی کے لئے اتنا کافی ہے کہ دین اور دنیا میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر وہ شخص جس کو خداوند تعالےٰ اس سے محفوظ رکھے۔ (بیہقی)

فصل سوم

سُمعہ کی مذمت

۵۰۹۳/۱۳ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ

ابی تمیمہؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت صفوانؓ اور اُن کے دوستوں کے پاس حاضر ہوا حضرت جندبؓ اس وقت ان کو نصیحت کر رہے تھے صفوان وغیرہ نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سُنی ہے جندبؓ نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُہٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَاْکُلَ اِلَّا طَیِّبًا فَلْیَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یُحَالَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجَنَّۃِ مِلْءُ کَفٍّ مِنْ دَمٍ اَھْرَاقَہٗ فَلْیَفْعَلْ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص سنائے (یعنی اعمال نیک لوگوں کو سنانے اور شہرت دینے کے لئے) خداوند تعالےٰ قیامت کے دن اس کو رسوا کریگا اور جو شخص مشقت ڈالے (اپنے اوپر یعنی اپنے آپ کو کسی تکلیف میں ڈالے یا کسی دوسرے کو تکلیف میں ڈالے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اسکو مشقت میں ڈالے گا۔ لوگوں نے کہا ہم کو وصیت کیجئے انھوں نے کہا سب سے پہلی چیز جو انسان کو گندہ اور خراب کرتی ہے (یعنی دوزخ میں لے جانے والی اور موجب عذاب ہوتی ہے) اسکا پیٹ ہے پس جو شخص اس کی قدرت رکھتا ہو کہ حلال کھائے (اور حرام کو ہاتھ نہ لگائے) وہ ایسا ہی کرے اور جو شخص اس کی طاقت رکھے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلّو خون حائل نہ ہو وہ ایسا ہی کرے۔ (بخاری)

ریاکاری شرک کے مترادف ہے

۵۰۹۴/۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ خَرَجَ یَوْمًا اِلٰی مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکَ قَالَ یُبْکِیْنِیْ شَیْءٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ وَمَنْ عَادٰی لِلّٰہِ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰہَ بِالْمُحَارَبَۃِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِیَاءَ الْاَخْفِیَاءَ الَّذِیْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ یُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ یُدْعَوْا وَلَمْ یُقَرَّبُوْا قُلُوْبُھُمْ مَصَابِیْحُ الْھُدٰی یَخْرُجُوْنَ مِنْ کُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَۃٍ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عمر بن خطاب رض کہتے ہیں کہ وہ ایک روز مسجد نبوی کی طرف گئے تو معاذ بن جبل رض کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا وہ اس وقت رو رہے تھے۔ حضرت عمر رض نے پوچھا معاذ رض کون چیز تم کو رلا رہی ہے معاذ رض نے کہا مجھ کو وہ بات رُلا رہی ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تھوڑا ریا (بھی) شرک ہے اور یہ کہ جو شخص خدا کے دوست سے دشمنی رکھے (یعنی اس کو نقصان و اذیت پہنچائے) اس نے گویا خدا سے جنگ کی اور مقابلہ کیا۔ خداوند تعالیٰ نیکوکاروں پرہیزگاروں اور ان مخفی حال کے لوگوں کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ نظروں سے غائب ہوں تو ان کو پوچھا نہ جائے اور جب موجود ہوں تو ان کو بلایا نہ جائے (اور بُلایا جائے تو) پاس نہ بٹھایا جائے ان لوگوں کے دل چراغ ہدایت ہیں اور یہ لوگ ہر تاریک زمین سے ظاہر و پیدا ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

صدق و اخلاص کی علامت

۵۰۹۵/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَۃِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب علانیہ نماز پڑھتا ہے اور خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے اور جب پوشیدہ پڑھتا ہے خوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرا یہ بندہ سچا ہے (ریا نہیں کرتا)۔ (ابن ماجہ)

ریاکار لوگوں کے بارے میں پیش گوئی

۵۰۹۶/۱۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَۃِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَۃِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ ذٰلِکَ بِرَغْبَۃِ بَعْضِھِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَھْبَۃِ بَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رض کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخری زمانہ میں چند قومیں ایسی ہوگی جو ظاہر میں دوست ہونگی لیکن باطن میں دشمن۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ یہ کیونکر ہوگا فرمایا یہ اس طرح ہوگا کہ ان میں سے بعض بعض سے غرض لالچ رکھیں گے اور بعض بعض سے خوف زدہ ہوں گے۔ (احمد)

دکھلاوے کا نماز روزہ شرک ہے

۵۰۹۷/۹ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت شداد بن اوس رضی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص نے دکھانے کو نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کو روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لئے خیرات کی اس نے شرک کیا۔ (احمد)

۵۰۹۸/۱۰ وَعَنْهُ اَنَّهٗ بَكٰى فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرْتُهٗ فَاَبْكَانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا وَّلٰكِنْ يُّرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهٗ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهَوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت شداد بن اوس رضی کہتے ہیں کہ (ایک روز) وہ روئے۔ پوچھا گیا کیوں روتے ہو انھوں نے کہا مجھ کو اس بات نے رُلایا جو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ میں اپنی اُمت پر شرک مخفی اور مخفی خواہشات سے ڈرتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کی اُمت آپ کے بعد شرک کرے گی فرمایا، خبردار ہاں میری اُمت سورج کو نہ پُوجے گی۔ چاند کی عبادت نہ کریگی۔ پتھر کی پرستش نہ کرے گی اور نہ بُتوں کے آگے سجدہ کرے گی لیکن اپنے اعمالِ خیر لوگوں کو دکھائے گی اور مخفی شہوت یہ ہے کہ مثلاً تم میں سے کوئی شخص صبح کو روزہ دار اُٹھے گا پھر کوئی خواہش نفسانی خواہشات میں سے پیش آئیگی (مثلاً کھانے پینے کی خواہش یا جماع کی خواہش) اور وہ روزہ کو توڑ دے گا۔ (احمد۔ بیہقی)

ریاکاری دجّال کے فتنہ سے زیادہ خطرناک ہے

۵۰۹۹/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيَزِيْدُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی سعید رضی کہتے ہیں کہ ہم مسیح دجّال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا خبردار کیا تم کو میں ایک اور بات نہ بتلاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے مسیح دجّال سے زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا (وہ خطرناک چیز) شرکِ خفی ہے آدمی نماز کیلئے کھڑا ہوتا اور نماز پڑھتا ہے اور زیادتی کرتا ہے نماز میں (یعنی لمبے چوڑے ارکان ادا کرتا ہے) محض اس لئے کہ کوئی شخص اس کو نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ)

ریاکاری شرک اصغر ہے

۵۱۰۰/۲۰ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً اَوْ خَيْرًا۔

حضرت محمود بن لبید رضی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس چیز سے میں تمہارے لئے بہت ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے (چھوٹا شرک) صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! شرکِ اصغر کیا ہے۔ فرمایا ریاء (احمد) اور بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں قیامت کے دن خداوند تم ریاکاروں سے فرمائیگا تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دنیا میں اپنے اعمال دکھایا کرتے تھے اور دیکھو کہ تم کو ان کے پاس جزا یا بھلائی ملتی ہے (یا نہیں)۔

اخلاص عمل کا اثر

۵۱۰۱/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَّا بَابَ لَهَا وَ

حضرت ابی سعید خدری رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص کسی ایسے پتھر میں کوئی عمل کرے جس میں نہ تو دروازہ ہو اور نہ کوئی روشندان تو اس کے

لَاَخْرَجَ عَمَلَهٗ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَّا كَانَ۔ عمل کی بھی لوگوں کو خبر ہو جائے گی خواہ وہ عمل کسی قسم کا ہو۔ (بیہقی)

اللہ تعالیٰ ہر پوشیدہ اچھی یا بری عادت کو آشکارا کر دیتا ہے

۵۱۰۲/۲۲ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ۔

حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کی کوئی اچھی یا بری کی بات چھپی ہوئی ہو خداوند تعالیٰ اس عادت کو ایک نشانی سے ظاہر کر دیتا ہے کہ اس نشانی سے لوگ اس کو شناخت کر لیتے ہیں۔ (بیہقی)

نفاق کی برائی نہایت خوفناک ہے

۵۱۰۳/۲۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس امت پر (یعنی اپنی امت پر) ہر منافق کے شر سے ڈرتا ہوں جو علم و حکمت کی تو باتیں کرتا ہے اور ظلم کے کام کرتا ہے۔ (بیہقی)

حسنِ نیت کی اہمیت

۵۱۰۴/۲۴ وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا لِّيْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت مہاجرؓ بن حبیبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں حکیم کے ہر کلام کو قبول نہیں کر لیتا لیکن میں اس کے ارادہ اور نیت کو قبول کرتا ہوں اگر اس کی نیت اور محبت میری اطاعت میں ہے تو میں اس کی خاموشی کو اپنی تعریف قرار دیتا ہوں اور وقار اگرچہ وہ کلام نہ کرے۔ (دارمی)

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ رونے اور ڈرنے کا بیان

فصل اول

زیادہ ہنسنا آخرت کی ہولناکیوں سے بے فکری کی علامت ہے

۵۱۰۵/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ابو القاسم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اس چیز کو معلوم کر لو جس کو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روؤ اور بہت کم ہنسو۔ (بخاری)

کسی کے اخروی انجام کے بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا

۵۱۰۶/۲ وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ام العلاء انصاریہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اگرچہ خدا کا رسول ہوں لیکن خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔ (بخاری)

دوزخ کے بارے میں حضورؐ کا ایک مشاہدہ

۵۱۰۷/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پیش کی گئی میرے سامنے دوزخ کی آگ (یعنی معراج یا خواب میں) میں نے اس میں بنو اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جس کو ایک بلی کے معاملہ میں عذاب کیا جا رہا تھا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ تو وہ اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ اس کی رسی کھولتی تھی کہ وہ

يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حشرات الارض میں سے (جی بھر کر) کچھ کھالے یہاں تک کہ وہ بھوکی مرگئی اور میں نے اس میں عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا جو اپنی آنتوں کو دوزخ کی آگ میں کھینچ رہا تھا اور یہ سب سے پہلا شخص تھا جس نے سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی تھی۔ (مسلم)

فسق و فجور کی کثرت پوری قوم کے لئے موجب ہلاکت

۵۱۰۸/۴ وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زینب بنت جحش رضہ کہتی ہیں کہ ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے عرب کے لئے شر قریب پہنچ گیا آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا ہے یہ کہہ کر آپ نے انگوٹھے اور قریب کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا اور دکھایا (اتنا سوراخ ہوگیا ہے) زینب نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم کو ہلاک کر دیا جائے گا حالانکہ ہمارے اندر نیک و صالح آدمی بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں جب کہ فسق و فجور زیادہ ہو جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

خسف اور مسخ کا عذاب اس امت کے لوگوں پر بھی نازل ہو سکتا ہے

۵۱۰۹/۵ وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ اَوْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَاِنَّمَا هُوَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهٖ لِلْخَطَّابِيِّ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَّهُمْ يَاْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ -

حضرت ابی عامر رضہ یا ابی مالک اشعری رضہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے سنا ہے میری امت میں سے کچھ تو قومیں ایسی ہوں گی جو خز (یعنی ادنی اور ریشمی کپڑا) کو ریشم کو اور شراب کو اور باجوں کو حلال و جائز کر دیں گی اور ان میں سے کچھ قومیں اونچے پہاڑوں کے پہلو میں قیام اختیار کریں گی (کہ ہر قسم کے لوگ ان کو دیکھنے آئیں گے) رات کے وقت ان کے مواشی (جو چرنے کو گئے تھے) واپس آئیں گے اور ایک سائل ان کے پاس آئیگا وہ اس سے کہدیں گے کل ہمارے پاس آنا پھر رات ہی کو خداوند تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل فرمائیگا پہاڑوں کو ان کے بعض آدمیوں پر گرادیگا اور بعض کی صورتوں کو مسخ کر دیگا اور بندر اور سور بنا دیگا جو قیامت تک اسی شکل و صورت میں رہیں گے۔ (بخاری) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں الحِرَ ہے اور یہ تصحیف ہے حمیدی اور ابن اثیر کے بیان کے مطابق اس حدیث میں الحز (بالحاء والزاء المعجمتین) ہے حمیدی کی کتاب میں بخاری سے ہے اور اسی طرح خطابی کی شرح بخاری میں تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَّهُمْ يَاْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ کے الفاظ ہیں۔

عذاب الٰہی کا نزول

۵۱۱۰/۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو یہ عذاب ہر اس شخص کو گھیر لیتا ہے جو اس قوم میں ہوتا ہے پھر (آخرت میں) لوگوں کو مع ان کے اعمال کے اٹھایا جائے گا (یعنی جزا و سزا دی جائے گی)۔ (بخاری و مسلم)

اصل اعتبار خاتمہ کا ہے

۵۱۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ہر بندہ اس حالت میں اٹھایا جائیگا جس حال پر کہ وہ مرا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

انسان کی نادانی وغفلت کی ایک مثال

۵۱۱۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے دوزخ کی آگ کی مانند نہیں دیکھا (یعنی ایسی عجیب و ہولناک چیز نہیں دیکھی) کہ اس سے بھاگنے والا سوتا ہے اور جنت کی مانند نہیں دیکھا کہ اس کا طلب کرنے والا سوتا ہے (یعنی دوزخ سے بھاگنا چاہیئے لیکن آدمی سوتا ہے اور جنت کو طلب کرنا چاہئے لیکن آدمی سوتا ہے) (ترمذی)

ایک نصیحت ایک آرزو

۵۱۱۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جس چیز کو دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جس بات کو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ آسمان آواز بلند کرتا ہے اور اس کو آواز بلند کرنیکا حق ہے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمان میں چار انگشت جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے خدا کیلئے اپنا سر رکھے سجدہ میں نہ پڑے ہوں اگر تم اس بات کو معلوم کرو جس کو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور زیادہ روؤ اور نہ عورتوں سے بستروں پر لذت حاصل کرو اور خدا سے نالہ و فریاد کرتے تم جنگلوں کی طرف نکل جاؤ۔ اس حدیث کو بیان کرکے حضرت ابوذرؓ نے کہا کاش میں درخت ہوتا جس کو کاٹ ڈالا جاتا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حکیمانہ نصیحت

۵۱۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص (آخر شب میں دشمن کی غارت گری سے) خوف رکھتا ہے اوّل رات میں بھاگتا ہے (یعنی سفر طے کرتا ہے) اور جو شخص اوّل رات میں بھاگتا ہے منزل پر پہنچ جاتا ہے خبردار خدا کا سامان بہت قیمتی ہے۔ خبردار خدا کی متاع جنت ہے۔ (ترمذی)

ذکر اللہ اور خوفِ خداوندی کی فضیلت

۵۱۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائیگا (ان فرشتوں سے جو دوزخ پر متعین ہیں) آگ میں سے اس شخص کو نکال دو جس نے مجھ کو ایک دن بھی یاد کیا ہو یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا ہے۔ (ترمذی۔ بیہقی)

ایک آیت کا مطلب

٥١١٦/١٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَةٌ (یعنی وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ کہ دیتے ہیں اس حال میں کہ ان کے دل ترساں ولرزاں ہیں) کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا صدیق کی بیٹی نہیں بلکہ وہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور اس کے باوجود وہ خدا سے ڈرتے ہیں کہ ان کے ان اعمال کو (شاید) قبول نہ کیا جائے یہی وہ لوگ ہیں جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ذکر اللہ کی نصیحت وتلقین

٥١١٧/١٣ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھتے اور فرماتے لوگو! خدا کو یاد کرو خدا کو یاد کرو۔ زلزلہ آیا اور اس کے پیچھے آتا ہے پیچھے آنیوالا ہے۔ آئی موت مع اس کے جو اس میں ہے آئی موت مع اس کے جو اس میں ہے۔ (ترمذی)

موت اور قبر کو یاد رکھو

٥١١٨/١٤ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ فَرَاَى النَّاسَ كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى الْمَوْتُ فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے دیکھا کہ لوگ گویا ہنس رہے ہیں آپؐ نے فرمایا اگر تم لذتوں کو فنا کر دینے والی چیز کا اکثر ذکر کرتے رہو تو وہ تم کو اس سے باز رکھے جس کو میں دیکھ رہا ہوں (یعنی تم کبھی نہ ہنسو) اور وہ (لذتوں کو فنا کر دینے والی چیز) موت ہے پس تم لذتوں کو فنا کر دینے والی موت کو اکثر یاد رکھو۔ واقعہ یہ ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں قبر یہ نہ کہتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں۔ اور جب قبر میں مومن بندہ کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہو تو کشادہ مکان میں آیا یہی تو میرے نزدیک بہت محبوب تھا ان لوگوں میں سے جو مجھ پر چلتے ہیں آج کے دن میں تجھ پر حاکم وقادر بنائی گئی ہوں اور تو مجبور ہو کر میری طرف آیا ہے پس تو عنقریب میرے اس نیک کام کو دیکھے گا جو میں تیرے لئے کروں گی اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس مومن بندہ کے لئے قبر کشادہ ہو جاتی ہے جہاں تک کہ نظر کام کرتی ہے اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب فاجر یا کافر بندہ کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے نہ تو تیرا آنا مبارک اور نہ قبر تیرے لئے کشادہ مکان ہے تو میرے نزدیک ان تمام لوگوں میں سے جو مجھ پر چلتے ہیں برا تھا اور آج کے دن کہ میں تجھ پر حاکم کی گئی ہوں اور تو مجبور ومقہور میری

تَنِّينًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَسْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

طرف آیا ہے تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا بُرا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قبر اس کو دباتی ہے یہانتک کہ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر نکل جاتی ہیں۔ ابو سعیدؓ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کافر پر ستّر اژدہے مقرر کئے جاتے ہیں (ایسے اژدہے کہ) اگر ایک ان میں سے پھنکار مارے تو قیامت تک زمین سبزہ نہ اُگائے یہ اژدہے اس کو کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں یہانتک کہ اس بندہ کو حساب کیلئے لیجایا جاتا ہے۔ ابو سعیدؓ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر جنّت کے باغوں میں ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں ایک آگ کا گڑھا ہے۔ (ترمذی)

آخرت کے خوف نے حضورؐ کو جلد بوڑھا کر دیا

۵۱۱۹/۱۵ وَعَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ سُوْرَةُ هُوْدٍ وَّ اَخَوَاتُهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی جحیفہؓ کہتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ بوڑھے ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا مجھ کو سورۂ ہود اور اس جیسی اور سورتوں نے (جن میں قیامت اور عذاب الٰہی کا ذکر ہے) بوڑھا کر دیا ہے۔ (ترمذی)

۵۱۲۰/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَّالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ)۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ بوڑھے ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا مجھ کو سورۂ ہود سورۂ واقعہ سورہ مرسلات اور سورۂ عم یتسآءلون نے بوڑھا کر دیا ہے (ترمذی) اور حضرت ابوہریرہ رضؓ کی حدیث لا یلج النار الخ کتابُ الجہاد میں بیان کی گئی۔

فصل سوم

صحابہ کا کمال احتیاط و تقویٰ

۵۱۲۱/۱۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ تم ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے باریک ہیں (یعنی بہت معمولی) لیکن ہم ان کاموں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہلاک کرنیوالے کاموں میں شمار کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی اجتناب کرو اور بچو

۵۱۲۲/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ اپنے آپ کو اُن گناہوں سے بچا جن کو حقیر و معمولی خیال کیا جاتا ہے اس لئے کہ ان گناہوں کے ساتھ خدا کی طرف سے ایک مطالبہ کرنے والا بھی ہے (یعنی فرشتہ)۔ (ابن ماجہ۔ دارمی۔ بیہقی)

حضرت عمرؓ نے حضرت ابو موسیٰ سے کیا کہا

۵۱۲۳/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ قَالَ

حضرت ابی بردہؓ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمر رضؓ نے کہا تم جانتے ہو میرے باپ نے تمہارے باپ سے کیا کہا تھا میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں عبد اللہ نے

قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ قَالَ لِاَبِیْكَ یَا اَبَا مُوْسٰی هَلْ یَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهٗ وَجِهَادَنَا مَعَهٗ وَعَمَلَنَا كُلَّهٗ مَعَهٗ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِیْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَیْرًا كَثِیْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰی اَیْدِیْنَا بَشَرٌ كَثِیْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِكَ قَالَ اَبِیْ لٰكِنِّیْ اَنَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَا هٗ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ خَیْرًا مِنْ اَبِیْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

کہا میرے باپ نے تمہارے باپ سے کہا تھا اے ابو موسیٰ کیا یہ بات تجھ کو خوش کرتی ہے کہ ہمارا اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی بعثت) کے ساتھ تھا اور ہماری ہجرت آپ کے ساتھ تھی اور ہمارا جہاد آپ کے ساتھ تھا اور ہمارے سارے اعمال آپ کے ساتھ تھے جو ہمارے مالِ غنیمت کی طرح ہیں (یعنی ثابت و برقرار ہیں) آپ کے بعد جو عمل ہم نے کئے ہیں ان سے اگر ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں تو ہمارے لئے کافی ہے تمہارے باپ نے یہ سُنکر میرے باپ سے کہا نہیں یوں نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نے جہاد کیا ہم نے نماز پڑھی ہم نے روزے رکھے اور بہت سے نیک اعمال ہم نے کئے اور ہمارے ہاتھوں سے بہت سے لوگ مسلمان ہوئے اور امید ہے کہ ہم کو ان اعمال کا ثواب ملے گا۔ میرے باپ نے یہ سنکر کہا لیکن میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ جو اعمال ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے ہیں وہی ثابت و برقرار رہیں اور جو اعمال ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں ان سے ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں گے میں نے یہ سنکر کہا کہ تمہارا باپ خدا کی قسم میرے باپ سے بہتر تھے۔ (بخاری)

نو (۹) باتوں کا حکم

۵۱۲۴/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضٰی وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَّكُوْنَ صَمْتِیْ فِكْرًا وَنُطْقِیْ ذِكْرًا وَنَظَرِیْ عِبْرَةً وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ۔ (رَوَاهُ رَزِیْنٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار نے مجھ کو نو باتوں کا حکم دیا ہے (۱) ظاہر و باطن خدا سے ڈرنا (۲) سچی بات کہنا غصہ اور رضا مندی کی حالت میں (۳) فقر اور غنا میں میانہ روی (یعنی افلاس اور دولتمندی دونوں حالتوں میں میانہ روی (۴) میں اس سے قرابت داری کو قائم و برقرار رکھوں جو مجھ سے قطع تعلق کرے (۵) میں اس شخص کو دوں جو مجھ کو محروم رکھے (۶) جو شخص مجھ پر ظلم کرے میں (باوجود قدرتِ انتقام) اس کو معاف کر دوں (۷) میری خاموشی غور و فکر ہو (۸) میری گویائی ذکرِ الٰہی ہو (۹) اور میری نظر عبرت حاصل کرنے کے لئے ہو اور میرے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ میں امر بالمعروف کروں۔ (رزین)

خوفِ الٰہی سے گریہ کی فضیلت

۵۱۲۵/۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یَخْرُجُ مِنْ عَیْنَیْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِّنْ حَرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کا کوئی مومن بندہ ایسا نہیں ہے جس کی آنکھوں سے خوفِ خدا میں آنسو نکلیں اگرچہ وہ آنسو مکھی کے سر کے برابر ہوں پھر وہ آنسو اس کے خوبصورت چہرہ پر پہنچیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)